نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

یعنی مسندہ کتاب جامع اصول و فروع دین حاوی اقوال شفیع مذنبین مشتمل بر سنن احادیث نبوی مخزن آثار مصطفوی

جلد دوم

ترجمہ جامع ترمذی

حامل المتن

مترجمہ و محشیہ مولوی فضل احمد انصاری سابق مہتمم مطبع نولکشور لاہور نے حسب ایمای مالک مطبع مذکور بزبان اردو ترجمہ

مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

فہرست ابواب ترجمہ جامع ترمذی جلد دوم

ابواب الطب

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
جلد دوم
ترجمہ جامع ترمذی
حامل المتن
مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ میں حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم

ابواب الاطعمة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء على

ما كان يأكل النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثني ابي عن يونس عن قتادة عن انس قال ما اكل النبي صلى الله عليه وسلم على خوان ولا سكرجة ولا خبز له مرقق فقلت لقتادة فعلى ما كانوا يأكلون قال على هذه السفر هذا حديث حسن غريب قال محمد بن بشار يونس هذا هو يونس الاسكاف وقد روى عبد الوارث عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس نحوه **باب** ما جاء في اكل الارنب **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود ثنا شعبة عن هشام بن زيد قال سمعت انسا يقول انفجنا ارنبا بمر الظهران فسعى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم خلفها فادركتها فاخذتها فاتيت بها ابا طلحة فذبحها بمروة فبعث معي بفخذها او بوركها الى النبي صلى الله عليه وسلم فاكله فقلت اكله قال قبله وفي الباب عن جابر وعمار ومحمد بن صفوان ومحمد بن صيفي هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اكثر اهل العلم لا يرون باكل الارنب باسا وقد كره بعض اهل العلم اكل الارنب وقالوا انها تدمى

ابواب کھانے کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** کس چیز پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے یونس سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خوان[1] پر کھانا کھایا اور نہ چھوٹے برتنوں پر۔ اور نہ آپ کے لیے چپاتی پکائی گئی ہو سو میں نے قتادہ سے کہا پھر آپ کس برتن پر کھاتے تھے کہا اُسنے ان دستر خوانوں پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کہا محمد بن بشار نے یہ یونس وہ یونس اسکاف ہے۔ اور روایت کی ہے عبد الوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے مثل اسکے۔ **باب** خرگوش کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ہشام بن زید سے کہا اُسنے سنا میں نے انس سے کہ کہتے تھے مر الظہران (نام موضع قریب مکہ) میں ایک خرگوش اُٹھایا سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اسکے پیچھے دوڑے سو میں نے اسکے پاس پہونچکر اسکو پکڑ لیا اور اسکو میں ابو طلحہ کے پاس لایا سو ابو طلحہ نے اسکو چھری سے ذبح کیا اور مجھے اسکی ران یا چوتڑ (شک ہے راوی کو) دیکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا سو آپ نے اسکو کھایا۔ پس میں نے انس سے کہا آپ نے اسکو کھایا ہو کہا اُسنے اُنہوں نے اسکو قبول کر لیا تھا۔ اور اس باب میں روایت ہو جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہو اور اکثر اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہو کہ خرگوش کے کھانے میں کچھ خوف نہیں جانتے۔ اور بعض اہل علم نے خرگوش کے کھانے کو مکروہ جانا ہو اور کہا ہو اسکو حیض آتا ہو

[1] خوان میز کو کہتے ہیں اور اس سے مراد ... سکرجہ ... چھوٹے برتن ... ہیں چونکہ آپکے اخلاق نہایت کریمانہ اور بزرگانہ تھے اسلیے آپ ایسے برتنوں ...

باب فی اکل الضب **حدثنا** قتیبۃ ثنا مالک بن انس عن عبد اللہ بن دینار عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن
اکل الضب فقال لا آکلہ ولا احرمہ وفی الباب عن عمر وابی سعید وابن عباس وثابت بن ودیعۃ وجابر وعبد الرحمن بن
حسنۃ ھذا حدیث حسن صحیح وقد اختلف اھل العلم فی اکل الضب فرخص فیہ بعض اھل العلم من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھم وکرھہ بعضھم ویروی عن ابن عباس انہ قال اکل الضب علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وانما ترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقذرا **باب** ما جاء فی اکل الضبع **حدثنا** احمد بن منیع ثنا اسمعیل
بن ابراھیم ثنا ابن جریج عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار قال قلت لجابر الضبع اصید ھی قال نعم قلت آکلھا
قال نعم قلت اقالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ھذا حدیث حسن صحیح وقد ذھب بعض اھل العلم الی ھذا ولم یروا
باسا باکل الضبع وھو قول احمد واسحاق وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فی کراھیۃ اکل الضبع ولیس اسنادہ
بالقوی وقد کرہ بعض اھل العلم اکل الضبع وھو قول ابن المبارک قال یحیی بن القطان وروی جریر بن حازم ھذا الحدیث
عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ابن ابی عمار عن جابر عن عمر قولہ وحدیث ابن جریج اصح **حدثنا** ھناد ثنا ابو معاویۃ
عن اسمعیل بن مسلم عن عبد الکریم ابی امیۃ عن حبان بن جزء عن اخیہ خزیمۃ بن جزء قال سألت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن اکل الضبع فقال ویاکل الضبع احد وسألتہ عن اکل الذئب قال ویاکل الذئب احد فیہ خیر ھذا حدیث
لیس اسنادہ بالقوی لا نعرفہ الا من حدیث اسمعیل بن مسلم عن عبد الکریم ابی امیۃ وقد تکلم
بعض اھل الحدیث فی اسمعیل وعبد الکریم ابی امیۃ وھو عبد الکریم بن قیس ھو ابن ابی المخارق وعبد الکریم بن مالک الجزری ثقۃ

باب گوہ کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے ابن عمرؓ
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوہ کے کھانے سے سوال کئے گئے سو فرمایا آپ نے نہیں اسکو کھاتا ہوں اور نہ اُسکو حرام کرتا ہوں اور
اس باب میں روایت ہے عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبد الرحمن بن حسنہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔ اور اہل علم نے گوہ کے کھانے میں اختلاف کیا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے اسکی رخصت دی ہے اور بعض نے اسکو مکروہ جانا
ہے۔ اور مروی ہے ابن عباس سے کہ کہا اُنہے گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر کھائی گئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسکو بوجہ کراہت ترک کیا ہے۔ **باب** کفتار کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم
نے کہ حدیث کی ہم سے ابن جریج نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُنہے ابن ابی عمار سے کہا اُنہے میں نے جابر سے کہا کیا کفتار شکار ہے کہا اُنہے
ہاں کہا میں نے میں اسکو کھاؤں کہا اُنہے ہاں میں نے کہا کیا یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہا اُنہے ہاں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور بعض اہل علم اسکی طرف گئے ہیں اور اُنھوں نے کفتار کے کھانے میں کچھ خوف نہیں دیکھا اور یہ قول امام احمد اور اسحاق کا ہے۔
اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کفتار کے کھانے کی کراہت کے باب میں حدیث روایت کی گئی ہے اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے اور بعض اہل علم
نے کفتار کے کھانے کو مکروہ جانا ہے اور یہ قول ابن مبارک کا ہے۔ کہا یحییٰ بن قطان نے اور روایت کی ہے جریر بن حازم نے یہ حدیث عبد اللہ بن
عمیر سے اُنہے ابن ابی عمار سے اُنہے جابر سے اُنہے عمر سے قول اسکا۔ اور حدیث ابن جریج کی صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی
ہم سے ابو معاویہ نے اسمٰعیل بن مسلم سے اُنہے عبد الکریم ابی امیہ سے اُنہے حبان بن جزء سے اُنہے اپنے بھائی خزیمہ بن جزء سے کہا اُنہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کفتار کے کھانے کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپ نے کیا کوئی کفتار کھاتا ہے۔ اور میں نے آپ سے بھیڑیے کے کھانے کی بابت سوال کیا فرمایا آپ نے اور کیا کوئی
بھیڑیے کو کھاتا ہے جو اسمیں بہتری ہو۔ یہ ایسی حدیث ہے کہ اسکی اسناد قوی نہیں نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اسمٰعیل بن مسلم سے جو راوی ہے عبد الکریم ابی امیہ
سے اور بعض اہل حدیث نے اسمٰعیل اور عبد الکریم ابی امیہ کے حق میں کلام کیا ہے۔ اور یہ عبد الکریم بن قیس ابن ابی المخارق ہے۔ اور عبد الکریم بن مالک جزری ثقہ ہے

[illegible]

باب ما جاء في أكل لحوم الخيل **حدثنا** قتيبة ونصر بن علي قالا حدثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن جابر قال أطعمنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم لحوم الخيل ونهانا عن لحوم الحمر وفي الباب عن أسماء بنت أبي بكر **قال** أبو عيسى هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى
غير واحد عن عمرو بن دينار عن جابر وروى حماد بن زيد عن عمرو بن دينار عن محمد بن علي عن جابر ورواية ابن عيينة أصح سمعت
محمدا يقول سفيان بن عيينة أحفظ من حماد بن زيد **باب** ما جاء في لحوم الحمر الأهلية **حدثنا** محمد بن بشار حدثنا عبد الوهاب
الثقفي عن يحيى بن سعيد الأنصاري عن مالك بن أنس عن الزهري ح وحدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن عبد الله
والحسن ابني محمد بن علي عن أبيهما عن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن متعة النساء زمن خيبر وعن لحوم الحمر
الأهلية **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي حدثنا سفيان عن الزهري عن عبد الله والحسن ابني محمد بن علي قال الزهري
وكان أرضاهما الحسن بن محمد وقال غير سعيد بن عبد الرحمن عن ابن عيينة وكان أرضاهما عبد الله بن محمد **حدثنا** أبو كريب
حدثنا حسين بن علي عن زائدة عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم يوم خيبر كل
ذي ناب من السباع والمجثمة والحمار الإنسي وفي الباب عن علي وجابر والبراء وابن أبي أوفى وأنس والعرباض بن سارية وأبي ثعلبة
وابن عمر وأبي سعيد هذا حديث حسن صحيح وروى عبد العزيز بن محمد وغيره عن محمد بن عمرو هذا الحديث وإنما ذكروا حرفا واحدا نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كل ذي ناب من السباع **باب** ما جاء في الأكل في آنية الكفار **حدثنا** زيد بن أخزم الطائي حدثنا سلم بن قتيبة حدثنا
شعبة عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي ثعلبة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قدور المجوس فقال أنقوها غسلا واطبخوا فيها

باب گھوڑے کا گوشت کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو
بن دینار سے اُنہوں نے جابر سے کہا انہوں نے کھلایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کا گوشت کھلایا ہم کو اور گدھوں کے گوشت سے منع کیا
ہمکو۔ اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسی ہی کئی ایک نے عمرو بن دینار
سے اُنہوں نے جابر سے روایت کی ہے اور روایت کی ہے حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے محمد بن علی سے اُنہوں نے جابر سے۔ اور روایت
ابن عیینہ کی صحیح ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے سفیان بن عیینہ حماد بن زید سے زیادہ حافظ ہیں **باب** گدھوں اہلی کے گوشت کے
بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے یحییٰ بن سعید انصاری سے اُنہوں نے مالک بن انس سے اُنہوں نے
زہری سے **ح** اور حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے عبد اللہ اور حسن سے جو بیٹے محمد بن علی
کے ہیں اُن دونوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت علی سے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے متعہ کرنے سے خیبر کے
دن منع کیا ہے اور گدھوں اہلی کے گوشت سے۔ کہا زہری نے اور بہتر ان دونوں میں سے حسن بن محمد ہیں اور کہا غیر سعید بن عبد الرحمن نے ابن عیینہ
سے اور بہتر ان دونوں میں سے عبد اللہ بن محمد ہیں۔ **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن علی نے زائدہ سے اُنہوں نے محمد بن عمرو
سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہر ایک ذی ناب کو درندوں سے منع کیا ہے اور اس چیز
سے کہ جس کو نشانہ بنایا جاتا ہے اور گدھے اہلی سے۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور
ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عبد العزیز بن محمد وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن عمرو سے روایت کی ہے اور انہوں
نے ایک ہی حرف ذکر کیا ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک ذی ناب سے درندوں سے **باب** کافروں کے برتنوں میں کھانے
کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے زید بن اخزم طائی نے کہا حدیث کی ہم سے سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے
اُنہوں نے ابی ثعلبہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجوس کی ہانڈیوں کی بابت سوال ہوا فرمایا آپ نے انکو دھو کر صاف کرو اور اُن میں پکاؤ

[illegible]

ونهى عن كل سبع ذي ناب هذا حديث مشهور من حديث ابي ثعلبة وروي عنه من غير هذا الوجه وابو ثعلبة اسمه جرثوم ويقال جرهم ويقال ناشب وقد ذكر هذا الحديث عن ابي قلابة عن ابي اسماء الرحبي عن ابي ثعلبة **حدثنا** علي بن عيسى بن يزيد البغدادي ثنا عبيد الله بن محمد بن القرشي ثنا حماد بن سلمة عن ايوب وقتادة عن ابي قلابة عن ابي اسماء الرحبي عن ابي ثعلبة الخشني انه قال يا رسول الله انا بارض اهل كتاب فنطبخ في قدورهم ونشرب في آنيتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدوا غيرها فارحضوها بالماء ثم قال يا رسول الله انا بارض صيد فكيف نصنع قال اذا ارسلت كلبك المكلب وذكرت اسم الله فقتل فكل وان كان غير مكلب فذكي فكل واذا رميت بسهمك وذكرت اسم الله فقتل فكل هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء في الفارة تموت في السمن حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن وابو عمار قالا ثنا سفيان عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس عن ميمونة ان فارة وقعت في سمن فماتت فسئل عنها النبي صلى الله عليه وسلم فقال القوها وما حولها فكلوه وفي الباب عن ابي هريرة هذا حديث حسن صحيح وقد روي

اور منع کیا ہر درندے ذی ناب سے۔ یہ حدیث طریق ابی ثعلبہ سے مشہور ہے اور اس سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور کہا گیا ہے جرہم اور بعض نے کہا ہے ناشب۔ اور ذکر کی گئی ہے یہ حدیث ابی قلابہ سے اُنہوں نے روایت کی ابی اسماء رحبی سے اُنہوں نے ابی ثعلبہ سے حدیث کی ہم سے علی بن عیسیٰ بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن محمد بن قرشی نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے ایوب اور قتادہ سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے ابی اسماء رحبی سے اُنہوں نے ابی ثعلبہ خشنی سے بیشک کہا اُنہوں نے یا رسول اللہ ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں اور اُنکی ہانڈیوں میں کھانا پکاتے ہیں اور اُنکے برتنوں میں پانی پیتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے اُنکے اور کوئی برتن نہ پاؤ تو انکو پانی سے صاف کر لو پھر کہا اُنہوں نے یا رسول اللہ ہم شکاری زمین میں ہیں سو کیسے کیا کریں فرمایا آپ نے جب تو نے اپنا کتا سکھلایا ہوا چھوڑ دیا اور اللہ کا نام پڑھ دیا پھر اُسنے (اس شکار کو) قتل کر ڈالا تو کھالے اور اگر وہ کتا سکھلایا ہوا نہ ہو اور شکار ذبح کیا گیا تو بھی کھالے اور جب تو نے اپنا تیر چلایا اور اللہ کا نام پڑھ دیا اور اُسنے قتل کر ڈالا تو بھی کھالے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** بیان چوہے کے کہ گھی میں مرجائے۔ **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن اور ابو عمار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُنہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے میمونہ سے یہ کہ چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا پس اسکی بابت نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا تو فرمایا آپ نے اُس چوہے کو اور اُسکے گرداگرد کے گھی کو پھینکدو اور اُس گھی کو (جو باقی رہ گیا) کھالو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے

ف حاشیہ صفحہ ۴ [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن لحوم الخیل [illegible]
[illegible] شکاری [illegible] جواب [illegible]
[illegible] ضعیف [illegible]
[illegible] صحیح حدیث [illegible] جابر سے مروی [illegible] نبی صلے اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] حدیث اسماء بنت ابی بکر [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] روایت [illegible]
[illegible] صحابہ [illegible]
ابن عباس [illegible] کراہت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم سئل عن الفارة تقع في السمن فقال ان كان جامدا فالقوها وما حولها وان كان مائعا فلا تقربوه [illegible]
سوال کیا تو فرمایا آپ نے اگر گھی جما ہوا ہو تو اس چوہے کو اور اسکے گرداگرد کے گھی کو پھینکدو [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] حسن [illegible]
[illegible]
[illegible] امام بخاری [illegible] حدیث [illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۲

هذا الحديث عن الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل ولم يذكروا فيه عن ميمونة وحديث ابن عباس عن ميمونة اصح وروى معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا حديث غير محفوظ سمعت محمد بن اسمعيل يقول حديث معمر عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا خطأ والصحيح حديث الزهري عن عبيد الله عن ابن عباس عن ميمونة **باب** ما جاء في النهي عن الاكل والشرب بالشمال **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا عبد الله بن نمير ثنا عبيد الله بن عمر عن ابن شهاب عن ابي بكر بن عبيد الله بن عبد الله بن عمر عن عبد الله بن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ياكل احدكم بشماله ولا يشرب بشماله فان الشيطان ياكل بشماله ويشرب بشماله وفي الباب عن جابر وعمر بن ابي سلمة وسلمة بن الاكوع وانس بن مالك وحفصة هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى مالك وابن عيينة عن الزهري عن ابي بكر بن عبيد الله عن ابن عمر وروى معمر وعقيل عن الزهري عن سالم عن ابن عمر ورواية مالك وابن عيينة اصح **باب** ما جاء في لعق الاصابع **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب ثنا عبد العزيز بن المختار عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم فليلعق اصابعه فانه لا يدري في ايتهن البركة وفي الباب عن جابر وكعب بن مالك وانس وهذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث سهيل **باب** ما جاء في اللقمة تسقط **حدثنا** قتيبة ثنا ابن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اكل احدكم طعاما فسقطت لقمته فليمط ما رابه منها ثم ليطعمها ولا يدعها للشيطان وفي الباب عن انس **حدثنا** الحسن بن علي الخلال ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن سلمة ثنا ثابت عن انس

یہ حدیث زہری سے اُنہوں نے روایت کی عبید اللہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ [illegible] رسول کئے گئے۔ اور اس میں میمونہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور حدیث ابن عباس کی جو میمونہ سے ہے بہت صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے معمر نے زہری سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ فرماتے حدیث معمر کی جو اُنہوں نے زہری سے روایت کی ہے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں خطا ہے۔ اور صحیح حدیث زہری کی ہے جو اُنہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے میمونہ سے روایت کی ہے **باب** اس بیان میں جو بائیں ہاتھ کے ساتھ کھانے اور پینے سے نہی وارد ہوئی ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمر نے ابن شہاب سے اُنہوں نے ابی بکر بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہیے کہ کوئی شخص تم میں سے بائیں ہاتھ کے ساتھ نہ کھائے اور نہ بائیں ہاتھ کے ساتھ پئے اسلئے کہ شیطان بائیں ہاتھ کے ساتھ کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ساتھ پیتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے امام مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے ابی بکر بن عبید اللہ سے اُنہوں نے ابن عمر سے۔ اور روایت کی معمر اور عقیل نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے ابن عمر سے۔ اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی بہت صحیح ہے۔ **باب** انگلیوں کے چاٹنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن مختار نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں کھانا کھائے تو چاہیے کہ اپنی انگلیوں کو چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کونسی میں برکت ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور کعب بن مالک اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے یعنی طریق سہیل سے **باب** لقمہ کے بیان میں جو گر پڑتا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں کھانا کھائے اور کوئی لقمہ گر پڑے تو چاہیے کہ اس سے جو چیز اسکو شک میں [illegible] لگی ہو دور کرے پھر اسکو کھا لے اور اسکو شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس سے

[1] یعنی جو چیز کہ اس میں لگ گئی ہو [illegible] اسکو دور کرے [illegible] اور صالحین [illegible] کے مستحب ہونے [illegible] اسکو ظاہر پر عمل کرنے میں بھی [illegible]

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اكل طعاما لعق اصابعه الثلث وقال اذا وقعت لقمة احدكم فليمط عنها الاذى وليأكلها ولا يدعها للشيطان وامرنا ان نسلت الصحفة وقال انكم لا تدرون في اي طعامكم البركة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا المعلى بن راشد ابو اليمان قال حدثتني جدتي ام عاصم وكانت ام ولد لسنان بن سلمة قالت دخل علينا نبيشة الخير ونحن ناكل في قصعة فحدثنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل في قصعة ثم لحسها استغفرت له القصعة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث المعلى بن راشد وقد روى يزيد بن هارون وغير واحد من الائمة عن المعلى بن راشد هذا الحديث **باب** ما جاء في كراهية الاكل من وسط الطعام **حدثنا** ابو رجاء نا جرير عن عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان البركة تنزل وسط الطعام فكلوا من حافتيه ولا تاكلوا من وسطه هذا حديث حسن صحيح انما يعرف من حديث عطاء بن السائب وقد رواه شعبة والثوري عن عطاء بن السائب وفي الباب عن ابن عمر **باب** ما جاء في كراهية اكل الثوم والبصل **حدثنا** اسحق بن منصور نا يحيى بن سعيد القطان عن ابن جريج نا عطاء عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكل من هذه قال اول مرة الثوم ثم قال الثوم والبصل والكراث فلا يقربنا في مساجدنا هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عمر وابي ايوب وابي هريرة وابي سعيد وجابر بن سمرة وقرة وابن عمر **باب** ما جاء في الرخصة في اكل الثوم مطبوخا **حدثنا**

یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھانے سے فراغت کرتے تو تینوں انگلیاں چاٹتے تھے اور فرمایا آپ نے جب گرے تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو چاہئے دور اس سے پلیدی کو دور کرے اور اسکو کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم دیا آپ نے کہ ہم پیالہ کو صاف کریں اور فرمایا آپ نے بیشک تم نہیں جانتے کہ تمہارے کونسے کھانے میں برکت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے معلی بن راشد ابو الیمان نے کہا حدیث کی مجھسے میری دادی ام عاصم نے اور وہ ام ولد تھی سنان بن سلمہ کی کہا اسنے ہمارے پاس نبیشہ الخیر آیا اس حالت میں کہ ہم ایک پیالہ میں کھا رہے تھے پس اسنے ہمکو حدیث کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی پیالہ میں کھائے پھر اسکو چاٹ لے تو اسکے واسطے پیالہ بخشش مانگتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق معلی بن راشد سے اور یزید بن ہارون نے اور کئی ایک اماموں نے معلی بن راشد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ درمیان طعام سے کھانا مکروہ ہے حدیث کی ہمسے ابو رجا نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطاء بن سائب سے اسنے سعید بن جبیر سے اسنے ابن عباس سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے برکت درمیان طعام کے اترتی ہے سو تم اسکے کناروں سے کھاؤ اور اسکے درمیان سے نہ کھاؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ طریق عطاء بن سائب سے ہی معروف ہے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے رضی اللہ عنہ۔ **باب** لہسن اور پیاز کے کھانے کی کراہت کے بیان میں حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید قطان نے ابن جریج سے کہا حدیث کی ہمسے عطاء نے جابر سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی انمیں سے کھائے پہلی بار آپنے فقط لہسن کا ذکر کیا پھر لہسن اور پیاز اور گندنا کا ذکر بھی کیا۔ تو چاہئے کہ ہماری مسجدوں کے نزدیک مت جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عمر اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم **باب** لہسن کے کھانے کی رخصت کے بیان میں اس حالت میں کہ پکایا ہوا ہو حدیث کی ہمسے

ف سنت یہی ہے کہ کھانا کھاکر انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرنے اور تین انگلیوں سے کھانے سوائے عذر کے چوتھی اور پانچویں کو انکے ساتھ نہ ملائے اور شیطان کے لیے چھوڑنا یہ ہے کہ اسمیں مال کا نقصان ہوتا ہے جسمیں اللہ تعالے کی نعمت کا ضائع کرنا ہے اگر کھانا بیچے بہت بچ جائے تو مضائقہ نہیں ہے۔ ف بجہت آنکہ وسط افضل و اعدل مواضع است پس احق و اولی بود بنزول برکت۔ و چون طعام درمیان کاسہ است محل برکت است و اتقا وسط طعام مناسب است برائے بقاء و استمرار برکت در طعام و اتقاء و اداء باب دی ز ادب خود ۱۱ ترجمہ شکوٰۃ ف کہا امام محمد نے یہی وجہ ہے کہ آپ نے منع فرمایا اگر پکا کر کھائے تو منع نہیں جیسا کہ دوسرے باب میں مؤلف ذکر کرتا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور عامہ علماء کا۔ بعض اہل علم نے ایسا ہم کرنے کی نہی صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی مسجد سے خاص ... بعض مساجد کا جو منع کرنا کسی تو بھیکو ۔۔۔

محمود بن غیلان ثنا ابو داؤد انبانا شعبة عن سماك بن حرب سمع جابر بن سمرة يقول نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم على
ابي ايوب وكان اذا اكل طعاما بعث اليه بفضله فبعث اليه يوما بطعام ولم يأكل منه النبي صلى الله عليه وسلم فلما اتى ابو ايوب
النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال النبي صلى الله عليه وسلم فيه الثوم فقال يا رسول الله احرام هو قال لا ولكني
اكرهه من اجل ريحه هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن مدويه ثنا مسدد ثنا الجراح بن مليح عن ابي اسحق عن
شريك بن حنبل عن علي قال نهي عن اكل الثوم الا مطبوخا وقد روي هذا عن علي انه قال نهي عن اكل الثوم الا مطبوخا قوله **حدثنا**
هناد ثنا وكيع عن ابيه عن ابي اسحق عن شريك بن حنبل عن علي انه كره اكل الثوم الا مطبوخا هذا حديث ليس اسناده
بذاك القوي وروي عن شريك بن حنبل عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** الحسن بن الصباح البزاز
ثنا سفيان بن عيينة عن عبيد الله بن ابي يزيد عن ابيه عن ام ايوب اخبرته ان النبي صلى الله عليه وسلم نزل عليهم
فتكلفوا له طعاما فيه من بعض هذه البقول فكره اكله فقال لاصحابه كلوه فاني لست كاحدكم اني اخاف ان اوذي صاحبي
هذا حديث حسن صحيح غريب وام ايوب هي امرأة ابي ايوب الانصاري **حدثنا** محمد بن حميد ثنا زيد بن الحباب عن ابي خلدة
عن ابي العالية قال الثوم من طيبات الرزق وابو خلدة اسمه خالد بن دينار وهو ثقة عند اهل الحديث وقد ادرك انس
بن مالك وسمع منه وابو العالية اسمه رفيع وهو الرياحي قال عبد الرحمن بن مهدي كان ابو خلدة خيارا مسلما **باب**
ما جاء في تخمير الاناء واطفاء السراج والنار عند المنام **حدثنا** قتيبة عن مالك عن ابي الزبير عن جابر قال قال النبي صلى الله
عليه وسلم اغلقوا الباب واوكوا السقاء واكفئوا الاناء او خمروا الاناء واطفئوا المصباح فان الشيطان لا يفتح غلقا

محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے سنا اُسنے جابر بن سمرہ سے کہ کہتا تھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ابو ایوب انصاری کے گھر میں اُترے اور جب نبی صلعم کھانا کھاتے تھے تو اسکی طرف اپنا بچا ہوا کھانا بھیجتے تھے سو آپ نے انکی طرف
ایک دن کھانا بھیجا اور آپ نے اس سے کچھ نہ کھایا پس جب ابو ایوب نبی صلعم کے پاس آیا تو اُسنے آپ کے ساتھ اس امر کا ذکر کیا پس فرمایا نبی صلعم نے
اسمیں لہسن ہے سو کہا اسنے یا رسول اللہ کیا یہ حرام ہے فرمایا آپ نے کہ نہیں لیکن میں اسکو بسبب اسکی بو کے مکروہ جانتا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث
کی ہمسے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے مسدد نے کہا حدیث کی ہمسے جراح بن ملیح نے ابی اسحاق سے اُسنے شریک بن حنبل سے اُسنے علی رضی اللہ عنہ
سے کہ فرمایا انھوں نے لہسن کے کھانے سے ممانعت ہے مگر اس حالت میں کہ پکا ہوا ہو۔ اور مروی ہے حضرت علی سے قول انکا کہا انھوں نے لہسن کے کھانے
سے ممانعت ہے مگر اس حالت میں کہ پکا ہوا ہو۔ حدیث کی ہمسے ہناد نے کہ کہا اُسنے حدیث کی ہمسے وکیع نے اپنے باپ سے اُسنے ابی اسحاق سے
اُسنے شریک بن حنبل سے اُسنے نبی صلعم سے مرسل۔ حدیث کی ہمسے حسن بن صباح بزاز نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے عبداللہ
بن ابی یزید سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ام ایوب سے اُسنے اسکو خبر دی ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے پاس یعنی ہمارے پاس آئے تو
انھوں نے آپ کے واسطے کھانے میں تکلف کیا اسمیں ان ترکاریوں میں سے کوئی ترکاری تھی پس آپ نے اسکے کھانے کو مکروہ جانا اور
آپ نے اصحاب سے فرمایا تم اسکو کھاؤ اور میں تمھارے مثل نہیں ہوں میں خوف کرتا ہوں کہ میرا صاحب ایذا دیا جاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ اور ام ایوب وہ ابی ایوب انصاری کی بی بی ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے ابی خلدہ سے اُسنے
ابی العالیہ سے کہا اُسنے لہسن پاکیزہ رزق میں سے ہے۔ اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے اور اُسنے انس بن مالک
کی ملاقات کی ہے اور سنا ہے اُسنے اُس سے۔ اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہے کہا عبدالرحمن بن مہدی نے ابو خلدہ بہت اچھا مسلمان
تھا **باب** اس بیان میں کہ سونے کے وقت برتنوں کو ڈھانپنا اور چراغ کو گل کرنا اور آگ کو بجھانا چاہیئے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے مالک
سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دروازے کو بند کرو اور مشک کے منہ کو باندھ دو اور برتنوں
کو اُلٹا کر دو یا فرمایا آپ نے برتنوں کو ڈھانپ دو اور چراغ کو گل کر دو اسلئے کہ شیطان[1] بند ہوئے دروازے کو نہیں کھولتا

[1] پہلے زمانہ میں پیل تیل جلتا تھا انکی بتی چوہے لیکر بھاگتے تھے اسلئے چراغ کے گل کرنے کی تاکید ہے مگر جب آگ بجھانی رہ جاوے تو خطرہ رہتا ہے کہ چوہا
بتی نکال کر اسے جگہ پر نہ لے جائے جس سے گھر جل جائے۔

ولا يحل وكاءً ولا يكشف اناءً فان الفويسقة تضرم على الناس بيتهم وفي الباب عن ابن عمر وابي هريرة وابن عباس هذا حديث حسن صحيح
وقد روي من غير وجه عن جابر **حدثنا** ابن ابي عمر وغير واحد قالوا ثنا سفيان عن الزهري عن سالم عن ابيه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية القران بين التمرتين
حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو احمد الزبيري وعبيد الله عن الثوري عن جبلة بن سحيم عن ابن عمر قال نهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان يقرن بين التمرتين حتى يستاذن صاحبه وفي الباب عن سعد مولى ابي بكر هذا حديث حسن صحيح
باب ما جاء في استحباب التمر **حدثنا** محمد بن سهل بن عسكر وعبد الله بن عبد الرحمن قالا ثنا يحيى بن حسان ثنا سليمان بن
بلال عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بيت لا تمر فيه جياع اهله وفي الباب عن سلمى امرأة
ابي رافع هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث هشام بن عروة الا من هذا الوجه **باب** ما جاء في الحمد
على الطعام اذا فرغ منه **حدثنا** هناد ومحمود بن غيلان قالا ثنا ابو اسامة عن زكريا بن ابي زائدة عن سعيد بن ابي بردة عن انس بن
مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله ليرضى عن العبد ان ياكل الاكلة او يشرب الشربة فيحمده عليها وفي الباب عن عقبة بن
عامر وابي سعيد وعائشة وابي ايوب وابي هريرة هذا حديث حسن وقد رواه غير واحد عن زكريا بن ابي زائدة نحوه ولا نعرفه الا من
حديث زكريا بن ابي زائدة **باب** ما جاء في الاكل مع المجذوم **حدثنا** احمد بن سعيد الاشقر وابراهيم بن يعقوب قالا ثنا يونس
بن محمد ثنا المفضل بن فضالة عن حبيب بن الشهيد عن محمد بن المنكدر عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور نہ وہاں بند میں داخل ہوتا ہے اور نہ برتنوں کو کھولتا ہے اور چوہا لوگوں کے گھروں کو جلاتا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ
اور ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طرق سے جابر سے مروی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے اور کئی ایک نے
کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے باپ سے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوتے
کے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** دو کھجوروں کو ملا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث**
کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری اور عبید اللہ نے ثوری سے انھوں نے جبلہ بن سحیم سے انھوں نے ابن عمر سے کہا منع کیا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع کیا ہے تا کہ اپنے صاحب سے اذن[1] لے لے اور اس باب میں روایت ہے
سعد سے جو ابی بکر کا غلام ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کھجوروں کے استحباب میں جو مروی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن سہل بن عسکر اور
عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے یحییٰ بن حسان نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے
اپنے باپ سے انھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ[2] نے جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اُسکے گھر کے لوگ بھوکے
ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے سلمی سے جو ابی رافع کی بی بی ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ہشام بن
عروہ سے مگر اسی وجہ سے۔ **باب** جب کھانے سے فارغ ہو تو پھر حمد کرے **حدیث** کی ہم سے ہناد اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے
حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے زکریا بن ابی زائدہ سے انھوں نے سعید بن ابی بردہ سے انھوں نے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بیشک اللہ تعالے اُس بندے سے راضی ہوتا ہے جو کھانا کھائے اور پانی پیئے تو اللہ تعالے کی حمد کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن
عامر اور ابی سعید اور عائشہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور کئی ایک نے اسکو ذکر کیا ہے زکریا بن ابی زائدہ سے
مثل اسکے روایت کیا ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زکریا بن ابی زائدہ سے۔ **باب** مجذوم کے ساتھ کھانے کے بیان میں **حدیث**
کی ہم سے احمد بن سعید اشقر اور ابراہیم بن یعقوب نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے مفضل بن فضالہ نے
حبیب بن شہید سے انھوں نے محمد بن منکدر سے انھوں نے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] ممانعت کی وجہ اسی صورت میں معلوم ہوتی ہے کہ جب کھانا کم ہو اور حاجت سب کی یکساں ہو۔ [2] کہا جمعی نے اس سے کھجوروں کی فضیلت اور عیال کے واسطے
طعام کا ذخیرہ کرنا اور تدبیر پر انگیختہ کرنا ثابت ہوتا ہے اور قناعت پر بھی حدیث محمول ہو سکتی ہے کہ جس جگہ کھانا کھجوریں بہت ہوں [illegible]
[illegible] ہوکے بیٹھے ہوتے ہیں [illegible]

أخذ بيد مجذوم فأدخله معه في القصعة ثم قال كل بسم الله ثقة بالله وتوكلا عليه هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث يونس بن محمد عن المفضل بن فضالة والمفضل بن فضالة هذا شيخ بصري والمفضل بن فضالة شيخ آخر مصري أوثق من هذا وأشهر وروى شعبة هذا الحديث عن حبيب بن الشهيد عن ابن بريدة أن عمر أخذ بيد مجذوم وحديث شعبة أشبه عندي وأصح **باب** ما جاء أن المؤمن يأكل في معى واحد **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد ثنا عبيد الله عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكافر يأكل في سبعة أمعاء والمؤمن يأكل في معى واحد هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن أبي هريرة وأبي سعيد وأبي بصرة وأبي موسى وجهجاه الغفاري وميمونة وعبد الله بن عمرو **حدثنا** إسحق بن موسى ثنا معن ثنا مالك عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ضافه ضيف كافر فأمر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب ثم أخرى فحلبت فشربه ثم أخرى فشربه حتى شرب حلاب سبع شياه ثم أصبح من الغد فأسلم فأمر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فحلبت فشرب حلابها ثم أمر له بأخرى فلم يستتمها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن يشرب في معى واحد والكافر يشرب في سبعة أمعاء هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء في طعام الواحد يكفي الاثنين **حدثنا** الأنصاري ثنا معن ثنا مالك ح وثنا قتيبة عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام الاثنين كافي الثلاثة وطعام الثلاثة كافي الأربعة وفي الباب عن ابن عمر وجابر

ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور اسکو اپنے ساتھ اپنے پیالہ میں داخل کیا پھر فرمایا کھاؤ ساتھ نام اللہ کے اللہ پر اعتماد کرکے اور اس پر توکل کرکے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر طریق یونس بن محمد سے جو راوی ہیں مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور مفضل بن فضالہ دوسرے شیخ ہیں وہ مصری ہیں وہ اس سے زیادہ معتبر اور زیادہ مشہور ہیں۔ اور شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا۔ اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک بہت اچھی اور صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابی بصرہ اور ابی موسی اور جہجاہ غفاری اور میمونہ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کافر شخص مہمان ہوا پس اسکے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کا حکم دیا سو وہ اسکے لئے دوہی گئی اور اُسنے وہ دودھ پی لیا پھر دوسری دوہی گئی پھر اور سو اُسنے اسکو پی لیا تاکہ اُسنے سات بکریوں کا دودھ پیا پھر وہ کل صبح کو اسلام لایا پھر اسکے واسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اسکے واسطے ایک بکری دوہی گئی پس اُسنے اُسکا دودھ پی لیا پھر آپ نے اُسکے واسطے دوسری کا حکم دیا سو وہ اسکو تمام نہ کرسکا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ ایک کا طعام دو کو کافی ہوتا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ح اور حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کا کھانا تین کو کافی ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہما

[illegible]

هذا حديث حسن صحيح وروى جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم طعام الواحد يكفي الاثنين وطعام الاثنين يكفي الاربعة وطعام الاربعة
يكفي الثمانية حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم
بهذا **باب** ما جاء في اكل الجراد **حدثنا** احمد بن منيع نا سفيان عن ابي يعفور العبدي عن عبد الله بن ابي اوفى انه سئل عن
الجراد فقال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ست غزوات ناكل الجراد هكذا روى سفيان بن عيينة عن ابي يعفور هذا الحديث
وقال ست غزوات وروى سفيان الثوري عن ابي يعفور هذا الحديث وقال سبع غزوات وفي الباب عن ابن عمر وجابر هذا
حديث حسن صحيح وابو يعفور اسمه واقد ويقال وقدان ايضا وابو يعفور الآخر اسمه عبد الرحمن بن عبيد بن نسطاس
حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد والمؤمل قالا نا سفيان عن ابي يعفور عن ابن ابي اوفى قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم سبع غزوات ناكل الجراد وروى شعبة هذا الحديث عن ابي يعفور عن ابن ابي اوفى قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم غزوات ناكل الجراد **حدثنا** بذلك محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة بهذا **باب** ما جاء في اكل لحوم الجلالة
والبانها **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن اسحق عن ابن ابي نجيح عن مجاهد عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن اكل الجلالة والبانها وفي الباب عن عبد الله بن عباس هذا حديث حسن غريب وروى الثوري عن ابن ابي نجيح
عن مجاهد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثني ابي عن قتادة عن عكرمة
عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المجثمة وعن لبن الجلالة وعن الشرب من في السقاء

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جابر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کافی ہے اور چار کا
کھانا آٹھ کو کافی ہوتا ہے - حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے
اُنھوں نے ابی سفیان سے اُنھوں نے جابر سے اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے - **باب** ٹڈی کے کھانے کے بیان میں حدیث کی
ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی یعفور عبدی سے اُنھوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ وہ ٹڈیوں کی بابت سوال
کیا گیا سو کہا اُنھوں نے ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر سات جنگ کئے ہیں ہم ٹڈیاں ہی کھاتے تھے ایسا ہی سفیان بن
عیینہ نے اس حدیث کو ابی یعفور سے روایت کیا ہے اور کہا چھ جنگ - اور سفیان ثوری نے اس حدیث کو ابی یعفور سے روایت کیا ہے
اور کہا اُنھوں نے سات جنگ - اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر سے - یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو یعفور کا نام واقد ہے اور انکو
وقدان بھی کہتے ہیں اور ابو یعفور دوسرے کا نام عبدالرحمن بن عبید بن نسطاس ہے - حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث
کی ہمسے ابو احمد اور مؤمل نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی یعفور سے اُنھوں نے ابن ابی اوفی سے کہا اُنھوں نے جہاد کئے ہم نے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر سات جنگ کئے ہیں ہم ٹڈیاں کھاتے تھے - اور شعبہ نے اس حدیث کو ابی یعفور سے اُنھوں نے ابن ابی اوفی
سے روایت کی ہے کہ کہا اُنھوں نے جہاد کئے ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کئی جنگ کئے ہیں اور ہم ٹڈیاں کھاتے تھے حدیث کی ہمسے
ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ساتھ اسکے - **باب** جلالہ[1] جانور کے گوشت کی
اور اسکے دودھ کے بیان میں حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے اُنھوں نے ابن ابی نجیح سے اُنھوں نے مجاہد
سے اُنھوں نے ابن عمر سے کہا اُنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے اور اسکے دودھ سے منع کیا ہے - اور اس باب میں
روایت ہے عبداللہ بن عباس سے - یہ حدیث حسن غریب ہے - اور روایت کیا ہے ثوری نے ابن ابی نجیح سے اُنھوں نے مجاہد سے اُنھوں نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل - حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے
قتادہ سے اُنھوں نے عکرمہ سے اُنھوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلعم نے مجثمہ[2] سے اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے منہ سے پینے سے ممانعت کی ہے

[1] جلالہ اُس جانور کو کہتے ہیں جو پلیدی کھاوے اور اسکے کھانے کی ممانعت ہے کہ جب تک [illegible] ہو جاوے [illegible] گوشت اور دودھ اور پسینہ میں پلیدی کی [illegible]
[2] [illegible] ظاہر ہو جاویں اس صورت میں اسکا کھانا منع ہے اور کہا گیا ہے کہ اگر [illegible] کیا جاوے تو پھر اسکا کھانا منع نہیں - اور [illegible] سے ممانعت [illegible]
[illegible] ہے کہ اسکے بدن سے اور [illegible] کے کپڑے اور [illegible] مجثمہ اس جانور کو کہتے ہیں جسکو [illegible] پر تیر چلاتے ہیں [illegible]

ثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن عکرمة عن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه هذا
حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عبد الله بن عمرو **باب** ما جاء فی اکل الدجاج **حدثنا** زید بن اخزم ثنا ابو قتیبة عن ابی العوام
عن قتادة عن زهدم الجرمی قال دخلت علی ابی موسی وهو یاکل دجاجة فقال ادن فکل فانی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یاکله
هذا الحدیث حسن وقد روی هذا الحدیث من غیر وجه عن زهدم ولا نعرفه الا من حدیث زهدم وابو العوام هو عمران
القطان **حدثنا** هناد ثنا وکیع عن سفیان عن ایوب عن ابی قلابة عن زهدم عن ابی موسی قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یاکل لحم دجاج وفی الحدیث کلام اکثر من هذا هذا الحدیث حسن صحیح وقد روی ایوب السختیانی هذا الحدیث عن القاسم التمیمی
عن ابی قلابة عن زهدم الجرمی **باب** ما جاء فی اکل الحباری **حدثنا** الفضل بن سهل الاعرج البغدادی ثنا ابراهیم بن عبد الرحمن بن
مهدی عن ابراهیم بن عمر بن سفینة عن ابیه عن جده قال اکلت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لحم حباری هذا الحدیث
غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابراهیم بن عمر بن سفینة روی عنه ابن ابی فدیک ویقول بریه بن عمر بن سفینة **باب** ما جاء
فی اکل الشواء **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفرانی ثنا حجاج بن محمد قال قال ابن جریج اخبرنی محمد بن یوسف ان عطاء بن یسار
اخبره ان ام سلمة اخبرته انها قربت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم جنبا مشویا فاکل منه ثم قام الی الصلوة وما توضا
وفی الباب عن عبد الله بن الحارث والمغیرة وابی رافع هذا الحدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **باب** ما جاء فی کراهیة
الاکل متکئا **حدثنا** قتیبة ثنا شریک عن علی بن الاقمر عن ابی جحیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انا فلا اکل
متکئا وفی الباب عن علی وعبد الله بن عمرو وعبد الله بن العباس هذا الحدیث حسن صحیح لا نعرفه الا من
حدیث علی بن الاقمر وروی زکریا بن ابی زائدة وسفیان بن سعید وغیر واحد عن علی بن الاقمر هذا الحدیث

کہا محمد بن بشار نے حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہنے قتادہ سے اُنہنے عکرمہ سے اُنہنے ابن عباس سے اُنہنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے **باب** مرغی کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے
زید بن اخزم نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ نے ابی العوام سے اُنہنے قتادہ سے اُنہنے زہدم جرمی سے کہا اُنہنے میں ابی موسی پر داخل ہوا اس حال میں
کہ وہ مرغی کھا رہا تھا سو اُنہنے مجھسے کہا قریب ہو اور کھا اسلیے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے کہ اُسکو کھاتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ حدیث
کئی طریق سے زہدم سے مروی ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زہدم سے۔ اور ابو العوام وہ عمران قطان ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے
کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُنہنے ایوب سے اُنہنے ابی قلابہ سے اُنہنے زہدم سے اُنہنے ابی موسی سے کہا اُنہنے میں نے رسول اللہ صلعم
کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا اور اس حدیث میں اس سے زیادہ قصہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایوب سختیانی نے اس حدیث کو قاسم تمیمی
سے روایت کیا ہے اُنہنے ابی قلابہ سے اُنہنے زہدم جرمی سے **باب** حباری کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے فضل بن سہل اعرج بغدادی نے
کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن عبد الرحمن بن مہدی نے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے اپنے دادا سے کہا اُنہنے میں نے
رسول اللہ صلعم کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے
ابن ابی فدیک نے روایت کی ہے اور وہ بریہ بن عمر بن سفینہ کہلاتا ہے۔ **باب** بھنے ہوے گوشت کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد
زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے کہا اُنہنے کہا ابن جریج نے خبر دی مجھے محمد بن یوسف نے یہ کہ عطاء بن یسار نے خبر دی ہے اُسکو
یہ کہ ام سلمہ نے خبر دی ہے اُسکو کہ اُنہنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے بھنا ہوا گوشت کیا پس آپ نے اُس میں سے کھایا پھر نماز کیطرف
کھڑے ہوے اور وضو نہ کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے
اس طریق سے۔ **باب** تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے علی بن
اقمر سے اُنہنے ابی جحیفہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر حال میں تو تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔ اور اس باب میں
روایت ہے علی اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن عباس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق
علی بن اقمر سے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو زکریا بن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی ایک نے علی بن اقمر سے

وروی شعبة عن سفیان الثوری هذا الحدیث عن علی بن الاقمر **باب** ما جاء فی حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحلواء والعسل **حدثنا** سلمة بن شبیب ومحمود بن غیلان واحمد بن ابراهیم الدورقی قالوا ثنا ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل هذا حدیث حسن صحیح غریب وقد رواه علی بن مسهر عن هشام بن عروة وفی الحدیث کلام اکثر من هذا **باب** ما جاء فی اکثار المرقة **حدثنا** محمد بن عمر بن علی المقدمی ثنا مسلم بن ابراهیم ثنا محمد بن فضاء ثنا ابی عن علقمة بن عبد اللہ المزنی عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتری احدکم لحما فلیکثر مرقته فان لم یجد لحما اصاب مرقة وهو احد اللحمین وفی الباب عن ابی ذر هذا حدیث غریب لانعرفه الا من هذا الوجه من حدیث محمد بن فضاء ومحمد بن فضاء هو المعبر وقد تکلم فیه سلیمان بن حرب وعلقمة هو اخو بکر بن عبد اللہ المزنی **حدثنا** الحسین بن علی بن الاسود البغدادی ثنا عمرو بن محمد العنقزی ثنا اسرائیل عن صالح بن رستم ابی عامر الخزاز عن ابی عمران الجونی عن عبد اللہ بن الصامت عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحقرن احدکم شیئا من المعروف وان لم یجد فلیلق اخاه بوجه طلیق وان اشتریت لحما او طبخت قدرا فاکثر مرقته واغرف لجارك منه هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه شعبة عن ابی عمران الجونی هذا حدیث حسن **باب** ما جاء فی فضل الثرید **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن عمرو بن مرة الهمدانی عن مرة الهمدانی عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیة امرأة فرعون وفضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام وفی الباب عن عائشة وانس هذا حدیث حسن صحیح

اور روایت کیا ہے شعبہ نے سفیان ثوری سے اس حدیث کو علی بن اقمر سے۔ **باب** اس بیان میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد کو دوست رکھتے تھے حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور محمود بن غیلان اور احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم شیرینی اور شہد کو دوست رکھتے تھے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور روایت کیا اسکو علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے۔ اور اس حدیث میں اس سے زیادہ قصہ ہے۔ **باب** شوربا کے زیادہ بنانے کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضاء نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے علقمہ بن عبد اللہ مزنی سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے گوشت خریدے تو چاہیے کہ شوربا اسکا بہت کرے پس اگر گوشت نہ پائے تو اسکا شوربا ہی دیہاتوں وغیرہ کی پہونچا دے اور یہ بھی دو گوشتوں میں سے ایک ہے۔ اور اس باب میں روایت کی ہے ابی ذر سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے یعنی محمد بن فضاء سے اور محمد بن فضاء معبر ہے اور اسکے حق میں سلیمان بن حرب نے کلام کیا ہے اور علقمہ وہ بکر بن عبد اللہ مزنی کا بھائی ہے حدیث کی ہمسے حسین بن علی بن اسود بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن محمد عنقزی نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے صالح بن رستم ابی عامر خزاز سے انہوں نے ابی عمران جونی سے انہوں نے عبد اللہ بن صامت سے انہوں نے ابی ذر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ کوئی شخص تم میں سے نیکی کو حقیر نہ جانے اور اگر اس سے نہ ہو سکے تو اپنے بھائی کو ہی کشادہ پیشانی سے ملے۔ اور جب تو گوشت خریدے یا ہانڈی پکائے تو اسکا شوربا زیادہ کر اور چلو بھر اپنے ہمسایہ کو اس سے دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ابی عمران جونی سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** ثرید کی فضیلت کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ ہمدانی سے انہوں نے ابی موسی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مردوں سے بہت لوگ کامل ہوئے ہیں۔ اور عورتوں سے سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی کے کوئی کامل نہیں ہوئی۔ اور فضیلت عائشہ کی عورتوں پر مثل فضیلت ثرید کے ہے بقیہ طعام پر اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لہ یعنی ہر قسم کی شیرینی کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پسند رکھتے تھے اگرچہ شیرینی عرب میں شہد وغیرہ ہی تھا مگر یہاں خصوصیت کے ذکر کیا گیا اس سے یہ ہر دو قسم کی شیرینی کو دوست رکھتے تھے خواہ انسان کی بنائی ہوئی ہو یا قدرت باری کی اور قصہ جو اس حدیث میں ہے وہ مشہور ہے ۵۲ ثرید شوربے میں روٹی توڑ لے کو کہتے ہیں۔ حضرت عائشہ کا علیحدہ ذکر کیا اس بات سے اشارہ ہے کہ انکو اور عورتوں پر ایک قسم کی خصوصیت ہے اور فضیلت اس کھانے کی اس سے ہے کہ یہ غذا اور لذت اور قوت اور سہل کھانے اور پکنے میں اعلیٰ ہے

باب ما جاء انهسوا اللحم نهشا **حدثنا** احمد بن منيع ثنا سفيان بن عيينه عن عبد الكريم ابي امية عن عبد الله بن الحارث قال زوجني ابي فدعا اناسا فيهم صفوان بن امية فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انهشوا اللحم نهشا فانه اهنأ وامرأ وفي الباب عن عائشة وابي هريرة هذا حديث لانعرفه الا من حديث عبد الكريم وقد تكلم بعض اهل العلم في عبد الكريم المعلم من قبل حفظه منهم ايوب السختياني **باب** ما جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم من الرخصة في قطع اللحم بالسكين **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا عبد الرزاق ثنا معمر عن الزهري عن جعفر بن عمرو بن امية الضمري عن ابيه انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم احتز من كتف شاة فاكل منها ثم مضى الى الصلوة ولم يتوضأ هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن المغيرة بن شعبة **باب** ما جاء اي اللحم كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى ثنا محمد بن الفضيل عن ابي حيان التيمي عن ابي زرعة بن عمرو بن جرير عن ابي هريرة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بلحم فدفع اليه الذراع وكان يعجبه فنهس منها وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وعبد الله بن جعفر وابي عبيدة هذا حديث حسن صحيح وابو حيان اسمه يحيى بن سعيد بن حيان التيمي وابو زرعة بن عمرو بن جرير اسمه هرم **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني ثنا يحيى بن عباد ابن عباد ثنا فليح بن سليمان عن عبد الوهاب بن يحيى من ولد عباد بن عبد الله بن الزبير عن عبد الله بن زبير عن عائشة قالت ما كان الذراع احب اللحم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن كان لا يجد اللحم الا غبا فكان يعجل اليه لانه اعجلها نضجا هذا حديث حسن لانعرفه الا من هذا الوجه **باب** ما جاء في الخل **حدثنا** الحسن بن عرفة ثنا مبارك بن سعيد اخو سفيان بن سعيد عن سفيان عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم الادام الخل

باب ہڈی سے گوشت دانتوں سے اتارنا چاہیے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبدالکریم ابی امیہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن حارث سے کہا اُنہوں نے میرا نکاح کیا میرے باپ نے اور لوگوں کو بلایا انہیں صفوان بن امیہ بھی تھا پس کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہڈی سے گوشت دانتوں سے اتار لو کیونکہ وہ بہت لذیذ ہے اور ثقل طعام کا دور کرنے والا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہما۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے سوائے طریق عبدالکریم کے۔ اور بعض اہل علم نے عبدالکریم معلم کے حق میں اُنکے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے انہیں میں سے ایوب سختیانی ہیں۔ **باب** اس بیان میں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے گوشت کو چھری کے ساتھ کاٹنے میں رخصت مروی ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُنہوں نے جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بکری کے ایک کاندھا قطع کیا اس سے کھایا پھر آپ نماز کیطرف گئے اور وضو نہ کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے۔ **باب** اس بیان میں کہ کونسا گوشت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا **حدیث** کی ہم سے واصل بن عبدالاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے ابی حیان تیمی سے اُنہوں نے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص گوشت لایا سو اُنہوں نے آپکو دست کا گوشت دیا اور وہ آپ کو پسند ہوتا تھا پس آپ نے کھایا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابی عبیدہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابوحیان کا نام یحیی بن سعید حیان تیمی ہے۔ اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔ **حدیث** کی ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن عباد نے کہا حدیث کی ہم سے فلیح بن سلیمان نے عبدالوہاب بن یحیی سے جو عباد بن عبداللہ بن زبیر کی اولاد سے ہیں اُنہوں نے عبداللہ بن زبیر سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے دست کا گوشت کچھ آپ کو زیادہ پسند نہ تھا[1] لیکن گوشت آپ کو بعد مدت کے ملتا تھا سو اسکی طرف جلدی کرتے تھے اسلیے یہ پکنے میں جلدی کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** سرکے کے حق میں جو مروی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے مبارک بن سعید نے جو سفیان بن سعید کا بھائی ہے سفیان سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر سالنوں کا سرکہ ہے۔

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ غرض ہے کہ مطلب ان کا یہ ہے کہ اس جگہ کا گوشت سے کچھ زیادہ مرغوب نہ تھا بلکہ چونکہ گوشت اس وقت میں کم ہوتا تھا اور بہت دیر سے ملتا تھا اسلیے آپ اس جگہ کے گوشت کو بہت خواہاں ہوتے تھے کیونکہ وہ پکنے میں بہت جلد گل جاتا ہے اور اس حدیث اور پہلی حدیث میں تعارض نہیں ہے کیونکہ جلدی گلنا بھی ایک قسم کی

حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي البصري نا معوية بن هشام عن سفيان عن محارب بن دثار عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نعم الادام الخل وفي الباب عن عائشة وام هانئ وهذا اصح من حديث مبارك بن سعيد **حدثنا** محمد بن سهل بن عسكر البغدادي نا يحيى بن حسان نا سليمن بن بلال عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم الادام الخل **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا يحيى بن حسان عن سليمان بن بلال بهذا الاسناد نحوه الا انه قال نعم الادام او الادم الخل هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه لا يعرف من حديث هشام بن عروة الا من حديث سليمان بن بلال **حدثنا** ابو كريب نا ابو بكر بن عياش عن ابي حمزة الثمالي عن الشعبي عن ام هانئ بنت ابي طالب قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هل عندكم شيء فقلت لا الا كسر يابسة وخل فقال النبي صلى الله عليه وسلم قربيه فما اقفر بيت من ادم فيه خل هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث ام هانئ الا من هذا الوجه وام هانئ ماتت بعد علي بن ابي طالب بزمان **باب** ما جاء في اكل البطيخ بالرطب **حدثنا** عبدة بن عبد الله الخزاعي نا معوية بن هشام عن سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ياكل البطيخ بالرطب وفي الباب عن انس هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه عن عائشة وقد روى يزيد بن رومان عن عروة عن عائشة هذا الحديث **باب** ما جاء في اكل القثاء بالرطب **حدثنا** اسمعيل بن موسى الفزاري نا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عبد الله بن جعفر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ياكل القثاء بالرطب هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث ابرهيم بن سعد **باب** ما جاء في شرب ابوال الابل **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان نا حماد بن سلمة نا حميد وثابت وقتادة عن انس ان اناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها

حدیث کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُنھے محارب بن دثار سے اُنھے جابر سے اُنھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بہتر سالن سرکہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہو عائشہ اور ام ہانی سے اور یہ صحیح ہو طریق مبارک بن سعید سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن سہل بن عسکری بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن حسان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے اُنھے اپنے باپ سے اُنھے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بہتر سالن سرکہ ہو **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن حسان نے سلیمان بن بلال سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے مگر فرق یہ ہو کہ کہا اُنھے بہتر سالن یا سالن سرکہ ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن صحیح غریب ہو نہیں معلوم ہوتی ہم کو ہشام بن عروہ سے مگر اسی طریق سلیمان بن بلال کے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے ابو حمزہ ثمالی سے اُنھے شعبی سے اُنھے ام ہانی سے جو ابی طالب کی بیٹی ہو کہا اُنھے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہو میں نے کہا نہیں مگر خشک روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو میرے آگے کرو اور کوئی گھر سالن سے محتاج نہیں ہو تا جسمیں سرکہ ہو۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہو نہیں جانتے ہم اسکو طریق ام ہانی سے سواے اس طریق کے۔ اور ام ہانی حضرت علی بن ابی طالب کے بہت زمانے بعد فوت ہوئی ہو **باب** خربوزہ کو کھجوروں کے ساتھ کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُنھے ہشام بن عروہ سے اُنھے اپنے باپ سے اُنھے عائشہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خربوزہ کھجوروں کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہو انس سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہو۔ اور روایت کیا ہو اسکو بعض نے ہشام بن عروہ سے اُنھے اپنے باپ سے اُنھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسمیں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور یزید بن رومان نے عروہ سے اُنھے عائشہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہو **باب** ککڑی کو کھجوروں کے ساتھ کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے اسمعیل بن موسیٰ فزاری نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُنھے عبد اللہ بن جعفر سے کہا اُنھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو کھجوروں کے ساتھ کھاتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہو۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن سعد سے **باب** اونٹ کے پیشاب کے پینے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید اور ثابت اور قتادہ نے انس سے یہ کہ چند لوگ قوم عرینہ کے مدینہ میں آئے اور اعرابی تھے، انکی آب و ہوا[1] انکو ناموافق ہوئی

---

[1] ان لوگوں کو پیٹ بیماری ناموافق ہونے آب و ہوا کے ... [illegible] ... حضرت کے ... نے قتل کیا اور اونٹوں کو ہانک لیگئے جب نبی صلعم کو خبر پہونچی تو ... [illegible]

فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابل الصدقة وقال اشربوا من البانها وابوالها هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ثابت وقد روي هذا
الحديث من غير وجه عن انس رواه ابو قلابة عن انس ورواه سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن انس **باب** الوضوء قبل الطعام وبعده **حدثنا**
يحيى بن موسى نا عبد الله بن نمير نا قيس بن الربيع ح وثنا قتيبة نا عبد الكريم الجرجاني عن قيس بن الربيع المعنى واحد عن ابي هاشم عن زاذان عن سلمان قال
قرأت في التوراة ان بركة الطعام الوضوء بعده فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم واخبرته بما قرأت في التوراة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بركة الطعام الوضوء قبله والوضوء بعده وفي الباب عن انس وابي هريرة لا نعرف هذا الحديث الا من حديث قيس بن الربيع وقيس يضعف في الحديث
وابو هاشم الرماني اسمه يحيى بن دينار **باب** في ترك الوضوء قبل الطعام **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن ابن ابي مليكة
عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من الخلاء فقرب اليه طعام فقالوا الا نأتيك بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت
الى الصلوة هذا حديث حسن وقد رواه عمرو بن دينار عن سعيد بن الحويرث عن ابن عباس وقال علي بن المديني قال يحيى بن سعيد
كان سفيان الثوري يكره غسل اليد قبل الطعام وكان يكره ان يوضع الرغيف تحت القصعة **باب** ما جاء في اكل الدباء **حدثنا**
قتيبة بن سعيد نا الليث عن معوية بن صالح عن ابي طالوت قال دخلت على انس بن مالك وهو يأكل القرع وهو يقول يا لك شجرة
ما احبك الا لحب رسول الله صلى الله عليه وسلم اياك وفي الباب عن حكيم بن جابر عن ابيه هذا حديث غريب من هذا الوجه
حدثنا محمد بن ميمون المكي نا سفيان بن عيينة قال ثني مالك عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك
قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتتبع في الصحفة يعني الدباء فلا ازال احبه

پس انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقے کے اونٹوں میں بھیج دیا اور فرمایا انکے دودھ اور پیشاب پیو۔ یہ حدیث طریق ثابت سے حسن صحیح غریب
ہے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے انس سے مروی ہے روایت کیا ہے اسکو ابو قلابہ نے انس سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے
انہوں نے انس سے **باب** کھانے کے پہلے اور پیچھے وضو کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے
کہا حدیث کی ہمسے قیس بن ربیع نے ح اور حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الکریم جرجانی نے قیس بن ربیع سے معنے دونوں میں ایک ہیں انہوں نے
ابی ہاشم سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے سلمان سے کہا انہوں نے میں نے توریت میں پڑھا کہ برکت طعام کی وضو کرنا ہے بعد کھانے کے۔ سو میں نے یہ بات نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے آگے ذکر کی۔ اور جو کچھ میں نے توریت میں پڑھا تھا اسکی خبر دی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت طعام کی وضو کرنا ہے
پہلے اسکے اور وضو کرنا ہے پیچھے اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابو ہریرہ سے۔ نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر طریق قیس بن ربیع سے
اور قیس حدیث میں ضعیف ہے۔ اور ابو ہاشم رمانی کا نام یحیی بن دینار ہے **باب** کھانے سے پہلے وضو کے ترک کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے
احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قضائے
حاجت سے نکلے اور آپ کے آگے کھانا حاضر کیا گیا اور کہا لوگوں نے کیا آپکے واسطے پانی نہ لائیں فرمایا آپ نے میں وضو کا اسوقت حکم
دیا گیا ہوں کہ جب نماز کی طرف کھڑا ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث سے انہوں نے ابن عباس سے
اور کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے سفیان ثوری کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو برا جانتے تھے۔ اور یہ بھی مکروہ جانتے تھے کہ پیالے
کے نیچے روٹی رکھی جائے۔ **باب** کدو کے کھانے کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے معاویہ بن صالح سے
انہوں نے ابی طالوت سے کہا انہوں نے میں انس بن مالک کے پاس گیا اس حالت میں کہ وہ کدو کھا رہا تھا اور کہتا تھا کیا ہے تجھے اے درخت کیا ہی تو مجھے پسند
ہے باعث تیری محبت کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ اور اس باب میں روایت ہے حکیم بن جابر سے جو راوی ہے اپنے باپ سے۔ یہ حدیث اس
طریق سے غریب ہے حدیث کی ہمسے محمد بن میمون مکی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے اسحاق بن عبد اللہ
بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ پیالے میں کدو کے پیچھے لگتے تھے سو ہمیشہ ہی اسکو دوست رکھتا ہوں

ف ۱ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے سے پہلے اور پیچھے دونوں وقتوں میں ہاتھ دھونا [illegible]

هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن انس بن مالك **باب** ما جاء في اكل الزيت **حدثنا** يحيى بن موسى نا عبد الرزاق عن معمر عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كلوا الزيت وادهنوا به فانه من شجرة مباركة هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عبد الرزاق عن معمر وكان عبد الرزاق يضطرب في رواية هذا الحديث فربما ذكر فيه عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وربما رواه على الشك فقال احسبه عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وربما قال عن زيد بن اسلم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** ابو داؤد سليمن بن معبد نا عبد الرزاق عن معمر عن زيد بن اسلم عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عمر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري وابو نعيم قالا نا سفيان عن عبد الله بن عيسى عن رجل يقال له عطاء من اهل الشام عن ابي اسيد قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كلوا من الزيت وادهنوا به فانه شجرة مباركة هذا حديث غريب من هذا الوجه انما نعرفه من حديث عبد الله بن عيسى **باب** ما جاء في الاكل مع المملوك **حدثنا** نصر بن علي نا سفيان عن اسمعيل بن ابي خالد عن ابيه عن ابي هريرة يخبرهم ذلك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كفى احدكم خادمه طعامه حره ودخانه فليأخذ بيده فليقعده معه فان ابى فليأخذ لقمة فليطعمه اياها هذا حديث حسن صحيح وابو خالد والد اسمعيل اسمه سعد **باب** ما جاء في فضل اطعام الطعام **حدثنا** ابو يوسف بن حماد نا عثمان بن عبد الرحمن الجمحي عن محمد بن زياد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افشوا السلام واطعموا الطعام واضربوا الهام تورثوا الجنان وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابن عمر وانس وعبد الله بن سلام وعبد الرحمن بن عائش وشريح بن هانئ عن ابيه هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابي هريرة **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمن

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی طرق سے انس بن مالک سے مروی ہے **باب** زیتون کے کھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زیتون کو کھاؤ اور اس کا تیل لگاؤ کیونکہ وہ درخت مبارک سے ہے۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سوائے طریق عبد الرزاق کے جو راوی ہیں معمر سے۔ اور عبد الرزاق اس حدیث کی روایت میں اضطراب کرتا ہے بسا اوقات وہ روایت کرتا ہے واسطہ عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور کبھی اس کو شک سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ یہ روایت بواسطہ حضرت عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور کبھی کہتا ہے کہ یہ روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہم سے ابو داؤد سلیمان بن معبد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور انہوں نے اس روایت میں حضرت عمر کا ذکر نہیں کیا۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری اور ابو نعیم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے ایک مرد سے جو اہل شام سے ہے اس کا نام عطا ہے انہوں نے ابی اسید سے کہا کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زیتون کھاؤ اور اس کا تیل لگاؤ کیونکہ وہ درخت مبارک ہے یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے فقط ہم اس کو طریق عبد اللہ بن عیسیٰ سے ہی پہچانتے ہیں **باب** غلام کے ساتھ کھانے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے خبر دیتا تھا ان کو اس کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے کھانے کی گرمی اور دھوئیں کی کفایت کرے تو چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ بٹھلائے پس اگر انکار کرے تو چاہیے کہ لقمہ پکڑے اور اس کو کھلائے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو خالد والد اسمعیل کا نام اس کا سعد ہے **باب** طعام کھلانے کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یوسف بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن عبد الرحمن جمحی نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سلام کو افشا کرو اور طعام کھلاؤ اور کھوپڑیوں پر مارو جنت کے وارث ہو گے۔ اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن سلام اور عبد الرحمن بن عائش اور شریح بن ہانی اپنے باپ سے رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث طریق ابی ہریرہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے عطا سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی

واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في فضل العشاء **حدثنا** يحيى بن موسى
نا محمد بن يعلى الكوفي نا عنبسة بن عبد الرحمن القرشي عن عبد الملك بن علاق عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم تعشوا ولو بكف من حشف فان ترك العشاء مهرمة هذا حديث منكر لا نعرفه الا من هذا الوجه وعنبسة يضعف في
الحديث وعبد الملك بن علاق مجهول **باب** ما جاء في التسمية على الطعام **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمي نا عبد الاعلى
عن معمر عن هشام بن عروة عن ابيه عن عمر بن ابي سلمة انه دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده طعام قال ادن يا بني
فسم الله وكل بيمينك وكل مما يليك وقد روى هشام بن عروة عن ابي وجزة السعدي عن رجل من مزينة عن عمر بن ابي سلمة
وقد اختلف اصحاب هشام بن عروة في رواية هذا الحديث وابو وجزة السعدي اسمه يزيد بن عبيد **حدثنا** محمد بن بشار
نا العلاء بن الفضل بن عبد الملك بن ابي سوية ابو الهذيل نا عبيد الله بن عكراش عن ابيه عكراش بن ذؤيب قال
بعثني بنو مرة بن عبيد بصدقات اموالهم الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقدمت المدينة فوجدته جالسا بين
المهاجرين والانصار قال ثم اخذ بيدي فانطلق بي الى بيت ام سلمة فقال هل من طعام فاتينا بجفنة كثيرة الثريد والوذر
فاقبلنا ناكل منها فخبطت بيدي في نواحيها واكل رسول الله صلى الله عليه وسلم من بين يديه فقبض بيده اليسرى
على يدي اليمنى ثم قال يا عكراش كل من موضع واحد فانه طعام واحد ثم اتينا بطبق فيه الوان التمر او الرطب شك عبيد الله
فجعلت اكل من بين يدي وجالت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطبق قال يا عكراش كل من حيث شئت فانه
غير لون واحد ثم اتينا بماء فغسل رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ومسح ببلل كفيه وجهه وذراعيه ورأسه

اے لوگو کھانا کھلاؤ اور سلام کو افشا کرو جنت میں سلامتی سے داخل ہو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** رات کے کھانے کی فضیلت
کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یعلی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے عنبسہ بن عبدالرحمن قرشی نے
عبدالملک بن علاق سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو کھانا کھاؤ اگرچہ ردی کھجور کی
ایک مٹھی ہی ہو اس لیے کہ رات کے کھانے کا ترک کرنا بڑھاپا لاتا ہے۔ یہ حدیث منکر ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور عنبسہ حدیث میں ضعیف
ہے اور عبدالملک بن علاق مجہول ہے **باب** کھانے پر بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی
ہم سے عبدالاعلی نے معمر سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے کہ وہ نبی صلعم کے پاس گیا اور آپ کے
پاس کھانا تھا فرمایا آپ نے اے بیٹے آگے ہو اور بسم اللہ پڑھ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھا اور اپنے آگے سے کھا اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے
انہوں نے روایت کی ابی وجزہ سعدی سے انہوں نے ایک مرد سے جو قوم مزینہ سے ہے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے۔ اور ہشام بن عروہ نے اس حدیث کی
روایت میں اختلاف کیا ہے۔ اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے علاء بن فضل بن
عبدالملک بن ابی سویہ یعنی ابوالہذیل نے کہا حدیث کی مجھے عبیداللہ بن عکراش نے اپنے باپ سے عکراش بن ذویب سے کہا انہوں نے
مجھے بنو مرہ بن عبید نے اپنے اموال کے صدقے دیکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا پس میں مدینہ میں آیا سو میں نے آپکو مہاجرین
اور انصار میں بیٹھا ہوا پایا کہا انہوں نے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ام سلمہ کے گھر کی طرف لے چلے پس فرمایا آپ نے کیا کچھ کھانا ہے سو ہمارے
پاس ایک پیالہ جسمیں ثرید اور ٹکڑے گوشت کے بہت تھے لایا گیا اور ہم اسکی طرف متوجہ ہو کر کھانے لگے اور میں نے اپنا ہاتھ اسکے ادھر
ادھر پھیرا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آگے سے کھایا اور آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا پھر فرمایا
اے عکراش ایک جگہ سے کھا کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے۔ پھر ہمارے پاس ایک تھال لایا گیا جسمیں مختلف کھجوریں خشک یا تر یہ شک
عبیداللہ کو ہے، تھیں سو میں اپنے آگے سے کھانے لگا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک تھال میں چاروں طرف پھرتا تھا
آپ نے اے عکراش کھا جس جگہ سے تو چاہتا ہے[1] کیونکہ یہ ایک رنگ کے نہیں ہیں پھر ہمارے پاس پانی لایا گیا سو رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوئے اور اپنے ہاتھوں کی تری سے منہ اور بازوؤں اور سر پر مسح کیا۔

---

[1] ف: یعنی اگر کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے آگے سے کھائے اور جب چند چیز ہوں جیسے کھجوریں تو اپنے آگے سے یا جس جگہ سے چاہے کیونکہ ایسی چیزوں میں کسی کو کراہت نہیں ہوتی

وقال یا عکراش ھذا الوضوء مما غیرت النار ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث العلاء بن الفضل وقد تفرد العلاء بھذا الحدیث وفی الحدیث قصۃ **حدثنا** ابوبکر محمد بن ابان نا وکیع نا ھشام الدستوائی عن بدیل بن میسرۃ العقیلی عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ام کلثوم عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم اللہ فان نسی فی اولہ فلیقل بسم اللہ فی اولہ واٰخرہ وبھذا الاسناد عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل طعاما فی ستۃ من اصحابہ فجاء اعرابی فاکلہ بلقمتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لو سمی لکفاکم ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی کراھیۃ البیتوتۃ وفی یدہ غمر **حدثنا** احمد بن منیع نا یعقوب بن الولید المدنی عن ابن ابی ذئب عن المقبری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان حساس لحاس فاحذروہ علی انفسکم من بات وفی یدہ ریح غمر فاصابہ شیء فلا یلومن الا نفسہ ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد روی من حدیث سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن اسحٰق ابوبکر البغدادی نا محمد بن جعفر المدائنی نا منصور بن ابی الاسود عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات وفی یدہ غمر فاصابہ شیء فلا یلومن الا نفسہ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ من حدیث الاعمش الا من ھذا الوجہ **اٰخر ابواب الاطعمۃ**

ابواب الاشربۃ باب ما جاء فی شارب الخمر **حدثنا** یحیی بن درست ابو زکریا نا حماد بن زید عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات وھو یدمنھا لم یشربھا فی الاٰخرۃ

اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اس سے کہ جسکو آگ متغیر کرے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر علاء بن فضل سے اور علاء اس حدیث کے متفرد ہوا ہے۔ اور اس حدیث میں قصہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر یعنی محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام دستوائی نے بدیل بن میسرہ عقیلی سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُنہوں نے ام کلثوم سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں کھانا کھانے لگے تو چاہیے کہ بسم اللہ پڑھے پس اگر ابتدا میں بھول جائے تو چاہیے کہ کہے بسم اللہ فی اولہ واٰخرہ۔ اور اسی اسناد سے عائشہ سے مروی ہے کہ کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ صحابہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور دو لقموں میں ہی کھا گیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار اگر وہ بسم اللہ پڑھتا تو تمکو کافی ہو جاتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** رات گذارنے کی کراہت کے بیان میں اس حالت میں کہ ہاتھ میں چکنائی لگی ہو **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یعقوب بن ولید مدنی نے ابن ابی ذئب سے اُنہوں نے مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان بہت حساس اور مدرک ہے سو تم اس سے اپنے اوپر خوف کرو جس شخص نے رات گذاری اس حالت میں کہ اُسکے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو اور اُسکو کوئی چیز کاٹ جائے تو چاہیے کہ سوائے اپنی جان کے اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور مروی ہے طریق سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسحاق یعنی ابو بکر بغدادی نے کہا حدیث کی محمد بن جعفر مدائنی نے کہا حدیث کی ہمسے منصور بن ابی الاسود نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے رات گذاری اس حالت میں کہ اُسکے ہاتھ میں چکنائی ہو اور اُسکو کوئی چیز کاٹ جائے تو چاہیے کہ سوائے اپنے نفس کے اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق اعمش سے مگر اسی وجہ سے۔ **آخر ابواب الاطعمۃ**

ابواب الاشربۃ باب شراب پینے والے کے حکم کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے یحیی بن درست یعنی ابو زکریا نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر خمر ہے اور ہر مسکر حرام ہے اور جس کسی نے دنیا میں شراب پیا اور مر گیا اس حالت میں کہ وہ ہمیشہ مداومت کرتا تھا تو وہ[1] اسکو آخرت میں نہ پیے گا

[1] تو وہ اسکو آخرت میں نہ پیے گا یا تو مراد ہے عدم دخول جنت سے یا اس نعمت کی محرومی سے لیکن مراد یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو یا بالکل یا ابتدا میں جنت کی شراب سے محروم رکھا جاوے یا جنت میں جاکر اسکو اسکی خواہش ہی نہ ہو اور ایسے شخص کی جزا یہی ہے کہ باوجود دخول جنت کے جنت کی شراب سے محروم رکھا جاوے۔ [illegible]

وفی الباب عن ابی ہریرۃ وابی سعید وعبد اللہ بن عمرو وعبادۃ وابی مالک الاشعری وابن عباس حدیث ابن عمر حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورواہ مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر موقوفا ولم یرفعہ اخبرنا قتیبۃ ثنا جریر عن عطاء بن السائب عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر عن ابیہ قال قال عبد اللہ بن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر لم تقبل لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم یقبل اللہ لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم یقبل اللہ لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد الرابعۃ لم یقبل اللہ لہ صلوۃ اربعین صباحا فان تاب لم یتب اللہ علیہ وسقاہ من نہر الخبال قیل یا ابا عبد الرحمن وما نہر الخبال قال نہر من صدید اہل النار ہذا حدیث حسن وقد روی نحو ہذا عن عبد اللہ بن عمرو وابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب ما جاء کل مسکر حرام** حدثنا اسحق بن موسی الانصاری ثنا معن ثنا مالک بن انس عن ابن شہاب عن ابی سلمۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن البتع فقال کل شراب اسکر فہو حرام حدثنا عبید بن اسباط بن محمد القرشی وابو سعید الاشج قالا ثنا عبد اللہ بن ادریس عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام ہذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن عمر وعلی وابن مسعود وابی سعید وابی موسی والاشج العصری ودیلم ومیمونۃ وعائشۃ وابن عباس وقیس بن سعد والنعمان بن بشیر ومعویۃ وعبد اللہ بن مغفل وام سلمۃ وبریدۃ وابی ہریرۃ ووائل بن حجر وقرۃ المزنی ہذا حدیث حسن وقد روی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وکلاہما صحیح وروی غیر واحد عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وعن ابی سلمۃ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے موقوف۔ اور اُسکو مرفوع نہیں کیا خبر دی ہمکو قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے عطا بن سائب سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے شراب پیا تو اُسکی چالیس[1] دن کی نماز قبول نہ ہوگی سو اگر اُسنے توبہ کی تو پھیر اللہ بھی رجوع کرتا ہے پھر اگر اُسنے اعادہ کیا تو اُسکی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ اُسپر رجوع کرتا ہے پھر اگر اُسنے عود کیا تو اُسکی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی پھر اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ اُسپر رجوع کرتا ہے پھر اگر چوتھے بار اُسنے عود کیا تو اُسکی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی پھر اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ اُسپر رجوع نہیں کرتا اور اُسکو نہر خبال سے پلائیگا۔ کسی نے کہا اے ابا عبد الرحمن اور نہر خبال کیا چیز ہے فرمایا آپ نے دوزخیوں کی پیپ سے نہر ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مثل اُسکے مروی ہے بواسطہ عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب اس بیان میں کہ ہر مسکر حرام ہے** حدیث کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے ابن شہاب سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے بتع کی بابت سوال کیا پس فرمایا آپ نے جو شراب کہ مستی لائے سو وہ حرام ہے حدیث کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی اور ابو سعید اشج نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ادریس نے محمد بن عمرو سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہر مسکر حرام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسی اور اشج عصری اور دیلم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبد اللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور یہ دونوں صحیح ہیں۔ اور روایت کیا ہے کئی ایک نے محمد بن عمرو سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور مروی ہے ابی سلمہ سے اُنہوں نے روایت کی ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

[1] اسکی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی یعنے اسکو ثواب نہیں ملتا اگرچہ اسکے ذمہ سے ادا کرنے سے ساقط ہو جاتا ہے اور وجہ تخصیص نماز کی یہ ہے کہ عبادت بدنی کی اصل [illegible] قوله خبال [illegible] اور قبول نہ ہوگی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی حدیث میں [illegible] بیان میں ہے کہ بتع کہتے ہیں شہد کی [illegible]

باب ما اسكر كثيره فقليله حرام **حدثنا** قتيبة ثنا اسمعيل بن جعفر ح وثنا علي بن حجر ثنا اسمعيل بن جعفر عن داود بن بكر بن
ابي الفرات عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اسكر كثيره فقليله حرام وفي الباب عن سعد وعائشة
وعبد الله بن عمرو وابن عمر وخوات بن جبير هذا حديث حسن غريب من حديث جابر **حدثنا** محمد بن بشار ثنا عبد الاعلى بن عبد الاعلى عن هشام
بن حسان عن مهدي بن ميمون ح وثنا عبد الله بن معوية الجمحي عن مهدي بن ميمون المعنى واحد عن ابي عثمن الانصاري عن القسم بن محمد عن عائشة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مسكر حرام ما اسكر الفرق منه فملء الكف منه حرام قال احدهما في حديثه الحسوة منه حرام هذا حديث
حسن قد رواه ليث بن ابي سليم والربيع بن صبيح عن ابي عثمن الانصاري نحو رواية مهدي بن ميمون وابو عثمن الانصاري اسمه عمرو بن سالم ويقال
عمر بن سالم **باب** ما جاء في نبيذ الجر **حدثنا** احمد بن منيع ثنا ابن علية ويزيد بن هارون قالا انا سليمن التيمي عن طاؤس ان رجلا اتى
ابن عمر فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نبيذ الجر فقال نعم فقال طاؤس والله اني سمعته منه وفي الباب عن ابن ابي اوفى وابي سعيد
وسويد وعائشة وابن الزبير وابن عباس هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية ان ينبذ في الدباء والنقير والحنتم **حدثنا**
ابو موسى محمد بن المثنى ثنا ابو داود الطيالسي ثنا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت زاذان يقول سألت ابن عمر عما نهى عنه
رسول الله صلى الله عليه وسلم من الاوعية واخبرناه بلغتكم وفسره لنا بلغتنا قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الحنتمة
وهي الجرة ونهى عن الدباء وهي القرعة ونهى عن النقير وهي اصل النخل ينقر نقرا او ينسج نسجا ونهى عن المزفت وهو المقير وامر ان ينتبذ
في الاسقية وفي الباب عن عمر وعلي وابن عباس وابي سعيد وابي هريرة وعبد الرحمن بن يعمر وسمرة وانس وعائشة وعمران بن حصين

باب جسکا بہت پینا مستی لاوے اسکا تھوڑا بھی حرام ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے ح اور حدیث کی
ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے اُنہنے داؤد بن بکر بن ابی الفرات سے اُنہنے محمد بن منکدر سے اُنہنے جابر بن عبداللہ سے
یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا بہت پینا مستی لاتا ہو اسکا تھوڑا بھی حرام ہے - اور اس باب میں روایت ہے سعد اور عائشہ اور عبداللہ
بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر رضی اللہ عنہم سے - یہ حدیث حسن غریب ہے طریق جابر سے - **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہمسے عبدالاعلے بن عبدالاعلے نے ہشام بن حسان سے اُنہنے مہدی بن میمون سے ح اور حدیث کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی
نے مہدی بن میمون سے معنے ایک ہیں اُنہنے ابی عثمان انصاری سے اُنہنے قاسم بن محمد سے اُنہنے عائشہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر حرام ہے جسمیں سے ایک فرق (نام پیمانہ) مستی دیوے اس سے ایک چلو بھی حرام ہے اور ایک نے اپنی حدیث میں
کہا ہے کہ ایک گھونٹ بھی اسمیں سے حرام ہے - یہ حدیث حسن ہے - روایت کیا ہے اسکو لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابی عثمان انصاری سے مثل روایت
مہدی بن میمون کے - اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور کہا گیا ہے عمر بن سالم - **باب** سبز گھڑے کی نبیذ کے بیان میں **حدیث**
کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابن علیہ اور یزید بن ہارون نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے اُنہنے طاؤس سے
کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے کی نبیذ سے منع کیا ہے سو کہا اُنہنے ہاں پس کہا
طاؤس نے قسم ہے اللہ کی میں نے اسکو آپ سے سنا ہے - اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر
اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے - یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ کدو اور نقیر اور حنتم میں نبیذ بنانا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے
ابو موسیٰ یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے کہا اُنہنے سنا میں نے زاذان سے
کہتا تھا سوال کیا میں نے ابن عمر سے اُن برتنوں سے کہ جنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ ہمکو انکی خبر ہماری زبان میں دیجیے اور
ہماری زبان میں انکی تفسیر کیجیے کہا اُنہنے منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے اور یہ ٹھلیا ہے اور منع کیا ہے دباء سے اور وہ کدو ہے
اور منع کیا ہے نقیر سے اور یہ جڑ کھجور کی ہے جو کھودی جاتی ہے یا بنی جاتی ہے اور منع کیا ہے مزفت سے اور یہ رال کا برتن ہے اور حکم دیا ہے کہ مشکوں میں نبیذ بنایا کریں
اور اس باب میں روایت ہے عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبدالرحمن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین سے

ف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ کلام عرب کا محاورہ ہے کہ جو کوئی چیز ایسی ہو کہ نقصان کی طرف لیجاتی ہو اس سے کنایۃً فرماتے تھے جیسے کہ فرمایا شراب پینا اگر چہ بقدر قطرہ ہو نہیں ہو بچانا گناہ و ذکر ت کیکر
جنیٹ بہاری ہی سواسطے بچے تھوڑا پینے سے بھی مخالفت فرمائی ہو ۲ ہو سکے صوہ ساکنی بھی جلد کے ہیں اور فرق تین صاع کا پیمانہ ہو اور مراد ان اور جلو سے کثیر اور قلیل ہو ان سے کہ بد فرق

وعائذ بن عمرو والحکم الغفاری ومیمونۃ هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الرخصۃ ان ینتبذ فی الظروف **حدثنا** محمد بن بشار والحسن بن علی ومحمود بن غیلان قالوا ثنا ابو عاصم ثنا سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی کنت نهیتکم عن الظروف وان ظرفا لا یحل شیئا ولا یحرمه وکل مسکر حرام هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا ابو داود الحفری عن سفیان عن منصور عن سالم بن ابی الجعد عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الظروف فشکت الیه الانصار فقالوا لیس لنا وعاء قال فلا اذا وفی الباب عن ابن مسعود وابی هریرۃ وابی سعید وعبد الله بن عمرو هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی السقاء **حدثنا** محمد بن المثنی ثنا عبد الوهاب الثقفی عن یونس بن عبید عن الحسن البصری عن امه عن عائشۃ قالت کنا ننبذ لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی سقاء یوکا اعلاه له عزلاء ننبذه غدوۃ ویشربه عشاء وننبذه عشاء ویشربه غدوۃ وفی الباب عن جابر وابی سعید وابن عباس هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث یونس بن عبید الا من هذا الوجه وقد روی هذا الحدیث من غیر هذا الوجه عن عائشۃ ایضا **باب** ما جاء فی الحبوب التی یتخذ منها الخمر **حدثنا** محمد بن یحیی ثنا محمد بن یوسف ثنا اسرائیل ثنا ابراهیم بن مهاجر عن عامر الشعبی عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الحنطۃ خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا

اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ رضی اللہ عنہم سے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ ان برتنوں میں نبیذ بنانا رخصت ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی اور محمود بن غیلان نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے علقمہ بن مرثد سے انھوں نے سلیمان بن بریدہ سے انھوں نے اپنے باپ سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے منع کیا تھا تم کو ان برتنوں سے اور برتن نہ کسی چیز کو حلال کرتے ہیں اور نہ کسی کو حرام کرتے ہیں اور ہر مسکر حرام ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد حفری نے سفیان سے انھوں نے منصور سے انھوں نے سالم بن ابی الجعد سے انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے منع کیا تو آپ کے پاس انصار نے شکایت کی اور کہنے لگے ہمارے پاس برتن نہیں ہیں (فرمایا) جب نہیں ہیں تو منع نہیں اس وقت ۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشک میں نبیذ بنانے کے بیان میں ۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے یونس بن عبید سے اُنھوں نے حسن بصری سے اُنھوں نے اپنی والدہ سے اُنھوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنھوں نے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے مشک میں نبیذ بنایا کرتے تھے تاگے سے اُسکے منہ کو باندھ دیتے تھے صبح کو نبیذ بناتے تھے اور عشا کو آپ پیتے تھے ۔ اور عشا کو نبیذ بناتے تھے اور صبح کو آپ پیتے تھے ۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی سعید اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق یونس بن عبید سے مگر اسی وجہ سے اور یہ حدیث غیر اس طریق سے بھی حضرت عائشہ سے مروی ہے **باب** اُن دانوں کے بیان میں کہ جن سے شراب بنائی جاتی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن مہاجر نے عامر شعبی سے اُنھوں نے نعمان بن بشیر سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گیہوں سے شراب ہے اور جو سے شراب ہے اور کھجوروں سے شراب ہے اور انگور سے شراب ہے اور شہد سے شراب ہے ۔

ف یعنی جب یہ حال ہے کہ تم شکوہ کرتے ہو ان کو ضرورت ہے تو اب نہیں منع کرتا ہوں تم ان کو استعمال کرو ۔ ف نبیذ کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کو پانی میں بھگو دیتا تھا انگور اور کھجوروں کو برتن میں جب پانی ذرا میٹھا ہو جاتا تو اسکو آپ پیتے عائشہ کہتی ہیں کہ ہمارا یہ طریق تھا کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے شام کو کھجوریں بھگوتے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکو صبح کے وقت پیتے اور صبح کو بھگوتے تو شام کے وقت پیتے اور مشک میں اسواسطے نبیذ بنانا جائز ہے کہ اس میں جلدی سڑتا نہیں کہ جلدی سے شراب بنجائے برخلاف اور برتنوں کے کہ ان میں ایسی چیز بہت جلدی سڑ کر شراب کی تاثیر پیدا کر لیتی ہیں ۔ ف مراد لفظ خمر ایک شراب ہے خواہ انگور سے ہو خواہ کھجوروں سے یا کسی اور چیز سے کیونکہ حدیث میں خمر کا اطلاق ہر ایک چیز کی شراب پر ہوتا ہے یہی مذہب ہے ائمہ ثلثہ اور جمہور سلف و خلف کا کہ انہوں نے ہر مسکر کو خمر کہا اور ہر مسکر حرام ہے اور جیسا بہت سا پینا حرام ہے ویسا تھوڑا بھی حرام ہے ۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے لفظ خمر کو اس شراب پر خاص کیا ہے جو کہ خوا انگور سے بنائی جائے مگر صحیح مذہب ائمہ ثلثہ و جمہور کا ہی ہے جیسا کہ بخاری کی احادیث باب سے ثابت ہوتا ہے ۔

ولبس الحرير والديباج وقال هي لهم في الدنيا ولكم في الآخرة وفي الباب عن ام سلمة والبراء وعائشة هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في النهي عن الشرب قائما **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن سعيد عن قتادة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يشرب الرجل قائما فقيل الاكل قال ذاك اشد هذا حديث صحيح **حدثنا** حميد بن مسعدة نا خالد بن الحارث عن سعيد عن قتادة عن ابي مسلم الجذمي عن الجارود بن العلاء ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الشرب قائما وفي الباب عن ابي سعيد وابي هريرة وانس هذا حديث حسن غريب وهكذا روى غير واحد هذا الحديث عن سعيد عن قتادة عن ابي مسلم عن الجارود عن النبي صلى الله عليه وسلم وروي عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن ابي مسلم عن الجارود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ضالة المسلم حرق النار والجارود بن المعلى يقال ابن العلاء والصحيح ابن المعلى **باب** ما جاء في الرخصة في الشرب قائما **حدثنا** ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم الكوفي نا حفص بن غياث عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كنا ناكل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نمشي ونشرب ونحن قيام هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر وروى عمران بن حدير هذا الحديث عن ابي البزري عن ابن عمر وابو البزري اسمه يزيد بن عطارد **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا عاصم الاحول ومغيرة عن الشعبي عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم شرب من زمزم وهو قائم وفي الباب عن علي وسعد وعبد الله بن عمرو وعائشة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا محمد بن جعفر عن حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يشرب قائما وقاعدا هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في التنفس في الاناء

اور حریر اور دیباج کے پہننے سے منع کیا ہے اور فرمایا یہ سب ان کے (یعنی کافروں کے) واسطے دنیا میں ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور براء اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** کھڑے ہو کر پینے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی آدمی کھڑا ہو کر پانی پیے پس آپ سے کسی نے کہا کھانے کا کیا حال ہے فرمایا آپ نے یہ اس سے سخت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن حارث نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی مسلم جذمی سے انہوں نے جارود بن علاء سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع کیا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس سے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس حدیث کو کئی ایک نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی مسلم سے انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے قتادہ سے انہوں نے روایت کی یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انہوں نے ابی مسلم سے انہوں نے جارود سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا مسلمان کی چیز گم شدہ آگ کے جلنے کا سبب ہے۔ اور جارود بن معلی ان کو ابن علاء کہا جاتا ہے اور صحیح ابن معلی ہے **باب** اس بیان میں کہ کھڑے ہو کر پانی پینا رخصت ہے **حدیث** کی ہم سے ابو السائب یعنی سلم بن جنادہ بن سلم کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھاتے تھے اس حالت میں کہ چلتے ہوتے تھے اور پیتے تھے اس حالت میں کہ کھڑے ہوتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ طریق عبید اللہ بن عمر سے جو راوی ہیں نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے۔ اور روایت کیا ہے عمران بن حدیر نے اس حدیث کو ابی البزری سے انہوں نے ابن عمر سے۔ اور ابو البزری کا نام یزید بن عطارد ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے عاصم احول اور مغیرہ نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی پیا اس حالت میں کہ کھڑے ہوئے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ پانی پیتے تھے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** برتن میں سانس لینے کے بیان میں

سہ اس مسئلہ میں [illegible] یعنی پانی پینے کے وقت [illegible] سانس لینا [illegible] اگر دونوں [illegible]

حدثنا قتيبة ويوسف بن حماد قالا ثنا عبد الوارث بن سعيد عن ابي عصام عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلاثا ويقول هو امرأ واروى هذا حديث حسن ورواه هشام الدستوائي عن ابي عصام عن انس وروى عزرة بن ثابت عن ثمامة عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلثا **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن مهدي ثنا عزرة بن ثابت الانصاري عن ثمامة بن انس عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يتنفس في الاناء ثلثا هذا حديث صحيح **حدثنا** ابو كريب ثنا وكيع عن يزيد بن سنان الجزري عن ابن العطاء بن ابي رباح عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشربوا واحدا كشرب البعير ولكن اشربوا مثنى وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم هذا حديث غريب ويزيد بن سنان الجزري هو ابو فروة الرهاوي **باب** ما ذكر في الشرب بنفسين **حدثنا** علي بن خشرم ثنا عيسى بن يونس عن رشدين بن كريب عن ابيه عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا شرب تنفس مرتين هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث رشدين بن كريب قال وسألت عبد الله بن عبد الرحمن عن رشدين بن كريب قلت هو اقوى ام محمد بن كريب قال ما اقربهما ورشدين بن كريب ارجحهما عندي سألت محمد بن اسمعيل عن هذا فقال محمد بن كريب ارجح من رشدين بن كريب والقول عندي ما قال ابو محمد عبد الله بن عبد الرحمن رشدين بن كريب ارجح واكبر وقد ادرك ابن عباس ورآه وهما اخوان وعندهما مناكير **باب** ما جاء في كراهية النفخ في الشراب **حدثنا** علي بن خشرم ثنا عيسى بن يونس عن مالك بن انس عن ايوب وهو ابن حبيب انه سمع ابا المثنى الجهني يذكر عن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن النفخ في الشراب فقال رجل القذاة اراها في الاناء فقال اهرقها فقال فاني لا اروى من نفس واحد قال فابن القدح اذا عن فيك

حدیث کی ہم سے قتیبہ اور یوسف بن حماد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے عبد الوارث بن سعید نے ابی عصام سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم برتن میں تین بار سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے یہ خوش ہاضمہ اور سیراب کرنے والا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو ہشام دستوائی نے ابی عاصم سے انہوں نے انس سے۔ اور روایت کیا عزرہ بن ثابت نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔ **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے عزرہ بن ثابت انصاری نے ثمامہ بن انس سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے یزید بن سنان جزری سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح کے بیٹے سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے پینے کی طرح یکدم پانی نہ پیو لیکن دو دو بار یا تین تین بار پیو اور بسم اللہ پڑھو جب تم پیو اور حمد کرو جب تم فارغ ہو جاؤ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور یزید بن سنان جزری وہ ابو فروہ رہاوی ہے۔ **باب** پینے کے دو بار سانس لینے میں جو ذکر کیا گیا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے رشدین بن کریب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تھے تو دو بار سانس لیتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن کریب سے۔ کہا اور میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے رشدین بن کریب کی بابت سوال کیا میں نے کہا وہ قوی ہے یا محمد بن کریب کہا انہوں نے کیسے وہ دونوں یکساں ہیں۔ اور میرے نزدیک رشدین بن کریب ان دونوں سے راجح ہے۔ اور میں نے محمد بن اسمعیل سے اسکی بابت سوال کیا تو کہا انہوں نے محمد بن کریب رشدین بن کریب سے راجح ہے اور میرے نزدیک قول وہی (معتبر) ہے جو ابو محمد یعنی عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا ہے کہ رشدین بن کریب راجح ہے اور بڑا ہے اور انہوں نے ابن عباس کو پایا ہے اور اسکو دیکھا ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں اور وہ دونوں منکر روایت کرتے ہیں

باب اس بیان میں کہ پانی میں پھونکنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے مالک بن انس سے انہوں نے ایوب سے وہ بیٹے ابن حبیب ہیں کہ سنا انہوں نے ابو المثنی جہنی سے کہ ذکر کرتے تھے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلعم نے پانی میں پھونکنے سے منع کیا ہے پس کہا ایک مرد نے برتن میں کوڑا کرکٹ دیکھتا ہوں میں فرمایا آپنے اسکو پھینک دے پھر کہا میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا فرمایا آپنے اسوقت اپنے منہ سے پیالہ جدا کر

هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفيان عن عبد الكريم الجزری عن عكرمة عن ابن عباس ان النبی صلی الله عليه وسلم
نهی ان يتنفس فی الاناء او ينفخ فيه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی كراهية التنفس فی الاناء **حدثنا** اسحق بن منصور ثنا
عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا هشام عن يحيی بن ابی كثير عن عبد الله بن ابی قتادة عن ابيه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا شرب
احدكم فلا يتنفس فی الاناء هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء فی اختناث الاسقية **حدثنا** قتيبة ثنا سفيان عن الزهری عن
عبيد الله بن عبد الله عن ابی سعيد رواية انه نهی عن اختناث الاسقية وفی الباب عن جابر وابن عباس وابی هريرة هذا
حديث حسن صحيح **باب** الرخصة فی ذلك **حدثنا** يحيی بن موسی ثنا عبد الرزاق ثنا عبد الله بن عمر عن عيسی بن عبد الله
بن انيس عن ابيه قال رأيت النبی صلی الله عليه وسلم قام الی قربة معلقة فخنثها ثم شرب من فيها وفی الباب عن ام سليم هذا حديث
ليس اسناده بصحيح وعبد الله بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمرؓ يضعف من قبل حفظه ولا ادری سمع من عيسی ام لا
حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفيان عن يزيد بن يزيد بن جابر عن عبد الرحمن بن ابی عمرة عن جدته كبشة قالت دخل علی رسول الله
صلی الله عليه وسلم فشرب من فی قربة معلقة قائما فقمت الی فيها فقطعته هذا حديث حسن صحيح غريب ويزيد
بن يزيد هو اخو عبد الرحمن بن يزيد بن جابر وهو اقدم منه موتا **باب** ما جاء ان الايمنين احق بالشرب **حدثنا**
الانصاری ثنا معن ثنا مالك عن ابن شهاب ح وثنا قتيبة عن مالك عن ابن شهاب عن انس بن مالك ان رسول الله
صلی الله عليه وسلم اتی بلبن قد شيب بماء وعن يمينه اعرابی وعن يساره ابو بكر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الايمن فالايمن
وفی الباب عن ابن عباس وسهل بن سعد وابن عمر وعبد الله بن بسر هذا حديث حسن صحيح

یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عبدالکریم جزری سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے
یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے کہ برتن میں سانس لیا جائے یا اُسمیں پھونکا جائے (شک راوی) یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب**
اس بیان میں کہ برتن میں سانس لینی مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث
کی ہم سے ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم میں سے پانی پیے تو چاہیے کہ برتن میں سانس نہ لے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مشکوں کو اوندھا کر کے پانی پینے کے بیان میں **حدیث**
کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُنہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اُنہوں نے ابی سعید سے روایت کرتا ہے یہ کہ آپ نے
مشکوں کو اوندھا کر کے پانی پینے سے منع کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ **باب** اس مسئلہ کی رخصت کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا
حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک
مشک کے پاس جو معلق تھی کھڑے ہوئے اور اسکو اوندھا کیا پھر آپ نے اسکے منہ سے پانی پیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم سے۔ اس
حدیث کی سند صحیح نہیں ہے۔ اور عبداللہ بن عمر حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا گیا ہے۔ اور میں نہیں جانتا کہ اُنہوں نے عیسیٰ سے سنا ہے یا نہیں **حدیث** کی ہم سے
ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے یزید بن یزید بن جابر سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن ابی عمرہ سے اُنہوں نے اپنی دادی کبشہ سے کہا اُنہوں نے میرے پاس
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور ایک مشک سے جو لٹکی ہوئی تھی کھڑے ہو کر پانی پینے کا ارادہ کیا سو میں اُسکے منہ کی طرف کھڑی ہوئی اور اسکو قطع کیا
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید وہ بھائی عبدالرحمن بن یزید بن جابر کا ہے اور وہ اُس سے پہلے مر گیا ہے **باب** اس بیان میں کہ داہنی طرف کے
لوگ زیادہ حقدار ہیں پانی پینے کے **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابن شہاب سے ح اور حدیث کی ہم سے
قتیبہ نے۔ مالک سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا کہ وہ پانی کے ساتھ ملایا ہوا
تھا اور آپ کے داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور آپ کے بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق۔ پس آپ نے پیا پھر اعرابی کو دیا اور فرمایا داہنی طرف والا اپنی
طرف والا لائق ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور سہل بن سعد اور ابن عمر اور عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سلہ اس میں ... ملہ پانی پیا کیونکہ ... زیادہ ... [illegible]

باب ما جاء ان ساقی القوم آخرهم شربا **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ثابت البنانی عن عبد الله بن رباح عن ابی قتادة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ساقی القوم آخرهم شربا وفی الباب عن ابن ابی اوفی هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ای الشراب كان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة قالت كان احب الشراب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الحلو البارد هكذا رواه غیر واحد عن ابن عیینة مثل هذا عن معمر عن الزهری عن عروة عن عائشة والصحیح ما روی الزهری عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا معمر ویونس عن الزهری ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل ای الشراب اطیب قال الحلو البارد وهكذا روی عبد الرزاق عن معمر عن الزهری عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا وهذا اصح من حدیث ابن عیینة بسم الله الرحمن الرحیم **ابواب** البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی بر الوالدین **حدثنا** بندار ثنا یحیی بن سعید ثنا بهز بن حكیم ثنی ابی عن جدی قال قلت یا رسول الله من ابر قال امك قال قلت ثم من قال امك قال قلت ثم من قال امك قال قلت ثم من قال ثم اباك ثم الاقرب فالاقرب وفی الباب عن ابی هریرة وعبد الله بن عمرو وعائشة وابی الدرداء وبهز بن حكیم هو ابن معاویة بن حیدة القشیری وهذا حدیث حسن وقد تكلم شعبة فی بهز بن حكیم وهو ثقة عند اهل الحدیث وروی عنه معمر وسفیان الثوری وحماد بن سلمة وغیر واحد من الائمة **باب** **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن المسعودی عن الولید بن العیزار عن ابی عمرو الشیبانی عن ابن مسعود قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ای الاعمال افضل

باب اس بیان میں کہ قوم کا پلانے والا سب سے آخر پیتے میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ثابت بنانی سے انہوں نے عبد اللہ بن رباح سے انہوں نے ابی قتادہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پلانے والا قوم کا سب سے آخر پیتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی اوفی سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کون پانی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھا **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے جو پانی کہ میٹھا ہو اور ٹھنڈا ہو حضرت کو بہت پیارا تھا ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے ابن عیینہ سے مثل اس کے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے اور صحیح وہ ہے جو زہری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے معمر اور یونس نے زہری سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کونسا پانی بہت اچھا ہے فرمایا آپ نے میٹھا سرد۔ ایسا ہی روایت کیا ہے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ اور یہ ابن عیینہ کی حدیث سے صحیح ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** بیان میں نکوئی اور صلہ کے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ **باب** والدین کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے میرے دادا سے کہا انہوں نے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ بہت نیکی کروں فرمایا آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ کہا انہوں نے میں نے کہا پھر اس کے کس کے ساتھ فرمایا آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ کہا انہوں نے میں نے کہا پھر اس کے کس کے ساتھ فرمایا آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ کہا انہوں نے میں نے کہا پھر اس کے کس کے ساتھ فرمایا آپ نے پھر اپنے باپ کے ساتھ پھر اس کے قریب پھر قریب کا لحاظ رکھ۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی الدرداء اور بہز بن حکیم سے اور وہ معاویہ بن حیدہ قشیری کا بیٹا ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ اور شعبہ نے بہز بن حکیم کے فن میں کلام کیا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔ اور روایت کیا ہے اس سے معمر اور سفیان ثوری اور حماد بن سلمہ نے اور کئی ایک نے اماموں (رضی اللہ عنہم) سے۔ **باب** **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے مسعودی سے انہوں نے ولید بن عیزار سے انہوں نے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے ابن مسعود سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلعم سے سوال کیا سو کہا میں نے یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے[۲]

---

[۱] سیوطی وغیرہ نے اس سے دلیل پکڑی ہے کہ والدہ کے والد سے تین حصے حق زائد ہیں اول باعتبار حمل کے دوسرے جننے کے تیسرے دودھ پلانے کے ... [illegible] ... ہو جاتی ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ تین بار آپ نے اس سبب سے فرمایا ہے کہ اکثر لوگ والدہ کی اطاعت کا لحاظ بسبب ضعف [illegible] کے ایک کا لحاظ کرتے ہیں [illegible] حقوق والدہ [illegible]

[۲] کہا طیبی نے اس حدیث کی بعض حدیثیں متعارض معلوم ہوتی ہیں اور امور لاتعداد میں ترجیح دی گئی ہے بعض حدیثوں میں ... [illegible] ... اللہ کے ساتھ ایمان لانا اور [illegible] اس کی راہ میں جہاد کرنا اور ابی سعید کی حدیث میں ہے کہ آنحضرت سے کسی نے سوال کیا کہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا آپ نے وہ مومن جو اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرے اور ... [illegible] ... حضرت نے جواب مختلف آدمیوں کی غرض کے دیئے بعض لوگوں کو حق میں نماز افضل تھی بعض کو جہاد بعض کو والدین کے ساتھ نیکی کرنی تھی ... [illegible]

قال الصلوٰة لميقاتها قلت ثم ماذا يا رسول الله قال بر الوالدين قال قلت ثم ماذا يا رسول الله قال الجهاد في سبيل الله ثم سكت عني
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولو استزدته لزادني هذا حديث حسن صحيح وقد رواه الشيباني وشعبة وغير واحد
عن الوليد بن العيزار وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابي عمرو الشيباني عن ابن مسعود وابو عمرو الشيباني
اسمه سعد بن اياس **باب الفضل في رضا الوالدين** حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفيان عن عطاء بن السائب عن ابي عبد الرحمن
السلمي عن ابي الدرداء قال ان رجلا اتاه فقال ان لي امرأة وان امي تامرني بطلاقها فقال ابو الدرداء سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول الوالد اوسط ابواب الجنة فاضع ذلك الباب او احفظه وربما قال سفيان ان امي وربما قال ابي هذا حديث صحيح
وابو عبد الرحمن السلمي اسمه عبد الله بن حبيب حدثنا ابو حفص عمرو بن علي ثنا خالد بن الحارث عن شعبة عن يعلى بن عطاء
عن ابيه عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رضا الرب في رضا الوالد وسخط الرب في سخط الوالد حدثنا
محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو نحوه ولم يرفعه وهذا اصح وهكذا
روى اصحاب شعبة عن شعبة عن يعلى بن عطاء عن ابيه عن عبد الله بن عمرو موقوفا ولا نعلم احدا رفعه غير خالد بن الحارث
عن شعبة وخالد بن الحارث ثقة مامون سمعت محمد بن المثنى يقول ما رأيت بالبصرة مثل خالد بن الحارث ولا بالكوفة مثل
عبد الله بن ادريس وفي الباب عن ابن مسعود **باب ما جاء في عقوق الوالدين** حدثنا حميد بن مسعدة ثنا بشر بن المفضل
ثنا الجريري عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا احدثكم باكبر الكبائر قالوا بلى يا رسول الله
قال الاشراك بالله وعقوق الوالدين قال وجلس وكان متكئا قال وشهادة الزور او قول الزور فما زال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقولها حتى قلنا ليته سكت وفي الباب عن ابي سعيد هذا حديث حسن صحيح

فرمایا آپ نے اپنے وقت میں نماز کا پڑھنا میں نے کہا بعد اسکے کونسا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے والدین کے ساتھ نکوئی کرنی کہا اُسنے میں نے کہا
بعد اسکے کونسا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا پھر آپ میری طرف سے خاموش ہوگئے اور اگر میں زیادہ پوچھتا تو زیادہ
فرماتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو شیبانی اور شعبہ اور کئی ایکنے ولید بن عیزار سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی طریق سے بواسطہ
ابو عمرو شیبانی کے ابن مسعود سے۔ اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ **باب** والدین کی رضا کی فضیلت کے بیان میں حدیث کی ہمسے
ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عطاء بن سائب سے اُنہوں نے ابی عبدالرحمن سلمی سے اُنہوں نے ابی الدرداء سے کہا اُسنے ایک مرد اُنکے
پاس آیا اور کہنے لگا میری ایک عورت ہے اور میری والدہ مجھے اسکے طلاق دیدینے کا حکم کرتی ہے پس کہا ابو الدرداء نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے والد جنت کے دروازوں سے بہتر دروازہ ہے سو تو اس دروازے کو ضائع کر یا اسکو نگاہ رکھ اور کبھی کہا سفیان نے
میری والدہ (مجھے اُسکے چھوڑنے کا حکم کرتی ہے) اور کبھی کہا اُسنے میرا باپ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عبدالرحمن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔ حدیث
کی ہمسے ابو حفص لیعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن حارث نے شعبہ سے اُنہوں نے یعلی بن عطاء سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ
بن عمرو سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کا غصہ والد کے غصہ میں ہے حدیث
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یعلی بن عطاء سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن عمرو
سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ صحیح ہے اور ایسا ہی موقوف روایت کی ہے شعبہ کے شاگردوں نے شعبہ سے اُسنے یعلی بن عطاء سے اُنہوں نے اپنے
باپ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو سے۔ اور نہیں جانتے ہم کہ سوائے خالد بن حارث کے شعبہ سے اور کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو اور خالد بن حارث ثقہ مامون ہیں سنا میں نے محمد
بن مثنیٰ سے سنا ہو کہتے تھے میں نے بصرہ میں کوئی شخص مثل خالد بن حارث کے نہیں دیکھا اور نہ کوفہ میں مثل عبداللہ بن ادریس کے اور اس باب میں روایت ہے
ابن مسعود سے۔ **باب** والدین کی نافرمانی کے بیان میں حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے کہا حدیث کی ہمسے جریری
نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کیا میں تمکو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں کہا اُنہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ
فرمایا آپ نے اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنی کہا راوی نے اور آپ بیٹھ گئے حالانکہ تکیہ لگائے ہوئے تھے فرمایا آپ نے اور جھوٹی گواہی دینی یا فرمایا
جھوٹی بات کرنی (شک ہے راوی کو) پھر ہمیشہ دیر تک آنحضرت اسکو کہتے رہے یہانتک کہ ہم کہنے لگے کاشکے آپ چپ کر رہیں اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

وابو بکرة اسمه نفیع حدثنا قتیبة ثنا اللیث بن سعد عن ابن الهاد عن سعد بن ابراهیم عن حمید بن عبد الرحمن عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من الکبائر ان یشتم الرجل والدیه قالوا یا رسول الله وهل یشتم الرجل والدیه قال نعم یسب ابا الرجل فیسب اباه ویشتم امه فیشتم امه هذا حدیث صحیح **باب** فی اکرام صدیق الوالد **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارک ثنا حیوة بن شریح ثنا الولید بن ابی الولید عن عبد الله بن دینار عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول ان ابر البر ان یصل الرجل اهل ود ابیه وفی الباب عن ابی اسید هذا حدیث اسناده صحیح وقد روی هذا الحدیث عن ابن عمر من غیر وجه **باب** فی بر الخالة **حدثنا** سفیان بن وکیع ثنا ابی عن اسرائیل ح ثنا محمد بن احمد وهو ابن مدویه ثنا عبید الله بن موسی عن اسرائیل واللفظ لحدیث عبید الله عن ابی اسحاق الهمدانی عن البراء بن عازب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الخالة بمنزلة الام وفی الحدیث قصة طویلة هذا حدیث صحیح **حدثنا** ابو کریب ثنا ابو معویة عن محمد بن سوقة عن ابی بکر بن حفص عن ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی اصبت ذنبا عظیما فهل لی من توبة قال هل لك من ام قال لا قال هل لك من خالة قال نعم قال فبرها وفی الباب عن علی **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان بن عیینة عن محمد بن سوقة عن ابی بکر بن حفص عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ولم یذکر فیه عن ابن عمر وهذا اصح من حدیث ابی معویة وابو بکر بن حفص هو ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص **باب** ما جاء فی دعاء الوالدین **حدثنا** علی بن حجر ثنا اسمعیل بن ابراهیم عن هشام الدستوائی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی جعفر عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شك فیهن دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالد علی ولده

اور ابو بکرہ کا نام نفیع ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے ابن الہاد سے اُنہنے سعد بن ابراہیم سے اُنہنے حمید بن عبد الرحمن سے اُنہنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں سے ہے یہ کہ مرد اپنے والدین کو گالی دے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا کوئی آدمی اپنے والدین کو گالیں دیتا ہے فرمایا آپ نے ہاں کسی اور مرد کے باپ کو گالیں دیتا ہے سو وہ اسکے باپ کو گالیں دیتا ہے اور اسکی ماں کو گالیں دیتا ہے سو وہ اسکی ماں کو گالیں دیتا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** والد کے دوست کی تعظیم کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن ابی ولید نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہنے ابن عمر سے کہا اُنہنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بہت بڑی نیکی ہے یہ کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے وصل کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی اسید سے۔ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔ اور یہ حدیث کئی طرح سے ابن عمر سے مروی ہے۔ **باب** خالہ کے ساتھ نیکی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے اسرائیل سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن احمد نے اور وہ ابن مدویہ ہے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے اور لفظ عبید اللہ کی حدیث کے ہیں اُنہنے روایت کی ابی اسحاق ہمدانی سے اُنہنے براء بن عازب سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے خالہ والدہ کے مرتبہ میں ہے اور اس حدیث میں لمبا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے محمد بن سوقہ سے اُنہنے ابو بکر بن حفص سے اُنہنے ابن عمر سے کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں کیا میرے لیے توبہ ممکن ہے فرمایا آپنے کیا تیری کوئی والدہ ہے کہا اُسنے کہ نہیں فرمایا آپ نے کیا تیری کوئی خالہ ہے کہا اُسنے ہاں فرمایا آپنے بس اُسکے ساتھ نیکی کر۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے محمد بن سوقہ سے اُنہنے ابی بکر بن حفص سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اُنہنے اسمیں ابن عمر کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہ ابی معاویہ کی حدیث سے صحیح ہے۔ اور ابو بکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہے۔ **باب** والدین کی دعا کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ہشام دستوائی سے اُنہنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہنے ابی جعفر سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں قبول ہوتی ہیں اُنمیں شک نہیں ہے ایک تو دعا مظلوم کی اور دوسری دعا مسافر کی۔ اور تیسری دعا والد کی اپنے ولد پر یعنی بد دعا جسکی۔

ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً گالی دینا ... [illegible]

وقد روی الحجاج الصواف ھذا الحدیث عن یحیی بن ابی کثیر نحو حدیث ھشام وابو جعفر الذی روی عن ابی ھریرۃ یقال لہ ابو جعفر المؤذن ولا نعرف اسمہ وقد روی عنہ یحیی بن ابی کثیر غیر حدیث **باب ما جاء فی حق الوالدین** حدثنا احمد بن محمد بن موسی انا جریر عن سھیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی ولد والدا الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ ھذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث سھیل بن ابی صالح وقد روی سفیان الثوری وغیر واحد عن سھیل ھذا الحدیث **باب ما جاء فی قطیعۃ الرحم** حدثنا ابن ابی عمر وسعید بن عبد الرحمن المخزومی قالا ثنا سفیان بن عیینۃ عن الزھری عن ابی سلمۃ قال اشتکی ابو الدرداء فعادہ عبد الرحمن بن عوف فقال خیرھم واوصلھم ما علمت ابو محمد فقال عبد الرحمن سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تبارک وتعالی انا اللہ وانا الرحمن خلقت الرحم وشققت لھا من اسمی فمن وصلھا وصلتہ ومن قطعھا بتتہ وفی الباب عن ابی سعید وابن ابی اوفی وعامر بن ربیعۃ وابی ھریرۃ وجبیر بن مطعم حدیث سفیان عن الزھری حدیث صحیح وروی معمر عن الزھری ھذا الحدیث عن ابی سلمۃ عن رداد اللیثی عن عبد الرحمن بن عوف ومعمر کذا یقول قال محمد وحدیث معمر خطأ **باب ما جاء فی صلۃ الرحم** حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان ثنا بشیر ابو اسمعیل وفطر بن خلیفۃ عن مجاھد عن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس الواصل بالمکافی ولکن الواصل الذی اذا انقطعت رحمہ وصلھا ھذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن سلمان وعائشۃ حدثنا ابن ابی عمر ونصر بن علی وسعید بن عبد الرحمن المخزومی قالوا ثنا سفیان عن الزھری عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع

اور روایت کیا ہی حجاج بن صواف نے اس حدیث کو یحیی بن ابی کثیر سے مثل حدیث ہشام کے۔ اور وہ ابو جعفر کہ جنھے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی ابو جعفر مؤذن کہا جاتا ہی اور ہم اسکا نام نہیں جانتے اور کئی حدیثیں یحیی بن ابی کثیر نے اس سے روایت کی ہیں۔ **باب** والدین کے حق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے سہیل بن ابی صالح سے اُنھے اپنے باپ سے اُنھے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی سوائے اسکے کہ اسکو غلام پاوے تو اسکو خرید کر آزاد کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سہیل بن ابی صالح سے۔ اور یہ حدیث سفیان ثوری اور کئی ایک نے سہیل سے روایت کی ہی **باب** رحم کے قطع کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے کہا اُسنے ابو الدرداء بیمار ہوئے پس عبد الرحمن بن عوف اُنکی بیمار پرسی کو آیا اور کہنے لگا سب لوگوں سے بہتر اور زیادہ وصل کرنیوالا جہانتک میں جانتا ہوں ابو محمد ہیں یعنی عبد الرحمن بن عوف ہی پس کہا عبد الرحمن نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے فرمایا ہی اللہ تبارک وتعالے نے میں اللہ ہوں اور میں رحمن ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہی اور اسکا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہی[1] سو جو کوئی اس سے وصل کریگا میں اس سے وصل کرونگا اور جو کوئی اس سے قطع کریگا میں اُس سے قطع کرونگا۔ اور اس باب میں روایت ہی ابی سعید اور ابن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم سے رضی اللہ عنہم حدیث سفیان ثوری کی جو زہری سے ہی حدیث صحیح ہی۔ اور روایت کی ہی معمر نے یہ حدیث زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے رداد لیثی سے اُسنے عبد الرحمن بن عوف سے اور معمر اسیطرح کہتا ہی۔ کہا محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہی۔ **باب** صلہ رحمی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے بشیر یعنے ابو اسمعیل نے اور فطر بن خلیفہ نے دونوں نے مجاہد سے اُسنے عبد اللہ بن عمرو سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے واصل وہ نہیں جو احسان کا بدلہ دے لیکن واصل وہ شخص ہی کہ جب اسکا رحم منقطع ہو جاوے تو اس سے وصل کرے یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور اس باب میں روایت ہی سلمان اور عائشہ سے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور نصر بن علی اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا تینوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت[2] میں قطع کرنے والا داخل نہیں ہوگا

[1] یعنے رحم کا لفظ مشتق رحمن سے ہی گویا رحم رحمن کے ساتھ متصل ہی سو جو کوئی اپنے عزیزوں سے قطع رحمی کریگا وہ اللہ کی رحمت سے دور ہوگا۔ [2] مراد قطع کرنے والے سے

جنت میں مراد دخول اولی ہی مراد اس سے وہ شخص ہی جو قطع رحم کو حلال جانتا ہو

قال ابن ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی حب الولد **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن ابراهيم بن ميسرة قال سمعت ابن ابی سوید يقول سمعت عمر بن عبد العزيز يقول زعمت المرأة الصالحة خولة بنت حكيم قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم وهو محتضن احد ابنی ابنته وهو يقول انكم لتبخلون وتجبنون وتجهلون وانكم لمن ريحان الله وفی الباب عن ابن عمر والاشعث بن قيس حديث ابن عيينة عن ابراهيم بن ميسرة لانعرفه الا من حديثه ولا يعرف لعمر بن عبد العزيز سماعا من خولة **باب** ماجاء فی رحمة الولد **حدثنا** ابن ابی عمر وسعيد بن عبد الرحمن قالا نا سفيان عن الزهری عن ابی سلمة عن ابی هريرة قال ابصر الاقرع بن حابس النبی صلى الله عليه وسلم وهو يقبل الحسن وقال ابن ابی عمر الحسن والحسين فقال ان لی من الولد عشرة ما قبلت احدا منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه من لا يرحم لا يرحم وفی الباب عن انس وعائشة وابو سلمة بن عبد الرحمن اسمه عبد الله بن عبد الرحمن هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء فی النفقة على البنات **حدثنا** احمد بن محمد نا عبد الله بن المبارك نا ابن عيينة عن سهيل بن ابی صالح عن ايوب بن بشير عن سعيد الاعشى عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كانت له ثلاث بنات او ثلاث اخوات او ابنتان او اختان فاحسن صحبتهن واتقى الله فيهن فله الجنة **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابی صالح عن سعيد بن عبد الرحمن عن ابی سعيد الخدری ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يكون لاحدكم ثلاث بنات او ثلاث اخوات فيحسن اليهن الا دخل الجنة وفی الباب عن عائشة وعقبة بن عامر وانس وجابر وابن عباس وابو سعيد الخدری اسمه سعد بن مالك بن سنان وسعد بن ابی وقاص هو سعد بن مالك بن وهيب وقد زادوا فی هذا الاسناد رجلا **حدثنا** العلاء بن مسلمة

کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان نے یعنی رحم کا قطع کرنے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اولاد کی محبت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابراہیم بن میسرہ سے کہا سنا میں نے ابن ابی سوید سے کہتا تھا سنا میں نے عمر بن عبد العزیز سے کہ کہتے تھے میں گمان کرتا ہوں کہ نیکبخت عورت نے جو حکیم کی بیٹی خولہ ہیں کہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے اس حالت میں کہ اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو گود میں لیے ہوئے تھے اور یہ کہتے تھے تم ہی بخل اور جبن اور جہل پر برانگیختہ کرتے اور تم ہی اللہ تعالے کی ریحان ہو اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی عمر اور اشعث بن قیس سے۔ حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور عمر بن عبد العزیز کا سماع خولہ سے نہیں جانتے۔ **باب** اولاد کے ساتھ رحمت کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے اقرع ابن حابس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو امام حسن کا منہ چومتے ہوئے دیکھا۔ اور کہا ابن ابی عمر نے امام حسن یا امام حسین کا۔ پس انہوں نے کہا میرے دس بچے ہیں میں نے نہیں ہے کسی کا کبھی منہ نہیں چوما پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ جو کوئی رحم نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جاتا۔ اور اس باب میں ان انس اور عائشہ سے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** بیٹیوں پر خرچ کرنے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے ابن عیینہ نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے ایوب بن بشیر سے انہوں نے سعید اعشی سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں اور انکے ساتھ اچھی طرح احسان کرے اور انکے حقوق میں اللہ تعالے سے خوف کرے تو اسکے لیے جنت ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے سعید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کے پاس تم میں سے تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ انکے ساتھ احسان کرے تو جنت میں داخل ہو گا۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعد جو ابی وقاص ہیں وہ سعد بن مالک بن وہیب ہیں۔ انہوں نے اسناد میں ایک آدمی زیادہ کیا ہے **حدیث** کی ہم سے علاء بن مسلمہ

[illegible] احسان میں اختلاف ہے کہا بعض نے مراد اس سے نفقہ واجب ہے [illegible]
[illegible] مراد وہی ہے جو شرع کے موافق ہو اور کہا شیخ ابن حجر نے ثواب مذکور تب حاصل ہو [illegible] کے نکاح یا موت تک مداومت کرے

ثنا عبد المجيد بن عبد العزيز عن معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابتلي بشيء من
البنات فصبر عليهن كن له حجابا من النار هذا حديث حسن **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا معمر عن ابن شهاب
ثنا عبد الله بن ابي بكر بن حزم عن عروة عن عائشة قالت دخلت امرأة معها ابنتان لها فسألت فلم تجد عندي شيئا غير تمرة فاعطيتها
اياها فقسمتها بين ابنتيها ولم تأكل منها ثم قامت فخرجت ودخل النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال النبي صلى الله عليه
وسلم من ابتلي بشيء من هذه البنات كن له سترا من النار هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن وزير الواسطي ثنا محمد بن
عبيد ثنا محمد بن عبد العزيز الراسبي عن ابي بكر بن عبيد الله بن انس بن مالك عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من عال جاريتين دخلت انا وهو الجنة كهاتين واشار باصبعيه هذا حديث حسن غريب وقد روى محمد بن عبيد
عن محمد بن عبد العزيز غير حديث بهذا الاسناد وقال عن ابي بكر بن عبيد الله بن انس والصحيح هو عبيد الله بن ابي بكر بن انس
باب ما جاء في رحمة اليتيم **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقاني ثنا المعتمر بن سليمان قال سمعت ابي يحدث عن حنش عن
عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من قبض يتيما من بين المسلمين الى طعامه وشرابه ادخله الله الجنة البتة
الا ان يعمل ذنبا لا يغفر وفي الباب عن مرة الفهري وابي هريرة وابي امامة وسهل بن سعد وحنش هو حسين بن قيس وهو ابو علي الرحبي
وسليمان التيمي يقول حنش وهو ضعيف عند اهل الحديث **حدثنا** عبد الله بن عمران ابو القاسم المكي القرشي ثنا عبد العزيز
بن ابي حازم عن ابيه عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وكافل اليتيم في الجنة كهاتين واشار
باصبعيه يعني السبابة والوسطى هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في رحمة الصبيان **حدثنا** محمد بن مرزوق البصري
ثنا عبيد بن واقد عن زربي قال سمعت انس بن مالك

کہا حدیث کی ہمسے عبد المجید بن عبد العزیز نے معمر سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا جاوے پھر وہ اُن پر صبر کرے تو وہ اُسکے لئے آگ سے پردہ ہوتی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے ابن شہاب سے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ
سے کہا اُنہوں نے ایک عورت آئی اُسکے ساتھ اُسکی دو بیٹیاں تھیں سو اُسنے سوال کیا سو اُسنے میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نہ پایا دی میں نے اُسکو وہی پھر
اُسنے اُس کھجور کو اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اُس سے نہ کھایا پھر وہ کھڑی ہوئی اور نکل گئی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے سو میں نے
آپ سے خبر کی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص بیٹیوں کے ساتھ آزمایا جاوے تو وہ اسکے لیے آگ سے پردہ ہونگی یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہمسے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبد العزیز راسبی نے ابی بکر بن عبید اللہ بن انس
بن مالک سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے دو لڑکیوں کی خدمت کی تو میں اور وہ جنت
میں ان دو کی طرح داخل ہونگے اور آپ نے اشارت دو اُنگلیوں کی طرف کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز
سے سوائے اس حدیث کے ساتھ اس اسناد کے روایت کی ہے۔ اور کہا اُنہوں نے یہ روایت ہے ابی بکر بن عبید اللہ بن انس سے اور صحیح عبید اللہ
بن ابی بکر بن انس ہے **باب** یتیم پر رحمت کرنے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان
نے کہا میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ حدیث کرتا تھا حنش سے اُسنے روایت کی عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی شخص مسلمانوں میں سے کسی یتیم کو اُسکے کھانے اور پینے کو پکڑے تو ضرور اللہ تعالےٰ اُسکو جنت میں داخل کریگا مگر کوئی ایسا
گناہ کرے کہ جسکی بخشش نہ ہوسکے اور اس باب میں روایت ہے مرہ فہری سے اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہل بن سعد اور حنش سے اور یہ
حسین بن قیس ہے اور وہ ابو علی رحبی ہے۔ اور سلیمان تیمی حنش کہتا ہے اور وہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن
عمران بیٹے ابو القاسم مکی قریشی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ابی حازم نے اپنے باپ سے اُنہوں نے سہل بن سعد سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے میں اور یتیم کا ضامن جنت میں مثل ان دو کے ہیں اور آپ نے دو انگلیوں کی طرف یعنی سبابہ اور وسطیٰ کی طرف اشارت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے
باب لڑکوں پر رحمت کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مرزوق بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبید بن واقد نے زربی سے کہا اُسنے سنا میں نے انس بن مالک سے

يقول جاء شيخ يريد النبي صلى الله عليه وسلم فابطأ القوم عنه ان يوسعوا له فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابي هريرة وابن عباس وابي امامة هذا حديث غريب وزربي له احاديث مناكير عن انس بن مالك وغيره **حدثنا** ابوبكر محمد بن ابان نا محمد بن فضيل عن محمد بن اسحق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويعرف شرف كبيرنا **حدثنا** ابوبكر محمد بن ابان نا يزيد بن هارون عن شريك عن ليث عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويوقر كبيرنا ويأمر بالمعروف وينه عن المنكر هذا حديث غريب وحديث محمد بن اسحق عن عمرو بن شعيب حديث حسن صحيح وقد روي عن عبد الله بن عمرو من غير هذا الوجه ايضا قال بعض اهل العلم معنى قول النبي صلى الله عليه وسلم ليس منا يقول ليس من سنتنا يقول ليس من ادبنا وقال علي بن المديني قال يحيى بن سعيد كان سفيان الثوري ينكر هذا التفسير ليس منا ليس مثلنا

باب ما جاء في رحمة الناس

حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابي خالد نا قيس بن ابي حازم نا جرير بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يرحم الناس لا يرحمه الله هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وابي سعيد وابن عمر وابي هريرة وعبد الله بن عمرو **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابوداود نا شعبة قال كتب به الي منصور وقرأته عليه سمع ابا عثمن مولى المغيرة بن شعبة عن ابي هريرة قال سمعت ابا القاسم صلى الله عليه وسلم يقول لا تنزع الرحمة الا من شقي هذا حديث حسن وابو عثمن الذي روى عن ابي هريرة لا نعرف اسمه ويقال هو والد موسى بن ابي عثمن الذي روى عنه ابو الزناد

کہتا تھا ایک بوڑھا آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور لوگوں نے اسکے واسطے مکان فراخ کرنے میں دیر لگائی تب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص ہمسے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے[1]۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور زربی انس بن مالک وغیرہ سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے محمد بن اسحاق سے اُنھوں نے عمرو بن شعیب سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے دادا سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے ہمسے وہ شخص جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے۔ اور ہمارے بڑے کی شرافت نہ پہچانے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے شریک سے اُنھوں نے لیث سے اُنھوں نے عکرمہ سے اُنھوں نے ابن عباس سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے ہمسے وہ شخص جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے اور امر بالمعروف نہ کرے اور بُرے کاموں سے منع نہ کرے۔ یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے ہے حدیث حسن صحیح ہے۔ اور عبداللہ ابن عمرو سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ کہا بعض اہل علم نے معنے قول نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسے نہیں ہے یہ ہیں کہ ہمارے طریق سے نہیں یعنے ہمارے آداب سے نہیں۔ کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے سفیان ثوری اس تفسیر کا انکار کرتا تھا نہیں ہمسے یعنی ہماری طرح میں[2]

باب لوگوں سا تھ رحم کرنے کے بیان میں۔

حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہمسے قیس بن ابی حازم نے کہا حدیث کی مجھے جریر بن عبداللہ نے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالے اُس پر رحم نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداود نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا اُنھوں نے منصور نے یہ حدیث میری طرف لکھی اور میں نے اسکو اُنپر پڑھا سُنا اُنھوں نے ابو عثمان سے جو مغیرہ بن شعبہ کا مولے ہے اُنھوں نے روایت کی ابی ہریرہ سے کہا اُنھوں نے میں نے ابا القاسم صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے نہیں دور کیجاتی رحمت مگر بدبخت سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ ابو عثمان کہ جنھوں نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے ہم اسکا نام نہیں جانتے کہا گیا ہے کہ وہ موسی بن ابی عثمان کا والد ہے کہ جس سے ابوالزناد نے روایت کی ہے۔

---

[1] یعنے ہمسے نہیں وہ شخص جو بڑا ہو کر ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور چھوٹا ہو کر ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے ۱۲ [2] اسکی یہ غرض تھی کہ اسے ایک خاص معنے مقرر کر دینے بہتر نہیں بلکہ اسکو عام ہی رہنا چاہیے تاکہ ہر ایک کے دل پر اچھی طرح سے اثر کرے اگر تفسیر اسکی ایک خاص مقرر کیجاوے تو ایسے کلام کرنے سے دلیر ہو جاتے ہیں ۱۲

وقد روى ابو الزناد عن موسى بن ابي عثمن عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم غير حديث **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابي قابوس عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الراحمون يرحمهم الرحمن ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء الرحم شجنة من الرحمن فمن وصلها وصله الله ومن قطعها قطعه الله هذا حديث حسن صحيح **باب** في النصيحة **حدثنا** بندار ثنا صفوان بن عيسى عن محمد بن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدين النصيحة ثلاث مرار قالوا يا رسول الله لمن قال لله ولكتابه ولائمة المسلمين وعامتهم هذا حديث حسن وفي الباب عن ابن عمر وتميم الداري وجرير وحكيم بن ابي يزيد عن ابيه وثوبان **حدثنا** محمد بن بشار ثنا يحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن جرير بن عبد الله قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على اقام الصلوة وايتاء الزكوة والنصح لكل مسلم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في شفقة المسلم على المسلم **حدثنا** عبيد بن اسباط بن محمد القرشي ثنا ابي عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم اخو المسلم لا يخونه ولا يكذبه ولا يخذله كل المسلم على المسلم حرام عرضه وماله ودمه التقوى ههنا بحسب امرء من الشر ان يحقر اخاه المسلم هذا حديث حسن غريب **حدثنا** الحسن بن علي الخلال وغير واحد قالوا ثنا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله بن ابي بردة عن جده ابي بردة عن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا هذا حديث صحيح وفي الباب عن علي وابي ايوب **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك ثنا يحيى بن عبيد الله عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور روایت کی ہے ابو الزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے کہ اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے ابو ہریرہ سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُنہنے ابی قابوس سے اُنہنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرنے والوں پر اللہ رحمت کرتا ہے رحمت کرو اُنپر جو زمین میں ہیں تم پر رحمت کریگا وہ جو آسمان میں ہے رحم جسیم ورقت اٰنکی ہیں یعنے مشتق ہے رحمن سے سو جو کوئی اس سے وصل کریگا اللہ تعالےٰ اس سے وصل کریگا اور جو کوئی اس سے قطع کریگا اللہ تعالیٰ اُس سے قطع کریگا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** خیرخواہی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے صفوان بن عیسیٰ نے محمد بن عجلان سے اُنہنے قعقاع بن حکیم سے اُنہنے ابی صالح سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دین خیرخواہی ہے تین بار فرمایا کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کسکے لیے خیرخواہی ہے فرمایا آپ نے واسطے اللہ کے اور اُسکی کتاب کے اور اُسکے رسول کے اور مسلمانوں کے اماموں کے اور واسطے عام لوگوں کے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور تمیم داری اور جریر اور حکیم ابن ابی یزید سے جو راوی ہیں اپنے باپ سے اور ثوبان سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُنہنے قیس بن ابی حازم سے اُنہنے جریر بن عبداللہ سے کہا اُنہنے بیعت کی میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیرخواہی کرنے پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** شفقت کرنے مسلمان کی مسلمان پر **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے ہشام بن سعد سے اُنہنے زید بن اسلم سے اُنہنے ابی صالح سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان بھائی مسلمان کا ہے چاہیے کہ خیانت اُسکی نہ کرے اور نہ اُسکی تکذیب کرے اور نہ اُسکو خوار کرے ہر ایک مسلمان کی مسلمان پر حرام ہے یعنے عزت اُسکی اور مال اُسکا اور خون اُسکا۔ تقویٰ یہاں ہے یعنے دل میں۔ آدمی کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کی حقارت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی خلال اور کئی ایک نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے برید ابن عبداللہ ابن ابی بردہ سے اُنہنے اپنے دادا ابی بردہ سے اُنہنے ابی موسیٰ اشعری سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے حق میں مثل دیوار کے ہے بعض کو بعض سے تقویت ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی ایوب سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن عبیداللہ نے اپنے باپ سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سلہ اللہ تعالیٰ کی خیرخواہی یہ ہے کہ اسکی وحدانیت میں اعتقاد درست کرنا اور اسکی عبادت کے لیے خلوص نیت رکھنا اور کتاب کی خیرخواہی اسکی تصدیق کرنی اور ... عمل کرنا اور رسول کی ... اُسکے حق میں ... اطاعت کرنی اور ائمہ کی ... اور عام مسلمانوں کی خیرخواہی ... سلہ یعنی تقویٰ دل ... نہیں ... چاہیے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان حقیر ...

ان احدکم مرآۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمطہ عنہ ویحیی بن عبیداللہ ضعفہ شعبۃ وفی الباب عن انس **باب** ماجاء فی الستر علی المسلمین **حدثنا** عبید بن اسباط القرشی نا ابی نا الاعمش قال حدثت عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نفس عن مسلم کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر فی الدنیا یسر اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ ومن ستر علی مسلم سترہ اللہ علیہ فی الدنیا والاخرۃ واللہ فی عون العبد ماکان العبد فی عون اخیہ وفی الباب عن ابن عمر وعقبۃ بن عامر ھذا حدیث حسن وقد روی ابوعوانۃ وغیر واحد ھذا الحدیث عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ ولم یذکروا فیہ حدثت عن ابی صالح **باب** ماجاء فی الذب عن المسلم **حدثنا** احمد بن محمد نا عبداللہ عن ابی بکر النھشلی عن مرزوق ابی بکر التیمی عن ام الدرداء عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رد عن عرض اخیہ رد اللہ عن وجھہ النار یوم القیمۃ وفی الباب عن اسماء بنت یزید ھذا حدیث حسن **باب** ماجاء فی کراھیۃ الھجرۃ **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان نا الزھری ح وثنا سعید بن عبدالرحمن نا سفیان عن الزھری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایحل للمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث یلتقیان فیصد ھذا ویصد ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام وفی الباب عن عبداللہ بن مسعود وانس وابی ھریرۃ وھشام بن عامر وابی ھند الداری ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی مواساۃ الاخ **حدثنا** احمد بن منیع نا اسمعیل بن ابراھیم نا حمید عن انس قال لما قدم عبدالرحمن بن عوف المدینۃ اخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینہ وبین سعد بن الربیع فقال لہ ھلم اقاسمک مالی نصفین ولی امرأتان فاطلق احدٰھما فاذا انقضت عدتھا فتزوجھا

بیشک ہر ایک تم میں سے اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے سو اگر اسکے ساتھ کوئی برائی دیکھے تو چاہیے کہ اسکو اس سے دور کرے۔ اور یحیی بن عبیداللہ کو شعبہ نے ضعیف کہا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے **باب** مسلمانوں کی عیب پوشی کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے کہا مجھے حدیث ملی ہے ابی صالح سے انہنے روایت کی ابی ہریرہ سے انہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی کسی مسلمان سے دنیا کی سختیوں سے کوئی سختی دور کرے تو اللہ تعالی اس سے قیامت کی سختیوں سے سختی دور کریگا اور جو کوئی محتاج قرضدار پر دنیا میں آسانی کریگا تو خدا اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا۔ اور جو کوئی مسلمان کی عیب پوشی کریگا تو اللہ تعالی اسکی دنیا اور آخرت میں عیب پوشی کریگا اور اللہ تعالی بندے کی مدد پر ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد پر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے ابو عوانہ وغیرہ نے اس حدیث کو اعمش سے انہنے ابی صالح سے انہنے ابی ہریرہ سے انہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور انہوں نے اس روایت میں یہ ذکر نہیں کیا کہ مجھے حدیث ملی ہے ابی صالح سے **باب** مسلمان سے غیبت دفع کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ نے ابی بکر نہشلی سے انہنے مرزوق بیٹے ابی بکر تیمی سے انہنے ام الدرداء سے انہنے ابی الدرداء سے انہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے بھائی کی عزت سے کسی شخص کو روکے اللہ تعالی اسکے منہ سے قیامت کے دن آگ کو روکے گا۔ اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت یزید سے یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ ملاقات کا چھوڑنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے اور حدیث کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے انہنے عطاء بن یزید لیثی سے انہنے ابی ایوب انصاری سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال نہیں کسی مرد کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات چھوڑنا تین رات سے زیادہ اس حالت میں کہ وہ دونوں آپس میں ملاقات کریں اور وہ بھی اس سے منہ پھیرے اور یہ بھی اس سے منہ پھیرے۔ اور بہتر ان دونوں سے وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند داری سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بھائی کے ساتھ سلوک کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے حمید نے انس سے کہا انہے جب عبدالرحمن بن عوف مدینہ میں آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان انکے اور سعد بن ربیع کے اخوت بنادی پس کہا سعد نے آئیے کہ میں آپکو اپنا نصف مال تقسیم کر دوں اور میری دو عورتیں ہیں سو میں ایک کو طلاق دیتا ہوں سو جب اسکی عدت گذر جاوے تو آپ اس سے نکاح کر لیجئے

ف یعنی اگر معاملہ دنیا وی میں کسی مسلمان سے رنج ہو تو ہے تین روز [illegible] ملاقات اور سلام [illegible] حلال نہیں [illegible]
[illegible]

فقال بارك الله لك في اهلك ومالك دلوني على السوق فدلوه على السوق فما رجع يومئذ الا ومعه شیٔ من اقط وسمن قد استفضله فراٰه رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك وعليه وضر من صفرة فقال مهيم فقال تزوجت امرأة من الانصار قال فما اصدقتها قال نواة قال حميد او قال وزن نواة من ذهب فقال اولم ولو بشاة هذا حديث حسن صحيح وقال احمد بن حنبل وزن نواة من ذهب وزن ثلثة دراهم وثلث وقال اسحٰق وزن نواة من ذهب وزن خمسة دراهم اخبرني بذلك اسحٰق بن منصور عن احمد بن حنبل واسحٰق **باب ما جاء في الغيبة** **حدثنا** قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمٰن عن ابيه عن ابي هريرة قال قيل يا رسول الله ما الغيبة قال ذكرك اخاك بما يكره قال ارأيت ان كان فيه ما اقول قال ان كان فيه ما تقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه ما تقول فقد بهته وفي الباب عن ابي برزة وابن عمر وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء في الحسد** **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار العطار وسعيد بن عبد الرحمٰن قالا ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا عباد الله اخوانا ولا يحل للمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلث هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابي بكر الصديق والزبير بن العوام وابن عمر وابن مسعود وابي هريرة **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان ثنا الزهري عن سالم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد الا في اثنتين رجل اٰتاه الله مالا فهو ينفق منه اٰناء الليل واٰناء النهار ورجل اٰتاه الله القراٰن فهو يقوم به اٰناء الليل واٰناء النهار

پس کہا اُنھوں نے اللہ تعالیٰ تجھے تیرے اہل اور مال میں برکت دے بتلا مجھے بازار کا راستہ دکھلا دو پس اُنھوں نے اسکو بازار کا راستہ بتا دیا سو نہ وہ پس آئے مگر اس حالت میں کہ اُنکے ساتھ پنیر اور گھی تھا پہلے سے اسکو زیادہ کرلایا پھر اسکو بعد چند روز کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اس حالت میں کہ اُنپر زردی کے نشان تھے پس فرمایا آپ نے یہ کیا حال ہو کہا اُنھوں نے میں نے قبیلۂ انصار کے ایک عورت سے نکاح کیا ہو فرمایا آپ نے تو نے اسکا مہر کیا مقرر کیا ہو کہا اُنھوں نے نوات۔ کہا حمید نے یا کہا اُنھوں نے وزن نوات کا سونے سے۔ پس فرمایا آپ نے ولیمہ کر اگرچہ بکری ہی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو اور کہا احمد بن حنبل نے وزن نوات کا سونے سے پونے چار درم کا ہو اور کہا اسحاق نے وزن نوات کا سونے سے وزن پانچ درم کا ہو۔ خبر دی مجھے ساتھ اسکے اسحاق بن منصور نے احمد بن حنبل اور اسحاق سے **باب غیبت کے بیان میں** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمٰن سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنھوں نے کسی نے کہا یا رسول اللہ غیبت کیا شَے ہو فرمایا آپ نے تیرا اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرنا جسکو وہ بُرا جانتا ہو کہا اُسنے مجھے خبر دیجئے اگر وہ عیب اُسمیں موجود ہو تو میں کیا کہوں فرمایا آپ نے اگر وہ عیب جسکو تو کہتا ہو تو تو نے اسکی غیبت کی ہو اور اگر وہ عیب جو کہتا ہو اُسمیں نہ ہو تو تو نے اُسپر بہتان باندھا۔ اور اس باب میں روایت ہو ابی برزہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ **باب حسد کے بیان میں** حدیث کی ہمسے عبد الجبار بن علاء بن عبد الجبار عطار اور سعید بن عبد الرحمٰن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنھوں نے انس سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ قطع کرو اور نہ ایک دوسرے کی جڑ کاٹو اور نہ بغض اور عداوت رکھو اور نہ آپس میں حسد کرو اور بھائی بن جاؤ اے خدا کے بندو۔ اور حلال نہیں کسی مرد مسلمان کو اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے اوپر چھوڑنا یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ اور اس باب میں روایت ہو ابی بکر صدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے سالم سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حسد کی لائق نہیں مگر دو آدمیوں میں ایک تو وہ مرد جسکو اللہ نے مال دیا ہو سو وہ اس سے رات اور دن کی ساعتوں میں خرچ کرتا ہو دوسرا وہ مرد جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا ہو سو وہ اسکے ساتھ رات اور دن کی ساعتوں میں نماز میں کھڑا ہوتا ہو۔

سلہ یعنی [illegible] بچا تھا تو تھوڑا سا پنیر اور گھی فروخت کے لیے بچا تھا جب رات کو فروخت کرکے وہ پس آیا تو دوسرے روز کی تجارت کے واسطے اس قیمت کے روپے اور جس قدر گھی موجود تھا [illegible] پنیر اور گھی پہلے روز سے زیادہ تھا [illegible] تجارت میں نفع ہوا [illegible] زردی کے نشان تھے [illegible] بیوی سے [illegible] لگانے [illegible]

سلہ [illegible] اور چاہیے کہ [illegible] یہ نہایت حرام ہو اور اکثر خلق [illegible] گرفتار ہو گی۔ حسد کرنے والا [illegible] کسی دیکھ [illegible] کہ خدا [illegible] ایسا ایک اور طرح یہ شخص مال [illegible] قرآن پڑھتا ہو [illegible] قدرت ہو [illegible]

هذا حديث حسن صحيح وقد روى عن ابن مسعود وابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا **باب** ما جاء في التباغض **حدثنا** هناد ثنا ابو معوية عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان قد ايس ان يعبده المصلون ولكن في التحريش بينهم وفي الباب عن انس وسليمن بن عمرو بن الاحوص عن ابيه هذا حديث حسن وابو سفيان اسمه طلحة بن نافع **باب** ما جاء في اصلاح ذات البين **حدثنا** محمد بن بشار ثنا ابو احمد ثنا سفيان ح وثنا محمود بن غيلان ثنا بشر بن السري وابو احمد قالا ثنا سفيان عن ابن خثيم عن شهر بن حوشب عن اسماء بنت يزيد قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل الكذب الا في ثلث يحدث الرجل امرأته ليرضيها والكذب في الحرب والكذب ليصلح بين الناس وقال محمود في حديثه لا يصلح الكذب الا في ثلث هذا حديث حسن لا نعرفه من حديث اسماء الا من حديث ابن خثيم وروى داود بن ابي هند هذا الحديث عن شهر بن حوشب عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر فيه عن اسماء حدثنا بذلك ابو كريب ثنا ابن ابي زائدة عن داود بن ابي هند وفي الباب عن ابي بكر رضي الله عنه **حدثنا** احمد بن منيع ثنا اسمعيل بن ابراهيم عن معمر عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن امه ام كلثوم بنت عقبة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس بالكاذب من اصلح بين الناس فقال خيرا او نمى خيرا هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الخيانة والغش **حدثنا** قتيبة ثنا الليث عن يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن لؤلؤة عن ابي صرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ضار ضار الله به ومن شاق شق الله عليه وفي الباب عن ابي بكر هذا حديث حسن غريب **حدثنا** عبد بن حميد ثنا زيد بن حباب العكلي ثني ابو سلمة الكندي ثنا فرقد السبخي

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ ابن مسعود اور ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** آپس میں بغض اور عداوت رکھنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہنے ابی سفیان سے اُنہنے جابر سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان ناامید ہو گیا ہے اس سے کہ نمازی اسکی عبادت کریں لیکن انکی چیرچھاڑ میں مشغول ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور سلیمان بن عمرو سے جو راوی ہیں اپنے باپ سے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو سفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔ **باب** دو دشمنوں کی صلح کرانے کے بیان میں۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ح اور حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن سری اور ابو احمد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن خثیم سے اُنہنے شہر بن حوشب سے اُنہنے اسماء بنت یزید سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے تین چیزوں کے اور کسی میں جھوٹ بولنا حلال نہیں ایک یہ کہ مرد اپنی عورت کے راضی کرنے کے واسطے کوئی بات کہے دوسرے جنگ میں جھوٹ بولنا تیسرے درمیان لوگوں کے صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔ اور کہا محمود نے اپنی حدیث میں سوائے تین کے اور کسی میں جھوٹ بولنا بہتر نہیں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق اسماء سے سوائے طریق ابن خثیم کے۔ اور روایت کی یہ حدیث داؤد بن ابی ہند نے شہر بن حوشب سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور اُنہنے اسمیں اسماء کا ذکر نہیں کیا حدیث کی ہمکو ساتھ اسکے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے داؤد بن ابی ہند سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے معمر سے اُنہنے زہری سے اُنہنے حمید بن عبد الرحمن سے اُنہنے اپنی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ سے کہا اُنہنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے وہ شخص کاذب نہیں جو درمیان لوگوں کے صلح کرائے سو اچھی بات کہے یا بھلائی کی طرف اشارت کرے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خیانت اور فریب کے بیان میں حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یحیی بن سعید سے اُنہنے محمد بن یحیی بن حبان سے اُنہنے لؤلؤہ سے اُنہنے ابی صرمہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی کو ضرر پہونچاوے اللہ تعالے اُسکو ضرر پہونچاتا ہے اور جو کوئی کسی پر مشقت ڈالے اللہ تعالے اُس پر مشقت ڈالتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر سے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب عکلی نے کہا حدیث کی مجھے ابو سلمہ کندی نے کہا حدیث کی ہمسے فرقد سبخی نے

عن مرۃ بن شراحیل الہمدانی وھو الطیب عن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ ھذا حدیث غریب **باب** ماجاء فی حق الجوار **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی ثنا سفیان عن داؤد بن شابور وبشیر ابی اسمٰعیل عن مجاھد ان عبد اللہ بن عمرو ذبحت لہ شاۃ فی اھلہ فلما جاء قال اھدیتم لجارنا الیھودی اھدیتم لجارنا الیھودی وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مازال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ وفی الباب عن عائشۃ وابن عباس وعقبۃ بن عامر وابی ھریرۃ وانس وعبد اللہ بن عمرو والمقداد بن الاسود وابی شریح وابی امامۃ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث عن مجاھد عن عائشۃ وابی ھریرۃ ایضا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** قتیبۃ ثنا اللیث بن سعد عن یحیی بن سعید عن ابی بکر بن محمد وھو ابن عمرو بن حزم عن عمرۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مازال جبرئیل صلوات اللہ علیھما یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک عن حیوۃ بن شرحبیل بن شریک عن ابی عبد الرحمٰن الحبلی عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاصحاب عند اللہ خیرھم لصاحبہ وخیر الجیران عند اللہ خیرھم لجارہ ھذا حدیث حسن غریب وابو عبد الرحمٰن الحبلی اسمہ عبد اللہ بن یزید **باب** ماجاء فی الاحسان الی الخادم **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمٰن بن مھدی ثنا سفیان عن واصل عن المعرور بن سوید عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخوانکم جعلھم اللہ فتیۃ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ من طعامہ ولیلبسہ من لباسہ ولا یکلفہ مایغلبہ فان کلفہ مایغلبہ فلیعنہ

مرہ بن شراحیل ہمدانی سے اور وہ طیب ہیں اُنہنے ابی بکر صدیق سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے وہ شخص کسی مومن کو ضرر پہونچانے یا اُسکے ساتھ مکر کرے۔ یہ حدیث غریب ہے **باب** ہمسایہ کے حق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے داؤد بن شابور اور بشیر ابی اسمٰعیل سے انہوں نے مجاہد سے کہ عبد اللہ بن عمرو کے لیے اُنکے اہل میں بکری ذبح کی گئی سو جب وہ (گھر میں) تشریف لائے تو کہنے لگے کیا تمنے اپنے ہمسایہ یہودی کے لئے ہدیہ بھیجا ہے کیا تمنے اپنے ہمسایہ کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے ہمیشہ مجھے جبرئیل علیہ السلام ہمسایہ کے حق میں وصیت کرتے رہے تاکہ میں نے گمان کیا کہ اسکو میرا وارث بنا دینگے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور یہ حدیث مروی ہے بواسطہ مجاہد کے عائشہ اور ابی ہریرہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید سے اُنہنے ابی بکر بن محمد سے اور وہ ابن عمرو بن حزم ہیں اُنہنے عمرہ سے اُنہنے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمسایہ کے حق میں وصیت کرتے رہے تاکہ میں نے گمان کیا کہ اسکو میرا وارث بنا دینگے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے حیوہ بن شریح سے اُنہنے شرحبیل بن شریک سے اُنہنے ابی عبد الرحمٰن حبلی سے اُنہنے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ساتھیوں کا اللہ تعالے کے نزدیک وہ ہے جو بہتر اُنکا ہو واسطے اپنے دوستوں کے۔ اور بہتر ہمسایوں کا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو بہتر اُنکا ہو واسطے ہمسایوں کے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو عبد الرحمٰن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔ **باب** خادم کے حق میں احسان کرنے کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے واصل سے اُنہنے معرور بن سوید سے اُنہنے ابی ذر سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائیوں کو حالت جوانی میں تمہارے ہاتھوں کے نیچے کیا ہے سو جسکا بھائی اُسکے ہاتھ کے نیچے ہووے تو چاہیے کہ اپنے کھانے سے کھلائے اور اپنے لباس سے پہنائے اور اسکو ایسی تکلیف نہ دے جو اُسپر غالب ہو جاوے سو اگر اسکو ایسی تکلیف دے جو اُسپر غالب آجاوے تو چاہیے کہ خود اُسکی مدد کرے۔

لہ آنحضرت نے جانی کا لفظ ملعون پر بوجہ ضعف یا بوجہ صدرین کے اطلاق کیا ہے۔ اور اپنے برابر رکھانا کھلانا اور کپڑا پہنانا مستحب ہے واجب نہیں۔ ۱۲ منہ

وفی الباب عن علی وام سلمة وابن عمر وابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن منیع ثنا یزید بن هارون عن همام بن یحیی عن فرقد عن مرة عن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یدخل الجنة سیئ الملکة هذا حدیث غریب وقد تکلم ایوب السختیانی وغیر واحد فی فرقد السبخی من قبل حفظه **باب** النهی عن ضرب الخدام وشتمهم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله عن فضیل بن غزوان عن ابن ابی نعم عن ابی هریرة قال قال ابو القاسم صلی الله علیه وسلم نبی التوبة من قذف مملوکه بریئا مما قال له اقام الله علیه الحد یوم القیامة الا ان یکون کما قال هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن سوید بن مقرن وعبد الله بن عمر وابن ابی نعم هو عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی یکنی ابا الحکم **حدثنا** محمود بن غیلان ثنا مؤمل ثنا سفیان عن الاعمش عن ابراهیم التیمی عن ابیه عن ابی مسعود قال کنت اضرب مملوکا فسمعت قائلا من خلفی یقول اعلم ابا مسعود اعلم ابا مسعود فالتفت فاذا انا برسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الله اقدر علیک منک علیه قال ابو مسعود فما ضربت مملوکا لی بعد ذلک هذا حدیث حسن صحیح وابراهیم التیمی هو ابراهیم بن یزید بن شریک **باب** ما جاء فی ادب الخادم **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله عن سفیان عن ابی هارون العبدی عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ضرب احدکم خادمه فذکر الله فارفعوا ایدیکم وابو هارون العبدی اسمه عمارة بن جوین وقال یحیی بن سعید ضعف شعبة ابا هارون العبدی قال یحیی ما زال ابن عون یروی عن ابی هارون حتی مات **باب حدثنا** قتیبة ثنا رشدین بن سعد عن ابی هانی الخولانی عن ابن عباس بن جلید الحجری عن عبد الله بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم

اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ہمام ابن یحیی سے اُنہوں نے فرقد سے اُنہوں نے مرہ سے اُنہوں نے ابی بکر صدیق سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے غلاموں کے ساتھ برا برتنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور ایوب سختیانی اور کئی ایک نے فرقد سبخی کے حق میں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **باب** غلاموں کو مارنے اور انکو گالیں دینے کی ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے فضیل بن غزوان سے اُنہوں نے ابن ابی نعم سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نبی التوبہ نے جو کوئی اپنے غلام کو کوئی تہمت[1] لگائے درحالیکہ وہ بری ہو اس سے کہ اُسنے اسکو کہا ہے تو اللہ تعالے قیامت کے دن اُسپر حد قائم کریگا مگر یہ کہ ہو اسی طرح کہ اسنے کہا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے سوید بن مقرن اور عبد اللہ بن عمر اور ابن ابی نعم سے وہ عبد الرحمن بن ابی نعم بجلی ہے کنیت اسکی ابا الحکم ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مؤمل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم تیمی سے اُنکے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی مسعود سے کہا اُنہوں نے میں اپنے غلام کو مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے ایک آنے والے کی آواز سُنی کہ وہ کہتا تھا جان لے یہ بات ہے ابا مسعود جان لے یہ بات ہے ابا مسعود پس مڑ کر دیکھا میں نے تو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے پس فرمایا آپنے اللہ تعالے تجھپر زیادہ قادر ہے بہ نسبت تیرے اسپر۔ کہا ابو مسعود نے سو میں نے پیچھے اسکے کسی غلام کو نہیں مارا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابراہیم تیمی وہ ابراہیم بن یزید بن شریک ہے **باب** خادم کے ادب کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے سفیان سے اُنہوں نے ابی ہارون عبدی سے اُنہوں نے ابی سعید سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے اپنے خادم کو مارے اور وہ اللہ تعالے کو یاد کرے یعنی اسکے نام کی سفارش کرے تو اپنے ہاتھوں کو تم اُٹھالو۔ اور ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔ اور کہا یحیی بن سعید نے شعبہ نے ابا ہارون عبدی کو ضعیف کیا ہے۔ کہا یحیی نے ہمیشہ ہی ابن عون ابی ہارون سے روایت کرتا رہا تا کہ وہ مرگیا **باب۔ حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے ابی ہانی خولانی سے اُنہوں نے عباس بن جلید حجری سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر سے کہا اُنہوں نے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

[1] یعنی الزام دے اپنے غلام کو ایسی تہمت لگائی جس سے وہ بری ہے خواہ اعتقاد میں یا واقع میں مثلاً کہا کہ وہ حرامزادہ ہے تو اسپر اللہ تعالے قیامت کے دن حد قائم کریگا مگر جس صورت میں واقع میں ویسا ہی ہو جیسا کہ اسنے کہا ہے ... اعتبار کے خلاف ہو تو ... اسکو حد نہیں ماری جائیگی ۱۲

فقال یا رسول اللہ کم اعفو عن الخادم فصمت عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا رسول اللہ کم اعفو عن الخادم فقال
کل یوم سبعین مرۃ ہذا حدیث حسن غریب ورواہ عبد اللہ بن وہب عن ابی ہانئ الخولانی بہذا الاسناد نحو ہذا حدثنا
قتیبۃ ثنا عبد اللہ بن وہب عن ابی ہانئ الخولانی بہذا الاسناد نحوہ وروی بعضہم ہذا الحدیث عن عبد اللہ بن وہب بہذا
الاسناد وقال عن عبد اللہ بن عمرو **باب ما جاء فی ادب الولد** حدثنا قتیبۃ ثنا یحیی بن یعلی عن ناصح عن سماک عن جابر بن سمرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یؤدب الرجل ولدہ خیر من ان یتصدق بصاع ہذا حدیث غریب وناصح بن
علاء الکوفی لیس عند اہل الحدیث بالقوی ولا یعرف ہذا الحدیث الا من ہذا الوجہ وناصح شیخ آخر بصری یروی
عن عمار بن ابی عمار وغیرہ وہو اثبت من ہذا حدثنا نصر بن علی ثنا عامر بن ابی عامر الخزاز ثنا ایوب بن موسی عن ابیہ عن جدہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عامر بن
ابی عامر الخزاز وایوب بن موسی ہو ابن عمرو بن سعید بن العاص وہذا عندی حدیث مرسل **باب ما جاء فی قبول الہدیۃ
والمکافات علیہا** حدثنا یحیی بن اکثم وعلی بن خشرم قالا ثنا عیسی بن یونس عن ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل الہدیۃ ویثیب علیہا وفی الباب عن ابی ہریرۃ وانس وابن عمر وجابر ہذا حدیث حسن صحیح
غریب من ہذا الوجہ لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث عیسی بن یونس **باب ما جاء فی الشکر لمن احسن الیک**
حدثنا احمد بن محمد ثنا عبد اللہ بن المبارک

اور کہنے لگا یا رسول اللہ کہاں تک خادم سے معاف کروں سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکی طرف سے خاموش رہکر (یعنے کچھ
جواب نہ دیا) پھر کہا اسنے یا رسول اللہ میں کتنے مرتبہ خادم سے معاف کروں فرمایا آپ نے ہر ایک دن میں ستر بار۔ یہ حدیث حسن غریب ہے
اور روایت کیا ہے اسکو عبد اللہ بن وہب نے ابی ہانی خولانی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد اللہ بن وہب نے اُنسے ابی ہانی خولانی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور بعض نے اس حدیث کو عبد اللہ بن وہب
سے ساتھ اس اسناد کے روایت کیا ہے۔ اور کہا اُنسے یہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے **باب اولاد کے آداب سکھلانے کے بیان میں**
حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن یعلی نے اُنسے ناصح سے انہوں نے سماک سے اُنسے جابر بن سمرہ سے کہا اُنسے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھلانا ایک صاع کے صدقہ کرنے سے بہتر ہے یہ حدیث غریب ہے۔ اور ناصح بن علاء
کوفی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔ اور نہیں معلوم ہوئی یہ حدیث مگر اسی وجہ سے اور ناصح ایک اور شیخ ہے وہ بصری ہے اور وہ عمار بن ابی عمار
وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور یہ اس سے ثقہ ہے حدیث کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عامر بن ابی عامر خزاز نے کہا حدیث کی
ہمسے ایوب بن موسی نے اپنے باپ سے اُنسے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی والد نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ
عطا نہیں فرمایا جو حسن ادب سے افضل ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عامر بن ابی عامر خزاز سے۔ اور راوی ایوب بن
موسی وہ ابن عمرو بن سعید بن عاص ہیں اور یہ میرے نزدیک حدیث مرسل ہے **باب ہدیہ کے قبول کرنے اور اسپر بدلہ دینے کے بیان میں**
حدیث کی ہمسے یحیی بن اکثم اور علی بن خشرم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے ہشام بن عروہ سے اُنسے اپنے
باپ سے اُنسے عائشہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول کرتے تھے اور اسپر بدلہ بھی دیتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور
انس اور ابن عمر اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث اس طرق سے حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوعا مگر طریق عیسی بن یونس سے
باب اس شخص کے شکر کے بیان میں جو تیری طرف احسان کرے حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے

لہ یعنی بار وجہ نہ جواب دینے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ غرض تو ہر حالت میں خواہ خادم بہت قصور کرے معاف کرنا منظور ہے اسمیں سوال کی حاجت ہی نہیں آپکو وہی کی ناگواری ہوئی مگر
جب اُسنے دوبارہ اسی بات سوال کیا کہ کتنے مرتبہ معاف کروں کیونکہ اسمیں ایکقسم کا ظن تھا کہ شاید عادت انسان کی یہ ہوگی تین بار تک قصور معاف کرتا ہو جیسے اسنے پہلی بار سوال کیا کہ کتنے
مرتبہ معاف کروں تو آپنے فرمایا کہ ستر بار یعنے جتنی ہی معاف کرو ہوئے تو اس سے ایک حد معین نہیں ہے پہلے اسکا سوال یہ تھا کہ میں خادم سے صدقہ کروں یا نہ کروں جسکا جواب تو
اُسنے آپکے خاموش رہنے سے سمجھ لیا تھا کہ اسکا سوال کرنا ہی بیفائدہ ہے معاف کرنا ہر حالت میں اچھا ہے مگر دوسرے میں شک تھا اسلیے اُسنے پھر سوال کیا"

ثنا الربيع بن مسلم ثنا محمد بن زياد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا يشكر الناس لا يشكر الله هذا حديث صحيح حدثنا هناد ثنا ابو معوية عن ابن ابي ليلى ح وثنا سفيان بن وكيع ثنا حميد بن عبد الرحمن الرواسي عن ابن ابي ليلى عن عطية عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يشكر الناس لم يشكر الله وفي الباب عن ابي هريرة والاشعث بن قيس والنعمان بن بشير هذا حديث حسن **باب ما جاء في صنائع المعروف** حدثنا عباس بن عبد العظيم العنبري ثنا النضر بن محمد الجرشي اليمامي ثنا عكرمة بن عمار ثنا ابو زميل عن مالك بن مرثد عن ابيه عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبسمك في وجه اخيك لك صدقة وامرك بالمعروف ونهيك عن المنكر صدقة وارشادك الرجل في ارض الضلال لك صدقة وبصرك للرجل الردى البصر لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطريق لك صدقة وافراغك من دلوك في دلو اخيك لك صدقة وفي الباب عن ابن مسعود وجابر وحذيفة وعائشة وابي هريرة هذا حديث حسن غريب وابو زميل سماك بن الوليد الحنفي والنضر بن محمد هو الجرشي اليمامي **باب ما جاء في المنحة** حدثنا ابو كريب ثنا ابراهيم بن يوسف بن ابي اسحق عن ابيه عن ابي اسحق عن طلحة بن مصرف قال سمعت عبد الرحمن بن عوسجة يقول سمعت البراء بن عازب يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من منح منيحة لبن او ورق او هدى زقاقا كان له مثل عتق رقبة هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابي اسحق عن طلحة بن مصرف لا نعرفه الا من هذا الوجه وقد روى منصور بن المعتمر وشعبة عن طلحة بن مصرف هذا الحديث وفي الباب عن النعمان بن بشير ومعنى قوله من منح منيحة ورق انما يعني به قرض الدراهم وقوله او هدى زقاقا انما يعني به هداية الطريق وهو ارشاد السبيل **باب ما جاء في اماطة الاذى عن الطريق** حدثنا قتيبة عن مالك بن انس عن سمي عن ابي صالح عن ابي هريرة

کہا حدیث کی ہم سے ربیع بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن زیاد نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آدمیوں کا شکر نہ کرے وہ اللہ تعالےٰ کا شکر بھی نہیں کرتا۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے ابو معاویہ سے انہوں نے ابن ابی لیلےٰ سے ح اور حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے حمید بن عبدالرحمٰن رواسی نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابی سعید سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی نہیں کرتا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے **باب نیکی کرنے کے بیان میں** حدیث کی ہم سے عباس بن عبدالعظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن محمد جرشی یمامی نے کہا حدیث کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو زمیل نے مالک بن مرثد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ذر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرا اپنے بھائی کو ہنسی سے مل لینا خوشی سے تیرے لیے صدقہ ہے اور تیرا نیکی کے ساتھ امر کرنا اور برے کاموں سے منع کرنا تیرے لیے صدقہ ہے اور جو رستہ بھولے کو سیدھے راستہ میں لگا دینا تیرے لیے صدقہ ہے اور اندھے آدمی کو رکھلانا تیرے لیے صدقہ ہے اور راستہ سے پتھر اور کانٹے اور ہڈیوں کا دور کرنا تیرے لیے صدقہ ہے۔ اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا تیرے لیے صدقہ ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو زمیل وہ سماک بن ولید حنفی ہے۔ اور نضر بن محمد وہ جرشی یمامی ہے **باب عاریت[1] کے بیان میں** حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے کہا انہوں نے سنا میں نے عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے کہ کہتا تھا میں نے سنا براء بن عازب سے کہ کہتا تھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی دودھ دار اونٹنی یا بکری یا گائے یا چاندی کسی کو عاریۃً دیگا یا سیدھا راستہ بتا دیگا تو اسکے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق ابی اسحاق سے جو راوی ہے طلحہ بن مصرف سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو منصور بن معتمر اور شعبہ نے طلحہ بن مصرف سے۔ اور اس باب میں روایت ہے نعمان بن بشیر سے۔ اور معنے قولہ من منح منیحۃ ورق کے یہ ہیں کہ کسی کو درم قرض دے۔ اور معنے قولہ او ہدی زقاقا کے یہ ہیں کہ کسی کو راستہ ہدایت کرے مراد اس سے یہ ہے کہ راستہ بتا دے [illegible] راستہ سے پلیدی دور کرنے

کے بیان میں حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک بن انس سے انہوں نے سمی سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے

[1] عاریت کے معنے لغت اور شرع اور اصطلاح میں [illegible]

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشي في الطريق اذ وجد غصن شوك فاخره فشكر الله له فغفر له وفي الباب عن ابي برزة وابن عباس وابي ذر هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ان المجالس بالامانة **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن ابن ابي ذئب قال اخبرني عبد الرحمن بن عطاء عن عبد الملك بن جابر بن عتيك عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا حدث الرجل الحديث ثم التفت فهي امانة هذا حديث حسن وانما نعرفه من حديث ابن ابي ذئب **باب** ما جاء في السخاء **حدثنا** ابو الخطاب زياد بن يحيى الحساني البصري ثنا حاتم بن وردان ثنا ايوب عن ابن ابي مليكة عن اسماء بنت ابي بكر قالت قلت يا رسول الله انه ليس لي من شيء الا ما ادخل علي الزبير افاعطي قال نعم ولا توكي فيوكى عليك وفي الباب عن عائشة وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث بهذا الاسناد عن ابن ابي مليكة عن عباد بن عبد الله بن الزبير عن اسماء بنت ابي بكر وروى غير واحد هذا عن ايوب ولم يذكروا فيه عن عباد بن عبد الله بن الزبير **حدثنا** الحسن بن عرفة ثنا سعيد بن محمد الوراق عن يحيى بن سعيد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار ولجاهل سخي احب الى الله من عابد بخيل هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث يحيى بن سعيد عن الاعرج عن ابي هريرة الا من حديث سعيد بن محمد وقد خولف سعيد بن محمد في رواية هذا الحديث عن يحيى بن سعيد انما يروى عن يحيى بن سعيد عن عائشة شيء مرسل

اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اس وقت میں کہ ایک مرد راستہ میں چلا جاتا تھا کہ کانٹے کی ایک شاخ پائی پھر راہ سے اُسنے اسکو دور کر دیا تو خدا نے اسکی قدردانی کی سو اسکو بخشدیا[1] - اور اس باب میں روایت ہے ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن صحیح ہے - **باب** اس بیان میں کہ مجالس[2] ساتھ امانت کے ہیں - **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی مجھے عبداللہ بن مبارک نے ابن ابی ذئب سے کہا خبر دی مجھے عبدالرحمن بن عطاء نے عبدالملک بن جابر بن عتیک سے اُسنے جابر بن عبداللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب مرد کوئی بات کرے پھر وہ پھر کر جھانکے تو وہ امانت ہے - یہ حدیث حسن ہے ہم تو فقط اسکو طریق ابن ابی ذئب سے ہی پہچانتے ہیں - **باب** سخاوت کے بیان میں - **حدیث** کی ہمسے ابوالخطاب یعنی زیاد بن یحیی حسانی بصری نے کہا حدیث کی مجھے حاتم بن وردان نے کہا حدیث کی مجھے ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر سے کہا اُسنے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے سوائے اسکے جو زبیر میرے پاس لاتا ہے کیا میں اس سے دوں فرمایا آپ نے ہاں نہ بخیلی کر ورنہ تجھپر بخیلی کیجاویگی[3] - اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے - اور بعض نے اس حدیث کو ساتھ اس اسناد کے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے اُسنے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر سے - اور روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اسکو ایوب سے اور انہوں نے اسمیں عباد بن عبداللہ بن زبیر کا ذکر نہیں کیا - **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن محمد وراق نے یحیی بن سعید سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگوں سے بعید ہے آگ سے - اور بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے قریب ہے آگ سے - اور سخی جاہل اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے - یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق یحیی بن سعید سے جو راوی ہے اعرج سے وہ ابی ہریرہ سے مگر طریق سعید بن محمد سے - اور سعید بن محمد اس حدیث کی روایت میں یحیی بن سعید سے مخالف ہوا ہے فقط یوں یہ یحیی بن سعید کے عائشہ سے کچھ مرسل مروی ہے -

[1] معلوم ہوا کہ ... راحت رسانی خلق کو نہایت پسند ہے اور ثابت ہوا کہ ادنی نیک کام بھی اگر خالص نیت سے ہو تو باعث مغفرت کا سبب ہو ۱۲ [2] یعنی مجلس میں جو بات چیت ہو اسکو کسی کے آگے بیان نہ کیا چاہیے وہ آدمی کے آگے امانت ہے مجلس سے یہ مراد ہے کہ جہاں دو چار ملکر پوشیدہ کچھ مشورہ کیلیے بیٹھے ہوں اسکو مشہور نہ کرنا چاہیے اور جو مجلس ہی اسی غرض کے لیے منعقد ہوئی ہو تو اسکو بیشک مشہور کرے بلکہ اسکو مشہور کرنا ہی چاہیے - حدیث باب میں ہے کہ جب کسی سے بات کرکے ادھر ادھر دیکھا کرے ... تو معلوم ہوا کہ وہ بات امانت ہے اسکو نگاہ رکھنی چاہیے ۱۲ [3] اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو خاوند کے مال سے بے اذن اسکے کچھ خرچ کرنا جائز ہے ... جائز ہو ... عادت کے موافق ... روایات سے ... معلوم ہوتا ہے ... زیادہ خرچ کرنا بلا اذن خاوند کے منع ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲

باب ما جاء في البخل **حدثنا** ابو حفص عمرو بن علي ثنا ابو داود ثنا صدقة بن موسى ثنا مالك بن دينار عن عبد الله بن غالب الحداني عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان لا تجتمعان في مؤمن البخل وسوء الخلق وفي الباب عن ابي هريرة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث صدقة بن موسى **حدثنا** احمد بن منيع ثنا يزيد بن هارون ثنا صدقة بن موسى عن فرقد السبخي عن مرة الطيب عن ابي بكر الصديق عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن رافع ثنا عبد الرزاق عن بشر بن رافع عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن غر كريم والفاجر خب لئيم هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** ما جاء في النفقة على الاهل **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن شعبة عن عدي بن ثابت عن عبد الله بن يزيد عن ابي مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نفقة الرجل على اهله صدقة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعمرو بن امية وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي اسماء عن ثوبان ان النبي صلى الله عليه وسلم قال افضل الدينار دينار ينفقه الرجل على عياله ودينار ينفقه الرجل على دابته في سبيل الله ودينار ينفقه الرجل على اصحابه في سبيل الله قال ابو قلابة بدأ بالعيال ثم قال واي رجل اعظم اجرا من رجل ينفق على عيال له صغار يعفهم الله به ويغنيهم الله به هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الضيافة **حدثنا** قتيبة ثنا الليث بن سعد عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابي شريح العدوي انه قال ابصرت عيناي رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعته اذناي حين تكلم به قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه جائزته قالوا وما جائزته قال يوم وليلة قال والضيافة ثلاثة ايام وما كان بعد ذلك فهو صدقة

باب بخل کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابوحفص بیٹے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن دینار نے عبداللہ بن غالب حدانی سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں مومن میں جمع نہیں ہوتیں بخل اور بد خلقی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق صدقہ بن موسی سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے صدقہ بن موسیٰ نے فرقد سبخی سے اُنہوں نے مرہ طیب سے اُنہوں نے ابی بکر صدیق سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں مکار داخل نہیں ہوگا اور نہ بخیل اور نہ جتلانے والا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے بشر بن رافع سے اُنہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن سلیم الصدر کریم ہے اور فاجر مکار بخیل ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہیں اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** اہل کے نفقہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک نے شعبہ سے اُنہوں نے عدی بن ثابت سے اُنہوں نے عبداللہ بن یزید سے اُنہوں نے ابی مسعود سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مرد کا اپنے اہل پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن امیہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے ابی اسماء سے اُنہوں نے ثوبان سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ دینار ہے جسکو مرد اپنے عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار کہ جسکو اپنے جانور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور وہ دینار کہ جسکو مرد اپنے ساتھیوں پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کرے کہا ابو قلابہ نے نبی صلعم نے پہلے عیال سے شروع فرمایا پھر فرمایا آپ نے آخر میں اور کون شخص ہے زیادہ اجر والا اس سے جو اپنے چھوٹے بچوں پر صرف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکو اس باعث سے سوال سے بچاتا ہے اور اللہ انکو اس سے غنی کرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ضیافت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی شریح عدوی سے یہ کہ کہا اُنہوں نے میری آنکھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور میرے کانوں نے آپ سے سنا ہے وقتیکہ آپ نے یہ کلام کیا کہ فرمایا آپ نے جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کی مہمانی اچھی طرح سے کرے کہا لوگوں نے اچھی مہمانی کب تک ہے فرمایا آپ نے ایک دن رات فرمایا آپ نے اور مہمانی تین دن ہے۔ اور جو کچھ بعد اسکے ہو سو وہ صدقہ ہے

ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا او ليسكت هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفيان عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن ابي شريح الكعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الضيافة ثلثة ايام وجائزته يوم وليلة وما انفق عليه بعد ذلك فهو صدقة ولا يحل له ان يثوي عنده حتى يحرجه ومعنى قوله لا يثوي عنده يعني الضيف لا يقيم عنده حتى يشتد على صاحب المنزل والحرج هو الضيق انما قوله حتى يحرجه يقول حتى يضيق عليه وفي الباب عن عائشة وابي هريرة وقد رواه مالك بن انس والليث بن سعد عن سعيد المقبري هذا حديث حسن صحيح وابو شريح الخزاعي هو الكعبي وهو العدوي واسمه خويلد بن عمرو **باب ما جاء في السعي على الارملة واليتيم** حدثنا الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن صفوان بن سليم يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم قال الساعي على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله او كالذي يصوم النهار ويقوم الليل حدثنا الانصاري نا معن نا مالك عن ثور بن زيد عن ابي الغيث عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك هذا حديث حسن صحيح غريب وابو الغيث اسمه سالم مولى عبد الله بن مطيع وثور بن يزيد شامي وثور بن زيد مدني **باب ما جاء في طلاقة الوجه وحسن البشر** حدثنا قتيبة ثنا المنكدر بن محمد بن المنكدر عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك في اناء اخيك وفي الباب عن ابي ذر هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء في الصدق والكذب** حدثنا هناد ثنا ابو معوية عن الاعمش عن شقيق بن سلمة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالصدق فان الصدق يهدي الى البر وان البر يهدي الى الجنة وما يزال الرجل يصدق

اور جو کوئی ایمان لایا ہو اللہ کا اور دن قیامت کا تو چاہیے کہ نیک بات بولا کرے یا چپ رہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن عجلان سے اُنھوں نے سعید مقبری سے اُنھوں نے ابی شریح کعبی سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہے اور جائزہ یعنی خاص خدمت ایک دن رات ہے اور جو کچھ بعد اسکے اس پر خرچ کرے تو وہ صدقہ ہے۔ اور اسکے لیے اسکے پاس ٹھہرنا حلال نہیں تاکہ اسکو تنگی میں ڈالے۔ اور معنے قولہ لا یثوی عندہ کے یہ ہیں کہ مہمان کو اسکے پاس ٹھہرنا نہیں چاہیے حتی کہ مکان والے پر تنگی گذرے اور حرج کے معنے تنگی کے ہیں اما یحرجہ کے یہ معنے ہیں کہ اسپر تنگی گذرے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس اور لیث بن سعد نے سعید مقبری سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو شریح خزاعی وہ کعبی ہیں اور وہ عدوی ہیں اور نام اسکا خویلد بن عمرو ہے **باب** بیوہ جات اور یتیم پر سعی کرنے کے بیان میں حدیث کی ہم سے انصاری نے کہ حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے صفوان بن سلیم سے وہ مرفوع کرتے ہیں اسکو طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپ نے بیوہ جات اور مساکین پر سعی کرنیوالا مثل مجاہد کے ہے اللہ تعالے کی راہ میں یا مثل اسکے جو دن کو روزے رکھتا ہے اور رات کو کھڑا ہوتا ہے یعنے تہجد پڑھتا ہے۔ حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ثور بن زید سے اُنھوں نے ابی الغیث سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے وہ مولے عبد اللہ بن مطیع کا ہے اور ثور بن یزید شامی ہے اور ثور بن زید مدنی ہے **باب** خوش پیشانی اور اچھی حالت کے بیان میں حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے باپ سے اُنھوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نیکی صدقہ ہے اور نیکی سے یہ کہ تو اپنے بھائی سے خوش پیشانی سے ملاقات کرے اور یہ کہ تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالے اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** صدق اور کذب کے بیان میں حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنھوں نے شقیق بن سلمہ سے اُنھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو صدق کو کیونکہ صدق نیکی کا راستہ دکھلاتا ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھلاتی ہے اور ہمیشہ آدمی صدق بولتا ہے

[1] یعنے بہت فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بیکاری اوقات ضائع نہ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واجب تو یہ ہے کہ ایسی بات کہے جس میں دین کا فائدہ ہو یا دنیا کا کام نکلتا ہو ورنہ خاموش رہے۔ سے معلوم ہوا کہ [illegible] کا حق ہے بعد تین دن کے استحقاق نہیں رہتا اگر کھلاوے تو وہ صدقہ ہے ۱۲ ۱۲

ويتحرى الصدق حتى يكتب عند الله صديقا وإياكم والكذب فإن الكذب يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وما يزال العبد يكذب
ويتحرى الكذب حتى يكتب عند الله كذابا وفي الباب عن أبي بكر وعمر وعبد الله بن الشخير وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
يحيى بن موسى قال قلت لعبد الرحيم بن هارون الغساني حدثكم عبد العزيز بن أبي رواد عن نافع عن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه
وسلم قال إذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به قال يحيى فأقر به عبد الرحيم بن هارون وقال نعم هذا حديث
حسن جيد غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه تفرد به عبد الرحيم بن هارون **باب** ما جاء في الفحش **حدثنا** محمد بن عبد الأعلى و
غير واحد قالوا أنا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان الفحش في شيء إلا شانه وما كان
الحياء في شيء إلا زانه وفي الباب عن عائشة قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عبد الرزاق **حدثنا**
محمود بن غيلان نا أبو داود أنبأنا شعبة عن الأعمش قال سمعت أبا وائل يحدث عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم خياركم أحاسنكم أخلاقا ولم يكن النبي صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا هذا حديث حسن صحيح **باب**
ما جاء في اللعنة **حدثنا** محمد بن المثنى نا عبد الرحمن بن مهدي نا هشام عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضبه ولا بالنار وفي الباب عن ابن عباس وأبي هريرة
وابن عمر وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن يحيى الأزدي البصري نا محمد بن سابق عن
إسرائيل عن الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المؤمن بالطعان
ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذيء هذا حديث حسن غريب وقد روي عن عبد الله من غير هذا الوجه

اور صدق کا قصد کرتا ہے تاکہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے اور بچو کذب سے کہ وہ فسق کا راستہ بتلاتا ہے اور فسق آگ کا راستہ دکھلاتا ہے
اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا ہے تاکہ وہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمر اور
عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا انہوں نے میں نے عبدالرحیم بن
ہارون غسانی سے کہا کیا تمکو عبدالعزیز بن ابی رواد نے حدیث کی ہے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اُس سے میل بھر کا فاصلہ اُسکی بُرائی سے جسکو وہ لایا ہے دور ہو جاتا ہے۔ کہا یحییٰ نے پس اقرار کیا ساتھ اُسکے
عبدالرحیم بن ہارون نے اور کہا ہاں۔ یہ حدیث حسن جید غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے متفرد ہو ساتھ اسکے عبدالرحیم بن
ہارون **باب** بے حیائی کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبدالاعلیٰ اور کئی ایک نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے
معمر سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس چیز میں بے حیائی ہوتی ہے اُسکو وہ عیبدار کر دیتی ہے
اور جس میں حیا ہوتی ہے اسکو وہ روشن کر دیتی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبدالرزاق سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو
شعبہ نے اعمش سے کہا سنا میں نے ابا وائل سے حدیث کرتا تھا مسروق سے وہ عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے تم لوگوں سے بہتر آدمی وہ ہے جو اخلاق میں تم سے بہتر ہو اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے اور نہ متفحش۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے **باب** لعنت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی
ہم سے ہشام نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ لعنت[2] کرو
ساتھ لعنت اللہ کے اور نہ ساتھ اُنکے غضب کے اور نہ ساتھ آگ کے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور
ابن عمر اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ ازدی بصری نے کہا حدیث کی
ہم سے محمد بن سابق نے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے طعن کرنیوالا اور لعنت کرنیوالا اور بے حیا اور بیہودہ گو مومن نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور غیر اس طریق سے بھی عبداللہ سے مروی ہے

[1] یعنے فحش آپ کے کلام میں کسی قسم کا نہ تھا اور نہ جبلی ہو [2] یعنے اس طرح نہ کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو یا تم پر اُسکا غضب نازل ہو یا تمکو آگ میں ڈالے۔

حدثنا زيد بن اخزم الطائي البصري ثنا بشر بن عمر ثنا ابان بن يزيد عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس ان رجلا لعن الريح عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تلعن الريح فانها مامورة وانه من لعن شيئا ليس له باهل رجعت اللعنة عليه هذا حديث حسن غريب لا نعلم احدا اسنده غير بشر بن عمر **باب** ما جاء في تعليم النسب **حدثنا** احمد بن محمد ثنا عبد الله بن المبارك عن عبد الملك بن عيسى الثقفي عن يزيد مولى المنبعث عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تعلموا من انسابكم ما تصلون به ارحامكم فان صلة الرحم محبة في الاهل مثراة في المال منساة في الاثر هذا حديث غريب من هذا الوجه ومعنى قوله منساة في الاثر يعني به الزيادة في العمر **باب** ما جاء في دعوة الاخ لاخيه بظهر الغيب **حدثنا** عبد بن حميد ثنا قبيصة عن سفيان عن عبد الرحمن بن زياد بن انعم عن عبد الله بن يزيد عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما دعوة اسرع اجابة من دعوة غائب لغائب هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه والافريقي يضعف في الحديث وهو عبد الرحمن بن زياد بن انعم الافريقي **باب** ما جاء في الشتم **حدثنا** قتيبة ثنا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى البادي منهما ما لم يعتد المظلوم وفي الباب عن سعد وابن مسعود وعبد الله بن مغفل هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود الحفري عن سفيان عن زياد بن علاقة قال سمعت المغيرة بن شعبة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الاموات فتؤذوا الاحياء وقد اختلف اصحاب سفيان في هذا الحديث فروى بعضهم مثل رواية الحفري وروى بعضهم عن سفيان عن زياد بن علاقة قال سمعت رجلا يحدث عند المغيرة بن شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

حدیث کی ہم سے زید بن اخزم طائی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن عمر نے کہا حدیث کی ہم سے ابان بن یزید نے قتادہ سے اُنسے ابی العالیہ سے اُنسے ابن عباس سے یہ کہ ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوا پر لعنت کی سو فرمایا آپ نے ہوا پر لعنت نہ کر کیونکہ یہ مامور ہے یعنے اللہ کے حکم سے چلتی ہے اور جو کوئی کسی ایسی چیز پر لعنت کریگا کہ جسکی وہ اہل نہیں تو لعنت اُسپر عائد ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کہ سوائے بشر بن عمر کے کسی اور نے بھی اُسکو مسند کیا ہو **باب** نسب کی تعلیم کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے عبد الملک بن عیسی ثقفی سے اُنسے یزید سے جو منبعث کا غلام ہے اُنسے ابی ہریرہ سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اپنے انساب اسقدر سیکھو کہ جس سے تم اپنے رحم میں صلت کرسکو کیونکہ صلہ رحمی محبت ہے اہل میں اور کرنیوالی ہے مال میں زیادتی کرنیوالی ہے عمر میں۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور معنے قولہ منساۃ فی الاثر کے یہ ہیں کہ اس سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے **باب** بیان میں دعا غائب بھائی کے واسطے دوسرے بھائی کے پیچھے پشت کے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے سفیان سے اُنسے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم سے اُنسے عبد اللہ بن یزید سے اُنسے عبد اللہ بن عمرو سے اُنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی دعا زیادہ قبول نہیں ہوتی اس دعا سے جو غائب کی غائب کے حق میں ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اس طریق سے اور افریقی حدیث میں ضعیف ہے اور وہ عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے **باب** گالیوں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو گالی دینے والوں نے جو کہا سو گناہ اسی پر ہے جس نے پہلے گالی دی جبتک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن مغفل سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُنسے زیاد بن علاقہ سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرماتے تھے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو گالیاں مت دو یعنی ایذا دوگے تم زندوں کو اور سفیان کے شاگردوں نے اس حدیث میں اختلاف کیا ہے سو بعض نے تو مثل روایت حفری کے بیان کیا ہے اور بعض نے روایت کی سفیان سے زیاد بن علاقہ سے روایت کی ہے کہا اُنہوں نے سنا میں نے ایک مرد سے کہ حدیث کرتا تھا پاس مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے

ف یعنے جو شخص آپس میں ایک دوسرے کو گالی دیں تو دونوں کا گناہ اسی پر ہے جس نے گالی دینا شروع کیا [illegible]
[illegible]

حدثنا محمود بن غیلان ثنا وکیع ثنا سفیان عن زبید عن ابی وائل عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر قال زبید قلت لابی وائل انت سمعتہ من عبد اللہ قال نعم ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی قول المعروف **حدثنا** علی بن حجر ثنا علی بن مسھر عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ غرفا تری ظھورھا من بطونھا وبطونھا من ظھورھا فقام اعرابی فقال لمن ھی یا رسول اللہ قال لمن اطاب الکلام واطعم الطعام وادام الصیام وصلی باللیل والناس نیام ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرحمن بن اسحق **باب** ما جاء فی فضل المملوک الصالح **حدثنا** ابن ابی عمر ثنا سفیان عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعما لاحدھم ان یطیع اللہ ویؤدی حق سیدہ یعنی المملوک وقال کعب صدق اللہ ورسولہ وفی الباب عن ابی موسی وابن عمر ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو کریب ثنا وکیع عن سفیان عن ابی الیقظان عن زاذان عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ علی کثبان المسک اراہ قال یوم القیمۃ عبد ادی حق اللہ وحق موالیہ ورجل ام قوما وھم بہ راضون ورجل ینادی بالصلوات الخمس فی کل یوم ولیلۃ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث سفیان وابو الیقظان اسمہ عثمان بن قیس **باب** ما جاء فی معاشرۃ الناس **حدثنا** بندار ثنا عبد الرحمن بن مھدی ثنا سفیان عن حبیب بن ابی ثابت عن میمون بن ابی شبیب عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتق اللہ حیثما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا وخالق الناس بخلق حسن وفی الباب عن ابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح
حدثنا محمود بن غیلان ثنا ابو احمد وابو نعیم عن سفیان عن حبیب

حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زبید سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسکا قتل کرنا کفر ہے۔ کہا زبید نے میں نے ابی وائل سے کہا کیا تو نے یہ حدیث عبداللہ سے سنی ہے کہا انہوں نے ہاں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** کلام نیک کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبدالرحمن بن اسحاق سے انہوں نے نعمان بن سعد سے انہوں نے علی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایسے مکانات ہیں کہ انکے باہر کے اجزاء اندر سے دکھائی دیتے ہیں اور اندر انکے باہر سے پس ایک اعرابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا وہ کسکے لیے ہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اس شخص کے لیے جو نرم کلام کرے اور کھانا کھلاوے اور ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو نماز پڑھے اس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوتے ہوں یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبدالرحمن بن اسحاق سے **باب** نیک غلام کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اچھی بات ہے ہر ایک کے واسطے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی اور اپنے مالک کا حق بھی ادا کرے مراد کی اس سے غلام ہے اور کہا کعب نے سچ فرمایا ہے اللہ اور انکے رسول نے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی موسی اور عمر سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے انہوں نے ابی الیقظان سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مشک کے ٹیلے پر ہونگے میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن۔ ایک وہ غلام کہ جسنے اللہ کا حق اور اپنے مولا کا حق ادا کیا اور دوسرا وہ مرد کہ جسنے ایک قوم کی امامت کی اس حالت میں کہ وہ اس سے راضی ہوں اور تیسرا وہ مرد کہ جو پانچوں نمازوں کی اذان ہر ایک دن اور رات میں دے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر سفیان سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے **باب** لوگوں کے ساتھ معاشرت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے میمون بن ابی شبیب سے انہوں نے ابی ذر سے کہا انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سے ڈر جہاں کہیں تو ہو۔ اور برائی کے پیچھے نیکی کر کہ وہ نیکی اس برائی کو محو کر دیگی۔ اور لوگوں سے اچھے خلق سے مخالطت کر۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد اور ابو نعیم نے سفیان سے انہوں نے حبیب

[illegible]

هذا الاسناد قال محمود وثنا وكيع عن سفيان عن حبيب بن ابى ثابت عن ميمون بن ابى شبيب عن معاذ بن جبل عن النبى صلى الله عليه
وسلم نحوه قال محمود والصحيح حديث ابى ذر **باب ما جاء فى ظن السوء** حدثنا ابن ابى عمر ثنا سفيان عن ابى الزناد عن الاعرج
عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث هذا حديث حسن صحيح سمعت
عبد بن حميد يذكر عن بعض اصحاب سفيان قال قال سفيان الظن ظنان فظن اثم وظن ليس باثم فاما الظن الذى هو اثم
فالذى يظن ظنا ويتكلم به واما الظن الذى ليس باثم فالذى يظن ولا يتكلم به **باب ما جاء فى المزاح** حدثنا عبد الله
بن الوضاح الكوفى ثنا عبد الله بن ادريس عن شعبة عن ابى التياح عن انس قال ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليخالطنا حتى
ان كان ليقول لاخ لى صغير يا ابا عمير ما فعل النغير حدثنا هناد ثنا وكيع عن شعبة عن ابى التياح عن انس نحوه هذا حديث حسن
صحيح وابو التياح اسمه يزيد بن حميد حدثنا العباس بن محمد الدورى ثنا على بن الحسن ثنا عبد الله بن المبارك عن اسامة
بن زيد عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة قال قالوا يا رسول الله انك تداعبنا قال انى لا اقول الا حقا هذا حديث حسن ومعنى
قوله انك تداعبنا يعنون انك تمازحنا حدثنا محمود بن غيلان ثنا ابو اسامة عن شريك عن عاصم الاحول عن انس بن
مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم قال له يا ذا الاذنين قال محمود قال ابو اسامة انما يعنى به انه يمازحه حدثنا قتيبة ثنا خالد بن عبد الله
الواسطى عن حميد عن انس ان رجلا استحمل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انى حاملك على ولد ناقة فقال
يا رسول الله ما اصنع بولد الناقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل تلد الابل الا النوق هذا حديث صحيح غريب

ساتھ اس اسناد کے۔ کہا محمود نے اور حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُسنے حبیب بن ابی ثابت سے اُسنے میمون بن ابی شبیب سے اُسنے
معاذ بن جبل سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابو ذر کی ہے **باب** بُرے ظن کے بیان میں
حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظن سے اس لیے کہ ظن بُری بات ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے کہ ذکر
کرتا تھا سفیان کے ایک شاگرد سے کہ کہا اُسنے کہا سفیان نے ظن دو قسم کا ہے ایک ظن تو گناہ ہے اور ایک ظن گناہ نہیں ہے پھر حال
وہ ظن جو گناہ ہے سو وہ ہے جو ظن کرے اور کلام کرے ساتھ اسکے اور وہ ظن جو گناہ نہیں سو وہ ہے کہ ظن کرے اور کلام نہ کرے **باب** مزاح کے
بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن وضاح کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے شعبہ سے اُسنے ابی التیاح سے
اُسنے انس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مخالطت رکھتے تھے حتیٰ کہ میرے چھوٹے بھائی کو یہ فرمایا کرتے تھے
اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے یعنی تیرے لال کو کیا ہوگیا **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شعبہ سے اُسنے ابی التیاح
سے اُسنے انس سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے
کہا حدیث کی ہم سے علی بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے اسامہ بن زید سے اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ
سے کہا اُسنے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم سے مزاح کرتے ہیں فرمایا آپ نے میں نہیں کہتا مگر سچی بات۔ یہ حدیث حسن ہے اور معنے
قولہ انک تداعبنا کے یہ ہیں کہ آپ ہم سے مزاح کرتے ہیں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے شریک
سے اُسنے عاصم احول سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کہ اے دو کانوں والے۔ کہا محمود
نے کہا ابو اسامہ نے مراد آپ کی اس سے مزاح تھی **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن عبداللہ واسطی نے حمید
سے اُسنے انس سے یہ کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگی فرمایا آپ نے میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کرونگا پس
کہا اُسنے یا رسول اللہ میں اونٹنی کے بچے کو کیا کروں سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اونٹنی ہی اونٹ جنتی ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے

ف یعنے بُرے ظن میں بُرا گمان کرنا دو قسم ہے ایک میں ڈر گناہ اور ایک میں گناہ نہیں جسمیں گناہ ہے وہ یہ ہے کہ گمان کرے اور پھر لوگوں سے بیان کرے کہ فلاں آدمی میں فلانا
عیب ہے تو مراد جو گمان کرے مگر کسی سے کچھ بیان نہ کرے اسمیں گناہ نہیں ہے۔ ف ابو عمیر انس کا چھوٹا بھائی تھا اُسنے چڑیا پالی تھی جسکو ہندی میں لال کہتے ہیں سو وہ لال
مرگیا تھا تو لڑکا اسکے غم میں اداس بیٹھا تھا تب حضرت نے اس سے یہ حدیث فرمائی سبحان اللہ کیا آپ کے خلق تھے کہ بچے بچوں کی بھی خاطر داری کرتے تھے

باب ما جاء في المراء حدثنا عقبة بن مكرم البصري ثنا ابن ابي فديك قال اخبرني سلمة بن وردان الليثي عن انس بن مالك قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الكذب وهو باطل بني له في ربض الجنة ومن ترك المراء وهو محق بني له في وسطها ومن حسن خلقه
بني له في اعلاها هذا حديث حسن لا نعرفه الا من حديث سلمة بن وردان عن انس حدثنا فضالة بن الفضل الكوفي ثنا ابو بكر بن
عياش عن ابن وهب بن منبه عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كفى بك اثما ان لا تزال مخاصما هذا حديث
غريب لا نعرفه مثل هذا الا من هذا الوجه حدثنا زياد بن ايوب ثنا المحاربي عن ليث عن عبد الملك عن عكرمة عن ابن عباس عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تمار اخاك ولا تمازحه ولا تعده موعدا فتخلفه هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه
باب ما جاء في المداراة حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفيان عن محمد بن المنكدر عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت استاذن رجل
على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا عنده فقال بئس ابن العشيرة او اخو العشيرة ثم اذن له فالان له القول فلما خرج قلت له يا رسول الله
قلت له ما قلت ثم النت له القول فقال يا عائشة ان من شر الناس من تركه الناس او ودعه الناس اتقاء فحشه هذا حديث حسن
صحيح **باب** ما جاء في الاقتصاد في الحب والبغض حدثنا ابو كريب ثنا سويد بن عمرو الكلبي عن حماد بن سلمة عن ايوب عن محمد بن
سيرين عن ابي هريرة اراه رفعه قال احبب حبيبك هونا ما عسى ان يكون بغيضك يوما ما وابغض بغيضك هونا ما عسى ان يكون
حبيبك يوما ما هذا حديث غريب لا نعرفه بهذا الاسناد الا من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن ايوب باسناد غير هذا رواه الحسن
بن ابي جعفر وهو حديث ضعيف ايضا باسناد له عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم والصحيح هذا عن علي موقوفا **باب** ما جاء في الكبر
حدثنا ابو هشام الرفاعي ثنا ابو بكر بن عياش عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب جھگڑنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عقبہ بن مکرم بصری نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی فدیک نے کہا خبر دی مجھے سلمہ بن وردان
لیثی نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جھوٹ کو چھوڑ دے اس حالت میں کہ وہ جھوٹا ہو تو اسکے واسطے باہر
جنت کے گھر بنایا جاتا ہے اور جو کوئی جھگڑے کو چھوڑ دے حالانکہ وہ سچا ہو تو اسکے واسطے وسط جنت میں گھر بنایا جاتا ہے اور جو کوئی اپنے اخلاق درست کرے
تو اسکے واسطے اعلے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سلمہ بن وردان سے جو راوی ہے انس سے **حدیث** کی ہم سے
فضالہ بن فضل کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے ابن وہب بن منبہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھے یہی گناہ کافی ہے کہ ہمیشہ تو جھگڑا کرتا رہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہم سے
زیاد بن ایوب نے کہا حدیث کی ہم سے محاربی نے لیث سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے نہ جھگڑا کر اپنے بھائی سے اور نہ اس سے استہزا کر اور نہ اس سے ایسا وعدہ کر کہ تو اسکا خلاف کرے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم
اسکو مگر اسی طریق سے **باب** مدارات کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے محمد بن منکدر سے انہوں نے
عروہ بن زبیر سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور میں بھی آنحضرت علیہ السلام کے پاس تھی سو فرمایا آپ نے
برا ہے بیٹا اس قبیلے کا یا فرمایا آپ نے بھائی اس قبیلے کا پھر آپ نے اسکو اذن دیا اور اس سے نرم بات کی پھر جب وہ چلا گیا میں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ
آپ نے اسکے حق میں تو پہلے یوں فرمایا تھا پھر آپ نے اسکے ساتھ نرم کلام کیا ہے فرمایا آپ نے اے عائشہ برے آدمیوں سے ہے وہ شخص جسکو لوگ ترک
کریں یا فرمایا آپ نے جسکو لوگ چھوڑ دیں اسکی بیحیائی سے بچنے کے واسطے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** محبت اور عداوت میں میانہ روی کرنے
کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے سوید بن عمرو کلبی نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے
ابی ہریرہ سے میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے اسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوست سے نرم دوستی رکھ قریب ہے کہ وہ تیرا کسی دن دشمن
ہو جاوے اور اپنے دشمن سے نرم دشمنی رکھ قریب ہے کہ وہ تیرا کسی دن دوست ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو ساتھ اس اسناد کے مگر اسی طریق سے
اور یہ حدیث بواسطہ ایوب کے غیر اس اسناد سے بھی مروی ہے روایت کیا حسن بن ابی جعفر نے اور یہ حدیث بھی ضعیف ہے بواسطہ اس اسناد کے جو حضرت
علی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور صحیح یہ ہے کہ حضرت علی پر موقوف ہے **باب** تکبر کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو ہشام رفاعی
نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان ۔ و فی الباب عن ابی ھریرۃ
و ابن عباس و سلمۃ بن الاکوع و ابی سعید ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن المثنی و عبد اللہ بن عبد الرحمن قالا ثنا یحیی بن
حماد ثنا شعبۃ عن ابان بن تغلب عن فضیل بن عمرو عن ابراھیم عن علقمۃ عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ من کان
فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان قال فقال رجل انہ یعجبنی ان یکون ثوبی حسنا و نعلی
حسنا قال ان اللہ یحب الجمال ولکن الکبر من بطر الحق و غمص الناس ھذا حدیث حسن صحیح غریب حدثنا ابو کریب ثنا
ابو معاویۃ عن عمر بن راشد عن ایاس بن سلمۃ بن الاکوع عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الرجل یذھب
بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابھم ھذا حدیث حسن غریب حدثنا علی بن عیسی بن یزید البغدادی ثنا شبابۃ بن
سوار عن القاسم بن عباس عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال یقولون لی فی التکبر و قد رکبت الحمار و لبست الشملۃ و قد حلبت
الشاۃ و قد قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فعل ھذا فلیس فیہ من الکبر شیء ھذا حدیث حسن غریب **باب ما جاء فی
حسن الخلق** حدثنا ابن ابی عمر ثنا سفیان ثنا عمرو بن دینار عن ابن ابی ملیکۃ عن یعلی بن مملک عن ام الدرداء عن ابی الدرداء ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شیء اثقل فی میزان المؤمن یوم القیمۃ من خلق حسن فان اللہ تعالی یبغض الفاحش البذی ۔ و فی الباب
عن عائشۃ و ابی ھریرۃ و انس و اسامۃ بن شریک ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا ابو کریب ثنا قبیصۃ بن اللیث عن مطرف عن عطاء
عن ام الدرداء عن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شیء یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق

نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ جسکے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا اور نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ جسکے دل میں ایک دانے
کے برابر ایمان ہوگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث**
کی ہمسے محمد بن مثنی اور عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحیی بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابان بن تغلب سے
اُنہنے فضیل بن عمرو سے اُنہنے ابراہیم سے اُنہنے علقمہ سے اُنہنے عبد اللہ سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ داخل ہوگا بہشت میں
وہ کہ جسکے دل میں ایک ذرہ برابر غرور ہوگا اور نہ داخل ہوگا دوزخ میں وہ کہ جسکے دل میں ایک ذرہ برابر ایمان ہوگا کہا راوی نے پس کہا ایک مرد نے
مجھے یہ بات پسند آتی ہے کہ کپڑے، جوتے میرے اچھے ہوں فرمایا آپ نے بیشک خدا جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو یہ غرور نہیں بلکہ گھمنڈ اور غرور یہ ہے
حق کو باطل کرنا اور اچھی بات کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر اور ذلیل جاننا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی
ہمسے ابو معاویہ نے عمر بن راشد سے اُنہنے ایاس بن سلمہ بن اکوع سے اُنہنے اپنے باپ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ آدمی
خود بخود اپنے درجے سے اترتا جاتا ہے تاکہ وہ سرکشوں میں لکھا جاتا ہے سو اسکو وہی عذاب پہنچتا ہے جو انکو پہنچتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث**
کی ہمسے علی بن عیسی بن یزید بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے شبابہ بن سوار نے قاسم بن عباس سے اُنہنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُنہنے اپنے باپ سے
کہ اُنہنے کہا لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں نے گدھے کی سواری کی ہے اور اون کے کپڑے کو پہنا ہے اور بکری کو دوہا ہے اور مجھے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی یہ کریگا تو اسمیں کچھ غرور نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب حسن خلق کے بیان میں** **حدیث** کی
ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہنے یعلی بن مملک سے
اُنہنے ام الدرداء سے اُنہنے ابی الدرداء سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز مومن کی میزان میں قیامت کے دن حسن
خلق سے زیادہ وزن دار نہیں اور اللہ تعالی بیہودہ گو کو دشمن رکھتا ہے۔ اور اس باب میں بھی روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور
انس اور اسامہ بن شریک سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے
قبیصہ بن لیث نے مطرف سے اُنہنے عطاء سے اُنہنے ام الدرداء سے اُنہنے ابی الدرداء سے کہا اُنہنے میں نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے کوئی شی نہیں جو میزان میں رکھی جاوے اور حسن خلق سے زیادہ ثقیل ہو

ف [illegible] حدیث جو شبہ یہاں کیا گیا کہ مقابلہ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ کفر اور شرک بھی کرتے ہیں [illegible] عدم دخول جنت میں ظاہر ہے دوسری
[illegible] [illegible] داخل نہ ہوگا یعنی [illegible] نہ ہوگا [illegible]

وان صاحب حسن الخلق ليبلغ به درجة صاحب الصوم والصلوة هذا حديث غريب من هذا الوجه حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا عبد الله بن ادريس ثنا ابي عن جدي عن ابي هريرة قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكثر ما يدخل الناس الجنة قال تقوى الله وحسن الخلق وسئل عن اكثر ما يدخل الناس النار قال الفم والفرج هذا حديث صحيح غريب وعبد الله بن ادريس هو ابن يزيد بن عبد الرحمن الاودي حدثنا احمد بن عبدة نا ابو وهب عن عبد الله بن المبارك انه وصف حسن الخلق فقال هو بسط الوجه وبذل المعروف وكف الاذى **باب** ماجاء في الاحسان والعفو حدثنا بندار واحمد بن منيع ومحمود بن غيلان قالوا نا ابو احمد عن سفيان عن ابي اسحق عن ابي الاحوص عن ابيه قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم الرجل امر به فلا يقريني ولا يضيفني فيمر بي افاجزيه قال لا اقره قال ورأني رث الثياب فقال هل لك من مال قلت من كل المال قد اعطاني الله من الابل والغنم قال فلير عليك وفي الباب عن عائشة وجابر وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح وابو الاحوص اسمه عوف بن مالك بن نضلة الجشمي ومعنى قوله اقره يقول اضفه والقرى الضيافة حدثنا ابو هشام الرفاعي نا محمد بن فضيل عن الوليد بن عبد الله بن جميع عن ابي الطفيل عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكونوا امعة تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولكن وطنوا انفسكم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساؤا فلا تظلموا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** ماجاء في زيارة الاخوان حدثنا محمد بن بشار والحسين بن ابي كبشة البصري قالا نا يوسف بن يعقوب السدوسي نا ابو سنان القسملي عن عثمن بن ابي سودة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا او زار اخا له في الله ناداه مناد ان طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا

اور بیشک حسن خلق والا بسبب اس حسن خلق کے روزے دار اور نمازی کے درجے کو پہونچتا ہے یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن ادریس نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے میرے دادا سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون چیز بہت لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی فرمایا آپ نے ڈر اللہ کا اور حسن خلق اور پوچھے گئے کہ کیا چیز لوگوں کو اکثر آگ میں داخل کریگی سو فرمایا آپ نے منہ یعنی زبان اور فرج۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے اور عبد اللہ بن ادریس وہ بن یزید بن عبد الرحمن اودی ہیں حدیث کی ہم سے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو وہب نے عبد اللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے حسن خلق کا بیان کیا سو کہا انہوں نے وہ کشادہ پیشانی ہے اور نیکی کا خرچ کرنا اور ایذا سے بند رہنا۔ **باب** احسان اور عفو کے بیان میں حدیث کی ہم سے بندار اور احمد بن منیع اور محمود بن غیلان نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے ابو احمد نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی الاحوص سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے میں نے کہا یا رسول اللہ میں بعض لوگوں کے پاس جاتا ہوں سو وہ میری اچھی طرح سے مہمانی اور ضیافت نہیں کرتے (اتفاقاً) وہی میرے پاس آجاتا ہے کیا میں اسکو جزا دوں یعنی اسکی ضیافت نہ کروں فرمایا آپ نے کہ نہیں (بلکہ) اسکی مہمانی کر کہا اس راوی نے اور مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھا سو فرمایا آپ نے کیا تیرا کچھ مال ہے کہا انہوں نے میں نے کہا ہر قسم کا مال مجھے اللہ تعالے نے دیا ہے اونٹوں اور بکریوں سے فرمایا آپ نے سو چاہئے کہ اسکا اثر تجھ پر دیکھا جائے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور معنی قول اقرہ کے یہ ہیں کہ اسکی مہمانی کر۔ اور قری کے معنے ضیافت کے ہیں حدیث کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے ولید بن عبد اللہ بن جمیع سے انہوں نے ابی الطفیل سے انہوں نے حذیفہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقلد مت بنو یعنی کہتے ہو تم اگر لوگ نیکی کرینگے تو ہم بھی نیکی کرینگے اور اگر وہ ظلم کرینگے تو ہم بھی ظلم کرینگے لیکن اپنے نفسوں کو آمادہ کرو اگر لوگ نیکی کریں تو نیکی کرو اور اگر برائی کریں تو ظلم مت کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** بھائیوں کی زیارت کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمد بن بشار اور حسین بن ابی کبشہ بصری نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے یوسف بن یعقوب سدوسی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو سنان قسملی نے عثمان بن ابی سودہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بیمار کی عیادت کرے یا اپنے بھائی کی اللہ کے واسطے زیارت کرے تو اسکو آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ تو خوش ہوا اور چلنا تیرا بھی خوش ہوا اور تو نے جنت میں اپنی جگہ بنالی

هذا حديث غريب وابو سنان اسمه عيسى بن سنان وقد روى حماد بن سلمة عن ثابت عن ابى رافع عن ابى هريرة عن النبى صلى الله
عليه وسلم شيئا من هذا **باب** ما جاء فى الحياء **حدثنا** ابو كريب نا عبدة بن سليمان وعبد الرحيم ومحمد بن بشر
عن محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الايمان والايمان فى الجنة والبذاء
من الجفاء والجفاء فى النار وفى الباب عن ابن عمر وابى بكرة وابى امامة وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح **باب**
ما جاء فى التانى والعجلة **حدثنا** نصر بن على نا نوح بن قيس عن عبد الله بن عمران عن عاصم الاحول عن عبد الله بن
سرجس المزنى ان النبى صلى الله عليه وسلم قال السمت الحسن والتؤدة والاقتصاد جزء من اربعة وعشرين جزءا من النبوة
وفى الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا نوح بن قيس عن عبد الله بن عمران عن عبد الله بن سرجس
عن النبى صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عاصم والصحيح حديث نصر بن على **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع
نا بشر بن المفضل عن قرة بن خالد عن ابى جمرة عن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لاشج عبد القيس ان فيك
خصلتين يحبهما الله الحلم والاناة وفى الباب عن الاشج العصرى **حدثنا** ابو مصعب المدينى نا عبد المهيمن بن عباس
بن سهل بن سعد الساعدى عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاناة من الله والعجلة من الشيطان
هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل العلم فى عبد المهيمن بن عباس وضعفه من قبل حفظه **باب** ما جاء فى الرفق
حدثنا ابن ابى عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن ابن ابى مليكة عن يعلى بن مملك عن ام الدرداء عن ابى الدرداء عن النبى
صلى الله عليه وسلم قال من اعطى حظه من الرفق فقد اعطى حظه من الخير ومن حرم حظه من الرفق فقد حرم حظه من الخير وفى الباب

یہ حدیث غریب ہے اور ابو سنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے ثابت سے اُنہوں نے ابی رافع سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے
اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس حدیث کا **باب** حیا کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے
عبدہ بن سلیمان اور عبد الرحیم اور محمد بن بشر نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہم سے ابو سلمہ نے ابو ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت کا سبب ہے اور بےحیائی ظلم سے ہے اور ظلم دوزخ کا سبب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابی امامہ
اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** آرام اور جلدی کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی نے کہا
حدیث کی ہم سے نوح بن قیس نے عبد اللہ بن عمران سے اُنہوں نے عاصم احول سے اُنہوں نے عبد اللہ بن سرجس مزنی سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے خوبی اور آرام اور میانہ روی نبوت کے چوبیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے نوح بن قیس نے عبد اللہ بن عمران سے اُنہوں نے عبد اللہ بن سرجس سے اُنہوں نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُنہوں نے اسمیں عاصم کا ذکر نہیں کیا اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد اللہ
بن بزیع نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے قرہ بن خالد سے اُنہوں نے ابی جمرہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اشج
عبد القیس سے کہا کہ تجھ میں دو خصلتیں ہیں انکو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے حلم اور میانہ روی۔ اور اس باب میں روایت ہے اشج عصری سے **حدیث**
کی ہم سے ابو مصعب مدینی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد المہیمن بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے کہا
اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آرام اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان سے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور بعض اہل علم نے
عبد المہیمن بن عباس کے حق میں کلام کیا ہے اور حافظہ کی وجہ سے اسکو ضعیف کیا ہے **باب** نرمی کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے
ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے یعلی بن مملک سے اُنہوں نے ام الدرداء سے اُنہوں نے
ابی الدرداء سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی کو نرمی سے حصہ ملا تو وہ بھلائی سے حصہ پا گیا اور جو کوئی نرمی کے حصہ
سے محروم ہوا تو وہ بڑی خیر کے حصے سے محروم ہوا اور اس باب میں روایت ہے

---

[1] یہ کلام ایسا ہے جسکی نکوئی میں شبہ نہو (جلدی کرنا ہی افضل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (انہم کانوا یسارعون فی الخیرات یعنی وہ لوگ نیکیوں پر جلدی کرتے تھے۔ اسکی کاسی
کام میں مناسب ہے جسمیں کچھ شبہ ہو جیسے شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے کہا ہے صبر وہ کر تعجیل کار شیاطین بود

عن عائشة وجرير بن عبد الله وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح **باب** ماجاء في دعوة المظلوم **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن زكريا بن اسحٰق عن يحيى بن عبد الله بن صيفي عن ابي معبد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب هذا حديث حسن صحيح وابو معبد اسمه نافذ وفي الباب عن انس وابي هريرة وعبد الله بن عمرو وابي سعيد **باب** ماجاء في خلق النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة نا جعفر بن سليمان الضبعي عن ثابت عن انس قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فما قال لي اف قط وما قال لشيء صنعته لم صنعته ولا لشيء تركته لم تركته وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم من احسن الناس خلقا وما مسست خزا قط ولا حريرا ولا شيئا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان اطيب من عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن عائشة والبراء هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود انبانا شعبة عن ابي اسحٰق قال سمعت ابا عبد الله الجدلي يقول سألت عائشة عن خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت لم يكن فاحشا ولا متفحشا ولا صخابا في الاسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح هذا حديث حسن صحيح وابو عبد الله الجدلي اسمه عبد بن عبد ويقال عبد الرحمٰن بن عبد **باب** ماجاء في حسن العهد **حدثنا** ابو هشام الرفاعي نا حفص بن غياث عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت ما غرت على احد من ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما بي ان اكون ادركتها وما ذاك الا لكثرة ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم لها وان كان ليذبح الشاة فيتتبع بها صدائق خديجة فيهديها لهن هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ماجاء في معالي الاخلاق **حدثنا** احمد بن الحسن بن خراش البغدادي نا حبان بن هلال نا مبارك بن فضالة

عائشہ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مظلوم کی دعا کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے زکریا بن اسحاق سے اُنسے یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی سے اُنسے ابی معبد سے اُنسے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا مظلوم کی دعا سے بچنا کیونکہ درمیان اسکے اور اللہ کے حجاب نہیں ہے یعنے بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو معبد کا نام نافذ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید رضی اللہ عنہم **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ثابت سے اُنسے انس سے کہا اُنہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دس برس خدمت کی ہے سو مجھے آپ نے کبھی نہیں اُف کہا اور مجھے آپ نے کبھی نہیں کہا کسی چیز کے واسطے کہ میں نے اسکو کیا ہو کہ تو نے اسکو کیوں شروع کیا اور نہ کسی چیز کے واسطے کہ میں نے اسکو ترک کیا ہو کیوں تو نے اسکو ترک کیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اخلاق میں اچھے تھے۔ اور میں نے کبھی خز یا حریر یا کسی چیز کو مس نہیں کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے نرم ہو۔ اور نہ میں نے کبھی کستوری اور عطر کو سونگھا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے پاکیزہ ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور براء سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہ اُنسے سُنا میں نے ابا عبداللہ جدلی سے کہ کہا میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی بابت سوال کیا تو کہا اُنہے نہ نبی صلعم بد فحش جبلی تھا اور نہ کسی اور نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ برائی کے بدلے برائی کی جزا دیتے تھے لیکن معاف کرتے تھے اور درگذر کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور عبدالرحمٰن بن عبد بھی کہا جاتا ہے **باب** اچھے برتاؤ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے کہ حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُنسے اپنے باپ سے اُنسے عائشہ سے کہا اُنہے مجھے نبی صلعم کی کسی بیوی پر غیرت نہیں جسقدر کہ مجھے حضرت خدیجہ پر غیرت آئی ہے حالانکہ میں نے اُنکا زمانہ نہیں پایا اور غیرت کا کوئی سبب نہیں سوائے اسکے کہ نبی صلعم اسکو بہت یاد کرتے تھے اور ذبح کرتے تھے بکری کو تو حضرت خدیجہ کی سہیلیوں کے پیچھے اسکو بھیجتے تھے یعنے انکو ہدیہ بھیجتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** خلق کے درجوں کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن حسن بن خراش بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی ہمسے مبارک بن فضالہ نے

باب ما جاء في ذي الوجهين حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من شر الناس عند الله يوم القيمة ذا الوجهين وفي الباب عن عمار وانس هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء في النمام حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن همام بن الحارث قال مر رجل على حذيفة بن اليمان فقيل له ان هذا يبلغ الامراء الحديث عن الناس فقال حذيفة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يدخل الجنة قتات قال سفيان والقتات النمام هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء في العي حدثنا احمد بن منيع نا يزيد بن هارون عن ابي غسان محمد بن مطرف عن حسان بن عطية عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الحياء والعي شعبتان من الايمان والبذاء والبيان شعبتان من النفاق هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من حديث ابي غسان محمد بن مطرف قال والعي قلة الكلام والبذاء هو الفحش في الكلام والبيان هو كثرة الكلام مثل هؤلاء الخطباء الذين يخطبون فيتوسعون في الكلام ويتفصحون فيه من مدح الناس فيما لا يرضى الله باب ما جاء ان من البيان سحرا حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن زيد بن اسلم عن ابن عمر ان رجلين قدما في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطبا فعجب الناس من كلامهما فالتفت الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان من البيان سحرا وان بعض البيان سحر وفي الباب عن عمار وابن مسعود وعبد الله بن الشخير هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء في التواضع حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله رجلا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وابن عباس وابي كبشة الانماري واسمه عمر بن سعد هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء في الظلم حدثنا عباس العنبري نا ابو داؤد الطيالسي عن عبد العزيز بن عبد الله بن ابي سلمة

باب [illegible] کی بیچ ہے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بہت برے آدمیوں سے دو رُخا ہے اور اس باب میں روایت ہے عمار وانس سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** چغل خور کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے کہا گذرا ایک مرد حذیفہ بن یمان پر سو گذرا تو حذیفہ سے کسی نے کہا کہ یہ شخص امیروں کے پاس لوگوں کی باتیں پہنچاتا ہے سو کہا حذیفہ نے سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تھے کہ بہشت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا کہ سفیان نے قتات کے معنے چغل خور کے کہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** کم گوئی کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے ابی غسان بیٹے محمد بن مطرف کے سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے حیا اور کم گفتگو کرنی یہ دونوں ایمان کی شاخیں ہیں اور بے حیائی اور زبان دراز یہ دونوں نفاق کے شعبے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو اسکو نہیں جانتے مگر ابی غسان بیٹے محمد بن مطرف سے ہی [illegible] کے معنی [illegible] کرتے ہیں اور بذی کے معنے بری بات کرنیکے بیان کے معنے کثرت کلام کا نام ہے مثل ان خطیبوں کے [illegible] وسعت [illegible] اور لوگوں کی فصیح الفاظ سے مدح کرتے ہیں کہ جس سے اللہ راضی نہیں ہوتا ہے اور فرمایا بیشک بعضا [illegible] **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابن عمر سے یہ کہ دو مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] لوگ انکے کلام سے متعجب ہوئے پس حضرت نے ہماری طرف التفات کیا اور فرمایا بیشک بعضا بیان جادو [illegible] ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** تواضع کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے [illegible] ابو ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں گھٹتا [illegible] کسی مرد کے معاف کرنے سے عزت [illegible] کوئی اللہ کے واسطے تواضع نہیں کرتا مگر اللہ تعالی [illegible] عبد الرحمن بن عوف اور ابن عباس اور ابی کبشہ انماری سے رضی اللہ عنہم اور نام اس کا عمر بن سعد ہے یہ حدیث حسن [illegible] **حدیث** کی ہم سے [illegible] عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ

[illegible]

عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الظلم ظلمات يوم القيمة وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وعائشة
وابي موسى وابي هريرة هذا الحديث حسن غريب من حديث ابن عمر **باب** ماجاء في ترك العيب للنعمة **حدثنا** احمد بن محمد
نا عبد الله بن المبارك عن سفيان عن الاعمش عن ابي حازم عن ابي هريرة قال ما عاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما قط كان
اذا اشتهاه اكله والا تركه هذا الحديث حسن صحيح وابو حازم هو الاشجعي واسمه سلمان مولى عزة الاشجعية **باب** ماجاء في
تعظيم المومن **حدثنا** يحيى بن اكثم والجارود بن معاذ قالا نا الفضل بن موسى نا الحسين بن واقد عن اوفى بن دلهم عن نافع عن
ابن عمر قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فنادى بصوت رفيع قال يا معشر من اسلم بلسانه ولم يفض الايمان الى قلبه لا تؤذوا
المسلمين ولا تعيروهم ولا تتبعوا عوراتهم فانه من تتبع عورة اخيه المسلم تتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه ولو في جوف
رحله قال ونظر ابن عمر يوما الى البيت او الى الكعبة فقال ما اعظمك واعظم حرمتك والمومن اعظم حرمة عند الله منك هذا حديث
حسن غريب لا نعرفه الا من حديث الحسين بن واقد وقد روى اسحق بن ابراهيم السمرقندي عن حسين بن واقد نحوه وقد روي عن ابي برزة
الاسلمي عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا **باب** ماجاء في التجارب **حدثنا** قتيبة نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن
دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حليم الا ذو عثرة ولا حكيم الا ذو تجربة هذا الحديث
حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** ماجاء في المتشبع بما لم يعطه **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن عياش عن عمارة
بن غزية عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعطي عطاء فوجد فليجز به ومن لم يجد فليثن فان من اثنى فقد شكر

روایت ہے عبداللہ بن دینار سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ظلم سیاہیاں ہوں گی قیامت کے دن[1] اور اس باب میں
روایت ہے عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی موسی اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ کسی نعمت پر
عیب دھرنا نہیں چاہیے **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے سفیان سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی حازم سے
اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے پر عیب نہیں لگایا جب اسکی خواہش ہوتی تو کھا لیتے ورنہ اسکو ترک
کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو حازم وہ اشجعی ہے اور نام اسکا سلمان ہے جو مولی عزہ اشجعیہ کا ہے **باب** مومن کی تعظیم کے بیان میں **حدیث**
کی ہم سے یحیی بن اکثم اور جارود بن معاذ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن واقد نے اوفی بن دلہم
سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو بلند آواز سے پکار کر کہا اے وہ گروہ جو زبان سے اسلام لایا
ہے اور ابھی ایمان اسکے دل میں نہیں پہنچا مسلمانوں کو جو دل سے ہیں ایذا مت دو اور انکو عیب مت لگاؤ اور اُنکے عیبوں کے پیچھے مت
پڑو کیونکہ جو کوئی کسی بھائی مسلمان کے عیب کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالی اسکے عیب کے پیچھے پڑے گا اور جس کسی کے عیب کے پیچھے اللہ تعالی نے پڑا
تو اسکو رسوا کریگا اگرچہ وہ اپنے گھر کے درمیان چھپا ہوا ہو۔ کہا نافع نے اور ابن عمر نے ایک دن بیت اللہ کی طرف دیکھا یا کہا اُنہوں نے کعبہ
کی طرف (شک راوی) اور کہا کس قدر اللہ نے تیری تعظیم کی ہے اور تیری عزت کو بلند کیا ہے حالانکہ مومن کی عزت اللہ تعالی کے نزدیک تجھ سے
زیادہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حسین بن واقد سے۔ اور روایت کی ہے اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین
بن واقد سے مثل اسکے۔ اور مروی ہے بواسطہ ابی برزہ اسلمی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** تجربوں کے بیان میں **حدیث**
کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن وہب نے عمرو ابن حارث سے اُنہوں نے دراج سے اُنہوں نے ابی الہیثم سے اُنہوں نے ابی سعید سے کہا اُنہوں نے
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہیں ہوتا مگر لغزش کھایا ہوا اور حکیم نہیں ہوتا مگر تجربہ کرنیوالا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر اسی طریق سے **باب** سیری ظاہر کرنا ساتھ اس چیز کے کہ وہ اسکو نہیں **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث
کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے عمارہ بن غزیہ سے اُنہوں نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کسی کو
کچھ دیا گیا پھر وہ غنی ہو گیا تو چاہیے کہ اسکا بدلہ دے اور جو کوئی غنی نہیں ہوا تو چاہیے کہ اسکی ثنا کرے کیونکہ جسنے ثنا کی تو اسنے شکر ادا کیا

[1] یعنے قیامت میں ظالم کے آگے اندھیرے سیاہ اندھیرا ہوگا یعنے جس طرح کہ مومن کے آگے پیچھے داہنے بائیں نور ہوگا اسی طرح سے ایک ظلم کی
سیاہی ... کا موجب ہوگا

ومن كتم فقد كفر ومن تحلى بما لم يعطه كان كلابس ثوبي زور وفي الباب عن اسماء بنت ابي بكر وعائشة هذا حديث حسن غريب
ومعنى قوله ومن كتم فقد كفر يقول كفر تلك النعمة **باب** ما جاء في الثناء بالمعروف **حدثنا** ابراهيم بن سعيد الجوهري والحسين
بن الحسن المروزي بمكة قالا نا الاحوص بن جواب عن سعير بن الخمس عن سليمان التيمي عن ابي عثمان النهدي عن اسامة بن زيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صنع اليه معروف فقال لفاعله جزاك الله خيرا فقد ابلغ في الثناء هذا حديث حسن جيد غريب
لا نعرفه من حديث اسامة بن زيد الا من هذا الوجه وقد روي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **آخر ابواب
البر والصلة** بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب الطب** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الحمية
حدثنا عباس بن محمد الدوري نا يونس بن محمد نا فليح بن سليمان عن عثمان بن عبد الرحمن عن يعقوب بن ابي يعقوب
عن ام المنذر قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه علي ولنا دوال معلقة قالت فجعل رسول الله
صلى الله عليه وسلم يأكل ومعه علي يأكل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي مه مه يا علي فانك ناقه قال فجلس
علي والنبي صلى الله عليه وسلم يأكل قالت فجعلت لهم سلقا وشعيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا علي من هذا
فاصب فانه اوفق لك هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث فليح بن سليمان ويروى هذا عن فليح بن سليمان
عن ايوب بن عبد الرحمن **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر وابو داود قالا نا فليح بن سليمان عن ايوب بن عبد الرحمن عن
يعقوب بن ابي يعقوب عن ام المنذر الانصارية قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر نحو حديث يونس بن محمد عن فليح بن سليمان

اور جسنے چھپایا یعنے شکر وغیرہ اسکا نہ ادا کیا تو ناشکری کی اور جو کوئی آراستہ ہوا ساتھ اس لباس کے جو اسکا نہیں تو وہ مثل دو کپڑے جھوٹ کے
پہننے والے کے ہے[1] اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے اور عائشہ سے - یہ حدیث حسن غریب ہے اور معنے قولہ اور جسنے چھپایا اُ
کفر کیا کے یہ ہیں کہ اسنے اُس نعمت کی ناشکری کی **باب** نیکی کے ساتھ ثنا کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری اور
حسین بن حسن مروزی نے اور انہوں نے مکہ میں سکونت اختیار کی تھی کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے احوص بن جواب نے سعیر بن خمس سے انہوں نے سلیمان تیمی
سے انہوں نے ابی عثمان نہدی سے انہوں نے اسامہ بن زید سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے اُسکے ساتھ نیکی کی تو اسنے نیکی
کرنیوالے سے کہا جزاک اللہ خیرا تو اُسنے ثنا میں مبالغہ کیا یعنے اُسنے اپنا پورا حق ادا کر دیا - اور یہ حدیث حسن جید غریب ہے - نہیں پہچانتے ہم اسکو
مگر اسامہ بن زید کی روایت سے مگر اسی وجہ سے - اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے - **آخر ابواب البر
والصلہ** بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب طب کے** جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** ناموافق چیزوں سے
مخالفت کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے
عثمان بن عبد الرحمن سے انہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب سے انہوں نے ام منذر سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلعم میرے پاس آئے اس حالت میں کہ آپ کے
ساتھ حضرت علی تھے اور ہمارے گھر میں خوشے کھجوروں کے لٹکے ہوئے تھے کہا ام منذر نے سو آنحضرت کھانے شروع کیے اور آپ کے ساتھ
حضرت علی بھی کھانے لگے پس آنحضرت نے حضرت علی سے کہا بس کر بس کر اے علی - تو تو ابھی نقاہت میں ہے یعنے ابھی بیماری سے آرام
ہوا ہے اور اسکی نقاہت باقی ہے کہا انہوں نے سو حضرت علی بیٹھ گئے یعنے کھانا ترک کر دیا اور آنحضرت کھاتے رہے کہا ام منذر نے پھر میں نے انکے واسطے
چقندر اور جو کا کھانا بنایا پس آنحضرت نے کہا اے علی کیا ہی یہ سو تو پہونچ اس سے کہ یہ تیرے حق میں موافق ہے[2] - یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر طریق فلیح بن سلیمان سے - اور مروی ہے یہ بواسطہ فلیح بن سلیمان کے ایوب بن عبد الرحمن سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے
کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے فلیح بن سلیمان نے ایوب بن عبد الرحمن سے انہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب
سے انہوں نے ام منذر انصاریہ سے کہا انہوں نے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پھر انہوں نے مثل حدیث یونس بن محمد کی فلیح بن سلیمان سے ہو ذکر کی

[1] یعنے جو کوئی ایسے کپڑوں سے آراستہ ہو جو اسکے پاس نہیں یعنے جھوٹے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے یعنے ظاہر میں تو آراستہ ہے اور پرہیزگاری کے کپڑے پہنے ہیں اور اسقدر زہد ظاہر کیا ہے
کہ جو اسکے میں اسقدر نہیں تو وہ ایسا شخص ہے کہ جیسے دو جھوٹے کپڑے عاریۃ لیکر پہنے میں ایسے لباس سے کیا آراستہ ہوگا۔ [2] اس سے معلوم ہوا کہ ناموافق چیز سے بیماری میں [illegible]
جانا چاہئے اور موافق چیز کا استعمال کرنا چاہئے [illegible]

إلا أنه قال نعم لك ثلث وقال محمد بن بشار في حديثه حدثني أيوب بن عبد الرحمن هذا حديث جيد غريب **حدثنا** محمد بن يحيى نا
إسحٰق بن محمد الفروي نا إسمعيل بن جعفر عن عمارة بن غزية عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن قتادة بن النعمان أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا أحب الله عبدا حماه الدنيا كما يظل أحدكم يحمي سقيمه الماء وفي الباب عن صهيب وأم المنذر هذا حديث حسن
غريب وقد روي هذا الحديث عن محمود بن لبيد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** علي بن حجر نا إسمعيل بن جعفر عن
عمرو بن أبي عمرو عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن قتادة بن النعمان وقتادة
بن النعمان الظفري هو أخو أبي سعيد الخدري لأمه ومحمود بن لبيد قد أدرك النبي صلى الله عليه وسلم ورآه وهو غلام صغير **باب**
ما جاء في الدواء والحث عليه **حدثنا** بشر بن معاذ العقدي البصري نا أبو عوانة عن زياد بن علاقة عن أسامة بن شريك قال
قالت الأعراب يا رسول الله ألا نتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فإن الله لم يضع داء إلا وضع له شفاء أو دواء إلا داء واحدا فقالوا
يا رسول الله وما هو قال الهرم وفي الباب عن ابن مسعود وأبي هريرة وأبي خزامة عن أبيه وابن عباس هذا حديث حسن صحيح **باب**
ما جاء ما يطعم المريض **حدثنا** أحمد بن منيع نا إسمعيل بن إبراهيم نا محمد بن السائب بن بركة عن أمه عن عائشة قالت كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم إذا أخذ أهله الوعك أمر بالحساء فصنع ثم أمرهم فحسوا منه وكان يقول إنه ليرتو فؤاد الحزين ويسرو عن فؤاد
السقيم كما تسرو إحداكن الوسخ بالماء عن وجهها هذا حديث حسن صحيح وقد روى الزهري عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله
عليه وسلم شيئا من هذا **حدثنا** بذلك الحسين الجريري نا أبو إسحٰق الطالقاني عن ابن المبارك عن يونس عن الزهري عن عروة
عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه حدثنا بذلك الحسين نا أبو إسحٰق **باب ما جاء لا تكرهوا مرضاكم على الطعام والشراب**

دوں کہا اُنہے وہ تیرے لیے ثلث ہے اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں حدیث کی مجھے ایوب بن عبدالرحمن نے۔ یہ حدیث جید غریب ہے۔ **حدیث**
کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن محمد فروی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے اُنہے عاصم بن عمر بن قتادہ
سے اُنہے محمود بن لبید سے اُنہے قتادہ بن نعمان سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اسکو
دنیا سے بچاتا ہے جیسا کہ کوئی تم میں سے اپنے بیمار کو پانی سے بچا رکھتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے صہیب سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے
اور یہ حدیث اسناد مرسل سے بواسطہ محمود بن لبید کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل
بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے اُنہے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنہے محمود بن لبید سے اُنہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اُنے اسمیں قتادہ بن
نعمان کا ذکر نہیں کیا۔ اور قتادہ بن نعمان ظفری وہ ابی سعید خدری کا اخیافی بھائی ہے اور محمود بن لبید نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے اور آپکو
لڑکپن میں دیکھا ہے **باب** دوا اور اسپر رغبت دلانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بشر بن معاذ عقدی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے
زیاد بن علاقہ سے اُنہے اسامہ بن شریک سے کہا اُنے کہ بدویوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم دوا نہ کیا کریں فرمایا آپ نے ہاں اے اللہ کے بندو دوا
کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں رکھی مگر اسکے لیے شفا بنائی ہے یا فرمایا کہ اسکے لیے دوا بنائی ہے مگر ایک بیماری کی دوا نہیں بنائی
سو کہا لوگوں نے یا رسول اللہ اور وہ کیا ہے تو فرمایا آپ نے بڑھاپا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے اور ابی خزامہ سے جو راوی ہیں اپنے
باپ سے اور ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ مریض کو کیا کھلایا جاوے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث
کی ہمسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سائب بن برکہ نے اپنی ماں سے اُنہے عائشہ سے کہا اُنہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اہل میں سے جب کسی کو بخار آتا تو حسا[1] بنانے کا حکم دیتے سو وہ بنایا جاتا پھر آپ ان بیماروں کو حکم دیتے تو وہ اس سے پی جاتے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ بیمار کے دل کو قوت
دیتا ہے اور بیمار کے دل سے بیماری کو دور کرتا ہے جیسا کہ تم میں سے ایک عورت میل اپنے منہ سے پانی کے ساتھ دور کرتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ اور روایت کی ہے زہری نے عروہ سے اُنہے عائشہ سے اُنہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اس حدیث سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے
حسین جریری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحاق طالقانی نے ابن مبارک سے اُنہے یونس سے اُنہے زہری سے اُنہے عروہ سے اُنہے عائشہ سے اُنہے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اس معنے کے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابو اسحاق نے **باب** اس بیان میں کہ اپنے بیماروں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو

[1] حسا۔ ایک چیز ہے مرکب آٹے اور پانی اور گھی اور گوشت سے جیسے رقیق حلوا تیار کرواتے اور بیمار کو پینے کا حکم دیتے ۱۲

حدثنا ابو کریب نا بکر بن یونس بن بکیر عن موسی بن علی عن ابیہ عن عقبۃ بن عامر الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تکرھوا مرضاکم علی الطعام فان اللہ تبارک وتعالیٰ یطعمھم ویسقیھم ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا
الوجہ **باب** ماجاء فی الحبۃ السوداء حدثنا ابن ابی عمر وسعید بن عبد الرحمٰن المخزومی قالا نا سفیان عن الزھری عن ابی سلمۃ
عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بھذہ الحبۃ السوداء فان فیھا شفاء من کل داء الا السام والسام الموت وفی الباب
عن بریدۃ وابن عمر وعائشۃ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء فی شرب ابوال الابل حدثنا الحسن بن محمد الزعفرانی نا عفان
نا حماد بن سلمۃ نا حمید وثابت وقتادۃ عن انس ان ناسا من عرینۃ قدموا المدینۃ فاجتووھا فبعثھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی ابل الصدقۃ وقال اشربوا من ابوالھا والبانھا وفی الباب عن ابن عباس ھذا حدیث حسن صحیح **باب** من قتل نفسہ
بسم او غیرہ حدثنا احمد بن منیع نا عبیدۃ بن حمید عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ اراہ رفعہ قال من قتل نفسہ
بحدیدۃ جاء یوم القیٰمۃ وحدیدتہ فی یدہ یتوجأ بھا فی بطنہ فی نار جھنم خالدا مخلدا ابدا ومن قتل نفسہ بسم فسمہ فی یدہ یتحساہ فی
نار جھنم خالدا مخلدا ابدا حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود عن شعبۃ عن الاعمش قال سمعت ابا صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل نفسہ بحدیدۃ فحدیدتہ فی یدہ یجاء بھا فی بطنہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا ومن قتل
نفسہ بسم فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا ومن تردی من جبل فقتل نفسہ فھو یتردی فی نار جھنم خالدا
مخلدا فیھا ابدا حدثنا محمد بن العلاء نا وکیع وابو معٰویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نحو حدیث شعبۃ عن الاعمش ھذا حدیث صحیح وھو اصح من الحدیث الاول ھکذا روی ھذا الحدیث عن الاعمش

حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن یونس بن بکیر نے انہوں نے موسی بن علی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے
کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیماروں کو کھانے پر مجبور مت کرو کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ انکو کھلاتا ہی اور پلاتا ہی۔ یہ حدیث
حسن غریب ہو نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **باب** شونیز کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور سعید بن عبد الرحمٰن مخزومی
نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو شونیز
یعنے کلونجی کو کیونکہ اسمین ہر بیماری سے شفا ہی مگر موت سے اور سام کے معنے موت کے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہی بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ
سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اونٹوں کے پیشاب پینے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا
حدیث کی ہمسے عفان نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید اور ثابت اور قتادہ نے انس سے یہ کہ چند آدمی قبیلہ
عرینہ سے مدینہ میں آئے سو انہوں نے اسکی آب وہوا کو ناموافق پایا پس آنحضرت نے انکو صدقہ کے اونٹوں میں بھیجدیا اور فرمایا انکا دودھ
اور پیشاب پیو اور اس باب میں روایت ہی ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اس شخص کے بیان میں جو اپنی جان کو زہر
وغیرہ سے قتل کرے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے
ابی ہریرہ سے میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے اسکو مرفوع کیا ہی کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنی جان کو لوہے سے قتل کریگا آویگا وہ قیامت کے
دن اس حالت میں کہ لوہا اسکے ہاتھ میں ہوگا۔ اسکے ساتھ اپنے پیٹ کو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ابد الآباد چبھوئیگا۔ اور جو کوئی اپنی جان کو
زہر سے قتل کریگا۔ زہر اسکا اسکے ہاتھ میں ہوگا اسکو وہ دوزخ کی آگ میں ابد الآباد پیئے گا۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو داود نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابا صالح سے انہوں نے ابا ہریرہ سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی اپنی جان کو لوہے سے قتل کریگا سو وہی لوہا اسکے ہاتھ میں ہوگا اسکو اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ابد الآباد چبھوئیگا
اور جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کریگا پس زہر اسکے ہاتھ میں ہوگا اسکو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ابد الآباد پیئے گا۔ اور جو کوئی اپنی جان
کو پہاڑ سے گرکر قتل کریگا سو وہ ہمیشہ ابد الآباد دوزخ کی آگ میں گرایا جائیگا۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع
اور ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث شعبہ کے جو اعمش سے ہی
یہ حدیث صحیح ہی اور یہ پہلی حدیث سے زیادہ صحیح ہی۔ ایسا ہی یہ حدیث مروی ہی اعمش سے

عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وروی محمد بن عجلان عن سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال من قتل نفسه بسم عذب فی نار جهنم ولم یذکر فیه خالدا مخلدا فیها ابدا وهکذا رواه ابو الزناد
عن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم وهذا اصح لان الروایات انما تجیٔ بان اهل التوحید یعذبون فی النار ثم
یخرجون منها ولا یذکر انهم یخلدون فیها حدثنا سوید بن نصر نا عبد الله بن المبارک عن یونس بن ابی اسحٰق عن مجاهد
عن ابی هریرة قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدواء الخبیث یعنی السم **باب** ما جاء فی کراهیة التداوی بالمسکر
حدثنا محمود بن غیلان نا ابو داود عن شعبة عن سماک انه سمع علقمة بن وائل عن ابیه انه شهد النبی صلی الله علیه وسلم
وساله سوید بن طارق او طارق بن سوید عن الخمر فنهاه فقال انا لنتداوی بها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انها لیست بدواء ولکنها داء حدثنا محمود نا النضر وشبابة عن شعبة بمثله قال محمود قال النضر طارق بن سوید
وقال شبابة سوید بن طارق هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی السعوط حدثنا محمد بن مدویه
نا عبد الرحمن بن حماد نا عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان خیر
ما تداویتم به السعوط واللدود والحجامة والمشی فلما اشتکی رسول الله صلی الله علیه وسلم لده اصحابه فلما فرغوا
قال لدوهم قال فلدوا کلهم غیر العباس حدثنا محمد بن یحیی نا یزید بن هارون نا عباد بن منصور عن عکرمة عن ابن عباس

اُسنے روایت کی ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے اُسنے
ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جو کوئی اپنی جان کو زہر سے قتل کریگا وہ دوزخ کی آگ میں عذاب دیا جائیگا۔
اور اُسنے اس روایت میں ہمیشہ ابدالآباد کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو ابو الزناد نے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ
سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور یہ بہت صحیح ہے کیونکہ[1] اور روایات اس باب میں مروی ہیں کہ اہل توحید آگ میں عذاب
دیے جاویں گے پھر اس سے نکالے جاوینگے۔ اور یہ مذکور نہیں کہ وہ اسمیں ہمیشہ رہینگے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے
کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے یونس بن ابی اسحٰق سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے خبیث دوائی سے
آنحضرت نے منع کیا ہے یعنی زہر سے **باب** اس بیان میں کہ مسکر کے ساتھ دوائی منع ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی
ہمسے ابو داود نے شعبہ سے اُسنے سماک سے یہ کہ سنا اُسنے علقمہ بن وائل سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے یہ کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے سوید بن طارق یا طارق بن سوید نے (شک راوی) شراب کی بابت سوال کیا سو آپ نے اسکو منع کیا
پس کہا اُسنے ہم تو اس سے دوائی کرتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دوا نہیں لیکن بیماری ہے **حدیث** کی ہمسے
محمود نے کہا حدیث کی ہمسے نضر اور شبابہ نے شعبہ سے مثل اسکے۔ کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن
طارق۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** سعوط کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن حماد نے
کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر
ان چیزوں کا کہ جس سے تم دوائی کرتے ہو سعوط[2] ہے اور لدود اور سینگی اور مسہل سو جب آنحضرت بیمار ہوئے تو آپ کے اصحاب نے
آپ کو لدود کیا پس جب وہ فارغ ہوئے تو فرمایا آپ نے سب کو لدود کرو سو سب کو سوائے عباس کے لدود کیا گیا **حدیث** کی
ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن منصور نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے

[1] یعنی ماسوائے صحت سند کے یہی وجہ اس حدیث کی زیادہ صحت کی ہے تو یہ کافی نہیں ہو سکتی جو ذکر کیا ہے یا یہ کہ قتل نفس کا پیشہ جو کوئی اپنی جان کو قتل کریگا وہ ہمیشہ
ابدالآباد دوزخ میں رہیگا یہ وجہ [illegible] ہے کہ وہ شخص لائق اس کے ہے کہ ہمیشہ دوزخ میں رکھا جاوے یہ معنے نہیں کہ وہ دوزخ میں رہیگا ۱۲ [2] سعوط اُس
دوائی کو بولتے ہیں جو ناک میں چڑھائی جاوے اور لدود وہ دوائی ہے جو بیمار کو سیپ وغیرہ کے ذریعہ سے منہ کی ایک جانب سے پلائی جاوے اور جب آنحضرت کو سخت بیماری ہوئی
اور بیہوش ہوگئے تو لوگوں نے آپ کو لدود کیا اسی اثناء میں حضرت عباس بھی تشریف لے آئے تھے انکے بعد [illegible] نے آپ کو لدود کیا جب
آنحضرت ہوش میں آئے تو اس تکلیف کے غصہ کے سبب سے آپ نے حکم دیا کہ سب کو لدود کیا جاوے بجز آپ کے چچا کے سب کو سوائے حضرت عباس کے لدود کیا گیا اور
اسواسطے نہ کیا گیا کہ آنحضرت کو یہ گمان ہوا کہ موجود نہ تھے یا اس وجہ سے کہ وہ عالم تھے یا اعتبار ان کی تعظیم کے ۱۲

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر ما تداویتم به اللدود والسعوط والحجامة والمشی وخیر ما اکتحلتم به الاثمد فانه یجلو البصر وینبت الشعر قال وکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکحلة یکتحل بها عند النوم ثلاثا فی کل عین هذا حدیث حسن غریب وهو حدیث عباد بن منصور **باب** ما جاء فی کراهیة الکی **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الکی قال فابتلینا فاکتوینا فما افلحنا ولا انجحنا هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** عبد القدوس بن محمد نا عمرو بن عاصم نا همام عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصین قال نهینا عن الکی وفی الباب عن ابن مسعود وعقبة بن عامر وابن عباس هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الرخصة فی ذلک **حدثنا** حمید بن مسعدة نا یزید بن زریع نا معمر عن الزهری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعد بن زرارة من الشوکة وفی الباب عن ابی وجابر هذا حدیث حسن غریب **باب** ما جاء فی الحجامة **حدثنا** عبد القدوس بن محمد نا عمرو بن عاصم نا همام وجریر بن حازم قالا نا قتادة عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتجم فی الاخدعین والکاهل وکان یحتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدی وعشرین وفی الباب عن ابن عباس ومعقل بن یسار هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** احمد بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی نا محمد بن فضیل نا عبد الرحمن بن اسحاق عن القاسم بن عبد الرحمن هو ابن عبد اللہ بن مسعود عن ابیه عن ابن مسعود قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلة اسری به انه لم یمر علی ملاء من الملائکة الا امروه ان مر امتک بالحجامة هذا حدیث حسن غریب من حدیث ابن مسعود **حدثنا** عبد بن حمید نا النضر بن شمیل نا عباد بن منصور قال سمعت عکرمة قال کان لابن عباس غلمة ثلثة حجامون فکان اثنان یغلان علیه وعلی اهله وواحد یحجمه ویحجم اهله قال

کہا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر ان چیزوں کا کہ جن سے تم دوا کرتے ہو لدود ہی اور سعوط اور سینگی اور مسہل - اور بہتر ان چیزوں کا کہ جن سے تم سرمہ بناتے ہو اثمد ہی (ایک عمدہ قسم کا سیاہ پتھر ہی) کیونکہ آنکھوں کو جلا دیتا ہی اور بالوں کو اگاتا ہی - کہا ابن عباس نے اور آنحضرت کے پاس ایک سرمہ دان تھا اس میں سے سونے کے وقت ہر ایک آنکھ میں تین تین سلائی لگاتے تھے یہ حدیث حسن غریب ہی اور یہ حدیث عباد بن منصور کی ہی **باب** داغ لگانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ لگانے سے منع کیا ہی کہا راوی نے پس ہم بیمار ہوے تو داغ لگایا سو ہم نے نہ فلاح پائی اور نہ خلاصی پائی یہ حدیث حسن صحیح ہی **حدیث** کی ہم سے عبد القدوس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے ہم داغ لگانے سے منع کئے گئے ہیں - اور اس باب میں روایت ہی ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم - یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** اس کی رخصت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن زرارہ کو سرخ باد سے داغ لگوایا اور اس باب میں روایت ہی ابی اور جابر سے یہ حدیث حسن غریب ہی - **باب** سینگی کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد القدوس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام اور جریر بن حازم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے قتادہ نے انس سے کہا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم دو رگوں میں جو جانب گردن میں ہیں لگواتے تھے اور شانوں کے بیچ میں سینگی لگواتے تھے - اور سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں کو سینگی لگواتے تھے - اور اس باب میں روایت ہی ابن عباس اور معقل بن یسار سے یہ حدیث حسن غریب ہی **حدیث** کی ہم سے احمد بن بدیل بن قریش یامی کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن اسحٰق نے قاسم بن عبد الرحمن سے وہ عبد اللہ بن مسعود کا بیٹا ہی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن مسعود سے کہا انہوں نے آنحضرت نے معراج کی رات کی بات کی کہ میں جونسی جماعت فرشتوں پر گذرا تو انہوں نے مجھے یہی امر کیا کہ اپنی امت کو سینگی کا حکم دیجئے - یہ حدیث حسن غریب ہی طریق ابن مسعود سے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہم سے عباد بن منصور نے کہا سنا میں نے عکرمہ سے کہا انہوں نے تھے ابن عباس کے تین غلام تھے وہ تینوں ہی حجام تھے سو دو ان میں کے مزدوری کرتے تھے اور ایک ان میں کا ان کی حجامت کرتا تھا اور ان کے اہل کی - کہا راوی نے

وقال ابن عباس قال نبي الله نعم العبد الحجام يذهب بالدم ويخف الصلب ويجلو عن البصر وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث عرج به ما مر على ملأ من الملائكة الا قالوا عليك بالحجامة وقال ان خير ما تحتجمون فيه يوم سبع عشرة ويوم تسع عشرة ويوم احدى وعشرين وقال ان خير ما تداويتم به السعوط واللدود والحجامة والمشي وان رسول الله صلى الله عليه وسلم لده العباس واصحابه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لدني فكلهم امسكوا فقال لا يبقى احد ممن في البيت الا لد غير عمه العباس قال النضر اللدود الوجور وفي الباب عن عائشة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عباد بن منصور **باب** ما جاء في التداوي بالحناء **حدثنا** احمد بن منيع نا حماد بن خالد الخياط نا فائد مولى لآل ابي رافع عن علي بن عبيد الله عن جدته وكانت تخدم النبي صلى الله عليه وسلم قالت ما كان يكون برسول الله صلى الله عليه وسلم قرحة ولا نكبة الا امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اضع عليها الحناء هذا حديث غريب انما نعرفه من حديث فائد وروى بعضهم عن فائد فقال عن عبيد الله بن علي عن جدته سلمى وعبيد الله بن علي اصح **حدثنا** محمد بن العلاء نا زيد بن حباب عن فائد مولى عبيد الله بن علي عن مولاه عبيد الله بن علي عن جدته عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه **باب** ما جاء في كراهية الرقية **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن منصور عن مجاهد عن عقار بن المغيرة بن شعبة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكتوى او استرقى فهو بريء من التوكل

اور کہا ابن عباس نے کہ کہا اللہ کے نبی نے اچھا آدمی وہ ہے جو حجام ہو خون کو لیجاتا ہے اور پیٹھ کو ہلکا کرتا ہے اور آنکھ کو جلا دیتا ہے اور کہا ابن عباس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی تو آپ جس جماعت پر فرشتوں کی گذرے تو انھوں نے کہا لازم پکڑو سینگی کو اور فرمایا بہتر ان دنوں کا کہ جس میں تم سینگی لگواتے ہو سترھویں اور انیسویں اور اکیسویں تاریخ ہے اور فرمایا کہ بہتر ان چیزوں کا کہ جس سے تم دوا کرتے ہو سعوط اور لدود اور سینگی اور مسہل ہے۔ اور آنحضرت کو حضرت عباس اور آپ کے صحابہ نے لدود کیا سو فرمایا آپ نے مجھے کسنے لدود کیا ہے سو سب کے سب خاموش ہوگئے پس فرمایا آنحضرت نے کوئی شخص ان میں سے جو گھر میں ہیں باقی نہ چھوڑا جاوے مگر لدود کیا جاوے سوائے آپ کے چچا عباس کے ۔ اور کہا نضر نے لدود وہ چیز ہے جو بیمار کو منہ کی جانب سے سیپ وغیرہ کے ذریعہ سے پلائی جاوے ۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ سے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عباد بن منصور سے **باب** مہندی کے ساتھ دوا کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن خالد خیاط نے کہا حدیث کی ہمسے فائد نے جو آل ابی رافع کا غلام ہے اُسنے علی بن عبید اللہ سے اُسنے اپنی دادی سے اور وہ آنحضرت کی خدمت کرتی تھی کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو کوئی چوٹ یا زخم ہوتا تو مجھے اُس پر مہندی رکھنے کا حکم دیتے یہ حدیث غریب ہے ہم تو اسکو فقط طریق فائد سے ہی پہچانتے ہیں اور بعض نے فائد سے روایت کی ہے اور کہا کہ یہ روایت ہے عبید اللہ بن علی سے اُسنے روایت کی اپنی دادی سے اور عبید اللہ بن علی صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن علا نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے فائد سے جو عبید اللہ بن علی کا غلام ہے اُسنے اپنے مولی عبید اللہ بن علی سے اُسنے اپنی دادی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ساتھ اسکے معنی کے **باب** رقیہ[1] کی کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے مجاہد سے اُسنے عقار بن مغیرہ بن شعبہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے داغ لگایا یا رقیہ کرایا تو وہ توکل سے بری ہے

[1] رقیہ تعویذ وغیرہ کو بولتے ہیں جو کسی بیمار کے واسطے کیا جاتا ہے [illegible] اس باب میں دونوں قسم کی حدیثیں ہیں بعض میں ممانعت کی وجہ ان میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ اگر غیر زبان عربی یا سوائے کلام اللہ کے ہو [illegible] مکروہ ہے [illegible] مکروہ نہیں ہے [illegible] زبان عربی کی یا کلام اللہ کی تخصیص [illegible] گروہ [illegible] جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں یعنی رقیہ نہیں کرتے [illegible]

وفی الباب عن ابن مسعود وابن عباس وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح **باب** الرخصة فی ذلك **حدثنا**
عبدة بن عبد الله الخزاعی نا معاوية بن هشام عن سفيان عن عاصم الاحول عن عبد الله بن الحارث عن انس ان
رسول الله صلی الله عليه وسلم رخص فی الرقية من الحمة والعين والنملة **حدثنا** محمود بن غيلان نا يحيی بن آدم
وابو نعيم قالا نا سفيان عن عاصم عن يوسف بن عبد الله بن الحارث عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله عليه
وسلم رخص فی الرقية من الحمة والنملة وهذا عندی اصح من حديث معاوية بن هشام عن سفيان وفی الباب
عن بريدة وعمران بن حصين وجابر وعائشة وطلق بن علی وعمرو بن حزم وابی خزامة عن ابيه **حدثنا** ابن ابی عمر نا
سفيان عن حصين عن الشعبی عن عمران بن حصين ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا رقية الا من عين او حمة
وروی شعبة هذا الحديث عن حصين عن الشعبی عن بريدة **باب** ما جاء فی الرقية بالمعوذتين **حدثنا** هشام بن
يونس الكوفی نا القاسم بن مالك المزنی عن الجريری عن ابی نضرة عن ابی سعيد قال كان رسول الله صلی الله عليه وسلم
يتعوذ من الجان وعين الانسان حتی نزلت المعوذتان فلما نزلتا اخذ بهما وترك ما سواهما وفی الباب عن انس
قال ابو عيسی هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء فی الرقية من العين **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفيان عن عمرو
بن دينار عن عروة وهو ابن عامر عن عبيد بن رفاعة الزرقی ان اسماء بنت عميس قالت يا رسول الله ان ولد جعفر تسرع
اليهم العين افاسترقی لهم قال نعم فانه لو كان شیء سابق القدر لسبقته العين وفی الباب عن عمران بن حصين و
بريدة هذا حديث حسن صحيح وقد روی هذا عن ايوب عن عمرو بن دينار عن عروة بن عامر عن عبيد بن رفاعة عن
اسماء بنت عميس عن النبی صلی الله عليه وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اسکی رخصت
کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُنہوں نے عاصم احول
سے اُنہوں نے عبداللہ بن حارث سے اُنہوں نے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رقیہ میں بچھو کے کاٹنے اور نظر اور پھنسیوں سے
جو جنب میں نکلتی ہیں رخصت دی ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن آدم اور ابو نعیم نے کہا دونوں نے
حدیث کی ہم سے سفیان نے عاصم سے اُنہوں نے یوسف بن عبد اللہ بن حارث سے اُنہوں نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے رقیہ میں بچھو کے کاٹنے اور پھنسیوں سے جو جنب میں نکلتی ہیں رخصت دی ہے۔ اور یہ میرے نزدیک معاویہ بن ہشام کی حدیث
سے جو سفیان سے ہے زیادہ صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو
بن حزم سے اور ابی خزامہ سے جو راوی ہے اپنے باپ سے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے حصین
سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رقیہ جائز نہیں مگر نظر اور بچھو کے کاٹے
سے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو حصین سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے بریدہ سے **باب** بیان میں رقیہ کے ساتھ دونوں
سورتیں معوذتین کے **حدیث** کی ہم سے ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن مالک مزنی نے جریری سے اُنہوں نے ابی نضرہ سے
اُنہوں نے ابی سعید سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں اور انسان کی نظر سے تا آنکہ دونوں سورتیں معوذات نازل ہوئیں سو جب
یہ نازل ہوئیں تو آپ نے (پناہ مانگنے کے واسطے) ان دونوں کو پکڑ لیا اور ماسوائے ان دونوں کے (اور آیات وغیرہ کو کہ جنکے ساتھ پناہ مانگتے تھے) چھوڑ دیا
اور اس باب میں روایت ہے انس سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** بیان میں رقیہ کے نظر سے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر
نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عروہ سے اور وہ ابن عامر ہیں اُنہوں نے عبید بن رفاعہ زرقی سے یہ کہ اسماء بنت عمیس نے کہا یا
رسول اللہ جعفر کی اولاد کو نظر بہت جلد لگ جاتی ہے کیا میں انکے واسطے رقیہ کروں فرمایا آپ نے ہاں۔ پس اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی
ہوتی تو بیشک نظر اس سے سبقت لے جاتی۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور بریدہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے
یہ حدیث ایوب سے اُنہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عروہ ابن عامر سے اُنہوں نے عبید بن رفاعہ سے اُنہوں نے اسماء بنت عمیس سے اُنہوں نے نبی صلعم سے

حدثنا بذلك الحسن بن علی الخلال نا عبد الرزاق عن معمر عن ایوب بهذا حدثنا محمود بن غیلان نا عبد الرزاق ویعلی عن سفیان عن منصور عن المنهال بن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین یقول اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ویقول ھکذا کان ابراھیم یعوذ اسحق واسمعیل حدثنا الحسن بن علی الخلال نا یزید بن ھارون وعبد الرزاق عن سفیان عن منصور نحوہ بمعناہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان العین حق حدثنا ابو حفص عمرو بن علی نا یحیی بن کثیر نا ابو غسان العنبری نا علی بن المبارک عن یحیی بن ابی کثیر قال ثنی حیۃ بن حابس التمیمی ثنی ابی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا شیٔ فی الھام والعین حق حدثنا احمد بن الحسن بن خراش البغدادی نا احمد بن اسحق الحضرمی نا وھیب عن ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان شیٔ سابق القدر لسبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا وفی الباب عن عبد اللہ بن عمرو وھذا حدیث صحیح وحدیث حیۃ بن حابس حدیث غریب وروی شیبان عن یحیی بن ابی کثیر عن حیۃ بن حابس عن ابیہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی بن المبارک وحرب بن شداد لا یذکران فیہ عن ابی ھریرۃ **باب** ماجاء فی اخذ الاجر علی التعوید

حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُنہوں نے ایوب سے ساتھ اسکے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق اور یعلی نے سفیان سے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے منہال بن عمرو سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین کے واسطے پناہ مانگتے تھے فرماتے میں تمہارے لیے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے کلموں کے جو پورے ہیں یعنی انمیں نقص نہیں ہر شیطان وسواس ڈالنے والے سے اور ہر نظر مس کرنے والے سے۔ اور فرماتے آنحضرت کہ اسیطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اسحق اور اسمٰعیل علیہما السلام کے واسطے پناہ مانگتے تھے۔ **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون اور عبد الرزاق نے سفیان سے اُنہوں نے منصور سے مثل اسکے ساتھ اسکے معنی کے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ نظر حق ہے **حدیث** کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن کثیر نے کہا حدیث کی ہم سے ابو غسان عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے کہا حدیث کی مجھے حیہ بن حابس تمیمی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہ سنا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہامہ میں کچھ چیز نہیں ہے اور نظر حق ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن حسن بن خراش بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن اسحق حضرمی نے کہا حدیث کی ہم سے وہیب نے ابن طاؤس سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی چیز قدر سے سبقت لیجانے والی ہوتی تو البتہ نظر اُس سے سبقت لیجاتی اور جب تم سے کوئی غسل کی خواہش کرے تو غسل کرلو۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیہ بن حابس کی غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے حیہ بن حابس سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد انمیں ابو ہریرہ سے ذکر نہیں کرتے **باب** تعویذ پر مزدوری لینے کے بیان میں

لہ ہام رات کے جانوروں سے ایک جانور کا نام ہے۔ عرب کے لوگ اس سے بدفالی لیتے تھے اُنکا یہ اعتقاد تھا کہ جو شخص قتل کیا جاوے اور اُسکا بدلہ خون کا نہ لیا جاوے وہ جانور ہو جاتا ہے اور کہتا پھرتا ہے کہ میرا خون دو۔ جب اسکا خون لیا جاتا ہے وہ جانور اڑ جاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ اُنکا اعتقاد تھا کہ میت کی ہڈیاں بوسیدہ ہوکر یہ جانور بن جاتا ہے اور اُڑتا پھرتا ہے آنحضرت نے اسکی نفی فرمائی کہ یہ کوئی چیز نہیں بلکہ صرف لوگوں کا وہم اعتقاد ہے۔ عہ یعنی اگر کوئی چیز ایسی ہوتی کہ بغیر تقدیر کے مؤثر ہو تو وہ نظر ہوتی لیکن کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے اور یہ الفاظ آنحضرت نے نظر کی نہایت تاثیر کے واسطے فرمائے ہیں تاکہ لوگ بد نظروں سے محفوظ رہیں اور جب کوئی شخص کہ جسکو نظر لگ گئی ہو وہ تم کو کہے کہ غسل کرو کہ میں اُس پانی سے نہاؤں تو تم اسکی بات کو قبول کرو۔ انکی عادت تھی کہ جب کسی کو نظر لگ جاتی تو وہ پانی ایک پیالہ میں اُسکے پاس لاتے جسکی نظر لگی ہے اور وہ اسمیں اپنا ہاتھ داخل کرتا اور کلی کرکے اسمیں ڈالتا پھر اسمیں اپنا منہ دھوتا پھر اپنے بائیں ہاتھ کو داخل کرتا اور اپنے داہنے گھٹنے پر پانی ڈالتا پھر داہنے ہاتھ کو داخل کرکے بائیں گھٹنے پر پانی ڈالتا پھر بائیں کو داخل کرکے داہنے گھٹنے پر ڈالتا پھر داہنے کو بائیں گھٹنے پر ڈالتا پھر ازار کے اندر کا حصہ دھوتا اور پیالہ زمین پر نہ رکھتا پھر جسکو نظر لگی ہے اسکے سر پر پیچھے سے یکدم ڈالتا پھر وہ اللہ کے حکم سے اچھا ہو جاتا۔ ۱۲

حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن جعفر بن اياس عن ابي نضرة عن ابي سعيد قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم في سرية فنزلنا بقوم فسألناهم القرى فلم يقرونا فلدغ سيدهم فأتونا فقالوا هل فيكم من يرقي من العقرب قلت نعم
انا ولكن لا ارقيه حتى تعطونا غنما قالوا فانا نعطيكم ثلاثين شاة فقبلنا فقرأت عليه الحمد سبع مرات فبرأ وقبضنا الغنم قال
فعرض في انفسنا منها شيء فقلنا لا تعجلوا حتى تأتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلما قدمنا عليه ذكرت له الذي
صنعت قال وما علمت انها رقية اقبضوا الغنم واضربوا لي معكم بسهم هذا حديث حسن صحيح و ابو نضرة اسمه المنذر بن مالك
بن قطعة ورخص الشافعي للمعلم ان يأخذ على تعليم القرآن اجرا ويرى له ان يشترط على ذلك واحتج بهذا الحديث وروى
شعبة و ابو عوانة وغير واحد عن ابي المتوكل عن ابي سعيد هذا الحديث حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا
عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة نا ابو بشر قال سمعت ابا المتوكل يحدث عن ابي سعيد ان ناسا من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم مروا بحي من العرب فلم يقروهم ولم يضيفوهم فاشتكى سيدهم فأتونا فقالوا هل عندكم دواء قلنا
نعم ولكنكم لم تقرونا ولم تضيفونا فلا نفعل حتى تجعلوا لنا جعلا فجعلوا على ذلك قطيعا من غنم فجعل رجل منا
يقرأ عليه بفاتحة الكتاب فبرأ فلما اتينا النبي صلى الله عليه وسلم ذكرنا ذلك له قال وما يدريك انها رقية ولم يذكر
نهيا منه وقال كلوا واضربوا لي معكم بسهم هذا حديث صحيح وهذا اصح من حديث الاعمش عن جعفر بن اياس
وهكذا روى غير واحد هذا الحديث عن ابي بشر جعفر بن ابي وحشية عن ابي المتوكل عن ابي سعيد وجعفر بن اياس
هو جعفر بن ابي وحشية **باب ما جاء في الرقى والادوية** حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن ابي خزامة عن ابيه

حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے جعفر بن ایاس سے اُنہوں نے ابی نضرہ سے اُنہوں نے ابی سعید سے کہا
بھیجا ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا سو ہم ایک قوم کے یہاں اُترے اور اُن سے مہمانی کا سوال کیا پس انہوں نے ہمکو مہمان
نہ بنایا پس اُنکے سردار کو کسی چیز نے کاٹ کھایا پھر وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی شخص ہے جو بچھو کا منتر جانتا ہو میں نے کہا ہاں میں
ہوں لیکن میں منتر نہیں پڑھتا یہاں تک کہ تم ہمکو بکریاں دو کہا انھوں نے ہم تمکو تیس بکریاں دیتے ہیں پس ہمنے قبول کر لیا اور اسپر میں نے سورہ الحمد
سات مرتبہ پڑھی سو وہ اچھا ہوگیا اور ہمنے بکریوں کو قبض کر لیا۔ کہا اُسنے پھر ہمارے دل میں اُن بکریوں سے کچھ کھٹکا پیدا ہوا اور ہمنے
آپس میں کہا کہ جلدی مت کرو حتی کہ آنحضرت کے پاس چلو کہا اُسنے سو جب ہم آپکے پاس آئے تو میں نے وہی ذکر کیا جو کہ میں نے کیا تھا فرمایا آپ نے
تعجب سے کس چیز نے تجھے بتلایا تھا کہ یہ رقیہ ہے۔ بکریوں کو قبض کر لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ مقرر کرو (یہ اسواسطے فرمایا کہ اُنکا وہم رفع
ہوجاوے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔ اور امام شافعی نے معلم کے واسطے رخصت دی ہے کہ قرآن کے
پڑھانے کی مزدوری لیلے اور امام شافعی اسپر شرط کر لینے کو بھی جائز رکھتے ہیں اور انھوں نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے۔ اور روایت کیا ہے
شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ نے بواسطہ ابی المتوکل کے ابی سعید سے اس حدیث کو **حدیث** کی ہمسے ابو موسی یعنے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی
ہمسے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بشر نے کہا سنا میں نے ابا المتوکل سے کہ حدیث کرتا تھا
ابی سعید سے کہ چند لوگ آنحضرت کے صحابہ سے ایک عرب کے قبیلے پر گذرے سو انھوں نے اُنکو مہمان نہ بنایا اور نہ اُنکی ضیافت کی۔ پس
اتفاقاً اُنکا سردار بیمار ہوگیا سو وہ ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تمہارے پاس کوئی دوائی ہے ہمنے کہا ہاں لیکن تمنے ہمکو مہمان نہیں بنایا
اور نہ ہماری ضیافت کی سو ہم بھی دوائی نہیں کرتے تاکہ ہمارے لئے مزدوری مقرر کرو پس انھوں نے اُسپر بکریوں کا ریوڑ مقرر کیا سو ایک آدمی
ہم میں سے اُسپر فاتحۃ الکتاب پڑھتا رہا پس وہ اچھا ہوگیا۔ پس جب ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ہمنے آپ کے آگے یہ ذکر کیا فرمایا
آپ نے کس چیز نے تجھے بتلایا تھا کہ یہ رقیہ ہے اور آپ نے نہ یہ بات منع کرنیکے واسطے فرمائی تھی۔ اور فرمایا آپ نے کہ کھاؤ اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ
مقرر کرو یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ بہت صحیح ہے حدیث اعمش سے جو جعفر بن ایاس سے ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو
ابی بشر یعنے جعفر بن ابی وحشیہ سے اُنہوں نے روایت کی ابی المتوکل سے اُنہوں نے ابی سعید سے۔ اور جعفر بن ایاس وہ جعفر بن ابی وحشیہ ہی ہے
باب رقیہ اور دوائی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُنہوں نے ابی خزامہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے

قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ارأیت رقی نسترقیها ودواء نتداوی به وتقاة نتقیها هل ترد من
قدر الله شیئاً قال هی من قدر الله هذا حدیث حسن ۔ حدثنا سعید بن عبد الرحمن نا سفیان عن الزهری عن ابن ابی خزامة
عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه وقد روی عن ابن عیینة کلتا الروایتین فقال بعضهم عن ابی خزامة عن
ابیه وقال بعضهم عن ابن ابی خزامة عن ابیه وقد روی غیر ابن عیینة هذا الحدیث عن الزهری عن ابی خزامة عن ابیه
وهذا اصح ولا نعرف لابی خزامة غیر هذا الحدیث **باب** ما جاء فی الکماة والعجوة **حدثنا** ابو عبیدة بن ابی السفر
ومحمود بن غیلان قالا نا سعید بن عامر عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العجوة من الجنة
وفیها شفاء من السم والکماة من المن وماؤها شفاء للعین وفی الباب عن سعید بن زید وابی سعید وجابر هذا حدیث حسن غریب من
هذا الوجه لا نعرفه من حدیث محمد بن عمرو الا من حدیث سعید بن عامر **حدثنا** ابو کریب نا عمر بن عبید الطنافسی
عن عبد الملک بن عمیر ح وثنا محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عبد الملک بن عمیر عن عمرو بن حریث عن سعید بن زید عن النبی صلی
الله علیه وسلم قال الکماة من المن وماؤها شفاء للعین هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثنی ابی
عن قتادة عن شهر بن حوشب عن ابی هریرة ان ناسا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قالوا الکماة جدری الارض
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الکماة من المن وماؤها شفاء للعین والعجوة من الجنة وهی شفاء من السم هذا حدیث حسن

کہا اُس نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جسمیں میں نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے کہ دم جو ہم کیا کرتے ہیں اور جس سے
دوائی کرتے ہیں اور ڈھال کہ جس سے ہم بچاؤ کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کچھ دفع کرتی ہیں فرمایا آپ نے یہ
بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں یہ حدیث حسن ہے ۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے
اُس نے ابن ابی خزامہ سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ۔ اور یہ دونوں روایتیں ابن عیینہ سے
مروی ہیں سو بعض نے کہا کہ یہ روایت بواسطہ ابی خزامہ کے اُنکے باپ سے مروی ہے ۔ اور کہا بعض نے بواسطہ ابن ابی خزامہ کے
اُنکے باپ سے مروی ہے ۔ اور غیر ابن عیینہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے
اور یہ صحیح تر ہے اور ہم ابی خزامہ کے واسطے اور کوئی حدیث سوائے اسکے نہیں پہچانتے ۔ **باب** کھنبی اور عجوہ کے بیان میں
حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سعید بن عامر نے محمد بن عمرو سے اُسنے
ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عجوہ جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے اور کھنبی قسم
من سے ہے اور اسکا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے ۔ اور اس باب میں روایت ہے سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے ۔ یہ حدیث اس
طریق سے حسن غریب ہے ۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق محمد بن عمرو سے مگر طریق سعید بن عامر سے ۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث
کی ہمسے عمر بن عبید طنافسی نے عبد الملک بن عمیر سے ح اور حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث
کی ہمسے شعبہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عمرو بن حریث سے اُسنے سعید بن زید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اُسکا آنکھ کے لئے شفا ہے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث
کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ
چند لوگوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے کہا کھنبی زمین کا چیچک ہے پس فرمایا آنحضرت نے کھنبی قسم من سے ہے اور پانی اسکا
آنکھ کے لئے شفا ہے اور عجوہ جنت سے ہے اور وہ شفا ہے زہر سے ۔ یہ حدیث حسن ہے

لہ فرمایا آپ نے یہ چیزیں بھی تقدیر سے ہیں [illegible]
[illegible] سلہ عجوہ کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے جو سیاہی کی طرف مائل [illegible]
[illegible]
[illegible] سلہ [illegible]
[illegible]

حدثنا محمد بن بشار نا معاذ ثنی ابی عن قتادة قال حدثت ان ابا هريرة قال اخذت ثلثة اكمؤ او خمسا او سبعا
فعصرتهن فجعلت ماءهن في قارورة فكحلت به جارية لي فبرأت حدثنا محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثنی ابی عن
قتادة قال حدثت ان ابا هريرة قال الشونيز دواء من كل داء الا السام قال قتادة ياخذ كل يوم احدى وعشرين حبة
فيجعلهن في خرقة فينقعه فيستعط به كل يوم في منخره الايمن قطرتين وفي الايسر قطرة والثاني في الايسر قطرتين وفي الايمن
قطرة والثالث في الايمن قطرتين وفي الايسر قطرة **باب** ما جاء في اجر الكاهن **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن شهاب
عن ابي بكر بن عبد الرحمن عن ابي مسعود قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغي
وحلوان الكاهن هذا حديث حسن صحيح **باب** في كراهية التعليق **حدثنا** محمد بن مدويه نا عبيد الله عن ابن
ابي ليلى عن عيسى وهو ابن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال دخلت على عبد الله بن عكيم ابي معبد الجهني اعوده وبه حمرة
فقلت الا تعلق شيئا قال الموت اقرب من ذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم من تعلق شيئا وكل اليه وحديث
عبد الله بن عكيم انما نعرفه من حديث ابن ابي ليلى نا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن ابن ابي ليلى نحوه بمعناه وفي
الباب عن عقبة بن عامر **باب** ما جاء في تبريد الحمى بالماء **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن سعيد بن مسروق

حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے کہا اُسنے میں بیان کیا گیا ہوں
کہ ابا ہریرہ نے کہا ہی کہ میں نے تین یا پانچ یا سات کھنبیوں کو لیا اور انکو نچوڑا اور انکا پانی ایک شیشی میں ڈال رکھا اور اسکو میں اپنی ایک
لونڈی کی آنکھ میں ڈالتا رہا۔ وہ اچھی ہوگئی **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے
میرے باپ نے قتادہ سے کہا میں بیان کیا گیا ہوں کہ ابا ہریرہ نے کہا ہی کہ کلونجی دوائی ہر ہر بیماری سے مگر موت سے۔ کہا قتادہ نے
چاہیے کہ بیمار ہر روز لیوے کلونجی کے اکیس دانے لے اور انکو ایک کپڑے میں ڈالکر پانی میں تر کرے پھر اسکو پہلے روز داہنی منخر ناک میں
دو قطرے ڈالے اور بائیں میں ایک قطرہ۔ اور دوسرے روز بائیں منخر میں دو قطرے ڈالے اور داہنے میں ایک اور تیسرے
روز داہنی میں دو قطرے اور بائیں میں ایک **باب** کاہن کی مزدوری کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے ابی بکر بن عبد الرحمٰن سے اُسنے ابی مسعود سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کتے کی قیمت سے اور رنڈی کی مزدوری سے اور کاہن کی اجرت سے منع کیا ہی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی **باب** تعلیق کی
کراہت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مدویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے ابن ابی لیلی سے اُسنے عیسی بن
عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے کہا اُسنے میں عبد اللہ بن عکیم یعنے ابی معبد جہنی پاس اُنکی عیادت کے واسطے داخل ہوا اور اُنکو سرخ بادہ تھا۔
پس میں نے اُس سے کہا کیوں تم کوئی چیز اپنے گلے وغیرہ میں معلق نہیں کرتے کہا اُسنے موت اس سے بہت قریب ہی فرمایا ہی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص کوئی چیز معلق کریگا وہ اُسی کیطرف سپرد کیا جاویگا یعنے خدا اُسکی حفاظت نہیں کریگا۔
اور حدیث عبد اللہ بن عکیم کو ہم تو فقط طریق ابن ابی لیلے سے ہی پہچانتے ہیں۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی
ہمسے یحیی بن سعید نے ابن ابی لیلے سے مثل اسکے بالمعنے۔ اور اس باب میں روایت ہی عقبہ بن عامر سے **باب** اُس
بیان میں کہ بخار کا پانی کے ساتھ سرد کرنا **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے

ف۱ حدیث بہت طریق سے مروی ہی جیسا کہ بیہقی [illegible] سے ہو [illegible] حرمت کی بسبب نجاست کے ہی پس اسی وجہ سے کہ اُنسے منع کیونا جائز نہیں
اور شکار [illegible] میں جو اختلاف ہی [illegible] اجرت [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] کلب [illegible] فتح الباری میں لکھا ہی کہ اسکا اسناد کے راوی
[illegible] اس حدیث کی صحت میں [illegible] اور امام احمد نے اسکو ضعیف کہا ہی اور ابن حبان نے کہا ہی
[illegible] صاحب ترمذی بھی [illegible] حدیث [illegible] ضعیف [illegible] متروک ہی [illegible] دلیلوں سے کہ جس
[illegible] سوا علیاء [illegible] اور جمہور [illegible] گلے وغیرہ میں لٹکانا اسی وقت منع ہی کہ جب وہ شخص
یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ نفع یا نقصان اسی میں ہی اگر یہ اعتقاد ہو [illegible] جانتا ہو تو منع نہیں جیسے خود مولف [illegible] اس سے منعقد کرچکا ہی ۱۲

عن عباية بن رفاعة عن جده رافع بن خديج ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الحمى فور من النار فابردوها بالماء وفي الباب
عن اسماء بنت ابي بكر وابن عمر وابن عباس وامرأة الزبير وعائشة حدثنا هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة بن
سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الحمى من فيح جهنم فابردوها
بالماء حدثنا هارون بن اسحق نا عبدة عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن اسماء بنت ابي بكر عن النبي
صلى الله عليه وسلم نحوه وفي حديث اسماء كلام اكثر من هذا وكلا الحديثين صحيح حدثنا محمد بن بشار نا
ابو عامر العقدي نا ابراهيم بن اسمعيل بن ابي حبيبة عن داؤد بن حصين عن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى
الله عليه وسلم كان يعلمهم من الحمى ومن الاوجاع كلها ان يقول بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار
ومن شر حر النار هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابراهيم بن اسمعيل بن ابي حبيبة وابراهيم يضعف في
الحديث ويروى عرق يعار **باب** ما جاء في الغيلة حدثنا احمد بن منيع نا يحيى بن اسحق نا يحيى بن ايوب عن
محمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة عن عائشة عن بنت وهب وهي جدامة قالت سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول اردت ان انهى عن الغيال فاذا فارس والروم يفعلون ولا يقتلون اولادهم وفي الباب عن اسماء
بنت يزيد هذا حديث صحيح وقد رواه مالك عن ابي الاسود عن عروة عن عائشة عن جدامة بنت وهب عن النبي
صلى الله عليه وسلم نحوه قال مالك والغيال ان يطأ الرجل امرأته وهي ترضع حدثنا عيسى بن احمد نا ابن وهب
نا مالك عن ابي الاسود ومحمد بن عبد الرحمن بن نوفل عن عروة عن عائشة

اُنہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے اُنہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بخار جوش ہے آگ سے سو
اسکو پانی سے سرد کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بیوی اور عائشہ سے رضی اللہ
عنہم **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے
باپ سے اُنہوں نے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی گرمی سے ہے سو اسکو پانی سے سرد کرو۔ **حدیث**
کی ہمسے ہارون بن اسحق نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے فاطمہ بنت منذر سے اُنہوں نے اسماء بنت ابی بکر
سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اسماء کی حدیث میں بہت کلام ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں **حدیث** کی ہمسے
محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ نے داؤد بن حصین سے اُنہوں نے عکرمہ
سے اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکو یعنے صحابہ کو بخار اور تمام دردوں کی بابت یہ سکھلاتے تھے کہ کہا کرو بسم اللہ
الکبیر الخ یعنے میں شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بلند ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے جو بزرگ ہے بُرائی ہر رگ جوش والی سے۔
اور بُرائی آگ کی حرارت سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ سے۔ اور ابراہیم حدیث میں
ضعیف کیا گیا ہے اور عرق نعار کی جگہ عرق یعار بھی مروی ہے یعار کے معنے آواز کے ہیں۔ **باب غیلہ کے بیان میں** **حدیث** کی
ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن اسحق نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ایوب نے محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے
اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے اُنہوں نے بنت وہب سے جو جدامہ ہے کہا اُنہوں نے میں نے آنحضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے میں نے ارادہ
کیا کہ دودھ پلانے کی مدت میں جماع کرنے سے منع کروں دیکھا تو فارس اور روم کے لوگ یہ کام کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی نہیں
قتل کرتے یعنے انکی اولاد کو اس سے کچھ نقصان نہیں پہونچتا اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت یزید سے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت
کیا اسکو مالک نے ابی الاسود سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے اُنہوں نے جدامہ بنت وہب سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے
کہا مالک نے غیلہ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے اس حالت میں جماع کرے کہ وہ دودھ پلاتی ہو **حدیث** کی ہمسے عیسی بن احمد نے کہا حدیث
کی ہمسے ابن وہب نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابی الاسود اور محمد بن عبد الرحمن بن نوفل سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے

ف غیلہ کہتے ہیں عورت کے ساتھ دودھ پلانے کی مدت میں جماع کرنے کو۔ اور ایسا ہی حمل میں جماع کرنے کو کہتے ہیں ۱۲

عن جدامة بنت وهب الاسدية انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد هممت ان انهى عن الغيلة حتى ذكرت ان فارس والروم يصنعون ذلك ولا يضر اولادهم قال مالك والغيلة ان يمس الرجل امرأته وهي ترضع **قال** عيسى بن احمد وثنا اسحق بن عيسى قال ثنى مالك عن ابى الاسود نحوه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ماجاء في دواء ذات الجنب **حدثنا** محمد بن بشار ثنا معاذ بن هشام ثنى ابى عن قتادة عن ابى عبد الله عن زيد بن ارقم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينعت الزيت والورس من ذات الجنب قال قتادة ويلده من الجانب الذي يشتكيه هذا حديث حسن صحيح وابو عبد الله اسمه ميمون هو شيخ بصري **حدثنا** رجاء بن محمد العدوي البصري ثنا عمرو بن محمد بن ابى رزين ثنا شعبة عن خالد الحذاء ثنا ميمون ابو عبد الله قال سمعت زيد بن ارقم قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتداوى من ذات الجنب بالقسط البحري والزيت هذا حديث حسن صحيح ولا نعرفه الا من حديث ميمون عن زيد بن ارقم وقد روى عن ميمون غير واحد من اهل العلم هذا الحديث وذات الجنب يعنى السل **باب حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري ثنا معن ثنا مالك عن يزيد بن خصيفة عن عمرو بن عبد الله بن كعب السلمي ان نافع بن جبير بن مطعم اخبره عن عثمان بن ابى العاص انه قال اتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم وبي وجع قد كاد يهلكني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسح بيمينك سبع مرات وقل اعوذ بعزة الله وقدرته وسلطانه من شر ما اجد قال ففعلت فاذهب الله ما كان بي فلم ازل آمر به اهلي وغيرهم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن بكر ثنا عبد الحميد بن جعفر ثنى عتبة بن عبد الله عن اسماء بنت عميس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سألها بما تستمشين قالت بالشبرم قال حار حار

اسنے جدامہ بنت وہب اسدیہ سے یہ کہ سنا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ میں نے قصد کیا کہ غیلہ سے منع کر دوں یہانتک کہ مجھے یاد آگیا کہ فارس اور روم کے لوگ یہ کام کرتے ہیں اور انکی اولاد کو کچھ نقصان نہیں پہونچتا۔ کہا مالک نے غیلہ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت سے اس حالت میں مس کرے کہ وہ دودھ پلاتی ہو۔ کہا عیسی بن احمد نے اور حدیث کی ہمسے اسحٰق بن عیسی نے کہا حدیث کی مجھے مالک نے ابی الاسود سے مثل اسکے۔ کہا ابو عیسی نے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** ذات الجنب کی دوا کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُنہوں نے ابی عبد اللہ سے اُنہوں نے زید بن ارقم سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم زیتون اور ورس کی ذات الجنب کی بابت تعریف کیا کرتے تھے۔ کہا قتادہ نے اسکو منہ میں اس جانب سے ڈالا جاوے جس طرف درد ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبد اللہ کا نام میمون ہے اور وہ شیخ بصری ہیں **حدیث** کی ہمسے رجاء بن محمد عدوی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن محمد بن ابی رزین نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے خالد حذاء سے کہا حدیث کی ہمسے میمون یعنے ابو عبد اللہ نے کہا سنا میں نے زید بن ارقم سے کہ کہا اُنہوں نے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ذات الجنب کا قسط بحری اور زیتون سے علاج کیا کریں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق میمون سے جو راوی ہیں زید بن ارقم سے۔ اور یہ حدیث کئی ایک اہل علم نے میمون سے روایت کی ہے۔ اور ذات الجنب سے مراد سل ہے **باب حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے یزید بن خصیفہ سے اُنہوں نے عمرو بن عبد اللہ بن کعب سلمی سے یہ کہ نافع بن جبیر بن مطعم نے خبر دی ہے اُسکو عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ کہا اُنہوں نے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس حالت میں کہ مجھے درد ہلاک کرنے کے قریب تھا پس فرمایا آنحضرت نے اپنے داہنے ہاتھ سے سات بار اس جگہ پر مسح کر اور کہہ اعوذ باللہ الخ یعنے میں پناہ چاہتا ہوں ساتھ عزت اللہ کے اور اُسکی قدرت کے اور اُسکے غلبہ کے اس چیز کی برائی سے جو میں معلوم کرتا ہوں یعنے اس درد سے۔ کہا اُنہوں نے سو میں نے اسیطرح کیا پس اللہ تعالی نے مجھسے جو کچھ درد تھا دور کر دیا سو میں ہمیشہ اپنے اہل وغیرہ کو یہی حکم کرتا رہا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن ابی بکر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن جعفر نے کہا حدیث کی مجھے عتبہ بن عبد اللہ نے اسماء بنت عمیس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تو کس چیز سے جلاب کرتی ہے کہا اُنہوں نے شبرم سے (یہ تخم دوسرے مانند دانہ ہوتا ہے) فرمایا آپ نے یہ تو بہت گرم ہے

قالت ثم استمشیت بالسنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو ان شیئا کان فیہ شفاء من الموت لکان فی السنا هذا حدیث غریب **باب ماجاء فی العسل حدثنا** محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن ابی المتوکل عن ابی سعید قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء فقال یارسول اللہ قد سقیتہ عسلا فلم یزدہ الا استطلاقا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا قال فسقاہ ثم جاء فقال یارسول اللہ انی قد سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک اسقہ عسلا فسقاہ فبرأ هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** محمد بن المثنی ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبۃ عن یزید بن خالد قال سمعت المنہال بن عمرو یحدث عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد مسلم یعود مریضا لم یحضر اجلہ فیقول سبع مرات اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا عوفی هذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث المنہال بن عمرو **باب حدثنا** احمد بن سعید الاشقر المرابطی ثنا روح بن عبادۃ ثنا مرزوق ابو عبد اللہ الشامی ثنا سعید رجل من اہل الشام ثنا ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم الحمی فان الحمی قطعۃ من النار فلیطفہا عنہ بالماء فلیستنقع فی نہر جار فلیستقبل جریتہ فیقول بسم اللہ اللہم اشف عبدک وصدق رسولک بعد صلوۃ الصبح قبل طلوع الشمس ولیغمس فیہ ثلث غمسات ثلثۃ ایام

کہا اُسنے پھر مین نے سنا کے ساتھ جلاب دینا شروع کیا پس فرمایا آپ نے اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو البتہ سنا مین ہوتی۔ یہ حدیث غریب ہی **باب** شہد کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُنہون نے ابی المتوکل سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے بھائی کا پیٹ کھل گیا ہی یعنی اسکو دست بہت آتے ہین پس فرمایا آپ نے اسکو شہد پلا سو اُسنے اُسکو شہد پلایا پھر آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ مین نے اسکو شہد پلایا ہی سو اُس سے تو اُسکے پیٹ کا کھلنا اور زیادہ ہوا ہی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو شہد پلا کہا راوی نے پھر اُسنے اسکو شہد پلایا پھر آیا وہ اور کہنے لگا یارسول اللہ مین نے تو اسکو پلایا ہی سو اُس سے تو اُسکے پیٹ کا کھلنا اور زیادہ ہوا ہی کہا راوی نے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہی اسکو شہد ہی پلا پھر اُسنے اسکو شہد پلایا تو وہ اچھا ہو گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے یزید بن خالد سے کہا سنا مین نے منہال بن عمرو سے کہ حدیث کرتا تھا سعید بن جبیر سے اُسنے روایت کی ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے جو کوئی بندہ مسلمان کسی ایسے بیمار کی عیادت کو جائے کہ جسکی موت نہ پہونچ گئی ہو اور سات بار یہ کہے اسأل اللہ العظیم (یعنے مین سوال کرتا ہون اللہ بزرگ سے جو رب ہی عرش بزرگ کا یہ کہ تجھے شفا بخشے) تو وہ تندرست ہو جاتا ہی۔ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق منہال بن عمرو سے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید اشقر مرابطی نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے مرزوق یعنے ابو عبد اللہ شامی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے جو ایک مرد ہی اہل شام سے کہا حدیث کی ہمسے ثوبان نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تم مین سے کسی کو بخار آئے اور بیشک بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہی تو چاہیے کہ اسکو پانی سے بجھائے یعنے نہر جاری مین کھڑا ہو اور پانی جاری کی طرف منھ کر کے کہے بسم اللہ اللہم اشف عبدک وصدق رسولک یعنے مین ساتھ نام اللہ کے شروع کرتا ہون اے اللہ اپنے بندے کو شفا دے اور اپنے رسول کو سچا کر اور یہ کام بعد نماز صبح کے اور طلوع آفتاب کے پہلے کرے اور اسمین تین روز تین غوطہ لگائے

لہ یہ جو فرمایا کہ خدا سچا ہی یعنے خدا نے جو قرآن مین خبر دی ہی کہ شہد مین صحت اور شفا ہی سو وہ سچ ہی یا اس شخص کی شفا شہد سے آنحضرت کو وحی سے معلوم ہوئی ہوگی اور شخص کا اسہال ہوا کی کثرت سے ہوگا اسواسطے حضرت نے شہد تجویز کیا تاکہ مواد کو نکال دیوے جب مواد نکل گیا تو پیٹ بند ہو گیا اس حکمت کو اسکا بھائی نہ جانتا تھا دست آنے سے گھبراتا تھا ۲ لہ یعنے رسول صلعم نے جو فرمایا ہی کہ نہر مین صبح غسل کرنے سے بخار دور ہو جاتا ہی اسکی میں اپنے رسول کو سچا کرنے میری بخار دور کر تاکہ اس کی تصدیق ظاہر ہو جائے ۔

فان لم يبرأ في ثلث فخمس فان لم يبرأ في خمس فسبع فان لم يبرأ في سبع فتسع فانها لا تكاد تجاوز تسعا باذن الله هذا حديث
غريب حدثنا ابن ابي عمر ثنا سفيان عن ابي حازم قال سئل سهل بن سعد وانا اسمع باي شيء دووي جرح رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ما بقي احد اعلم به مني كان علي ياتي بالماء في ترسه وفاطمة تغسل عنه الدم واحرق له حصير فحشي به جرحه **قال**
ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن سعيد الاشج ثنا عقبة بن خالد السكوني عن موسى بن محمد بن ابراهيم
التيمي عن ابيه عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم على المريض فنفسوا له في اجله فان
ذلك لا يرد شيئا ويطيب نفسه هذا حديث غريب بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب الفرائض** عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في من ترك مالا فلورثته **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي ثنا ابي ثنا محمد
بن عمرو ثنا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك مالا فلاهله ومن ترك ضياعا فالي هذا حديث
حسن صحيح وقد رواه الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم اطول من هذا واتم وفي الباب عن جابر وانس
ومعنى قوله من ترك ضياعا يعني ضائعا ليس له شيء فانا اعوله وانفق عليه **باب** ما جاء في تعليم الفرائض
حدثنا عبد الاعلى بن واصل ثنا محمد بن القاسم الاسدي ثنا الفضل بن دلهم ثنا عوف عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس فاني مقبوض هذا حديث فيه اضطراب
وروى ابو اسامة هذا الحديث عن عوف عن رجل عن سليمان بن جابر عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم

سات کو بھی روز میں اچھا نہ ہو تو پانچ روز کر یا کہ روز میں بھی اچھا نہ ہو تو سات روز اگر سات روز میں بھی اچھا نہ ہوا تو نو روز کیونکہ اسکی امید نہیں کہ
اللہ کے حکم سے نو روز سے تجاوز کر جائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی
حازم سے کہا انہوں نے سہل بن سعد سے کسی نے سوال کیا اور میں سن رہا تھا کہ کس چیز سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زخم کی دوا کی گئی تھی
پس کہا انہوں نے اب کوئی شخص اس امر کو مجھ سے زیادہ جاننے والا باقی نہیں رہا۔ حضرت علی تو اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور فاطمہؓ آپکا خون
دھوتی تھیں اور ایک بوریہ تھا وہ جلایا گیا پس اس سے آپکا زخم پر کیا گیا۔ کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ
بن سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد سکونی نے موسی بن محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے
کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم بیمار کے پاس آؤ تو اسکی زندگانی کی اسکو طمع دو کیونکہ یہ بات کچھ رد تو نہیں کر سکتی اور
اسکے نفس کو خوش کر دیتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **ابواب فرائض** کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہیں۔ **باب** اس بیان میں کہ جسنے مال کچھ چھوڑا تو وہ اسکے وارثوں کے لئے ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سعید بن یحیی بن سعید
اموی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے کہا
انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اسکے اہل کے لئے ہے اور جو کوئی عیال چھوڑ جائے تو اسکی پرورش
میرے ذمہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے زہری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
بہت طول سے اور بہت زیادہ۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور انس سے اور معنے قولہ من ترک ضیاعا کے یہ ہیں کہ جو کوئی ضائع
ہونے والی عورت یا اولاد وغیرہ کوئی چیز چھوڑ جائے کہ اسکے پاس کچھ خرچ نہ ہو تو وہ میرے ذمے ہے میں اسکی تکلیف اٹھاتا ہوں اور اسپر خرچ
کرتا ہوں۔ **باب** فرائض کی تعلیم کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہمسے عبد الاعلے بن واصل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن قاسم
اسدی نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن دلہم نے کہا حدیث کی مجھے عوف نے شہر بن حوشب سے کہا انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرائض اور قرآن کو پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ کیونکہ میں مرنے والا ہوں یعنی ایسا نہ ہو کہ ضائع ہو جائے۔ اس حدیث میں اضطراب ہے
اور روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو عوف سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے سلیمان بن جابر سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف یعنی [illegible]
اور [illegible]
[illegible]

حدثنا بذلك الحسين بن حريث ثنا ابو اسامة نحوه بمعناه **باب** ما جاء في ميراث البنات حدثنا عبد بن حميد نا زكريا بن عدي نا عبيد الله بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله قال جاءت امرأة سعد بن الربيع بابنتيها من سعد الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله هاتان ابنتا سعد بن الربيع قتل ابوهما معك يوم احد شهيدا وان عمهما اخذ مالهما فلم يدع لهما مالا ولا تنكحان الا ولهما مال قال يقضي الله في ذلك فنزلت آية الميراث فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى عمهما فقال اعط ابنتي سعد الثلثين واعط امهما الثمن وما بقي فهو لك هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن محمد بن عقيل وقد رواه شريك ايضا عن عبد الله بن محمد بن عقيل **باب** ما جاء في ميراث بنت الابن مع بنت الصلب حدثنا الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن سفيان الثوري عن ابي قيس الاودي عن هزيل بن شرحبيل قال جاء رجل الى ابي موسى وسليمان بن ربيعة فسألهما عن ابنة وابنة ابن واخت لاب وام فقالا للابنة النصف وللاخت من الاب والام ما بقي وقالا له انطلق الى عبد الله فاسأله فانه سيتابعنا فاتى عبد الله فذكر ذلك له واخبره بما قالا قال عبد الله قد ضللت اذا وما انا من المهتدين ولكن اقضي فيهما كما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم للابنة النصف ولابنة الابن السدس تكملة الثلثين وللاخت ما بقي هذا حديث حسن صحيح وابو قيس الاودي اسمه عبد الرحمن بن ثروان كوفي وقد رواه ايضا شعبة عن ابي قيس **باب** ما جاء في ميراث الاخوة من الاب والام حدثنا بندار نا يزيد بن هارون نا سفيان عن ابي اسحق عن الحارث عن علي انه قال انكم تقرؤن هذه الآية من بعد وصية توصون بها او دين وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالدين قبل الوصية

حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے ساتھ اسکے مثل اسکے بالمعنے **باب** بیٹیوں کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن عدی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عمرو نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے سعد بن ربیع کی عورت اپنی دو بیٹیاں جو سعد سے تھین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور کہنے لگی یا رسول اللہ یہ دونون بیٹیاں سعد بن ربیع کی ہین انکا باپ آپکے ساتھ اُحد کے دن شہید ہو کر قتل ہوا ہے اور انکے چچا نے انکا مال لیلیا ہے اور اُسنے انکے لیے کچھ مال نہین چھوڑا۔ اور سواے مال کے انکا نکاح بھی نہین ہو سکتا فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ اسمین فیصلہ کریگا پس آیت میراث کی نازل ہوئی پھر آنحضرت نے انکے چچا کی طرف آدمی بھیجا اور فرمایا کہ سعد کی دونون بیٹیون کو دو تہائی مال کی دیدے اور انکی والدہ کو آٹھوان حصہ اور جو کچھ باقی رہے سو وہ تیرے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے۔ اور روایت کی اسکو شریک نے بھی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے **باب** بیان مین پوتی کی میراث کے اس حالت مین کہ حقیقی بیٹی کے ساتھ ہو **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے سفیان ثوری سے اُسنے ابی قیس اودی سے اُسنے ہزیل بن شرحبیل سے کہا اُسنے ایک مرد ابی موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس آیا اور اُسنے ایک بیٹی اور ایک پوتی اور بہن حقیقی کی بابت سوال کیا پس کہا ان دونون نے بیٹی کے لئے نصف ہے اور بہن حقیقی کے لئے مابقی ہے اور کہا ان دونون نے عبد اللہ بن مسعود کے پاس جا اور اُس سے دریافت کر امید ہے کہ وہ بھی ہماری متابعت کریگا یعنے ہماری ہی طرح مسئلہ بتائیگا سو وہ عبد اللہ کے پاس آیا اور انکے پاس اس امر کا ذکر کیا اور جو کچھ اُنھون نے کہا اسکی بھی خبر اسکو دی۔ کہا عبد اللہ نے مین اگر اُنکے پیچھے چلون تو مین گمراہ ہوتا ہون اور مین ہدایت والون مین نہین ہوتا لیکن مین تو اسطرح فیصلہ کرتا ہون جسطرح کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے بیٹی کے لیے نصف ہے اور پوتی کے لیے چھٹا حصہ تاکہ دو تہائی جو حصہ دو بیٹیون کا ہے پورا ہو جائے اور بہن کے لئے مابقی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو قیس اودی کا نام عبد الرحمن بن ثروان کوفی ہے اور روایت کیا ہے اسکو شعبہ نے ابی قیس سے بھی **باب** حقیقی بھائیون کی میراث کے بیان مین **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے یہ کہ کہا اُسنے تم لوگ یہ آیت پڑھتے ہو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرض کا فیصلہ وصیت کے پہلے کیا ہے[1]

[1] یعنے اس آیت مین وصیت کو قرض کے پہلے ہی باوجودیکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرض کا فیصلہ وصیت کے پہلے کیا ہے [illegible] اور کیا جاوے [illegible] آیت مین [illegible] مقدم ہی ہے اگرچہ ذکر اسکا آیت مین مؤخر ہو [illegible] ہو جاوے کہ وصیت کا ادا کرنا بھی ایک ضروری امر ہے اور وارث اسکی مشقت گوارا کرین [illegible] اور حکم وصیت علی نے بیان کیا ہے وہ بھی اسلئے کیا ہے کہ قرآن سے تمام بھائیون کی برابری کا وہم پیدا ہو فرمایا کہ حقیقی قرابت والے وارث ہونگے نہ دوسرے۔

وان اعیان بنی الام یرثون دون بنی العلات الرجل یرث اخاہ لابیہ وامہ دون اخیہ لابیہ حدثنا بندار انا یزید بن ہارون
نا زکریا ابن ابی زائدۃ عن ابی اسحق عن الحارث عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ حدثنا ابن ابی عمر نا سفیان
نا ابو اسحق عن الحارث عن علی قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعیان بنی الام یتوارثون دون بنی العلات ہذا حدیث
لا نعرفہ الا من حدیث ابی اسحق عن الحارث عن علی وقد تکلم بعض اہل العلم فی الحارث والعمل علی ہذا الحدیث عند اہل العلم
باب حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرحمن بن سعد نا عمرو بن ابی قیس عن محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال
جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وانا مریض فی بنی سلمۃ فقلت یا نبی اللہ کیف اقسم مالی بین ولدی فلم یرد علی شیئا
فنزلت یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الآیۃ ہذا حدیث حسن صحیح وقد رواہ ابن عیینۃ وغیرہ عن محمد
بن المنکدر عن جابر حدثنا الفضل بن الصباح البغدادی نا سفیان بن عیینۃ نا محمد بن المنکدر سمع جابر بن عبد اللہ
قال مرضت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوجدنی قد اغمی علی فاتانی ومعہ ابوبکر وہما ماشیان فتوضأ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصب علی من وضوءہ فافقت فقلت یا رسول اللہ کیف اقضی فی مالی او کیف اصنع فی
مالی فلم یجبنی شیئا وکان لہ تسع اخوات حتی نزلت آیۃ المیراث یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیۃ قال جابر
فی نزلت ہذا حدیث صحیح **باب** ما جاء فی میراث العصبۃ حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن نا مسلم بن ابراہیم
نا وہیب نا ابن طاؤس عن ابیہ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحقوا الفرائض باہلہا فما بقی فہو لاولی رجل ذکر

اور حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں سوائے علاتی کے یعنے مرد اس بھائی کا وارث ہوجاتا ہے جو ماں باپ سے ہو نہ اس بھائی کا جو صرف
باپ کی جانب سے ہو **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے زکریا بن ابی زائدہ نے
ابی اسحاق سے اُسنے حارث سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا
حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسحٰق نے حارث سے اُسنے علی سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ
کیا ہے کہ حقیقی بھائی وارث ہونگے نہ علاتی اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سوائے طریق ابی اسحٰق کے کہ وہ راوی ہیں بواسطہ حارث کے علی سے
اور بعض اہل علم نے حارث کے حق میں کلام کیا ہے اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے
عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن قیس نے محمد بن منکدر سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے
کہا اُسنے میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے واسطے آئے اس حالت میں کہ میں بنی سلمہ میں بیمار ہوا تھا
سو میں نے کہا اے نبی اللہ کے میں اپنا مال اپنی اولاد پر کسطرح تقسیم کروں پس آپ نے مجھے کچھ جواب نہ دیا پھر یہ آیت نازل ہوئی
یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو ابن عیینہ وغیرہ نے بواسطہ محمد بن منکدر کے
جابر سے **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن منکدر نے سنا اُسنے
جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے میں بیمار ہوا اور میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے سو آپ نے مجھے
اس حالت میں پایا کہ مجھے بیہوشی تھی سو آنحضرت میرے پاس آئے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر بھی تھے اور وہ پیدل تھے پس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے وضو سے مجھ پر پانی چھڑکا سو مجھے ہوش آگیا پھر میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کسطرح فیصلہ کروں
یا اپنے مال میں کسطرح کروں [illegible] آپ نے مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ اور اُنکے نو بہنیں تھیں یہانتک کہ آیت میراث کی نازل ہوئی یستفتونک
قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الخ کہا جابر نے یہ آیت میرے حق میں نازل ہوئی ہے یہ حدیث صحیح ہے **باب** عصبہ کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے
عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے وہیب نے کہا حدیث کی ہمسے ابن طاؤس نے اپنے باپ سے
اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ملاؤ فرائض کو ساتھ اسکے اہل کے پھر جو کچھ باقی رہے تو وہی مرد کے واسطے ہے

لہ کلالہ اسکو کہتے ہیں جسکا اصل اور فرع کوئی باقی نہ رہا ہو [illegible] عصبہ وہ ہیں جنکا حصہ مقرر نہیں [illegible] بچے وہ انکو ملتا ہے [illegible] قریب ہو اور
مذکر بھی ہو [illegible] عصبات [illegible]

حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن ابن طاؤس عن ابيه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن وقد روى بعضهم عن ابن طاؤس عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل **باب** ما جاء في ميراث الجد **حدثنا** الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن همام بن يحيى عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان ابن ابني مات فمالي من ميراثه فقال لك السدس فلما ولى دعاه فقال لك سدس آخر فلما ولى دعاه قال ان السدس الآخر لك طعمة هذا حديث صحيح حسن وفي الباب عن معقل بن يسار **باب** ميراث الجدة **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان نا الزهري قال مرة قال قبيصة وقال مرة عن رجل عن قبيصة بن ذويب قال جاءت الجدة ام الام او ام الاب الى ابي بكر فقالت ان ابن ابني او ان ابن بنتي مات وقد اخبرت ان لي في الكتاب حقا فقال ابو بكر ما اجد لك في الكتاب من حق وما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى لك بشئ وسأسأل الناس قال فسأل الناس فشهد المغيرة بن شعبة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس قال ومن سمع ذلك معك قال محمد بن مسلمة قال فاعطاها السدس ثم جاءت التي تخالفها الى عمر قال سفيان وزادني فيه معمر عن الزهري ولم احفظه عن الزهري ولكن حفظته عن معمر ان عمر قال ان اجتمعتما فهو لكما وايكما انفردت به فهو لها **حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك عن ابن شهاب عن عثمن بن اسحق بن خرشة عن قبيصة بن ذويب قال جاءت الجدة الى ابي بكر فسألته ميراثها قال لها مالك في كتاب الله شئ وما لك في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم شئ فارجعي حتى اسأل الناس فسأل الناس

حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُنہے ابن طاؤس سے اُنہے اپنے باپ سے اُنہنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہی اور روایت کیا ہی بعض نے اسکو ابن طاؤس سے اُنہنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل **باب** دادے کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہ حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے ہمام بن یحیی سے اُنہنے قتادہ سے اُنہنے حسن سے اُنہنے عمران بن حصین سے کہا اُنہنے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا پوتا مرگیا ہی سو اسکی میراث سے میرا حق کیا ہی پس فرمایا آپ نے تیرے لئے چھٹا حصہ ہی سو جب اُسنے پیٹھ پھیری تو اُسکو آپ نے بلایا اور کہا تیرے لئے چھٹا حصہ اور بھی ہی پھر جب اُسنے پیٹھ پھیری تو آپ نے اسکو بلا کر کہا کہ چھٹا حصہ دوسرا وہ تیرے لئے زیادتی حصہ سے ہی یعنے دوسرا چھٹا حصہ بطور عصوبت کے تجھے پہونچتا ہی یہ حدیث صحیح حسن ہی اور اس باب مین روایت ہی معقل بن یسار سے **باب** دادی کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے کہا حدیث کی ہمسے زہری نے کہا اُسنے ایکبار قبیصہ سے یعنے یہ روایت ہی قبیصہ سے۔ اور کہا دوسری بار یہ روایت ہی ایک مرد سے اُسنے روایت کی قبیصہ بن ذویب سے کہا اُسنے نانی یا دادی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئی پس کہا اُسنے میرا پوتا یا نواسا مرگیا ہی اور مجھے خبر ملی ہی کہ میرا کتاب میں حق لکھا ہی پس کہا حضرت ابو بکر نے میں تیرے لئے کتاب میں کوئی حق نہیں پاتا اور نہ میں نے آنحضرت سے سنا ہی کہ تیرے حق میں کوئی فیصلہ کیا ہو اور میں لوگوں سے پوچھوں گا کہا راوی نے سو حضرت ابو بکر نے لوگوں سے دریافت کیا پس مغیرہ بن شعبہ نے شہادت دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو چھٹا حصہ دیا ہی فرمایا حضرت ابو بکر نے اور کسنے تیرے ساتھ یہ حکم سنا ہی کہا اُسنے محمد بن مسلمہ نے کہا راوی نے پس آپ نے اسکو چھٹا حصہ دیدیا پھر دوسری دادی جو اسکے مخالف تھی یعنے نانی حضرت عمر کے پاس آئی۔ کہا سفیان نے اور زیادہ کیا ہی مجھے اسمیں معمر نے زہری سے اور میں اسکو زہری سے یاد نہیں رکھتا لیکن میں اسکو معمر سے یاد رکھتا ہوں کہ حضرت عمر نے اس سے کہا اگر تم دونوں جمع ہوجاؤ تو بھی تمہارے لئے وہی ہی[1] اور جو نسی تم میں سے اکیلی ہو تو بھی اسکے لئے وہی ہی **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُسنے عثمان بن اسحق بن خرشہ سے اُسنے قبیصہ بن ذویب سے کہا اُسنے ایک دادی حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئی اور آپ سے اُسنے اپنی میراث کا سوال کیا فرمایا حضرت ابو بکر نے تیرے لئے کتاب اللہ میں کوئی حق نہیں ہی اور نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت میں کچھ حصہ ہی سو تو چلی جا تاکہ میں لوگوں سے دریافت کرلوں پس اُنکو یعنے لوگوں سے دریافت کیا

[1] یعنے اگر دادی نانی جمع ہوں تو بھی اُنکے لئے چھٹا حصہ ہی اور اگر ایک ہو خواہ نانی خواہ دادی تو بھی اسکے لئے وہی چھٹا حصہ ہی

فقال المغيرة بن شعبة حضرت رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها السدس فقال هل معك غيرك فقام محمد بن مسلمة فقال
مثل ما قال المغيرة بن شعبة فانفذه لها ابو بكر قال ثم جاءت الجدة الاخرى الى عمر بن الخطاب فسألته ميراثها فقال ما لك في كتاب
شئ ولكن هو ذلك السدس فان اجتمعتما فيه فهو بينكما وايتكما خلت به فهو لها هذا حديث حسن صحيح وهو اصح من حديث
ابن عيينة وفي الباب عن بريدة **باب** ما جاء في ميراث الجدة مع ابنها **حدثنا** الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن
محمد بن سالم عن الشعبي عن مسروق عن عبد الله بن مسعود قال في الجدة مع ابنها انها اول جدة اطعمها رسول الله صلى الله عليه
وسلم سدسا مع ابنها وابنها حي هذا حديث لا نعرفه مرفوعا الا من هذا الوجه وقد ورث بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
الجدة مع ابنها ولم يورثها بعضهم **باب** ما جاء في ميراث الخال **حدثنا** بندار نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن عبد الرحمن
بن الحارث عن حكيم بن حكيم بن عباد بن حنيف عن ابي امامة بن سهل بن حنيف قال كتب معي عمر بن الخطاب الى
ابي عبيدة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله ورسوله مولى من لا مولى له والخال وارث من لا وارث له وفي
الباب عن عائشة والمقدام بن معديكرب هذا حديث حسن **حدثنا** اسحق بن منصور نا ابو عاصم عن ابن جريج
عن عمرو بن مسلم عن طاؤس عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخال وارث من لا وارث له
هذا حديث غريب وقد ارسله بعضهم ولم يذكر فيه عن عائشة واختلف فيه اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فورث
بعضهم الخال والخالة والعمة والى هذا الحديث ذهب اكثر اهل العلم في توريث ذوي الارحام واما زيد بن ثابت فلم يورثهم

سو مغیرہ بن شعبہ نے کہا میں آنحضرت کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے اسکو چھٹا حصہ دیا پھر حضرت ابوبکر نے کہا کیا تیرے ساتھ کوئی دوسرا بھی ہے
پس محمد بن مسلمہ کھڑا ہوا سو اُسنے بھی اسی طرح کہا جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا پھر حضرت ابوبکر نے اُسکے لئے وہی حکم جاری کر دیا کہا راوی نے
پھر دوسری دادی حضرت عمر بن خطاب کے پاس آئی اور اُسنے بھی اپنی میراث طلب کی سو کہا حضرت عمر نے تیرے لئے کتاب اللہ میں کوئی
حکم نہیں ہے لیکن وہی چھٹا حصہ ہے سو اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو بھی وہی درمیان تمہارے ہے اور جو تنہا رہ جائے (تنہا) ہو تو بھی اُسکے لئے وہی ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ ابن عیینہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے بریدہ سے ۔ **باب** دادی کی میراث کے
بیان میں اس حالت میں کہ اپنے بیٹے کے ساتھ ہو **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے محمد بن سالم سے
اُسنے شعبی سے اُسنے مسروق سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے اس دادی کے حق میں جو اپنے بیٹے کے ساتھ ہو یہ کہ وہ پہلی دادی ہے
جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ اسکے بیٹے کے ساتھ دیا ہے اور اس دادی کا بیٹا بھی زندہ تھا ۔ اس حدیث کو ہم مرفوع
نہیں جانتے سوائے اس طریق کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے دادی کو اسکے بیٹے کے ساتھ وارث بنایا ہے اور بعض نے اسکو
وارث نہیں بنایا **باب** ماموں کی میراث کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی
ہمسے سفیان نے عبدالرحمن بن حارث سے اُسنے حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف سے اُسنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہا اُنہوں نے مجھے
عمر بن خطاب نے ابی عبیدہ کی طرف لکھ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ اور رسول اسکا والی ہے اس شخص کا کہ جسکا والی کوئی
نہیں ۔ اور ماموں وارث ہے اسکا جسکا کوئی اور وارث نہیں ہے اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور مقدام بن معدیکرب سے یہ حدیث
حسن ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے ابن جریج سے اُسنے عمرو بن مسلم سے اُسنے طاؤس سے
اُسنے عائشہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماموں وارث ہے اسکا کہ جسکا کوئی اور وارث نہیں ہے یہ حدیث غریب ہے اور بعض نے
مرسل کیا اور اس میں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کیا ۔ اور اس مسئلہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اختلاف ہے سو بعض نے تو خال اور خالہ اور پھوپھی
کو وارث قرار دیا ہے اور اسی حدیث کی طرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث بنانے میں گئے ہیں مگر زید بن ثابت نے اُنکو وارث نہیں بنایا ۔

ف دادی [illegible] باپ کی جانب سے ہوں یا والدہ کی جانب سے [illegible] تمام ساقط ہو جاتی ہیں بیٹے [illegible] کے ہوتے اُنکو حصہ نہیں
[illegible] کی جانب سے [illegible] حضرت عثمان اور علی اور زید بن ثابت وغیرہ کا ۔ اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی [illegible]
[illegible] دادی باپ کے ساتھ وارث ہوتی ہے اسی کو قاضی شریح اور حسن اور ابن سیرین نے اس حدیث کی حجت جانکر اختیار کیا ہے اور بعض نے کہا ہے
کہ دادی کو ملنا میراث نہیں ہے اور آنحضرت نے جو چھٹا اسکو دیا ہے وہ میراث میں نہیں بلکہ بطور صلہ رحمی کے ہے [illegible]

وجعل الميراث في بيت المال **باب** ما جاء في الذي يموت وليس له وارث **حدثنا** بندار ثنا يزيد بن هارون ثنا سفيان عن
عبد الرحمن بن الاصبهاني عن مجاهد بن وردان عن عروة عن عائشة ان مولى للنبي صلى الله عليه وسلم وقع من عذق نخلة
فمات فقال النبي صلى الله عليه وسلم انظروا هل له من وارث قالوا لا قال فادفعوه الى بعض اهل القرية وفي الباب عن بريدة
هذا حديث حسن **باب حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان عن عمرو بن دينار عن عوسجة عن ابن عباس ان رجلا مات على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يدع وارثا الا عبدا هو اعتقه فاعطاه النبي صلى الله عليه وسلم ميراثه هذا حديث حسن والعمل عند اهل العلم
في هذا الباب اذا مات رجل ولم يترك عصبة ان ميراثه يجعل في بيت مال المسلمين **باب** ما جاء في ابطال الميراث بين المسلم والكافر
حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي وغير واحد قالوا ثنا سفيان عن الزهري ح وثنا علي بن حجر ثنا هشيم عن الزهري عن علي بن حسين
عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم **حدثنا** ابن ابي عمر
ثنا سفيان ثنا الزهري نحوه وفي الباب عن جابر وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن صحيح هكذا رواه معمر وغير واحد عن الزهري
نحو هذا وروى مالك عن الزهري عن علي بن حسين عن عمرو بن عثمان عن اسامة بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وحديث
مالك وهم وهم فيه مالك وروى بعضهم عن مالك فقال عن عمرو بن عثمان واكثر اصحاب مالك قالوا عن مالك عن عمر بن عثمان وعمرو
بن عثمان بن عفان هو مشهور من ولد عثمان ولا نعرف عمر بن عثمان والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم واختلف اهل العلم في ميراث المرتد فجعل
بعض اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم المال لورثته من المسلمين وقال بعضهم لا يرثه ورثته من المسلمين

اور اسنے میراث کو بیت المال کے لیے رکھدیا **باب** اس شخص کے بیان میں جو مرے اور اسکا کوئی وارث نہ ہو **حدیث** کی ہمسے بندار
نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الرحمن بن اصبہانی سے اُسنے مجاہد بن وردان سے اُسنے عروہ سے
اُسنے عائشہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کھجور کی ٹہنیوں سے گر کر مرگیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کیا اسکا کوئی
وارث ہی کہا لوگوں نے کوئی نہیں فرمایا آپ نے اسکو کسی گانوں والوں کے سپرد کر دو - اور اس باب میں روایت ہو بریدہ سے یہ حدیث
حسن ہو **باب حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُسنے عوسجہ سے اُسنے
ابن عباس سے کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مرگیا اور سوائے غلام کے کہ جسکو اُسنے خود آزاد کیا تھا اور کوئی وارث نہ چھوڑا پس
اُسکو آنحضرت نے اسکی میراث دیدی - یہ حدیث حسن ہو - اور عمل اہل علم کے نزدیک اس مسئلہ میں ایسا ہو کہ جب کوئی آدمی مرے اور کوئی
عصبہ نہ چھوڑے تو ورثہ اسکا مسلمانوں کے بیت المال میں رکھا جاویگا - **باب** مسلم اور کافر کے درمیان میراث باطل کرنے کے بیان
میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی وغیرہ نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے ح اور حدیث کی ہمسے
علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے عمرو بن عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا - **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے
کہا حدیث کی ہمسے زہری نے مثل اسکے - اور اس باب میں روایت ہو جابر اور عبد اللہ بن عمرو سے - یہ حدیث حسن صحیح ہو - ایسا ہی روایت کیا ہو
اسکو معمر وغیرہ نے زہری سے مثل اسکے - اور روایت کیا ہو مالک نے زہری سے اُسنے علی بن حسین سے اُسنے عمرو بن عثمان سے اُسنے اسامہ بن زید سے
اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے - اور حدیث مالک میں وہم ہو خود مالک ہی نے اسمیں وہم کیا ہو اور بعض نے مالک سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ روایت ہو
عمرو بن عثمان سے اور اکثر اصحاب مالک نے کہا ہو یہ روایت ہو بواسطہ مالک کے عمر بن عثمان سے - اور عمرو بن عثمان بن عفان وہ عثمان کی اولاد سے مشہور ہیں
اور ہم عمر بن عثمان کو نہیں پہچانتے (کہ یہ کون ہیں) اور اہل علم کے نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے - اور اہل علم نے مرتد کی میراث میں اختلاف کیا ہو سو بعض
اہل علم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ وغیرہ سے مال اسکے مسلمان وارثوں کے لیے قرار دیا ہو اور بعض نے کہا ہو مسلمان وارث اسکے وارث نہیں ہوتے

۱ف یعنی اگر صاحب فرائض اور عصبات [illegible]
[illegible]
[illegible]

واحتجوا بحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرث المسلم الکافر وھو قول الشافعی حدثنا حمید بن مسعدة نا حصین بن نمیر عن ابن ابی لیلی عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتوارث اھل ملتین ھذا حدیث غریب لا نعرفہ من حدیث جابر الا من حدیث ابن ابی لیلی **باب** ماجاء فی ابطال میراث القاتل حدثنا قتیبة نا اللیث عن اسحٰق بن عبد اللہ عن الزھری عن حمید بن عبد الرحمٰن عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القاتل لا یرث ھذا حدیث لا یصح لا یعرف ھذا الا من ھذا الوجہ واسحٰق بن عبد اللہ بن ابی فروة قد ترکہ بعض اھل العلم منھم احمد بن حنبل والعمل علی ھذا عند اھل العلم ان القاتل لا یرث کان القتل خطاء او عمدا وقال بعضھم اذا کان القتل خطاء فانہ یرث وھو قول مالک **باب** ماجاء فی میراث المرأة من دیة زوجھا حدثنا قتیبة واحمد بن منیع وغیر واحد قالوا نا سفیان بن عیینة عن الزھری عن سعید بن المسیب قال قال عمر الدیة علی العاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجھا شیئا فاخبرہ الضحاک بن سفیان الکلابی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان ورث امرأة اشیم الضبابی من دیة زوجھا ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان المیراث للورثة والعقل علی العصبة حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی جنین امرأة من بنی لحیان سقط میتا بغرة عبد او امة ثم ان المرأة التی قضی علیھا بغرة توفیت فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میراثھا لبنیھا وزوجھا وان عقلھا علی عصبتھا وروی یونس ھذا الحدیث عن الزھری عن سعید بن المسیب وابی سلمة عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وروی مالک عن الزھری عن ابی سلمة عن ابی ھریرة ومالک عن الزھری

اور انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے حجت پکڑی ہو کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔ اور یہی قول ہو امام شافعی کا **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حصین بن نمیر نے ابن ابی لیلی سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو شخص مختلف مذہب والے آپسمیں وارث نہیں ہوتے یہ حدیث غریب ہو نہیں پہچانتے ہم اُسکو حدیث جابر سے مگر طریق ابن ابی لیلی سے۔ **باب** قاتل کی میراث کے باطل کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے اسحاق بن عبد اللہ سے اُسنے زہری سے اُسنے حمید بن عبد الرحمن سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قاتل وارث نہیں ہوتا[1]۔ یہ حدیث صحیح نہیں ہو یہ حدیث سوا اس طریق کے اور کسی وجہ سے پہچانی نہیں گئی۔ اور اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو بعض اہل علم نے ترک کر دیا ہو۔ ان میں سے احمد بن حنبل ہیں۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسی پر ہو کہ قاتل وارث نہیں ہوتا خواہ قتل خطاء ہو یا عمداً اور کہا بعض نے جب قتل خطاء ہو تو وارث ہو جاتا ہے۔ اور یہ قول امام مالک کا ہو۔ **باب** اس بیان میں کہ عورت اپنے زوج کی دیت سے وارث ہو سکتی ہو۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ اور احمد بن منیع وغیرہ نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے کہا اُسنے کہا عمر نے دیت وارثوں پر ہو۔ اور عورت اپنے زوج کی دیت سے کچھ بھی وارث نہیں ہو سکتی پس حضرت عمر کو ضحاک بن سفیان کلابی نے خبر دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری طرف لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو اُسکے زوج کی دیت سے وارث کر یہ حدیث حسن صحیح ہو **باب** اس بیان میں کہ میراث ورثہ کے لیے ہو اور دیت عصبہ پر ہو **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُسنے سعید بن مسیب سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی عورت کے حمل کے حق میں جو مرکر ساقط ہوا تھا ساتھ ایک غلام یا لونڈی کے فیصلہ کیا تھا پھر وہ عورت کہ جسپر غلام دینے کا حکم دیا گیا تھا فوت ہو گئی پس آنحضرت نے حکم دیا کہ میراث اُسکی اُسکے بیٹوں کے لیے اور اُسکے زوج کے لیے ہو اور دیت اُسکی اُسکے عصبہ پر۔ اور روایت کیا ہو یونس نے اس حدیث کو زہری سے اُسنے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انھوں نے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلعم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا ہو مالک نے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے۔ اور مالک نے زہری سے

[1] مراد اس سے وہ قتل ہو جس سے وجوب قصاص یا کفارہ متعلق ہوتا ہو اگر زہری کی کم سنے قتل کیا تو محروم نہیں ہوگا

عن سعيد بن المسيب عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الرجل يسلم على يدي الرجل **حدثنا** ابو كريب نا
ابو اسامة وابن نمير ووكيع عن عبد العزيز بن عمر عن عبد الله بن موهب وقال بعضهم عن عبد الله بن وهب
عن تميم الداري قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما السنة في الرجل من اهل الشرك يسلم على يدي رجل من المسلمين
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو اولى الناس بمحياه ومماته هذا حديث لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن وهب و
يقال ابن موهب عن تميم الداري وقد ادخل بعضهم بين عبد الله بن موهب وبين تميم الداري قبيصة بن ذويب
ورواه يحيى بن حمزة عن عبد العزيز بن عمر وزاد فيه عن قبيصة بن ذويب وهو عندي ليس بمتصل والعمل على هذا عند
بعض اهل العلم وقال بعضهم يجعل ميراثه في بيت المال وهو قول الشافعي واحتج بحديث النبي صلى الله عليه وسلم
ان الولاء لمن اعتق **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال ايما رجل عاهر بحرة او امة فالولد ولد زنا لا يرث ولا يورث وقد روى غير ابن لهيعة هذا الحديث عن عمرو
بن شعيب والعمل على هذا عند اهل العلم ان ولد الزنا لا يرث من ابيه **باب** من يرث الولاء **حدثنا** قتيبة نا
ابن لهيعة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يرث الولاء من يرث المال هذا حديث
ليس اسناده بالقوي **حدثنا** هارون ابو موسى المستملي البغدادي نا محمد بن حرب نا عمر بن روبة التغلبي عن
عبد الواحد بن عبد الله بن بسر النصري عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اِس بیان میں کہ ایک مرد دوسرے مرد کے ہاتھ پر اسلام لاوے **حدیث**
کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ اور ابن نمیر اور وکیع نے عبد العزیز بن عمر بن عبد العزیز سے اُنہوں نے عبد اللہ بن موہب سے
اور کہا بعض نے عبد اللہ بن وہب سے اُنہوں نے تمیم داری سے کہا اُنہوں نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا طریق ہے
اُس شخص کے حق میں جو مشرکوں میں سے کسی مرد مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لاوے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص اُسکے
جینے اور مرنے میں اسکے ساتھ اور وں سے زیادہ حقدار ہے۔ اِس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر طریق عبد اللہ بن وہب سے
اور کہا گیا ہے کہ ابن موہب راوی ہے تمیم داری سے۔ اور بعضوں نے درمیان عبد اللہ بن موہب اور تمیم داری کے قبیصہ بن ذویب
کو داخل کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو یحییٰ بن حمزہ نے عبد العزیز بن عمر سے اور اُنہوں نے اسمیں قبیصہ بن ذویب کو زیادہ کیا ہے
اور یہ میرے نزدیک متصل نہیں ہے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک عمل اسی پر ہے اور بعض نے کہا ہے اُسکی میراث بیت المال میں رکھی
جاوے اور یہ قول ہے امام شافعی کا اور اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اِس حدیث سے حجت پکڑی ہے کہ ولاء اُس شخص کے
لیے ہے جو اُسکو آزاد کرے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے
اپنے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرد کسی عورت حرہ یا لونڈی سے زنا کرے تو اُسکی اولاد ولد الزنا ہے نہ وہ وارث
ہوتی ہے اور نہ اُسکا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور غیر ابن لہیعہ نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک
اسپر ہے کہ ولد الزنا اپنے باپ زانی سے وارث نہیں ہوتا۔ **باب** کون شخص ولاء کا وارث ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی
ہمسے ابن لہیعہ نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ولاء کا وہ شخص وارث ہوگا جو
مال کا وارث ہوتا ہے۔ اِس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ہارون یعنی ابو موسیٰ مستملی بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد
بن حرب نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن روبہ تغلبی نے عبد الواحد بن عبد اللہ بن بسر نصری سے اُنہوں نے واثلہ بن اسقع سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

۱ بعض لوگوں نے اسکے یہ معنے بیان کیے ہیں کہ وہ شخص حیات میں اسکی نصرت کا اور بعد مرنے کے اسپر نماز پڑھنے کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث مولی الموالاۃ کے توارث کے
واسطے دلیل ہے یعنے اسکے معنے یہ ہیں کہ جبکہ کوئی اسکا وارث نہ ہو تو چاہیے کہ یہ شخص اس کا مقدم ہو تو یہ حقدار ہو اور لوگوں سے زیادہ ہو۔ اور امام شافعی وغیرہ نے جو حدیث پر عبد العزیز کی وجہ سے
طعن کیا درست نہیں کیونکہ عبد العزیز بخاری کا راوی ہے اور یحییٰ بن معین نے اسکی توثیق کی ہے پس یہ حدیث قابل استدلال کے درست ہوگی اور اس حدیث سے مولی الموالاۃ کی نفی نہیں ہو سکتی کیونکہ
یہ توسل [illegible]

المرأة تحوز ثلاثة مواريث عتيقها ولقيطها وولدها الذي لاعنت عنه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن حرب على هذا الوجه۔ **آخر الفرائض** بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب الوصايا عن رسول الله** صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في الوصية بالثلث **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن الزهري عن عامر بن سعد بن ابي وقاص عن ابيه قال مرضت عام الفتح مرضا اشفيت منه على الموت فاتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني فقلت يا رسول الله ان لي مالا كثيرا وليس يرثني الا ابنتي افاوصي بمالي كله قال لا قلت فثلثي مالي قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تذر ورثتك اغنياء خير من ان تذرهم عالة يتكففون الناس انك لن تنفق نفقة الا اجرت فيها حتى اللقمة ترفعها الى في امرأتك قال قلت يا رسول الله اخلف عن هجرتي قال انك لن تخلف بعدي فتعمل عملا تريد به وجه الله الا ازددت به رفعة ودرجة ولعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضر بك آخرون اللهم امض لاصحابي هجرتهم ولا تردهم على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة يرثي له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مات بمكة وفي الباب عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن سعد بن ابي وقاص والعمل على هذا عند اهل العلم انه ليس للرجل ان يوصي باكثر من الثلث وقد استحب بعض اهل العلم ان ينقص من الثلث لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم والثلث كثير **حدثنا** نصر بن علي نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا نصر بن علي نا الاشعث بن جابر عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة انه حدثه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

وارث ہوتی ہے تین قسم کے ورثہ لیتی ہے اپنے آزاد کردہ کی اور اپنے لقیط کی اور اپنے اولاد کی کہ جس سے لعان کیا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر محمد بن حرب کے اسی طریق سے۔ **فرائض** کے مسائل تمام ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ **ابواب** وصیتوں کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ **باب** تہائی کے ساتھ وصیت کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُنھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُنھوں نے اپنے باپ سے یہ کہ کہا اُنھوں نے میں فتح مکہ کے سال ایسا بیمار ہوا کہ مجھے اپنے مرنیکا خوف پیدا ہوا سو میرے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے آئے پس میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس بہت مال ہے اور سوا ایک بیٹی کے اور کوئی میرا وارث نہیں کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں فرمایا آپ نے نہیں میں نے کہا دو تہائی کی وصیت کروں فرمایا آپ نے نہیں میں نے کہا نصف مال کی۔ فرمایا آپ نے نہیں میں نے کہا تہائی مال کی فرمایا آپ نے تہائی کی اور تہائی بھی بہت ہے۔ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے بہتر ہے اس سے کہ انکو محتاج چھوڑے کہ مانگیں لوگوں سے ہتیلی پھیلا کر۔ اور جو کچھ کہ تو خرچ کریگا اُسکے عوض ثواب پاویگا یہانتک کہ لقمہ جو اپنی جورو کے منہ میں ڈالے گا بدلے اسکا بھی ثواب ملیگا۔ کہا سعد نے پھر میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنی ہجرت سے چھوڑا جاؤنگا فرمایا آپ نے اگر تو بیماری کے سبب میرے پیچھے کہ میں چھوڑ جاؤنگا، اور کوئی کام خدا کی رضا مندی کا کریگا تو ضرور تیرا مرتبہ اور درجہ بلند ہوگا۔ اور شاید کہ تو چھوڑا جاویگا یعنی تیری زندگی بہت ہوگی یہانتک کہ نفع پاویںگے تجھسے بہت گروہ۔ اور ضرر پاویںگے تجھسے اور لوگ۔ یعنی تیرے جہاد سے مسلمانوں کو قوت ہوگی اور کافروں کو ضرر۔ اے اللہ جاری رکھ میرے اصحاب کی ہجرت کو اور نہ پھیر انکو ایڑیوں کے بل۔ لیکن نہایت محتاج سعد بن خولہ ہیں کہ باوجود ہجرت کے چونکہ مکہ میں آکر مرگئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے مکہ میں مرجانیکا بہت افسوس کرتے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ کسی آدمی کو جائز نہیں ہے زیادہ تہائی سے وصیت کرے۔ اور بعض اہل علم نے تہائی سے کم وصیت کرنے کو مستحب جانا ہے کیونکہ آپنے فرمایا ہے کہ تہائی بہت ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث بن جابر نے شہر بن حوشب سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ اُنھوں نے انکو حدیث کی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے

[illegible]

ان الرجل ليعمل والمرأة بطاعة الله ستين سنة ثم يحضرهما الموت فيضاران في الوصية فتجب لهما النار ثم قرأ علي ابو هريرة من بعد وصية يوصى
بها او دين غير مضار وصية من الله الى قوله ذلك الفوز العظيم هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه ونصر بن علي الذي روى عن اشعث
بن جابر هو جد نصر بن علي الجهضمي **باب** ما جاء في الحث على الوصية **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حق امرئ مسلم يبيت ليلتين وله ما يوصى فيه الا ووصيته مكتوبة عنده هذا حديث حسن صحيح وقد روي
عن الزهري عن سالم عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يوص **حدثنا** احمد
بن منيع نا ابو قطن نا مالك بن مغول عن طلحة بن مصرف قال قلت لابن ابي اوفى اوصى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا قلت
وكيف كتبت الوصية وكيف امر الناس قال اوصى بكتاب الله تعالى هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث مالك بن مغول
باب ما جاء لا وصية لوارث **حدثنا** هناد وعلي بن حجر قالا نا اسمعيل بن عياش نا شرحبيل بن مسلم الخولاني عن ابي امامة الباهلي
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته عام حجة الوداع ان الله تبارك وتعالى قد اعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث
الولد للفراش وللعاهر الحجر وحسابهم على الله تعالى ومن ادعى الى غير ابيه او انتمى الى غير مواليه فعليه لعنة الله
التابعة الى يوم القيمة لا تنفق امرأة من بيت زوجها الا باذن زوجها قيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا

کتنے مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ساٹھ برس عمل کرتے رہتے ہیں پھر اُنکو موت آتی ہے تو وصیت میں ضرر کرتے ہیں پس اُنکے لئے آگ واجب
ہو جاتی ہے پھر ابوہریرہ نے اُنکی تصدیق کے واسطے یہ آیت پڑھی۔ من بعد وصیۃ یوصی بہا او دین غیر مضار وصیۃ من اللہ الیٰ قولہ ذلک الفوز العظیم
یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور نصر بن علی کہ جنہوں نے اشعث بن جابر سے روایت کی ہے وہ نصر جہضمی کا دادا ہے۔ **باب** وصیت پر
برانگیختہ کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مرد مسلمان کا حق نہیں ہے کہ دو راتیں گذارے اور واسطے اس کے مال ہو کہ جس میں وصیت ہو سکتی ہو مگر یہ کہ اُسکے
پاس وصیت لکھی ہوئی موجود ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی زہری سے انہوں نے روایت کی سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** اس بیان میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت نہیں کی **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث
کی ہم سے ابو قطن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن مغول نے طلحہ بن مصرف سے کہا انہوں نے میں نے ابن ابی اوفیٰ سے کہا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
کوئی وصیت کی ہے کہا انہوں نے نہیں میں نے کہا اور کس طرح وصیت لکھی گئی اور کس طرح لوگ اسکا حکم دئے گئے ہیں کہا انہوں نے آنحضرت نے کتاب اللہ کی وصیت
کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مالک بن مغول سے۔ **باب** اس بیان میں کہ وارث کے لئے وصیت جائز نہیں **حدیث**
کی ہم سے ہناد اور علی بن حجر نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی ہم سے شرحبیل بن مسلم خولانی نے ابی امامہ باہلی سے
کہا انہوں نے سال حجۃ الوداع میں سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ خطبہ میں فرماتے اللہ تعالیٰ نے ہر ذی حق کو اسکا حق دیدیا ہے سو اب
وارث کے لئے وصیت جائز نہیں۔ اولاد صاحب فراش کی ہے اور زانی کے لئے پتھر اور حساب انکا اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اور جو کوئی اپنے باپ کے
سوا کسی اور کا دعوےٰ کرے یا اپنے غیر والیوں کی طرف منسوب ہو تو اُسپر قیامت تک پے در پے اللہ کی لعنت ہے۔ چاہئے کہ کوئی عورت اپنے خاوند
کے گھر سے بغیر اُسکے اذن کے خرچ نہ کرے کسی نے کہا یا رسول اللہ طعام بھی نہ خرچ کرے فرمایا آپ نے یہ تو ہمارے تمام مالوں سے عمدہ مال ہے۔

سلہ یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں جو جائز نہیں ہوتی مثلاً تہائی سے [illegible] جب حضرت نے کوئی وصیت نہیں کی تو پھر وصیت کیوں ہے [illegible]
سلہ جواب [illegible] تو کتاب اللہ کی وصیت کی کہ اُسکے ساتھ تمسک کریں کسی مال وغیرہ کی وصیت میں کی جیسا انہوں نے سمجھا ہے کیونکہ آنحضرت کے پاس اسقدر مال
[illegible] نہیں تھا وصیت کے واسطے باقی رہے۔ اور چونکہ آپ نے کتاب اللہ کی وصیت کی ہے اور [illegible] کہ وصیت کرو واسطے لوگوں۔ وصیت لکھی گئی ہے [illegible]
[illegible] زانی کے لئے [illegible] صاحب فراش کے [illegible] ہاں اسکو [illegible]
[illegible] اس عبارت کے [illegible] اسکا [illegible]
[illegible] آپ کو غیر کی طرف منسوب کرے [illegible]
حالانکہ وہ واقع میں قریشی نہیں۔ [illegible] کی طرف منسوب ہو [illegible] اسکا [illegible]

وقال العارية مؤداة والمنحة مردودة والدين مقضي والزعيم غارم وفي الباب عن عمرو بن خارجة وانس بن مالك هذا حديث حسن وقد روي عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه ورواية اسمعيل بن عياش عن اهل العراق واهل الحجاز ليس بذلك فيما تفرد به لانه روى عنهم مناكير وروايته عن اهل الشام اصح هكذا قال محمد بن اسمعيل سمعت احمد بن الحسن يقول قال احمد بن حنبل اسمعيل بن عياش اصلح حالا من بقية ولبقية احاديث مناكير عن الثقات وسمعت عبد الله بن عبد الرحمن يقول سمعت زكريا بن عدي يقول قال ابو اسحق الفزاري خذوا عن بقية ما حدث عن الثقات ولا تاخذوا عن اسمعيل بن عياش ما حدث عن الثقات ولا غير الثقات **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن عمرو بن خارجة ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب على ناقته وانا تحت جرانها وهي تقصع بجرتها وان لعابها يسيل بين كتفي فسمعته يقول ان الله عز وجل اعطى كل ذي حق حقه فلا وصية لوارث والولد للفراش وللعاهر الحجر هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء يبدأ بالدين قبل الوصية **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابي اسحق الهمداني عن الحارث عن علي ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى بالدين قبل الوصية وانتم تقرؤن الوصية قبل الدين والعمل على هذا عند عامة اهل العلم انه يبدأ بالدين قبل الوصية **باب** ما جاء في الرجل يتصدق او يعتق عند الموت **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي اسحق عن ابي حبيبة الطائي قال اوصى الي اخي بطائفة من ماله فلقيت ابا الدرداء فقلت ان اخي اوصى الي بطائفة من ماله

اور فرمایا آپ نے جو چیز مانگی ہوئی ہو وہ ادا کی جاوے اور منحہ واپس کیا جاوے اور قرض ادا کیا جاویگا اور کفیل ضامن ہو۔ اور اس باب میں روایت ہو عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بواسطہ ابی امامہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو۔ اور روایت اسمعیل بن عیاش کی جو اہل عراق اور اہل حجاز سے ہو وہ روایت ٹھیک نہیں ان صورتوں میں کہ وہ جہاں متفرد ہو یعنے اسکے ساتھ کوئی اور اسکا تابع ہو۔ کیونکہ وہ اُنسے منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ اور روایت اُسکی اہل شام سے صحیح ہو۔ ایسا ہی محمد بن اسمعیل بخاری نے کہا ہو میں نے احمد بن حسن سے سنا کہ وہ کہتے فرمایا ہو احمد بن حنبل نے اسمعیل بن عیاش بقیہ سے حال میں بہتر ہو۔ اور بقیہ ثقوں سے منکر حدیثیں روایت کرتا ہو۔ اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ کہتا سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہ کہتا کہا ابو اسحاق فزاری نے بقیہ سے وہ حدیثیں لیلو جو ثقوں سے روایت کرے اور اسمعیل بن عیاش سے نہ لو خواہ وہ ثقوں سے روایت کرے یا غیر ثقوں سے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنہے شہر بن حوشب سے اُنہے عبد الرحمن بن غنم سے اُنہے عمرو بن خارجہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر خطبہ پڑھا اور میں اُسکی گردن کے نیچے تھا اور وہ اپنی جگالی کو چباتی تھی اور اُسکا لعاب درمیان میرے کاندھوں کے چلتا تھا یعنے میرے کاندھوں پر اُسکا لعاب گرتا تھا پس میں نے آپ سے سُنا کہ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر ذی حق کو اُسکا حق دیدیا ہے پس اب وصیت وارث کے لئے جائز نہیں اور اولاد صاحب فراش کے لئے ہو۔ اور زانی کے لئے پتھر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ **باب** اس بیان میں کہ وصیت سے پہلے قرض شروع کیا جاوے یعنے وصیت سے پہلے اُسکو ادا کرنا چاہئے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی اسحاق ہمدانی سے اُنہے حارث سے اُنہے علی سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت سے پہلے قرض ادا کرنیکا حکم دیا ہو حالانکہ تم پڑھتے ہو کہ وصیت قرض سے پہلے ہو۔ اور عامہ اہل علم کے نزدیک عمل اسپر ہو کہ قرض وصیت سے پہلے شروع کیا جاوے۔ **باب** اُس شخص کے بیان میں جو موت کے وقت صدقہ کرے یا غلام آزاد کرے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُنہے ابی حبیبہ طائی سے کہا اُنہے مجھے میرے بھائی نے اپنے ایک حصے مال کی وصیت کی پھر ملا میں ابو الدرداء سے سو کہا میرے بھائی نے اپنے کچھ حصے مال کی وصیت کی ہے

لہ یعنے جو چیز عاریۃً لی ہو [illegible] ۔۔۔

[illegible]

[illegible] ۔۔۔ قرآن میں [illegible]

[illegible] ۔۔۔ لوگوں کے دل میں اسکی عظمت بیٹھ جائے

فان ترى لي وضعه في الفقراء او المساكين او المجاهدين في سبيل الله قال اما انا فلو كنت لم اعدل بالمجاهدين سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول مثل الذي يعتق عند الموت كمثل الذي يهدي اذا شبع هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن
شهاب عن عروة ان عائشة اخبرته ان بريرة جاءت تستعين عائشة في كتابتها ولم تكن قضت من كتابتها شيئا فقالت لها عائشة
ارجعي الى اهلك فان احبوا ان اقضي عنك كتابتك ويكون ولاءك لي فعلت فذكرت ذلك بريرة لاهلها فابوا وقالوا ان شاءت
ان تحتسب عليك ويكون لنا ولاءك فلتفعل فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم
ابتاعي فاعتقي فانما الولاء لمن اعتق ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بال اقوام يشترطون شروطا ليست في كتاب الله من اشترط
شرطا ليس في كتاب الله فليس له وان اشترط مائة مرة هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن عائشة والعمل على
هذا عند اهل العلم ان الولاء لمن اعتق **ابواب** الولاء والهبة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء
ان الولاء لمن اعتق **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن منصور عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة
انها ارادت ان تشتري بريرة فاشترطوا الولاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم الولاء لمن اعطى الثمن او لمن ولي النعمة وفي
الباب عن ابن عمر وابي هريرة وهذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا عند اهل العلم **باب** النهي عن بيع الولاء وهبته
حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة نا عبد الله بن دينار سمع عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى
عن بيع الولاء وهبته هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم
وقد رواه شعبة وسفيان الثوري ومالك بن انس عن عبد الله بن دينار ويروى عن شعبة قال لوددت ان عبد الله بن دينار

پس آپ مجھے اسکے رکھنے کا کہاں حکم دیتے ہیں فقیروں میں یا مسکینوں میں یا غازیوں میں کہا اُنہے بہرحال اگر میں ہوتا تو میں غازیوں کے ساتھ
کسی کو برابر نہ کرتا۔ (پھر کہا) سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے مثال اس شخص کی جو موت کے وقت آزاد کرتا ہو مثل مثال اس
شخص کے ہے جو پیٹ بھرے کے وقت ہدیہ بھیجتا ہے یعنے اسکا ثواب صحت کے ہدیہ کے برابر نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب**
حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُنہے عروہ سے یہ کہ حضرت عائشہ نے اُنکو خبر دی ہے کہ بریرہ
عائشہ کے پاس اپنی کتابت میں مدد لینے کے واسطے آئی اور اُسنے اپنی کتابت سے ابھی کچھ ادا نہیں کیا تھا سو حضرت عائشہ نے اس سے کہا
اپنے مالکوں کے پاس جا سو اگر وہ اس بات کو دوست رکھیں کہ میں تجھسے تیری کتابت ادا کر دوں اور ولا تیری میرے لئے ہو تو میں کر گذرتی ہوں
پس بریرہ نے اپنے مالکوں سے اسکا ذکر کیا سو اُنھوں نے انکار کیا اور کہنے لگے اگر عائشہ چاہتی ہو کہ تجھپر خرچ کر کے ثواب لینا چاہے اور تیری ولا
ہمارے لئے ہو تو کرے۔ (عائشہ کہتی ہیں) پھر میں نے یہ بات آنحضرت کے پاس ذکر کی پس آنحضرت نے عائشہ سے کہا خرید لے اور اسکو آزاد کر
بیشک ولا اُسی شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کیا حال ہے لوگوں کا جو ایسی شرطیں کرتے
ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو کوئی ایسی شرط کرے جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ اسکو جائز نہیں اگرچہ سو بار شرط کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور
کئی اسناد سے یہ حدیث حضرت عائشہ سے مروی ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ ولا اسی شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے **ابواب** ولاء اور
ہبہ کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** اس بیان میں کہ ولا اس شخص کے لئے ہے جو آزاد کرے **حدیث** کی ہمسے
بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُنہے ابراہیم سے اُنہے اسود سے اُنہے
عائشہ سے یہ کہ اُنہے یعنے عائشہ نے بریرہ کے خریدنے کا ارادہ کیا پس اُسکے مالکوں نے ولا کی شرط کی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ولا
اُس شخص کے لئے ہے جو قیمت دے یا نعمت کا والی ہو سو اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اہل
علم کے نزدیک اسی پر ہے **باب** اس بیان میں کہ ولا کا بیچنا اور ہبہ کرنا منع ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان
بن عیینہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن دینار نے سنا اُنہے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع کیا ہے
یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت عبداللہ بن دینار سے جو روایت کرتا ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کیا
اسکو شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبداللہ بن دینار سے اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا اُنہے البتہ میں دوست رکھتا تھا کہ عبداللہ بن دینار سے

حين يحدث بهذا الحديث اذن لي حتى كنت اقوم اليه فاقبل راسه وروى يحيى بن سليم هذا الحديث عن عبيد الله بن عمر عن نافع
عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم وهو وهم وهم فيه يحيى بن سليم والصحيح عن عبيد الله بن عمر عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن
النبي صلى الله عليه وسلم هكذا رواه غير واحد عن عبيد الله بن عمر وتفرد عبد الله بن دينار بهذا الحديث **باب** ما جاء في
من تولى غير مواليه او ادعى الى غير ابيه **حدثنا** هناد ثنا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه قال خطبنا علي فقال من زعم
ان عندنا شيئا نقرؤه الا كتاب الله وهذه الصحيفة صحيفة فيها اسنان الابل واشياء من الجراحات فقد كذب وقال فيها قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة حرم ما بين عير الى ثور فمن احدث فيها حدثا او اوى محدثا فعليه لعنة الله والملئكة
والناس اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا ومن ادعى الى غير ابيه او تولى غير مواليه فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين
لا يقبل منه صرف ولا عدل وذمة المسلمين واحدة يسعى بها ادناهم هذا حديث حسن صحيح وروى بعضهم عن الاعمش عن
ابراهيم التيمي عن الحارث بن سويد عن علي نحوه وقد روي من غير وجه عن علي **باب** ما جاء في الرجل ينتفي من ولده **حدثنا**
عبد الجبار بن العلاء العطار وسعيد بن عبد الرحمن المخزومي قالا نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن
ابي هريرة قال جاء رجل من فزارة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان امرأتي ولدت غلاما اسود فقال له
النبي صلى الله عليه وسلم هل لك من ابل قال نعم قال فما الوانها قال حمر قال فهل فيها اورق قال نعم ان فيها لورقا قال انى اتاها ذلك

جب یہ حدیث کہتی مجھے اذن دیتا کہ میں اسکی طرف کھڑا ہوتا اور اسکے سر پر بوسہ دیتا ۔ اور روایت کیا ہے یحییٰ بن سلیم نے اس حدیث کو عبید اللہ
بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔ ایسا ہی اس حدیث کو کئی ایک نے عبید اللہ بن عمر سے روایت
کیا ہے ۔ اور عبداللہ بن دینار اس حدیث سے منفرد ہوا ہے ۔ **باب** اس بیان میں کہ غیر اپنے والیوں کو والی بنانے یا اپنے غیر باپ کا
دعوے کرنے ۔ **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے باپ سے
کہا انہوں نے ہمکو حضرت علی نے خطبہ سنایا اور کہا جو کوئی یہ کہے کہ ہمارے پاس سوائے کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے کوئی اور چیز ہے کہ جسکو ہم
پڑھتے ہوں (اس صحیفہ میں اونٹوں کے دانتوں کی دیت اور اور احکام جراحات کے لکھے ہیں) تو اُسنے جھوٹ بولا ۔ اور کہا حضرت
علی نے اسمیں یہ بھی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ عیر[1] سے ثور تک حرم ہے سو جو کوئی اسمیں بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو
جگہ دے تو اُسپر اللہ تعالے اور فرشتوں اور لوگوں کی سب کی لعنت ہے اسسے قیامت کے دن کوئی فرض اور کوئی نفل قبول
نہ کیا جاویگا ۔ اور جو کوئی اپنے غیر باپ کی طرف دعوے کرے یا اپنے غیر والیوں کو والی بنائے تو اُسپر اللہ تعالے اور فرشتوں
اور لوگوں سب کی لعنت ہے کوئی اسسے فرض اور نفل قبول نہ لیا جاویگا ۔ اور پناہ سب مسلمانوں کی ایک ہے اُسکے ساتھ ادنی
مسلمان بھی کوشش کر سکتا ہے ۔ یعنے اگر ادنی مسلمان بھی کسی کو پناہ دیدے تو کسی کو اسکا توڑنا حلال نہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔
اور روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے علی سے مثل اسکے ۔ اور کئی وجہ
سے حضرت علی سے مروی ہے ۔ **باب** اس شخص کے بیان میں جو اپنی اولاد کی نفی کرے ۔ **حدیث** کی ہمسے عبد الجبار بن علاء
عطار اور سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے
ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے ایک مرد قبیلہ فزارہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میری عورت سے سیاہ
لڑکا جنا ہے یعنی اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں کہا اُسنے ہاں فرمایا آپ نے انکا کیا رنگ ہے کہا اُس
سرخ فرمایا آپ نے کیا انمیں کوئی سیاہ رنگ بھی ہے کہا اُسنے ہاں انمیں سیاہ رنگ بھی ہیں فرمایا آپ نے وہ انمیں کہاں سے آگئے

[1] عیر اور ثور دو پہاڑ ہیں عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے اور ثور مکہ میں ہے جسمیں وہ غار ہے کہ جسمیں آنحضرت ہجرت کے روز چھپے تھے اور بعض روایتوں میں [illegible] حرم ہے تو اس صورت میں ثور کے لفظ کی راوی سے غلطی ہوگی اگرچہ اکثر روایات میں یہی لفظ ہے [illegible] ثور تک حرم ہے صحیفہ مدینہ میں ہے اس مسئلہ میں [illegible] امام ابو حنیفہ [illegible] کی ممانعت [illegible] اس سے ثابت نہیں اور جو کوئی [illegible] گنہگار ہوگا اسپر کوئی جزا واجب نہیں [illegible] اور بعض علماء کا مذہب ہے کہ [illegible]

قال لعل عرقا نزعها قال فهذا لعل عرقا نزعه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في القافة حدثنا قتيبة نا الليث عن
ابن شهاب عن عروة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها مسرورا تبرق اسارير وجهه فقال الم تري ان مجززا نظر آنفا
الى زيد بن حارثة واسامة بن زيد فقال هذه الاقدام بعضها من بعض هذا حديث حسن صحيح وقد روى سفيان بن عيينة
هذا الحديث عن الزهري عن عروة عن عائشة وزاد فيه الم تري ان مجززا مر على زيد بن حارثة واسامة بن زيد وقد غطيا رؤسهما
وبدت اقدامهما فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض هكذا اخبرنا سعيد بن عبد الرحمن وغير واحد عن سفيان بن عيينة عن الزهري
وقد احتج بعض اهل العلم بهذا الحديث في اقامة امر القافة **باب** ما جاء في حث النبي صلى الله عليه وسلم على الهدية حدثنا
ازهر بن مروان البصري نا محمد بن سواء نا ابو معشر عن سعيد عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تهادوا فان الهدية
تذهب وحر الصدر ولا تحقرن جارة لجارتها ولو شق فرسن شاة هذا حديث غريب من هذا الوجه وابو معشر اسمه نجيح مولى بني هاشم
وقد تكلم فيه بعض اهل العلم من قبل حفظه **باب** ما جاء في كراهية الرجوع في الهبة حدثنا احمد بن منيع نا اسحق بن يوسف
الازرق نا حسين المكتب عن عمرو بن شعيب عن طاؤس عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثل
الذي يعطي العطية ثم يرجع فيها كالكلب اكل حتى اذا شبع قاء ثم عاد فرجع في قيئه وفي الباب عن ابن عباس وعبد الله
بن عمرو حدثنا محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن حسين المعلم عن عمرو بن شعيب قال ثنا طاؤس

کہا اُسنے شاید کسی رگ نے اسکو کھینچا ہوگا فرمایا آپ نے پس شاید اسکو بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** قیافہ دان
کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے ابن شہاب سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم انکے پاس یعنے حضرت عائشہ کے پاس آئے اس حالت میں کہ آپکا چہرۂ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا پس آپ نے فرمایا کیا تو نہیں دیکھتی
کہ اب مجزز (نام قیافہ دان) نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی طرف نظر کی اور کہا یہ پاؤں بعض کے بعض سے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور روایت کیا ہے سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو زہری سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے عائشہ سے۔ اور اُنہوں نے اسمیں یہ زیادتی کی ہے کہ مجزز
بن حارثہ اور اسامہ بن زید پر گذرا اس حالت میں کہ اُنھوں نے اپنا سر ڈھانپا تھا اور پاؤں انکے ننگے تھے پس کہا اُسنے یہ پاؤں بعض کے
بعض سے ہیں یعنے آپسمیں باپ بیٹے ہیں۔ ایسا ہی حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن وغیرہ نے سفیان بن عیینہ سے اُنہوں نے زہری سے اور
بعض اہل علم نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ قیافہ دان کا حکم درست ہے **باب** ہدیہ پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا برانگیختہ کرنا **حدیث** کی
ہمسے ازہر بن مروان بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سواء نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معشر نے سعید سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آپسمیں ہدیہ بھیجا کرو کیونکہ ہدیہ سینے کے غصے کو دور کرتا ہے۔ اور کوئی عورت دوسری عورت ہمسایہ والی کو ہدیہ بھیجنے
میں حقیر نہ جانے اگرچہ بکری کے کھر کا ٹکڑا ہو۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے۔ اور ابو معشر کا نام نجیح ہے جو غلام بنی ہاشم کا ہے اور بعض اہل علم نے
اسکے حق میں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ ہبہ میں رجوع کرنا مکروہ ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی
ہمسے اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی ہمسے حسین معلم نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے طاؤس سے اُنہوں نے ابن عمر سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے مثال اس شخص کی جو کوئی چیز ہبہ کرتا ہے پھر اسمیں رجوع کرتا ہے مثل مثال اس کتے کے ہے کہ جسنے کھایا تا کہ جب سیر ہوا تو اُسنے قے
کر دی پھر اُسنے عود کیا اور اپنی قے میں رجوع کیا یعنے اسکو کھانے لگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو سے **حدیث** کی
ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے حسین معلم سے اُنہوں نے عمرو بن شعیب سے کہا اُنہوں نے حدیث کی مجھے طاؤس نے

سلہ اُسنے جواب دیا بعض وقت جو سیاہ رنگ پیدا ہوتے ہیں شاید ماں باپ کے اصول میں سے کوئی سیاہ رنگ اونٹ ہوگا [illegible] سبب ہی سے ان پر اثر کیا ہوگا وہ سیاہی
پشت بہ پشت چلی آتی ہوگی آنحضرت نے فرمایا کہ اس تیرے لڑکے کی مثال بھی یہی ہے کہ شاید اسکے اصول میں بھی کوئی سیاہ رنگ ہوگا جسکی سبب سے یہ سیاہ
رنگ ہو۔ فائدہ [illegible] علامات دیکھکر [illegible] نہیں جاننا [illegible] شخص قیافہ دانی میں عرب میں مشہور تھا [illegible] اسکا گذر ہوا اور یہ دونوں یعنے زید و
اسامہ ایک چادر میں سر ڈھانپ کر سوئے ہوئے تھے اور پاؤں انکے کھلے تھے دیکھکر کہنے لگا کہ [illegible] بعض کے بعض سے ہیں یعنے یہ باپ بیٹے ہیں۔ اور آنحضرت خوش ہوئے کہ اسامہ کا رنگ
سیاہ تھا اور زید کا سفید اس سبب سے عرب کے لوگ اسکے نسب میں طعن کرتے تھے [illegible] قیافہ دان کے نزدیک [illegible] الثبوت تھا [illegible] آپ اس سبب سے خوش ہوئے [illegible]

عن ابن عمر وابن عباس يرفعان الحديث قال لا يحل للرجل ان يعطي عطية ثم يرجع فيها الا الوالد فيما يعطي ولده ومثل الذي يعطي العطية
ثم يرجع فيها كمثل الكلب اكل حتى اذا شبع قاء ثم عاد في قيئه هذا حديث حسن صحيح قال الشافعي لا يحل لمن وهب هبة ان يرجع فيها الا الوالد
فله ان يرجع فيما اعطى ولده واحتج بهذا الحديث تم الولاء والهبة بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب** القدر عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم **باب** ما جاء من التشديد في الخوض في القدر **حدثنا** عبد الله بن معوية الجمحي نا صالح المري عن هشام بن حسان عن
محمد بن سيرين عن ابي هريرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نتنازع في القدر فغضب حتى احمر وجهه حتى كانما
فقئ في وجنتيه الرمان فقال ابهذا امرتم ام بهذا ارسلت اليكم انما هلك من كان قبلكم حين تنازعوا في هذا الامر عزمت عليكم الا
تنازعوا فيه وفي الباب عن عمر وعائشة وانس هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث صالح المري وصالح المري له
غرائب ينفرد بها **باب حدثنا** يحيى بن حبيب بن عربي نا المعتمر بن سليمن نا ابي عن سليمن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احتج ادم وموسى فقال موسى يا ادم انت الذي خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه اغويت الناس
واخرجتهم من الجنة قال فقال ادم انت موسى الذي اصطفاك الله بكلامه اتلومني على عمل عملته كتبه الله علي قبل ان يخلق السموات
والارض قال فحج ادم موسى وفي الباب عن عمر وجندب هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث سليمن التيمي عن الاعمش
وقد رواه بعض اصحاب الاعمش عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقال بعضهم عن الاعمش

ابن عمر اور ابن عباس سے وہ دونوں حدیث کو مرفوع کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے کسی مرد کو حلال نہیں کہ ہبہ کرے پھر اس میں رجوع کرے سوائے والد کے
جو اپنے لڑکے کو کوئی چیز ہبہ کرے۔ اور مثال اس شخص کی جو ہبہ کرکے پھر اس میں رجوع کرے ایسی ہے جیسے کتے کی ہے کہ کھایا یہاں تک کہ جب سیر ہوا تو اُسنے
قے کی پھر اپنی قے میں لوٹ گیا یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا امام شافعی نے سوائے والد کے اور کسی شخص کو حلال نہیں کہ ہبہ کرکے اسمیں رجوع
کرے والد کو جائز ہے کہ جو چیز اپنے بیٹے کو دی ہو اسمیں رجوع کرے اور انھوں نے اس حدیث سے حجت پکڑی ہے۔ تمام ہوئے مسائل
ولاء اور ہبہ کے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** تقدیر کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** تقدیر میں خوض کرنے
کی ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے صالح مری نے ہشام بن حسان سے اُسنے محمد بن
سیرین سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسنے نکلے ہمپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسی حالت میں کہ ہم تقدیر میں تنازع کر رہے تھے پس آپ
غضبناک ہوئے یہانتک کہ آپکا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا گویا کہ آپ کے رخساروں مبارک پر انار نچوڑا گیا ہے۔ پھر فرمایا آپ نے کیا تم اسکے ساتھ
حکم دیے گئے ہو یا میں اسکے ساتھ تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں۔ بیشک ہلاک ہوئے ہیں وہ لوگ جو تم سے پہلے ہوئے ہیں جبکہ انھوں نے اس
امر میں تنازع کیا۔ میں تمکو قسم دیتا ہوں کہ اسمیں جھگڑا نہ کیا کرو۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور عائشہ اور انس سے یہ حدیث غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو سوائے طریق صالح مری کے اور صالح مری کی غرائب حدیثیں ہیں وہ انکے ساتھ متفرد ہوا ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے
یحیی بن حبیب بن عربی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے سلیمان اعمش سے اُسنے ابی صالح سے
اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ حضرت آدم اور موسی نے اپنے رب کے پاس گفتگو کی پس کہا حضرت
موسی نے اے آدم تو ہی وہ ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح تجھ میں پھونکی پھر تو نے لوگوں کو گمراہ کیا اور انکو جنت سے
نکالا۔ فرمایا آپ نے پھر کہا آدم نے تو ہی وہ موسی ہے کہ تجھکو خدا نے اپنے کلام سے برگزیدہ کیا کیا تو بھی میرے اس عمل پر ملامت کرتا ہے جسکو
اللہ تعالی نے مجھپر آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے ہی لکھ رکھا تھا فرمایا آپ نے تو غالب ہوئے حضرت آدم موسی پر۔ اور اس باب میں
روایت ہے عمر اور جندب سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے یعنے طریق سلیمان تیمی سے جو راوی ہے اعمش کے۔ اور اسکو بعض اصحاب اعمش نے
اعمش سے روایت کیا ہے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور کہا بعض نے یہ روایت ہے اعمش سے

ف ۱ یہ قول حضرت موسی کے تعالی [illegible] اور جبتک حضرت آدم [illegible] اپنی طرف نسبت کرتے رہے۔ اس حدیث [illegible]
[illegible] شیطان نے [illegible] تقدیر کیطرف نسبت کیا [illegible]
[illegible] نسبت کیا [illegible] شیطانی [illegible]

عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی ھذا الحدیث من غیر وجہ عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
باب ماجاء فی الشقاء والسعادۃ **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مھدی نا شعبۃ عن عاصم بن عبید اللہ قال سمعت
سالم بن عبد اللہ یحدث عن ابیہ قال قال عمر یا رسول اللہ ارأیت ما نعمل فیہ امر مبتدع او مبتدأ او فیما قد فرغ منہ قال فیما قد فرغ
منہ یا ابن الخطاب وکل میسر اما من کان من اھل السعادۃ فانہ یعمل للسعادۃ واما من کان من اھل الشقاء فانہ یعمل
للشقاء وفی الباب عن علی وحذیفۃ بن اسید وانس وعمران بن حصین ھذا حدیث حسن صحیح **اخبرنا** الحسن بن علی الحلوانی
نا عبد اللہ بن نمیر ووکیع عن الاعمش عن سعد بن عبیدۃ عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھو ینکت فی الارض اذ رفع رأسہ الی السماء ثم قال ما منکم من احد الا قد علم قال وکیع الا قد کتب مقعدہ من النار ومقعدہ
من الجنۃ قالوا افلا نتکل یا رسول اللہ قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء ان الاعمال
بالخواتیم **حدثنا** ھناد نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن زید بن وھب عن عبد اللہ بن مسعود قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو الصادق المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ فی اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون
مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او سعید فوالذی لا الہ غیرہ ان
احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینھا الا ذراع ثم یسبق علیہ الکتاب فیختم لہ بعمل اھل النار فیدخلھا

نے روایت کی ابی صالح سے اُنھوں نے ابی سعید سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہو **باب** شقاوت و سعادت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے
کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عاصم بن عبید اللہ سے کہا اُنھوں نے سنا میں نے سالم بن عبد اللہ سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا اُنھوں نے کہ کہا
حضرت عمر نے یا رسول اللہ ہمکو خبر دیجئے اُن اعمال کی بابت جو ہم کر رہے ہیں کیا وہ امر نیا پیدا ہوتا ہو یا نیا شروع ہوتا ہو (شک راوی ہے معنے واحد)
یا اس سے فراغت ہو چکی ہو ۔ فرمایا آپ نے اس سے فراغت ہو چکی ہو اے خطاب کے بیٹے ۔ اور ہر ایک امر آسان کیا گیا ہو جسکے
واسطے کہ وہ پیدا کیا گیا ہو بہرحال جو کوئی اہل سعادت سے ہوگا تو وہ سعادت کے عمل کریگا اور جو کوئی اہل شقاوت سے ہوگا تو وہ شقاوت
کے عمل کریگا ۔ اور اس باب میں روایت ہو حضرت علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن
صحیح ہو **خبر دی ہمکو** حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر اور وکیع نے اعمش سے اُنھوں نے سعد بن عبیدہ سے اُنھوں نے ابی
عبدالرحمن سلمی سے اُنھوں نے علی سے کہا اُنھوں نے اُسوقت میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ زمین پر سر ڈالے ہوئے
تھے ناگاہ آپ نے آسمان کی طرف سر مبارک اُٹھایا پھر فرمایا کوئی شخص تم میں سے ایسا نہیں ہو کہ معلوم نہیں ہو چکا ۔ یعنے اللہ تعالے کو
معلوم ہو کہ فلان جنتی ہو فلان دوزخی ۔ وکیع نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ اسکی جگہ دوزخ و جنت کی لکھی گئی ہو ۔ کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا ہم پھر
توکل نہ کر لیں یعنے عمل چھوڑ کر اپنی اصلی پیدائش پر توکل نہ کر بیٹھیں فرمایا آپ نے کہ نہیں عمل کرو ہر ایک آسان کیا گیا ہو اُسکے واسطے جسکے واسطے
وہ پیدا ہوا ہو ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو ۔ **باب** اس بیان میں کہ اعتبار اعمال کا ساتھ خاتمہ کے ہو **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی
ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنھوں نے زید بن وہب سے اُنھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنھوں نے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی ہو اور
آنحضرت خود صادق ہیں اور اللہ کی جانب سے سچے کئے گئے ہیں بیشک تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اسکی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع
رکھی جاتی ہو پھر اسکا علقہ یعنی خون ہو جاتا ہو مثل اسی کے یعنے چالیس روز میں بعد اسکے گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہو مثل اسکے یعنے چالیس روز میں
پھر اللہ تعالی اسکی طرف فرشتہ بھیجتا ہو سو وہ اسمیں روح پھونکتا ہو اور اسکو چار چیزون کا حکم ہوتا ہو اسکا رزق اور اجل اور عمل اور شقاوت یا سعادت لکھ
لیتا ہو پس قسم ہو اس ذات کی کہ جسکے سوائے کوئی معبود نہیں بیشک کوئی شخص تم میں عمل اہل جنت کے کرتا رہتا ہو یہانتک کہ درمیان اسکے اور جنت
کے سوائے ایک گز کے فاصلہ نہیں رہتا کہ پھر اسپر کتاب یعنے تقدیر جو لکھی ہوتی ہو سبقت کرتی ہو اور اسکا خاتمہ اہل دوزخ کے عمل پر کرتی ہو پس وہ اسمیں داخل ہوتا ہو

سلہ حضرت عمر نے پوچھا کہ ہم لوگ جو عمل دنیا میں کام کرتے ہیں کیا برابر اسکا ہو یا پہلے ہی سے لکھا جا چکا ہو بعد دیکھنے اور کرنے کے ہوتے ہیں فرمایا آپ نے کہ وہ اعمال
پہلے سے لکھے گئے ہیں سو جس کسی کی جس قسم کی خلقت ہوتی ہو وہ اسکو اختیار کرتا ہو اور وہی اعمال اسکے آگے آسان ہوتے ہیں ۔

وإن أحدكم ليعمل بعمل أهل النار حتى ما يكون بينه وبينها إلا ذراع ثم يسبق عليه الكتاب فيختم له بعمل أهل الجنة فيدخلها هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا الأعمش نا زيد بن وهب عن عبد الله بن مسعود قال ثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثله وفي الباب عن أبي هريرة وأنس سمعت أحمد بن الحسن قال سمعت أحمد بن حنبل يقول ما رأيت بعيني مثل يحيى بن سعيد القطان هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة والثوري عن الأعمش نحوه حدثنا محمد بن العلاء نا وكيع عن الأعمش عن زيد نحوه **باب** ما جاء كل مولود يولد على الفطرة حدثنا محمد بن يحيى القطعي نا عبد العزيز بن ربيعة البناني نا الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد على الملة فأبواه يهودانه وينصرانه ويشركانه قيل يا رسول الله فمن هلك قبل ذلك قال الله أعلم بما كانوا عاملين به حدثنا أبو كريب والحسين بن حريث قالا نا وكيع عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه قال يولد على الفطرة هذا حديث حسن صحيح وقد رواه شعبة وغيره عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم فقال يولد على الفطرة **باب** ما جاء لا يرد القدر إلا الدعاء حدثنا محمد بن حميد الرازي وسعيد بن يعقوب قالا نا يحيى بن الضريس عن أبي مودود عن سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدي عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرد القضاء إلا الدعاء ولا يزيد في العمر إلا البر وفي الباب عن أبي أسيد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث يحيى بن الضريس وأبو مودود اثنان أحدهما يقال له فضة والآخر عبد العزيز بن أبي سليمان أحدهما بصري

اور جو شخص تم میں سے اہل نار کے عمل کرتا رہتا ہو حتےٰ کہ درمیان اسکے اور نار کے سوائے ایک گز کے فاصلہ نہیں رہتا کہ پھر اسپر کتاب سبقت کرتی ہو اور اسکا اہل جنت کے عمل پر خاتمہ کرتی ہو پس وہ اسمیں داخل ہوتا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہ حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن وہب نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ حدیث کی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اُنھنے اسیطرح ذکر کیا۔ اور اس باب میں روایت ہو ابی ہریرہ اور انس سے۔ سنا مین نے احمد بن حسن سے کہ اُنھنے سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہتا مین نے اپنی آنکھون سے کوئی شخص مثل یحیی بن سعید قطان کے نہین دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو اور روایت کیا ہو اسکو شعبہ اور ثوری نے اعمش سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن علا نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُنھنے زید سے مثل اسکے **باب** بیان مین کہ ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحیی قطعی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن ربیعہ بنانی نے کہ حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُنھنے ابی ہریرہ سے کہ اُنھنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک مولود دین اسلام پر پیدا ہوتا ہو سو والدین اسکو یہودی بناتے ہین اور نصاری کرتے ہین اور مشرک کرتے ہین کسی نے کہا یا رسول اللہ جو لوگ اُسکے پہلے ہلاک ہو چکے ہین (انکا کیا حال ہو) فرمایا آپ نے اللہ بہتر جانتا ہو کہ جسکے ساتھ وہ عمل کرنے والے ہوتے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور حسین بن حریث نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُنھنے ابی صالح سے اُنھنے ابی ہریرہ سے اُنھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی۔ اور کہا کہ فطرت پر پیدا ہوتا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو اور روایت کیا ہو اسکو شعبہ وغیرہ نے اعمش سے اُنھنے ابی صالح سے اُنھنے ابی ہریرہ سے اُنھنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ فطرت پر پیدا ہوتا ہو **باب** تقدیر کو سوائے دعا کے کوئی چیز رد نہین کرتی **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی اور سعید بن یعقوب نے کہا دونون نے حدیث کی ہمسے یحیی بن ضریس نے ابی مودود سے اُنھنے سلیمان تیمی سے اُنھنے ابی عثمان نہدی سے اُنھنے سلمان سے کہا اُنھنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا قضا کو رد کرتی ہو اور نیکی عمر مین زیادتی کرتی ہو۔ اور اس باب مین روایت ہو ابی اسید سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہو نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یحیی بن ضریس سے۔ اور ابو مودود دو ہین ایک کو فضہ کہا جاتا ہو اور دوسرے کو عبد العزیز بن ابی سلیمان ایک انمین سے بصری ہو

سلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے عمل حسنہ پر مغرور نہ ہو جائے اور خود پسندی اور تکبر اور برے اخلاق سے اجتناب کرے اور ہر وقت خوف اور امید مین رہے [illegible] بڑے اعمال بھی سرزد ہون تو بھی خدا کی رحمت عامہ سے ناامید نہ ہو جائے۔ اور اسیطرح سے جو شخص کے اعمال حسنہ دیکھکر اسکے جنتی ہونیکا یقین [illegible] اسکو جنت کی بشارت نہ دی ہو اور نہ کسی کے برے اعمال دیکھکر اسکے دوزخی ہونیکا جزم کرے اگرچہ اس سے تمام قسم کی برائیان صادر ہون کیونکہ اعتبار خاتمہ کا ہو [illegible] ہو جیسا اکثر لوگ نصاری یا یہودی کے بچے حالت پیدائش مین اسکا اسی قسم کا مادہ ہوتا ہو کہ اگر وہ اسی حالت پر چھوڑا جاوے اور [illegible]

وَالآخر مدني وكانا في عصر واحد وابو مودود الذي روى هذا الحديث اسمه فضة بصري باب ما جاء ان القلوب بين
اصبعي الرحمن حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابي سفيان عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان
يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك فقلت يا نبي الله امنا بك وبما جئت به فهل تخاف علينا قال نعم ان القلوب بين
اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف شاء وفي الباب عن النواس بن سمعان وام سلمة وعائشة وابي ذر هذا حديث حسن صحيح
وهكذا روى غير واحد عن الاعمش عن ابي سفيان عن انس وروى بعضهم عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر عن النبي صلى الله
عليه وسلم وحديث ابي سفيان عن انس اصح باب ما جاء ان الله كتب كتابا لاهل الجنة واهل النار حدثنا قتيبة
بن سعيد نا الليث عن ابي قبيل عن شفي بن ماتع عن عبد الله بن عمرو قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يده
كتابان فقال اتدرون ما هذان الكتابان فقلنا لا يا رسول الله الا ان تخبرنا فقال للذي في يده اليمنى هذا كتاب من رب العلمين
فيه اسماء اهل الجنة واسماء ابائهم وقبائلهم ثم اجمل على اخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا ثم قال للذي في شماله
هذا كتاب من رب العلمين فيه اسماء اهل النار واسماء ابائهم وقبائلهم ثم اجمل على اخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم ابدا
فقال اصحابه ففيم العمل يا رسول الله ان كان امر قد فرغ منه فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنة يختم له بعمل اهل الجنة
وان عمل اي عمل وان صاحب النار يختم له بعمل اهل النار وان عمل اي عمل ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيديه فنبذهما
ثم قال فرغ ربكم من العباد فريق في الجنة وفريق في السعير حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر عن ابي قبيل نحوه

اور دوسرا مدنی ہے اور وہ دونوں ایک زمانہ میں تھے اور ابو مودود کہ جنہوں نے یہ حدیث روایت کی ہے نام اُنکا فضہ بصری ہے۔ باب اس بیان میں
کہ دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابی سفیان
سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ بہت کہا کرتے تھے یا مقلب القلوب الخ یعنے اے پھیرنے والے دلوں کے
پھیر دے دل کو اپنے دین پر مستحکم رکھ سو میں نے کہا اے نبی اللہ کے ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور اُسکے ساتھ بھی جو آپ لائے ہیں یعنی قرآن مجید
سو کیا آپ ہم پر خوف کرتے ہیں فرمایا آپ نے ہاں بیشک دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کے درمیان ہیں پھیرتا ہے اُنکو جس طرح وہ چاہتا ہے۔ اور اس
باب میں روایت ہے نواس بن سمعان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی کئی ایک نے روایت
کی ہے اعمش سے اُنہوں نے ابی سفیان سے اُنہوں نے انس سے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اعمش سے اُنہوں نے ابی سفیان سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے۔ اور یہ حدیث ابی سفیان کی جو انس سے ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں اور دوزخیوں کے
لیے ایک کتاب لکھی ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابی قبیل سے اُنہوں نے شفی بن ماتع سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرو
سے کہا اُنہوں نے نکلے ہم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس حالت میں کہ آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں پس فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ یہ
دونوں کتابیں کونسی ہیں ہم نے کہا کہ نہیں یا رسول اللہ مگر کہ آپ ہمکو خبر دیں پس آپ نے داہنے ہاتھ والی کے حق میں فرمایا کہ یہ کتاب ہے رب العالمین
سے اسمیں جنتیوں کے نام ہیں اور اُنکے باپوں اور قبیلوں کے نام پھر اُنکے آخر پر اجمال کیا گیا ہے یعنے آخر میں جمع لگائی گئی ہے کہ یہ کل اسقدر ہیں سو
نہ کوئی اُنمیں زیادہ ہوتا ہے اور نہ کوئی اُنمیں سے کم ہوتا ہے ہمیشہ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے حق میں فرمایا کہ یہ کتاب ہے رب العالمین سے اسمیں
دوزخیوں کے نام ہیں اور اُنکے باپوں اور اُنکے قبیلوں کے پھر اُنکے آخر میں اجمال کیا گیا ہے سو نہ کوئی اُنمیں زیادہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی اُنمیں سے
کم ہو سکتا ہے ہمیشہ پس آپکے صحابہ نے کہا پھر عملوں کا کیا فائدہ یا رسول اللہ اگر یہ ایسی ہی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے فراغت کر چکا ہے یعنے جب اللہ
تعالیٰ سب کا حال پہلے ہی سے لکھ چکا ہے تو اعمال کا کیا فائدہ۔ آپ نے جواب دیا کہ راست پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو کیونکہ صاحب جنت کا جنتیوں کے
اعمال پر خاتمہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی عمل کرے اور دوزخی کا خاتمہ دوزخ والوں کے کام پر ہوگا اگرچہ کیسا ہی عمل کرے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارت کی اور اُنکو پھینک دیا۔ پھر فرمایا آپ نے رب تمہارا بندوں سے فارغ ہو چکا ہے یعنے جو کچھ کسی کے واسطے کرنا تھا وہ اُسکے لیے
کر چکا ہے ایک فرقہ جنت میں ہے اور ایک فرقہ دوزخ میں۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے بکر بن مضر نے ابی قبیل سے مثل اسکے

ف [illegible] کہ دل پر اثر کیا ہے ۱۲

وفي الباب عن ابن عمر هذا حديث حسن صحيح غريب وابو قبيل اسمه حيي بن هانئ اخبرنا علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن حميد
عن انس قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم ان الله اذا اراد بعبد خيرا استعمله فقيل كيف يستعمله يا رسول الله قال يوفقه
لعمل صالح قبل الموت هذا الحديث صحيح **باب** ما جاء لا عدوى ولا هامة ولا صفر **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي
نا سفيان عن عمارة بن القعقاع نا ابو زرعة بن عمرو بن جرير قال نا صاحب لنا عن ابن مسعود قال قام فينا رسول الله صلے الله
عليه وسلم فقال لا يعدي شيء شيئا فقال اعرابي يا رسول الله البعير الجرب الحشفة ندبنه فيجرب الابل كلها فقال رسول الله
صلے الله عليه وسلم فمن اجرب الاول لا عدوى ولا صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها ورزقها ومصائبها وفي الباب
عن ابي هريرة وابن عباس وانس سمعت محمد بن عمرو بن صفوان الثقفي البصري قال سمعت علي بن المديني يقول لو حلفت بين
الركن والمقام لحلفت اني لم ار احدا اعلم من عبد الرحمن بن مهدي **باب** ما جاء في الايمان بالقدر خيره وشره **حدثنا**
ابو الخطاب زياد بن يحيى البصري نا عبد الله بن ميمون عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابو قبیل کا نام حیی بن ہانی ہے۔ خبر دی ہمکو علی بن حجر نے کہا حدیث کی
ہمسے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ نیکی کا ارادہ
کرتا ہے تو اس سے عمل کراتا ہے پس کسی نے کہا کس طرح عمل کراتا ہے یا رسول اللہ۔ فرمایا آپ نے اسکو موت سے پہلے نیک اعمال کی توفیق دیتا ہے
یہ حدیث صحیح ہے۔ باب اس بیان میں کہ ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگ جاتی اور نہ کوئی ہامہ ہے اور نہ صفر۔ حدیث کی ہمسے بندار نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمارہ بن قعقاع سے کہا حدیث کی ہمسے ابو زرعہ بن عمرو بن
جریر نے کہا حدیث کی ہمسے ایک ہمارے صاحب نے ابن مسعود سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کوئی چیز
کسی چیز کی آفت نہیں کرتی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی پس کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ اونٹ اپنے حشفہ سے اپنی دم تک
خارش ناک کرتا ہے پھر تمام اونٹوں کو خارش ناک کر دیتا ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کس نے پہلے کو خارش دار کیا ہے نہ ایک کی بیماری دوسرے کو
لگ جاتی ہے اور نہ صفر ہے اللہ تعالی نے ہر ایک نفس پیدا کر کے اسکی حیات اور اسکا رزق اور اسکی مصیبتیں لکھدی ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے
ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ سنا میں نے محمد بن عمرو بن صفوان ثقفی بصری سے کہ کہا اُنہوں نے سنا میں نے علی بن مدینی سے کہ
کہا اگر مجھے درمیان رکن اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے قسم دلائی جائے تو میں قسم کھا لیتا ہوں کہ میں نے کوئی شخص زیادہ عالم عبد الرحمن بن مہدی
سے نہیں دیکھا۔ باب اس بیان میں کہ ایمان ساتھ تقدیر خیر اور شر کے لازم ہے۔ حدیث کی ہمسے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحیی بصری نے
کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن میمون نے جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

[illegible] یہ بات اصل میں نہیں ہو سکتی
[illegible] بلکہ جو امراض کہ متعدی ہیں وہ [illegible] جیسے حدیث
[illegible] سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایک کی بیماری
دوسرے کو [illegible] بیشک ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی جیسا کہ
[illegible] ایسے لوگوں سے برتاؤ رکھیں تو انکو نقصان
[illegible] تو اپنی اغور گمان کرتے ہیں کہ مجھے
[illegible] علامات دیکھکر یقینی امروں سے اعراض کرتے ہیں چنانچہ حدیث
[illegible] جانور جو بات کو اڑتا ہو وہ لوگ اس سے
[illegible] کہ جاہلیت کے لوگ صفر کو ایک
[illegible] اعتقاد رکھتے تھے
[illegible] خیالات واہی جن کی کچھ اصل نہیں ۱۲

لا يؤمن عبد حتى يؤمن بالقدر خيره وشره وحتى يعلم ان ما اصابه لم يكن ليخطئه وان ما اخطأه لم يكن ليصيبه وفي الباب عن عبادة
وجابر وعبد الله بن عمرو هذا حديث غريب من حديث جابر لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن ميمون وعبد الله بن ميمون منكر
الحديث **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد انبانا شعبة عن منصور عن ربعي بن حراش عن علي قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا يؤمن عبد حتى يؤمن باربع يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله بعثني بالحق ويؤمن بالموت ويؤمن بالبعث
بعد الموت ويؤمن بالقدر **حدثنا** محمود بن غيلان نا النضر بن شميل عن شعبة نحوه الا انه قال ربعي عن رجل عن علي حديث
ابو داؤد عن شعبة عندي اصح من حديث النضر وهكذا روى غير واحد عن منصور عن ربعي عن علي **حدثنا** الجارود قال سمعت
وكيعا يقول بلغنا ان ربعي بن حراش لم يكذب في الاسلام كذبة **باب** ما جاء ان النفس تموت حيث ما كتب لها **حدثنا** بندار نا
مؤمل نا سفيان عن ابي اسحق عن مطر بن عكامس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى الله لعبد ان يموت بارض جعل له
اليها حاجة وفي الباب عن ابي عزة هذا حديث غريب ولا نعرف لمطر بن عكامس عن النبي صلى الله عليه وسلم غير هذا الحديث
حدثنا محمود بن غيلان نا مؤمل وابو داؤد الحفري عن سفيان نحوه **حدثنا** احمد بن منيع وعلي بن حجر المعنى واحد قالا
نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن ابي المليح عن ابي عزة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى الله لعبد ان يموت
بارض جعل له اليها حاجة او قال بها حاجة هذا حديث صحيح وابو عزة له صحبة اسمه يسار بن عبد وابو المليح بن اسامة
اسمه عامر بن اسامة بن عمير الهذلي **باب** ما جاء لا ترد الرقى والدواء من قدر الله شيئا **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن
المخزومي نا سفيان عن الزهري عن ابن ابي خزامة عن ابيه ان رجلا اتى النبي صلى الله عليه وسلم

کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا جبتک ایمان لائے ساتھ تقدیر خیر اور شر کے اور تاکہ جان لے کہ جو مصیبت اسکو ہونچی ہے وہ کبھی خطا نہیں کرتی اور جو اس سے
خطا کرتا ہے وہ اسکو ہونچتا نہیں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبادہ اور جابر اور عبداللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث طریق جابر سے حسن غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبداللہ بن میمون سے۔ اور عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث
کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے منصور سے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا جبتک کہ چار چیزوں سے ایمان نہ لائے گواہی دے اسکی کہ سوا اللہ کے کوئی چیز لائق عبادت کے نہیں۔ اور یہ کہ میں
اللہ کا رسول ہوں بھیجا اللہ نے ساتھ حق کے بھیجا ہے۔ اور ایمان لائے ساتھ موت کے اور ایمان لائے ساتھ اُٹھنے کے بعد موت کے۔ اور
ایمان لائے ساتھ تقدیر کے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے مثل اسکے مگر یہ کہ کہا
اُسنے ربعی روایت کرتا ہے بواسطہ ایک مرد کے علی سے۔ حدیث ابو داؤد کی جو شعبہ سے ہے وہ میرے نزدیک نضر کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے
اور ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے منصور سے اُسنے ربعی سے اُسنے علی سے۔ **حدیث** کی ہمسے جارود نے کہا سنا میں نے وکیع سے
کہتا تھا مجھے خبر پہونچی ہے کہ ربعی بن حراش کبھی اسلام میں جھوٹ نہیں بولا۔ **باب** اس بیان میں کہ ہر ذی روح اُسی جگہ مرتا ہے جہاں اسکے واسطے
لکھا گیا ہے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے مومل نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُسنے مطر بن عکامس سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالی کسی بندے کے واسطے کسی زمین کی موت لکھتا ہے تو اسکو اُس جگہ کا کوئی کام ڈالدیتا
ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی عزہ سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ہم مطر بن عکامس کی کوئی روایت سوا اسکے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے نہیں پہچانتے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے مومل اور ابو داؤد حفری نے سفیان سے مثل اسکے
حدیث کی ہمسے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے معنے دونوں کے واحد ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے اسمعیل ابن ابراہیم نے ایوب
سے اُسنے ابی الملیح سے اُسنے ابی عزہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالی کسی بندے کے واسطے کسی جگہ کی موت لکھتا ہے
تو اسکو اسطرف کا کوئی کام ڈالتا ہے یا کہا اُسنے اس جگہ میں کوئی کام ڈالتا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عزہ کی آنحضرت سے صحبت ہے نام انکا یسار بن عبد ہے
اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ رقیہ اور دوا تقدیر الٰہی سے کچھ ہٹا نہیں سکتی **حدیث** کی ہمسے
سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُسنے ابن ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہ ایک مرد نبی صلعم کے پاس آیا

فقال أرأيت رقى نسترقيها ودواء نتداوى به وتقاة نتقيها هل ترد من قدر الله شيئا قال هي من قدر الله هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث الزهري وقد روى غير واحد هذا عن سفيان عن الزهري عن أبي خزامة عن أبيه وهذا أصح هكذا قال غير واحد عن الزهري عن أبي خزامة عن أبيه **باب ما جاء في القدرية** **حدثنا** واصل بن عبد الأعلى نا محمد بن فضيل عن القاسم بن حبيب وعلي بن نزار عن نزار عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صنفان من أمتي ليس لهما في الإسلام نصيب المرجئة والقدرية وفي الباب عن عمر وابن عمر ورافع بن خديج هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن رافع نا محمد بن بشر نا سلام بن أبي عمرة عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال محمد بن رافع ونا محمد بن بشر نا علي بن نزار عن نزار عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** **حدثنا** أبو هريرة محمد بن فراس البصري نا أبو قتيبة سلم بن قتيبة نا أبو العوام عن قتادة عن مطرف بن عبد الله بن الشخير عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل ابن آدم وإلى جنبه تسعة وتسعون منية إن أخطأته المنايا وقع في الهرم حتى يموت هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه وأبو العوام هو عمران القطان **باب ما جاء في الرضا بالقضاء** **حدثنا** محمد بن بشار نا أبو عامر عن محمد بن أبي حميد عن إسماعيل بن محمد بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سعادة ابن آدم رضاه بما قضى الله له ومن شقاوة ابن آدم تركه استخارة الله ومن شقاوة ابن آدم سخطه بما قضى الله له هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث محمد بن أبي حميد

اور کہنے لگا خبر دیجئے رقیوں کی جو ہم انکو استعمال میں لاتے ہیں اور اس دوائی کی کہ جسکے ساتھ ہم دوا کرتے ہیں اور ڈھال کی کہ جس سے ہم بچاؤ کرتے ہیں کیا یہ تقدیر الٰہی سے کسی چیز کو ہٹا سکتی ہیں۔ فرمایا آپ نے یہ بھی تقدیر الٰہی ہیں۔ اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر طریق زہری سے۔ اور کئی ایک نے اسکو روایت کیا ہے سفیان سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے۔ اور یہ صحیح ہے۔ ایسا ہی کہا کئی ایک نے کہ یہ روایت ہے زہری سے اُسنے روایت کی ابی خزامہ سے اُسنے اپنے باپ سے **باب** فرقہ قدریہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے واصل بن عبدالاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے قاسم بن حبیب اور علی بن نزار سے اُسنے نزار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ میری امت سے ہیں کہ اُنکے واسطے کچھ حصہ اسلام میں نہیں ہے ایک مرجیہ دوسرے قدریہ اور اس باب میں روایت ہے عمرؓ اور ابن عمرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بشر نے کہا حدیث کی ہمسے سلام بن ابی عمرہ نے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ کہا محمد بن رافع نے اور حدیث کی ہمسے محمد بن بشر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن نزار نے نزار سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے ابو ہریرہ یعنی محمد بن فراس بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنی سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العوام نے قتادہ سے اُسنے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابن آدم کی تصویر بنائی گئی اس حالت میں کہ اُسکے گرد ننانوے مصیبتیں ہیں اگر وہ سبھی مصیبتوں سے بچ جاتا ہے تو بڑھاپے میں گر پڑتا ہے تا کہ مر جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور ابو العوام وہ عمران بن قطان ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ قضا کے ساتھ خوش رہنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے محمد بن ابی حمید سے اُسنے اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعادت ابن آدم سے ہے یہ کہ راضی ہو اس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اُسکے واسطے مقدر کی ہے اور شقاوت ابن آدم سے ہے ترک کرنا استخارہ اللہ کی کو اور شقاوت ابن آدم سے ہے یہ کہ غصہ کرے وہ اس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اُسکے لیے مقدر کی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث محمد بن ابی حمید سے

ل یعنی تقدیر [illegible]
[illegible] ۲ گروہ [illegible] تقدیر [illegible]
[illegible] اور قدریہ وہ فرقہ ہے جو قائل ہیں کہ افعال بندوں کے انکی قدرت سے پیدا ہوتے ہیں [illegible]
[illegible] ۳ مراد اس [illegible]

ويقال له ايضا حماد بن ابي حميد وهو ابو ابراهيم المدني وليس هو بالقوي عند اهل الحديث **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم نا حيوة بن شريح اخبرني ابو صخر ثني نافع ان ابن عمر جاءه رجل فقال ان فلانا يقرأ عليك السلام فقال انه بلغني انه قد احدث فان كان قد احدث فلا تقرئه مني السلام فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في هذه الامة او في امتي الشك منه خسف او مسخ او قذف في اهل القدر هذا حديث حسن صحيح غريب وابو صخر اسمه حميد بن زياد **حدثنا** يحيى بن موسى نا ابو داود الطيالسي نا عبد الواحد بن سليم قال قدمت مكة فلقيت عطاء بن ابي رباح فقلت له يا ابا محمد ان اهل البصرة يقولون في القدر قال يا بني اتقرأ القرآن قلت نعم قال فاقرأ الزخرف قال فقرأت حٰمٓ والكتاب المبين انا جعلناه قرآنا عربيا لعلكم تعقلون وانه في ام الكتاب لدينا لعلي حكيم قال اتدري ما ام الكتاب قلت الله ورسوله اعلم قال فانه كتاب كتبه الله قبل ان يخلق السماء وقبل ان يخلق الارض فيه ان فرعون من اهل النار وفيه تبت يدا ابي لهب وتب قال عطاء فلقيت الوليد بن عبادة بن الصامت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته ما كانت وصية ابيك عند الموت قال دعاني فقال يا بني اتق الله واعلم انك لن تتقي الله حتى تؤمن بالله وتؤمن بالقدر كله خيره وشره فان مت على غير هذا دخلت النار اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما خلق الله القلم فقال اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر ما كان وما هو كائن الى الابد هذا حديث غريب **حدثنا** ابراهيم بن عبد الله بن المنذر الصنعاني نا عبد الله بن يزيد المقرئ نا حيوة بن شريح ثنا ابو هانئ الخولاني انه سمع ابا عبد الرحمن الحبلي يقول سمعت عبد الله بن عمرو يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قدر الله المقادير قبل ان يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** محمد بن العلاء ومحمد بن بشار قالا نا وكيع عن سفيان الثوري عن زياد بن اسمعيل

اور اسکو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے۔ اور یہ ابراہیم مدنی کا باپ ہے اور یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہ خبر دی مجھے ابو صخر نے کہا حدیث کی مجھے نافع نے کہ ابن عمر کے پاس ایک مرد آیا اور کہنے لگا کہ فلاں شخص آپکو سلام کہتا ہے سو اسکو ابن عمر نے کہا مجھے خبر پہونچی ہے کہ اُسنے دین میں نئی باتیں نکالی ہیں یعنے بدعتیں سو اگر اُسنے نئی باتیں نکالی ہیں تو میرا سلام اسکو نہ کہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے اس امت میں یا میری امت میں (شک راوی) خسف اور مسخ یا قذف اہل قدر میں ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الواحد بن سلیم نے کہا میں مکہ میں آیا اور عطاء بن ابی رباح سے ملاقات کی سو میں نے اُن سے کہا اے ابا محمد (کنیت عطاء کی ہے) بصرے کے لوگ تقدیر میں کچھ باتیں کرتے ہیں کہا اُنہوں نے اے بیٹے کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے میں نے کہا ہاں کہا اُنہوں نے سورۂ زخرف پڑھ کہ اُنہوں نے کہا سو میں نے حٰم والکتاب المبین سے شروع کرکے لعلی حکیم تک پڑھا یعنے قسم ہے کتاب بیان کرنیوالے کی تحقیق کیا ہمنے اسکو قرآن عربی تاکہ تم سمجھو اور تحقیق وہ بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے بلند قدر حکمت بھری ہے۔ کہا عطاء نے کیا تو جانتا ہے کہ ام الکتاب کیا چیز ہے میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے کہا اُنہوں نے وہ ایسی کتاب ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے آسمان کے پیدا کرنے اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے لکھا ہے اسمیں یہ بھی ہے کہ فرعون اہل نار سے ہے اور اسمیں یہ بھی ہے تبت یدا ابی لہب وتب۔ کہا عطاء نے پھر میں ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں ملا اور اُن سے پوچھا کہ تمہارے باپ کی وصیت موت کے وقت کیا تھی کہا اُنہوں نے اے میرے بیٹے اللہ سے ڈر اور جان کہ مت ڈر تا ہے کہ اللہ کے ساتھ ایمان لائے اور تقدیر تمام کو اچھی اور بُری کو مانے سو اگر تو بغیر اس حالت پر مریگا تو آگ میں داخل ہوگا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ پہلے سب سے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا پھر اس سے کہا لکھ کہا اُسنے میں کیا لکھوں فرمایا اسنے قدر کو لکھ جو ہوچکی اور جو ابد الآباد تک ہونیوالی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن عبد اللہ بن منذر صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہانی خولانی نے کہ سُنا اُنہوں نے ابا عبد الرحمن حبلی سے کہ کہتا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اللہ تعالیٰ نے تقدیر کو آسمان اور زمینوں کے پیدا کرنے سے پہلے پچاس ہزار برس پیدا کیا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن علاء اور محمد بن بشار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے زیاد بن اسمعیل سے

عن محمد بن عباد بن جعفر المخزومي عن ابي هريرة قال جاء مشركو قريش الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يخاصمون في القدر فنزلت هذه
الاية يوم يسحبون في النار على وجوههم ذوقوا مس سقر انا كل شيء خلقناه بقدر هذا حديث حسن صحيح بسم الله الرحمن الرحيم **ابواب**
الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلث **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي نا
حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن ابي امامة بن سهل بن حنيف ان عثمان بن عفان اشرف يوم الدار فقال انشدكم بالله اتعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل دم امرئ مسلم الا باحدى ثلث زنى بعد احصان او ارتداد بعد اسلام او قتل نفس
بغير حق فقتل به فوالله ما زنيت في جاهلية ولا في اسلام ولا ارتددت منذ بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا قتلت النفس
التي حرم الله فبم تقتلونني وفي الباب عن ابن مسعود وعائشة وابن عباس هذا حديث حسن وروى حماد بن سلمة عن يحيى بن
سعيد هذا الحديث ورفعه وروى يحيى بن سعيد القطان وغير واحد عن يحيى بن سعيد هذا الحديث فوقفوه ولم يرفعوه وقد روى
هذا الحديث من غير وجه عن عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في تحريم الدماء والاموال **حدثنا** هناد ثنا
ابو الاحوص عن شبيب بن غرقدة عن سليمان بن عمرو بن الاحوص عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في
حجة الوداع للناس اي يوم هذا قالوا يوم الحج الاكبر قال فان دماءكم واموالكم واعراضكم بينكم حرام كحرمة يومكم هذا في بلدكم هذا الا لا يجني
جان الا على نفسه الا لا يجني جان على ولده ولا مولود على والده الا وان الشيطان قد ايس ان يعبد في بلادكم هذه ابدا ولكن ستكون
له طاعة فيما تحتقرون من اعمالكم فسيرضى به وفي الباب عن ابي بكرة وابن عباس وجابر وحذيم بن عمرو السعدي

اُنہنے محمد بن عباد بن جعفر مخزومی سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُنہنے قریش کے مشرک لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تقدیر میں جھگڑتے ہوئے
آئے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ یوم یسحبون فی النار الخ یعنے اسدن گھسیٹے جاوینگے بیچ آگ کے اوپر منھون اپنے کے چکھو لگنا آگ دوزخ کا
تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہو اسکو ساتھ اندازے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** فتنون کے بیان مین جو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین **باب** اس بیان مین کہ کسی مرد مسلمان کا خون روا حلال نہین مگر تین صورت سے **حدیث** کی
ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے یحیی بن سعید سے اُنہنے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے یہ کہ حضرت عثمان بن عفان
نے اُسدن کہ گھر مین محبوس تھے لوگو پر جھانکا اور فرمایا مین تمکو اللہ کی قسم دیتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ
کسی مرد مسلمان کا خون حلال نہین مگر تین صورت سے وہ جو بعد نکاح کے زنا کرے یا بعد مسلمان ہونے کے مرتد ہو جائے یا ناحق کسی جان
کے قتل کرنے کی وجہ سے قتل کیا جاوے۔ پس قسم ہو اللہ کی مین نے زنا نہین کیا نہ جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا ہون اُس
وقت سے کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہو اور نہ مین نے اُس جان کو قتل کیا ہو کہ جسکو اللہ تعالی نے حرام
کیا ہو سو تم مجھے پھر کیون قتل کرتے ہو۔ اور اس باب مین روایت ہو ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن ہو۔ اور روایت کیا ہو
حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے اس حدیث کو اور اسکو مرفوع کیا ہو۔ اور روایت کیا یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے یحیی بن سعید سے اس
حدیث کو اور اسکو موقوف کیا ہو مرفوع نہین کیا۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ حضرت عثمان کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو
باب بیان مین حرمت خونون اور مالون کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے شبیب بن غرقدہ سے
اُنہنے سلیمان بن عمرو بن احوص سے اُنہنے اپنے باپ سے کہا اُنہنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حجۃ الوداع مین لوگون سے
فرماتے تھے یہ کون سا دن ہو کہا لوگون نے یہ حج اکبر کا دن ہو فرمایا آپ نے سو تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتین آپسمین حرام ہین مثل حرمت
تمہارے اس دن کے تمہارے اس شہر مین خبردار کوئی گناہ کرنیوالا گناہ نہین کرتا مگر اپنی جان پر۔ اور نہین گناہ کرتا گناہ کرنیوالا اپنی اولاد پر اور
نہ اولاد اپنے باپ پر خبردار بیشک شیطان نا امید ہوا اس سے کہ تمہارے اس شہرون مین اسکی کبھی پرستش کیجاوے۔ لیکن اسکی اطاعت ان کامون مین
ہوگی کہ جنکو تم حقیر جانتے ہو سو وہ اس سے بہت راضی ہوگا۔ اور اس باب مین روایت ہو ابی بکرہ اور ابن عباس اور جابر اور حذیم بن عمرو سعدی سے

[illegible] یعنے جس وقت [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] اللہ تعالی نے
[illegible] کہ شیطان نا امید ہو [illegible] کسی مومن کو [illegible] عبادت مین [illegible] شیطان کی ان کامون [illegible]

عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى الصبح فهو في ذمة الله فلا يتبعنكم الله بشيء من ذمته وفي الباب عن
جندب وابن عمر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** في لزوم الجماعة حدثنا احمد بن منيع نا النضر بن اسمعيل
ابو المغيرة عن محمد بن سوقة عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال خطبنا عمر بالجابية فقال يا ايها الناس اني قمت فيكم كمقام رسول الله
صلى الله عليه وسلم فينا فقال اوصيكم باصحابي ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يفشو الكذب حتى يحلف الرجل ولا يستحلف
ويشهد الشاهد ولا يستشهد الا لا يخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان عليكم بالجماعة واياكم والفرقة فان الشيطان مع
الواحد وهو من الاثنين ابعد من اراد بحبوحة الجنة فليلزم الجماعة من سرته حسنته وساءته سيئته فذلكم المؤمن هذا حديث حسن
صحيح غريب من هذا الوجه وقد رواه ابن المبارك عن محمد بن سوقة وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن عمر عن النبي صلى الله
عليه وسلم حدثنا ابو بكر بن نافع البصري نا المعتمر بن سليمان نا سليمن المدني عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ان الله لا يجمع امتي او قال امة محمد على ضلالة ويد الله على الجماعة ومن شذ شذ الى النار هذا حديث غريب
من هذا الوجه وسليمن المدني هو عندي سليمن بن سفيان وفي الباب عن ابن عباس حدثنا يحيى بن موسى نا عبد الرزاق
نا ابراهيم بن ميمون عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يد الله مع الجماعة
هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث ابن عباس الا من هذا الوجه **باب** ما جاء في نزول العذاب اذا لم يغير المنكر حدثنا
احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا اسمعيل بن ابي خالد عن قيس بن ابي حازم عن ابي بكر الصديق انه قال يا ايها الناس

اسنے اپنے باپ سے اسنے ابی ہریرہ سے اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے صبح کی نماز پڑھی تو وہ اللہ کی پناہ میں ہے سو تمکو اللہ
تعالی ساتھ کسی چیز کے اپنے ذمے میں پیچھے نہ لگائے۔ یعنے اسکو ایذا نہ دو۔ اور اس باب میں روایت ہے جندب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ یہ حدیث
اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ **باب** جماعت کے لازم پکڑنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے نضر
بن اسمٰعیل یعنے ابو المغیرہ نے محمد بن سوقہ سے اُنّے عبداللہ بن دینار سے اُنّے ابن عمر سے کہا اُنّے حضرت عمر نے جابیہ میں (ایک موضع ہے شام میں) ہمکو خطبہ
سنایا اور کہا اے لوگو میں تم میں کھڑا ہوں جیسا کہ آنحضرت ہم میں کھڑے تھے سو آپنے فرمایا میں تمکو اپنے صحابہ کے حق میں وصیت کرتا ہوں
پھر اُن لوگوں کے حق میں جو اُنکو ملینگے پھر اُن لوگوں کے حق میں جو اُنکو ملینگے پھر جھوٹ پھیل جائیگا حتے کہ خود بخود مرد قسم کھائیگا اور اس سے قسم کی خواہش
نہ کیجائیگی اور شاہد گواہی دیگا اور اس سے گواہی کی خواہش نہ کیجائیگی۔ خبردار کوئی مرد ساتھ کسی عورت کے اکیلا نہیں ہوتا مگر تیسرا اُن دونوں کا شیطان
ہوتا ہے تم جماعت کو لازم پکڑو یعنے بہت لوگوں کے پیچھے چلو اور اکیلا ہونے سے بچو۔ کیونکہ شیطان اکیلے کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ دو آدمیوں سے بہت
دور ہوتا ہے۔ جو کوئی وسط جنت کا ارادہ کرتا ہو تو چاہیے کہ جماعت کو لازم پکڑے۔ جس شخص کو اپنی نیکی اچھی معلوم ہو اور بُرائی بُری معلوم ہو تو وہ مؤمن
ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور روایت کی اسکو ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ حضرت
عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان
مدنی نے عبداللہ بن دینار سے اُنّے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو (شک راوی)
گمراہی پر جمع نہیں کرتا اور ہاتھ اللہ کا جماعت پر ہے۔ اور جو کوئی اکیلا ہوا وہ آگ میں داخل ہوا۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے۔ اور سلیمان مدنی
وہ میرے نزدیک سلیمان بن سفیان ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے
عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن میمون نے ابن طاؤس سے اُنّے اپنے باپ سے اُنّے ابن عباس سے کہا اُنّے فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ تعالی کا ساتھ جماعت کے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابن عباس سے مگر اسی وجہ سے **باب**
اس بیان میں کہ عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے جب بُری باتوں سے منع نہ کیا جاوے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن
ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے قیس بن ابی حازم سے اُنّے ابی بکر صدیق سے کہ فرمایا انہوں نے اے لوگو

لے مراد اس سے وہ ہے کہ [illegible] بہت [illegible] اور لوگ [illegible]
[illegible] حقیقت معلوم [illegible]

انكم تقرؤن هذه الاية يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم واني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا راوا الظالم فلم ياخذوا على يديه اوشك ان يعمهم الله بعقاب منه **حدثنا** محمد بن بشار نا يزيد بن هارون عن اسمعيل بن ابي خالد نحوه وفي الباب عن عائشة وام سلمة والنعمان بن بشير وعبد الله بن عمر وحذيفة هكذا روى غير واحد عن اسمعيل نحو حديث يزيد ورفعه بعضهم عن اسمعيل ووقفه بعضهم **باب** ما جاء في الامر بالمعروف والنهي عن المنكر **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابي عمرو عن عبد الله الانصاري عن حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عقابا منه ثم تدعونه فلا يستجيب لكم **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن عمرو بن ابي عمرو وبهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عمرو بن ابي عمرو عن عبد الله بن عبد الرحمن الاشهلي الانصاري عن حذيفة بن اليمان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة حتى تقتلوا امامكم وتجتلدوا باسيافكم ويرث دنياكم شراركم هذا حديث حسن **حدثنا** نصر بن علي نا سفيان عن محمد بن سوقة عن نافع بن جبير عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ذكر الجيش الذي يخسف بهم فقالت ام سلمة لعل فيهم المكره قال انهم يبعثون على نياتهم هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن نافع بن جبير عن عائشة ايضا عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في تغيير المنكر باليد او باللسان او بالقلب **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن قيس بن مسلم عن طارق بن شهاب

تم یہ آیت پڑھتے ہو یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم یعنی اے ایمان والو لازم پکڑو تم اپنی جانوں کو نہ ضرر دیگا تم کو وہ شخص کہ گمراہ ہوا جب تم ہدایت یاب ہوگئے اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ یہ فرماتے تھے بیشک جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں اور اسکے ہاتھ کو نہ پکڑیں یعنے اسکو ظلم سے منع نہ کریں تو امید ہے اللہ تعالیٰ ڈھانپ لیگا انکو ساتھ عذاب کے اس سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبد اللہ بن عمر اور حذیفہ سے رضی اللہ عنہم۔ ایسا ہی روایت کیا ہے کئی ایک نے اسمٰعیل سے مثل حدیث یزید کے۔ اور رفع کیا ہے بعض نے اسمٰعیل سے اور موقوف کیا ہے بعض نے۔ **باب** اس بیان میں کہ نیکی کا امر کرنا چاہیے اور بری بات سے منع کرنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عبد اللہ انصاری سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم نیکی کا امر کرو اور برے کام سے باز رہو یا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیجے گا سو تم اسکو پکاروگے تو پھر تمکو جواب نہیں دیگا۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے عمرو بن ابی عمرو سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن اشہلی انصاری سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ تم اپنے امام کو قتل کرو اور اپنی تلواروں سے لڑو اور تمہارے ملک و مال کے تمہارے شریر وارث ہوجائیں۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے ام سلمہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے اس لشکر کا ذکر کیا کہ جو زمین میں خسف کیا جاویگا پس کہا ام سلمہ نے شاید ان میں وہ بھی ہوسکے جو کرہ میں یعنے جو جبر سے ضعیف ہوگئے حقیقت میں وہ اسکے لائق نہ تھے فرمایا آپ نے وہ اپنی نیتوں پر اٹھائے جاوینگے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے اور نیز یہ حدیث نافع بن جبیر سے بواسطہ عائشہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ برے کام کو ہاتھ یا زبان یا دل سے منع کرنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے قیس بن مسلم سے انہوں نے طارق بن شہاب سے

ف یعنے دو امر ملے یک ضرور واقع ہوگا یا تو عذاب الٰہی تم پر نازل ہوگا یا تم نیکی کا کام کرو اور بدی سے منع کرو۔ ف یعنے قیامت میں دنگل جنگ سے پہلے یہ ہوگا کہ ایک قوم اپنے امام یعنے بادشاہ وقت کو قتل کرینگے اور ۔۔۔ میں لڑائی ہوگی ۔۔۔ جب تم آپس میں لڑکر مارے جاؤگے تو شریر لوگ تمہارے ملک و مال کے وارث ہوجاوینگے ۔۔۔ اس حدیث کا اس باب میں بیان کرنا اس سبب سے ہوگا کہ تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دوگے کیونکہ یہ کام ان لوگوں کا ہے جو امت کے برگزیدہ لوگ ہیں اور جو شریر دنیا کے وارث ہونگے وہ اس بدعت کے میں ہونگے

فاطالها فقالوا يا رسول الله صليت صلوة لم تكن تصليها قال اجل انها صلوة رغبة ورهبة اني سألت الله فيها ثلاثا فاعطاني اثنتين ومنعني واحدة سألته ان لا يهلك امتي بسنة فاعطانيها وسألته ان لا يسلط عليهم عدوا من غيرهم فاعطانيها وسألته ان لا يذيق بعضهم بأس بعض فمنعنيها هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن سعد وابن عمر حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي اسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله زوى لي الارض فرأيت مشارقها ومغاربها وان امتي سيبلغ ملكها ما زوي لي منها واعطيت الكنزين الاحمر والابيض واني سألت ربي لامتي ان لا يهلكها بسنة عامة وان لا يسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم فيستبيح بيضتهم وان ربي قال يا محمد اني اذا قضيت قضاء فانه لا يرد واني اعطيتك لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة وان لا اسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم فيستبيح بيضتهم ولو اجتمع عليهم من باقطارها او قال من بين اقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا ويسبي بعضهم بعضا هذا حديث حسن صحيح **باب الرجل يكون في الفتنة** حدثنا عمران بن موسى القزاز البصري نا عبد الوارث بن سعيد نا محمد بن جحادة عن رجل عن طاوس عن ام مالك البهزية قالت ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقربها قالت قلت يا رسول الله من خير الناس فيها قال رجل في ماشيته يؤدي حقها ويعبد ربه ورجل اخذ برأس فرسه يخيف العدو ويخوفونه وفي الباب عن ام مبشر وابي سعيد الخدري وابن عباس هذا حديث غريب من هذا الوجه وروى ليث بن ابي سليم عن طاوس عن ام مالك البهزية عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا عبد الله بن معوية الجمحي نا حماد بن سلمة عن ليث عن طاوس عن زياد بن سيمين كوش عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون الفتنة تستنظف العرب قتلاها

اور لمبا کیا پس لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے یہ ایسی نماز پڑھی ہے کہ آگے آپ نے کبھی ایسی نہیں پڑھی فرمایا ہاں یہ نماز ترغیب اور ترہیب کی تھی میں نے اس میں تین چیزیں اللہ تعالیٰ سے مانگیں سو دو مجھ کو اللہ نے دی ہیں اور ایک سے منع کیا ہے میں نے اللہ سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرنا سو میری یہ دعا اللہ نے قبول کر لی ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان پر کوئی دشمن انکے غیر سے مسلط نہیں کرنا یعنے غیر قوم سے ظالم حاکم ان پر مسلط نہ ہو سو یہ دعا بھی قبول ہو گئی ہے اور میں نے سوال کیا کہ ایک کو دوسرے کی تکلیف اور خوف نہ پہونچے سو اللہ نے یہ میری دعا قبول نہیں کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُنھے ابی قلابہ سے اُنھے ابی اسماء سے اُنھے ثوبان سے کہا اُنھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹا سو میں نے اسکے مشارق اور مغارب کو دیکھا اور میری امت کا ملک وہاں تک پہونچے گا جہاں تک کہ میرے لئے وہ زمین سمیٹی گئی ہے اور مجھے دو خزانے ملے ہیں ایک سرخ اور دوسرا سفید اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سوال کیا ہے کہ اسکو عام قحط سے ہلاک نہ کرنا اور انپر کوئی دشمن سوائے انکے نفسوں کے اور کسی کو مسلط نہ کرنا کہ انکی جماعت کی بیخ کنی کرے اور میرے رب نے فرمایا ہے اے محمد میں جب کوئی حکم کرتا ہوں تو وہ رد نہیں ہوتا اور میں نے تجھے تیری امت کیواسطے یہ دیا ہے کہ میں انکو عام قحط میں ہلاک نہیں کرونگا اور نہ انپر کوئی دشمن سوائے انکی جانوں کے مسلط کرونگا کہ انکی جماعت کی بیخ کنی کرے اگرچہ انپر تمام اطراف زمین سے لوگ جمع ہو کر آئیں (یا کہا راوی نے درمیان اطراف سے) تا کہ بعض انکے بعض کو ہلاک کرینگے اور بعض انکے بعض کو قید کرینگے یعنے کوئی غیر تو انکو ہلاک نہ کر سکیگا آپہیں لڑ کر مرینگے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس شخص کے بیان میں جو فتنے میں ہو **حدیث** کی ہمسے عمران بن موسی قزاز بصری نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالوارث بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جحادہ نے ایک مرد سے اُنھے طاؤس سے اُنھے ام مالک بہزیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اسکی قربت بیان فرمائی کہا اُنھے میں نے کہا یا رسول اللہ بہتر لوگوں کا اس فتنے میں کون شخص ہو فرمایا آپ نے وہ مرد کہ اپنے چرنے والے مال میں رہکر اسکا حق ادا کرتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ مرد کہ جو اپنا گھوڑا پکڑ کر دشمن کو خوف دلاتا ہو اور وہ اسکو خوف دلاتا ہو یعنے جہاد کرتا ہو اور اس باب میں روایت ہے ام مبشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور روایت کیا اسکو لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے اُنھے ام مالک بہزیہ سے اُنھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے لیث سے اُنھے طاؤس سے اُنھے زیاد بن سیمین کوش سے اُنھے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُنھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ہوگا کہ تمام عرب کو گھیر لیگا مقتول اسکے

ن النار اللسان فيها اشد من وقع السيف هذا حديث غريب سمعت محمد بن اسمعيل يقول لا نعرف لزياد بن سيمين كوش غير هذا
الحديث ورواه حماد بن سلمة عن ليث فرفعه ورواه حماد بن زيد عن ليث فوقفه **باب ما جاء في رفع الامانة حدثنا**
هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن زيد بن وهب عن حذيفة قال ثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين قد رايت احدهما
وانا انتظر الآخر حدثنا ان الامانة نزلت في جذر قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنة ثم حدثنا
عن رفع الامانة فقال ينام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها مثل الوكت ثم ينام نومة فتقبض الامانة فيظل اثرها
مثل اثر المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفطت فتراه منتبرا وليس فيه شيء ثم اخذ حصاة فدحرجها على رجله قال فيصبح الناس
يتبايعون لا يكاد احدهم يؤدي الامانة حتى يقال ان في بني فلان رجلا امينا وحتى يقال للرجل ما اجلده واظرفه واعقله وما في
قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان قال ولقد اتى علي زمان وما ابالي ايكم بايعت فيه لئن كان مسلما ليردنه على دينه ولئن كان
يهوديا او نصرانيا ليردنه على ساعيه فاما اليوم فما كنت لابايع منكم الا فلانا وفلانا هذا حديث حسن صحيح **باب لتركبن سنن**
من كان قبلكم حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان عن الزهري عن سنان بن ابي سنان عن ابي واقد الليثي ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خرج الى حنين مر بشجرة للمشركين يقال لها ذات انواط يعلقون عليها اسلحتهم فقالوا يا رسول الله

آگ میں جائینگے زبان اسمیں سخت ہو تلوار سے یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ کہتے ہیں زیاد بن سیمین کوش کی کوئی حدیث
سوائے اسکے نہیں پہچانتے ہم اور روایت کیا ہی اسکو حماد بن سلمہ نے لیث سے تو اسکو مرفوع کیا اور روایت کیا ہے اسکو حماد بن زید نے لیث
سے تو اسکو موقوف رکھا۔ **باب امانت کے اٹھانے جانیکے بیان میں حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش
سے اُنھوں نے زید بن وہب سے اُنھوں نے حذیفہ سے کہا اُنھوں نے ہمسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان کی ہیں میں ایک تو ان دونوں
میں سے دیکھ چکا ہوں اور دوسری کی انتظاری کرتا ہوں ہمکو آنحضرت نے حدیث سنائی ہے کہ امانت آدمیوں کے وسط دلوں میں نازل ہوئی ہے پھر قرآن
نازل ہوا تو انھوں نے قرآن سے اسکو سیکھا اور سنت سے اسکو سیکھا پھر آپ نے ہمسے رفع امانت کی بابت حدیث بیان کی اور فرمایا کہ آدمی
ایکبار سوتا ہے تو امانت اسکے دل سے قبض کیجاتی ہے پھر اسکا اثر مثل نقطہ کے باقی رہتا ہے پھر سوتا ہے تو پھر امانت قبض کیجاتی ہے سو اثر اسکا مثل
آبلہ کے باقی رہتا ہے مثل چنگاری کے کہ اسکو تو اپنے پاؤں پر لڑھکا دے اور وہ آبلہ ڈالدے پھر تو اسکو دیکھتا ہے کہ وہ ابھرا ہوا ہے اور اسمیں کوئی چیز
نہیں ہوتی پھر آپ نے ایک کنکری پکڑا اور اسکو اپنے پاؤں پر لڑھکایا۔ کہا اُنھوں نے پھر صبح ہوتے لوگ خرید و فروخت کرتے ہیں کوئی شخص امانت ادا کرنے کے
قریب نہیں ہوتا یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ فلان قبیلہ میں ایک مرد امین ہے اور اس مرد کے حق میں تعجب سے کہا جاتا ہے کہ کس چیز نے اسکو ہشیار
اور ظریف اور عقیل بنا دیا ہے حالانکہ اسکے دل میں بھی رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہیں ہوتا کہا اُنھوں نے اور مجھپر ایک ایسا زمانہ گذرا ہے کہ میں
خرید و فروخت کرنے میں کسیکے ساتھ کچھ پروا نہیں کرتا تھا اگر وہ مسلمان ہوتا تو وہ دین کی غیرت سے مجھے چیز پھیر دیتا۔ اور اگر وہ یہودی یا نصاریٰ سے
ہوتا تو اسکا حاکم مجھے چیز پھیر دیتا مگر آج کے دن سوائے فلان اور فلان کے اور کسی سے میں تم میں سے خرید و فروخت نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
باب ضرور تم پیچھے چلوگے ان لوگوں کے جو تم سے پہلے ہوئے ہیں حدیث کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان
نے زہری سے انھوں نے سنان بن ابی سنان سے اُنھوں نے ابی واقد لیثی سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حنین (نام موضع قریب مکہ) کیطرف
نکلے تو مشرکوں کے ایک درخت کے پاس گذرے جسکو ذات انواط کہا جاتا تھا اسپر وہ اپنے ہتھیار لٹکایا کرتے تھے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ

لہ یعنی جو کوئی اس فتنہ میں [illegible]
[illegible]

اجعل لنا ذات انواط كما لهم ذات انواط فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله هذا كما قال قوم موسى اجعل لنا الٰها كما لهم الهة والذي نفسي بيده لتركبن سنة من كان قبلكم هذا حديث حسن صحيح وابو واقد الليثي اسمه الحارث بن عوف وفي الباب عن ابي سعيد وابي هريرة **باب ما جاء في كلام السباع** حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي عن القاسم بن الفضل نا ابو نضرة العبدي عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة حتى تكلم السباع الانس وحتى يكلم الرجل عذبة سوطه وشراك نعله وتخبره فخذه بما احدث اهله بعده وفي الباب عن ابي هريرة وهذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث القاسم بن الفضل والقاسم بن الفضل ثقة مامون عند اهل الحديث وثقه يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي **باب ما جاء في انشقاق القمر** حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود عن شعبة عن الاعمش عن مجاهد عن ابن عمر قال انفلق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا وفي الباب عن ابن مسعود وانس وجبير بن مطعم هذا حديث حسن صحيح **باب في الخسف** حدثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن فرات القزاز عن ابي الطفيل عن حذيفة بن اسيد قال اشرف علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم من غرفة ونحن نتذاكر الساعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تروا عشر آيات طلوع الشمس من مغربها ويأجوج ومأجوج والدابة وثلاث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب ونار تخرج من قعر عدن تسوق الناس او تحشر الناس فتبيت معهم حيث باتوا وتقيل معهم حيث قالوا حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان نحوه وزاد فيه والدخان حدثنا هناد

ہمارے واسطے بھی ذات انواط مقرر کیجئے جیسا کہ انکے ہے ذات انواط ہیں فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ یہ قول تمہارا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے مثل ہے کہ انھوں نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ ہمارے لئے بھی معبود مقرر کیجئے جیسے کہ اُنکے لئے معبود ہیں قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے ضرور تم پیچھے چلوگے اُن لوگوں کے جو تم سے پہلے ہوئے ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے۔ **باب** درندوں کے کلام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے قاسم بن فضل سے کہا حدیث کی ہم سے ابو نضرہ عبدی نے ابی سعید خدریؓ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اُس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تب قائم ہوگی کہ جب درندے آدمیوں سے کلام کرینگے اور جب مرد سے چھڑی چابک کی اور تسمے جوتی کا تسمہ کلام کریگا اور بتاویگی اُسکو اُسکی ران اُس چیز کی خبر جو اُسکی بیوی نے اسکے بعد کیا ہوگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق قاسم بن فضل سے اور قاسم بن فضل محدثین کے نزدیک ثقہ امانتدار ہیں اسکی یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے توثیق کی ہے **باب** چاند کے پھٹنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے اُس نے اعمش سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمرؓ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا پس فرمایا آپ نے شاہد رہو تم اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعودؓ اور انسؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** خسف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے فرات قزاز سے اُسنے ابی الطفیل سے اُسنے حذیفہ بن اسید سے کہا اُنہوں نے جھانکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غرفہ سے ہماری طرف اس حالت میں کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت تب قائم ہوگی جب تم دس علامتیں دیکھ لوگے طلوع آفتاب کا مغرب کی طرف سے یاجوج و ماجوج اور دابۃ الارض اور تین خسوف ایک خسف مشرق میں دوسرا خسف مغرب میں تیسرا خسف جزیرۂ عرب میں اور آگ جو کہ عدن کے گڑھے سے نکلکر لوگوں کو ہانکیگی یا فرمایا آپ نے لوگوں کو حشر کریگی سو وہ ساتھ رات گذاریگی جہاں لوگ رات گذارینگے اور قیلولہ کریگی اُنکے ساتھ جہاں وہ قیلولہ کرینگے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اسی کے مثل اور اُسنے اس میں دخان کی زیادتی کی ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے

ف مجمع البحار میں لکھا ہے کہ ذات انواط ایک درخت تھا [illegible] بعض لوگوں نے کہا ہے کہ [illegible] ایک [illegible] کے پاس ہے [illegible]
حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] حضرت سلیمان علیہ السلام [illegible] سے [illegible] نہیں [illegible]

نا ابو الاحوص عن فرات القزاز نحو حديث وكيع عن سفيان حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود الطيالسي عن شعبة والمسعودي
سمعا من فرات القزاز نحو حديث عبد الرحمن عن سفيان عن فرات وزاد فيه الدجال او الدخان حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى
نا ابو النعمان الحكم بن عبد الله العجلي عن شعبة عن فرات نحو حديث ابي داود عن شعبة وزاد فيه والعاشرة اما ريح تطرحهم في
البحر واما نزول عيسى بن مريم وفي الباب عن علي وابي هريرة وام سلمة وصفية هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمود بن غيلان
نا ابو نعيم نا سفيان عن سلمة بن كهيل عن ابي ادريس المرهبي عن مسلم بن صفوان عن صفية قالت قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا ينتهي الناس عن غزو هذا البيت حتى يغزو جيش حتى اذا كانوا بالبيداء او ببيداء من الارض خسف باولهم وآخرهم
ولم ينج اوسطهم قلت يا رسول الله فمن كره منهم قال يبعثهم الله على ما في انفسهم هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو كريب نا
صيفي بن ربعي عن عبد الله بن عمر عن عبيد الله عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في آخر هذه
الامة خسف ومسخ وقذف قالت قلت يا رسول الله انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا ظهر الخبث هذا حديث غريب من حديث
عائشة لا نعرفه الا من هذا الوجه وعبد الله بن عمر تكلم فيه يحيى بن سعيد من قبل حفظه **باب** ما جاء في طلوع الشمس
من مغربها حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم التيمي عن ابيه عن ابي ذر قال دخلت المسجد حين غابت الشمس

کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے فرات القزاز سے مثل حدیث وکیع کے جو سفیان سے ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث
کی ہمسے ابوداؤد طیالسی نے شعبہ اور مسعودی سے سنا ان دونوں نے فرات قزاز سے مثل حدیث عبد الرحمن کے جو بواسطہ سفیان کے فرات
سے ہے اور اُنہوں نے اس میں زیادہ کی دجال اور دخان کی ہے **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ بیٹے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو النعمان بیٹے حکم
بن عبد اللہ عجلی نے شعبہ سے اُس نے فرات سے مثل حدیث ابی داؤد کے جو شعبہ سے ہے۔ اور اُس نے زیادہ کیا ہے دسویں علامت یا تو ہوا
ہے کہ لوگوں کو دریا میں ڈال دیگی یا نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا ہے اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور صفیہ سے
رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان
نے سلمہ بن کہیل سے اُنہوں نے ابی ادریس مرہبی سے اُس نے مسلم بن صفوان سے اُنہوں نے صفیہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے لوگ اس گھر یعنے بیت اللہ کی جنگ سے باز نہیں آئینگے حتیٰ کہ ایک لشکر جنگ کریگا یہاں تک کہ جب وہ بیداء میں یا زمین کے ایک جنگل میں
(شک راوی) ہے پہنچینگے تو پہلے اور پچھلے سب زمین میں دھنس جائینگے اور درمیان کے بھی نجات نہیں پائینگے میں نے کہا یا رسول اللہ جو کوئی
اُنمیں سے اس جنگ کو برا جانتا ہوگا اسکا کیا حال ہوگا فرمایا آپ نے انکو اللہ تعالیٰ انکی نیتوں پر اٹھائیگا یعنے آخرت میں وہ اپنی نیت کے موافق اٹھینگے
اور اسپر جزا پائینگے گو ہلاک سب کے سب ہو جائینگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے صیفی بن ربعی نے عبد اللہ بن
عمر سے اُنہوں نے عبید اللہ سے اُنہوں نے قاسم بن محمد سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے آخر میں خسف
اور مسخ اور قذف ہوگا کہا عائشہ نے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اس حالت میں کہ ہم میں نیک لوگ ہونگے فرمایا آپ نے ہاں
جبکہ خباثت ظاہر ہو گی۔ یہ حدیث بطریق حضرت عائشہ سے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور عبد اللہ بن عمر کے حق میں یحییٰ
بن سعید نے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **باب** آفتاب کے مغرب کی طرف سے نکلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم تیمی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ذر سے کہا اُنہوں نے میں مسجد میں اُس وقت داخل
ہوا جبکہ آفتاب غروب ہو چکا

ف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خسف [illegible]
[illegible]
[illegible] آخرت میں [illegible]

والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقال یا اباذر اتدری این تذھب ھذہ قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانھا تذھب تستاذن
فی السجود فیؤذن لھا وکانھا قد قیل لھا اطلعی من حیث جئت فتطلع من مغربھا قال ثم قرأ وذلک مستقر لھا قال وذلک قراءۃ
عبد اللہ بن مسعود وفی الباب عن صفوان بن عسال وحذیفۃ بن اسید وانس وابی موسی ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ماجاء
فی خروج یاجوج وماجوج **حدثنا** سعید بن عبد الرحمن المخزومی وغیر واحد قالوا نا سفیان عن الزھری عن عروۃ عن زینب
بنت ابی سلمۃ عن حبیبۃ عن ام حبیبۃ عن زینب بنت جحش قالت استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نوم محمرا وجھہ و
ھو یقول لا الہ الا اللہ یرددھا ثلث مرات ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ھذہ وعقد عشرا قالت
زینب قلت یا رسول اللہ افنھلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث ھذا حدیث حسن صحیح وقد جود سفیان ھذا الحدیث وقال الحمیدی
عن سفیان بن عیینۃ حفظت من الزھری فی ھذا الاسناد اربع نسوۃ زینب بنت ابی سلمۃ عن حبیبۃ وھما ربیبتا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ام حبیبۃ عن زینب بنت جحش زوجی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وروی معمر ھذا الحدیث عن الزھری ولم یذکر فیہ عن حبیبۃ **باب**
ماجاء فی صفۃ المارقۃ **حدثنا** ابوکریب نا ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن زر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یخرج فی آخر الزمان قوم احداث الاسنان سفھاء الاحلام یقرؤون القرآن لا یجاوز تراقیھم یقولون من قول خیر البریۃ یمرقون من الدین کما یمرق
السھم من الرمیۃ وفی الباب عن علی وابی سعید وابی ذر ھذا حدیث حسن صحیح وقد روی فی غیر ھذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حیث وصف ھؤلاء القوم الذین یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ انما ھم الخوارج
الحروریۃ وغیرھم من الخوارج **باب** ماجاء فی الاثرۃ **حدثنا** محمود بن غیلان نا

اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا آپ نے اے ابا ذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ آفتاب کہاں جاتا ہے کہا ابوذر نے میں نے کہا اللہ اور رسول
اُس کا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ سجدہ میں اذن لینے کے واسطے جاتا ہے پس اسکے لئے اذن دیا جاتا ہے اور گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ اسی جگہ
سے طلوع کر جہاں سے تو آیا ہے پس آخرت کو مغرب کی طرف سے طلوع کریگا کہا راوی نے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی وذلک مستقر لہا اور کہا انہنے
یہ قرات عبداللہ بن مسعود کی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے **باب** یاجوج اور ماجوج کے نکلنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن مخزومی اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث
کی ہمسے سفیان نے زہری سے اُنہنے عروہ سے اُنہنے زینب بنت ابی سلمہ سے اُنہنے حبیبہ سے اُنہنے ام حبیبہ سے اُنہنے زینب بنت جحش
سے کہا اُنہنے ایکبار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اس حالت میں کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ تھا اور یہ کہہ رہے تھے لا الہ الا اللہ اسکو تین
بار پڑھا ہلاکت ہے واسطے عرب کے اُس برائی سے کہ قریب پہنچ گئی ہے آج کے دن دیوار یاجوج اور ماجوج سے رخنہ کھل گیا ہے مثل اسکے اور دس کا عقد
کیا کہا زینب نے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہونگے اس حالت میں بھی کہ ہم میں نیک کار ہوں فرمایا آپنے ہاں جبکہ فسق و فجور بڑھ گیا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سفیان نے اس حدیث کو جید کیا ہے اور کہا حمیدی نے سو میں بواسطہ سفیان بن عیینہ کے زہری سے اس سند میں چار
عورتیں یاد رکھتا ہوں۔ زینب بنت ابی سلمہ جو راوی ہے حبیبہ سے اور یہ دونوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی لے پالک ہیں وہ راوی ہے ام حبیبہ سے جو
راوی ہے زینب بنت جحش سے یہ دونوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہیں۔ اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو زہری سے اور اُنہنے حبیبہ کا اس
میں ذکر نہیں کیا۔ **باب** خارجیوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے اُنہنے زر
سے اُنہنے عبداللہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں ایک قوم پیدا ہوگی کم عمر ناقص عقل پڑھینگے قرآن کو وہ انکے
نرخرے سے نیچے نہیں اتریگا کلام کرینگے بہتر لوگوں کا سا کلام نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے جلد ہوکر اور اس باب میں روایت
ہے حضرت علی اور ابی سعیدؓ اور ابی ذر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غیر اس حدیث میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وصف اس قوم کے جو کہ قرآن کو
پڑھتے ہیں اور وہ انکے نرخرے سے نیچے نہیں اترتا جو کہ دین سے نکلتے ہیں جیسے کہ تیر نکلتا ہے شکار کی جانور سے یہ آیا ہے کہ وہ حروریہ وغیرہ مذہب کے
وغیرہ سے خارجی لوگ ہیں **باب** اثرت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے

[illegible]

ابو داؤد نا شعبة عن قتادة نا انس بن مالك عن اسيد بن حضير ان رجلا من الانصار قال يا رسول الله استعملت فلانا ولم تستعملني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكم سترون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن الاعمش عن زيد بن وهب عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انكم سترون بعدي اثرة وامورا تنكرونها قالوا فما تامرنا قال ادوا اليهم حقهم واسئلوا الله الذي لكم هذا حديث حسن صحيح باب ما اخبر النبي صلى الله عليه وسلم اصحابه بما هو كائن الى يوم القيمة حدثنا عمران بن موسى القزاز البصري نا حماد بن زيد نا علي بن زيد عن ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما صلوة العصر بنهار ثم قام خطيبا فلم يدع شيئا يكون الى قيام الساعة الا اخبرنا به حفظه من حفظه ونسيه من نسيه وكان فيما قال ان الدنيا خضرة حلوة وان الله مستخلفكم فيها فناظر كيف تعملون الا فاتقوا الدنيا واتقوا النساء وكان فيما قال الا لا يمنعن رجلا هيبة الناس ان يقول بحق اذا علمه قال فبكى ابو سعيد فقال قد والله راينا اشياء فهبنا وكان فيما قال الا انه ينصب لكل غادر لواء يوم القيمة بقدر غدرته ولا غدرة اعظم من غدرة امام عامة يركز لواءه عند استه وكان فيما حفظنا يومئذ الا ان بني آدم خلقوا على طبقات شتى فمنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت مؤمنا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت كافرا ومنهم من يولد مؤمنا ويحيى مؤمنا ويموت كافرا ومنهم من يولد كافرا ويحيى كافرا ويموت مؤمنا الا وان منهم البطيء الغضب سريع الفيء ومنهم سريع الغضب سريع الفيء فتلك بتلك الا وان منهم سريع الغضب بطيء الفيء الا وخيرهم بطيء الغضب سريع الفيء وشرهم سريع الغضب بطيء الفيء

ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا حدیث کی ہمسے انس بن مالک نے اسید بن حضیر سے یہ کہ ایک مرد انصاری نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلانے کو عامل بنایا ہے اور مجھے آپ نے عامل نہیں بنایا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ میرے بعد تم پاؤ گے اپنے سوا اوروں کو مقدم یعنی تمہارے سوا اور لوگوں کو حکومت ملیگی تو تم صبر کرتے رہو تاوقتیکہ تم حوض کوثر پر مجھسے ملو یعنی قیامت تک صبر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے اعمش سے اُس نے زید بن وہب سے اُس نے عبد اللہ سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے البتہ تم میرے بعد پاؤگے سوا اپنے اوروں کو مقدم اور ایسی امور کہ تم انکو برا جانوگے کہا لوگوں نے سو آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا آپ نے انکا حق انکو دیدو یعنی حکام کا حق تو ان کو دیدو اور اپنا حق اللہ تعالے سے طلب کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے باب اس بیان میں کہ جسکی خبر دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو ساتھ اُس چیز کے جو قیامت تک ہونیوالی ہے حدیث کی ہمسے عمران بن موسی قزاز بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن زید نے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے ایک روز ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے سو جو چیز کہ قیامت تک ہونیوالی تھی سبکی خبر ہمکو آنحضرت نے دی جسنے یاد رکھی یاد رہی اور جسنے بھلادی اُس نے بھلادی سو جو کچھ آپنے فرمایا تھا اسمیں یہ بھی تھا کہ دنیا سبز ہے میٹھی اور اللہ تعالے نے تمکو اسمیں اپنا خلیفہ بنایا ہے سو وہ دیکھتا ہے کہ تم کسطرح عمل کرتے ہو خبردار دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اور یہ بھی اسمیں فرمایا تھا خبردار ہر ایک فریبی کے لئے قیامت کے دن اُسکے فریب کے موافق جھنڈا کھڑا کیا جاویگا اور تمام لوگوں کے امام سے اور کسی کا فریب بہت بڑا نہیں ہوتا اسکا جھنڈا اسکے مقعد کے پاس کھڑا کیا جاویگا۔ اور یہ بھی ہماری اسدن کی یاد سے ہے کہ خبردار بنی آدم مختلف طبقات سے بنائے گئے ہیں سو بعض اُنمیں سے وہ ہیں جو ایمان پر ہی پیدا ہوئے ہیں اور ایمان پر ہی زندہ رہے اور ایمان پر ہی فوت ہوئے اور بعض اُن سے کفر کی حالت میں پیدا ہوئے اور کفر پر ہی زندہ رہے اور کفر پر ہی مرے۔ اور بعض اُنمیں وہ ہیں کہ ایمان پر پیدا ہوئے اور ایمان پر زندہ رہے اور کفر پر مرے اور بعض اُنمیں کفر پر پیدا ہوئے اور کفر پر زندہ رہے اور ایمان پر مرے خبردار اور بعض انمیں سے بطی الغضب سریع الفئی ہیں یعنی بعض ایسے ہیں کہ انکو غصہ دیر سے آتا ہے مگر جلدی دور ہوتا ہے اور بعض انمیں سے سریع الغضب سریع الفئی یعنی جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی ہی دور ہو جاتا ہے سو وہ اسکے ساتھ برابر ہے یعنی جسکو جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی اسکو دور ہو جاتا ہے اسکا بدلا اسمیں ہو جاتا ہے خبردار اور بعض انمیں سے سریع الغضب بطی الفئی ہیں یعنی جلدی غصہ والے اور دیر سے دور ہونیوالے خبردار اور بہتر اُنمیں وہ ہے کہ جو بطی الغضب سریع الفئی ہے یعنی جسکو دیر سے غصہ آتا ہے اور جلدی دور ہوتا ہے اور برا اُنمیں وہ ہے کہ جسکو جلدی غصہ آتا ہے اور دیر سے دور ہوتا ہے

ألا وإن منهم حسن القضاء حسن الطلب ومنهم سيئ القضاء حسن الطلب ومنهم حسن القضاء سيئ الطلب فتلك بتلك
ألا وإن منهم السيئ القضاء السيئ الطلب ألا وخيرهم الحسن القضاء الحسن الطلب ألا وشرهم سيئ القضاء سيئ الطلب
ألا وإن الغضب جمرة في قلب ابن آدم أما رأيتم إلى حمرة عينيه وانتفاخ أوداجه فمن أحس بشيء من ذلك فليلصق بالأرض
قال وجعلنا نلتفت إلى الشمس هل بقي منها شيء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا إنه لم يبق من الدنيا فيما مضى
منها إلا كما بقي من يومكم هذا فيما مضى منه هذا حديث حسن وفي الباب عن المغيرة بن شعبة وأبي زيد بن أخطب
وحذيفة وأبي مريم ذكروا أن النبي صلى الله عليه وسلم حدثهم بما هو كائن إلى أن تقوم الساعة **باب** ما جاء في
أهل الشام **حدثنا** محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة عن معاوية بن قرة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم إذا فسد أهل الشام فلا خير فيكم لا تزال طائفة من أمتي منصورين لا يضرهم من خذلهم حتى تقوم الساعة قال
محمد بن إسمعيل قال علي بن المديني هم أصحاب الحديث وفي الباب عن عبد الله بن حوالة وابن عمر وزيد بن ثابت
وعبد الله بن عمرو هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** أحمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا بهز بن حكيم عن أبيه عن جده
قال قلت يا رسول الله أين تأمرني قال ههنا ونحا بيده نحو الشام هذا حديث حسن صحيح **باب** لا ترجعوا بعدي
كفارا يضرب بعضكم رقاب بعض **حدثنا** أبو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن سعيد نا فضيل بن غزوان نا
عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترجعوا بعدي كفارا يضرب بعضكم رقاب
بعض وفي الباب عن عبد الله بن مسعود

خبردار اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں اور بری طرح سے طلب کرتے ہیں یعنی جب کوئی چیز کسی سے مانگتے ہیں تو
اچھی طرح مانگتے ہیں اور بلا تکلف ادا کرتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے ادا کرنے میں برے ہیں طلب کرنے میں اچھے اور بعض ان میں سے ادا کرنے میں اچھے
ہیں طلب کرنے میں برے سو یہ اس کا بدلہ ہو جاتا ہے۔ خبردار اور بعض ان میں سے ادا کرنے میں برے ہیں طلب کرنے میں بھی برے ہیں خبردار اور بہتر
ان میں سے وہ ہے جو ادا کرنے میں اچھا ہے اور طلب کرنے میں بھی اچھا خبردار اور برا ان میں سے وہ ہے جو ادا کرنے میں بھی برا ہے اور طلب کرنے میں بھی برا ہے خبردار
غصہ ابن آدم کے دل میں آگ کا انگارا ہے جب تم اسکی آنکھوں کی سرخی کی طرف اور اسکی رگوں کے پھولنے کی طرف دیکھو سو جو کوئی یہ بات
معلوم کرے تو چاہیے کہ زمین کے ساتھ چمٹ جائے تاکہ اسکا غصہ ٹھہر جائے۔ کہا راوی نے ہم آفتاب کی طرف دیکھنے لگے کیا اس سے کچھ باقی
رہتا ہے تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار نہیں باقی رہا دنیا سے مقدار میں اسکے جو اس سے گذر گئی ہے مگر مثل اسکے جو تمہارے اس دن
سے گذشتہ دن[1] کے مقابلہ میں باقی رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں روایت ہے مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم
سے رضی اللہ عنہم انھوں نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے حدیث بیان کی ہے ساتھ اس چیز کے جو قیامت تک ہونیوالی ہے **باب**
اہل شام کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے
اُنھنے اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل شام خراب ہو جاینگے تو تم میں بھی بھلائی نہیں رہیگی ہمیشہ میری امت میں
سے ایک گروہ غالب رہیگا نہیں ضرر دیگا انکو وہ جو انکو ذلیل کرنیکا ارادہ رکھتا ہو یہانتک کہ قیامت قائم ہوگی۔ کہا محمد بن اسمعیل نے کہ کہا علی بن مدینی
نے وہ لوگ محدثین ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث حسن صحیح
ہے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے انھنے
اپنے دادا سے کہا انہوں نے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے آپ کس جگہ کا حکم دیتے ہیں فرمایا آپ نے اس جگہ کا اور آپنے اپنے
دست مبارک سے شام کی طرف اشارت فرمائی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جاؤ کہ تم بعض بعضوں کی گردنیں مارنے لگو **حدیث**
کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن غزوان نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ نے ابن عباس سے
کہا انھنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے بعد پلٹ کر کافر نہ ہو جانا کہ تم لوگ بعضے تمہارے بعضوں کی گردنیں مارنے لگو اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے

---

[1] یہ تشبیہ بیان کرنا ہے کہ بقیہ دنیا سے مقابلہ کیا جاوے تو [illegible]

قال يكون بين يدي الساعة فتن كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا يبيع أقوام دينهم
بعرض من الدنيا وفي الباب عن أبي هريرة وجندب والنعمان بن بشير وأبي موسى هذا حديث غريب من هذا الوجه **حدثنا**
صالح بن عبد الله نا جعفر بن سليمان عن هشام عن الحسن قال كان يقول في هذا الحديث يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا و
يمسي مؤمنا ويصبح كافرا قال يصبح محرما لدم أخيه وعرضه وماله ويمسي مستحلا له ويمسي محرما لدم أخيه وعرضه وماله ويصبح
مستحلا له **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون نا شعبة عن سماك بن حرب عن علقمة بن وائل بن حجر عن
أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجل يسأله فقال أرأيت إن كان علينا أمراء يمنعونا حقنا ويسألونا
حقهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم هذا حديث حسن صحيح
باب ما جاء في الهرج **حدثنا** هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن شقيق عن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إن من ورائكم أياما يرفع فيها العلم ويكثر فيها الهرج قالوا يا رسول الله ما الهرج قال القتل وفي الباب عن أبي هريرة و
خالد بن الوليد ومعقل بن يسار هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن المعلى بن زياد رده إلى معاوية
بن قرة رده إلى معقل بن يسار رده إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال العبادة في الهرج كهجرة إلي هذا حديث صحيح غريب
إنما نعرفه من حديث المعلى بن زياد **باب ما جاء في اتخاذ السيف من خشب** **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن
أيوب عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وضع السيف في أمتي لم يرفع
عنها إلى يوم القيامة هذا حديث صحيح **حدثنا** علي بن حجر نا إسمعيل بن إبراهيم عن عبد الله بن عبيد

کہ فرمایا آپ نے قیامت کے روبرو ایسے فتنے ہونگے جیسے اندھیری رات کی اندھیریاں۔ صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر
ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جاویگا۔ کئی قومیں اپنے دین کو دنیا کے مال سے فروخت کرینگی اور اس باب میں روایت ہے ابوہریرہ
اور جندب اور نعمان بن بشیر اور ابی موسی سے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے
جعفر بن سلیمان نے ہشام سے اُسنے حسن سے کہا اُسنے آپ اس حدیث میں فرمایا کرتے تھے صبح کے وقت مرد مسلمان ہوگا اور شام کو کافر
ہو جاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جاویگا۔ مراد یہ ہے کہ صبح کیوقت اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو حرام جانتا ہوگا اور شام کو
اسکو حلال جاننے لگیگا۔ اور شام کیوقت اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو حرام جانتا ہوگا اور صبح کیوقت اسکو حلال جاننے لگیگا **حدیث**
کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سماک بن حرب سے اُسنے علقمہ بن وائل بن
حجر سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ ایک مرد آپسے سوال کرتا تھا سو کہا
اس مرد نے خبر دیجئے اگر ہمپر ایسے حاکم ہوں کہ ہمارے حق کو روک رکھیں اور اپنا حق طلب کریں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بات
سنو اور انکے حکم کی اطاعت کرو سو واسطے انکے وہ چیز فرض ہے جسکا بوجھ اُنپر ہے اور تمپر وہ فرض ہے جسکا بوجھ تمپر ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب قتل کے بیان میں**
حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے ابی موسی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے تمہارے بعد ایسے دن آئینگے کہ علم نہیں رہیگا اور اُنمیں ہرج بہت ہوگا کہا لوگوں نے یا رسول اللہ ہرج کیا چیز ہے فرمایا آپنے قتل اور اس باب
میں روایت ہے ابی ہریرہ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے معلی بن
زیاد سے اُسنے اس حدیث کو معاویہ بن قرہ کیطرف رد کیا یعنی مجھسے معاویہ نے حدیث روایت کی ہے اُسنے اسکو معقل بن یسار کیطرف رد کیا اُسنے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف رد کیا فرمایا آپنے فتنے کیوقت عبادت کرنی مثل ہجرت کرنیکے ہے طرف میری۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے ہم تو اسکو فقط معلی بن زیاد
سے ہی پہچانتے ہیں **باب لکڑی کی تلوار پکڑنے کے بیان میں** مراد اس سے ہتھیار اور جدل کا ترک کرنا ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد
بن زید نے ایوب سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ابی اسماء سے اُسنے ثوبان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تلوار میری امت میں
رکھی جائیگی تو پھر قیامت تک اُٹھنے نہ اُٹھائی جائیگی۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے عبداللہ بن عبید سے

لہ یہ [illegible]

حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد نا شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين واشار ابو داؤد بالسبابة والوسطى فما فضل احدهما على الاخرى هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء في قتال الترك** حدثنا سعيد بن عبد الرحمن وعبد الجبار بن العلاء قالا نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما كان وجوههم المجان المطرقة وفي الباب عن ابي بكر الصديق وبريدة وابي سعيد وعمرو بن تغلب ومعاوية هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء اذا ذهب كسرى فلا كسرى بعده** حدثنا سعيد بن عبد الرحمن نا سفيان عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر فلا قيصر بعده والذي نفسي بيده لتنفقن كنوزهما في سبيل الله هذا حديث حسن صحيح **باب لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من قبل الحجاز** حدثنا احمد بن منيع نا حسين بن محمد البغدادي نا شيبان عن يحيى بن ابي كثير عن ابي قلابة عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستخرج نار من حضرموت او من نحو بحر حضرموت قبل يوم القيامة تحشر الناس قالوا يا رسول الله فما تأمرنا فقال عليكم بالشام وفي الباب عن حذيفة بن اسيد

حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے قتادہ سے اس نے انس سے کہا انسؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اور قیامت مثل ان دو انگلیوں کے پیدا کیے گئے اور اشارت کی ابوداؤد نے ساتھ کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے سو کیا فضیلت ایک کی ہے دوسری پر یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب قوم ترک سے جنگ کے بیان میں** **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن اور عبدالجبار بن علاء نے اور کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابی ہریرہ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ لڑو تم اس قوم سے کہ جن کی جوتیاں بال کی ہیں اور نہ قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ لڑو تم اس قوم سے کہ جن کے منہ جیسے ڈھالیں ہیں تہ بہ تہ جمی ہوئیں یعنی ہیں سے منہ گول گول۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیقؓ اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب اس بیان میں کہ جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا** **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اس نے سعید بن مسیب سے اس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا یعنے جب ایران کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو پھر وہاں کوئی بادشاہ نہ ہوگا۔ اور جب قیصر یعنے روم کا بادشاہ ہلاک ہوگا تو کوئی اس کے بعد وہاں کا بادشاہ نہ ہوگا۔ اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قابو میں میری جان ہے کہ ضرور ان دونوں ملکوں کے خزانے خدا کی راہ میں بانٹے جاویں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب قیامت نہ قائم ہوگی جب تک حجاز کی طرف سے آگ نہ نکلے** **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن محمد بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اس نے ابی قلابہ سے اس نے سالم بن عبداللہ سے اس نے اپنے باپ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی قیامت سے پہلے حضرموت (نام شہر) سے آگ نکلے گی یا فرمایا حضرموت کے دریا کی طرف سے وہ لوگوں کو ہنکا لے جاوے گی کہا لوگوں نے یا رسول اللہ سو آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا آپ نے تم لازم پکڑو شام کو۔ اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ بن اسید سے

۱؎ یعنی بیچ کی انگلی کی دوسری پر [illegible] قیامت [illegible] حدیث کی [illegible] ترکستان اور کرمان دو شہر ہیں ایران [illegible] قوم ترک [illegible] جیسا کہ حضرت [illegible] اسلام [illegible] حضرت [illegible] فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فتح [illegible] خزانہ [illegible]

وأنس وأبي هريرة وأبي ذر. هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابن عمر. **باب** ما جاء لا تقوم الساعة حتى
يخرج كذابون. حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى ينبعث كذابون دجالون قريب من ثلاثين كلهم يزعم أنه رسول الله
وفي الباب عن جابر بن سمرة وابن عمر. هذا حديث حسن صحيح. **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن
أيوب عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى
تلحق قبائل من أمتي بالمشركين وحتى يعبدوا الأوثان وإنه سيكون في أمتي ثلاثون كذابون كلهم يزعم أنه
نبي وأنا خاتم النبيين لا نبي بعدي. هذا حديث صحيح. **باب** ما جاء في ثقيف كذاب ومبير. **حدثنا**
علي بن حجر نا الفضل بن موسى عن شريك عن عبد الله بن عصم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ثقيف كذاب ومبير. وفي الباب عن أسماء بنت أبي بكر. نا عبد الرحمن بن واقد نا شريك نحوه. هذا حديث
حسن غريب من حديث ابن عمر لا نعرفه إلا من حديث شريك وشريك يقول عبد الله بن عصم وإسرائيل يقول عبد الله
بن عصمة ويقال الكذاب المختار بن أبي عبيد والمبير الحجاج بن يوسف. نا أبو داود سليمان بن سلم البلخي نا النضر
بن شميل عن هشام بن حسان قال أحصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائة ألف وعشرين ألف قتيل. **باب** ما جاء في
القرن الثالث. **حدثنا** واصل بن عبد الأعلى نا محمد بن الفضيل عن الأعمش عن علي بن مدرك عن
هلال بن يساف عن عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی ذر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن صحیح غریب ہے **باب** قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ
کذاب نہ نکلیں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے ہمام بن منبہ
سے اس نے ابی ہریرہ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ کذاب دجال قریب تیس نہ نکل لیں
ہر ایک کہیگا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث**
کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اس نے ابی قلابہ سے اس نے ابی اسماء سے اس نے ثوبان سے کہا انہوں نے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ کچھ قبیلے میری امت سے مشرکوں کے ساتھ نہ مل لیں اور تاکہ بتوں کی پرستش
نہ کرلیں اور جلدی ہی میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ہر ایک کہیگا کہ میں نبی ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی
نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ قبیلہ ثقیف میں کذاب اور ایک خونریز ہوگا **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث
کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے شریک سے اس نے عبد اللہ بن عصم سے اس نے ابن عمر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خونریز ہوگا۔ اور اس باب میں روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے **حدیث** کی ہم سے عبد الرحمن
بن واقد نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے مثل اسکے۔ یہ حدیث طریق ابن عمر سے حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک
سے اور شریک کہتا ہے عبد اللہ بن عصم اور اسرائیل کہتا ہے عبد اللہ بن عصمہ۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ کذاب مختار بن ابی عبید ہے اور خونریز وہ حجاج بن یوسف
ہے حدیث کی ہم سے ابو داؤد سلیمان بن سلم بلخی نے کہا حدیث کی ہم سے نضر بن شمیل نے ہشام بن حسان سے کہا انہوں نے لوگوں نے
شمار کیا ہے ان لوگوں کا جو حجاج نے قید کرکے قتل کیے ہیں سو ان مقتولوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار کو پہنچی ہے **باب** تیسرے
قرن کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے واصل بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے اعمش سے انہوں نے علی بن مدرک
سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

ف یعنی [illegible] لوگ ہیں جو [illegible] قتل کیے ہیں [illegible] مختار [illegible] ابی عبید [illegible] ثقفی [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] عبد اللہ بن زبیر [illegible]
[illegible] مصعب بن زبیر کی خدمت میں [illegible] مقتول ہوا [illegible]

... استخلف ... أبو بكر وإن ... رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الحديث قصة طويلة هذا
حديث صحيح وقد روي من غير وجه عن ابن عمر **باب ما جاء أن الخلفاء من قريش إلى أن تقوم الساعة حدثنا**
حسين بن محمد البصري نا خالد بن الحارث نا شعبة عن حبيب بن الزبير قال سمعت عبد الله بن أبي الهذيل يقول كان
ناس من ربيعة عند عمرو بن العاص فقال رجل من بكر بن وائل لتنتهين قريش أو ليجعلن الله هذا الأمر في جمهور من
العرب غيرهم فقال عمرو بن العاص كذبت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قريش ولاة الناس في
الخير والشر إلى يوم القيامة وفي الباب عن ابن عمر وابن مسعود وجابر هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** محمد
بن بشار نا أبو بكر الحنفي عن عبد الحميد بن جعفر عن عمر بن الحكم قال سمعت أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يذهب الليل والنهار حتى يملك رجل من الموالي يقال له جهجاه هذا حديث حسن غريب **باب ما جاء في الأئمة**
المضلين حدثنا قتيبة نا حماد بن زيد عن أيوب عن أبي قلابة عن أبي أسماء عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إنما أخاف على أمتي الأئمة المضلين قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من أمتي على
الحق ظاهرين لا يضرهم من خذلهم حتى يأتي أمر الله هذا حديث صحيح **باب ما جاء في المهدي حدثنا**
عبيد بن أسباط بن محمد القرشي نا أبي نا سفيان الثوري عن عاصم بن بهدلة عن زر عن عبد الله قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي

تو حضرت ابو بکرؓ نے خلیفہ بنایا ہے جو بہتر ہیں مجھ سے اگر میں بھی خلیفہ مقرر کر جاؤں تو بھی عیب نہیں کیونکہ حضرت ابو بکرؓ نے اپنے مرنے کے وقت خلیفہ مقرر
کیا تھا مجھے۔ اور اگر میں خلیفہ نہ مقرر کروں تو آنحضرتؐ نے خلیفہ مقرر نہیں کیا جو مجھ سے بہتر ہیں خلیفہ مقرر نہ کرنے میں بھی عیب نہیں کیونکہ آنحضرت
نے خود خلیفہ اپنا کوئی مقرر نہیں فرمایا۔ اس حدیث میں بڑا لمبا قصہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور کئی وجہ سے ابن عمرؓ سے مروی ہے **باب** اس
بیان میں کہ خلیفے قریش سے ہیں قیامت کے قائم ہونے تک **حدیث** کی ہم سے حسین بن محمد بصری نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن حارث
نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے حبیب بن زبیر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے عبداللہ بن ابی الہذیل سے کہ کہتا چند لوگ قوم ربیعہ سے عمرو
بن عاص کے پاس تھے سو ایک مرد نے بکر بن وائل سے کہا چاہیے کہ قریش فسق و فجور سے باز آئیں یا اللہ تعالیٰ اس امر یعنی خلافت
کو ان کے سوا اور تمام عرب میں کر دیگا یعنی اگر باز نہ آئینگے تو خلافت ان کے سوا اور عرب کے لوگوں میں چلی جائیگی پس کہا عمرو بن عاصؓ
نے تو نے جھوٹ کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے قریش قیامت تک لوگوں کے والی ہیں خیر اور شر میں
اور اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن
بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبکر حنفی نے عبدالحمید بن جعفر سے اُنہوں نے عمر بن حکم سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے ابوہریرہؓ سے کہتا فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے رات دن نہ آخر ہوں گے یہانتک کہ ایک مرد غلاموں سے کہ جس کو جہجاہ کہا جاتا ہے بادشاہ نہ ہو لے۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے **باب** گمراہ کرنیوالے اماموں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے
اُنہوں نے ابی اسماء سے اُنہوں نے ثوبان سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں اپنی امت پر گمراہ کرنیوالے اماموں کا خوف کرتا ہوں
کہا اُنہوں نے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں سے حق پر غالب رہیگا نہیں ضرر دیگا ان کو جو ان کو خوار کرنیکا
ارادہ رکھتا ہو تا آنکہ قیامت آئیگی۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** مہدی کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث
کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان ثوری نے عاصم بن بہدلہ سے اُنہوں نے زر سے اُنہوں نے عبداللہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے دنیا آخر نہ ہوگی جب تک ایک مرد عرب کا میرے اہل بیت سے کہ نام اُس کا میرے نام کے موافق ہو بادشاہ نہ ہو لے

ف یعنے جہجاہ بادشاہ کی سلطنت ... قیامت ... [illegible]
اور امام ... [illegible] ... حدیث ... [illegible]
... [illegible] ... حدیث ... [illegible]

وفی الباب عن علی وابی سعید وام سلمة وابی ہریرة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد الجبار بن العلاء العطار نا سفیان
بن عیینة عن عاصم عن زر عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یلی رجل من اهل بیتی یواطی اسمه اسمی قال عاصم ونا
ابو صالح عن ابی ہریرة قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول الله ذلک الیوم حتی یلی هذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد
بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت زیدا العمی قال سمعت ابا الصدیق الناجی یحدث عن ابی سعید الخدری قال
خشینا ان یکون بعد نبینا حدث فسألنا نبی الله صلی الله علیه وسلم فقال ان فی امتی المهدی یخرج یعیش خمسا او سبعا
او تسعا زید الشاک قال قلنا وما ذاک قال سنین قال فیجیء الیه الرجل فیقول یا مهدی اعطنی اعطنی قال فیحثی له فی ثوبه
ما استطاع ان یحمله هذا حدیث حسن وقد روی من غیر وجه عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم وابو الصدیق
الناجی اسمه بکر بن عمرو ویقال بکر بن قیس **باب ما جاء فی نزول عیسی بن مریم** حدثنا قتیبة نا اللیث عن ابن شهاب عن
سعید بن المسیب عن ابی ہریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما
مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی لا یقبله احد هذا حدیث حسن صحیح **باب ما
جاء فی الدجال** حدثنا عبد الله بن معاویة الجمحی نا حماد بن سلمة عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقیق عن عبد الله بن سراقة
عن ابی عبیدة بن الجراح قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر قومه الدجال وانی
انذرکموه فوصفه لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لعله سیدرکه بعض من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول الله

اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے عبد الجبار
بن علاء عطار نے کہا حدیث کی ہم سے سفین بن عیینہ نے عاصم سے اُنہوں نے زر سے اُنہوں نے عبد اللہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے والی ہوگا ایک مرد میرے اہل بیت سے جو نام اُسکا میرے نام کے موافق ہوگا کہا عاصم نے اور حدیث کی ہم سے ابو صالح نے ابی ہریرہؓ
سے کہ اُنہوں نے کہا اگر فرض دنیا میں سے ایک دن بھی باقی رہ جاویگا تو اسدن کو اللہ تعالی لمبا کر دیگا یہانتک کہ وہ حاکم ہو جائے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث**
کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے کہا اُنہوں نے سنا میں نے زید عمی سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے
ابا صدیق ناجی سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے ہمکو اپنے نبی کے بعد بدعات کے پیدا ہونیکا خوف ہوا پوچھا ہمنے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے تو فرمایا آپنے میری امت میں امام مہدی نکلیگا پانچ یا سات یا نو برس زندہ رہیگا زید شک کرتے ہیں۔ کہا اُنہوں نے ہمنے کہا اور یہ پانچ سات نو کیا
چیزیں ہیں کہا اُنہوں نے سال۔ کہا اُنہوں نے سو اُسکے پاس ایک آدمی آئیگا اور کہیگا کہ مجھے دیجئے دیجئے کہا اُنہوں نے تو امام مہدی اُسکے کپڑے میں جسقدر
وہ اٹھانیکی طاقت رکھیگا ڈالدیگا۔ یہ حدیث حسن ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابی سعیدؓ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور ابو الصدیق
ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور کہا جاتا ہے بکر بن قیس **باب** عیسی بن مریم علیہ السلام کے اترنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے
لیث نے ابن شہاب سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قابو میں میری
جان ہے البتہ عنقریب ہے کہ اُتریگا تم میں اے مسلمانو عیسی مریم کا بیٹا حکم عادل ہوکر سو توڑیگا صلیب کو اور قتل کریگا سور کو اور موقوف کر دیگا جزیہ کو اور کثرت سے پھیل
پڑیگا مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نہ کریگا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** دجال کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث
کی ہم سے حماد بن سلمہ نے خالد حذاء سے اُنہوں نے عبد اللہ بن شقیق سے اُنہوں نے عبد اللہ بن سراقہ سے اُنہوں نے ابی عبیدہ بن جراح سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حضرت نوح علیہ السلام کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہوا کہ جسنے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی
اس سے تمکو ڈراتا ہوں سو بیان کیا ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکا بیان کیا اور فرمایا کہ امید ہے کہ بعض لوگ میرے دیکھنے والے اسکو پاوینگے
یا فرمایا یہ کہ بعض لوگ سننے والے میرے کلام کے اسکو پاوینگے راوی کو شک ہے۔ کہا لوگوں نے یا رسول اللہ

ف بشارت کے قریب امام مہدی کے وقت میں حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور شرائع دین کو [illegible] اور [illegible] پر عمل کرینگے [illegible]
[illegible]
[illegible]

عن يزيد بن قطيب السكوني عن ابي بحرية صاحب معاذ عن معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الملحمة العظمى و فتح القسطنطينية وخروج الدجال في سبعة اشهر وفي الباب عن الصعب بن جثامة وعبد الله بن بسر وعبد الله بن مسعود وابي سعيد الخدري هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داؤد عن شعبة عن يحيى بن سعيد عن انس بن مالك قال فتح القسطنطينية مع قيام الساعة قال محمود هذا حديث غريب والقسطنطينية هي مدينة الروم تفتح عند خروج الدجال والقسطنطينية قد فتحت في زمان بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فتنة الدجال حدثنا علي بن حجر نا الوليد بن مسلم وعبد الله بن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر دخل حديث احدهما في حديث الآخر عن عبد الرحمن بن يزيد بن جابر عن يحيى بن جابر الطائي عن عبد الرحمن بن جبير عن ابيه جبير بن نفير عن النواس بن سمعان الكلابي قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال ذات غداة فخفض فيه ورفع حتى ظنناه في طائفة النخل قال فانصرفنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم رحنا اليه فعرف ذلك فينا فقال ما شانكم قال قلنا يا رسول الله ذكرت الدجال الغداة فخفضت فيه ورفعت حتى ظنناه في طائفة النخل قال غير الدجال اخوف لي عليكم ان يخرج وانا فيكم فانا حجيجه دونكم وان يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم انه شاب قطط عينه قائمة شبيه بعبد العزى بن قطن فمن راه منكم فليقرأ فواتح سورة اصحاب الكهف قال يخرج ما بين الشام والعراق فعاث يمينا وشمالا يا عباد الله اثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في الارض قال اربعين يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم قال قلنا يا رسول الله ارايت اليوم الذي كالسنة اتكفينا فيه صلوة يوم

اُسنے یزید بن قطیب سکونی سے اُسنے ابی بحریہ سے جو معاذ کے شاگرد ہیں اُسنے معاذ بن جبل سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بڑی لڑائی جس میں بہت خونریزی ہوگی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینوں میں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے صعب بن جثامہ اور عبد اللہ بن بسر اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے شعبہ سے اُسنے یحییٰ بن سعید سے اُسنے انس بن مالک سے کہ اُسنے فتح قسطنطنیہ کا قیامت کے قائم ہونے کے ساتھ ہے۔ کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ یہ روم کا ایک شہر ہے اور جو نکلنے دجال کے وقت فتح ہوگا۔ اور قسطنطنیہ بعض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے وقت میں فتح ہوا ہے۔ **باب** فتنہ دجال کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے ایک کی حدیث دوسرے میں مل گئی ہے ان دونوں نے روایت کی عبد الرحمن بن یزید بن جابر سے اُسنے یحییٰ بن جابر طائی سے اُسنے عبد الرحمن بن جبیر سے اُسنے اپنے باپ جبیر بن نفیر سے اُس نے نواس بن سمعان کلابی سے کہا اُسنے ایکدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا سو کبھی آپ نے نیچا کیا اور بلند کیا حتی کہ ہمکو گمان ہوا کہ وہ کھجوروں کے ایک جانب میں ہے۔ کہا راوی نے پھر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے گئے پھر آپ کی طرف گئے سو آپ نے اس کا اثر ہم میں پایا پھر فرمایا تمھارا کیا حال ہے کہا راوی نے ہمنے کہا یا رسول اللہ آج آپ نے دجال کا ذکر کیا اور نیچا کیا اور بلند کیا حتی کہ ہمنے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی ایک جانب میں ہے فرمایا آپ نے دجال کے سوا اور چیز کا میں تم پر زیادہ خوف کرتا ہوں اگر وہ نکلا اس حالت میں کہ میں تم میں موجود ہوا تو میں اُس سے حجت کرنیوالا ہونگا سوا تمھارے اور اگر وہ نکلا اس حالت میں کہ میں تم میں موجود نہوا تو ہر ایک آدمی اپنے نفس کا حجت کرنیوالا ہے اور اللہ خلیفہ میرا ہے ہر ایک مسلمان پر۔ وہ جوان ہے گھونگرو والے بالوں والا ایک آنکھ اسکی کھڑی ہوئی ہے وہ عبد العزی بن قطن کے مشابہ ہے سو جو کوئی تم میں سے اسکو دیکھے تو چاہیے کہ ابتدا سورۂ اصحاب کہف پڑھے۔ فرمایا آپ نے شام اور عراق کے درمیان نکلے گا اور دہنے بائیں فساد پھیلاویگا اے اللہ کے بندو تم ٹھہرے رہیو ہمنے کہا یا رسول اللہ زمین میں ٹھہرنا اسکا کسقدر ہے فرمایا آپ نے چالیس دن ایک دن مثل سال کے ہوگا اور ایکدن مثل مہینے کے اور ایکدن مثل جمعہ یعنی ہفتہ کے اور باقی دن مثل تمھارے اور دنوں کے۔ کہا راوی نے ہمنے کہا یا رسول اللہ ہمکو خبر دیجئے کہ وہ دن کہ جو مثل سال کے ہے کیا ہمکو اُسمیں ایک دن کی نماز کافی ہے۔

ف یعنی بعض علما اس کا یہ بیان کرتے ہیں کہ ہوا اور اسکے ترجمہ یک خدیث ذیل ہی اور بعض کہتے ہیں اس کا عمدہ ذکر کیا اس سے خوارق عادات ظاہر ہونگے ۱۲ ۱۲ ۱۲

والسكينة لاهل الغنم والفخر والرياء في الفدادين اهل الخيل واهل الوبر يأتي المسيح اذا جاء دبر احد صرفت الملائكة وجهه قبل الشام وهنالك يهلك هذا حديث صحيح **باب ما جاء في قتل عيسى ابن مريم الدجال** حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن شهاب انه سمع عبيد الله بن عبد الله بن ثعلبة الانصاري يحدث عن عبد الرحمن بن يزيد الانصاري من بني عمرو بن عوف قال سمعت عمي مجمع بن جارية الانصاري يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لد وفي الباب عن عمران بن حصين ونافع بن عتبة وابي برزة وحذيفة بن اسيد وابي هريرة وكيسان وعثمان بن ابي العاص وجابر وابي امامة وابن مسعود وعبد الله بن عمرو وسمرة بن جندب والنواس بن سمعان وعمرو بن عوف وحذيفة بن اليمان هذا حديث صحيح **باب** حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا وقد انذر امته الاعور الكذاب الا انه اعور وان ربكم ليس باعور مكتوب بين عينيه ك ف ر هذا حديث صحيح **باب ما جاء في ذكر ابن صياد** حدثنا سفيان بن وكيع نا عبد الاعلى عن الجريري عن ابي نضرة عن ابي سعيد قال صحبني ابن صياد اما حجاجا واما معتمرين فانطلق الناس وتركت انا وهو فلما خلصت به اقشعررت منه واستوحشت منه مما يقول الناس فيه فلما نزلت قلت له ضع متاعك حيث تلك الشجرة قال فابصر غنما فاخذ القدح فانطلق فاستحلب ثم اتاني بلبن فقال لي يا ابا سعيد اشرب فكرهت ان اشرب من يده شيئا لما يقول الناس فيه فقلت له هذا اليوم يوم صائف واني اكره فيه اللبن فقال لي يا ابا سعيد هممت ان آخذ حبلا فاوثقه الى شجرة ثم اختنق لما يقول الناس لي او في أرأيت من خفي عليه حديثي فلن يخفى عليكم الستم اعلم الناس بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كافر وانا مسلم الم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم انه عقيم لا يولد له

اور تسکین بکری پالنے والوں میں ہے اور فخر اور ریا سخت آواز کرنے والوں میں ہے گھوڑوں والوں اور اونٹوں والوں میں آئیگا مسیح یعنی دجال سو جب احد کے پیچھے آئیگا تو فرشتے منہ اسکا شام کی طرف پھیر دینگے اور اسی جگہ ہلاک ہوگا یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجال کو قتل کرینگے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن شہاب سے کہ سنا انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ثعلبہ انصاری سے کہ حدیث کی انکو عبد الرحمن بن یزید انصاری نے جو بنی عمرو بن عوف سے ہیں کہا انہوں نے سنا میں نے اپنے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام دجال کو لُد نام بستی کا جو شام میں ہے اسکے دروازہ پر قتل کرینگے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابی ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیغمبر نہیں گزرے کہ اپنی امت کو نہ ڈرایا ہو کانے بڑے جھوٹے سے خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہوگا اور بیشک تمہارا رب کانا نہیں اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب** ابن صیاد کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلیٰ نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے کہا انہوں نے ابن صیاد میرا ہم صحبت ہوا حج کرتے ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے سو لوگ تو چلے گئے اور میں اور وہ باقی رہا پس جب میں اسکے ساتھ اکیلا رہ گیا تو میں اس سے ڈرا اور مجھے اس سے وحشت پیدا ہوئی اس سبب سے کہ لوگ اسکے حق میں باتیں کہتے ہیں کہ شاید دجال ہو سو جب میں کسی جگہ اترا تو میں نے اس سے کہا اپنا اسباب اس درخت کے پاس رکھ دے کہا ابو سعید نے سو اس نے ایک بکری دیکھی اور پیالہ پکڑا اور چلا گیا اور دوہا پھر میرے پاس دودھ لیکر آیا اور کہنے لگا اے ابا سعید پی پس میں نے اسکے ہاتھ سے کچھ بھی پینے کو مکروہ جانا اس سبب سے کہ لوگ اسکے حق میں باتیں کرتے ہیں سو میں نے اس سے کہا یہ دن تو گرمی کے ہیں اور میں ان دنوں میں دودھ کو برا جانتا ہوں پھر کہنے لگا کہ اے ابا سعید میں قصد کرتا ہوں کہ ایک رسی پکڑوں اسکو درخت کے ساتھ باندھوں پھر گلا گھونٹ لوں اس سبب سے جو لوگ میرے حق میں باتیں کرتے ہیں۔ تو خبر دے اس شخص کو جس پر کہ میری بات پوشیدہ ہو اور پیچھے تو پوشیدہ نہیں تم تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے زیادہ عالم ہو اے گروہ انصار کے کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ یعنی دجال کافر ہو اور میں مسلمان ہوں۔ کیا آنحضرت نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ عقیم ہوگا کہ اسکے اولاد نہیں

۱؎ حضرت [illegible]

باب حدثنا محمد بن بشار نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن الحسن عن جندب عن حذيفة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي للمؤمن أن يذل نفسه قالوا وكيف يذل نفسه قال يتعرض من البلاء لما لا يطيق هذا حديث
حسن غريب باب حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا محمد بن عبد الله الأنصاري نا حميد الطويل عن أنس بن مالك عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال انصر أخاك ظالما أو مظلوما قلنا يا رسول الله نصرته مظلوما فكيف أنصره ظالما قال تكفه عن الظلم فذاك نصرك
إياه وفي الباب عن عائشة هذا حديث حسن صحيح باب حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن
أبي موسى عن وهب بن منبه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سكن البادية جفا ومن اتبع الصيد غفل و
من أتى أبواب السلطان افتتن وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عباس لا نعرفه إلا من حديث
الثوري حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة عن سماك بن حرب قال سمعت عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود
يحدث عن أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنكم منصورون ومصيبون ومفتوح لكم فمن أدرك ذلك منكم
فليتق الله وليأمر بالمعروف ولينه عن المنكر ومن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار هذا حديث حسن صحيح باب
حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة عن الأعمش عن عاصم بن بهدلة وحماد سمعا أبا وائل عن حذيفة قال قال عمر أيكم يحفظ ما
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الفتنة فقال حذيفة أنا قال حذيفة فتنة الرجل في أهله وماله وولده وجاره تكفرها الصلاة والصوم
والصدقة والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر قال عمر لست عن هذا أسألك ولكن عن الفتنة التي تموج كموج البحر قال يا أمير المؤمنين

باب۔ حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے
حسن سے انہوں نے جندب سے انہوں نے حذیفہ سے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کو لائق نہیں کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے کہا
لوگوں نے کس طرح کوئی اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہے فرمایا آپ نے ان مصیبتوں میں متعرض ہو کر جن کی وہ طاقت نہیں رکھتا یہ حدیث حسن غریب ہے **باب**
حدیث کی ہم سے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے حمید طویل نے انس بن مالک سے
انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم کسی نے کہا یا رسول اللہ میں اسکے مظلوم ہونے کی حالت
میں تو مدد کر سکتا ہوں سو اسکے ظالم ہونے کی حالت میں کیونکر اسکی مدد کروں فرمایا آپ نے اسکو ظلم سے بند کر سو یہ کام کرنا اسکے لئے تیری مدد ہے۔ اور اس باب
میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمٰن
بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی موسیٰ سے انہوں نے وہب بن منبہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا آپ نے جس کسی نے جنگل میں سکونت اختیار کی اُسکی طبیعت سخت ہو گئی اور جو کوئی شکار کے پیچھے لگا وہ غافل ہوا اور
جو کوئی بادشاہوں کے دروازے پر آیا وہ فتنے میں پڑا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابن عباسؓ سے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ثوری سے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے سماک بن
حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک تم فتح پاؤ گے اور مال حاصل کرو گے اور تمہارے لئے شہر فتح ہونگے سو جو کوئی تم میں سے یہ بات پائے تو چاہیے کہ
اللہ سے ڈرے اور نیکی کا حکم کرے اور برے کام سے منع کرے اور جو کوئی مجھ پر دیدہ و دانستہ جھوٹ باندھے تو چاہیے کہ وہ اپنی جگہ آگ میں
بنا لے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے اعمش
اور عاصم بن بہدلہ اور حماد سے کہ سنا انہوں نے ابا وائل سے انہوں نے روایت کی حذیفہ سے کہا انہوں نے کہا عمرؓ نے کون ہے تم میں سے جو وہ بات یاد رکھتا ہو جو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنے کے باب میں فرمائی ہے سو کہا حذیفہ نے میں یاد رکھتا ہوں کہا حذیفہ نے فتنہ آدمی کا اسکے اہل اور مال اور اولاد اور ہمسائے
میں اسکو کفارہ ہوتا ہے نماز اور روزہ اور صدقہ اور امر بالمعروف اور برے کام سے منع کرنا ہی کفارہ ہو جاتا ہے۔ کہا حضرت عمرؓ نے میں نے تجھ سے اس
سوال نہیں کیا لیکن اس فتنہ سے جو جوش مارے گا مثل جوش دریا کے کہا انہوں نے اے امیر المؤمنین

[illegible]

ان بينك وبينها بابا مغلقا قال عمر ايفتح ام يكسر قال بل يكسر قال اذن لا يغلق الى يوم القيامة قال ابو وائل في حديث حماد فقلت لمسروق
سل حذيفة عن الباب فسأله فقال عمر هذا حديث صحيح **باب حدثنا** هارون بن اسحٰق الهمداني نا محمد بن عبد الوهاب
عن مسعر عن ابي حصين عن الشعبي عن العدوي عن كعب بن عجرة قال خرج الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن تسعة خمسة
واربعة احد العددين من العرب والاخر من العجم فقال اسمعوا هل سمعتم انه سيكون بعدي امراء فمن دخل عليهم فصدقهم بكذبهم
واعانهم على ظلمهم فليس مني ولست منه وليس بوارد علي الحوض ومن لم يدخل عليهم ولم يعنهم على ظلمهم ولم يصدقهم بكذبهم فهو مني
وانا منه وهو وارد علي الحوض هذا حديث صحيح غريب لا نعرفه من حديث مسعر الا من هذا الوجه قال هارون وثنا محمد بن عبد الوهاب
عن سفيان عن ابي حصين عن الشعبي عن عاصم العدوي عن كعب بن عجرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه قال هارون وثنا محمد
عن سفيان عن زبيد عن ابراهيم وليس بالنخعي عن كعب بن عجرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث مسعر وفي الباب عن حذيفة
وابن عمر **باب حدثنا** اسمعيل بن موسى الفزاري ابن بنت السدي الكوفي نا عمر بن شاكر عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يأتي على الناس زمان الصابر فيهم على دينه كالقابض على الجمر هذا حديث غريب من هذا الوجه وعمر بن شاكر روى عنه غير واحد
من اهل العلم وهو شيخ بصري **باب حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم وقف على ناس جلوس فقال الا اخبركم بخيركم من شركم قال فسكتوا فقال ذلك ثلث مرات فقال
رجل بلى يا رسول الله اخبرنا بخيرنا من شرنا قال خيركم من يرجى خيره ويؤمن شره وشركم من لا يرجى خيره ولا يؤمن شره
هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** موسى بن عبد الرحمن الكندي نا زيد بن حباب اخبرني موسى

درمیان آپ کے اور اس فتنے کے دروازہ ہے بند کیا ہوا کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا وہ دروازہ کھولا جاوے گا یا توڑا جاوے گا کہا حذیفہ نے بلکہ توڑا جاوے گا
کہا حضرت عمرؓ نے اس وقت قیامت تک بند نہیں ہو گا کہا ابو وائل نے حماد کی حدیث میں میں نے مسروق سے کہا حذیفہؓ سے دروازے کی
بابت سوال کرو کہ وہ کیا ہے پس اُنہوں نے اُن سے پوچھا تو کہا اُنہوں نے وہ دروازہ عمر ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** حدیث کی ہم سے ہارون بن
اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عبد الوہاب نے مسعر سے اُنہوں نے ابی حصین سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے عدوی سے اُنہوں نے کعب بن
عجرہ سے کہا اُنہوں نے نکلے ہم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم نو آدمی تھے پانچ ایک اور چار ایک۔ ایک گروہ ان میں سے عرب سے تھا دوسرا
عجم سے پس فرمایا آپ نے سنو کیا تم نے سنا ہے کہ میرے بعد امیر ہوں گے سو جو کوئی اُن پر داخل ہوا اور اُن کے کذب پر اُن کی تصدیق کی اور اُن کے ظلم پر اُن کی مدد کی تو وہ
شخص مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ میرے پاس حوض پر آنیوالا ہے۔ اور جو کوئی اُن پر داخل نہ ہوا اور اُن کے ظلم پر اُن کی اعانت نہ کی اور
اُن کے کذب پر اُن کی تصدیق نہ کی تو وہ مجھ سے ہے اور میں اُس سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض پر آنیوالا ہے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو طریق مسعر سے سوائے اس وجہ کے۔ کہا ہارون نے اور حدیث کی مجھے محمد بن عبد الوہاب نے سفیان سے اُس نے ابی حصین سے
اُس نے شعبی سے اُس نے عاصم عدوی سے اُس نے کعب بن عجرہ سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس کے۔ کہا ہارون نے اور حدیث کی مجھے
محمد نے سفیان سے اُس نے زبید سے اُس نے ابراہیم سے اور یہ ابراہیم نخعی نہیں ہیں اُس نے کعب بن عجرہ سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث
مسعر کے۔ اور اس باب میں روایت ہے حذیفہؓ اور ابن عمرؓ سے۔ حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن موسیٰ فزاری بیٹے سدی کوفی کے نواسے نے کہا حدیث
کی ہم سے عمر بن شاکر نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ دین پر صبر کرنیوالا اُن میں ایسا ہوگا
جیسے آگ کی چنگاری کو پکڑنیوالا ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے اور عمر بن شاکر سے کئی ایک نے اہل علم سے روایت کی ہے اور وہ شیخ
بصری ہیں **باب** حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ
سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چند لوگوں پر جو بیٹھے ہوئے تھے کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا میں تم کو خبر دوں تمہارے بہتر کی تمہارے بُرے سے کہا
راوی نے سو وہ خاموش ہو رہے پس آپ نے یہ کلمہ تین بار فرمایا پھر ایک مرد نے کہا ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ ہمارے بہتر کی ہمارے بُرے سے خبر دیجئے فرمایا
تمہارے بہتر تم میں سے وہ ہے کہ جس کی نیکی کی امید کی جاوے اور اس کی برائی سے امن رہے اور بدتر تم میں سے وہ ہے کہ جس کی نیکی کی امید نہ کی جاوے اور اس کی برائی
سے امن نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہم سے موسیٰ بن عبد الرحمن کندی نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے کہا خبر دی مجھے موسیٰ

لا ما اقاموا الصلوٰة هذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن سعيد الاشقر نا يونس بن محمد وهاشم بن القاسم قالا نا صالح
المري عن سعيد الجريري عن ابي عثمن النهدي عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت امراؤكم خياركم واغنياؤكم
سمحاءكم وامورکم شورى بينكم فظهر الارض خير لكم من بطنها واذا كانت امراؤكم شراركم واغنياؤكم بخلاءكم وامورکم الى نسائكم فبطن
الارض خير لكم من ظهرها هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث صالح المري وصالح المري في حديثه غرائب لا يتابع عليها وهو
رجل صالح باب حدثنا ابراهيم بن يعقوب الجوزجاني نا نعيم بن حماد نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال انكم في زمان من ترك منكم عشر ما امر به هلك ثم ياتي زمان من عمل منهم بعشر ما
امر به نجا هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث نعيم بن حماد عن سفيان بن عيينة وفي الباب عن ابي ذر وابي سعيد حدثنا
عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر
فقال ههنا ارض الفتن واشار الى المشرق يعني حيث يطلع قرن الشيطان او قال قرن الشمس هذا حديث حسن صحيح
حدثنا قتيبة نا رشدين بن سعد عن يونس عن ابن شهاب الزهري عن قبيصة بن ذؤيب عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تخرج من خراسان رايات سود فلا يردها شيء حتى تنصب بايلياء هذا حديث
غريب حسن **ابواب الرؤيا** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ان رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين
جزأ من النبوة حدثنا نصر بن علي نا عبد الوهاب الثقفي نا ايوب

کہا ہم نے ان سے لڑائی کریں فرمایا آپ نے نہیں جبتک وہ نماز پڑھتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید
اشقر نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد اور ہاشم بن قاسم نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے صالح مری نے سعید جریری سے اُنہوں نے
ابی عثمان نہدی سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبتک حاکم تمھارے نیک رہینگے
اور غنی تمھارے سخی اور کام تمھارے آپس کے مشورے سے ہوینگے تو پیٹھ زمین کی اُس کے بطن سے تمھارے لئے بہتر ہے یعنے
زمین پر رہنا مرنے سے بہتر ہے۔ اور جب تمھارے حاکم برے ہوجاینگے اور غنی تمھارے بخیل اور کام تمھارے عورتوں کے سپرد
ہونگے تو بطن زمین کا اس کی پیٹھ سے تمھارے لئے بہتر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت صالح مری سے
اور صالح غریب حدیثیں روایت کرتا ہے اسکا کوئی پیرو نہیں ہے۔ اور وہ آدمی صالح ہے **باب** **حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن یعقوب جوزجانی
نے کہا حدیث کی ہمسے نعیم بن حماد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی الزناد سے اُس نے اعرج سے اُس نے ابی ہریرہؓ
سے اُس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے تم ایسے زمانے میں ہو کہ جو کوئی تم میں سے دسواں حصہ اُس چیز کا ترک کرے
کہ جس کا اسکو حکم ہوا ہے تو ہلاک ہو جائے پھر ایسا زمانہ آئیگا کہ جو کوئی ان میں سے ساتھ دسویں حصے اُس چیز کے کہ جس کا اُس کو
حکم ہوا ہے عمل کریگا تو نجات پائیگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت نعیم سے جو راوی ہے سفیان بن عیینہ سے
اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہما۔ **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے
عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے زہری سے اُس نے سالم سے اُس نے ابن عمرؓ سے کہا اُس نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوے پس فرمایا اس جگہ زمین فتنوں کی ہے اور مشرق کی طرف اشارت کی جہاں سینگ شیطان کا نکلتا ہے
یا فرمایا آپ نے سینگ شمس کا یعنے یطلع کا لفظ نہیں فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی
ہمسے رشدین بن سعد نے یونس سے اُس نے ابن شہاب زہری سے اُس نے قبیصہ بن ذویب سے اُس نے ابی ہریرہؓ سے
کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے پس ان کو کوئی چیز رد نہ کریگی حتی
کہ ایلیا یعنی بیت المقدس میں گاڑے جاوینگے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **ابواب خوابوں کے** جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہیں **باب** مومن کا خواب نبوت کے چھیالیسویں حصے میں سے ایک حصہ ہے۔ **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے

عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اقترب الزمان لم تكد رؤيا المؤمن تكذب وأصدقهم
رؤيا أصدقهم حديثا ورؤيا المسلم جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة والرؤيا ثلاث فالرؤيا الصالحة بشرى من الله والرؤيا
من تحزين الشيطان والرؤيا مما يحدث بها الرجل نفسه وإذا رأى أحدكم ما يكره فليقم فليتفل ولا يحدث بها الناس قال وأحب
القيد في النوم وأكره الغل القيد ثبات في الدين هذا حديث صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا أبو داود عن شعبة عن قتادة
سمع أنسا يحدث عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة وفي
الباب عن أبي هريرة وأبي رزين العقيلي وأنس وأبي سعيد وعبد الله بن عمرو وعوف بن مالك وابن عمر حديث عبادة حديث صحيح **باب**
ذهبت النبوة وبقيت المبشرات **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان بن مسلم نا عبد الواحد نا المختار بن فلفل نا أنس بن مالك قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي قال فشق ذلك على الناس فقال لكن المبشرات
فقالوا يا رسول الله وما المبشرات قال رؤيا المسلم وهي جزء من أجزاء النبوة وفي الباب عن أبي هريرة وحذيفة بن أسيد وابن عباس وأم
كرز هذا حديث صحيح غريب من هذا الوجه من حديث المختار بن فلفل **حدثنا** ابن أبي عمر نا سفيان عن ابن المنكدر عن عطاء بن يسار
عن رجل من أهل مصر قال سألت أبا الدرداء عن قول الله عز وجل لهم البشرى في الحياة الدنيا فقال ما سألني عنها أحد غيرك إلا رجل واحد
منذ سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما سألني عنها أحد غيرك منذ أنزلت هي الرؤيا الصالحة
يراها المسلم أو ترى له وفي الباب عن عبادة بن الصامت هذا حديث حسن **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن دراج عن أبي الهيثم عن أبي سعيد

محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زمانہ قریب ہوا تو ایسا نہیں کہ مومن کا خواب جھوٹا
ہو اور بہت سچا خواب انہیں کا ہے جو بہت سچا ہے بات میں۔ اور مسلمان کا خواب چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کے حصوں سے۔ اور خواب
تین قسم کا ہے پس خواب صالح تو اللہ کی جانب سے خوشخبری ہے اور ایک خواب شیطان کے فعلوں سے ہے اور ایک خواب وہ ہے کہ آدمی اپنے
دل میں باتیں کرتا ہے سو جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے کہ جسکو وہ مکروہ جانتا ہے تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے اور تھوکے اور لوگوں سے بیان
نہ کرے۔ فرمایا آپ نے اور میں خواب میں بیڑی کو جو پاؤں میں ہے اچھا جانتا ہوں اور طوق کو برا جانتا ہوں۔ بیڑی کی تعبیر ہے کہ دین میں
ثابت ہوتی ہے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انس سے
کہ حدیث کرتا تھا عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے۔ اور
اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی رزین عقیلی اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔
حدیث عبادہ کی صحیح ہے **باب** جاتی رہی نبوت اور خوشخبری دینے والی چیزیں باقی رہیں **حدیث** کی ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی
ہم سے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الواحد نے کہا حدیث کی ہم سے مختار بن فلفل نے کہا حدیث کی ہم سے انس بن مالک نے کہا انہوں نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رسالت اور نبوت تو منقطع ہو گئی ہے سو کوئی رسول اور نبی میرے بعد نہیں ہو گا۔ کہا راوی نے پس یہ بات لوگوں پر
بھاری ہوئی پس فرمایا آپ نے لیکن خوشخبری دینے والی چیزیں باقی ہیں کہا لوگوں نے یا رسول اللہ خوشخبری دینے والی چیزیں کونسی ہیں فرمایا کہ
مسلمان کا خواب اور یہ نبوت کے حصوں سے ایک حصہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرز سے
رضی اللہ عنہم یہ حدیث اس وجہ سے یعنی طریق مختار بن فلفل سے صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے
ابن منکدر سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک مرد مصری سے کہا پوچھا میں نے ابا الدرداء سے اس آیت کی بابت سوال کیا لہم البشرٰی فی الحیوۃ الدنیا یعنی
انکے لیے حیات دنیا میں خوشخبری ہے سو کہا انہوں نے سوائے تیرے مجھ سے کسی نے اس سے سوال نہیں کیا جب سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سوال کیا ہے مگر ایک مرد نے۔ میں نے آنحضرت سے سوال کیا تو فرمایا آپ نے جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے مجھ سے کسی نے سوائے تیرے اس سے
سوال نہیں کیا مراد اس سے خواب صالح ہے کہ جسکو مسلمان دیکھتا ہے یا اسکے لیے دکھائے جاتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عبادہ بن صامت
سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے دراج سے انہوں نے ابی الہیثم سے انہوں نے ابی سعید

ف: زمانہ قریب ہونے سے ... [illegible] ... قیامت [illegible]

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اصدق الرؤيا بالاسحار حدثنا محمد بن بشار نا ابو داؤد نا حرب بن شداد وعمران القطان
عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة قال نبئت عن عبادة بن الصامت قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله تعالى
لهم البشرى في الحيوة الدنيا قال هي الرؤيا الصالحة يراها المؤمن او ترى له قال حرب في حديثه نا يحيى **باب** ما جاء في
قول النبي صلى الله عليه وسلم من رآني في المنام فقد رآني **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي اسحق
عن ابي الاحوص عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من رآني في المنام فقد رآني فان الشيطان لا يتمثل بي وفي
الباب عن ابي هريرة وابي قتادة وابن عباس وابي سعيد وجابر وانس وابي مالك الاشجعي عن ابيه وابي بكرة وابي جحيفة هذا حديث
حسن صحيح **باب** ما جاء اذا رأى في المنام ما يكره ما يصنع **حدثنا** قتيبة نا الليث عن يحيى بن سعيد عن ابي سلمة
بن عبد الرحمن عن ابي قتادة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال الرؤيا من الله والحلم من الشيطان فاذا رأى احدكم
شيئا يكرهه فلينفث عن يساره ثلث مرات وليستعذ بالله من شرها فانها لا تضره وفي الباب عن عبد الله بن عمرو وابي سعيد
وجابر وانس هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في تعبير الرؤيا **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد انا شعبة اخبرني يعلى
بن عطاء قال سمعت وكيع بن عدس عن ابي رزين العقيلي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رؤيا المؤمن جزء من اربعين
جزءا من النبوة وهي على رجل طائر ما لم يحدث بها فاذا تحدث بها سقطت قال واحسبه قال ولا تحدث بها الا لبيبا او حبيبا

انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بہت سچا خواب صبح کا ہو **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد
نے کہا حدیث کی ہم سے حرب بن شداد اور عمران قطان نے یحیی بن ابی کثیر سے انسے ابی سلمہ سے کہا انسے مجھے عبادہ بن صامت
سے خبر ملی ہو کہ کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت پوچھا لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا یعنی انکے لیے حیات
دنیا میں خوشخبری ہو فرمایا آپ نے مراد اس سے خواب صالح ہو کہ جسکو مومن دیکھتا ہو یا اسکے لیے دکھلائے جاتے ہیں. کہا حرب نے اپنی
حدیث میں حدیث کی ہم سے یحیی نے یعنی ثنا کہا نہ عن **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان میں کہ جسنے مجھے خواب میں
دیکھا تو بیشک اسنے مجھے دیکھا **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے
سفیان نے ابی اسحاق سے انہے ابی الاحوص سے انہے عبد اللہ سے انہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا
تو بیشک اسنے دیکھا اسواسطے کہ شیطان مجھسا نہیں بن سکتا اور اس باب میں روایت ہو ابی ہریرہ اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور
ابی سعید اور جابر اور انس اور ابی مالک اشجعی جو راوی ہیں اپنے باپ سے اور ابی بکرہ اور ابی جحیفہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہو
باب اس بیان میں کہ جب کوئی ایسا خواب دیکھے جو برا ہو تو کیا کرے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یحیی بن سعید
سے انہے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے انہے ابی قتادہ سے انہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ٹھیک اور اچھا خواب
اللہ کی طرف سے ہو اور پریشان خواب شیطان کی طرف سے سو جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے کہ اسکو برا جانتا ہو تو چاہیے
کہ اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور اسکی برائی سے اللہ تعالی سے پناہ مانگے پھر وہ اسکو ضرر نہیں دیتا اور اس باب میں روایت ہو عبد اللہ
ابن عمرو اور ابی سعید اور جابر اور انس سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن صحیح ہو **باب** خواب کی تعبیر کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود
ابن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا خبر دی مجھے یعلی بن عطاء نے کہا سنا میں نے وکیع بن عدس
سے روایت کی ابی رزین عقیلی سے کہا انہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کا خواب ایک حصہ ہو نبوت کے چالیس
حصوں میں سے اور یہ خواب پرندے کے پانوں پر ہوتی ہو جب تک کہ بیان نہ کرے اور جب بیان کی جائے تو گر پڑتی ہو کہا راوی نے
اور میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہو کہ وہ خواب سواے کسی دانا یا دوست کے بیان نہ کرے

[illegible] جب کسی نے اسکی تعبیر کر دی تو وہ اسی تعبیر کے موافق ہو [illegible]
[illegible] اسکی تعبیر [illegible]
[illegible]

حدثنا الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون نا شعبة عن يعلى بن عطاء عن وكيع بن عدس عن عمه أبي رزين عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال رؤيا المسلم جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة وهي على رجل طائر ما لم يحدث بها فإذا حدث بها
وقعت هذا حديث حسن صحيح وأبو رزين العقيلي اسمه لقيط بن عامر وروى حماد بن سلمة عن يعلى بن عطاء فقال عن وكيع
بن عدس وقال شعبة وأبو عوانة وهشيم عن يعلى بن عطاء عن وكيع بن عدس وهذا أصح **باب** حدثنا أحمد بن
أبي عبيد الله السليمي البصري نا يزيد بن زريع نا سعيد عن قتادة عن محمد بن سيرين عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الرؤيا ثلث فرؤيا حق ورؤيا يحدث بها الرجل نفسه ورؤيا تحزين من الشيطان فمن رأى ما يكره فليقم فليصل وكان
يقول يعجبني القيد وأكره الغل القيد ثبات في الدين وكان يقول من رآني فإني أنا هو فإنه ليس للشيطان أن يتمثل بي وكان يقول
لا تقص الرؤيا إلا على عالم أو ناصح وفي الباب عن أنس وأبي بكرة وأم العلاء وابن عمر وعائشة وأبي سعيد وجابر وأبي موسى وابن عباس
وعبد الله بن عمرو وحديث أبي هريرة حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الذي يكذب في حلمه حدثنا محمود بن غيلان نا
أبو أحمد الزبيري نا سفيان عن عبد الأعلى عن أبي عبد الرحمن عن علي قال أراه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كذب في
حلمه كلف يوم القيامة عقد شعيرة حدثنا قتيبة نا أبو عوانة عن عبد الأعلى عن أبي عبد الرحمن السلمي عن علي عن النبي
صلى الله عليه وسلم نحوه وفي الباب عن ابن عباس وأبي هريرة وأبي شريح وواثلة بن الأسقع وهذا أصح من الحديث الأول
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب نا أيوب عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یعلی بن عطاء سے اُنہوں نے وکیع
ابن عدس سے اُنہوں نے اپنے چچا ابی رزین سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مسلمان کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے
چھیالیس حصوں سے۔ اور یہ جانور کے پانوں پر ہے جب تک اُسکو بیان نہ کرے اور جب اُسکو بیان کرے تو واقع ہو جاتی ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ اور روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے سو کہا اُسنے یہ روایت
ہے وکیع بن حدس سے۔ اور کہا شعبہ اور ابو عوانہ اور ہشیم نے یہ روایت یعلی بن عطاء سے ہے اُسنے روایت کی وکیع بن عدس سے۔
اور یہ روایت بہت صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہم سے احمد بن ابی عبید اللہ سلیمی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے
کہا حدیث کی ہم سے سعید نے قتادہ سے اُنہوں نے محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب
کی تین قسم ہیں ایک خواب تو حق ہے اور ایک خواب یہ ہے کہ آدمی کو اپنے خیالات نظر پڑتے ہیں اور ایک خواب شیطان کی جانب سے ہے جس سے
وہم اور رنج ہو سو جو کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جسکو وہ برا جانتا ہو تو چاہیے کہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور آنحضرت فرماتے تھے کہ
مجھے بیڑیاں پسند ہیں اور طوق کو میں برا جانتا ہوں یعنی خواب میں بیڑیاں دیکھنی بری نہیں اور طوق دیکھنا برا ہے کیونکہ بیڑی دین میں
ثابت ہے اور یہ فرماتے تھے کہ جسنے مجھے دیکھا تو بیشک میں وہی ہوں کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔ اور یہ بھی فرماتے تھے
کہ خواب سوائے کسی عالم یا خیر خواہ کے بیان نہ کرنا چاہیے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی بکرہ اور ام العلاء اور ابن عمر اور
عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی موسی اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے
باب اُس شخص کے بیان میں کہ جو کوئی اپنے خواب میں جھوٹ بولتا ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عبد الاعلی سے اُنہوں نے ابی عبد الرحمن سے اُنہوں نے علی سے کہا اُنہوں نے میں گمان کرتا ہوں اُن
کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے خواب میں جھوٹ بولے تو اُسکو قیامت کے دن جو میں گرہ
دینے کی تکلیف دی جاویگی **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے عبد الاعلی سے اُنہوں نے ابی عبد الرحمن
سلمی سے اُنہوں نے علی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی شریح
اور واثلہ بن اسقع سے رضی اللہ عنہم اور یہ حدیث پہلی حدیث سے بہت صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث
کی ہم سے عبد الوہاب نے کہا حدیث کی ہم سے ایوب نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

قال من تحلم كاذبا كلف يوم القيامة ان يعقد بين شعيرتين ولن يعقد بينهما هذا حديث صحيح **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن
عقيل عن الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم اذ اتيت بقدح
لبن فشربت منه ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما اولته يا رسول الله قال العلم وفي الباب عن ابي هريرة وابي بكرة وابن عباس و
عبد الله بن سلام وخزيمة والطفيل بن سخبرة وسمرة وابي امامة وجابر حديث ابن عمر حديث صحيح **باب حدثنا**
الحسين بن محمد الجريري البلخي نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن ابي امامة بن سهل بن حنيف عن بعض اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا انا نائم رأيت الناس يعرضون علي وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ
اسفل من ذلك فعرض علي عمر وعليه قميص يجره قالوا فما اولته يا رسول الله قال الدين **حدثنا** عبد بن حميد نا يعقوب بن
ابراهيم بن سعد عن ابيه عن صالح بن كيسان عن الزهري عن ابي امامة بن سهل بن حنيف عن ابي سعيد الخدري عن النبي
صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه وهذا اصح **باب** ما جاء في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم في الميزان والدلو **حدثنا** محمد
بن بشار نا الانصاري نا الاشعث عن الحسن عن ابي بكرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم من رأى منكم رؤيا فقال رجل انا
رأيت كان ميزانا نزل من السماء فوزنت انت وابو بكر فرجحت انت بابي بكر ووزن ابو بكر وعمر فرجح ابو بكر ووزن عمر وعثمان فرجح
عمر ثم رفع الميزان فرأينا الكراهية في وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**

فرمایا آپ نے جو کوئی جھوٹا خواب بیان کرے تو وہ قیامت کے دن دو جَوؤں میں گرہ دینے کی تکلیف دیا جاویگا اور ان دونوں میں گرہ نہ دے سکیگا یہ حدیث صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جس حالت میں کہ میں سوتا تھا کہ میرے آگے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا سو میں نے اُس سے پیا پھر میں نے بچا ہوا پانی دودھ عمر بن خطاب کو دیا کہا لوگوں نے سو اس خواب کی یا رسول اللہ آپ نے کیا تعبیر کی تو فرمایا آپ نے علم۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سخبرہ اور سمرہ اور ابی امامہ اور جابر سے حدیث ابن عمر کی صحیح ہے **باب** **حدیث** کی ہم سے حسین بن محمد حریری بلخی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے اُنہوں نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حالت میں کہ میں سوتا تھا دیکھا میں نے لوگوں کو میرے سامنے پیش کیے گئے اور اُن پر کُرتے ہیں کہ ان میں سے کسی کا کُرتا تو چھاتی تک پہنچا ہوا اور کسی کا اُس سے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اور اُن پر کرتا تھا کہ وہ اُسکو زمین پر گھسیٹتا جاتا تھا یعنی بہت لمبا تھا۔ کہا لوگوں نے سو آپ نے یا رسول اللہ اسکی کیا تعبیر کی ہے فرمایا آپ نے کہ دین **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اپنے باپ سے اُنہوں نے صالح بن کیسان سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی اور یہ روایت صحیح ہے **باب** تعبیر کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میزان اور ڈول کا **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے اشعث نے حسن سے اُنہوں نے ابی بکرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا کسی نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہے سو کہا ایک مرد نے میں نے دیکھا ہے گویا ایک ترازو آسمان سے اُتری اور آپ اور حضرت ابو بکر وزن کیے گئے یعنی ایک پلے میں آپ رکھے گئے اور دوسرے میں حضرت ابو بکر پس آپ حضرت ابو بکر سے بھاری ہوئے اور حضرت ابو بکر اور عمر وزن کیے گئے تو حضرت ابو بکر بھاری ہوئے اور حضرت عمر اور عثمان وزن کیے گئے تو حضرت عمر بھاری ہوئے پھر وہ ترازو اُٹھا لیا گیا صحابی کہتے ہیں پھر ہم نے آپ کے چہرۂ مبارک میں کراہت دیکھی یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے

[illegible]

أبو موسى الأنصاري نا يونس بن بكير نا عثمان بن عبد الرحمن عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن ورقة فقالت له خديجة إنه كان صدقك وإنه مات قبل أن تظهر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريته في المنام وعليه ثياب
بياض ولو كان من أهل النار لكان عليه لباس غير ذلك هذا حديث غريب وعثمان بن عبد الرحمن ليس عند أهل الحديث بالقوي
حدثنا محمد بن بشار نا أبو عاصم نا ابن جريج أخبرني موسى بن عقبة أخبرني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن رؤيا النبي صلى الله عليه
وسلم وأبي بكر وعمر فقال رأيت الناس اجتمعوا فنزع أبو بكر ذنوبا أو ذنوبين فيه ضعف والله يغفر له ثم قام عمر فنزع فاستحالت غربا
فلم أر عبقريا يفري فريه حتى ضرب الناس بعطن وفي الباب عن أبي هريرة وهذا حديث صحيح غريب من حديث ابن عمر حدثنا
محمد بن بشار نا أبو عاصم نا ابن جريج أخبرني موسى بن عقبة قال أخبرني سالم بن عبد الله عن عبد الله بن عمر عن رؤيا النبي صلى الله عليه
وسلم قال رأيت امرأة سوداء ثائرة الرأس خرجت من المدينة حتى قامت بمهيعة وهي الجحفة فأولتها وباء المدينة ينقل إلى الجحفة هذا
حديث صحيح غريب أخبرنا الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن أيوب عن ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال في آخر الزمان لا تكاد رؤيا المؤمن تكذب وأصدقهم رؤيا أصدقهم حديثا والرؤيا ثلاث الحسنة بشرى من الله
والرؤيا يحدث الرجل بها نفسه والرؤيا تحزين من الشيطان فإذا رأى أحدكم رؤيا يكرهها فلا يحدث بها أحدا وليقم فليصل قال
أبو هريرة يعجبني القيد وأكره الغل القيد ثبات في الدين قال وقال النبي صلى الله عليه وسلم رؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من
النبوة وقد روى عبد الوهاب الثقفي هذا الحديث عن أيوب مرفوعا ورواه حماد بن زيد عن أيوب ووقفه حدثنا ابراهيم بن

ابو موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن عبدالرحمن نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے
عائشہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ورقہ بن نوفل کی بابت سوال کیا پس آپ سے خدیجہ نے کہا بیشک انہوں نے
آپ کی تصدیق کی تھی اور وہ آپ کے ظہور سے پہلے مر چکے ہیں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے انکو خواب میں دیکھا ہے ایسی حالت میں
کہ ان پر سپید کپڑے تھے اگر وہ اہل نار سے ہوتا تو اور لباس ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور عثمان بن عبدالرحمن محدثین کے نزدیک قوی نہیں
ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے ابن جریج نے کہا حدیث کی مجھ سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا
حدیث کی مجھ سے سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر کے خواب سے کہ فرمایا آپ نے
میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جمع ہوئے ہیں پس حضرت ابوبکر نے ایک یا دو ڈول ایسے طور سے نکالے ہیں کہ انہیں ضعف ہے اللہ تعالیٰ انکو
بخشے۔ پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے ہیں اور ڈول کو کھینچا تو وہ ڈول پھیل گیا یعنی وہ ڈول چھوٹی حالت سے بہت بڑا ہو گیا ہے سو میں نے کسی
جوان کو ایسا عمدہ عمل کرتے نہیں دیکھا یعنی اس زور سے انہوں نے وہ ڈول کھینچا ہے کہ میں نے کوئی جوان ایسا ڈول کھینچتے نہیں دیکھا حتی کہ
لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے اپنی جگہ بٹھلا دیا ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ یہ حدیث طریق ابن عمر
سے صحیح غریب ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے موسیٰ
بن عقبہ نے کہا خبر دی مجھ کو سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے
میں نے ایک عورت سیاہ رنگ پراگندہ بالوں والی دیکھی ہے کہ مدینے سے نکل کر مہیعہ یعنی جحفہ نام مقام میں جا کھڑی ہوئی سو میں نے اسکی
یہ تعبیر کی ہے کہ مدینہ کا وبا نکل کر جحفہ میں چلا جائیگا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے خبر دی ہم کو حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث
کی ہم سے معمر نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آخر زمانہ میں ایسا نہیں کہ مومن کا خواب
جھوٹا ہو جائے اور زیادہ سچا خواب میں وہ شخص ہوگا جو سچا ہے باتوں میں اور خواب تین قسم کا ہے ایک نیک ہے وہ اللہ تعالیٰ سے بشارت ہے اور دوسرا خواب
اپنے دل کا خیال ہے اور تیسرا خواب شیطانی وسوسے ہے سو جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے کہ جسکو وہ برا جانتا ہو تو چاہیے کہ کسی سے بیان نہ کرے
اور کھڑے ہو کر نماز پڑھے۔ ابوہریرہ نے کہا مجھے بیڑی پسند ہیں یعنی اگر میں خواب میں دیکھوں کہ میرے پاؤں میں بیڑی پڑی ہے تو بھلی ہے اور طوق کو
مکروہ جانتا ہوں بیڑی دین میں ثابت رہنا ہے کہا انہوں نے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے اور روایت
کیا ہے عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو ایوب سے مرفوعاً اور روایت کیا ہے اسکو حماد بن زید نے ایوب سے اور اسکو موقوف بیان کیا حدیث کی ہم سے ابراہیم

ولا ذي غمر لأخيه ولا مجرب شهادة ولا القانع أهل البيت لهم ولا ظنين في ولاء ولا قرابة قال الفزاري القانع التابع هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث يزيد بن زياد الدمشقي ويزيد يضعف في الحديث ولا يعرف هذا الحديث من حديث الزهري إلا من حديثه وفي الباب عن عبد الله بن عمرو ولا نعرف معنى هذا الحديث ولا يصح عندي من قبل إسناده والعمل عند أهل العلم في هذا أن شهادة القريب جائزة لقرابته واختلف أهل العلم في شهادة الوالد للولد والولد للوالد ولم يجز أكثر أهل العلم شهادة الولد للوالد ولا الوالد للولد وقال بعض أهل العلم إذا كان عدلا فشهادة الوالد للولد جائزة وكذلك شهادة الولد للوالد ولم يختلفوا في شهادة الأخ لأخيه أنها جائزة وكذلك شهادة كل قريب لقرابته وقال الشافعي لا تجوز شهادة لرجل على الآخر وإن كان عدلا إذا كانت بينهما عداوة وذهب إلى حديث عبد الرحمن الأعرج عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا لا تجوز شهادة صاحب إحنة يعني صاحب عداوة وكذلك معنى هذا الحديث حيث قال لا تجوز شهادة صاحب غمر لأخيه يعني صاحب عداوة حدثنا حميد بن مسعدة حدثنا بشر بن المفضل عن الجريري عن عبد الرحمن بن أبي بكرة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا أخبركم بأكبر الكبائر قالوا بلى يا رسول الله قال الإشراك بالله وعقوق الوالدين وشهادة الزور أو قول الزور قال فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها حتى قلنا ليته سكت هذا حديث صحيح حدثنا أحمد بن منيع حدثنا مروان بن معاوية عن سفيان بن زياد الأسدي عن فاتك بن فضالة عن أيمن بن خريم أن النبي صلى الله عليه وسلم قام خطيبا

اور صاحب کینہ کی بسبب اسکے کینہ کے۔ اور نہ اسکی کہ جسکو شہادت دینے میں تجربہ ہو۔ اور نہ اس شخص کی جو اسکے اہل بیت کے حق میں کہ انکے ساتھ وہ رہا کرتا ہو اور نہ مظنون کی بیچ ولا کے اور نہ قرابت کے۔ کہا فزاری نے قانع کے معنے تابع کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یزید بن زیاد دمشقی سے اور یزید حدیث میں ضعیف ہے۔ اور یہ حدیث طریق زہری سے معروف نہیں مگر اسی کے طریق سے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اور ہم اس حدیث کے معنے نہیں پہچانتے اور اس اسناد کی وجہ سے یہ حدیث ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہے اور عمل اہل علم کے نزدیک اسپر ہے کہ شہادت قریب کی بسبب اسکی قرابت کے جائز ہے اور اہل علم نے اختلاف والد کی شہادت میں جو بیٹے کے حق میں ہو اور بیٹے کی شہادت میں جو والد کے حق میں ہو کیا ہے سو اکثر اہل علم نے بیٹے کی شہادت کو جو باپ کے حق میں ہو اور باپ کی شہادت کو جو بیٹے کے حق میں ہو جائز نہیں رکھا۔ اور بعض اہل علم نے کہا ہے جب آدمی عادل ہو تو شہادت کو باپ کی بیٹے کے حق میں جائز ہے اور اسیطرح سے شہادت بیٹے کی باپ کے حق میں جائز ہے۔ اور بھائی کی شہادت جو بھائی کے حق میں ہو اسکے جواز میں کسی عالم نے اختلاف نہیں کیا اور اسیطرح سے قریب کی شہادت میں بسبب اسکی قرابت کے اختلاف نہیں اور کہا امام شافعی نے شہادت ایک مرد کی دوسرے پر جائز نہیں اگرچہ وہ عادل ہو جبکہ ان دونوں میں عداوت ہو۔ اور امام شافعی کی دلیل حدیث عبد الرحمن اعرج کی ہے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہے کہ شہادت صاحب کینہ یعنے صاحب عداوت کی جائز نہیں اور ایسے ہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ جسمیں آپ نے فرمایا ہے کہ شہادت صاحب غمر کی جائز نہیں یعنے صاحب عداوت کی۔ حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن مفضل نے جریری سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمکو سب سے بڑے کبیرے گناہوں کی خبر نہ دوں کہا انہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنی۔ اور گواہی جھوٹی دینی۔ یا فرمایا آپ نے بات جھوٹی کرنی کہا راوی نے پھر ہمیشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہتے رہے حتی کہ ہمنے کہا کاش کہ چپ کرتے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے سفیان بن زیاد اسدی سے انہوں نے فاتک بن فضالہ سے انہوں نے ایمن بن خریم سے کہ نبی صلعم خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے

[illegible] صاحب کینہ [illegible] اپنے بھائی کے حق میں [illegible] شہادت [illegible] ۱۲

فقال یا ایہا الناس عدلت شہادۃ الزور بالشرک باللہ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور وھذا حدیث غریب انما نعرفہ من حدیث سفیان بن زیاد وقد اختلفوا فی روایۃ ھذا الحدیث عن سفیان بن زیاد ولا نعرف لایمن بن خریم سماعا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** واصل بن عبد الاعلی نا محمد بن فضیل عن الاعمش عن علی بن مدرک عن ھلال بن یساف عن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثلاثا ثم یجیء قوم من بعدھم یتسمنون ویحبون السمن یعطون الشہادۃ قبل ان یسألوھا ھذا حدیث غریب من حدیث الاعمش عن علی بن مدرک واصحاب الاعمش انما رووا عن الاعمش عن ھلال بن یساف عن عمران بن حصین **حدثنا** ابو عمار الحسین بن حریث نا وکیع عن الاعمش عن ھلال بن یساف عن عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وھذا اصح من حدیث محمد بن فضیل ومعنی ھذا الحدیث عند بعض اھل العلم یعطون الشہادۃ قبل ان یسألوھا انما یعنی شہادۃ الزور یقول یشہد احدھم من غیر ان یستشہد وبیان ھذا فی حدیث عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشو الکذب حتی یشہد الرجل ولا یستشہد ویحلف الرجل ولا یستحلف ومعنی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الشہداء الذی یأتی بشہادتہ قبل ان یسألھا ھو عندنا اذا اشہد الرجل علی الشیء ان یؤدی شہادتہ ولا یمتنع من الشہادۃ ھکذا وجہ الحدیث عند بعض اھل العلم بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب الزھد** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** صالح بن عبد اللہ وسوید بن نصر

سو فرمایا اے لوگو میں جھوٹی گواہی کو اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر کہتا ہوں پھر آنحضرت صلعم نے پڑھا چھوڑو پلیدی کو بتوں سے اجتناب کرو اور جھوٹی بات سے کنارہ کرو۔ اس حدیث کو ہم تو فقط طریق سفیان بن زیاد سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور لوگوں نے اس حدیث کی روایت میں جو سفیان بن زیاد سے ہے اختلاف کیا ہے۔ اور ہم ایمن بن خریم کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتے حدیث کی ہمسے واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے اعمش سے، اُنہوں نے علی بن مدرک سے اُنہوں نے ہلال بن یساف سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے سب لوگوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو اُنکے پیچھے صحابہ کے بعد ہیں پھر وہ لوگ جو اُنکے پیچھے تابعین کے بعد ہیں پھر وہ لوگ جو اُنکے پیچھے تبع تابعین کے بعد ہیں تین بار آپ نے یہ فرمایا پھر بعد اُنکے ایسی قوم آئیگی جو اپنے آپ کو ایسے پیرایہ میں ظاہر کرینگی جو اُنمیں موجود نہ ہوگا اور موٹے ہونے کو دوست رکھینگے سوال کرنے سے پہلے ہی شہادت کو تیار ہونگے۔ یہ حدیث غریب ہے طریق اعمش سے جو راوی ہے علی بن مدرک سے۔ اور اعمش کے شاگردوں نے تو اسکو اعمش سے ہی روایت کیا ہے اُنہوں نے ہلال بن یساف سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے حدیث کی ہمسے ابو عمار یعنے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُنہوں نے ہلال بن یساف سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث محمد بن فضیل سے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک معنے اس حدیث کے کہ سوال کرنے سے پہلے شہادت کو تیار رہینگے یہ ہیں کہ جھوٹی گواہی کو تیار رہینگے۔ مراد اس کی یہ ہے کہ بعض لوگ گواہی کو تیار ہو جاوینگے بغیر گواہی طلب کرنیکے۔ اور بیان اسکا حدیث عمر بن خطاب میں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے بہتر لوگوں میں میرا زمانہ ہے پھر وہ لوگ جو اُنکے بعد ہونگے یعنے تابعین پھر وہ لوگ جو اُنکے بعد ہونگے یعنے تبع تابعین۔ پھر کذب پھیل جائیگا یہاں تک کہ آدمی گواہی دیگا اور گواہی طلب نہ کیجائیگی۔ اور آدمی قسم کھا ئیگا اور قسم طلب نہ کیجائیگی۔ اور معنے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا آپ نے بہتر گواہوں کا وہ شخص ہے جو سوال کرنے سے پہلے گواہی ادا کرے یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کسی کو کسی چیز پر شہادت دینے کے واسطے شاہد مقرر کرے تو وہ اس شہادت سے باز نہ رہے۔ اسیطرح سے بعض اہل علم کے نزدیک یہ حدیث توجیہ کی گئی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب زہد کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں** حدیث کی ہم سے صالح بن عبد اللہ اور سوید بن نصر نے

اور دوسری توجیہ اس حدیث کی یہ ہے [illegible]

اور [illegible]

قال صالح ثنا وقال سويد انا عبد الله بن المبارك عن عبد الله بن سعيد بن ابی ہند عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس الصحة والفراغ **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا عبد الله بن سعيد بن ابی ہند عن ابيه عن ابن عباس عن النبی صلى الله عليه وسلم نحوه وفی الباب عن انس بن مالك هذا حديث حسن صحيح ورواه غير واحد عن عبد الله بن سعيد بن ابی ہند ورفعوه ووقفه بعضهم عن عبد الله بن سعيد بن ابی ہند **حدثنا** بشر بن هلال الصواف نا جعفر بن سليمان عن ابی طارق عن الحسن عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يأخذ عنی هؤلاء الكلمات فيعمل بهن او يعلم من يعمل بهن فقال ابو هريرة قلت انا يا رسول الله فاخذ بيدی فعد خمسا وقال اتق المحارم تكن اعبد الناس وارض بما قسم الله لك تكن اغنى الناس واحسن الى جارك تكن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلما ولا تكثر الضحك فان كثرة الضحك تميت القلب هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث جعفر بن سليمان والحسن لم يسمع من ابی هريرة شيئا هكذا روی عن ايوب ويونس بن عبيد وعلی بن زيد قالوا لم يسمع الحسن من ابی هريرة وروى ابو عبيدة الناجی عن الحسن هذا الحديث قوله ولم يذكر فيه عن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء فی المبادرة بالعمل **حدثنا** ابو مصعب عن محرز بن هارون عن عبد الرحمن الاعرج عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال سبعا هل تنتظرون الا الى فقر منسی او غنى مطغی او مرض مفسد او هرم مفند او موت مجهز او الدجال فشر غائب ينتظر او الساعة فالساعة ادهى وامر

کہا صالح نے حدیث کی ہمسے اور کہا سوید نے خبر دی ہمکو عبداللہ بن مبارک نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابن عباس سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اُنمیں بہت لوگ نقصان میں ہیں[1] ایک صحت دوسری فراغت **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابن عباس سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی ایک نے اسکو عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے روایت کیا ہے اور مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو عبداللہ بن سعید بن ابی ہند پر موقوف کیا ہے **حدیث** کی ہمسے بشر بن ہلال الصواف نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ابی طارق سے اُنھوں نے حسن سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون شخص ہے جو مجھسے یہ چند کلمے سیکھے اور اُنکے ساتھ عمل کرے یا سکھلائے اُسکو جو اُنکے ساتھ عمل کرے پس کہا ابو ہریرہ نے میں نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ کلمے شمار کیے اور فرمایا آپ نے حرام سے بچ تو سب لوگوں سے زیادہ عابد ہو جائیگا۔ اور راضی ہو ساتھ اُسکے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے تقسیم کیا ہے سب لوگوں سے غنی ہو جائیگا۔ اور اپنے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کر تو پورا مومن ہوگا۔ اور پسند کر لوگوں کے واسطے جو چیز کہ تو پسند کرتا اپنی جان کے واسطے تو پورا مسلمان ہوگا۔ اور بہت ہنسی نہ کر کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مار دیتا ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق جعفر بن سلیمان سے۔ اور حسن نے ابو ہریرہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ ایسا ہی ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سے مروی ہے کہ کہا اُنھوں نے حسن نے ابو ہریرہ سے سُنا نہیں ہے۔ اور ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث اُنکا قول ہی روایت کی ہے اور اُسمیں یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ حدیث مروی ہے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اس بیان میں کہ عمل کرنے میں جلدی کرو **حدیث** کی ہمسے ابو مصعب نے محرز بن ہارون سے اُنھوں نے عبدالرحمن اعرج سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو نیک اعمال کی سات چیزوں سے پہلے نہیں انتظار کرتے ہو تم مگر ایسے فقر کا جو یاد الٰہی سے غافل کرنیوالا ہے یا ایسے غنا کی جو سرکش کرنیوالی ہے یا ایسے مرض کی جو بسبب شدت کے بدن کو خراب کرنیوالا ہے یا ایسے بڑھاپے کی جو عقل کو خراب کرنیوالا ہے یا ایسی موت کی جو جلدی آنیوالی ہے یا دجال کی سو وہ بری چیز غائب ہے کہ جسکی انتظار کیجاتی ہے یا قیامت کی ۔ سو قیامت بہت سخت

[1] [illegible]

وابو هريرة هذا حديث غريب حسن لا نعرفه من حديث الاعرج عن ابي هريرة الا من حديث محرز بن هارون وروى معمر هذا الحديث عمن سمع سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ما جاء في ذكر الموت **حدثنا** محمود بن غيلان نا الفضل بن موسى عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكثروا ذكر هاذم اللذات يعني الموت هذا حديث غريب حسن وفي الباب عن ابي سعيد **باب حدثنا** هناد نا يحيى بن معين نا هشام بن يوسف نا عبد الله بن بحير انه سمع هانئا مولى عثمان قال كان عثمان اذا وقف على قبر بكى حتى يبل لحيته فقيل له تذكر الجنة والنار فلا تبكي وتبكي من هذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل الآخرة فان نجا منه فما بعده ايسر منه وان لم ينج منه فما بعده اشد منه قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت منظرا قط الا القبر افظع منه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث هشام بن يوسف **باب** من احب لقاء الله احب الله لقاءه **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن قتادة قال سمعت انسا يحدث عن عبادة بن الصامت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه وفي الباب عن ابي هريرة وعائشة وابي موسى وانس حديث عبادة حديث صحيح **باب** ما جاء في انذار النبي صلى الله عليه وسلم قومه **حدثنا**

اور بہت گروہ کی ہے۔ یہ حدیث غریب حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر بواسطہ اعرج کے ابی ہریرہ سے مگر طریق محرز بن ہارون سے اور روایت کیا ہے معمر نے اس حدیث کو اس شخص سے کہ سنا اُس نے سعید مقبری سے اُنہوں نے روایت کی ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** موت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے سنا محمد بن عمرو سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لذتوں کی توڑنیوالی کو بہت یاد کیا کرو یعنی موت کو۔ یہ حدیث غریب حسن ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے **باب حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن معین نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن یوسف نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن بحیر نے یہ کہ سنا اُسنے ہانی سے جو مولیٰ ہے عثمان کا کہا اُسنے حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو بہت روتے یہانتک کہ بھیگ داڑھی مبارک تر ہو جاتی پس آپ سے کسی نے کہا آپ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے اور اس سے یعنی قبر دیکھکر روتے ہیں پس کہا حضرت عثمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منزلوں سے پہلی منزل ہے سو اگر اس سے نجات ہوئی تو جو کچھ بعد اسکے ہے وہ اس سے بہت آسان ہے اور اگر اس سے نجات نہ ہوئی تو پھر جو کچھ بعد اسکے ہے وہ اس سے بہت سخت ہے کہا حضرت عثمان نے اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کوئی جگہ نہیں دیکھی مگر کہ قبر اس سے بہت سخت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ہشام بن یوسف سے **باب** اس بیان میں کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس سے کہ حدیث کرتا تھا عبادہ بن صامت سے اُسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ملنے کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے ملنے کو دوست رکھتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ملنے کو برا جانتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے ملنے کو برا جانتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔ **باب** بیان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈرانے اپنی قوم کو عذاب الٰہی سے حدیث کی ہمسے

ف یعنی جو کوئی موت کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کو چاہتا ہے حضرت عائشہ [illegible] فرمایا اسکا یہ مطلب نہیں بلکہ جب بندہ مرتا ہے تو اسوقت فرشتے اسکو خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سناتے ہیں [illegible]

ابو الاشعث احمد بن المقدام نا محمد بن عبد الرحمن الطفاوي نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت لما نزلت هذه الآية وانذر
عشيرتك الاقربين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا صفية بنت عبد المطلب يا فاطمة بنت محمد يا بني عبد المطلب
اني لا املك لكم من الله شيئا سلوني من مالي ما شئتم وفي الباب عن ابي هريرة وابن عباس وابي موسى حديث عائشة حديث
حسن وقد روى بعضهم عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **باب** ما جاء في فضل البكاء
من خشية الله حدثنا هناد نا عبد الله بن المبارك عن عبد الرحمن بن عبد الله المسعودي عن محمد بن عبد الرحمن
عن عيسى بن طلحة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج النار رجل بكى من خشية الله حتى يعود
اللبن في الضرع ولا يجتمع غبار في سبيل الله ودخان جهنم وفي الباب عن ابي ريحانة وابن عباس هذا حديث حسن صحيح ومحمد
بن عبد الرحمن هو مولى آل طلحة مدني ثقة روى عنه شعبة وسفيان الثوري **باب** ما جاء في قول النبي صلى الله عليه
وسلم لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا حدثنا احمد بن منيع اخبرنا ابو احمد الزبيري نا اسرائيل عن ابراهيم بن مهاجر عن
مجاهد عن مورق عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني ارى ما لا ترون واسمع ما لا تسمعون اطت السماء
وحق لها ان تئط ما فيها موضع اربع اصابع الا وملك واضع جبهته لله ساجدا والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا و
لبكيتم كثيرا وما تلذذتم بالنساء على الفرش ولخرجتم الى الصعدات تجأرون الى الله لوددت اني كنت شجرة تعضد

ابو الاشعث بیٹے احمد بن مقدام کے نے کہ حدیث کی ہم سے محمد بن عبد الرحمن طفاوی نے کہ حدیث کی ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ
سے اُنھوں نے عائشہ سے کہا اُنھوں نے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنے اے محمد عذاب الٰہی سے اپنے قریب برادری
والوں کو ڈراؤ تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اے فاطمہ محمد کی بیٹی اے مطلب کی اولاد میں
بیشک مالک نہیں تمہارے بچانے کا اللہ کے عذاب سے کچھ بھی (مگر برادری کا حق ہے) سو تم میرے مال سے جو کچھ چاہو مانگو اور اس باب
میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسیٰ سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث عائشہ کی حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے ہشام
بن عروہ سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کے بیان میں
حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی سے اُنھوں نے محمد بن عبد الرحمن
سے اُنھوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہ اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مرد کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا ہے
وہ آگ میں داخل نہیں ہوگا یہاں تک کہ دودھ پستانوں میں عود کرے یعنے جیسا کہ دودھ پستانوں میں نہیں جاتا محال ہے ایسا ہی ایسے شخص کا آگ
میں جانا ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہونگے یعنے جسنے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کیا ہے وہ دوزخ
میں نہیں جائیگا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ریحانہ اور ابن عباس سے یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن وہ آل طلحہ کا مولیٰ ہے مدینے
کا رہنے والا ہے ثقہ ہے اس سے شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی ہے **باب** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بیان میں کہ اگر جانتے
جو کچھ میں جانتا ہوں تو تم بہت تھوڑا ہنستے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہ خبر دی ہم کو ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل
نے ابراہیم بن مہاجر سے اُنھوں نے مجاہد سے اُنھوں نے مورق سے اُنھوں نے ابی ذر سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ایسی چیزیں
دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور ایسی باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے چرچراہٹ کیا ہے آسمان نے اور چرچراہٹ کرنا اسکے لائق ہے کیونکہ
نہیں چار انگلیوں کی جگہ نہیں مگر کہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے سجدہ کی حالت میں وہاں پیشانی رکھنے والا ہے قسم ہے اللہ کی اگر تم جانتے
جو کچھ کہ میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔ عورتوں کے ساتھ فرشوں پر مزے نہ اٹھاتے اور جنگلوں کی طرف نکل کر
اللہ تعالیٰ کو بلند آوازوں سے پکارتے رہتے۔ ابو ذر کہتا ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میں ایسا درخت ہوتا کہ اسکو لوگ کاٹ ڈالتے

---

* جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت نے ... سب قریش کو ... جمع کیا اور یہ حدیث فرمائی اس کتاب میں یہ حدیث مختصر ہے اور کتابوں میں اس سے
زیادہ [illegible] ... عمل کے تیری برادری [illegible]
[illegible] گنہگار مسلمانوں کی شفاعت سو خدا کی اجازت کے بعد البتہ ہوگی اور برادری کا حق سو وہ بھی ادا ہوگا ۱۲

وفي الباب عن عائشة وأبي هريرة وابن عباس وأنس هذا حديث حسن غريب ويروى من غير هذا الوجه أن أبا ذر قال لوددت أني كنت شجرة تعضد ويروى عن أبي ذر موقوفاً **حدثنا** أبو حفص عمرو بن علي نا عبد الوهاب الثقفي عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلاً ولبكيتم كثيراً هذا حديث صحيح **باب** ما جاء من تكلم بالكلمة ليضحك الناس **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن أبي عدي عن محمد بن إسحق حدثني محمد بن إبراهيم عن عيسى بن طلحة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الرجل ليتكلم بالكلمة لا يرى بها بأساً يهوي بها سبعين خريفاً في النار هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** بندار نا يحيى بن سعيد نا بهز بن حكيم حدثني أبي عن جدي قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ويل للذي يحدث بالحديث ليضحك به القوم فيكذب ويل له ويل له وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث حسن **باب حدثنا** سليمان بن عبد الجبار البغدادي نا عمر بن حفص بن غياث حدثني أبي عن الأعمش عن أنس بن مالك قال توفي رجل من أصحابه فقال يعني رجلاً أبشر بالجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أو لا تدري فلعله تكلم فيما لا يعنيه أو بخل بما لا ينقصه هذا حديث غريب **حدثنا** أحمد بن نصر النيسابوري وغير واحد قالوا نا أبو مسهر عن إسمعيل بن عبد الله بن سماعة عن الأوزاعي عن قرة عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث أبي سلمة عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إلا من هذا الوجه **حدثنا** قتيبة نا مالك بن أنس عن الزهري عن علي بن الحسين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه وهكذا روى غير واحد من أصحاب الزهري عن الزهري عن علي بن الحسين عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث مالك

اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور غیر اس طریق سے مروی ہے کہ کہا ابو ذر نے میں دوست رکھتا ہوں کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اسکو کاٹتے۔ اور ابو ذر سے موقوفاً بھی مروی ہے **حدیث** کی ہم سے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے محمد بن عمرو سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم جانتے جو کچھ کہ میں جانتا ہوں تو البتہ تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے یہ حدیث صحیح ہے **باب** اُس شخص کے بیان میں جو لوگوں کو باتیں کرکے ہنسائے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھے محمد بن ابراہیم نے عیسیٰ بن طلحہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بعض وقت ایسی بات کرتا ہے کہ اس میں کچھ خوف نہیں دیکھتا حالانکہ بسبب اُسکے ستر خریف آگ کے نیچے چلا جاتا ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے بہز بن حکیم نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے کہ اُنہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہلاکت ہے اُس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے واسطے باتیں کرتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے ہلاکت ہے اُسکے لیے ہلاکت ہے اُسکے لیے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے **باب حدیث** کی ہم سے سلیمان بن عبد الجبار بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے اعمش سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے ایک مرد اُنکے اصحاب سے مر گیا تو ایک مرد نے کہا تجھے جنت کی بشارت ہو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بات کرتا ہے اور تو جانتا نہیں کہ شاید اُسنے ایسی بات کی ہو جو بے فائدہ ہو یا اُسنے ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو ناقص نہیں ہوتی (یعنی علم ہو یا مسائل کی) یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن نصر نیشاپوری اور کئی ایک نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے ابو مسہر نے اسمعیل بن عبد اللہ بن سماعہ سے اُنہوں نے اوزاعی سے اُنہوں نے قرہ سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے فائدہ باتوں کا ترک کرنا آدمی کے نیک اسلام سے ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابی سلمہ سے جو روایت کرتا ہو ابو ہریرہ سے وہ روایت کرتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے زہری سے اُنہوں نے علی بن حسین سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے فائدہ باتوں کا ترک کرنا آدمی کے نیک اسلام سے ہے۔ ایسا ہی زہری کے کئی شاگردوں نے زہری سے روایت کی ہے اُنہوں نے علی بن حسین سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مالک کے

باب ما جاء في قلة الكلام **حدثنا** هناد نا عبدة عن محمد بن عمرو ثنى أبي عن جدي قال سمعت بلال بن الحارث المزني صاحب
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أحدكم ليتكلم بالكلمة من رضوان الله
ما يظن أن تبلغ ما بلغت فيكتب الله له بها رضوانه إلى يوم يلقاه وإن أحدكم ليتكلم بالكلمة من سخط الله ما يظن أن تبلغ ما
بلغت فيكتب الله عليه بها سخطه إلى يوم يلقاه وفي الباب عن أم حبيبة هذا حديث حسن صحيح هكذا روى غير واحد عن محمد
بن عمرو نحو هذا وقالوا عن محمد بن عمرو عن أبيه عن جده عن بلال بن الحارث وروى مالك بن أنس هذا الحديث عن محمد
بن عمرو عن أبيه عن بلال بن الحارث ولم يذكر فيه عن جده **باب** ما جاء في هوان الدنيا على الله **حدثنا** قتيبة نا عبد
الحميد بن سليمان عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كانت الدنيا تعدل عند
الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ماء وفي الباب عن أبي هريرة هذا حديث صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا**
سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن مجالد عن قيس بن أبي حازم عن المستورد بن شداد قال كنت مع الركب الذين وقفوا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على السخلة الميتة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أترون هذه هانت على أهلها
حين ألقوها قالوا من هوانها ألقوها يا رسول الله قال فالدنيا أهون على الله من هذه على أهلها وفي الباب عن جابر و
ابن عمر حديث المستورد حديث حسن

باب کم کلام کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی مجھے میرے
باپ نے میرے دادا سے کہا اُنھوں نے سنا میں نے بلال بن حارث مزنی سے جو صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو کہتے سنا
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے البتہ کوئی تم میں سے بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی ایسی بات کرتا
ہو گمان نہیں کرتا کہ جس مرتبے تک اُسنے اسکو پہونچایا اور پہونچ جائیگی سو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے بباعث اس کلام کے اپنی رضامندی
اس روز تک لکھ دیتا ہو کہ جس میں اس سے ملاقات کریگا یعنی قیامت تک۔ اور کوئی تم میں سے بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے غصے
کی ایسی بات کرتا ہو گمان نہیں کرتا کہ جس ذلت تک اسنے اسکو پہونچایا یا پہونچائیگی سو اللہ تعالیٰ اسپر بباعث اس کلام کے اپنا
غصہ لکھ دیتا ہو اس دن تک کہ جس میں اُس سے ملاقات کریگا۔ اور اس باب میں روایت ہو ام حبیبہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو اسی طرح
کئی ایک نے محمد بن عمرو سے مثل اسکے روایت کی ہو اور کہا انھوں نے یہ روایت ہو محمد بن عمرو سے اُسنے روایت کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے
دادا سے اُسنے بلال بن حارث سے۔ اور روایت کیا ہو مالک بن انس نے اس حدیث کو محمد بن عمرو سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے بلال بن
حارث سے اور اُسنے اس روایت میں اسکے دادا کا ذکر نہیں کیا **باب** اس بیان میں کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ذلیل ہو **حدیث**
کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الحمید بن سلیمان نے ابی حازم سے اُسنے سہل بن سعد سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک پر مچھر کے برابر ہوتی تو کافر کو ایک گھونٹ پانی کا بھی اس سے نصیب نہ ہوتا۔ اور اس باب میں روایت
ہو ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث اس طریق سے صحیح غریب ہو **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے مجالد سے اُسنے
قیس بن ابی حازم سے اُسنے مستورد بن شداد سے کہا اُسنے میں اُن سواروں کے ساتھ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بکری
کے بچے مردہ پر کھڑے ہوئے تھے پس فرمایا آنحضرت نے کیا تم اسکو دیکھتے ہو کہ یہ اپنے مالکوں پر ذلیل ہو گئی ہو جبکہ انھوں نے
اسکو پھینکدیا۔ تو کہا لوگوں نے بباعث ذلت کے انھوں نے اسکو پھینکدیا ہو یا رسول اللہ فرمایا آپ نے دنیا اللہ تعالیٰ پر
بہت ذلیل ہو بہ نسبت اسکے جو اپنے مالکوں پر ہو۔ اور اس باب میں روایت ہو جابر اور ابن عمر سے۔ حدیث مستورد کی حسن ہو۔

ف یعنی ممکن ہو کہ بعض وقت آدمی ایسی بات کرتا ہو کہ اسکو خبر نہیں ہوتی کہ یہ بات اس مرتبہ کی ہو یعنی بے سمجھے یا ادنی بات خیال کرکے اپنی زبان سے نکال دیتا ہو مگر چونکہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا علي بن ثابت نا عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان قال سمعت عطاء بن قرة قال سمعت عبد الله بن ضمرة قال سمعت ابا هريرة يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الدنيا ملعونة ملعون ما فيها الا ذكر الله وما والاه وعالم او متعلم هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا اسمعيل بن ابي خالد حدثني قيس بن ابي حازم قال سمعت مستوردا اخا بني فهر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الدنيا في الآخرة الا مثل ما يجعل احدكم اصبعه في اليم فلينظر بماذا ترجع هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ان الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الله بن عمرو **باب** ما جاء مثل الدنيا مثل اربعة نفر **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا ابو نعيم نا عبادة بن مسلم نا يونس بن خباب عن سعيد الطائي ابي البختري انه قال حدثني ابو كبشة الانماري انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلاث اقسم عليهن واحدثكم حديثا فاحفظوه قال ما نقص مال عبد من صدقة ولا ظلم عبد مظلمة صبر عليها الا زاده الله عزا ولا فتح عبد باب مسئلة الا فتح الله عليه باب فقر او كلمة نحوها واحدثكم حديثا فاحفظوه فقال انما الدنيا لاربعة نفر عبد رزقه الله مالا وعلما فهو يتقي ربه فيه ويصل به رحمه ويعلم لله فيه حقا فهذا بافضل المنازل وعبد رزقه الله علما ولم يرزقه مالا فهو صادق النية يقول لو ان لي مالا لعملت بعمل فلان فهو بنيته فاجرهما سواء وعبد رزقه الله مالا

حدیث کی ہم سے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن ثابت نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان نے کہا سنا میں نے عطاء بن قرہ سے کہا سنا میں نے عبداللہ بن ضمرہ سے کہا سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہتے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیشک دنیا ملعون ہے اور جو اسمیں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور جسکو وہ دوست رکھے اور عالم یا متعلم یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا خبر دی مجھے قیس بن ابی حازم نے کہا سنا میں نے مستورد سے جو بھائی ہیں بنی فہر کا کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے دنیا مقابلہ آخرت کے مگر مثل اسکے کہ کوئی تم میں سے اپنی انگلی دریا میں ڈالدے پھر دیکھے کہ وہ کس چیز کے ساتھ نکلتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ دنیا مومن کے لیے قید ہے اور کافر کے لیے جنت **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمن سے اسنے اپنے باپ سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے **باب** اس بیان میں کہ مثال دنیا کی مثال چار آدمیوں کی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہم سے عبادہ بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن خباب نے سعید طائی ابی البختری سے کہ کہا انہوں نے حدیث کی مجھے ابو کبشہ انماری نے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تین چیزوں کی میں تمکو قسم دیتا ہوں اور ایک حدیث تم سے بیان کرتا ہوں سو تم اسکو یاد رکھو فرمایا آپ نے آدمی کا مال بباعث صدقہ کے کم نہیں ہوتا اور نہ کسی آدمی پر ظلم ہوا کہ جس پر اسنے صبر کیا مگر اللہ تعالیٰ اسکی عزت زیادہ کرتا ہے اور کسی آدمی نے دروازہ سوال کا نہیں کھولا مگر اللہ تعالیٰ اسپر دروازہ فقر کا کھول دیتا ہے یا کوئی اور کلمہ مثل اسکے آپنے فرمایا اور میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں سو تم اسکو یاد رکھو پس فرمایا آپ نے دنیا تو چار آدمیوں کے واسطے ہے ایک وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور علم دیا سو وہ اسکے حق میں اپنے رب سے ڈرتا ہے اور ساتھ اسکے قرابت سے سلوک کرتا ہے اور جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اس میں حق ہے پس یہ شخص سب سے افضل درجہ پر ہے۔ اور دوسرے وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے علم دیا اور مال نہیں دیا اور نیت اسکی صادق ہے کہتا ہے کہ اگر میرے لیے مال ہو تو میں بھی فلانے کی طرح عمل کروں (یعنی اس مال کو ویسا ہی صرف کروں جیسے کہ وہ صرف کرتا ہے) سو یہ شخص اپنی نیت پر ہے اور اجر ان دونوں کا برابر ہے۔ اور تیسرے وہ آدمی کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور

[illegible]

ولم يرزقه علماً فهو يخبط في ماله بغير علم لا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله فيه حقاً فهذا بأخبث المنازل وعبد
لم يرزقه الله مالاً ولا علماً فهو يقول لو أن لي مالاً لعملت فيه بعمل فلان فهو بنيته فوزرهما سواء هذا حديث حسن صحيح
باب ما جاء في هم الدنيا وحبها **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن بشير أبي اسمعيل
عن سيار عن طارق بن شهاب عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نزلت به فاقة فأنزلها
بالناس لم تسد فاقته ومن نزلت به فاقة فأنزلها بالله فيوشك الله له برزق عاجل أو آجل هذا حديث حسن صحيح
غريب **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن منصور والأعمش عن أبي وائل قال جاء معوية إلى أبي هاشم
بن عتبة وهو مريض يعوده فقال يا خال ما يبكيك أوجع يشئزك أم حرص على الدنيا قال كلا ولكن رسول الله صلى الله
عليه وسلم عهد إلي عهداً لم آخذ به قال إنما يكفيك من جمع المال خادم ومركب في سبيل الله وأجدني اليوم قد جمعت
وروى زائدة وعبيدة بن حميد عن منصور عن أبي وائل عن سمرة بن سهم قال دخل معوية على أبي هاشم بن عتبة
فذكر نحوه وفي الباب عن بريدة الأسلمي عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن
الأعمش عن شمر بن عطية عن المغيرة بن سعد بن الأخرم عن أبيه عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تتخذوا الضيعة فترغبوا في الدنيا هذا حديث حسن **باب** ما جاء في طول العمر للمؤمن **حدثنا** أبو كريب نا زيد بن
حباب عن معوية بن صالح عن عمرو بن قيس عن عبد الله بن قيس أن أعرابياً قال يا رسول الله من خير الناس قال
من طال عمره وحسن عمله وفي الباب

اور علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بغیر علم کے تصرف کرتا ہے اس کے حق میں اپنے رب سے نہیں ڈرتا اور نہ اپنے قبیلے سے صلہ رحمی کرتا ہے اور
نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کا اس میں حق ہے سو یہ شخص سب سے بدتر مرتبہ پر ہے اور چوتھے وہ آدمی کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں
نہیں دیے سو وہ کہتا ہے اگر میرے لیے مال ہو تو میں بھی فلانے کی طرح عمل کروں (یعنی اس مال کو اس شخص کی طرح برے کاموں میں صرف
کروں) سو یہ بھی اپنی نیت پر ہے اور گناہ ان دونوں کا برابر ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** دنیا کے غم اور اسکی محبت کے بیان میں **حدیث**
کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے بشیر ابی اسمعیل سے اُنہوں نے سیار سے اُنہوں نے
طارق بن شہاب سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو تنگی پہونچی اور اُس نے اُسکو
لوگوں سے بیان کیا تو اسکی تنگی بند نہیں ہوتی اور جسکو تنگی پہونچی اور اس نے اسکو اللہ ہی کے ساتھ بیان کیا پس امید ہے کہ اسکو اللہ تعالیٰ
جلدی یا دیر سے رزق نصیب کریگا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے
عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے منصور اور اعمش سے اُنہوں نے ابی وائل سے کہا اُنہوں نے آئے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس
انکی عیادت کے لیے اور اس حالت میں کہ وہ بیمار تھے پس کہا اُنہوں نے اے ماموں کس چیز نے رلایا تجھے درد ہو کہ بے آرام کر رہا ہے یا دنیا کی
حرص ہے کہا انہوں نے یہ دونوں باتیں نہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ایک عہد کیا تھا کہ میں نے اسکو پورا نہیں کیا یعنی اس
قدر نہیں رہا فرمایا تھا آپ نے کافی ہے تجھے مال کے جمع کرنے میں سے ایک خادم اور ایک سواری اللہ تعالیٰ کے راستہ میں یعنی تجھے ایک خادم اور
ایک سواری جہاد کے واسطے مال کی جمعیت سے کافی ہے زیادہ مال کے جمع کرنے کی حاجت نہیں اور میں آج کے دن اپنے پاس بہت مال جمع پاتا ہوں
اور روایت کیا اسکو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے سمرہ بن سہم سے کہ کہا اُنہوں نے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ پر داخل
ہوا پس ایسے ہی ذکر کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے بواسطہ بریدہ اسلمی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے
حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے اُنہوں نے شمر بن عطیہ سے اُنہوں نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے
اُنہوں نے عبد اللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب حاصل نہ کرو سو تم دنیا میں رغبت کرو گے یہ حدیث حسن ہے **باب**
مؤمن کی عمر لمبی ہونے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے اُنہوں نے عمرو بن قیس سے
اُنہوں نے عبد اللہ بن بسر سے کہ ایک اعرابی نے کہا یا رسول اللہ کون سب لوگوں سے بہتر ہے فرمایا آپ نے جسکی عمر بڑی ہو اور عمل نیک ہوں اور اس باب میں روایت ہے

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روى هذا الحديث الاعمش عن مجاهد عن ابن عمر نحوه حدثنا سويد بن
نصر نا عبد الله نا حماد بن سلمة عن عبيد الله بن ابي بكر بن انس عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا ابن آدم
وهذا اجله ووضع يده عند قفاه ثم بسطها فقال وثم امله وثم امله وفي الباب عن ابي سعيد هذا حديث حسن صحيح
حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابي السفر عن عبد الله بن عمرو قال مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن
نعالج خصا لنا فقال ما هذا فقلنا قد وهى فنحن نصلحه فقال ما ارى الامر الا اعجل من ذلك هذا حديث حسن صحيح وابو السفر
اسمه سعيد بن يحمد ويقال ابن احمد الثوري **باب** ما جاء ان فتنة هذه الامة في المال **حدثنا** احمد بن منيع نا الحسن بن سوار
نا الليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير حدثه عن ابيه عن كعب بن عياض قال سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم يقول ان لكل امة فتنة وفتنة امتي المال هذا حديث حسن صحيح غريب انما نعرفه من حديث معاوية
بن صالح **باب** ما جاء لو كان لابن آدم واديان من مال لابتغى ثالثا **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا يعقوب بن ابراهيم بن
سعد نا ابي عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لابن آدم واد
من ذهب لاحب ان يكون له ثانيا ولا يملأ فاه الا التراب ويتوب الله على من تاب وفي الباب عن ابي بن كعب وابي سعيد وعائشة
وابن الزبير وابي واقد وجابر وابن عباس وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء قلب
الشيخ شاب على حب اثنتين **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن ابي صالح عن ابي هريرة ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال قلب الشيخ شاب على حب اثنتين طول الحياة وكثرة المال وفي الباب عن انس هذا حديث حسن
صحيح **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو اعمش نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے مثل اسکے
حدیث کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ ابن آدم ہے اور یہ اسکی موت ہے اور آپ نے اپنا دست مبارک اسکی گدی پر رکھا پھر اسکو دراز کیا اور فرمایا اور
وہاں امید اسکی ہے اور وہاں امید اسکی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی
ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابی السفر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمپر گذرے اس حالت میں
کہ ہم اپنے گھر کی درستی کر رہے تھے سو فرمایا آپ نے یہ کیا ہے ہمنے کہا یہ ناقص ہو گیا ہے سو ہم اسکی درستی کر رہے ہیں پھر فرمایا آپ نے میں نہیں گمان کرتا
یہ موت کو بہت جلد گرنے والی ہے اس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو السفر وہ سعید بن یحمد ہے اور کہا گیا وہ ابن احمد ثوری ہے **باب**
اس بیان میں کہ فتنہ اس امت کا مال میں ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن سوار نے کہا حدیث کی ہم سے لیث
بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر سے حدیث کی ہے انہوں نے انکو انکے باپ سے انہوں نے کعب بن عیاض سے کہا
انہوں نے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہر امت کے لئے فتنہ ہے اور فتنہ امت میری کا مال ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم نہیں
اسکو فقط طریق معاویہ بن صالح سے ہی پہچانتے ہیں **باب** اگر ابن آدم کے لئے دو جنگل ہوں مال سے تو طلب کرتا ہے تیسرے کو **حدیث**
کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے صالح بن کیسان سے
انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ابن آدم کے لئے ایک وادی ہو سونے کا البتہ دوست
رکھتا ہے کہ اسکے لئے دوسرا بھی ہو اور سوائے مٹی کے اسکے منہ کو کوئی چیز پر نہیں کرتی اور رجوع کرتا ہے اللہ اسپر جو توبہ کرتا ہے۔ اور اس باب میں
روایت ہے ابی بن کعب اور ابی سعید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابی واقد اور جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح
غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے انہوں نے قعقاع
بن حکیم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلعم نے فرمایا بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے طول حیات پر اور کثرت مال پر۔ اور اس
باب میں روایت ہے انس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلعم

نا ابن المبارك عن حيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن عبد الله بن هبيرة عن ابي تميم الجيشاني عن عمر بن الخطاب قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لو انكم كنتم توكلون على الله حق توكله لرزقتم كما ترزق الطير تغدو خماصا وتروح بطانا هذا حديث
حسن صحيح لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو تميم الجيشاني اسمه عبد الله بن مالك حدثنا محمد بن بشار نا ابو داود نا حماد
بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالك قال كان اخوان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان احدهما ياتي النبي صلى
الله عليه وسلم والآخر يحترف فشكا المحترف اخاه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لعلك ترزق به حدثنا عمرو بن مالك
ومحمود بن خداش البغدادي قالا نا مروان بن معاوية نا عبد الرحمن بن ابي شميلة الانصاري عن سلمة بن عبيد الله بن
محصن الخطمي عن ابيه وكانت له صحبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم آمنا في سربه معافى في جسده عنده
قوت يومه فكانما حيزت له الدنيا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث مروان بن معاوية قوله حيزت يعني جمعت
حدثنا محمد بن اسمعيل نا الحميدي نا مروان بن معاوية نحوه **باب ما جاء في الكفاف والصبر عليه** حدثنا سويد بن
نصر نا عبد الله بن المبارك عن يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم ابي عبد الرحمن عن ابي امامة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ان اغبط اوليائي عندي لمؤمن خفيف الحاذ ذو حظ من الصلوة احسن عبادة ربه واطاعه في السر وكان
غامضا في الناس لا يشار اليه بالاصابع وكان رزقه كفافا فصبر على ذلك ثم نفض بيده فقال عجلت منيته قلت بواكيه قل تراثه
وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عرض علي ربي ليجعل لي بطحاء مكة ذهبا قلت لا يا رب ولكن

کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے حیوہ بن شریح سے انہوں نے بکر بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے ابی تمیم جیشانی سے انہوں نے عمر بن خطاب
سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اللہ تعالی پر توکل رکھتے حق اسکے توکل کا یعنے پورا توکل تو تم کو رزق دیے جاتے جیسا کہ
جانوروں کو رزق دیے جاتے ہیں صبح کرتے ہیں اس حالت میں کہ بھوکے ہوتے ہیں اور شام کرتے ہیں اس حالت میں کہ بھرے ہوتے ہیں یہ حدیث
حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے۔ اور ابو تمیم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
دو بھائی تھے پس ایک ان دونوں میں سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تھا اور دوسرا کسب کرتا تھا سو کسب کرنیوالے نے اپنے بھائی کی
شکایت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کی تب فرمایا آپ نے شاید تو اسی کے سبب سے رزق دیا جاتا ہو **حدیث** کی ہمسے عمرو بن مالک
اور محمود بن خداش بغدادی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن ابی شمیلہ انصاری نے
سلمہ بن عبیداللہ بن محصن خطمی سے انہوں نے اپنے باپ سے اور اسکو آنحضرت کی صحبت تھی کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے جو کوئی تم میں سے صبح کرے اس حالت میں کہ اسکے دل میں امن ہو اور اسکے جسم میں تندرستی ہو اسکے پاس اسدن کا کھانا ہو تو
گویا اسکے لئے دنیا سمیٹ دی گئی یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق مروان بن معاویہ سے قولہ حیزت کے معنے
جمع کے ہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمیدی نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے
مثل اسکے **باب** رزق کافی اور اسپر صبر کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن مبارک
نے انہوں نے یحیی بن ایوب سے انہوں نے عبیداللہ بن زحر سے انہوں نے علی بن یزید سے انہوں نے قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت غبطہ کے لائق میرے دوستوں سے میرے نزدیک البتہ وہ مومن ہے جو کم عیال ہو صاحب نصیب ہو نماز سے اچھی طرح اپنے
رب کی اچھی عبادت کی ہو اور پوشیدگی میں اسکی اطاعت کی ہو اور لوگوں میں چھپا ہوا ہو اسکی انگلیوں کے ساتھ اشارہ نہ کیا جاتا ہو اور رزق اسکا
کفایت والا ہو اور وہ اسپر صبر کرے پھر آپ نے ساتھ دونوں ہاتھ کے ٹھوکر لگائی دیا تو ایک ہی سے کہ موت پہنچے پر یا زمین پر اور اسکی
تھوڑی ہی ہو۔ پھر فرمایا آپ نے اسکی موت نے جلدی کی ہو اسکے رونے والیاں کم ہوں اور ترکہ کم ہو اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے روایت ہے آپ نے میرے رب نے پیش کیا مجھ پر کہ مکہ کی زمین سنگریزوں کو میرے لئے سونا کر دے میں نے کہا نہیں اے رب میرے لیکن میں چاہتا ہوں

ف رزق کافی وہ ہے جو [illegible]

حدثنا عبد الاعلى بن واصل الكوفي نا ثابت بن محمد العابد الكوفي نا الحارث بن النعمان الليثي عن انس ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال اللهم احيني مسكينا وامتني مسكينا واحشرني في زمرة المساكين يوم القيمة فقالت عائشة لم يا رسول الله قال انهم
يدخلون الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفا يا عائشة لا تردي المسكين ولو بشق تمرة يا عائشة احبي المساكين وقربيهم فان الله
يقربك يوم القيمة هذا حديث غريب حدثنا محمود بن غيلان نا قبيصة نا سفيان عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بخمسمائة عام نصف يوم هذا حديث
حسن صحيح حدثنا العباس بن محمد الدوري نا عبد الله بن يزيد المقرئ نا سعيد بن ابي ايوب عن عمرو بن جابر
الحضرمي عن جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفا
هذا حديث حسن حدثنا ابو كريب المحاربي عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يدخل فقراء المسلمين الجنة قبل الاغنياء بنصف يوم وهو خمسمائة عام هذا حديث حسن صحيح باب
ما جاء في معيشة النبي صلى الله عليه وسلم واهله حدثنا احمد بن منيع نا عباد بن عباد المهلبي عن مجالد عن الشعبي
عن مسروق قال دخلت على عائشة فدعت لي بطعام وقالت ما اشبع من طعام فاشاء ان ابكي الا بكيت قال قلت لم قالت اذكر
الحال التي فارق عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم الدنيا والله ما شبع من خبز ولحم مرتين في يوم هذا حديث حسن
حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت عبد الرحمن بن يزيد يحدث عن الاسود
عن عائشة قالت ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم من خبز شعير يومين متتابعين حتى قبض وفي الباب عن
ابي هريرة هذا حديث حسن صحيح حدثنا

حدیث کی ہمسے عبد الاعلی بن واصل کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بن محمد عابد کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن نعمان لیثی نے انس
سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ زندہ رکھ مجھے فقیری میں اور مار مجھے فقیری میں اور اٹھا مجھے قیامت کے دن فقیروں کے گروہ
میں کہا عائشہؓ نے کس لیے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے وہ لوگ جنت میں اپنے غنیوں سے پہلے چالیس برس داخل ہونگے اے عائشہ کسی مسکین کو رد نہ کر اگرچہ
ساتھ ٹکڑے کھجور کے اے عائشہ مسکینوں کو دوست رکھ اور انکو نزدیک کر اپنے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے نزدیک کریگا۔ یہ حدیث غریب
ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ
سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیر جنت میں پانسو سال یعنے نصف یوم پہلے غنیوں سے داخل ہونگے (کیونکہ ایک دن ہزار سال کا
ہوگا وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون) یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن
یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے عمرو بن جابر حضرمی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
فقیر مسلمان جنت میں اپنے غنیوں سے چالیس سال پہلے داخل ہونگے۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی
نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیر مسلمان نصف یوم اور وہ پانسو سال ہے
غنیوں سے پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل وعیال کی گذران کے بیان میں
حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عباد بن عباد مہلبی نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے کہا انہوں نے میں عائشہؓ پر داخل
ہوا تو انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور کہنے لگیں میں جب طعام سے سیر ہوتی ہوں پھر رونا چاہوں تو روتی ہوں کہا انہوں نے میں نے کہا یہ کس لیے کہا
حضرت عائشہ نے میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو چھوڑا ہے قسم ہے اللہ کی نہیں پیٹ بھر کیا آپ نے روٹی اور گوشت
سے دوبارہ ایک دن میں یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق
سے کہا سنا میں نے عبد الرحمن بن یزید سے کہ حدیث کرتا تھا اسود سے انہوں نے روایت کی عائشہ سے کہا انہوں نے نہیں پیٹ بھر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہاں تک کہ آپ فوت ہوئے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے

ف: وجہ مطابقت کی [illegible] چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونگے [illegible] پانسو سال پہلے داخل ہونگے

ابو كريب محمد بن العلاء نا المحاربي عن يزيد بن كيسان عن أبي حازم عن أبي هريرة قال ما شبع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأهله ثلاثا تباعا من خبز البر حتى فارق الدنيا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عباس بن محمد الدوري نا يحيى بن أبي بكير نا حريز بن عثمان عن سليم بن عامر قال سمعت ابا امامة يقول ما كان يفضل عن أهل بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم خبز الشعير هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا** عبد الله بن معاوية الجمحي نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عن عكرمة عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبيت الليالي المتتابعة طاويا وأهله لا يجدون عشاء وكان أكثر خبزهم خبز الشعير هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو عمار نا وكيع عن الأعمش عن عمارة بن القعقاع عن أبي زرعة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا يدخر شيئا لغد هذا حديث غريب وقد روي هذا عن جعفر بن سليمان عن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا ابو معمر عبد الله بن عمرو نا عبد الوارث عن سعيد بن أبي عروبة عن قتادة عن أنس قال ما أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم على خوان ولا أكل خبزا مرققا حتى مات هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث سعيد بن أبي عروبة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي نا عبد الرحمن هو ابن عبد الله بن دينار نا ابو حازم عن سهل بن سعد انه قيل له أكل رسول الله صلى الله عليه وسلم النقي يعني الحوارى فقال سهل ما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم النقي حتى لقي الله فقيل له هل كانت لكم مناخل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما كانت لنا مناخل قيل فكيف كنتم تصنعون بالشعير قال كنا ننفخه فيطير منه ما طار ثم نثريه فنعجنه هذا حديث حسن صحيح وقد رواه مالك بن أنس عن أبي حازم

باب ما جاء في معيشة أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم

ابوکریب بیٹے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے یزید بن کیسان سے اُنھوں نے ابی حازم سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنھوں نے نہیں پیٹ بھر کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل وعیال نے تین دن پے درپے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ آپ نے دنیا سے مفارقت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ابی بکیر نے کہا حدیث کی ہمسے حریز بن عثمان نے سلیم بن عامر سے کہا اُنھوں نے سُنا میں نے ابا امامہ سے کہتے تھے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے جو کی روٹی نہ بڑھتی تھی۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت بن یزید نے ہلال بن خباب سے اُنھوں نے عکرمہ سے اُنھوں نے ابن عباس سے کہا اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل وعیال کئی راتیں پے درپے بھوکے ہی گذار دیتے تھے رات کا کھانا نہ پاتے تھے۔ اور اکثر روٹی اُنکی جَو کی ہوتی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عمار نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اعمش سے اُنھوں نے عمارہ بن قعقاع سے اُنھوں نے ابی زرعہ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ رزق آل محمد کا قوت لایموت کر یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُنھوں نے انس سے کہا اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز ذخیرہ نہیں رکھتے تھے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور یہ حدیث جعفر بن سلیمان نے بھی بواسطہ ثابت کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معمر بیٹے عبد اللہ بن عمرو نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنھوں نے قتادہ سے اُنھوں نے انس سے کہا اُنھوں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوانچہ پر کھانا نہیں کھایا اور نہ کبھی پتلی روٹی یعنی چپاتی کھائی یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق سعید بن ابی عروبہ سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن عبد المجید حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن نے جو بیٹا عبد اللہ بن دینار کا ہے کہا حدیث کی ہمسے ابو حازم نے سہل بن سعد سے یہ کہ اُن سے کسی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا ہے سو کہا سہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ بھی دیکھا ہی نہیں یہاں تک کہ آپ نے اللہ سے ملاقات کی پھر اُن سے کہا گیا کیا تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چھلنی تھی کہا اُنھے ہمارے پاس تو کوئی چھلنی نہ تھی کہا گیا تم جَو کس طرح کرتے تھے کہا اُنھوں نے ہم کر پھونک دیتے تھے سو اُس سے اُڑ جاتا جو کچھ کہ اُڑ جاتا پھر ہم پانی ڈال کے گوندھ لیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو مالک بن انس نے ابی حازم سے

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی گذران کے بیان میں

حدثنا عمر بن اسمعيل بن مجالد بن سعيد نا ابى عن بيان عن قيس قال سمعت سعد بن ابى وقاص يقول انى لاول رجل اهراق دما فى سبيل الله وانى لاول رجل رمى بسهم فى سبيل الله ولقد رايتنى اغزو فى العصابة من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ما ناكل الا ورق الشجر والحبلة حتى ان احدنا ليضع كما تضع الشاة والبعير واصبحت بنو اسد يعزروننى فى الدين لقد خبت اذن وضل عملى هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث بيان **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا اسمعيل بن ابى خالد ثنى قيس قال سمعت سعد بن مالك يقول انى اول رجل من العرب رمى بسهم فى سبيل الله ولقد رايتنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وما لنا طعام الا الحبلة وهذا السمر حتى ان احدنا ليضع كما تضع الشاة ثم اصبحت بنو اسد يعزروننى فى الدين لقد خبت اذن وضل عملى هذا حديث حسن صحيح وفى الباب عن عتبة بن غزوان **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد بن سيرين قال كنا عند ابى هريرة وعليه ثوبان ممشقان من كتان فتمخط فى احدهما ثم قال بخ بخ يتمخط ابو هريرة فى الكتان لقد رايتنى وانى لاخر فيما بين منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وحجرة عائشة من الجوع مغشيا على فيجىء الجائى فيضع رجله على عنقى يرى ان بى الجنون وما هو الا الجوع هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** عباس بن محمد نا عبد الله بن يزيد المقرى نا حيوة بن شريح نا ابو هانى الخولانى ان ابا على عمرو بن مالك الجنبى اخبره عن فضالة بن عبيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى بالناس يخر رجال من قامتهم فى الصلوة من الخصاصة وهم اصحاب الصفة حتى تقول الاعراب هؤلاء مجانين او مجانون فاذا صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف اليهم فقال لو تعلمون ما لكم عند الله لاحببتم ان تزدادوا فاقة وحاجة

حدیث کی ہمسے عمر بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے بیان سے اُنہوں نے قیس سے کہا اُسنے سنا میں نے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہتا میں پہلا مرد ہوں کہ جسنے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خون کیا ہے اور میں پہلا مرد ہوں کہ جسنے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت میں اس حالت میں کہ نہیں کھاتے تھے ہم مگر پتے درخت کے اور پھل ببول کا یہانتک کہ بعضے ہم میں سے البتہ ہگتے تھے جیسے کہ بکری اور اونٹ ہگتا ہے اور بنو اسد مجھے دین میں طعن کرتے ہیں میں تو اسوقت نقصان میں پڑا اور ضائع ہوئے عمل میرے۔ یہ حدیث طریق بیان سے حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے کہا حدیث کی مجھے قیس نے کہا سنا میں نے سعد بن مالک سے کہ کہتا میں عرب سے پہلا مرد ہوں کہ جسنے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا ہے۔ اور دیکھا میں نے اپنے آپ کو کہ آنحضرت کے ساتھ ملکر جنگ کرتے تھے اس حالت میں کہ ہمارے پاس سوائے پھل ببول کے اور اس درخت کے اور کوئی کھانا نہ ہوتا تھا یہانتک کہ بعضے ہم میں سے ہگتے تھے جیسے کہ بکری ہگتی ہے پھر بنو اسد مجھے دین میں طعن کرتے ہیں میں تو اسوقت البتہ نقصان میں پڑا اور ضائع ہوئے عمل میرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عتبہ بن غزوان سے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے محمد بن سیرین سے کہا اُسنے ہم ابی ہریرہ کے پاس تھے اور انپر دو کپڑے کپاس کے تھے گل سرخ سے رنگے ہوئے سو اُنہوں نے ایک میں ناک کی غلاظت ڈالی پھر کہنے لگے واہ واہ ابو ہریرہ کپاس کے کپڑوں میں ناک ڈالتا ہے (یعنی کہا ابو ہریرہ نے) البتہ دیکھا میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں کہ مارے بھوک کے غشی کی حالت میں درمیان منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حجرے عائشہ کے گرتا سو کوئی آنیوالا آتا اور میری گردن پہ مجھے دیوانہ خیال کرکے اپنا پاؤں رکھتا اور سمجھتا کہ مجھے دیوانگی ہے اور سوائے بھوک کے اور کوئی اسکا سبب نہ تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی مجھے ابو ہانی خولانی نے یہ کہ ابا علی یعنی عمرو بن مالک جنبی نے خبر دی ہے اُسکو فضالہ بن عبید سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو کئی لوگ نماز میں کھڑا ہونے سے بھوک کے مارے گر پڑتے تھے اور وہ لوگ اصحاب صفہ ہوتے تھے یہانتک کہ بدو لوگ کہتے تھے یہ لوگ مجنون ہیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو انکی طرف پھرے اور فرمایا اگر تم جانو جو چیز کہ تمہارے لیے

[illegible]

عند الله لاحببتم ان تزدادوا فاقة وحاجة قال فضالة وانا يومئذ مع رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح

حدثنا محمد بن اسمعيل نا آدم بن ابي اياس نا شيبان ابو معوية نا عبد الملك بن عمير عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن ابي هريرة قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم في ساعة لا يخرج فيها ولا يلقاه فيها احد فاتاه ابو بكر فقال ما جاء بك يا ابا بكر فقال خرجت القى رسول الله صلى الله عليه وسلم وانظر في وجهه والتسليم عليه فلم يلبث ان جاء عمر فقال ما جاء بك يا عمر قال الجوع يا رسول الله قال وانا قد وجدت بعض ذلك فانطلقوا الى منزل ابي الهيثم بن التيهان الانصاري وكان رجلا كثير النخل والشاء ولم يكن له خدم فلم يجدوه فقالوا لامرأته اين صاحبك فقالت انطلق يستعذب لنا الماء فلم يلبثوا ان جاء ابو الهيثم بقربة يزعبها فوضعها ثم جاء يلتزم النبي صلى الله عليه وسلم ويفديه بابيه وامه ثم انطلق بهم الى حديقته فبسط لهم بساطا ثم انطلق الى نخلة فجاء بقنو فوضعه فقال النبي صلى الله عليه وسلم افلا تنقيت لنا من رطبه فقال يا رسول الله اني اردت ان تختاروا او قال تخيروا من رطبه وبسره فاكلوا وشربوا من ذلك الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا والذي نفسي بيده من النعيم الذي تسألون عنه يوم القيمة ظل بارد ورطب طيب وماء بارد فانطلق ابو الهيثم ليصنع لهم طعاما فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تذبحن ذات در فذبح لهم عناقا او جديا فاتاهم بها فاكلوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل لك خادم قال لا قال فاذا اتانا سبي فأتنا فاتي النبي صلى الله عليه وسلم براسين ليس معهما ثالث فاتاه ابو الهيثم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اختر منهما فقال يا نبي الله اختر لي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان المستشار مؤتمن خذ هذا

اللہ تعالی کے پاس ہے تو تم زیادہ فاقہ اور بھوک کو دوست رکھو۔ کہا فضالہ نے میں اُس دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے آدم بن ابی ایاس نے کہا حدیث کی ہم سے شیبان ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الملک بن عمیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسی گھڑی میں نکلے جس میں آپ نکلا نہ کرتے تھے اور اس گھڑی میں کوئی آپ سے ملاقات نہ کرتا تھا پس آپ کے پاس حضرت ابو بکر آئے سو فرمایا آپ نے اے ابا بکر تجھے کون چیز لائی ہے سو کہا ابو بکر نے میں، چلیے نکلا ہوں کہ آپ کی ملاقات کروں اور آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھوں اور آپ پر سلام کروں پھر کچھ دیر نہ لگی کہ حضرت عمر آئے پس فرمایا آپ نے اے عمر تجھے کون چیز لائی ہے کہا حضرت عمر نے بھوک یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اور میں نے بھی کچھ حصہ اسکا پایا ہے یعنی مجھے بھی کچھ تھوڑی سی بھوک لگی ہوئی ہے پھر وہ تینوں ابی الہیثم بن تیہان انصاری کے گھر کی طرف چلے اور اُس شخص کے پاس بہت کھجوریں اور بکریاں تھیں اور اسکا کوئی خادم نہ تھا پس ان تینوں نے اسکو گھر میں نہ پایا اور اسکی عورت سے کہا تیرے صاحب کہاں ہیں اُسنے کہا وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے کو گیا ہے پھر وہ کچھ دیر نہ ٹھہرے کہ ابو الہیثم مشک کو اٹھائے ہوئے لایا اور اسکو رکھدیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے معانقہ کیا اور اپنے ماں باپ کو آپ پر قربان کیا یعنی یوں کہا کہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں پھر انکو اپنے باغ کی طرف لیچلا اور انکے واسطے بچھونا بچھایا پھر کھجور کی طرف چلا اور خوشہ لایا اور اسکو آگے رکھدیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہیں تو نے ہمارے لیے پکی ہوئی کھجوریں صاف کیں پس کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ آپ پسند کریں یا کہا راوی نے تجویز فرماویں واسطے رطب اور بسر سے سو انہوں نے کھایا اور اس پانی سے پیا پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے یہ وہ نعمت ہے کہ جس سے تم قیامت کے دن سوال کیے جاؤ گے سایہ سرد اور کھجوریں طیب اور پانی سرد۔ پھر ابو الہیثم ان تینوں کے لیے کھانا بنانیکے واسطے چلا تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دودھ والی ذبح نہ کرنا پس اُسنے انکے واسطے بکری کا بچہ ذبح کیا یا کہا راوی نے جدیا سو پھر انکے پاس لیکر آیا اور انہوں نے کھایا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے پاس کوئی خادم ہے اُسنے کہا نہیں فرمایا آپ نے جب ہمارے پاس قیدی آئینگے تو تو ہمارے پاس آنا پس (ایک روز) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی لائے انکے ساتھ تیسرا نہ تھا اور آپ کے پاس ابو الہیثم آیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے پسند کر سو کہا اُسنے اے نبی اللہ کے آپ میرے لیے پسند کیجیے پس فرمایا آپ نے بیشک مشورہ پوچھا گیا امانت دار ہے یعنی جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے اسکو مصلحت میں خیانت کرنی نہیں چاہیے تو اسکو لیجا

۱؎ بسر وہ کھجوریں ہیں جو پکنے کے قریب ہو گئی ہیں اور رطب پکی ہوئی ہیں یعنی میری غرض یہ تھی کہ آپ انہیں سے خود پسند کر لیویں ۱۲

فانی رأیته یصلی واستوص به معروفا فانطلق ابو الهیثم الی امرأته فاخبرها بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت امرأته ما انت ببالغ ما قال فیه النبی صلی الله علیه وسلم الا ان تعتقه قال هو عتیق فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله لم یبعث نبیا ولا خلیفة الا وله بطانتان بطانة تامره بالمعروف وتنهاه عن المنکر وبطانة لا تالوه خبالا ومن یوق بطانة السوء فقد وقی هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو عوانة عن عبد الملک بن عمیر عن ابی سلمة بن عبد الرحمن ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج یوما وابو بکر وعمر فذکر نحو هذا الحدیث بمعناه ولم یذکر فیه عن ابی هریرة وحدیث شیبان اتم من حدیث ابی عوانة واطول وشیبان ثقة عندهم صاحب کتاب **حدثنا** عبد الله بن ابی زیاد نا سیار عن سهل بن اسلم عن یزید بن ابی منصور عن انس بن مالک عن ابی طلحة قال شکونا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حجرین هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** قتیبة نا ابو الاحوص عن سماک بن حرب قال سمعت النعمان بن بشیر یقول الستم فی طعام وشراب ما شئتم لقد رأیت نبیکم صلی الله علیه وسلم وما یجد من الدقل ما یملأ به بطنه هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** ابو عوانة وغیر واحد عن سماک بن حرب نحو حدیث ابی الاحوص وروی شعبة هذا الحدیث عن سماک عن النعمان بن بشیر عن عمر **باب** ما جاء ان الغنی غنی النفس **حدثنا** احمد بن بدیل بن قریش الیامی الکوفی نا ابو بکر بن عیاش عن ابی حصین عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس الغنی عن کثرة العرض ولکن الغنی غنی النفس هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی اخذ المال بحقه **حدثنا** قتیبة نا اللیث عن سعید المقبری عن ابی الولید قال سمعت خولة بنت قیس وکانت تحت حمزة بن عبد المطلب

کیونکہ میں نے اسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اسکے ساتھ نیکی کی وصیت قبول کرو پس ابو الہیثم اسکو اپنی عورت کے پاس لیکر چلا اور اسکو آنحضرت کی بات کی بھی خبر دی پس اسکی عورت نے کہا تو آنحضرت کی بات کو جو آپ نے اسکے حق میں فرمائی ہے پہونچ نہیں سکے گا مگر کہ اسکو آزاد کرے کہا اُسنے وہ آزاد ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی اور خلیفہ نہیں بھیجا مگر کہ اسکے دو جلیس بنائے ہیں ایک دوست اسکو نیکی کا امر کرتا ہے اور برے کاموں سے منع کرتا ہے اور دوسرا دوست اسکو نقصان پہونچانے میں کوتاہی نہیں کرتا۔ اور جو کوئی برے دوست سے بچایا گیا تو وہ نگاہ رکھا گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُنہنے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور عمر ایکدن نکلے۔ سو اُنہنے مثل اس حدیث کے بامعنے ذکر کیا اور اُنہنے اسمیں ابو ہریرہ کا ذکر نہیں کیا اور حدیث شیبان کی پوری اور لمبی ہے ابی عوانہ کی حدیث سے اور شیبان اُنکے نزدیک ثقہ ہے اور صاحب کتاب ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے سہل بن اسلم سے اُنہنے یزید بن ابی منصور سے اُنہنے انس بن مالک سے اُنہنے ابی طلحہ سے کہا اُنہنے ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھوک کا شکوہ کیا اور اپنے پیٹ سے ایک ایک پتھر اٹھایا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو پتھر اٹھائے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے سماک بن حرب سے کہا اُنہنے سنا میں نے نعمان بن بشیر سے کہ کہتا کیا تم نہیں ہو کھانے اور پینے میں جسقدر کہ چاہتے ہو میں نے دیکھا ہے نبی تمہارے کو اس حالت میں کہ نہ پاتے تھے ردی کھجوریں کہ اُنسے اپنا پیٹ پُر کریں یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو عوانہ اور کئی ایک نے سماک بن حرب سے مثل حدیث ابی الاحوص کے۔ اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو سماک سے اُنہنے نعمان بن بشیر سے اُنہنے عمر سے **باب** اس بیان میں کہ غنا غنائے نفس کی ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن بدیل بن قریش الیامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن عیاش نے ابی حصین سے اُنہنے ابی صالح سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت مال سے غنا نہیں ہوتی لیکن غنا غنائے نفس کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** مال لینے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے سعید مقبری سے اُنہنے ابی الولید سے کہا اُنہنے سنا میں نے خولہ بنت قیس سے اور وہ حمزہ بن عبد المطلب کی جورو تھی

يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن هذا المال خضرة حلوة فمن أصابه بحقه بورك له فيه ورب متخوض فيما
شاءت به نفسه من مال الله ورسوله ليس له يوم القيامة إلا النار هذا حديث حسن صحيح وأبو الوليد اسمه عبيد سنوطا
باب حدثنا بشر بن هلال الصواف نا عبد الوارث بن سعيد عن يونس عن الحسن عن أبي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لعن عبد الدينار لعن عبد الدرهم هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي من غير
هذا الوجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أتم من هذا وأطول **باب** حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله
بن المبارك عن زكريا بن أبي زائدة عن محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة عن ابن كعب بن مالك الأنصاري عن أبيه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ذئبان جائعان أرسلا في غنم بأفسد لها من حرص المرء على المال والشرف لدينه
هذا حديث حسن صحيح ويروى في هذا الباب عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ولا يصح إسناده **باب**
حدثنا موسى بن عبد الرحمن الكندي نا زيد بن حباب حدثني المسعودي نا عمرو بن مرة عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله
قال نام رسول الله صلى الله عليه وسلم على حصير فقام وقد أثر في جنبه فقلنا يا رسول الله لو اتخذنا لك وطاء فقال ما لي و
للدنيا ما أنا في الدنيا إلا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها وفي الباب عن ابن عمر وابن عباس هذا حديث حسن صحيح **باب**
حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر وأبو داود قالا نا زهير بن محمد حدثني موسى بن وردان عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم الرجل على دين خليله فلينظر أحدكم من يخالل هذا حديث حسن غريب **باب** حدثنا سويد بن نصر نا
عبد الله نا سفيان بن عيينة عن عبد الله بن أبي بكر قال سمعت أنس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ مال سبز ہے شیریں جو کوئی اسکو ٹھیک حق سے لیگا تو اسمیں برکت
دیجاتی ہے۔ اور بہت خوض کرنیوالے اس چیز میں کہ جسمیں انکا نفس چاہتا ہو یعنے اللہ اور اُسکے رسول کے مال میں ایسے ہیں کہ انکے لئے
قیامت کے دن سواے آگ کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الولید کا نام عبید سنوطا ہے۔ **باب** حدیث کی
ہمسے بشر بن ہلال صواف نے کہ حدیث کی ہمسے عبد الوارث بن سعید نے یونس سے اُنے حسن سے اُنے ابی ہریرہ سے کہا اُنے فرمایا
رسول اللہ صلعم نے لعنت کیا گیا ہے بندہ دینار کا لعنت کیا گیا ہے بندہ درم کا۔ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔ اور یہ غیر اس طریق سے
بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوری اس سے اور لمبی روایت کی گئی ہے **باب** حدیث کی ہمسے سوید بن نصر
نے کہ حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُنے محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے اُنے ابن کعب
بن مالک انصاری سے اُنے اپنے باپ سے کہ اُنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو بھیڑیے بھوکے جو بھیجے گئے ہوں
بکریوں میں زیادہ خراب کرنیوالا انکو آدمی کی حرص سے جو اسکو مال اور جاہ پر ہو واسطے اسکے دین کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے اس
باب میں بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسکی اسناد صحیح نہیں ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمن
کندی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی مجھسے مسعودی نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے اُنے علقمہ سے
اُنے عبد اللہ سے کہا اُنہوں نے (ایکدن) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے اور اُنے آپکے پہلوے مبارک میں اثر کر دیا یعنے بوریے
کے نشان آپ کے بدن مبارک پر پڑگئے پس ہمنے کہا یا رسول اللہ اگر ہم آپ کے واسطے نرم بچھونا بنالیں تو بہتر ہو سو آپنے فرمایا کیا ہے واسطے
میرے اور دنیا کے میں تو دنیا میں مثل اُس سوار کے ہوں جسنے درخت کے نیچے سایہ کا آرام پایا پھر چلا اور اسکو چھوڑ دیا۔ اور اس باب
میں روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس سے یہ حدیث صحیح ہے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو
عامر اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے زہیر بن محمد نے کہا حدیث کی مجھسے موسیٰ بن وردان نے ابی ہریرہ سے کہا اُنے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو چاہئے کہ نظر کرے ہر ایک تم میں کہ کس سے
دوستی بناتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہ حدیث کی ہمسے
سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن ابی بکر سے کہا اُنے سنا میں نے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے

يتبع الميت ثلاث فيرجع اثنان ويبقى واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله ويبقى عمله هذا حديث حسن صحيح
باب ما جاء في كراهية كثرة الاكل **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك نا اسمعيل بن عياش ثني ابو سلمة الحمصي و
حبيب بن صالح عن يحيى بن جابر الطائي عن مقدام بن معديكرب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما ملأ
آدمي وعاء شرا من بطن بحسب ابن آدم اكلات يقمن صلبه فان كان لا محالة فثلث لطعامه وثلث لشرابه وثلث لنفسه
حدثنا الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش نحوه وقال المقدام بن معديكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكر سمعت
النبي صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الرياء والسمعة **حدثنا** ابو كريب نا معوية بن هشام عن
شيبان عن فراس عن عطية عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرائي يرائي الله به ومن يسمع يسمع الله
به وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لا يرحم الناس لا يرحمه الله وفي الباب عن جندب وعبد الله بن عمرو هذا
حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا حيوة بن شريح نا الوليد بن ابي الوليد
ابو عثمن المدائني ان عقبة بن مسلم حدثه ان شفيا الاصبحي حدثه انه دخل المدينة فاذا هو برجل قد اجتمع عليه
الناس فقال من هذا فقالوا ابو هريرة فدنوت منه حتى قعدت بين يديه وهو يحدث الناس فلما سكت وخلا قلت
له اسألك بحق وبحق لما حدثتني حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وعلمته فقال ابو هريرة
افعل لاحدثنك حديثا حدثنيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وعلمته ثم نشغ ابو هريرة نشغة فمكثنا قليلا

میت کے پیچھے تین چیزیں لگتی ہیں سو دو تو لوٹ آتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے پیچھے لگتا ہے اسکے اہل اور مال اور عمل سو اہل اور مال
لوٹ آتے ہیں اور عمل باقی رہتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** بہت کھانے کی کراہت کے بیان میں **حدیث**
کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے کہا حدیث کی مجھے ابوسلمہ
حمصی اور حبیب بن صالح نے یحییٰ بن جابر طائی سے اُنہوں نے مقدام بن معدیکرب سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے نہیں بھرا کسی آدمی نے برتن بُرا پیٹ سے یعنی پیٹ سے کوئی برتن بُرا کر نہیں بھرا کافی ہیں آدمی کو چند لقمے کہ سیدھی رکھیں
پیٹھ اسکی اور اگر ضرور اُسے سیر ہو کر کھانا ہو تو تہائی پیٹ سے کھانے کے لئے ہو اور تہائی پینے کے لئے اور تہائی سانس لینے کے لئے
حدیث کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے مثل اسکے۔ اور کہا اُنہوں نے مقدام بن معدیکرب روایت
کرتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اُنہوں نے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** ریا اور شہرت
کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے شیبان سے اُنہوں نے فراس سے اُنہوں نے عطیہ سے اُنہوں نے
ابی سعید سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگوں کو اپنے عمل دکھلاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن دکھلا دیگا (کہ یہ وہ
شخص ہے کہ یہ کام کرتا تھا) اور جو کوئی اپنے نفس کو مشہور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو مشہور کریگا یعنی قیامت کے روز اسکے عیوب لوگوں پر ظاہر کریگا
اور کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالے اسپر رحم نہیں کرتا۔ اور اس باب میں
روایت ہے جندب اور عبد اللہ بن عمرو سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے حیوہ بن شریح نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن ابی الولید یعنی ابو عثمان مدائنی
نے کہ عقبہ بن مسلم نے حدیث کی ہے اسکو کہ شفی اصبحی نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ میں مدینہ میں داخل ہوا دیکھا تو ایک مرد ہے اسپر بہت
لوگ جمع ہیں سو میں نے کہا یہ کون ہے کہا لوگوں نے یہ ابوہریرہ ہے پھر میں اسکے قریب ہوا یہاں تک کہ میں اسکے آگے بیٹھ گیا اور وہ لوگوں کو
حدیث بیان کر رہا تھا پھر جب وہ چپ ہوا اور اکیلا ہوا تو میں نے اُس سے کہا سوال کرتا ہوں میں تجھ سے حق کے اور
حق کے (یہ لفظ تاکید کے لئے ذکر کیا گیا ہے) ضرور آپ مجھسے وہ حدیث بیان کریے جو آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے سنی ہو اور سمجھی ہو اور معلوم کی ہو۔ پس کہا ابوہریرہ نے بیان کرتا ہوں ضرور وہی حدیث بیان کرونگا جو مجھسے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے اور میں نے اسکو سمجھا ہے اور معلوم کیا ہے پھر ابوہریرہ پر تھوڑی سی غشی آئی اور ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے

قال ابو عثمان وحدثني العلاء بن ابي حكيم انه كان سيافا لمعوية قال فدخل عليه رجل فاخبره بهذا عن ابي هريرة
فقال معوية قد فعل بهؤلاء هذا فكيف بمن بقي من الناس ثم بكى معوية بكاء شديدا حتى ظننا انه هالك و
قلنا قد جاءنا هذا الرجل بشر ثم افاق معوية ومسح عن وجهه وقال صدق الله ورسوله من كان يريد الحيوة الدنيا وزينتها
نوف اليهم اعمالهم فيها وهم فيها لا يبخسون اولئك الذين ليس لهم في الاخرة الا النار وحبط ما صنعوا فيها وباطل ما كانوا
يعملون هذا حديث حسن غريب **باب حدثنا** ابو كريب نا المحاربي عن عمار بن سيف الضبي عن ابي معان
البصري عن ابن سيرين عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من جب الحزن قالوا يا رسول
الله وما جب الحزن قال واد في جهنم تتعوذ منه جهنم كل يوم مائة مرة قيل يا رسول الله ومن يدخله قال القراؤن
المراؤن باعمالهم هذا حديث غريب **باب حدثنا** محمد بن المثنى نا ابو داؤد نا ابو سنان الشيباني
عن حبيب بن ابي ثابت عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رجل يا رسول الله الرجل يعمل العمل فيسره فاذا اطلع عليه اعجبه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم له اجران اجر السر واجر العلانية هذا حديث غريب وقد روى الاعمش وغيره عن حبيب بن
ابي ثابت عن ابي صالح عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا وقد فسر بعض اهل العلم هذا الحديث اذا اطلع عليه فاعجبه انما معناه ان
يعجبه ثناء الناس عليه بالخير لقول النبي صلى الله عليه وسلم انتم شهداء الله في الارض فيعجبه ثناء الناس عليه لهذا فاما اذا اعجبه
ليعلم الناس منه الخير ليكرم ويعظم على ذلك فهذا رياء وقال بعض اهل العلم اذا اطلع عليه فاعجبه رجاء ان يعمل بعمله فتكون له مثل اجورهم
فهذا له مذهب ايضا

کہا ابو عثمان نے اور حدیث کی مجھ سے علاء بن ابی حکیم نے کہ وہ معاویہ کے پاس جلاد تھا کہا اُسنے سو اُنپر ایک آدمی داخل ہوا اور اُسکو اُنکی خبر دی ابو ہریرہ
سے کہا معاویہ نے یہ حال اُن لوگوں کا کیا گیا ہے یعنے جب یہ حال ایسے بڑے لوگوں کا ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا پھر معاویہ بہت رویا یہاں تک کہ ہمنے
گمان کیا کہ وہ ہلاک ہونیوالا ہے۔ اور ہمنے کہا کہ یہ شخص ہمارے پاس بُری بات لایا ہے (یعنے اس شخص نے بُری بات ذکر کی ہے کہ جس سے معاویہ اسقدر سختی میں
گرفتار ہوئے) پھر حضرت معاویہ کو ہوش آیا اور اپنے منہ کو صاف کیا اور کہا سچ کہا اللہ اور اُسکے رسول نے من کان یرید الدنیا وزینتہا آخر تک یعنے جو کوئی
ارادہ کرتا ہے دنیا کا اور اُسکی زینت کا پورا کرتے ہیں ہم طرف اُنکے عمل اُنکے اُسمیں اور وہ بیچ اُسکے نقصان دیئے جاوینگے وہ لوگ نہیں ہے واسطے اُنکے آخرت میں
مگر آگ اور نابود ہو جاویگا جو کہ کیا اُنھوں نے اُسمیں اور باطل ہے جو وہ کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث
کی ہمسے محاربی نے عمار بن سیف ضبی سے اُنھوں نے ابی معان بصری سے اُنھوں نے ابن سیرین سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
پناہ مانگو ساتھ اللہ کے جب الحزن سے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ جب الحزن کیا چیز ہے فرمایا آپ نے ایک جنگل ہے دوزخ میں کہ اُس سے
دوزخ ہر دن میں سو بار پناہ مانگتی ہے کہا گیا یا رسول اللہ اور کون شخص اُسمیں داخل ہوگا فرمایا آپنے وہ قاری جو اپنے عمل دکھلانیوالے
ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سنان
شیبانی نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنھوں نے ابی صالح سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنھوں نے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ آدمی کوئی عمل کرتا ہے اور
وہ عمل اُسکو خوش لگتا ہے پھر جب کوئی اُسپر اطلاع پاتا ہے تو وہ بھی اُسکو خوش لگتا ہے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لئے
دو اجر ہیں ایک اجر پوشیدگی کا دوسرا اجر علانیت کا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور اعمش وغیرہ نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنھوں نے ابی صالح
سے اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہے۔ اور بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہ تفسیر کی ہے جب کوئی اُسپر اطلاع پاوے اور وہ
اُسکو خوش لگے اُسکے یہ معنے ہیں کہ لوگوں کی صفت جو اُنھوں نے اُسپر نکوئی کی کی ہے اُسکو پسند آوے کیونکہ فرمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے
تم ہی ہو گواہ اللہ کے زمین میں سو لوگوں کی صفت اُسپر اسواسطے اُسکو پسند آوے یعنے اگر اس سبب سے اُسکو صفت پسند آتی ہے تو عجب نہیں اور
اگر اسنے اسکو صفت پسند آئی ہے کہ لوگ اُسکی نیکی جانیں اور اُسپر اُسکی عزت اور تعظیم کریں تو یہ ریا ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے جب کوئی اُسپر اطلاع
پاوے اور اُسکو اس سبب پسند آوے کہ وہ بھی اسیطرح عمل کرے تو اُسکے لئے اجر ہوگا مثل اُنکے اجر کے اور یہ بھی اسکا ایک مذہب ہے یعنے یہ بھی سکتے ہیں کسی نے کہا ہے

سلہ یعنے اسکی نیت تو وہ ہر عمل میں نہ تھی جب خفا تھا کسی نے اسپر اطلاع پائی اور اسکو اطلاع پانی پسند آئی تو کوئی عیب نہیں ۔

باب المرء مع من احب **حدثنا** ابو هشام الرفاعي نا حفص بن غياث عن اشعث عن الحسن عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب وله ما اكتسب وفي الباب عن علي وعبد الله بن مسعود وصفوان بن عسال وابي هريرة وابي موسى هذا حديث حسن غريب من حديث الحسن البصري عن انس **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن حميد عن انس انه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله متى قيام الساعة فقام النبي صلى الله عليه وسلم الى الصلوة فلما قضى صلوته قال اين السائل عن قيام الساعة فقال الرجل انا يا رسول الله قال ما اعددت لها قال يا رسول الله ما اعددت لها كبير صلوة ولا صوم الا اني احب الله ورسوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب وانت مع من احببت فما رأيت فرح المسلمون بعد الاسلام فرحهم بها هذا حديث صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا يحيى بن آدم نا سفيان عن عاصم عن زر بن حبيش عن صفوان بن عسال قال جاء اعرابي جهوري الصوت فقال يا محمد الرجل يحب القوم ولما يلحق بهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم المرء مع من احب هذا حديث صحيح **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن عاصم عن زر عن صفوان بن عسال عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو حديث محمود **باب** في حسن الظن بالله تعالى **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن جعفر بن برقان عن يزيد بن الاصم عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى يقول انا عند ظن عبدي بي وانا معه اذا دعاني هذا حديث حسن صحيح

باب آدمی اسکے ساتھ ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے **حدیث** کی ہمسے ابوہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے اشعث سے اُسنے حسن سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُس شخص کے ساتھ ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے اور اسکے واسطے ہے جو وہ حاصل کرتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور عبداللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ سے یہ حدیث طریق حسن بصری سے جو راوی ہے انس سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے اُسنے انس سے کہ کہا اُسنے ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قیامت کا قائم ہونا کب ہے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف کھڑے ہوئے پھر جب اپنی نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہاں ہے وہ شخص جو قیامت کے کھڑے ہونیکی بابت سائل تھا پس کہا اس مرد نے میں حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا چیز تونے قیامت کے لئے تیار کی ہے کہا اُسنے یا رسول اللہ میں نے کوئی بہت نماز اور روزے تو اسکے لئے تیار نہیں کئے مگر میں اللہ اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا ہوں سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اسکے ساتھ ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے اور تو اُس شخص کے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے راوی کہتا ہے میں نے نہیں دیکھا مسلمانوں کو بعد اسلام کے مثل اس خوشی کے کہ خوش ہوئے ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن آدم نے کہا خبر دی ہمکو سفیان نے عاصم سے اُسنے زر بن حبیش سے اُسنے صفوان بن عسال سے کہا اُسنے ایک اعرابی بلند آواز آیا اور کہنے لگا اے محمد ایک آدمی ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور وہ انسے ملا نہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی اُسکے ساتھ ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے صفوان بن عسال سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث محمود کے **باب** بیان میں اچھا گمان کرنیکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے **حدیث** کی ہمسے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے جعفر بن برقان سے اُسنے یزید بن اصم سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میں پاس گمان بندہ اپنے کے ہوں اور میں اُسکے ساتھ ہوں جب مجھے پکارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

سلہ یعنی اگر اسے محبت نہیں کی یا کسی طرح اسنے عمل نہیں کئے [illegible] سلہ یعنی جس طرح کا گمان میرے بندہ کا میرے ساتھ ہوتا ہے میں بھی اسکے ساتھ ویسا ہی [illegible] بخشنے والا مہربان ہوں تو میں اسکے ساتھ اُسی صفت سے پیش آؤنگا [illegible] ہوتا ہوں اسکے ساتھ [illegible] صفت پر زیادہ خیال رکھے۔ • • • • • •

باب ما جاء فی البر والاثم **حدثنا** موسی بن عبد الرحمن الکندی الکوفی نا زید بن الحباب نا معویۃ بن صالح نی عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر الحضرمی عن ابیہ عن النواس بن سمعان ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البر والاثم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی نفسک وکرہت ان یطلع الناس علیہ **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مہدی نا معویۃ بن صالح عن عبد الرحمن نحوہ الا انہ قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی الحب فی اللہ **حدثنا** احمد بن منیع نا کثیر بن ہشام نا جعفر بن برقان نا حبیب بن ابی مرزوق عن عطاء بن ابی رباح عن ابی مسلم الخولانی نی معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ عزوجل المتحابون فی جلالی لہم منابر من نور یغبطہم النبیون والشہداء وفی الباب عن ابی الدرداء وابن مسعود وعبادۃ بن الصامت وابی مالک الاشعری وابی ہریرۃ ہذا حدیث حسن صحیح وابو مسلم الخولانی اسمہ عبد اللہ بن ثوب **حدثنا** الانصاری نا معن نا مالک عن خبیب بن عبد الرحمن عن حفص بن عاصم عن ابی ہریرۃ او عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ بعبادۃ اللہ ورجل کان قلبہ معلقا بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ فاجتمعا علی ذلک وتفرقا ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات حسب وجمال فقال انی اخاف اللہ عزوجل ورجل تصدق بصدقۃ

باب نکوئی اور گناہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمن کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھے عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر حضرمی نے اپنے باپ سے اُنہنے نواس بن سمعان سے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کی بابت سوال کیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نیکی تو نیک اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکا ڈالے اور تو مکروہ جانے کہ اسپر لوگ مطلع ہوں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن صالح نے عبد الرحمن سے مثل اسکے مگر کہا اُنہنے سوال کیا میں نے نبی صلعم سے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اللہ تعالے کی محبت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے کثیر بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن برقان نے کہا حدیث کی ہمسے حبیب بن ابی مرزوق نے عطا بن ابی رباح سے اُنہنے ابی مسلم خولانی سے کہا حدیث کی مجھے معاذ بن جبل نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے فرمایا ہے اللہ عزّ اور جلّ نے دوستی کرنیوالے میرے جلال میں انکیلئے منبر ہونگے نور کے غبطہ کرینگے انکا نبی اور شہید اور اس باب میں روایت ہے ابی الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ ابن صامت اور ابی مالک اشعری اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبد اللہ بن ثوب ہے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے خبیب بن عبد الرحمن سے اُنہنے حفص بن عاصم سے اُنہنے ابی ہریرہ سے یا ابی سعید سے (شک راوی) یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات شخص ہیں جنکو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جس دن اسکے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہوگا یعنے قیامت میں ایک تو امام عادل یعنے منصف سردار دوسرا وہ جوان جو اپنی جوانی میں خدا کی بندگی میں مشغول ہوا تیسرا وہ مرد کہ جسکا دل مسجد میں لگا رہتا ہے جب اُس سے نکلتا ہے یہانتک کہ اُسکی طرف لوٹ جاوے یعنے بار بار جماعت کیواسطے مسجد میں جاتا ہے جب اُس سے نکلتا ہے تو دوسری نماز کے واسطے اُسکا دل مسجد کی طرف ہی متوجہ رہتا ہے کہ دوسرا وقت آوے چوتھے وہ دو مرد جو خدا کے واسطے آپسمیں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر پانچواں وہ مرد کہ جسنے خدا کو خلوت میں یاد کیا تو اُسکی آنکھیں جاری ہوئیں یعنے خوف الٰہی سے رویا چھٹا وہ مرد ہے جسکو صاحب حسب اور خوبصورت عورت نے بلایا یعنے بدکاری کیواسطے تو اُسنے کہا میں خدا غالب اور برتر سے خوف کرتا ہوں ساتواں وہ مرد کہ جسنے خیرات کی

[illegible]

وفي الباب عن ابي هريرة هذا حديث حسن صحيح وقد روى زائدة عن يزيد بن ابي زياد عن مجاهد عن ابن عباس وحديث
مجاهد عن ابي معمر اصح وابو معمر اسمه عبد الله بن سخبرة والمقداد بن الاسود هو المقداد بن عمرو الكندي ويكنى
ابا معبد وانما نسب الى الاسود بن عبد يغوث لانه كان تبناه وهو صغير **حدثنا** محمد بن عثمان الكوفي نا عبيد الله
بن موسى عن سالم الخياط عن الحسن عن ابي هريرة قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نحثو في افواه المداحين
التراب هذا حديث غريب من حديث ابي هريرة **باب** ما جاء في صحبة المؤمن **حدثنا** سويد بن نصر نا
عبد الله بن المبارك عن حيوة بن شريح نا سالم بن غيلان ان الوليد بن قيس التجيبي اخبره انه سمع ابا سعيد الخدري
قال سالم او عن ابي الهيثم عن ابي سعيد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تصاحب الا مؤمنا ولا يأكل
طعامك الا تقي هذا حديث انما نعرفه من هذا الوجه **باب** ما جاء في الصبر على البلاء **حدثنا** قتيبة نا
الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن سعد بن سنان عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله
بعبده الخير عجل له العقوبة في الدنيا واذا اراد بعبده الشر امسك عنه بذنبه حتى يوافي به يوم القيمة وبهذا
الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضي فله
الرضى ومن سخط فله السخط هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود نا
شعبة عن الاعمش قال سمعت ابا وائل يحدث يقول قالت عائشة ما رأيت الوجع على احد اشد منه على رسول الله
صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا شريك عن عاصم عن مصعب بن سعد

اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے انھنے مجاہد
سے انھنے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کی جو ابی معمر سے ہے بہت صحیح ہے۔ اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور مقداد بن اسود
وہ مقداد بن عمرو کندی ہیں اور کنیت انکی ابا معبد ہے اور وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف منسوب اس لیے ہوا ہے کہ انھنے انکو لڑکپن
کی حالت میں متبنّی بنایا تھا **حدیث** کی ہمسے محمد بن عثمان کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسے نے سالم خیاط سے
انھنے حسن سے انھنے ابی ہریرہ سے کہا انھنے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مدح کرنے والوں کے منھ میں مٹی ڈالیں
یہ حدیث طریق ابی ہریرہ سے غریب ہے۔ **باب** مومن کی صحبت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے
عبداللہ بن مبارک نے حیوہ بن شریح سے کہا حدیث کی ہمسے سالم بن غیلان نے یہ کہ ولید بن قیس تجیبی نے خبر دی ہے اسکو کہ سنا
انھنے ابا سعید خدری سے۔ کہا سالم نے یا یہ روایت ہے ابی الہیثم سے انھنے روایت کی ابی سعید سے یہ کہ سنا انھنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرماتے نہ مصاحبت کر مگر مومن کی اور چاہیے کہ نہ کھائے تیرا کھانا مگر متقی۔[1] اس حدیث کو ہم صرف اسی طریق سے
پہچانتے ہیں **باب** مصیبت پر صبر کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب
سے انھنے سعد بن سنان سے انھنے انس سے کہا انھنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالی کسی اپنے بندے
کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو دنیا میں عذاب دیتا ہے۔ اور جب کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے
عذاب بسبب اسکے گناہوں کے دور رکھتا ہے یہانتک کہ قیامت کے دن اسکو پورا بدلہ دے اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ذکر فرمایا آپ نے بہت جزا ساتھ بہت مصیبت کے ہے یعنے مصیبت کے موافق اجر ملیگا اور اللہ تعالی جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہے تو
انکی آزمائش کرتا ہے سو جو کوئی اس مصیبت میں راضی ہوا تو اسکے لیے رضا ہے اور جو کوئی ناراض ہوا تو اسکے لیے عذاب ہے۔ یہ حدیث اس
وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے اعمش سے کہا سنا
میں نے ابا وائل سے کہ حدیث کرتا تھا کہتا تھا کہ کہا ہے عائشہ رضی نے میں نے کسی شخص پر تکلیف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے زیادہ نہیں دیکھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے عاصم سے انھنے مصعب بن سعد سے

[1] ف مترجم: سوا اسکے فرمایا کہ جیسی صحبت اعلی ہو ویسے ہی آدمی کا حال ہوتا ہے اگر ... سے آدمی کھانے میں شریک ہوتے رہیں تو آہستہ آہستہ انھیں کی رنگین جاری ہو جاویگی ۱۲

عن ابيه قال قلت يا رسول الله اى الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلى الرجل على حسب دينه فان كان في
دينه صلبا اشتد بلاءه وان كان في دينه رقة ابتلى على قدر دينه فما يبرح البلاء بالعبد حتى يتركه يمشي على الارض وما عليه
خطيئة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا يزيد بن زريع عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة في نفسه وولده وماله حتى يلقى الله وما عليه خطيئة هذا حديث
حسن صحيح وفي الباب عن ابي هريرة واخت حذيفة بن اليمان **باب** ما جاء في ذهاب البصر **حدثنا** عبد الله بن معاوية
الجمحي نا عبد العزيز بن مسلم نا ابو ظلال عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقول اذا اخذت
كريمتي عبدي في الدنيا لم يكن له جزاء عندي الا الجنة وفي الباب عن ابي هريرة وزيد بن ارقم هذا حديث حسن غريب من
هذا الوجه وابو ظلال اسمه هلال **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا سفيان عن الاعمش عن ابي صالح عن
ابي هريرة يرفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله عز وجل من اذهبت حبيبتيه فصبر واحتسب لم ارض له ثوابا دون
الجنة وفي الباب عن عرباض بن سارية هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن حميد الرازي ويوسف بن موسى القطان
البغدادي قالا نا عبد الرحمن بن مغراء ابو زهير عن الاعمش عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يود اهل العافية يوم القيامة حين يعطى اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم كانت قرضت في الدنيا بالمقاريض هذا حديث غريب
لا نعرفه بهذا الاسناد الا من هذا الوجه وقد روى بعضهم هذا الحديث عن الاعمش عن طلحة بن مصرف عن مسروق
شيئا من هذا **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا يحيى بن عبيد الله قال سمعت ابي يقول

انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ میں نے کہا یا رسول اللہ کون شخص بڑی سخت مصیبت میں لوگوں سے فرمایا آپ نے پیغمبر پھر جو ان کے بعد بہتر ہیں پھر جو ان کے بعد بہتر ہیں
آدمی اپنے دین کے موافق آزمائش کیا جاتا ہے سو اگر اسکے دین میں پختگی ہو تو وہ سخت ہوتا ہے مصیبت میں اور اگر اسکے دین میں ضعف ہو تو اپنے
دین کے موافق آزمائش کیا جاتا ہے سو ہمیشہ رہتی ہے مصیبت ساتھ بندے کے یہاں تک کہ چھوڑتی ہے اسکو اس حالت میں کہ چلتا ہے زمین
پر اور اسپر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے
محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتی ہے مصیبت ساتھ
مومن مرد اور مومنہ عورت کے اسکی جان اور اولاد اور مال میں یہاں تک کہ ملتا ہے اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں کہ اُسپر کوئی گناہ نہیں
رہتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور حذیفہ بن یمان کی بہن سے **باب** آنکھوں کے جانے کے
بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے ابو ظلال نے
انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جب میں کسی اپنے بندے کی دنیا میں دو آنکھیں لیلیتا
ہوں یعنی اسکو نابینا کر دوں تو اُسکے لیے بدلہ میرے پاس سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور زید
بن ارقم سے یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور ابو ظلال کا نام ہلال ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے
عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے اسکو آنحضرت کی طرف مرفوع کیا ہے کہا
آپ نے فرمایا ہے اللہ غالب اور بزرگ کہ میں جسکی دونوں آنکھیں لیلیوں اور وہ صبر کرے اور ثواب جانے تو میں اسکے واسطے سوائے جنت کے
اور کسی ثواب دینے میں راضی نہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے عرباض بن ساریہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن
حمید رازی اور یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مغراء بیٹے ابو زہیر نے اعمش سے انہوں نے
ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عافیت والے لوگ قیامت کے دن دوست رکھیں گے جب کہ مصیبت
والے ثواب دیے جائینگے کاش کہ ہمارے چمڑے دنیا میں مقراضوں کے ساتھ کاٹے جاتے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو اس اسناد
سے مگر اس وجہ سے اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو اعمش سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ اس سے **حدیث**
کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن عبید اللہ نے کہا میں نے سنا اپنے باپ سے کہتا تھا

سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد يموت الا ندم قالوا وما ندامته يا رسول الله قال ان
كان محسنا ندم ان لا يكون ازداد وان كان مسيئا ندم ان لا يكون نزع هذا حديث انما نعرفه من هذا الوجه ويحيى
بن عبيد الله قد تكلم فيه شعبة **حدثنا** سويد نا ابن المبارك نا يحيى بن عبيد الله قال سمعت ابي يقول سمعت
ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج في آخر الزمان رجال يختلون الدنيا بالدين يلبسون
للناس جلود الضأن من اللين السنتهم احلى من السكر وقلوبهم قلوب الذئاب يقول الله ابي يغترون ام علي يجترئون
فبي حلفت لابعثن على اولئك منهم فتنة تدع الحليم منهم حيرانا وفي الباب عن ابن عمر **حدثنا** احمد بن سعيد
الدارمي نا محمد بن عباد نا حاتم بن اسمعيل نا حمزة بن ابي محمد عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال ان الله تعالى قال لقد خلقت خلقا السنتهم احلى من العسل وقلوبهم امر من الصبر فبي حلفت لاتيحنهم فتنة
تدع الحليم منهم حيرانا افبي يغترون ام علي يجترئون هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عمر لا نعرفه الا من
هذا الوجه **باب** ما جاء في حفظ اللسان **حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابن المبارك ح وثنا سويد بن نصر نا
عبد الله بن المبارك عن يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عن ابي امامة عن عقبة بن عامر
قال قلت يا رسول الله ما النجاة قال املك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك على خطيئتك هذا حديث حسن صحيح
حدثنا محمد بن موسى البصري نا حماد بن زيد عن ابي الصهباء عن سعيد بن جبير عن ابي سعيد الخدري
رفعه قال اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانما نحن بك

سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرتا ہے وہ قیامت کے دن شرمندہ ہوگا کہا لوگوں نے
اور کیا ہے ندامت اسکی یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اگر وہ نیکوکار ہوگا تو اسلئے شرمندہ ہوگا کہ کیوں نہ زیادہ ہوا نیکی میں اور اگر وہ مجرم ہوا
تو اسلئے شرمندہ ہوگا کہ کیوں نہ باز رہا (اپنے نفس کو روکا ہوتا گناہ سے) یہ حدیث کو ہم صرف اسی وجہ سے پہچانتے ہیں اور یحیی بن
عبید اللہ کے حق میں شعبہ نے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن عبید اللہ
نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے کہتا سنا میں نے ابا ہریرہ سے کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ
نکلیں گے کہ دنیا کو ساتھ دین کے فریب دینگے یعنی خرید کرینگے لوگوں کے واسطے دنبوں کی پوستینیں پہنیں گے نرمی سے زبانیں انکی شکر سے
زیادہ میٹھی یعنی نیک اخلاق سے لوگوں سے پیش آوینگے اور دل انکے بھیڑیوں کے سے ہونگے فرماتا ہے اللہ کیا وہ میرے ساتھ
فریب کرتے ہیں یا مجھپر دلیری کرتے ہیں پس میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ انپر ایسا فتنہ انہیں سے پیدا کرونگا کہ انہیں سے عالم عاقل
کو حیران کر دیگا اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن سعید دارمی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عباد نے
کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے حمزہ بن ابی محمد نے عبد اللہ بن دینار سے انہنے ابن عمر سے انہنے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے میں نے ایک ایسی خلقت پیدا کی ہے کہ زبانیں انکی شہد سے میٹھی ہیں اور دل انکے صبر سے
زیادہ کڑوے ہیں سو میں اپنی قسم کھاتا ہوں کہ انہیں ایک ایسا فتنہ برپا کرونگا کہ عالم عاقل کو انہیں سے حیران کر دیگا سو وہ میرے ساتھ
فریب کرتے ہیں یا مجھپر دلیری کرتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق ابن عمر سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب**
زبان کی نگاہداشت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ح اور حدیث کی ہمسے سوید بن نصر
نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے یحیی بن ایوب سے انہنے عبید اللہ بن زحر سے انہنے علی بن یزید سے انہنے قاسم سے انہنے ابی امامہ
سے انہنے عقبہ بن عامر سے کہا انہنے میں نے کہا یا رسول اللہ نجات کس طرح ہوگی فرمایا آپنے اپنی زبان کو اپنے اوپر بند رکھ اور چاہیے کہ گھر تیرا ہی
تجھے کافی ہو یعنی گھر سے باہر مت جا اور اپنے گناہوں پر رویا کر یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن موسی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد
بن زید نے ابی صہبا سے انہنے سعید بن جبیر سے انہنے ابی سعید خدری سے انہنے اسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا آپنے جب ابن آدم صبح کرتا ہے
تو تمام اعضا زبان کے آگے عاجزی کرتے ہیں اور کہتے ہیں ڈر اللہ سے ہمارے واسطے اسلیئے کہ ہم تیرے ساتھ متعلق ہیں

إن تستقيموا استقمتم وإن تعوجوا اعوججتم حدثنا صالح بن عبد الله نا أبو أسامة عن حماد بن زيد نحوه ولم يرفعه وهذا أصح من حديث محمد بن موسى هذا حديث لا نعرفه إلا من حديث حماد بن زيد وقد رواه غير واحد عن حماد بن زيد ولم يرفعوه **حدثنا** محمد بن عبد الأعلى الصنعاني نا عمر بن علي المقدمي عن أبي حازم عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يتوكل لي ما بين لحييه وما بين رجليه أتوكل له بالجنة وفي الباب عن أبي هريرة و ابن عباس هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** أبو سعيد الأشج نا أبو خالد الأحمر عن ابن عجلان عن أبي حازم عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وقاه الله شر ما بين لحييه وشر ما بين رجليه دخل الجنة هذا حديث حسن صحيح وأبو حازم الذي روى عن سهل بن سعد هو أبو حازم الزاهد مدني واسمه سلمة بن دينار وأبو حازم الذي روى عن أبي هريرة اسمه سلمان الأشجعي مولى عزة الأشجعية وهو كوفي **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن معمر عن الزهري عن عبد الرحمن بن ماعز عن سفيان بن عبد الله الثقفي قال قلت يا رسول الله حدثني بأمر أعتصم به قال قل ربي الله ثم استقم قلت يا رسول الله ما أخوف ما تخاف علي فأخذ بلسان نفسه ثم قال هذا هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن سفيان بن عبد الله الثقفي **حدثنا** أبو عبد الله محمد بن أبي ثلج البغدادي صاحب أحمد بن حنبل نا علي بن حفص نا إبراهيم بن عبد الله بن حاطب عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فإن كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة للقلب وإن أبعد الناس من الله القلب القاسي **حدثنا** أبو بكر بن أبي النضر

سو اگر تو قائم رہے تو ہم بھی قائم رہیں گے یعنی اگر تو دوڑنے سے باز رہے ہم رکنے سے باز رہیں گے اور اگر تو ٹھہری رہے ہم بھی ٹھہرے رہیں گے۔ **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے حماد بن زید سے مثل اس کے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ محمد بن موسیٰ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق حماد بن زید سے اور روایت کیا ہے اسکو کئی ایک نے حماد بن زید سے اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن علی مقدمی نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے لیے اس چیز کا ضامن ہوگا جو درمیان اُسکے دونوں جبڑوں کے ہے اور اس چیز کا جو درمیان اسکے دو پاؤں کے ہے تو میں اُسکے لیے جنت کا ضامن ہوتا ہوں اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خالد احمر نے ابن عجلان سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس چیز کی برائی سے بچا دے جو درمیان اُسکی دونوں ڈاڑھوں کے ہے یعنی زبان اور اس چیز کی برائی سے جو درمیان اسکے دو پاؤں کے ہے یعنی فرج تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہ ابو حازم کہ جنہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے وہ ابو حازم زاہد مدنی ہیں اور نام اُنکا سلمہ بن دینار ہے اور وہ ابو حازم کہ جنہوں نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے نام اُنکا سلمان اشجعی ہے جو مولیٰ عزہ اشجعیہ ہیں اور وہ کوفی ہیں۔ **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبد الرحمن بن ماعز سے انہوں نے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہا انہوں نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے آپ ایسی حدیث بیان کیجیے کہ میں اس سے چنگل مارے رہوں فرمایا آپ نے کہہ میرا رب اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہ کہا اُنہوں نے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز زیادہ خوفناک ہے جس کا آپکو مجھ پر ڈر ہے سو آپ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا وہ یہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے مروی ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن ابی ثلج بغدادی نے جو شاگرد احمد بن حنبل کا ہے کہا حدیث کی ہم سے علی بن حفص نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے ذکر اللہ کے بہت باتیں نہ کرو اس لیے کہ بہت کلام کرنا بغیر ذکر اللہ کے دل کا سخت کرنے والا ہے اور بہت بعید لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ دل ہے جو سخت ہو۔ **حدیث** کی ہم سے ابو بکر بن ابی نضر نے

ملہ حق زبان کا اصل سے کہ حرام سے رکے [illegible]

نا ابو النضر عن ابراهيم بن عبد الله بن حاطب عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا
حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابراهيم بن عبد الله بن حاطب **حدثنا** محمد بن بشار وغير واحد قالوا نا
محمد بن يزيد بن خنيس المكي قال سمعت سعيد بن حسان المخزومي قال حدثتني ام صالح عن صفية بنت شيبة عن ام حبيبة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كلام ابن آدم عليه لا له الا امر بمعروف او نهي عن المنكر او ذكر الله
هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن يزيد بن خنيس **باب حدثنا** محمد بن بشار نا جعفر بن عون نا
ابو العميس عن عون بن ابي جحيفة عن ابيه قال آخى رسول الله صلى الله عليه وسلم بين سلمان وبين ابي الدرداء فزار سلمان ابا الدرداء
فرأى ام الدرداء متبذلة فقال ما شأنك متبذلة قالت ان اخاك ابا الدرداء ليس له حاجة في الدنيا قالت فلما جاء ابو الدرداء
قرب طعاما فقال كل فاني صائم قال ما انا بآكل حتى تأكل قال فاكل فلما كان الليل ذهب ابو الدرداء ليقوم فقال له سلمان
نم فنام ثم ذهب ليقوم فقال له نم فنام فلما كان عند الصبح قال له سلمان قم الآن فقاما فصليا فقال ان لنفسك عليك حقا
ولربك عليك حقا ولضيفك عليك حقا وان لاهلك عليك حقا فاعط كل ذي حق حقه فأتيا النبي صلى الله عليه وسلم فذكرا
ذلك له فقال صدق سلمان هذا حديث صحيح وابو العميس اسمه عتبة بن عبد الله وهو اخو عبد الرحمن بن عبد الله
المسعودي **باب حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن عبد الوهاب بن الورد عن رجل من اهل المدينة
قال كتب معاوية الى عائشة ان اكتبي الي كتابا توصيني فيه ولا تكثري علي قال فكتبت عائشة الى معاوية

کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب سے اُسنے عبد اللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مثل اسکے بالمعنے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسکو طریق ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار
اور غیرہ نے کہا غیر واحد نے حدیث کی ہمسے محمد بن یزید بن خنیس مکی نے کہا سنا مین نے سعید بن حسان مخزومی سے کہا حدیث کی مجھے
ام صالح نے صفیہ بنت شیبہ سے اُسنے ام حبیبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
بولنا ابن آدم کا اسپر وبال ہے اسکے لیے نفع نہین مگر امر کرنا ساتھ نیکی کے یا منع کرنا برے کامون سے یا اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنا یہ حدیث
حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق محمد بن یزید بن خنیس سے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث
کی ہمسے جعفر بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے ابو العمیس نے عون بن ابی جحیفہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے درمیان سلمان اور ابو الدرداء کے مواخات بنادی یعنے ایک کو دوسرے کا بھائی بنادیا سو سلمان ابو الدرداء
کی زیارت کو آیا اور ام الدرداء کو خراب حال مین دیکھکر کہا کیا تیرا حال ہے کہا اُسنے تیرے بھائی ابو الدرداء کو دنیا مین کوئی حاجت
نہین کہا اُسنے سو جب ابو الدرداء آیا تو اُسنے اُسکے آگے کھانا رکھا اور کہا آپ کھائیے مین روزہ دار ہون کہا اُسنے مین تو کھانے کا
نہین جبتک کہ آپ کھائین کہا راوی نے سو اُسنے کھایا پھر جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز تہجد کے لیے اُٹھنے لگا تو اُسکو
سلمان نے کہا سو رہو سو وہ سو گیا پھر اُٹھنے لگا تو اُسنے اس سے کہا سو رہو سو وہ سو گیا پھر جب صبح کا وقت قریب ہوا تو اُس
سے سلمان نے کہا اب کھڑا ہو پس وہ دونون کھڑے ہوے اور نماز پڑھی اور سلمان نے اُس سے کہا بیشک تیرے
نفس کا تجھپر حق ہے اور تیرے رب کا تجھپر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھپر حق ہے اور تیری عورت کا تجھپر حق ہے سو تو ہر ایک
صاحب حق کو اُسکا حق دے یعنے ہر ایک صاحب حق کا حق ادا کر پھر وہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
اور آپ کے پاس اُن دونون نے اس امر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا سچ کہا ہے سلمان نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو العمیس کا
نام عتبہ بن عبد اللہ ہے اور وہ بھائی عبد الرحمن بن عبد اللہ مسعودی کا ہے **باب حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے
عبد اللہ بن مبارک نے عبد الوہاب بن ورد سے اُسنے ایک مرد سے جو اہل مدینہ سے تھا کہا اُسنے حضرت معاویہ نے حضرت عائشہ کیطرف لکھا
میری طرف کوئی ایسا خط لکھیے جسمین میرے لیے وصیت ہو اور مجھپر زیادہ مت کرو کہا راوی نے پس حضرت عائشہ نے معاویہ کیطرف لکھا

ف یعنے اسکو میری طرف بھیجو وجہ ممنون میں یا بیچ وصیت کئین کے

سلم عليك أما بعد فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من التمس رضاء الله بسخط الناس كفاه الله مؤنة الناس ومن التمس رضاء الناس بسخط الله وكله الله إلى الناس والسلام عليك **حدثنا** محمد بن يحيى حدثنا محمد بن يوسف عن سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أنها كتبت إلى معاوية فذكر الحديث بمعناه ولم يرفعه **باب** ما جاء في شأن الحساب والقصاص **حدثنا** هناد حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن خيثمة عن عدي بن حاتم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من رجل إلا سيكلمه ربه يوم القيامة وليس بينه وبينه ترجمان ثم ينظر أيمن منه فلا يرى شيئا إلا شيئا قدمه ثم ينظر أشأم منه فلا يرى شيئا إلا شيئا قدمه ثم ينظر تلقاء وجهه فتستقبله النار قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استطاع منكم أن يقي وجهه النار ولو بشق تمرة فليفعل **حدثنا** أبو السائب حدثنا وكيع يوما بهذا الحديث عن الأعمش فلما فرغ وكيع من هذا الحديث قال من كان ههنا من أهل خراسان فليحتسب في إظهار هذا الحديث بخراسان **قال** أبو عيسى لأن الجهمية ينكرون هذا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** حميد بن مسعدة حدثنا حصين بن نمير أبو محصن حدثنا حسين بن قيس الرحبي حدثنا عطاء بن أبي رباح عن ابن عمر عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تزول قدما ابن آدم يوم القيامة من عند ربه حتى يسأل عن خمس عن عمره فيم أفناه وعن شبابه فيم أبلاه وعن ماله من أين اكتسبه وفيم أنفقه وماذا عمل فيما علم هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم

سلام علیک اما بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے جو اللہ تعالیٰ کی رضا لوگوں کے غصے میں چاہے تو اللہ تعالیٰ اسکو لوگوں کی سختی سے کافی ہوتا ہے اور جو کوئی لوگوں کی رضا اللہ تعالیٰ کے غصے میں چاہے تو اللہ تعالیٰ اسکو لوگوں کے سپرد کرتا ہے۔ والسلام علیک **حدیث** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے سفیان سے اُسنے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُسنے معاویہ کی طرف لکھا پس اسنے حدیث کو اُسکے بالمعنی ذکر کیا اور اسکو مرفوع نہیں کیا **باب** حساب اور قصاص کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے خیثمہ سے اُسنے عدی بن حاتم سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں مگر کہ اس سے قیامت میں خدا کلام کریگا اسطرح پر کہ اسکے اور خدا کے درمیان کوئی مترجم نہیں ہوگا یعنی وہ بلا واسطہ خدا کلام کریگا پھر نظر کریگا داہنے کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا۔ اور نظر کریگا اپنے بائیں کو تو نہ دیکھے گا مگر اپنے اعمال جو آگے کر چکا پھر اپنے آگے نظر کریگا تو اُسکے سامنے آگ آئیگی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تم میں سے یہ طاقت رکھتا ہو کہ اپنے منہ کو آگ سے بچائے اگرچہ ساتھ آدھی کھجور کے ہو تو چاہیے کہ کرے **حدیث** کی ہمسے ابو السائب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے ایک دن یہ حدیث اعمش سے پس جب وکیع اس حدیث سے فارغ ہوا تو کہنے لگا جو کوئی شخص یہاں اہل خراسان سے ہو تو چاہیے کہ وہ اس حدیث کو خراسان میں ظاہر کرنے کو ثواب جانے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ اسلیے کہ جہمیہ اس حدیث کا انکار کرتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حصین بن نمیر یعنی ابو محصن نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن قیس رحبی نے کہا حدیث کی ہمسے عطاء بن ابی رباح نے ابن عمر سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابن آدم کے دونوں پاؤں اپنے رب سے قیامت کے دن دور نہیں ہونگے یہاں تک کہ پانچ چیزوں سے سوال نہ کیا جاوے یعنی جبتک پانچ چیزوں کا جواب نہ دے لیگا تب تک رب کے سامنے سے دور نہیں ہوگا۔ ایک عمر سے کہ کس میں اسنے اسکو برباد کیا اور جوانی سے کہ کس میں اسکو پرانا کیا یعنی قوت کو کہاں صرف کیا اور مال سے کہ کہاں سے اسکو حاصل کیا اور کس چیز میں اسکو خرچ کیا اور کیا عمل کیا جسمیں اسکو سکھایا یعنی علم حاصل کرکے کیا عمل کیا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو بواسطہ ابن مسعود کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف یعنی وہ ساعت وقت ہر ایک مسلمان کے سامنے آنیوالا ہے کہ خدا بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائیں جانب اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ ہوگی پھر حضرت نے اس ہولناک وقت کے بچاؤ کی تدبیر بتلائی یعنی صدقہ اگرچہ آدھا چھوارا ہو اگر یہ بھی نہ ہو تو ایک نیک بات سے مسلمان کے دل کو خوش کردے معلوم ہوا کہ خیرات کو دوزخ سے بچانے کی بڑی تاثیر ہے

…من حديث حسين بن قيس وحسين يضعف في الحديث وفي الباب عن ابي برزة وابي سعيد **حدثنا**
عبد الله بن عبد الرحمن نا الاسود بن عامر نا ابو بكر بن عياش عن الاعمش عن سعيد بن عبد الله بن جريج عن ابي برزة
الاسلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزول قدما عبد حتى يسأل عن عمره فيما افناه وعن علمه فيم فعل
وعن ماله من اين اكتسبه وفيم انفقه وعن جسمه فيم ابلاه هذا حديث حسن صحيح وسعيد بن عبد الله بن جريج
هو مولى ابي برزة الاسلمي وابو برزة الاسلمي اسمه نضلة بن عبيد **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن
العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتدرون من المفلس قالوا المفلس
فينا يا رسول الله من لا درهم له ولا متاع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المفلس من امتي من ياتي يوم القيامة بصلوة
وصيام وزكوة ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا واكل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا فيقعد فيقتص
هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنيت حسناته قبل ان يقتص ما عليه من الخطايا اخذ من خطاياهم
فطرح عليه ثم طرح في النار هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد ونصر بن عبد الرحمن الكوفي قالا نا المحاربي عن ابي خالد
يزيد بن عبد الرحمن عن زيد بن ابي انيسة عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
رحم الله عبدا كانت لاخيه عنده مظلمة في عرض او مال فجاءه فاستحله قبل ان يؤخذ وليس ثم دينار ولا درهم

مگر طریق حسین بن قیس سے اور حسین حدیث میں ضعیف ہیں اور اس باب میں روایت ہے ابی برزہ اور ابی سعید سے۔ **حدیث** کی ہمسے
عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے اعمش سے اُنہوں نے سعید بن عبد اللہ
بن جریج سے اُنہوں نے ابی برزہ اسلمی سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دور ہونگے پاؤں بندے کے یہاں تک کہ سوال کیا
جاوے اپنی عمر سے کہ کس چیز میں اسکو برباد کیا اور اپنے علم سے کہ کس چیز میں اسکو خرچ کیا اور مال سے کہ کہاں سے اسکو حاصل کیا اور
کس چیز میں اسکو خرچ کیا اور جسم سے کہ کس چیز میں اسکو پرانا کیا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبد اللہ بن جریج وہ مولی ابی برزہ اسلمی کا
ہیں اور ابو برزہ اسلمی کا نام نضلہ بن عبید ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے
اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے صحابہ نے کہا
یا رسول اللہ ہم میں مفلس وہ ہے کہ جسکے پاس نہ درہم ہے نہ اسباب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مفلس میری امت کا
حقیقت میں وہ ہے جو قیامت کے دن آوے نماز اور روزہ اور زکوۃ لیکر اور آوے اس حالت میں کہ کسی کو گالی دی اور کسی کو
تہمت کاری کا عیب لگایا اور کسی کا مال کھایا اور کسی کی خونریزی کی اور کسی کو مارا پس وہ شخص بٹھایا جاویگا اور اسکی نیکیوں سے
اس مظلوم کو دلایا جاویگا اور دوسرے مظلوم کو دلایا جاویگا سو اگر اس قصاص کے ادا ہونے سے پہلے جو اسپر واجب ہے وہ اسکی
نیکیاں فنا ہو گئیں تو ان مظلوموں کے گناہ لیے جاوینگے اور اسپر ڈالے جائینگے پھر وہ دوزخ میں ڈالا جاویگا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
حدیث کی ہمسے ہناد اور نصر بن عبد الرحمن کوفی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محاربی نے ابی خالد یعنی یزید بن عبد الرحمن
سے اُنہوں نے زید بن ابی انیسہ سے اُنہوں نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت
کرے اللہ تعالی اس بندے پر کہ جسکے بھائی کے اسکے پاس ظلم ہوں عزت یا مال میں پھر وہ اسکے پاس آوے اور پکڑے جانے سے
پہلے انکو حلال کرائے اور نہیں تو پکڑا جاویگا یعنی قیامت میں دینار اور نہ درہم

ف معلوم ہوا کہ مسلمان کی عزت اور غیبت ان حقوق العباد کے بدلے دی جاویں گی اور اگر نیکیاں تمام ہو گئیں اور لوگوں کے حق زیادہ ہوئے تو ان کے گناہ ظالم کی گردن پر
ڈالے جاوینگے تو جب نیکیاں ہی نہیں اور گناہ کا بوجھ گردن پر رہے تو حقیقت میں یہی شخص آخرت کا مفلس ٹھہرا اگرچہ دنیا میں نہایت مالدار ہو۔ اس حدیث میں [illegible]
[illegible] اللہ تعالی [illegible] رحمت کرے کہ جسکے پاس بیٹھے بھائی مسلمان کی چیزیں
ظلم [illegible] کیا ہو [illegible] قیامت کا حساب [illegible] معافی کرالی [illegible] دینار اور
درہم [illegible] نیکیاں [illegible] دیجاویگا

فإن كانت له حسنات أخذ من حسناته وإن لم يكن له حسنات حملوا عليه من سيئاتهم هذا حديث حسن صحيح
وقد روى مالك بن أنس عن سعيد المقبري عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **حدثنا** قتيبة
نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لتؤدن
الحقوق إلى أهلها حتى تقاد الشاة الجلحاء من الشاة القرناء وفي الباب عن أبي ذر وعبد الله بن أنيس حديث أبي هريرة
حديث حسن صحيح **باب حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك نا عبد الرحمن بن يزيد بن جابر ثني سليم بن عامر
نا المقداد صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا كان يوم القيامة
أدنيت الشمس من العباد حتى تكون قيد ميل أو اثنين قال سليم بن عامر لا أدري أي الميلين عنى أمسافة الأرض
أم الميل الذي يكحل به العين قال فتصهرهم الشمس فيكونون في العرق بقدر أعمالهم فمنهم من يأخذه إلى عقبيه
ومنهم من يأخذه إلى ركبتيه ومنهم من يأخذه إلى حقويه ومنهم من يلجمه إلجاما فرأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يشير بيده إلى فيه أي يلجمه إلجاما وفي الباب عن أبي سعيد وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
أبو زكريا يحيى بن درست البصري نا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال حماد وهو عندنا مرفوع يوم
يقوم الناس لرب العالمين قال يقومون في الرشح إلى أنصاف آذانهم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
هناد نا عيسى بن يونس عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ما جاء في شأن
الحشر **حدثنا** محمود بن غيلان نا أبو أحمد الزبيري نا سفيان عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن
جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيامة حفاة عراة غرلا

پس اگر اسکی نیکیاں ہونگی تو اسکی نیکیوں میں سے دی جاویں گی اور اگر اسکی نیکیاں نہ ہوں گی تو اُن پر انکی برائیوں کا بوجھ رکھا جاویگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور روایت کیا ہے اسکو مالک بن انس نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث**
کی بیان کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی بیان کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمن سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور پورے دیے جاوینگے حقوق انکے اہل کیطرف یہانتک کہ بے سینگ بکری کا قصاص لیا جاوے گا سینگ
والی سے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر اور عبداللہ بن انیس سے رضی اللہ عنہما۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے **باب حدیث**
کی بیان سوید بن نصر نے کہا حدیث کی بیان ابن مبارک نے کہا حدیث کی بیان عبدالرحمن بن یزید بن جابر نے کہا حدیث کی بیان سلیم بن
عامر نے کہا حدیث کی بیان مقداد نے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحب ہیں کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے جب قیامت کا دن ہوگا تو آفتاب بندوں کے نزدیک کیا جاویگا یہانتک کہ ایک یا دو میل کے برابر ہوگا کہا سلیم بن عامر نے
میں نہیں جانتا کہ آپ کی میل سے کیا مراد ہے کیا زمین کی مسافت یا وہ میل مراد ہے جس سے آنکھوں میں سرمہ لگاتے ہیں پھر جلاویگا تو آفتاب سو وہ
موافق اپنے اپنے عملوں کے پسینے میں غرق ہونگے سو بعض کو تو اُسکے ٹخنوں تک پکڑا ہوگا اور کسیکو گھٹنوں تک پکڑا ہوگا اور کسیکو کمر تک پکڑا
ہوگا اور کسیکو اُسنے لگام دی ہوگی یعنی منہ تک پہونچا ہوگا راوی کہتا ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے دست مبارک
سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارت کرتے تھے یعنی منہ کو اپنے ہاتھ سے گویا یہ بیان فرماتے تھے کہ اسطرح سے اُسکے منہ کو
پسینہ کی لگام دیجاویگی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن عمر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی بیان ابو زکریا یحییٰ بن درست
بصری نے کہا حدیث کی بیان حماد بن زید نے ایوب سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا حماد نے یہ ہمارے نزدیک مرفوع ہے جسدن کھڑے
ہوں گے لوگ سامنے رب العالمین کے کہا کھڑے ہونگے پسینے میں نصف کانوں تک۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی بیان کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی بیان کی ہم سے عیسی
بن یونس نے ابن عون سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** بیچ حشر کی شان کے
حدیث کی بیان محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی بیان ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی بیان سفیان نے مغیرہ بن نعمان سے اُنہوں نے
سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے آدمی قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ اُٹھائے جاوینگے

هذا حديث حسن صحيح ورواه ايوب الصحاح عن ابن ابي مليكة **باب منه حدثنا** سويد نا ابن المبارك نا اسمعيل
بن مسلم عن الحسن وقتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجاء بابن آدم يوم القيامة كأنه بذج فيوقف بين
يدي الله تعالى فيقول له اعطيتك وخولتك وانعمت عليك فماذا صنعت فيقول جمعته وثمرته وتركته اكثر ما كان فارجعني
آتك به كله فيقول له ارني ما قدمت فيقول يا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر ما كان فارجعني آتك به كله فاذا عبد لم يقدم
خيرا فيمضي به الى النار **قال** ابو عيسى وقد روى هذا الحديث غير واحد عن الحسن قوله ولم يسندوه واسمعيل
بن مسلم يضعف في الحديث وفي الباب عن ابي هريرة وابي سعيد الخدري **حدثنا** عبد الله بن محمد الزهري
البصري نا مالك بن سعير ابو محمد الكوفي التميمي نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة وعن ابي سعيد قالا قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يؤتى بالعبد يوم القيامة فيقول له الم اجعل لك سمعا وبصرا ومالا وولدا وسخرت لك الانعام والحرث
وتركتك ترأس وتربع فكنت تظن انك ملاقي يومك هذا فيقول لا فيقول له اليوم انساك كما نسيتني هذا حديث صحيح غريب ومعنى
قوله اليوم انساك كما نسيتني اليوم اتركك في العذاب وكذا فسر بعض اهل العلم هذه الآية فاليوم ننساهم قالوا معناه
اليوم نتركهم في العذاب **باب منه حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله نا سعيد بن ابي ايوب نا يحيى بن ابي سليمان عن
سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ تحدث اخبارها قال اتدرون ما اخبارها
قالوا الله ورسوله اعلم قال فان اخبارها ان تشهد على كل عبد وامة بما عمل على ظهرها ان تقول عمل كذا وكذا

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اسکو ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے سوید نے
کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن مسلم نے حسن اور قتادہ سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہا انہوں نے ابن آدم حاضر کیا جائیگا گویا کہ بھیڑ کا بچہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا کیا جائیگا پس اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا میں نے تجھے دیا اور تجھے
نعمت دی اور تجھ پر انعام کیا سو تو نے کیا کیا ہے پس وہ کہیگا میں نے اس مال کو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا میں نے اسکو زیادہ اس سے کہ پہلے تھا
سو تو مجھے دنیا میں واپس بھیج کہ میں تمام مال لیکر تیرے پاس حاضر ہوں پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا مجھے دکھلا کہ تو نے آگے کیا بھیجا پھر وہ کہیگا اے
میرے رب میں نے اسکو جمع کیا اور اسکو بڑھایا اور چھوڑا میں نے اسکو زیادہ اس سے کہ پہلے تھا سو تو مجھے واپس بھیج کہ میں تیرے پاس تمام مال لیکر حاضر
ہوں پس دیکھے گا کہ اس بندے نے کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی ہوگی سو وہ آگ کی طرف بھیجا جاویگا کہا ابو عیسیٰ نے اور اس حدیث کو کئی ایک نے حسن سے
اُنکا قول روایت کیا ہے اور اسکو اُنہوں نے مسند نہیں کہا اور اسمٰعیل بن مسلم حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ
اور ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہما **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن محمد زہری بصری نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن سعیر نے ابو محمد کوفی تمیمی
نے کہا حدیث کی ہم سے اعمش نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے کہا دونوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بندہ قیامت
کے دن لایا جائیگا پس اللہ تعالیٰ اُس سے کہیگا کیا میں نے تیرے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد نہیں بنائی اور تیرے لئے چارپائے اور کھیتی کو مسخر
نہیں کیا اور چھوڑا میں نے تجھکو اس حالت میں کہ تو سردار بنا ہوا تھا اور چوتھائی مال کی لیتا تھا [illegible] چوتھائی مال کی بسبب
سرداری کے وصول کرتا تھا جیسا کہ جاہلیت کے زمانہ کی رسم تھی سو تو اس دن کی ملاقات کا گمان کرتا تھا وہ کہیگا نہیں پس اللہ تعالیٰ اس سے
کہیگا آج کے دن میں تجھے بھول جاؤنگا جیسا کہ تو نے مجھے بھلا دیا تھا یہ حدیث صحیح غریب ہے اور معنے قولہ الیوم انساک کما نسیتنی کے یہ ہیں کہ آج کے
دن میں تجھے عذاب میں چھوڑ دونگا اور ایسا ہی بعض اہل علم نے اس آیت کی تفسیر کی فالیوم ننساہم کہا انہوں نے معنے اسکے یہ ہیں آج کے
دن چھوڑینگے ہم انکو عذاب میں **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ نے کہا حدیث کی
ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن ابی سلیمان نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے یہ آیت پڑھی یومئذ تحدث اخبارہا یعنی اس دن بیان کرے گی خبریں اپنی فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو کہ اسکی یعنی زمین کی خبریں کیا ہیں کہا لوگوں
نے اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے خبریں اسکی یہ ہیں کہ ہر ایک مرد اور عورت پر گواہی دیگی ساتھ اُس چیز کے کہ جو کیا اُسنے اسکی
پیٹھ پر عمل کیا ہو یہ کہے گی اُسنے فلاں فلاں عمل کیا فلاں فلاں

في يوم كذا وكذا قال بهذا امرها هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء في الصور **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا سليمان التيمي عن اسلم العجلي عن بشر بن شغاف عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما الصور قال قرن ينفخ فيه هذا حديث حسن صحيح وقد رواه غير واحد عن سليمان التيمي ولا نعرفه الا من حديثه **حدثنا** سويد نا عبد الله نا خالد ابو العلاء عن عطية عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واستمع الاذن متى يؤمر بالنفخ فينفخ فكان ذلك ثقل على اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فقال لهم قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل على الله توكلنا هذا حديث حسن وقد روى من غير وجه هذا الحديث عن عطية عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **باب** ما جاء في شأن الصراط **حدثنا** علي بن حجر نا علي بن مسهر عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شعار المؤمنين على الصراط رب سلم سلم هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن اسحق **حدثنا** عبد الله بن الصباح الهاشمي نا بدل بن المحبر نا حرب بن ميمون الانصاري ابو الخطاب نا النضر بن انس بن مالك عن ابيه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم ان يشفع لي يوم القيمة فقال انا فاعل قلت يا رسول الله فاين اطلبك قال اطلبني اول ما تطلبني على الصراط قلت فان لم القك على الصراط قال فاطلبني عند الميزان قلت فان لم القك عند الميزان قال فاطلبني عند الحوض فاني لا اخطئ هذه الثلاث المواطن هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** ما جاء في الشفاعة **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك نا ابو حيان التيمي

دیں فرمایا آپ نے ساتھ اسی کے اسنے اسکو کر دیا ہی۔ یہ حدیث حسن غریب ہی **باب** صور پھونکنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے سلیمان تیمی نے اسلم عجلی سے اُنسے بشیر بن شغاف سے اُنسے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہا اُنہنے ایک اعرابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا صور کیا چیز ہی فرمایا آپ نے ایک سینگ ہی اسمیں پھونکا جائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہی۔ اور روایت کیا اسکو کئی ایک نے سلیمان تیمی سے اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسکے طریق سے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے خالد یعنی ابو العلاء نے عطیہ سے اُنسے ابی سعید سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں کسطرح خوشی کر سکتا ہوں حالانکہ صور کے صاحب یعنی اسرافیل نے صور کو منہ میں لیا ہو پیشانی میں ڈالے ہوئے ہی اور کان حکم الٰہی سننے کو لگائے ہوئے ہی کہ کب پھونکنے کا حکم کیا جاتا ہی کہ پھونکے تو یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر گراں گذری پس انکو آنحضرت نے فرمایا کہ کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی کافی ہی ہمکو اللہ اور اللہ بہتر ہی وہ کارساز اللہ پر ہمنے توکل کیا۔ یہ حدیث حسن ہی۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے عطیہ سے مروی ہی اُنسے روایت کی ابی سعید سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** پل صراط کے حال میں **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے عبد الرحمن بن اسحق سے اُنہنے نعمان بن سعد سے اُنہنے مغیرہ بن شعبہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علامت مومنین کی پل صراط پر یہ ہوگی اے رب میرے سلامت رکھ سلامت رکھ۔ یہ حدیث غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمن بن اسحق سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن صباح ہاشمی نے کہا حدیث کی ہمسے بدل بن محبر نے کہا حدیث کی ہمسے حرب بن میمون انصاری یعنی ابو الخطاب نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن انس بن مالک نے اپنے باپ سے کہا اُنہنے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت کریں پس فرمایا آپ نے میں کرنیوالا ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ سو میں آپکو کہاں تلاش کروں فرمایا آپ نے پہلے پل پر مجھے طلب کرنا ہو تو پل صراط پر طلب کرنا میں نے کہا سو اگر میں آپکو پل صراط پر نہ پاؤں فرمایا آپ نے پھر مجھے میزان کے پاس طلب کر میں نے کہا سو اگر میں میزان کے پاس نہ پاؤں تو فرمایا آپ نے حوض کوثر کے پاس تلاش کر سو میں ان تین جگہ سے نہ خطا کرونگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہی نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **باب** شفاعت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے ابو حیان تیمی

عن ابی زرعۃ بن عمرو بن جریر عن ابی ہریرۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع فاکلہا وکانت تعجبہ فنہس منہا نہسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیامۃ ہل تدرون لم ذاک یجمع اللہ الناس الاولین والآخرین فی صعید واحد فیسمعہم الداعی وینفذہم البصر وتدنو الشمس منہم فبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون ولا یحتملون فیقول الناس بعضہم لبعض الا ترون ما قد بلغکم الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیقول الناس بعضہم لبعض علیکم بآدم فیاتون آدم فیقولون انت ابو البشر خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ وامر الملائکۃ فسجدوا لک اشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ الا تری ما قد بلغنا فیقول لہم آدم ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانہ قد نہانی عن الشجرۃ فعصیتہ نفسی نفسی نفسی اذہبوا الی غیری اذہبوا الی نوح فیاتون نوحا فیقولون یا نوح انت اول الرسل الی اہل الارض وقد سماک اللہ عبدا شکورا اشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ الا تری ما قد بلغنا فیقول لہم نوح ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانہ قد کانت لی دعوۃ دعوتہا علی قومی نفسی نفسی نفسی اذہبوا الی غیری اذہبوا الی ابراہیم فیاتون ابراہیم فیقولون یا ابراہیم انت نبی اللہ وخلیلہ من اہل الارض فاشفع لنا الی ربک الا تری ما نحن فیہ فیقول ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ وانی قد کذبت ثلاث کذبات فذکرہن ابو حیان فی الحدیث نفسی نفسی نفسی اذہبوا الی غیری

ابی زرعہ بن عمرو سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلعم کے پاس گوشت آیا اور آپ کی طرف ایک ران بھیجی گئی پس آپ نے اسکو کھایا اور گوشت آپکو پسند آتا تھا سو آپ نے اس سے دانتوں سے کاٹ کر کھایا پھر فرمایا سردار لوگوں کا ہوں دن قیامت کے کیا تم جانتے ہو کہ اسکا سبب کیا ہے (پھر آپ نے خود بیان فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ تمام لوگوں اگلوں اور پچھلوں کو صاف زمین میں جمع کریگا پس سنائی دیگا انکو پکارنے والا اور نفوذ کر جائیگی اُنکے اُنکو بیچ پکارنے والے کی آواز تمام کو سنائی دیگی اور نظر نفوذ کر جاویگی۔ اور آفتاب انکے قریب ہوگا پس لوگ بباعث غم اور سختی کے اس حد کو پہونچ جاوینگے کہ اسکی طاقت نہ رکھیں گے اور نہ اسکی برداشت کر سکیں گے پھر لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے کیا تم نہیں دیکھتے کہ کیا تکلیف پہونچی ہے کیا تم نہیں تلاش کرتے ایسے شخص کی کہ جو تمہاری سفارش تمہارے رب کے پاس کرے پھر لوگ ایک دوسرے کو کہیں گے لازم پکڑو آدم علیہ السلام کو پھر حضرت آدم کے پاس آئینگے اور کہیں گے آپ تمام آدمیوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور حکم کیا فرشتوں کو سو انہوں نے آپکو سجدہ کیا ہماری سفارش کیجئے اپنے رب کے پاس کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں آپ نہیں دیکھتے کہ ہمکو کیا تکلیف پہونچی ہے پس حضرت آدم علیہ السلام اُنسے کہیں گے کہ میرا رب آج کے دن ایسا غضب میں آیا ہے کہ اسطرح اس سے پہلے کبھی غضب میں نہیں آیا اور نہ کبھی بعد اسکے ایسا غضب میں آئیگا اور اُس نے مجھے درخت سے منع کیا تھا سو میں نے اُسکی نافرمانی کی مجھکو اپنی پڑی ہے میرا نفس کسی اور کی سفارش کے لائق نہیں کسی اور کی سفارش کرو تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ نوح علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور کہیں گے اے نوح آپ زمین والوں کی طرف پہلے رسول ہیں اور آپکا نام اللہ تعالیٰ نے بندہ شکرگزار رکھا ہے آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں آپ نہیں دیکھتے کہ ہمکو کیا تکلیف پہونچی ہے پس اُنسے حضرت نوح کہیں گے میرا رب آج کے دن ایسا غضب میں آیا ہے کہ اسطرح اس سے پہلے کبھی غضب میں نہیں آیا اور نہ کبھی بعد اسکے ایسا غضب میں آئیگا۔ اور میرے لئے ایک دعا تھی (یعنی یہ حکم تھا کہ تمہاری ایک دعا ہم ضرور قبول کرینگے خواہ جو کچھ تم مانگو جیسے کہ ہر ایک نبی کے واسطے یہ حکم ہے) میں نے وہ دعا اپنی قوم پر کی ہو بیٹھا ہوں تو مجھکو اپنی پڑی ہے مجھکو اپنی پڑی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت ابراہیم کے پاس آئینگے اور کہیں گے اے ابراہیم آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور اُس کے خلیل ہیں اہل زمین سے سو آپ ہماری سفارش اپنے رب سے کیجئے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں وہ کہیں گے آج کے دن میرا رب ایسا غضب میں آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب میں نہیں آیا اور نہ کبھی بعد اسکے ایسا غضب میں آئیگا۔ اور میں نے تین جھوٹ بولے ہیں سو ابوحیان نے ذکر کیا حدیث میں کہ مجھکو اپنی پڑی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ

اذهبوا الى موسى فياتون موسى فيقولون يا موسى انت رسول الله فضلك الله برسالاته وكلامه على الناس اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه فيقول ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله واني قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى عيسى فياتون عيسى فيقولون يا عيسى انت رسول الله وكلمته القاها الى مريم وروح منه وكلمت الناس في المهد اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه فيقول عيسى ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر ذنبا نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى محمد صلى الله عليه وسلم قال فياتون محمدا صلى الله عليه وسلم فيقولون يا محمد انت رسول الله وخاتم الانبياء وغفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه فانطلق فاتي تحت العرش فاخر ساجدا لربي ثم يفتح الله علي من محامده وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتحه على احد قبلي ثم يقال يا محمد ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع فارفع راسي فاقول يا رب امتي يا رب امتي يا رب امتي فيقول يا محمد ادخل من امتك من لا حساب عليه من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من الابواب ثم قال والذي نفسي بيده ان ما بين المصراعين من مصاريع الجنة كما بين مكة وهجر وكما بين مكة وبصرى

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالے نے آپکو اپنی رسالت اور کلام کے سبب تمام لوگوں پر فضیلت دی ہو آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں وہ کہیں گے آج کے دن میرا رب ایسا غضب میں آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب میں نہیں آیا اور نہ بعد اسکے کبھی ایسا غضب میں آئیگا۔ اور میں نے ایک ایسے آدمی کو قتل کیا ہو کہ اسکے قتل کرنیکا مجھے حکم نہیں تھا نفسی نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ آپ اللہ کے رسول ہیں اور کلمہ ہیں کہ آپکو اللہ تعالے نے مریم علیہا السلام کی طرف ڈالا یعنے خدا کے کلام سے پیدا ہوئے ہیں یعنے صرف بلفظ کن سے اور روح ہیں اسکی طرف سے اور آپ نے لوگوں سے مہد میں کلام کیا ہو آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں حضرت عیسیٰ کہیں گے آج کے دن میرا رب ایسا غضب میں آیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایسا غضب میں نہیں آیا اور نہ بعد اسکے کبھی ایسا غضب میں آئیگا اور اپنا کوئی گناہ ذکر نہیں کیا نفسی نفسی نفسی تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ پھر وہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آویں گے اور کہیں گے اے محمد آپ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم اور اللہ تعالے نے اگلے پچھلے آپ کے تمام گناہ بخش دیے ہیں آپ ہماری سفارش اپنے رب کے پاس کیجئے آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس مصیبت میں ہیں حضرت فرماتے ہیں پھر میں چلونگا اور عرش کے نیچے آؤنگا اور اپنے رب کے آگے سجدہ میں گر پڑونگا۔ پھر اللہ تعالے مجھپر اپنی حمد اور نیک ثنا کے واسطے ایسی بات کھولیگا کہ کسی اور پر اس سے پہلے اللہ تعالے نے اسکو نہیں کھولا یعنے اللہ تعالے مجھے وہاں ایسی صفت بتائیگا جو آج تک کسی پیغمبر کو بتلائی نہیں گئی۔ پھر کہا جائیگا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ مانگ دیا جائیگا سفارش کر کہ تیری سفارش قبول ہوگی تو میں اپنا سر اٹھاؤنگا اور کہونگا یا رب امتی یا رب امتی یا رب امتی پھر اللہ تعالے فرمائیگا اے محمد اپنی اُمت سے ان لوگوں کو داخل کر کہ جنپر حساب نہیں ہو داہنے دروازہ سے بہشت کے دروازوں سے۔ اور وہ لوگوں کے شریک ما سوا اسکے اور دروازوں میں بھی ہونگے یعنے یہ دروازہ خاص امت محمدی کے لئے ہو اور امت محمدی باقی لوگوں کے ساتھ اور دروازوں میں بھی شریک ہو پھر فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہو فرق درمیان دو چوکھٹ بازوؤں کے جنت کی چوکھٹوں سے اتنا ہے جتنا کہ درمیان مکہ اور ہجر کے ہو (ہجر نام ہے گاؤں کا مدینے کے متعلقات سے یا بحرین کے) اور جیسا کہ درمیان مکہ اور بصرہ کے ہے۔

[illegible]

وفی الباب عن ابی بکر الصدیق وانس وعقبة بن عامر وابی سعید هذا حدیث حسن صحیح **باب منه حدثنا** عباس
العنبری نا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی لاهل الکبائر من امتی وفی
الباب عن جابر هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داؤد الطیالسی نا
محمد بن ثابت البنانی عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم شفاعتی
لاهل الکبائر من امتی قال محمد بن علی فقال لی جابر یا محمد من لم یکن من اهل الکبائر فما له وللشفاعة هذا حدیث غریب
من هذا الوجه **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمٰعیل بن عیاش عن محمد بن زیاد الالهانی قال سمعت ابا امامة یقول سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیهم ولا عذاب مع
کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی هذا حدیث حسن غریب **حدثنا** ابو کریب نا اسمٰعیل
بن ابراهیم عن خالد الحذاء عن عبد الله بن شقیق قال کنت مع رهط بایلیاء فقال رجل منهم سمعت رسول الله صلی
الله علیه وسلم یقول یدخل الجنة بشفاعة رجل من امتی اکثر من بنی تمیم قیل یا رسول الله سواک قال سوای فلما
قام قلت من هذا قالوا هذا ابن ابی الجذعاء هذا حدیث حسن صحیح غریب وابن ابی الجذعاء هو عبد الله وانما
یعرف له هذا الحدیث الواحد **حدثنا** الحسین بن حریث نا الفضل بن موسی عن زکریا بن ابی زائدة
عن عطیة عن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان من امتی من یشفع للفئام من الناس ومنهم
من یشفع للقبیلة ومنهم من یشفع للعصبة ومنهم من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنة

اور اس باب میں روایت ہے حضرت ابی بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب**
[illegible] **حدیث** کی ہم سے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے کہا
انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شفاعت[1] میری میری امت میں سے اہل کبائر کے لئے ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے
جابر سے یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے محمد بن
ثابت بنانی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے شفاعت میری میری امت سے اہل کبائر کے لئے ہے۔ کہا محمد بن علی نے کہ کہا مجھے جابر نے اے محمد جو کوئی اہل کبائر سے نہ ہو اسکو
شفاعت کی کیا حاجت ہے۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن
عیاش نے محمد بن زیاد الہانی سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
تھے میرے ساتھ میرے رب نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار آدمی ایسے جنت میں داخل کریگا کہ نہ حساب اور نہ عذاب ان کے
ساتھ ہر ایک ہزار کے ستر ہزار ہوگا اور تین مٹھی ہونگی میرے رب کی مٹھیوں سے یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب
نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے خالد حذاء سے انہوں نے عبد اللہ بن شقیق سے کہا انہوں نے میں ایلیا (بیت المقدس
کا ایک شہر ہے) میں ایک گروہ کے ساتھ تھا پس ایک مرد نے انہیں سے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے
تھے میری امت میں سے ایک مرد کی شفاعت کے ساتھ بنی تمیم قبیلہ سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے کسی نے کہا یا رسول اللہ آپکے
سوا فرمایا آپ نے میرے سوا۔ پھر جب وہ شخص کھڑا ہوا میں نے کہا یہ کون ہے کہا لوگوں نے یہ ابی الجدعاء کا بیٹا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے اور ابی الجدعاء کا بیٹا وہ عبد اللہ ہے اور اس سے یہی ایک حدیث معلوم ہوئی ہے **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث
نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابی سعید سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بعض لوگ میری امت سے ایک جماعت کے لوگوں کی شفاعت کرینگے بعض انہیں سے وہ شخص ہے کہ ایک قبیلے کی شفاعت کریگا
بعض انہیں سے ایک کم جماعت کی جو دس سے چالیس تک ہوگی بعض انہیں سے ایک آدمی کی شفاعت کریگا یہاں تک کہ تمام امت جنت میں داخل ہوگی

ف۔ اہل کبائر کے حق میں بیان بشارت انکے لئے ہے اور پرہیزگاروں کے لئے درجات اعلیٰ کے لئے ہے یہ مسئلہ اہل سنت میں متفق علیہ ہے

هذا حديث حسن حدثنا هناد نا عبدة عن سعيد عن قتادة عن ابی المليح عن عوف بن مالك الاشجعی قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم اتانی آت من عند ربی فخيرنی بين ان يدخل نصف امتی الجنة وبين الشفاعة فاخترت
الشفاعة وهی لمن مات لا يشرك بالله شيئا وقد روی عن ابی المليح عن رجل آخر من اصحاب النبی صلی الله عليه وسلم
عن النبی صلی الله عليه وسلم ولم يذكر عن عوف بن مالك **باب** ما جاء فی صفة الحوض **حدثنا** محمد بن يحيی
نا بشر بن شعيب بن ابی حمزة ثنی ابی عن الزهری اخبرنی انس بن مالك ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ان فی حوضی
من الاباريق بعدد نجوم السماء هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا** احمد بن محمد بن نيزك البغدادی
نا محمد بن بكار الدمشقی نا سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان لكل نبی
حوضا وانهم يتباهون ايهم اكثر واردة وانی ارجو ان اكون اكثرهم واردة هذا حديث حسن غريب وقد روی الاشعث
بن عبد الملك هذا الحديث عن الحسن عن النبی صلی الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه سمرة وهو اصح **باب** ما
جاء فی صفة اوانی الحوض **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا يحيی بن صالح نا محمد بن مهاجر عن العباس عن ابی سلام
الحبشی قال بعث الی عمر بن عبد العزيز فحملت علی البريد فلما دخل عليه قال يا امير المؤمنين لقد شق علی مركبی البريد
فقال يا ابا سلام ما اردت ان اشق عليك ولكن بلغنی عنك حديث تحدثه عن ثوبان عن النبی صلی الله عليه وسلم

ہے۔ **حدیث** بیان کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے سعید سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے ابی الملیح سے اُنہوں نے عوف
بن مالک اشجعی سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے رب سے ایک آنیوالا میرے پاس آیا یعنی جبرئیل علیہ السلام
یا کوئی اور فرشتہ۔ اور اُنہوں نے مجھے نصف امت کو جنت میں داخل کرنیکے اور شفاعت کے درمیان اختیار دیا یعنی یا تو نصف امت
جنت میں داخل کرا لو یا شفاعت لیلو سو میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہے اور یہ اس شخص کے لئے ہوگی جو اس حالت میں
مرا کہ اُسنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسیکو شریک نہیں بنایا۔ اور مروی ہے ابی الملیح سے اُنہوں نے روایت کی ایک اور مرد سے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اُنہوں نے عوف بن مالک کا ذکر نہیں کیا **باب** حوض کی صفت کے بیان میں
حدیث کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن شعیب بن ابی حمزہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے زہری
سے کہا خبر دی مجھے انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض پر لوٹے آسمان کے تاروں کی تعداد
کے موافق ہیں۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن محمد بن نیزک بغدادی نے کہا حدیث کی
ہم سے محمد بن بکار دمشقی نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن بشیر نے قتادہ سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے سمرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کے واسطے ایک حوض ہے اور وہ آپس میں فخر کرتے ہیں کہ کون زیادہ ہے وارد ہونے میں یعنی کسکے
حوض پر زیادہ لوگ جمع ہونگے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں ہی سب سے زیادہ وارد ہونے میں ہونگا۔ یعنے میری حوض پر ہی سب سے
زیادہ لوگ آئینگے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی ہے اشعث بن عبد الملک نے اس حدیث کو حسن سے اُنہوں نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اُنہوں نے اسمیں سمرہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہ بہت صحیح ہے **باب** حوض کے برتنوں کی صفت کے
بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن مہاجر
نے عباس سے اُنہوں نے ابی سلام حبشی سے کہا اُنہوں نے عمر بن عبد العزیز نے ایک آدمی میری طرف بھیجا پس میں خچر پر سوار کیا گیا
پھر جب اُنپر داخل ہوا تو کہا اے امیر المؤمنین مجھے میری اس سواری خچر نے نہایت تکلیف دی ہے پس کہا اُنہوں نے اے ابا سلام میرا
ارادہ نہ تھا آپ کو تکلیف دینے کا لیکن مجھے آپ سے ایک حدیث پہنچی ہے کہ آپ اسکو بواسطہ ثوبان کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

ف [illegible]
[illegible]
[illegible]

فی الحوض فاحببت ان تشافهنی به قال ابو سلام ثنی ثوبان عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال حوضی من عدن الی عمان البلقاء ماؤه اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل واکوابه عدد نجوم السماء من شرب منه شربة لم یظما بعدها ابدا اول الناس ورودا علیه فقراء المهاجرین الشعث رؤسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لهم السدد قال عمر لکنی نکحت المتنعمات وفتحت لی السدد نکحت فاطمة بنت عبد الملک لا جرم انی لا اغسل راسی حتی یشعث ولا اغسل ثوبی الذی یلی جسدی حتی یتسخ هذا حدیث غریب من هذا الوجه وقد روی هذا الحدیث عن معدان بن ابی طلحة عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم وابو سلام الحبشی اسمه ممطور **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عبد الصمد عبد العزیز بن عبد الصمد نا ابو عمران الجونی عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال قلت یا رسول الله ما آنیة الحوض قال والذی نفسی بیده لآنیته اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبها فی لیلة مظلمة مصحیة من آنیة الجنة من شرب منها لم یظما آخر ما علیه عرضه مثل طوله ما بین عمان الی ایلة ماؤه اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل هذا حدیث حسن صحیح غریب وفی الباب عن حذیفة بن الیمان وعبد الله بن عمرو وابی برزة الاسلمی وابن عمر وحارثة بن وهب والمستورد بن شداد وروی عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال حوضی کما بین الکوفة الی الحجر الاسود **باب حدثنا** ابو حصین عبد الله بن احمد بن یونس نا عبثر بن القاسم نا حصین وهو ابن عبد الرحمن عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال لما اسری بالنبی صلی الله علیه وسلم جعل یمر بالنبی والنبیین ومعهم القوم والنبی والنبیین ومعهم الرهط

حوض کے بارے میں روایت کرتے ہیں سو مجھے پسند ہوا کہ آپ بالمشافہ مجھے روایت کریں کہا ابو سلام نے حدیث کی مجھے ثوبان نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میرا حوض عدن سے عمان بلقا تک ہے یہ دونوں شہر ہیں شام میں پانی اسکا سفیدی میں دودھ سے زیادہ ہے اور شہد سے میٹھا ہے کوزے اسکے آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں جو کوئی ایک بار پی لیگا بعد اسکے کبھی اسکو پیاس نہ لگیگی۔ سب سے پہلے اسپر مہاجر فقیر وارد ہونگے جو پراگندہ سر ہیں میلے کپڑوں والے ہیں نہیں نکاح کرتے نعمت والی عورتوں سے اور نہیں کھولے جاتے انکے لئے دروازے۔ کہا عمر نے لیکن میں نے نعمت والی عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لئے دروازے بھی کھولے جاتے ہیں میں نے فاطمہ بنت عبد الملک سے نکاح کیا ہے ضرور میں اپنے سر کو نہیں دھوؤنگا جب تک کہ پراگندہ ہووے اور نہ ان کپڑوں کو دھوؤنگا جو میرے جسم سے لگے ہوئے ہیں یہانتک کہ میلے ہوں یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سے اُنھے روایت کی ثوبان سے اُنھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابو سلام کا نام ممطور ہے **حدیث کی** ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عبد الصمد یعنے عبد العزیز بن عبد الصمد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے عبد اللہ بن صامت سے اُنھے ابی ذر سے کہا اُنھے میں نے کہا یا رسول اللہ کس قدر ہیں برتن حوض کے فرمایا آپ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ برتن اسکے آسمان کے ان ستاروں اور کواکب سے زیادہ ہیں جو ایسی اندھیری رات میں ہوں جو بادل سے صاف ہو وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جو کوئی اس سے پیئے گا تو آخر مدت تک جو اسپر ہے پیاسا نہ ہوگا۔ عرض اسکا مثل اسکے طول کے ہے عمان سے ایلہ تک پانی اسکا دودھ سے سفیدی میں زیادہ ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ بن یمان اور عبد اللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے رضی اللہ عنہم۔ اور مروی ہے بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میرا حوض کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔ **باب حدیث کی** ہمسے ابو حصین یعنے عبد اللہ بن احمد بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے عبثر بن قاسم نے حصین سے جو عبد الرحمن کا بیٹا ہے اُنھے سعید بن جبیر سے اُنھے ابن عباس سے کہا اُنھے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آنحضرت ایک نبی اور کئی نبیوں سے گذرنے لگے اور انکے ساتھ قوم تھی اور ادر نبی اور کئی نبی اور انکے ساتھ گروہ تھا

ملہ یعنے سبب پراگندہ ہونے حال کے کوئی اُنکو مالدار عورت نکاح نہیں کرتی اور دروازے دولتمندوں کے کھولے جاتے ہیں یعنے کوئی انکو اپنے گھر میں آنے نہیں دیتا ۱۲

من القعقاع عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان لكل شيء شرة ولكل شرة فترة فان صاحبها سدد وقارب
فارجوه وان اشير اليه بالاصابع فلا تعدوه هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي عن انس بن مالك عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه قال بحسب امرء من الشر ان يشار اليه بالاصابع في دين او دنيا الا من عصمه الله **حدثنا**
محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا سفيان عن ابيه عن ابي يعلى عن الربيع بن خثيم عن عبد الله بن مسعود قال خط لنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم خطا مربعا وخط في وسط الخط خطا وخط خارجا من الخط خطا وحول الذي في الوسط خطوطا فقال
هذا ابن آدم وهذا اجله محيط به وهذا الذي في الوسط الانسان وهذه الخطوط عروضه ان نجا منه ينهشه هذا
والخط الخارج الامل هذا حديث صحيح **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يهرم ابن آدم وتشب منه اثنتان الحرص على المال والحرص على العمر هذا حديث صحيح **حدثنا**
ابو هريرة محمد بن فراس البصري نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة نا ابو العوام وهو عمران القطان عن قتادة عن مطرف بن عبد الله
بن الشخير عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ابن آدم والى جنبه تسعة وتسعون منية ان اخطأته المنايا
وقع في الهرم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هناد نا قبيصة عن سفيان عن عبد الله بن محمد بن عقيل
عن الطفيل بن ابي بن كعب عن ابيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب ثلث الليل قام فقال
يا ايها الناس اذكروا الله جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فيه جاء الموت بما فيه قال ابي فقلت يا رسول الله

نے قعقاع سے اُنھوں نے ابی صالح سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہر ایک چیز کے واسطے نشاط ہے اور ہر ایک نشاط کے واسطے
سستی ہے پس اگر صاحب اسکا سیدھا رہے اور میانہ روی اختیار کرے تو میں اسکی بہتری کی امید رکھتا ہوں۔ اور اگر اسکی طرف انگلیوں سے
اشارت کیجائے تو تم اسکو شمار نہ کرو۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور مروی ہے بواسطہ انس بن مالک کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا آپ نے کافی ہے آدمی کو برائی سے یہی بات کہ اسکی طرف انگلیوں سے دین یا دنیا میں اشارت کیجائے مگر جسکو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے **حدیث**
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابی یعلی سے اُنھوں نے ربیع بن خثیم سے اُنھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنھوں نے
ہمارے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور درمیان خط کے ایک خط کھینچا اور باہر خط کے بھی ایک خط کھینچا اور اس
خط کے گرد جو وسط خط میں ہے کئی خط کھینچے اور فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ موت اسکی ہے جو اسکو احاطہ کئے ہوئے ہے اور یہ خط جو وسط میں ہے
انسان ہے اور یہ خطوط اُسکے حوادثات ہیں یعنے امراض وغیرہ اگر اس نے ان میں سے نجات پائی تو وہ اسکو کاٹتا ہے اور وہ خط جو باہر ہے
وہ امید اسکی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے اُنھوں نے انس سے کہا اُنھوں نے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن آدم بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس سے جوان ہوتی ہیں ایک حرص مال پر دوسرا حرص
عمر پر۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو ہریرہ یعنے محمد بن فراس بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ یعنے سلم بن قتیبہ نے کہا حدیث
کی ہمسے ابو العوام نے اور وہ عمران بن قطان ہے قتادہ سے اُنھوں نے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہا اُنھوں نے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا ابن آدم اس حالت میں کہ اُسکے پہلو میں ننانوے مصیبتیں ہیں اگر مصیبتیں اس سے خطا
کر جائیں یعنے مصیبتوں سے بچ جائے تو بڑھاپے میں واقع ہوتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث
کی ہمسے قبیصہ نے سفیان سے اُنھوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُنھوں نے طفیل بن ابی بن کعب سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہا اُنھوں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جب دو تہائیاں رات کی گذر جاتیں تو (تہجد) کے لئے کھڑے ہوتے اور فرماتے اے لوگو اللہ کو یاد کرو اے لوگو اللہ کو یاد کرو آگیا ہے
پہلا نفخہ اور ہوگا اسکے بعد دوسرا نفخہ آئی ہے موت ساتھ اس چیز کے جو اسمیں ہے احوال قبر اور قیامت سے۔ کہا میرے باپ نے میں نے کہا یا رسول اللہ

ف یعنی [illegible] ہر چیز کی [illegible] اسکے حق میں [illegible]
ہو اشارت نہ کرو۔ ف مثال اس نقشہ کی جو آنحضرت نے بنائی تھی وہ یہ ہے
یعنی انسان کی چاروں طرف مصیبتوں سے خالی نہیں اگر بالفرض مصیبتوں سے بچ جائے تو پھر
آخر اسکو بڑھاپے میں مبتلا ہوتا ہے [illegible]

ان اكثر الصلوة عليك فكم اجعل لك من صلوتي فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت النصف
قال ما شئت وان زدت فهو خير لك قلت فالثلثين قال ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت اجعل لك صلوتي كلها قال اذا تكفى
همك ويغفر لك ذنبك هذا حديث حسن حدثنا يحيى بن موسى نا محمد بن عبيد عن ابان بن اسحق عن
الصباح بن محمد عن مرة الهمداني عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استحيوا
من الله حق الحياء قلنا يا نبي الله انا لنستحيي والحمد لله قال ليس ذلك ولكن الاستحياء من الله حق الحياء ان تحفظ الرأس
وما وعى وتحفظ البطن وما حوى وتتذكر الموت والبلى ومن اراد الاخرة ترك زينة الدنيا فمن فعل ذلك فقد استحيى يعني
من الله حق الحياء هذا حديث غريب انما نعرفه من هذا الوجه من حديث ابان بن اسحق عن الصباح بن محمد حدثنا
سفيان بن وكيع نا عيسى بن يونس عن ابي بكر بن ابي مريم ح وثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عمرو بن عون نا ابن المبارك عن ابي بكر
ابن ابي مريم عن ضمرة بن حبيب عن شداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد
الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها وتمنى على الله هذا حديث حسن ومعنى قوله من دان نفسه يقول حاسب نفسه في
الدنيا قبل ان يحاسب يوم القيمة ويروى عن عمر بن الخطاب قال حاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا وتزينوا للعرض الاكبر
وانما يخف الحساب يوم القيمة على من حاسب نفسه في الدنيا ويروى عن ميمون بن مهران قال لا يكون العبد تقيا حتى
يحاسب نفسه كما يحاسب شريكه من اين مطعمه وملبسه حدثنا محمد بن احمد هو ابن مدويه نا القاسم بن

میں آپ پر بہت درود بھیجتا ہوں پس میں اپنی نماز سے کسقدر حصہ آپ کے لیے مقرر کروں فرمایا آپ نے جسقدر تو چاہے میں نے کہا
چوتھائی فرمایا آپ نے جو تو چاہے اگر تو زیادہ کریگا تو وہ تیرے حق میں بہتر ہے میں نے کہا نصف فرمایا آپ نے جو تو چاہتا ہے اور
اگر تو زیادہ کرے تو وہ تیرے لیے بہتر ہے میں نے کہا دو تہائی فرمایا آپ نے جو تو چاہتا ہے اگر تو زیادہ کرے تو وہ بہتر ہے میں نے کہا
میں اپنی تمام نماز آپ کے لیے کر دوں فرمایا آپ نے اسوقت تو اپنی فکر سے کفایت کیا جائیگا اور تیرے گناہ بخشے جاوینگے یہ حدیث
حسن ہے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن موسے نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن عبید نے ابان بن اسحاق سے اُنہوں نے صباح بن محمد سے اُنہوں نے
مرہ ہمدانی سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے حیا کرو پوری حیا کرنا
کہا ہم نے اے نبی اللہ کے ہم تو حیا کرتے ہیں اور سب حمد واسطے اللہ کے ہے اسکی توفیق دینے پر کہ ہمکو اُسنے حیا کی توفیق دی تو فرمایا
آپ نے یہ حیا نہیں لیکن پوری حیا اللہ تعالیٰ سے یہ ہے کہ تو نگاہ رکھے اپنے سر کو اور اُسکو جسکو وہ سر شامل ہے ناک کان آنکھ سے
پیٹ جہاں اللہ کی مرضی نہیں وہاں انکو استعمال نہ کرے اور نگاہ رکھے تو پیٹ کو اور جسکو وہ حاوی ہے اور یاد کرے تو موت کو اور پرانا
ہونے کو۔ اور جو کوئی ارادہ کرے آخرت کا وہ دنیا کی زینت کو ترک کرے سو جسنے یہ کیا تو اُسنے اللہ تعالیٰ سے پوری حیا کی۔ یہ حدیث غریب
ہے ہمتو اسکو صرف اسی طریق سے یعنے طریق ابان بن اسحاق سے ہی پہچانتے ہیں جو راوی ہے صباح بن محمد سے حدیث کی ہمسے
سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے ابی بکر بن ابی مریم سے ح اور حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے
کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے ابی بکر بن ابی مریم سے اُنہوں نے ضمرہ بن حبیب سے اُنہوں نے شداد بن اوس
سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے عاقل وہ شخص ہے جو تیار کرے نفس اپنے کو اور مابعد موت کے واسطے عمل کرے اور عاجز وہ
شخص ہے جو اپنے نفس کو خواہشوں کے پیچھے لگائے اور اللہ تعالیٰ پر امیدیں رکھے یہ حدیث حسن ہے اور معنی قول دان نفسہ کے یہ ہیں کہ اپنے نفس کا
دنیا ہی میں محاسبہ کرے قبل اسکے کہ قیامت کے روز اسکا محاسبہ ہو اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا اُنھوں نے حساب کرو اپنے نفسوں کا قبل
اس سے کہ حساب کیے جاؤ اور بڑے میدان کیواسطے تیار ہو جاؤ اور بیشک حساب قیامت کے روز اُسی پر آسان ہوگا جو دنیا میں اپنے نفس کا
محاسبہ کریگا اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہ کہا اُنہوں نے کوئی بندہ متقی نہیں ہوتا جبتک کہ اپنے نفس کا حساب نہ کرے جیسا کہ اپنے شریک سے
حساب کرتا ہے کہ کہاں سے اُسنے کھانا اور لباس حاصل کیا حدیث کی ہمسے محمد بن احمد نے اور وہ مدویہ کا بیٹا ہے کہا حدیث کی ہمسے قاسم بن

ملے یعنے اگر تو تمام وقت اپنی دعا کا میرے درود بھیجنے میں صرف کریگا تو تیرے تمام مرادیں دین و دنیا کی حاصل ہونگی ۱۲

الحكم العرني نا عبيد الله بن الوليد الوصافي عن عطية عن ابي سعيد قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مصلاه فرأى
ناسا كأنهم يكتشرون قال اما انكم لو اكثرتم ذكر هاذم اللذات لشغلكم عما ارى فاكثروا من ذكر هاذم اللذات الموت فانه
لم يات على القبر يوم الا تكلم فيقول انا بيت الغربة انا بيت الوحدة وانا بيت التراب وانا بيت الدود فاذا دفن العبد المؤمن
قال له القبر مرحبا واهلا اما ان كنت لاحب من يمشي على ظهري الي فاذ وليتك اليوم وصرت الي فسترى صنيعي بك فيتسع له
مد بصره ويفتح له باب الى الجنة واذا دفن العبد الفاجر او الكافر قال له القبر لا مرحبا ولا اهلا اما ان كنت لابغض من يمشي على
ظهري الي فاذ وليتك اليوم وصرت الي فسترى صنيعي بك قال فيلتئم عليه حتى يلتقي عليه وتختلف اضلاعه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم باصابعه فادخل بعضها في جوف بعض قال ويقيض له سبعين تنينا لو ان واحدا منها نفخ في
الارض ما انبتت شيئا ما بقيت الدنيا فينهشنه ويخدشنه حتى يفضى به الى الحساب قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه

حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن ابي ثور قال سمعت ابن عباس
يقول اخبرني عمر بن الخطاب قال دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو متكئ على رمل حصير فرأيت
اثره في جنبه وفي الحديث قصة طويلة هذا حديث صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله عن معمر
ويونس عن الزهري ان عروة بن الزبير اخبره ان المسور بن مخرمة اخبره ان عمرو بن عوف وهو حليف بني عامر
بن لؤي وكان شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

حکم عرنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن ولید وصافی نے عطیہ سے اُنہنے ابی سعید سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی جاے نماز مین داخل ہوے اور کئی لوگون کو دیکھا کہ گویا وہ ہنس رہے ہین فرمایا آپ نے خبردار اگر تم لذتون کی قطع کرنیوالی کو
بہت یاد کرتے تو البتہ تمکو وہ ذکر اُس چیز سے کہ مین دیکھتا ہون شغل مین رکھتا سو تم لذتون کی کاٹنے والی یعنے موت کو بہت یاد کرو
کیونکہ کوئی دن قبر پر نہین آتا مگر کہ کلام کرتی ہے اور کہتی ہے مین غربت کا گھر ہون مین وحدت کا گھر ہون مین مٹی کا گھر ہون مین کیڑون کا گھر
ہون پس جب بندہ مومن دفن کیا جاتا ہے تو اُسکو قبر کہتی ہے کہ تجھے مبارک ہووے اور تو اہل مین آیا ہے خبردار بیشک تو مجھے زیادہ پسند تھا اُن
لوگون سے جو میری پیٹھ پر چلتے تھے سو جب کہ آج کے دن تیری والی ہوئی ہون اور تو میری طرف سپرد ہوا ہے پس تو میری حالت کو اپنے
ساتھ دیکھ لیگا پس وہ قبر فراخ ہوگی درازی تک اُسکے لیے فراخ ہوگی اور اُسکے واسطے جنت کیطرف دروازہ کھولا جائیگا۔ اور جب بندہ
فاجر دفن کیا جائیگا تو اُس سے قبر کہے گی نہ تجھے مبارک ہو اور نہ تو اہل مین آیا ہے خبردار بیشک تو مجھے زیادہ ناخوش تھا اُن لوگون سے
جو میری پیٹھ پر چلتے تھے سو جب مین تیری آج والی ہوئی ہون اور تو میری طرف سپرد ہوا ہے پس تو میری حالت کو اپنے ساتھ دیکھ لیگا کہا
راوی نے پس وہ قبر اسپر سمٹ جائیگی یہانتک کہ اسپر مل جائیگی اور اُسکی پسلیان مختلف ہو جائینگی کہا راوی نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیون سے اور بعض کو بعض کے جوف مین داخل کیا یعنے اس طور سے مل جائینگی فرمایا آپ نے اور اُسکے
واسطے ستر سانپ مقرر کیے جاوینگے اگر ایک بھی اُنمین سے زمین پر پھونک مارے تو زمین جبتک باقی ہے کوئی چیز نہ اُگاوے پس وہ سانپ
اسکو کاٹتے ہین اور چھیلتے ہین یہانتک کہ اللہ تعالی اسکو حساب تک کرواویگا کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر جنت کے
باغون سے ایک باغ ہے یا آگ کے گڑھون سے ایک گڑھا ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے
عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور سے کہا اُسنے سنا مین نے
ابن عباس سے کہ کہتا خبر دی مجھے عمر بن خطاب نے کہا اُسنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا دیکھا کہ آپ کھجور کے بوریے پر تکیہ
لگائے ہوے ہین سو مین نے اُسکے نشان آپکے پہلوے مبارک مین دیکھے اور اس حدیث مین لمبا قصہ ہے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید
نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے معمر اور یونس سے اُنھون نے زہری سے یہ کہ عروہ بن زبیر نے خبر دی ہے اُسکو یہ کہ مسور بن مخرمہ نے خبر دی ہے
اُسکو یہ کہ عمرو بن عوف نے کہ وہ ہم سوگند بنی عامر بن لوی کا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ بدر مین حاضر تھے

أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث أبا عبيدة بن الجراح فقدم بمال من البحرين فسمعت الأنصار بقدوم أبي عبيدة
فوافوا صلاة الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فتعرضوا له فتبسم
رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رآهم ثم قال أظنكم سمعتم أن أبا عبيدة قدم بشيء قالوا أجل يا رسول الله قال فأبشروا وأملوا
ما يسركم فوالله ما الفقر أخشى عليكم ولكني أخشى عليكم أن تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها
فتهلككم كما أهلكتهم هذا حديث صحيح **أخبرنا** سويد نا عبد الله عن يونس عن الزهري عن عروة بن الزبير وابن المسيب
أن حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعطاني ثم سألته فأعطاني ثم سألته فأعطاني ثم قال يا حكيم
إن هذا المال خضرة حلوة فمن أخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن أخذه بإشراف نفس لم يبارك له فيه وكان كالذي
يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى فقال حكيم فقلت يا رسول الله والذي بعثك بالحق لا أرزأ أحدا بعدك
شيئا حتى أفارق الدنيا فكان أبو بكر يدعو حكيما إلى العطاء فيأبى أن يقبله ثم إن عمر دعاه ليعطيه فأبى أن يقبل منه شيئا فقال عمر
إني أشهدكم يا معشر المسلمين على حكيم أني أعرض عليه حقه من هذا الفيء فيأبى أن يأخذه فلم يرزأ حكيم أحدا من الناس
شيئا بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى توفي هذا حديث صحيح **حدثنا قتيبة** نا أبو صفوان عن يونس عن
الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن بن عوف قال ابتلينا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالضراء فصبرنا ثم ابتلينا

خبر دی اسکو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابا عبیدہ بن جراح کو بحرین کیطرف بھیجا سو وہ بحرین سے مال لیکر آئے اور انصار نے
ابی عبیدہ کے آنے کی خبر سنی اور آنحضرت کے ساتھ فجر کی نماز میں شامل ہوئے پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے
تو لوگوں کیطرف منہ پھیر کر بیٹھے سو وہ انصار آپ کے سامنے آئے پس آپ انکو دیکھکر مسکرائے پھر فرمایا میں گمان کرتا ہوں
کہ تمنے سنا ہے کہ ابا عبیدہ کچھ مال لائے ہیں کہا انھوں نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے خوش ہو اور امید رکھو اسکی جو تمکو خوش
کرے یعنی فتح اسلام کی پس قسم ہے خدا کی مجھکو تم پر فقر کا ڈر نہیں۔ لیکن میں تم پر دنیا کی کشائش اور بہتایت کا خوف کرتا ہوں
جیسے کہ اگلی امتوں پر کشائش ہوئی سو تم دنیا میں حرص اور حسد کرو جیسے کہ انھوں نے کیا اور تمکو دنیا ہلاک کرے جیسے کہ انکو ہلاک کیا
یہ حدیث صحیح ہے **خبر دی** ہمکو سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور ابن مسیب سے
یہ کہ حکیم بن حزام نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا سو آپ نے مجھے دیا پھر میں نے آپ سے مانگا پھر مجھے آپ نے دیا پھر
میں نے آپ سے مانگا پھر آپ نے مجھے دیا پھر فرمایا اے حکیم البتہ یہ مال سبز اور شیریں ہے یعنی بہت پیارا معلوم ہوتا ہے سو جسنے اسکو
لیا جان کی سخاوت یعنی بے حرصی سے تو اسکے واسطے اس مال میں برکت دیجاویگی اور جسنے اسکو جان کی حرص سے لیا تو اسکو ہرگز
برکت نہو گی۔ اور اسکا حال اس شخص کا سا ہوگا کہ کھاتا ہو اور اسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے پس کہا حکیم نے
میں نے کہا یا رسول اللہ قسم ہے اس ذات کی کہ جسنے آپ کو حق دیکر بھیجا ہے آپ کے بعد کسی کا مال کم نہ کرونگا یہانتک کہ میں دنیا
سے مفارقت کروں یعنی مرنے کے وقت تک کسی سے کچھ نہ لونگا پھر حضرت ابو بکر صدیق حکیم کو دینے کے واسطے بلاتے تھے سو وہ مال
کے قبول کرنے سے انکار کرتے تھے پھر انکو حضرت عمر نے دینے کے لیے بلایا سو انہوں نے بھی لینے سے انکار کیا پس کہا حضرت
عمر نے اے گروہ مسلمانوں کے میں تمکو حکیم پر گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس غنیمت سے اسکا حق اسپر پیش کیا سو اسنے لینے
سے انکار کیا ہے سو بعد آنحضرت کے حکیم نے لوگوں میں سے کسی کے مال کو کم نہیں کیا یہانتک کہ وہ فوت ہوا یہ حدیث
صحیح ہے **حدیث کی** ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو صفوان نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن
سے انہوں نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا انہوں نے ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ سختیوں سے آزمائش کیے گئے پس ہمنے صبر کیا

[illegible]

وقلت حسبي فأكلتها ثم جزعت من الماء فشربت ثم جئت المسجد فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه هذا حديث
حسن غريب حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عباس الجريري قال سمعت أبا عثمان النهدي
يحدث عن أبي هريرة أنهم أصابهم جوع فأعطاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم تمرة تمرة هذا حديث صحيح حدثنا
هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه عن وهب بن كيسان عن جابر بن عبد الله قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه
وسلم ونحن ثلاث مائة نحمل زادنا على رقابنا ففني زادنا حتى كان يكون للرجل منا كل يوم تمرة فقيل له يا أبا عبد الله وأين
كانت تقع التمرة من الرجل قال لقد وجدنا فقدها حين فقدناها فأتينا البحر فإذا نحن بحوت قد قذفه البحر فأكلنا منه
ثمانية عشر يوما ما أحببنا هذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا يونس بن بكير عن محمد بن إسحاق حدثني يزيد
بن زياد عن محمد بن كعب القرظي حدثني من سمع علي بن أبي طالب يقول إنا لجلوس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في
المسجد إذ طلع علينا مصعب بن عمير ما عليه إلا بردة له مرقوعة بفرو فلما رآه رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى
للذي كان فيه من النعمة والذي هو فيه اليوم ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف بكم إذا غدا أحدكم في حلة
وراح في حلة ووضعت بين يديه صحفة ورفعت أخرى وسترتم بيوتكم كما تستر الكعبة قالوا يا رسول الله نحن يومئذ
خير منا اليوم نتفرغ للعبادة ونكفى المؤنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأنتم اليوم خير منكم يومئذ هذا
حديث حسن غريب ويزيد بن زياد هذا هو مدني وقد روى عنه مالك بن أنس وغير واحد من أهل العلم ويزيد
بن زياد الدمشقي الذي روى عن الزهري روى عنه وكيع ومروان بن معاوية

میں نے کہا اب مجھے یہ کافی ہیں سو میں نے انکو کھا لیا پھر میں نے پانی پیا اسکے بعد اور اسکو پی لیا پھر میں مسجد میں آیا اور اس میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد
بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عباس جریری سے کہا سنا میں نے ابا عثمان نہدی سے کہ حدیث کرتے تھے ابی ہریرہ سے یہ کہ انکو
یعنی صحابہ کو بھوک پہونچی سو انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور دی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا
حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے وہب بن کیسان سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا بھیجا
ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ پر بھیجا اور ہم تین سو آدمی تھے ہم اپنی خوراک اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے تھے
سو ہماری خوراک تمام ہو چکی یہاں تک کہ ایک ایک مرد کے حصے ہر روز ایک ایک کھجور آتی تھی کسی نے کہا اے ابا عبد اللہ ایک
کھجور مرد کے واسطے کیا کفایت کرتی تھی کہا انہوں نے ہمنے اسکے کم ہونے کو بھی معلوم کر لیا جب وہ بھی ہمسے جاتی رہی یعنی جب ایک ایک
کھجور بھی ہمسے بند ہو چکی تو ہمنے اسکے عدم حصول سے اسکا فائدہ معلوم کر لیا کہ بیشک ایک کھجور بھی فائدہ دیتی تھی پھر ہم دریا پر آئے
دیکھا تو ایک مچھلی ہے کہ اسکو دریا نے کنارے پر ڈالا ہے سو کھائے ہم اس سے اٹھارہ روز تک یا جب تک کہ ہمنے پسند کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے کہا حدیث کی مجھ سے یزید بن زیاد نے محمد بن کعب قرظی سے کہا
حدیث کی مجھ سے اس نے کہ سنا اس نے علی بن ابی طالب سے کہ فرماتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ناگاہ مصعب
بن عمیر آیا اسپر سوائے ایک چادر کے کہ اسکو ٹکڑا پوستین کا لگا ہوا تھا اور کچھ نہ تھا پس جب اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو آنحضرت
اسکی آسائش کی حالت اور اس حالت کو کہ جسمیں وہ آج کے دن ہیں یاد کر کے رو دیئے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح حال ہو
تمہارا اس حالت میں کہ جب کوئی علی الصباح ایک لباس پہنے اور دوسرے وقت اور لباس اور اسکے آگے ایک برتن رکھا جائے اور دوسرا
اٹھایا جاوے یعنی کھانے اسقدر ایک وقت میں آتے ہوں کہ ایک اٹھایا جائے اور دوسرا رکھے کو موجود ہوں اور تم اپنے گھروں کو ڈھانپو جیسا کہ
کعبہ ڈھانپا جاتا ہے۔ کہا انہوں نے یا رسول اللہ ہم اس دن میں آج کے دن سے بہتر ہونگے کہ عبادت کیواسطے فارغ ہونگے اور تکلیف سے بچے ہوئے
ہونگے تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم آج کے دن بہتر ہو اس دن سے۔ یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد مدنی ہیں اس سے مالک بن انس نے اور
بہت سے اہل علم نے روایت کی ہے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جس نے زہری سے روایت کی ہے اس سے وکیع اور مروان بن معاویہ نے روایت کی ہے

فأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم القدح فوضعه على يده ثم رفع رأسه فتبسم فقال أبا هر قال اشرب فشربت ثم قال
اشرب فلم ازل اشرب ويقول اشرب حتى قلت والذي بعثك بالحق ما اجد له مسلكا فاخذ القدح فحمد الله وسمى ثم شرب
هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن حميد الرازي نا عبد العزيز بن عبد الله القرشي نا يحيى البكاء عن ابن عمر
قال تجشأ رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال كف عنا جشاءك فإن أكثرهم شبعا في الدنيا أطولهم جوعا يوم القيامة هذا
حديث حسن غريب من هذا الوجه وفي الباب عن ابي جحيفة **حدثنا** قتيبة نا ابو عوانة عن قتادة عن ابي بردة بن
ابي موسى عن ابيه قال يا بني لو رأيتنا ونحن مع النبي صلى الله عليه وسلم وقد أصابتنا السماء لحسبت أن ريحنا ريح الضأن
هذا حديث صحيح ومعنى هذا الحديث انه كان ثيابهم الصوف فكان اذا اصابهم المطر يجيء من ثيابهم ريح الضأن **حدثنا**
عباس الدوري نا عبد الله بن يزيد المقرئ نا سعيد بن ابي ايوب عن ابي مرحوم عبد الرحيم بن ميمون عن سهل بن معاذ بن
انس الجهني عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ترك اللباس تواضعا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيامة
على رؤوس الخلائق حتى يخيره من أي حلل الإيمان شاء يلبسها **حدثنا** محمد بن حميد الرازي نا زافر بن سليمان عن إسرائيل
عن شبيب بن بشير عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النفقة كلها في سبيل الله الا البناء فلا خير
فيه هذا حديث غريب هكذا قال محمد بن حميد شبيب بن بشير وانما هو شبيب بن بشر **حدثنا** علي بن حجر
نا شريك عن ابي اسحاق عن حارثة بن مضرب قال أتينا خبابا نعوده وقد اكتوى سبع كيات فقال لقد تطاول مرضي

سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ لیا اور آپ نے دست مبارک پر رکھا پھر آپ نے سر مبارک کو اٹھایا اور مسکرائے اور
فرمایا اے ابا ہریرہ پی سو میں نے پی لیا پھر فرمایا اور پی سو میں مدت تک پیتا رہا اور آپ فرماتے پی یہاں تک کہ میں نے کہا قسم ہے اس
ذات کی کہ جسنے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے اب میں اسکے لیے کچھ جگہ نہیں پاتا پس آپ نے وہ پیالہ لے لیا اور اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ
پڑھی اور پی لیا یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد اللہ قرشی نے کہا حدیث
کی ہمسے یحیی بکاء نے ابن عمر سے کہا انہوں نے ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ڈکار لی پس فرمایا آپ نے اپنی ڈکار کو ہمارے
پاس سے دور رکھو اسلیے کہ بہت سیر ہونے والے دنیا میں قیامت کے دن زیادہ بھوکے رہنے والے ہونگے یہ حدیث اس وجہ سے حسن
غریب ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی جحیفہ سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے قتادہ سے انہوں نے
ابی بردہ بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے اے میرے بیٹے اگر تو ہمکو اس حالت میں دیکھتا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
اور مینھ برستا تو البتہ تو گمان کرتا کہ ہماری بو بھیڑوں کی سی ہے یہ حدیث صحیح ہے اور معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ کپڑے انکے صوف
کے تھے سو جب ان پر مینھ برستا تھا تو انکے کپڑوں سے بھیڑوں کی سی بو آتی تھی **حدیث** کی ہمسے عباس دوری نے کہا حدیث کی ہمسے
عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے ابی مرحوم یعنے عبد الرحیم بن میمون سے انہوں نے سہل بن معاذ
بن انس جہنی سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالے کی تواضع کے واسطے
لباس زینت کا ترک کرے حالانکہ وہ اسپر قادر ہو تو اللہ تعالے اسکو قیامت کے دن خلقت کے سروں پر بلا لیگا یہانتک
کہ اسکو اختیار دیگا کہ اہل ایمان کے لباس سے جس قسم کا لباس چاہے پہنے **حدیث** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا
حدیث کی ہمسے زافر بن سلیمان نے اسرائیل سے انہوں نے شبیب بن بشیر سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام خرچ اللہ تعالے کی راہ میں ہیں سوا عمارت کے اسمیں بھلائی نہیں ہے یہ حدیث
غریب ہے ایسا ہی کہا ہے محمد بن حمید نے کہ شبیب بن بشیر ہے اور حالانکہ وہ شبیب بن بشر ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر
نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارثہ بن مضرب سے کہا انہوں نے ہم خباب کے پاس اسکی عیادت
کے واسطے آئے اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے سو کہا انہوں نے میری بیماری بڑی ہو گئی ہے۔

ف اس عمارت میں بھلائی نہیں کہ جسکی حاجت نہ ہو اور اسمیں غرض دنیا ہے ۱۲

أو لولا أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تمنوا الموت لتمنيته وقال يؤجر الرجل في نفقته إلا التراب أو قال
في التراب هذا حديث حسن صحيح حدثنا الجارود نا الفضل بن موسى عن سفيان الثوري عن أبي حمزة عن إبراهيم
قال كل بناء وبال عليك قلت أرأيت ما لا بد منه قال لا أجر ولا وزر حدثنا محمود بن غيلان نا أبو أحمد
الزبيري نا خالد بن طهمان أبو العلاء ثني حصين قال جاء سائل فسأل ابن عباس فقال ابن عباس للسائل أتشهد أن
لا إله إلا الله قال نعم قال أتشهد أن محمدا رسول الله قال نعم قال وتصوم رمضان قال نعم قال سألت وللسائل حق إنه
لحق علينا أن نصلك فأعطاه ثوبا ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم كسا مسلما ثوبا إلا
كان في حفظ الله ما دام منه عليه خرقة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب
الثقفي ومحمد بن جعفر وابن أبي عدي ويحيى بن سعيد عن عوف بن أبي جميلة عن زرارة بن أوفى عن عبد الله بن سلام قال لما قدم
رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني المدينة انجفل الناس إليه وقيل قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت في الناس
لأنظر إليه فلما استبنت وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم عرفت أن وجهه ليس بوجه كذاب وكان أول شيء تكلم به أن قال
يا أيها الناس أفشوا السلام وأطعموا الطعام وصلوا والناس نيام تدخلوا الجنة بسلام هذا حديث صحيح حدثنا الحسين
بن الحسن المروزي بمكة نا ابن أبي عدي نا حميد عن أنس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة أتاه المهاجرون فقالوا
يا رسول الله ما رأينا قوما أبذل من كثير ولا أحسن مواساة من قليل من قوم نزلنا بين أظهرهم لقد كفونا المؤنة
وأشركونا في المهنأ حتى لقد خفنا أن يذهبوا بالأجر كله فقال النبي صلى الله عليه وسلم

اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قول نہ سنا ہوتا کہ موت کی آرزو نہ کرو تو اسکی آرزو کرتا اور فرمایا آپ نے مرد اپنے ہر
خرچ میں اجر دیا جاتا ہے سوائے مٹی کے یا فرمایا آپ نے مٹی میں خرچنے واسطے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے جارود نے کہا حدیث
کی ہم سے فضل بن موسی نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابراہیم سے کہا انہوں نے تمام عمارت بکھیرا وبال ہے میں نے کہا جو ہے
اس عمارت کی کہ جسکی حاجت ہے کہا انہوں نے نہ اسمیں ثواب ہے اور نہ گناہ حدیث کی ہم سے محمود نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری
نے کہ حدیث کی ہم سے خالد بن طہمان یعنے ابو العلاء نے کہا حدیث کی مجھ سے حصین نے کہا انہوں نے ایک سوالی آیا اور اسنے ابن عباس
سے سوال کیا پس ابن عباس نے سائل سے کہا کیا تو شہادت دیتا ہے اسکی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں کہا
اسنے ہاں کہا ابن عباس نے کیا تو شہادت دیتا ہے کہ محمد اللہ کا رسول ہے کہا اسنے ہاں کہا ابن عباس نے روزے رمضان کے
رکھتا ہے کہا اسنے ہاں کہا ابن عباس نے تو نے سوال کیا ہے اور سائل کے واسطے حق ہے ہمپر واجب ہے کہ ہم تیرے ساتھ مواصلت
کریں پس انہوں نے اسکو کپڑا دیا پھر کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کپڑے
پہناتا ہے تو وہ اللہ تعالی کی حفاظت میں ہوتا ہے جبتک اسپر اس کپڑے سے ایک ٹکڑا بھی رہیگا یہ حدیث اس طریق سے حسن
غریب ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی اور محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی اور یحیی بن سعید نے
انہوں نے روایت کی عوف بن ابی جمیلہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے عبد اللہ بن سلام سے کہا انہوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو لوگ آپکی طرف دوڑ کر آئے اور شہر میں مشہور ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگئے ہیں سو میں بھی لوگوں میں آپکے
دیکھنے کے واسطے آیا پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ظاہر ہوا تو میں نے پہچان لیا کہ آپکا چہرہ جھوٹوں کا چہرہ نہیں ہے اور پہلی
بات جو آپنے فرمائی تھی وہ یہ فرمائی تھی کہ اے لوگو فاش کرو سلام کو اور کھانا کھلاؤ اور نماز پڑھو اس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوئے ہوں داخل ہوگے
تم جنت میں ساتھ سلامتی کے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے حسین بن حسن مروزی نے مکہ میں کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے کہا حدیث
کی ہم سے حمید نے انس سے کہا انہوں نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کے پاس مہاجرین آئے اور کہا انہوں نے یا رسول اللہ نہیں دیکھی ہم
نے کوئی بہت سے زیادہ خرچ کرنیوالی اور تھوڑے مال سے زیادہ معاونت کرنیوالی اس قوم سے کہ جنکے درمیان ہم اترے ہوئے ہیں ہمکو تکلیف
سے بچاتے ہیں اور معاش میں شریک کرتے ہیں یہانتک کہ ہمکو خوف ہوا ہے کہ تمام ثواب بھی وہ لیجائیں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لا ما دعوتم الله لهم واثنيتم عليهم هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا اسحق بن موسى الانصاري نا محمد بن معن المدني
الغفاري ثني ابي عن سعيد المقبري عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الطاعم الشاكر بمنزلة الصائم الصابر هذا
حديث حسن غريب حدثنا هناد نا عبدة عن هشام بن عروة عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن عمرو الاودي عن
عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بمن يحرم على النار وبمن تحرم عليه النار على كل قريب هين
سهل هذا حديث غريب حدثنا هناد نا وكيع عن شعبة عن الحكم عن ابرهيم عن الاسود بن يزيد قال قلت يا عائشة اي
شئ كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع اذا دخل بيته قالت كان يكون في مهنة اهله فاذا حضرت الصلوة قام فصلى هذا
حديث صحيح حدثنا سويد نا عبد الله بن المبارك عن عمران بن زيد التغلبي عن زيد العمي عن انس بن مالك
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا استقبله الرجل فصافحه لا ينزع يده من يده حتى يكون الرجل ينزع ولا يصرف
وجهه عن وجهه حتى يكون الرجل هو يصرفه ولم ير مقدما ركبتيه بين يدي جليس له هذا حديث غريب حدثنا
هناد نا ابو الاحوص عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خرج رجل
ممن كان قبلكم في حلة له يختال فيها فامر الله الارض فاخذته فهو يتجلجل او قال يتلجلج فيها الى يوم القيمة قال
ابو عيسى هذا حديث صحيح حدثنا سويد نا عبد الله عن محمد بن عجلان عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال يحشر المتكبرون يوم القيمة امثال الذر في صور الرجال يغشاهم الذل من كل مكان

یہ بات میں ہوں جب تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے اُن کے لیے دعا مانگتے رہو گے اور اُن کی صفت کرتے رہو گے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث**
کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن معن مدنی غفاری نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے سعید مقبری
سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کھانا کھا کر شکر کرنے والا بمنزلہ صائم صابر کے ہے
یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے موسیٰ بن عقبہ
سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو اودی سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں
تم کو خبر نہ دوں اُس شخص کی جو آگ پر حرام ہے اور جس پر آگ حرام ہے قریب تسکین والے آرام والے پر۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث**
کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے شعبہ سے اُنہوں نے حکم سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے اسود بن یزید سے کہا اُنہوں نے میں نے حضرت
عائشہ سے کہا اے عائشہ کیا کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے جبکہ اپنے گھر میں داخل ہوتے تھے کہا اُنہوں نے اپنی عیال
کی خدمت میں ہوتے تھے پس جب نماز حاضر ہوتی تو کھڑے ہوتے اور نماز پڑھتے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سوید نے
کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے عمران بن زید تغلبی سے اُس نے زید عمی سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے
جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی مرد آتا اور آپ سے مصافحہ کرتا تو آپ اس سے اپنا دست مبارک نہ کھینچتے جب تک
کہ وہ اپنے ہاتھ کو نہ کھینچتا اور نہ پھیرتے منہ اپنے کو آنے والے کے منہ سے یہاں تک کہ وہ خود ہی اپنے منہ کو پھیرتا اور آپ اپنے
ہمنشین کے آگے گھٹنے مقدم کیے ہوئے نہ دیکھے گئے۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابوالاحوص نے عطاء بن سائب
سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد تم سے پہلے
کا ایک جامہ میں فخر کرتا ہوا نکلا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا پس اُس نے اُس کو پکڑ لیا۔ پس وہ حرکت کرتا ہے یا فرمایا
آپ نے (شک راوی) وہ زمین میں قیامت تک نیچے چلا جاوے گا۔ کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے
سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ نے محمد بن عجلان سے اُنہوں نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا
سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن متکبر لوگ چیونٹیوں کی طرح آدمیوں کی صورت میں اُٹھائے
جاویں گے اُن کو ذلت ہر طرح سے ڈھانپ لیگی

ف یعنی جو کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاوے وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ آدمی روزہ رکھ کر صبر کرے ۱۲

يساقون الى سجن في جهنم يسمى بولس تعلوهم نار الانيار يسقون من عصارة اهل النار طينة الخبال هذا حديث حسن صحيح حدثنا
عبد بن حميد وعباس بن محمد الدوري قالا نا عبد الله بن يزيد نا سعيد بن ابي ايوب ثنا ابو مرحوم عبد الرحيم بن ميمون
عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله
على رؤس الخلائق حتى يخيره في اي الحور شاء هذا حديث حسن غريب حدثنا سلمة بن شبيب نا عبد الله
بن ابراهيم الغفاري المدني ثني ابي عن ابي بكر بن المنكدر عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث من كن فيه
نشر الله عليه كنفه وادخله الجنة رفق بالضعيف والشفقة على الوالدين والاحسان الى المملوك هذا حديث غريب حدثنا
هناد نا ابو الاحوص عن ليث عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول الله عز وجل يا عبادي كلكم ضال الا من هديت فسلوني الهدى اهدكم وكلكم فقير الا من اغنيت فسلوني ارزقكم
وكلكم مذنب الا من عافيت فمن علم منكم اني ذو قدرة على المغفرة فاستغفرني غفرت له ولا ابالي ولو ان اولكم وآخركم
وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اتقى قلب عبد من عبادي ما زاد ذلك في ملكي جناح بعوضة ولو ان اولكم وآخركم
وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا على اشقى قلب عبد من عبادي ما نقص ذلك من ملكي جناح بعوضة ولو ان
اولكم وآخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجتمعوا في صعيد واحد فسال كل انسان منكم ما
بلغت امنيته فاعطيت كل سائل منكم ما سأل ما نقص ذلك من ملكي الا كما لو ان احدكم مر بالبحر فغمس فيه ابرة

وہ دوزخ کی طرف کہ جسکا نام بولس ہے چلائے جاوینگے اوپر شعلوں آگ بلند ہوگی۔ دوزخیوں کا نچوڑ یعنی لہو پیپ وغیرہ پلائے
جاوینگے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے عبد بن حمید اور عباس بن محمد دوری نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے عبداللہ
بن یزید نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی مجھ سے ابو مرحوم یعنی عبدالرحیم بن میمون نے سہل بن معاذ بن انس
سے اُنھوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص غصہ کو روک رکھے اس حالت میں کہ وہ اُسکے جاری
کرنے پر قادر ہو تو بلاویگا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سرپر سب خلائق کے یہانتک کہ اسکو مختار کر دیگا جس حور پر کہ اُسکی مرضی ہو۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن ابراہیم غفاری مدنی نے کہا حدیث
کی مجھ سے میرے باپ نے ابی بکر بن منکدر سے اُنھوں نے جابر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں جس
شخص میں ہوں اللہ تعالیٰ اُسپر اپنی رحمت چھپاتا ہے اور اسکو جنت میں داخل کرتا ہے ضعیف کے ساتھ نرمی کرنی اور والدین پر
شفقت کرنی اور غلاموں کے ساتھ احسان کرنا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابوالاحوص
نے لیث سے اُنھوں نے شہر بن حوشب سے اُنھوں نے عبدالرحمن بن غنم سے اُنھوں نے ابی ذر سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ اور غالب اے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جسکو میں ہدایت کروں سو مجھسے تم ہدایت کا سوال کرو میں
تمکو ہدایت کرونگا اور تم سب کے سب فقیر ہو مگر جسکو میں غنی کر دوں سو مجھسے تم سوال کرو میں تمکو رزق دونگا اور تم سب کے سب گنہگار
ہو مگر جسکو میں معاف کروں سو جو کوئی تم میں سے یہ بات جانتا ہو کہ میں بخشش مانگنے پر قادر ہوں تو وہ مجھسے بخشش مانگے میں اُسکے تئیں
بخش دونگا اور میں کچھ پروا نہیں کرتا اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک میرے بندوں میں
سے کسی بندے متقی کے دل پر جمع ہوں یعنی اگر تمام جہان پرہیزگار ہو جاوے تو یہ بات میری بادشاہی میں ایک مچھر کے پر کے برابر
بھی زیادتی نہیں کرتی۔ اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک میرے بندوں میں سے کسی بد
بخت کے دل پر جمع ہو جائیں یعنی اگر تمام جہان بدبخت ہو جاوے تو یہ بات میری بادشاہی میں مچھر کے پر کے برابر نقصان نہیں
کرتی اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے جن اور انسان اور زندے اور مردے اور تر اور خشک ایک زمین میں جمع ہوں اور ہر ایک شخص
تم میں سے اپنی آرزو کے موافق مانگے اور میں ہر ایک سائل کو جو کچھ اُسنے مانگا ہو دوں تو یہ بات میری بادشاہی سے کچھ نقصان
نہیں کرتی مگر جیسا کہ کوئی تم میں سے دریا میں گذرا اور اُسنے اس دریا میں سوئی ڈبوئی

ذلک بأنی جواد واجد ماجد أفعل ما أرید عطائی کلام وعذابی کلام إنما أمری لشیء إذا أردت أن أقول له کن فیکون
هذا حدیث حسن وروی بعضهم هذا الحدیث عن شهر بن حوشب عن معدی کرب عن أبی ذر عن النبی صلی الله
علیه وسلم نحوه **حدثنا** عبید بن اسباط بن محمد القرشی نا أبی نا الأعمش عن عبد الله بن عبد الله عن سعد
مولی طلحة عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یحدث حدیثا لو لم أسمعه إلا مرة أو مرتین حتی عد سبع مرات
ولکنی سمعته أکثر من ذلک سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول کان الکفل من بنی إسرائیل لا یتورع من ذنب عمله فأتته
امرأة فأعطاها ستین دینارا علی أن یطأها فلما قعد منها مقعد الرجل من امرأته أرعدت وبکت فقال ما یبکیک أأکرهتک قالت لا ولکنه
عمل ما عملته قط وما حملنی علیه إلا الحاجة فقال تفعلین أنت هذا وما فعلته اذهبی فهی لک وقال لا والله لا أعصی الله بعدها
أبدا فمات من لیلته فأصبح مکتوب علی بابه إن الله قد غفر للکفل هذا حدیث حسن وقد رواه شیبان وغیر واحد عن
الأعمش نحو هذا ورفعوه وروی بعضهم عن الأعمش فلم یرفعه وروی أبو بکر بن عیاش هذا الحدیث عن الأعمش فأخطأ فیه
وقال عن عبد الله بن عبد الله عن سعید بن جبیر عن ابن عمر وهو غیر محفوظ وعبد الله بن عبد الله الرازی هو کوفی وکانت
جدته سریة لعلی بن أبی طالب وقد روی عن عبد الله بن عبد الله الرازی عبیدة الضبی والحجاج بن أرطاة وغیر واحد
حدثنا هناد نا أبو معاویة عن الأعمش عن عمارة بن عمیر عن الحارث بن سوید نا عبد الله بحدیثین أحدهما عن نفسه

ہیں اسکو یہی وقت دکھایا یہ سب اسواسطے کہ میں سخی ہوں بزرگ ہوں جو چاہتا ہوں حاصل کر لیتا ہوں مجھ سے کوئی چیز فوت نہیں ہوتی بزرگ
عزت و بزرگی رکھتا ہوں جو ارادہ کرتا ہوں میری **بخشش** ایک کلام ہے اور میرا عذاب ایک کلام ہے کیونکہ میرا حکم کسی چیز کے واسطے جب میں
ارادہ کرتا ہوں یہی ہے کہ میں اسکو کہتا ہوں کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث
کو شہر بن حوشب سے اُنہوں نے معدیکرب سے اُنہوں نے ابی ذر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے **حدیث** کی ہمسے عبید
بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے عبد اللہ بن عبد اللہ سے اُنہوں نے سعد سے
جو غلام ہیں طلحہ کے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ حدیث بیان کرتے تھے اگر میں نے ایک بار
یا دو بار سنی یہاں تک کہ سات بار تک بھی سنی ہوتی تو میں بیان نہ کرتا لیکن میں نے اس سے بھی زیادہ سنا ہے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے ایک شخص کفل نامی بنی اسرائیل میں سے کسی گناہ کے کرنے سے پرہیز نہ کرتا تھا سو اُسکے پاس ایک عورت آئی
اور اُسنے اُسکو ساٹھ دینار زنا کرنے کی شرط پر دیے پس جب وہ مرد اُسکے پاس اسجگہ بیٹھا کہ جہاں مرد اپنی عورت کے پاس بیٹھتا ہے تو وہ
عورت کانپ گئی اور رونے لگی پس کہا اُس مرد نے کس چیز نے تجھے رلایا ہے کیا میں نے تجھ پر جبر کیا ہے کہا اس عورت نے کہ نہیں لیکن
یہ ایسا کام ہے کہ میں نے اسکو آج تک کبھی نہیں کیا اور مجھے اس کام پر نہیں برانگیختہ کیا مگر حاجت نے یعنی میں اب بیاجت ضروری
کے مارے اس کام کو کرنے لگی ہوں پس کہا اُس مرد نے تو یہ کام حاجت کے لیے کرتی ہے اور تو نے آگے نہیں کیا سو یہ دینار تیرے
لیے ہیں اور کہا اس مرد نے قسم ہے اللہ کی میں بعد اسکے کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرونگا پس وہ مرد اسی رات کو مر گیا تو صبح کو اسکے
دروازے پر یہ بات لکھی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کو بخش دیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا ہے اسکو شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش
سے اور مثل اسکے اور اُنہوں نے اسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو اعمش سے روایت کیا ہے اور اُسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور روایت کی ہے ابو بکر
بن عیاش نے اس حدیث کو اعمش سے پس اُسنے اسمیں خطا کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت ہے عبد اللہ بن عبد اللہ سے اُنہوں نے روایت
کی سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور یہ محفوظ نہیں۔ اور عبد اللہ بن عبد اللہ رازی وہ کوفی ہے اور اُسکی دادی علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ کی لونڈی تھی۔ اور روایت کی ہے عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے عبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاۃ اور کئی لوگوں نے **حدیث**
کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے عمارہ بن عمیر سے اُنہوں نے حارث بن سوید سے کہا اُنہوں نے ہمسے عبد اللہ
نے دو حدیثیں بیان کیں ایک تو اپنی طرف سے

[illegible]

ما اخرجه النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المؤمن يرى ذنوبه كانه في اصل جبل يخاف ان يقع عليه وان الفاجر يرى ذنوبه
كذباب وقع على انفه قال به هكذا فطار قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله افرح بتوبة احدكم من رجل بارض فلاة دوية
مهلكة معه راحلته عليها زاده وطعامه وشرابه وما يصلحه فاضلها فخرج في طلبها حتى اذا ادركه الموت قال
ارجع الى المكان الذي اضللتها فيه فاموت فيه فرجع الى مكانه فغلبته عينه فاستيقظ فاذا راحلته عند
رأسه عليها طعامه وشرابه وما يصلحه **قال** ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح وفيه عن ابي هريرة و
النعمان بن بشير وانس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** احمد بن منيع نا زيد بن حباب نا علي بن
مسعدة الباهلي نا قتادة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كل ابن ادم خطاء وخير الخطائين التوابون هذا
حديث غريب لا نعرفه الا من حديث علي بن مسعدة عن قتادة **باب حدثنا** سويد نا عبد الله بن
المبارك عن معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله و
اليوم الاخر فليكرم ضيفه ومن كان يؤمن بالله واليوم الاخر فليقل خيرا او ليصمت هذا حديث صحيح وفي الباب عن
عائشة وانس وابي شريح الكعبي وهو العدوي واسمه خويلد بن عمرو **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو عن
ابي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صمت نجا هذا حديث لا نعرفه الا من حديث
ابن لهيعة **باب حدثنا** ابراهيم بن سعيد الجوهري نا ابو اسامة عن بريد بن عبد الله عن ابي بردة عن ابي موسى

دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا عبد اللہ نے بیشک مومن اپنے گناہوں کو اس طرح سے دیکھتا ہے کہ گویا پہاڑ کی جڑ میں بیٹھا
ہے اور ڈرتا ہے کہ مبادا وہ اس پر گر پڑے اور فاجر اپنے گناہوں کو مکھی کی طرح دیکھتا ہے کہ اسکی ناک پر بیٹھی اور اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور
وہ اڑ گئی۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کے ساتھ اس مرد سے بھی زیادہ تر خوش ہوتا ہے جو چٹیل
میدان ہلاکت کے مکان میں ہو اسکے ساتھ اسکی سواری ہو کہ جس پر اسکا کھانا اور پانی تھا اور جو چیز اسکے لائق تھی سو اس نے اسکو گم پایا
اور وہ اسکی تلاش میں نکلا یہاں تک کہ جب اسکو موت نے پا لیا تو دل میں کہنے لگا میں پلٹ چلتا ہوں اس مکان کی طرف جہاں مجھ
سے وہ گم ہوئی ہے سو اسی میں مر رہتا ہوں پس وہ اپنے مکان کی طرف پھر آیا پھر اسکو نیند نے غلبہ کیا پھر جاگا تو دیکھا
کہ اسکی سواری اسکے سر کے پاس کھڑی ہے جس پر اسکا کھانا اور پینا پڑا ہے اور جو چیز اسکے لائق ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور اسمیں روایت ہے ابی ہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے۔ **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسعدہ باہلی نے کہا
حدیث کی ہمسے قتادہ نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہر بنی آدم گنہگار ہے اور نیک گنہگاروں سے توبہ کرنے والے
ہیں یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق علی بن مسعدہ سے وہ راوی ہیں قتادہ سے **باب حدیث** کی ہمسے
سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے تو چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو کوئی
ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے
عائشہ اور انس اور ابی شریح کعبی سے اور یہ عدوی ہیں اور نام اسکا خویلد بن عمرو ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ
نے یزید بن عمرو سے انہوں نے ابی عبد الرحمن حبلی سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چپ رہا
اسنے نجات پائی۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت ابن لہیعہ سے **باب حدیث** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے کہا حدیث کی ہمسے برید بن عبد اللہ نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے

[illegible]
[illegible]

قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي المسلمين افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ويده هذا حديث صحيح
غريب من حديث ابي موسى حدثنا احمد بن منيع نا محمد بن الحسن بن ابي يزيد الهمداني عن ثور بن يزيد عن خالد
بن معدان عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عير اخاه بذنب لم يمت حتى يعمله قال احمد
قالوا من ذنب قد تاب منه هذا حديث حسن غريب وليس اسناده بمتصل خالد بن معدان لم يدرك معاذ بن جبل
وروي عن خالد بن معدان انه ادرك سبعين من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم **باب حدثنا**
عمر بن اسمعيل بن مجالد بن سعيد الهمداني نا حفص بن غياث ح وثنا سلمة بن شبيب نا امية بن القاسم قال نا
حفص بن غياث عن برد بن سنان عن مكحول عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تظهر
الشماتة لاخيك فيرحمه الله ويبتليك هذا حديث غريب ومكحول قد سمع من واثلة بن الاسقع وانس بن مالك و
ابي هند الداري ويقال انه لم يسمع من احد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الا من هؤلاء الثلثة ومكحول شامي
يكنى ابا عبد الله وكان عبدا فاعتق ومكحول الازدي بصري سمع من عبد الله بن عمرو ويروي عنه عمارة بن زاذان
حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن عياش عن تميم بن عطية قال كثيرا ما كنت اسمع مكحولا يسئل فيقول ندانم **باب**
حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن علي بن الاقمر عن ابي حذيفة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما احب اني حكيت احدا وان لي كذا وكذا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى

کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون مسلمانوں سے افضل ہو فرمایا آپ نے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان
سلامت رہیں یہ حدیث صحیح ہو غریب ہو طریق ابی موسےٰ سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے
محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی نے ثور بن یزید سے اُسنے خالد بن معدان سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گناہ کا عیب لگائے وہ نہیں مرتا جب تک کہ وہ اس فعل کو خود نہ کرلے کہا امام احمد
بن حنبل نے لوگوں نے کہا ہے اس گناہ سے کہ جس سے اُسنے توبہ کی ہو یہ حدیث حسن غریب ہو اور اسناد اسکی متصل نہیں اور
خالد بن معدان نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ اور مروی ہو خالد بن معدان سے کہ اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر صحابہ سے
ملاقات کی ہو **باب حدیث** کی ہمسے عمرو بن اسمعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے
ح اور حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے امیہ بن قاسم نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث نے برد بن سنان
سے اُسنے مکحول سے اُسنے واثلہ بن اسقع سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی
ظاہر مت کر شاید اللہ تعالیٰ اسپر رحم کرے اور تجھے اسمیں مبتلا کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہو۔ اور مکحول نے سُنا ہو واثلہ بن اسقع
اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور کہا گیا ہو کہ اُسنے سوا ان تینوں کے اور کسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
سے نہیں سُنا۔ اور مکحول شامی کی کنیت ابا عبد اللہ ہو۔ اور یہ غلام تھا پھر آزاد کیا گیا اور مکحول ازدی وہ بصری ہو عبد اللہ بن عمرو
سے اسکا سماع ہو۔ اور اس سے عمارہ بن زاذان روایت کرتا ہو **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش
نے تمیم سے اُسنے عطیہ سے کہا اُسنے میں بہت مرتبہ مکحول سے سُنا کرتا تھا کہ اس سے سوال ہوتا تو وہ کہتا میں نہیں جانتا۔
باب حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے علی بن اقمر سے اُسنے ابی حذیفہ سے اُسنے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں کسی کے عیب کی بات کرنے کو پسند نہیں کرتا اگرچہ
مجھے سبب اسکے بہت دنیا ملے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ

[illegible]
[illegible]
[illegible]

بن سعيد وعبد الرحمن قالا نا سفيان عن علي بن الاقمر عن ابي حذيفة وكان من اصحاب عبد الله بن مسعود عن عائشة
قالت حكيت للنبي صلى الله عليه وسلم رجلا فقال ما يسرني اني حكيت رجلا وان لي كذا وكذا قالت فقلت يا رسول الله ان
صفية امرأة وقالت بيدها هكذا كانها تعني قصيرة فقال لقد مزجت بكلمة لو مزج بها ماء البحر لمزج **باب**
حدثنا ابو موسى محمد بن المثنى نا ابن ابي عدي عن شعبة عن سليمان الاعمش عن يحيى بن وثاب عن شيخ من
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اراه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المسلم اذا كان يخالط الناس ويصبر على اذاهم
خير من المسلم الذي لا يخالط الناس ولا يصبر على اذاهم قال ابن ابي عدي كان شعبة يرى انه ابن عمر **حدثنا** ابو يحيى
محمد بن عبد الرحيم البغدادي نا معلى بن منصور نا عبد الله بن جعفر المخرمي هو من ولد المسور بن مخرمة عن عثمان بن محمد
الاخنسي عن سعيد المقبري عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم وسوء ذات البين فانها الحالقة **قال**
ابو عيسى هذا حديث صحيح غريب من هذا الوجه ومعنى قوله وسوء ذات البين انما يعني به العداوة والبغضاء وقوله الحالقة انها تحلق
الدين **حدثنا** هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن سالم بن ابي الجعد عن ام الدرداء عن ابي الدرداء قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بافضل من درجة الصيام والصلوة والصدقة قالوا بلى قال صلاح ذات البين
فان فساد ذات البين هي الحالقة هذا حديث صحيح ويروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال هي الحالقة
لا اقول تحلق الشعر ولكن تحلق الدين **حدثنا** سفيان بن وكيع نا عبد الرحمن بن مهدي

بن سعید اور عبد الرحمن نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے علی بن اقمر سے انہوں نے ابی حذیفہ سے اور یہ عبد اللہ بن مسعود
کے شاگردوں سے تھا انہوں نے روایت کی عائشہ سے کہا انہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کے عیب کی
بات کی پس فرمایا آپ نے مجھے یہ بات پسند نہیں آتی کہ کسی کی بات کہ جاؤں اگرچہ مجھے اتنے روپے ملیں کہا عائشہ نے
پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صفیہ ایسی عورت اور حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح سے اشارت کی گویا مراد ان کی یہ تھی
یہ تھی کہ وہ چھوٹے قد کی ہیں پس فرمایا آپ نے تو نے ایسی بات کے ساتھ خلط ملط کیا ہے کہ اگر اسکے ساتھ دریا کا پانی خلط ملط کیا
جاوے تو وہ بھی متغیر ہو جاوے **باب حدیث کی ہم سے** ابو موسیٰ بیٹے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی
نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے یحییٰ بن وثاب سے انہوں نے ایک شیخ سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے تھے
میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے وہ مسلمان جو لوگوں سے میل جول کرے اور
انکی ایذا پر صبر کرے بہتر ہے اس مسلمان سے جو لوگوں سے میل جول نہ کرے اور نہ انکی ایذا پر صبر کرے۔ کہا ابن ابی عدی نے گویا
شعبہ یہ گمان کرتا تھا کہ وہ شیخ ابن عمر ہیں **حدیث کی ہم سے** ابو یحییٰ بیٹے محمد بن عبد الرحیم بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے معلی
بن منصور نے کہا حدیث ہم سے عبد اللہ بن جعفر مخرمی نے یہ مسور بن مخرمہ کی اولاد سے ہیں انہوں نے عثمان بن محمد اخنسی سے انہوں نے
سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم درمیان کی برائی سے یعنی عداوت سے اسلیے کہ وہ
مونڈنے والی ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اس وجہ سے صحیح غریب ہے اور درمیان کی برائی سے مراد عداوت اور بغض ہے اور مونڈنے سے یہ مطلب ہے
کہ وہ دین کو مونڈتی ہے **حدیث کی ہم سے** ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد
سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمکو خبر کروں اس چیز کی جو روزہ
اور نماز اور صدقے کے درجے سے افضل ہے کہا لوگوں نے کیوں نہیں فرمایا آپ نے رنجشیں کی اصلاح کرنی اسلیے کہ درمیان کا
فساد مونڈنے والا ہے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا آپ نے یہ مونڈنے والی ہے میں یہ نہیں
کہتا کہ بالوں کو مونڈتی ہے لیکن دین کو مونڈتی ہے **حدیث کی ہم سے** سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے

[illegible]

[illegible]

عن حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن يعيش بن الوليد ان مولى للزبير حدثه ان الزبير بن العوام حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال دب اليكم داء الامم قبلكم الحسد والبغضاء هي الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولكن تحلق الدين والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا افلا انبئكم بما يثبت ذلك لكم افشوا السلام بينكم **باب**

حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن عيينة بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ذنب اجدر ان يعجل الله لصاحبه العقوبة في الدنيا مع ما يدخر له في الآخرة من البغي وقطيعة الرحم هذا حديث صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن جده عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خصلتان من كانتا فيه كتبه الله شاكرا صابرا ومن لم تكونا فيه لم يكتبه الله شاكرا ولا صابرا من نظر في دينه الى من هو فوقه فاقتدى به ومن نظر في دنياه الى من هو دونه فحمد الله على ما فضله به عليه كتبه الله شاكرا صابرا ومن نظر في دينه الى من هو دونه ونظر في دنياه الى من هو فوقه فاسف على ما فاته منه لم يكتبه الله شاكرا ولا صابرا **حدثنا** موسى بن حزام نا علي بن اسحق نا عبد الله عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث غريب ولم يذكر سويد عن ابيه في حديثه **حدثنا** ابو كريب نا ابو معاوية ووكيع عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا الى من هو اسفل منكم ولا تنظروا الى من هو فوقكم فانه اجدر

حرب بن شداد سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یعیش بن الولید سے یہ کہ زبیر کے غلام نے اسکو حدیث کہی یہ کہ زبیر بن عوام نے اسکو حدیث کہی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری طرف چلی امتوں کی بیماری چلی یعنی حسد اور بغض وہ مونڈنے والی ہے میں نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈتا ہے لیکن دین کو مونڈتا ہے اور قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہیں ہوگے جبتک کہ ایمان نہ لاؤ گے اور تم مومن نہیں ہوگے جبتک کہ آپس میں محبت نہ رکھو کیا میں تمکو خبر نہ دوں اس چیز کی جو تمہارے واسطے مضبوط رکھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں ایک دوسرے سے السلام علیک بہت کیا کرو **باب** حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے عیینہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ اسکے لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسکے کرنے والے کو دنیا میں عذاب دینے کی جلدی کرے باوجودیکہ اسکے واسطے آخرت میں بھی ذخیرہ رکھے سوائے سرکشی اور قطع رحم کے یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ نے مثنی بن صباح سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے دو خصلتیں جس شخص میں ہوں اللہ تعالیٰ اسکو صابر و شاکر لکھتا ہے اور جس میں وہ دونوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ اسکو نہ شاکر لکھتا ہے اور نہ صابر جو کوئی اپنے دین میں اسکی طرف دیکھے جو اس سے اعلیٰ ہو پھر اسکی پیروی کرے اور دنیا کی بابت اسکی طرف دیکھے جو اس سے کم درجے کا ہو پھر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اسپر کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو اسپر … درجے پر فضیلت دی ہو تو اللہ تعالیٰ اسکو شاکر و صابر لکھتا ہے اور جو کوئی اپنے دین میں اسکی طرف دیکھے جو اس سے کم درجے کا ہو اور دنیا میں نظر کرے اسکی طرف جو اس سے اعلیٰ درجے کا ہو پھر وہ اس چیز پر جو اس سے فوت ہوئی ہو یعنی اسکو حاصل نہیں ہوئی غم کھاوے تو اللہ تعالیٰ اسکو نہ شاکر لکھتا ہے اور نہ صابر حدیث کی ہمسے موسیٰ بن حزام نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن اسحق نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ نے کہا حدیث کی ہمسے مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث غریب ہے اور سوید نے اپنے باپ کا ذکر حدیث میں نہیں کیا حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ اور وکیع نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کرو اسکی طرف جو تمسے ادنیٰ درجے کا ہو اور نہ دیکھا کرو اسکی طرف جو تمسے اعلیٰ درجے کا ہو اسلیے کہ یہ بہت لائق ہے کہ

… سرکشی و قطع رحم کے اور کوئی ایسا گناہ نہیں کہ جسکے سبب سے عذاب دے دنیا میں اللہ تعالیٰ جلدی سے باوجودیکہ آخرت میں بھی اسکے عذاب کا ذخیرہ رکھے ۱۲

عن أبي بشر عن أبي وائل عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أكل طيبا وعمل في سنة
وأمن الناس بوائقه دخل الجنة فقال رجل يا رسول الله إن هذا اليوم في الناس لكثير قال وسيكون في قرون بعدي هذا
حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث إسرائيل **حدثنا** عباس بن محمد نا يحيى بن أبي بكير عن إسرائيل
عن هلال بن مقلاص نحو حديث قبيصة عن إسرائيل **حدثنا** عباس الدوري نا عبد الله بن يزيد نا سعيد بن أبي أيوب
عن أبي مرحوم عبد الرحيم بن ميمون عن سهل بن معاذ الجهني عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من أعطى لله ومنع لله و
أحب لله وأبغض لله وأنكح لله فقد استكمل إيمانه هذا حديث منكر **أبواب صفة الجنة** عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في صفة شجر الجنة **حدثنا** عباس بن محمد الدوري نا عبيد الله بن موسى عن
شيبان عن فراس عن عطية عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها
مائة عام لا يقطعها قال وذلك الظل الممدود **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا الليث بن سعد عن سعيد بن أبي سعيد عن أبيه عن
أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال إن في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام وفي الباب عن أنس
وأبي سعيد هذا حديث صحيح **حدثنا** أبو سعيد الأشج نا زياد بن الحسن بن الفرات القزاز عن أبيه عن جده عن
أبي حازم عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما في الجنة شجرة إلا وساقها من ذهب هذا حديث غريب
حسن **باب** ما جاء في صفة الجنة ونعيمها **حدثنا** أبو كريب نا محمد بن فضيل عن حمزة الزيات عن
زياد الطائي عن أبي هريرة قال قلنا يا رسول الله ما لنا إذا كنا عندك رقت قلوبنا وزهدنا

اُنہوں نے ابی بشر سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پاک کھانا کھاوے
اور سنت کے موافق عمل کرے اور اُسکی شرارت سے لوگ امن میں رہیں تو وہ جنت میں داخل ہوگا پس کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ آج کے
دن لوگوں میں البتہ بہت ہیں فرمایا آپ نے میرے بعد بھی زمانوں میں ہونگے یعنی اس قسم کے لوگ اس زمانہ سے خاص نہیں بلکہ تمام زمانوں
میں ہوتے جائینگے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی وجہ سے یعنی طریق اسرائیل سے **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد
نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن ابی بکیر نے اسرائیل سے اُنہوں نے ہلال بن مقلاص سے مثل حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے ہے **حدیث**
کی ہمسے عباس دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے ابی مرحوم سے جو بیٹے عبد الرحیم
بن میمون ہیں اُنہوں نے سہل بن معاذ جہنی سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اللہ تعالیٰ کے واسطے دے
اور اللہ کے واسطے منع کرے اور اللہ کے واسطے محبت کرے اور اللہ کے واسطے دشمنی کرے اور اللہ کے واسطے نکاح کرے تو
اُس نے اپنے ایمان کو پورا کر لیا۔ یہ حدیث منکر ہے **ابواب** جنت کی صفت میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب**
جنت کے درختوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسیٰ نے
شیبان سے اُنہوں نے فراس سے اُنہوں نے عطیہ سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں درخت
ہے کہ سوار اُسکے سایہ میں سو سال تک سیر کرنے میں اُسکو قطع نہیں کر سکتا فرمایا آپ نے اور یہی ہے سایہ دراز یعنی خدا نے جو فرمایا ہے
کہ بہشت میں سایہ دراز ہے اس سے یہی سایہ مراد ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے سعید
بن ابی سعید سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک درخت ہے
سوار اُسکے سایہ میں سو برس تک سیر کر سکتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابی سعید سے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے
ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن حسن بن فرات قزاز نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے ابی حازم سے اُنہوں نے
ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو درخت کہ جنت میں ہے اُسکی ساق سونے کی ہے یہ حدیث غریب حسن ہے **باب**
جنت اور نعمتوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے حمزہ زیات سے اُنہوں نے زیاد طائی
سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا ہے کہ جب ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو ہمارے دل نرم ہوتے ہیں اور زہد کرتے ہیں

وكنا من اهل الآخرة فاذا خرجنا من عندك فآنسنا اهالينا وشممنا الاولاد انكرنا انفسنا فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لو انكم تكونون اذا خرجتم من عندي كنتم على حالكم ذلك لزارتكم الملائكة في بيوتكم ولو لم تذنبوا لجاء الله بخلق
جديد كي يذنبوا فيغفر لهم قال قلت يا رسول الله مم خلق الخلق قال من الماء قلت الجنة ما بناؤها قال لبنة من
فضة ولبنة من ذهب وملاطها المسك الاذفر وحصباؤها اللؤلؤ والياقوت وتربتها الزعفران من يدخلها ينعم
لا يبأس ويخلد لا يموت ولا تبلى ثيابهم ولا يفنى شبابهم ثم قال ثلث لا ترد دعوتهم الامام العادل والصائم حين
يفطر ودعوة المظلوم يرفعها فوق الغمام ويفتح لها ابواب السماء ويقول الرب تبارك وعزتي لانصرنك ولو بعد
حين هذا حديث ليس اسناده بذلك القوي وليس هو عندي بمتصل وقد روي هذا الحديث باسناد آخر عن
ابي هريرة **باب** ما جاء في صفة غرف الجنة **حدثنا** علي بن حجر نا علي بن مسهر عن عبد الرحمن بن اسحق
عن النعمان بن سعد عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لغرفا يرى ظهورها من بطونها و
بطونها من ظهورها فقام اليه اعرابي فقال لمن هي يا نبي الله قال هي لمن اطاب الكلام واطعم الطعام وادام الصيام وصلى
بالليل والناس نيام هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل الحديث في عبد الرحمن بن اسحق هذا من قبل
حفظه وهو كوفي وعبد الرحمن بن اسحق القرشي مديني وهو اثبت من هذا **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد العزيز
بن عبد الصمد العمي عن ابي عمران الجوني عن ابي بكر بن عبد الله بن قيس عن ابيه عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال ان في الجنة جنتين من فضة آنيتهما وما فيهما وجنتين من ذهب آنيتهما وما فيهما وما بين القوم

اور اہل آخرت سے ہوتے ہیں۔ اور جب ہم آپ کے پاس سے نکلتے ہیں اور اپنے اہل وعیال سے موانست کرتے ہیں اور اولاد سے ملتے
ہیں تو دل ہمارے اس طرف سے آشنا ہوتے ہیں۔ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اسی حالت پر ہمیشہ رہو کہ جس حالت پر
تم میرے پاس سے نکلتے ہو تو فرشتے تمہاری زیارت تمہارے گھروں میں کریں۔ اور اگر تم گناہ نہ کرو تو ضرور اللہ تعالیٰ نئی پیدائش لائے
تاکہ وہ گناہ کریں اور انکو وہ بخشے۔ کہا ابو ہریرہ نے میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے خلقت کو کس چیز سے پیدا کیا ہے فرمایا آپ نے پانی
سے میں نے کہا جنت کی بنا کس سے ہے فرمایا آپ نے ایک اینٹ اسکی چاندی سے ہے اور ایک اینٹ سونے سے۔ اور گارا اسکا
نہایت خوشبودار مشک کا ہے۔ اور سنگریزے اسکے موتی اور یاقوت کے ہیں۔ اور مٹی اسکی زعفران کی جو کوئی اس میں داخل ہوگا منعم ہوگا
محتاج نہ ہوگا اور ہمیشہ رہیگا مریگا نہیں اور نہ انکے کپڑے پرانے ہونگے اور نہ انکی جوانی مٹے گی پھر فرمایا آپ نے تین شخص ہیں انکی
دعا رد نہیں ہوتی ایک بادشاہ عادل، دوسرا روزہ دار جبکہ روزہ افطار کرے اور تیسرے مظلوم کی۔ اٹھاتا ہے اللہ اسکو اوپر بادلوں کے
اور کھولتا ہے اسکے واسطے دروازے آسمانوں کے اور فرماتا ہے پروردگار تبارک وتعالیٰ قسم ہے میری عزت کی ضرور
میں تیری مدد کرونگا اگرچہ بعد کچھ مدت کے۔ یہ حدیث ایسی ہے کہ اسکی اسناد قوی نہیں اور نہ یہ میرے نزدیک متصل ہے اور یہ حدیث دوسری
اسناد سے بھی ابی ہریرہ سے مروی ہے۔ **باب** جنت کے حجروں کی صفت میں۔ حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر
نے عبد الرحمن بن اسحاق سے انہوں نے نعمان بن سعد سے انہوں نے علی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایسے
حجرے ہیں کہ انکے باہر کی طرف انکے اندر سے نظر آتی ہے اور انکے اندر کی طرف انکے باہر سے پس ایک اعرابی آپ کی طرف کھڑا ہوا
اور کہنے لگا وہ کس کے لیے ہیں اے نبی اللہ کے فرمایا آپ نے وہ اس شخص کے واسطے ہیں جو کلام نرم کرے اور کھانا کھلائے اور روزوں پر
مداومت کرے اور رات میں اللہ تعالیٰ کے واسطے نماز پڑھے اس حالت میں کہ لوگ سوتے ہوتے ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے اور
بعض محدثین نے اس عبد الرحمن بن اسحاق کے حق میں کلام کیا ہے اسکے حافظہ کی وجہ سے۔ اور یہ کوفی ہے اور عبد الرحمن بن اسحاق
قرشی وہ مدنی ہے اور وہ اسکی نسبت ثقہ ہے۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن عبد الصمد عمی نے
ابی عمران جونی سے انہوں نے ابی بکر بن عبد اللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں
دو باغ ہیں چاندی کے ہیں برتن انکے اور جو کچھ کہ ان میں ہے اور دو باغ ہیں سونے کے ہیں برتن انکے اور جو کچھ ان میں ہے اور درمیان لوگوں کے

وبين ان ينظروا الى ربهم الا رداء الكبرياء على وجهه في جنة عدن وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان
في الجنة لخيمة من درة مجوفة عرضها ستون ميلا في كل زاوية منها اهل ما يرون الآخرين يطوف عليهم المؤمنون هذا حديث
صحيح وابو عمران الجوني اسمه عبد الملك بن حبيب وابو بكر بن ابي موسى قال احمد بن حنبل لا يعرف اسمه وابو موسى الاشعري
اسمه عبد الله بن قيس **باب ما جاء في صفة درجات الجنة** حدثنا عباس العنبري نا يزيد بن هارون نا شريك عن
محمد بن جحادة عن عطاء عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين
مائة عام هذا حديث حسن غريب حدثنا قتيبة واحمد بن عبدة الضبي قالا نا عبد العزيز بن محمد عن زيد بن اسلم عن
عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صام رمضان وصلى الصلوة وحج البيت لا ادري
اذكر الزكوة ام لا الا كان حقا على الله ان يغفر له ان هاجر في سبيل الله او مكث بارضه التي ولد بها قال معاذ الا اخبر بها
الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذر الناس يعملون فان في الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض
والفردوس اعلى الجنة واوسطها وفوق ذلك عرش الرحمن ومنها تفجر انهار الجنة فاذا سألتم الله فسلوه الفردوس هكذا روى
هذا الحديث عن هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن معاذ بن جبل وهذا عندي اصح من حديث همام
عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبادة بن الصامت وعطاء لم يدرك معاذ بن جبل ومعاذ قديم الموت مات في خلافة عمر
حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا يزيد بن هارون انا همام عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن عبادة بن الصامت ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في الجنة مائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض والفردوس اعلاها درجة

اور انکے رب کے کوئی پردہ نہیں ہوگا سوائے چادر کبریائی کے جو کہ اسکے منہ پر ہوگی جنت عدن میں اور ساتھ اسی اسناد کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے ہے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک خیمہ ہے موتی جوف دار سے عرض اسکا ساٹھ میل کا ہے اسکے ہر ایک زاویہ میں لوگ ہوں گے کہ
دوسرے کو نہ دیکھیں گے انکے پاس مومن آئیں جائینگے - یہ حدیث صحیح ہے - اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابوبکر بن
ابی موسیٰ کے حق میں امام احمد بن حنبل نے کہا ہے کہ اسکا نام معلوم نہیں - اور ابو موسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے - **باب**
جنت کے درجات کے بیان میں حدیث کی ہم سے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے
شریک نے محمد بن جحادہ سے اُنے عطا سے اُنے ابی ہریرہ سے کہا اُنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں سو درجے ہیں
ہر ایک درجے میں سو سال کا فاصلہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہم سے قتیبہ اور احمد بن عبدہ ضبی نے کہا دونوں نے
حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے اُنے زید بن اسلم سے اُنے عطا بن یسار سے اُنے معاذ بن جبل سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی رمضان کے روزے رکھے اور نماز پڑھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے (راوی کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ آپ نے زکوۃ کا ذکر کیا
یا نہیں) تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اُسکو بخشدیگا خواہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے یا اُس زمین پر رہے کہ جہاں وہ پیدا ہوا ہے کہا معاذ
نے کیا میں اسکی لوگوں کو خبر نہ دوں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے لوگوں کو کہ عمل کریں کیونکہ جنت میں سو درجے ہیں
ہر ایک درجے میں اسقدر فاصلہ ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور فردوس تمام جنت سے اعلیٰ ہے اور اسکے اوسط میں ہے اور
اوپر اسکے اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اس سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں پس جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کرو تو اُس سے فردوس
طلب کرو ایسے ہی یہ حدیث مروی ہے ہشام بن سعد سے اُنے روایت کی زید بن اسلم سے اُنے عطا بن یسار سے اُنے معاذ بن جبل سے
اور یہ میرے نزدیک بہت صحیح ہے حدیث ہشام سے جو مروی ہے زید بن اسلم سے اُنے روایت کی عطا بن یسار سے اُنے عبادہ بن
صامت سے - اور عطا نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا - اور معاذ قدیم الموت ہے یعنے مدت کا فوت ہو چکا ہے حضرت عمر کی خلافت
میں فوت ہوا ہے - حدیث کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو ہمام نے زید بن اسلم
سے اُنے عطا بن یسار سے اُنے عبادہ بن صامت سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں درمیان
ہر ایک درجے کے اسقدر فاصلہ ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے اور فردوس سب سے اعلیٰ درجہ ہے

لكل رجل منهم زوجتان على كل زوجة سبعون حلة يرى مخ ساقها من ورائها هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في صفة جماع أهل الجنة **حدثنا** محمود بن غيلان ومحمد بن بشار قالا نا أبو داود الطيالسي عن عمران القطان عن قتادة عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يعطى المؤمن في الجنة قوة كذا وكذا من الجماع قيل يا رسول الله أو يطيق ذلك قال يعطى قوة مائة وفي الباب عن زيد بن أرقم هذا حديث صحيح غريب لا نعرفه من حديث قتادة عن أنس إلا من حديث عمران القطان **باب** ما جاء في صفة أهل الجنة **حدثنا** سويد بن نصر أنا عبد الله نا معمر عن همام بن منبه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أول زمرة تلج الجنة صورهم على صورة القمر ليلة البدر لا يبصقون فيها ولا يمتخطون ولا يتغوطون آنيتهم فيها الذهب وأمشاطهم من الذهب والفضة ومجامرهم من الألوة ورشحهم المسك ولكل واحد منهم زوجتان يرى مخ سوقهما من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بينهم ولا تباغض قلوبهم قلب رجل واحد يسبحون الله بكرة وعشيا هذا حديث صحيح **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا ابن لهيعة عن يزيد بن أبي حبيب عن داود بن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو أن ما يقل ظفر مما في الجنة بدا لتزخرفت له ما بين خوافق السموات والأرض ولو أن رجلا من أهل الجنة اطلع فبدا أساوره لطمس ضوء الشمس كما تطمس الشمس ضوء النجوم هذا حديث غريب لا نعرفه بهذا الإسناد إلا من حديث ابن لهيعة وقد روى يحيى بن أيوب هذا الحديث عن يزيد بن أبي حبيب وقال عن عمر بن سعد بن أبي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم

میں سے ہر ایک مرد کے لیے دو عورتیں ہونگی ہر ایک عورت پر ستر لباس ہونگے اُنکی پنڈلیوں کا گودا اُنکے اندر سے ظاہر ہوگا یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اہل جنت کے جماع کی صفت میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان اور محمد بن بشار نے کہا اُن دونوں نے حدیث کی ہم سے ابوداؤد طیالسی نے عمران قطان سے اُسنے قتادہ سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ہر ایک مومن جنت میں اتنی اتنی قوت جماع کی دیا جائیگا۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا وہ اسکی طاقت رکھیگا فرمایا آپ نے سو کی قوت دیا جائے گا۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ارقم سے یہ حدیث صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو طریق قتادہ سے جو راوی ہیں انس سے مگر طریق عمران قطان سے **باب** اہل جنت کی صفت میں **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا صورت انکی مثل صورت چودھوین رات کے چاند کے ہوگی نہ اُنکو تھوک آئیگا اور نہ رینٹ اور نہ پیخانہ۔ برتن انکے اسمین سونے کے ہونگے اور کنگھیاں انکی سونے اور چاندی کے اور بخور انکے عود کے اور پسینہ انکا مشک ہوگا اور انمین سے ہر ایک کے واسطے دو عورتین ہونگی انکی پنڈلیوں کا گودا بسبب حسن کے گوشت کے اندر سے نظر آئیگا انمین کچھ اختلاف اور بغض نہ ہوگا۔ دل اُنکے ایک مرد کے دل کی طرح ہونگے صبح اور شام اللہ تعالی کی تسبیح کرینگے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے اُسنے داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر برابر اس چیز کے کہ جسکو ناخن اُٹھاتے ہیں ظاہر ہو جائے اُن چیزوں سے کہ جنت میں ہیں تو روشن کر دے اس چیز کو جو درمیان اطراف آسمانوں اور زمین کے ہے۔ اور اگر ایک مرد بھی اہل جنت سے جھانکے اور اُسکے کنگن ظاہر ہوں تو آفتاب کی روشنی کو مٹا دیں جیسا کہ آفتاب ستاروں کی روشنی کو مٹاتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو ساتھ اس اسناد کے مگر طریق ابن لہیعہ سے۔ اور روایت کیا ہے یحیی بن ایوب نے اس حدیث کو یزید بن ابی حبیب سے اور کہا یہ روایت ہے بواسطہ عمر بن سعد بن ابی وقاص کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

ف مراد اس سے یہ ہے کہ وہ ستر حوروں کے ساتھ جماع کرنے کی قوت دیا جائیگا اور مراد یہ ہے کہ وہ اتنی بار جماع کرنے کی قوت دیا جائیگا

باب ما جاء في صفة ثياب أهل الجنة **حدثنا** محمد بن بشار وأبو هشام الرفاعي قالا نا معاذ بن هشام عن أبيه عن عامر الأحول عن شهر بن حوشب عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أهل الجنة جرد مرد كحل لا يفنى شبابهم ولا تبلى ثيابهم هذا حديث غريب **حدثنا** أبو كريب نا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج أبي السمح عن أبي الهيثم عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وفرش مرفوعة قال ارتفاعها لكما بين السماء والأرض مسيرة خمسمائة عام هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث رشدين بن سعد وقال بعض أهل العلم في تفسير هذا الحديث معناه أن الفرش في الدرجات وبين الدرجات كما بين السماء والأرض **باب** ما جاء في صفة ثمار الجنة **حدثنا** أبو كريب نا يونس بن بكير عن محمد بن إسحق عن يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير عن أبيه عن أسماء بنت أبي بكر قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر سدرة المنتهى قال يسير الراكب في ظل الفنن منها مائة سنة أو يستظل بظلها مائة راكب شك يحيى فيها فراش الذهب كأن ثمرها القلال هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء في صفة طير الجنة **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الله بن مسلمة عن محمد بن عبد الله بن مسلم عن أبيه عن أنس بن مالك قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الكوثر قال ذاك نهر أعطانيه الله يعني في الجنة أشد بياضا من اللبن وأحلى من العسل فيه طير أعناقها كأعناق الجزر قال عمر إن هذه لناعمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكلتها أنعم منها هذا حديث حسن ومحمد بن عبد الله بن مسلم هو ابن أخي ابن شهاب الزهري **باب** ما جاء في صفة خيل الجنة **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عاصم بن علي نا المسعودي عن علقمة بن مرثد عن سليمان

باب اہل جنت کے کپڑوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور ابو ہشام رفاعی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے معاذ بن ہشام نے اپنے باپ سے اُسنے عامر احول سے اُسنے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کے بدن اور مُنھ پر بال نہونگے آنکھیں انکی سیاہ ہونگی۔ انکی جوانی فنا نہ ہوگی اور نہ انکے کپڑے پرانے ہوں گے۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں وفرش مرفوعۃ فرمایا آپ نے بلندی انکی اسقدر ہے جیسا کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے مسافت پانسو برس کی۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ اور کہا بعض اہل علم نے اس حدیث کی تفسیر میں معنے اُسکے یہ ہیں کہ فرش بیچ درجوں کے ہیں اور بعد درمیان درجوں کے مثل اسکے ہے کہ درمیان آسمان و زمین کے ہے **باب** جنت کے میووں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے اُسنے یحیی بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اسماء بنت ابی بکر صدیق سے کہا اُسنے سُنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سدرۃ المنتہی کا ذکر کیا گیا فرمایا آپ نے سوار اسکی شاخوں کے سایہ میں سو سال سیر کر سکتا ہے یا فرمایا آپ نے سو سوار اُسکے سایہ میں بیٹھ سکتے ہیں۔ شک کیا یحیی نے۔ اسمیں سونے کی ٹڈیاں ہیں گویا پھل اُسکے مٹکے ہیں یعنی پھل اسکا مٹکوں کے برابر ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** جنت کے جانوروں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے محمد بن عبد اللہ بن مسلم سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول صلعم سوال کیے گئے کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ نہر ہے مجھے اللہ تعالی نے دی ہے یعنی جنت میں زیادہ سفیدی میں ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھی ہے شہد سے اسمیں جانور ہیں گردنیں انکی مثل گردنوں اونٹوں کے ہیں کہا حضرت عمر نے یہ جانور نہایت خوش نصیب ہیں کیونکہ معیشت انکی کوثر میں ہے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کھانے والے انکے اُن سے بھی خوش نصیب ہیں یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم وہ ابن شہاب زہری کا بھتیجا ہے **باب** جنت کے گھوڑوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے عاصم بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے مسعودی نے علقمہ بن مرثد سے اُسنے سلیمان

حدثنا حسين بن يزيد الطحان الكوفي نا محمد بن فضيل عن ضرار بن مرة عن محارب بن دثار عن ابن بريدة عن ابيه
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربعون من
سائر الامم هذا حديث حسن وقد روي هذا الحديث عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن النبي صلى الله
عليه وسلم مرسلا ومنهم من قال عن سليمان بن بريدة عن ابيه وحديث ابي سنان عن محارب بن دثار حسن و
ابو سنان اسمه ضرار بن مرة وابو سنان الشيباني اسمه سعيد بن سنان وهو بصري وابو سنان الشامي اسمه
عيسى بن سنان هو القسملي حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن ابي اسحاق قال سمعت عمرو بن ميمون
يحدث عن عبد الله بن مسعود قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في قبة نحوا من اربعين فقال لنا رسول الله صلى
الله عليه وسلم اترضون ان تكونوا ربع اهل الجنة قالوا نعم قال اترضون ان تكونوا ثلث اهل الجنة قالوا نعم قال اترضون
ان تكونوا شطر اهل الجنة ان الجنة لا يدخلها الا نفس مسلمة ما انتم في الشرك الا كالشعرة البيضاء في جلد الثور الاسود
او كالشعرة السوداء في جلد الثور الاحمر هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عمران بن حصين وابي سعيد الخدري
باب ما جاء في صفة ابواب الجنة **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادي نا معن بن عيسى القزاز عن خالد بن
ابي بكر عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہمسے حسین بن یزید طحان کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے ضرار بن مرہ سے اُسنے محارب بن دثار سے اُسنے
ابن بریدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اسی تو
اس امت سے ہوں گی اور چالیس باقی امتوں سے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث علقمہ بن مرثد سے اُسنے روایت کی
سلیمان بن بریدہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور بعض نے اُنہیں سے کہا ہے کہ یہ روایت ہے بواسطہ سلیمان بن بریدہ کے
اسکے باپ سے اور حدیث ابی سنان کی جو محارب بن دثار سے ہے حسن ہے اور ابو سنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابو سنان شیبانی کا
نام سعید بن سنان ہے اور یہ بصری ہے اور ابو سنان شامی کا نام عیسی بن سنان ہے وہ قسملی ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے
کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہ حدیث کرتا تھا عبداللہ
بن مسعود سے کہا اُسنے ہم تقریبًا چالیس آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں موجود تھے سو کہا ہمکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشت کے لوگوں میں چوتھائی ہو کہا اُنھوں نے ہاں حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم
اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کی تہائی ہو کہا اُنھوں نے ہاں حضرت نے فرمایا کہ بھلا تم اس بات سے راضی ہو کہ تم بہشتیوں کے
آدھے ہو سبب اسکا یہ ہے کہ بہشت میں سوائے مسلمان جان کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا اور نہیں ہو تم شرک میں مگر جیسے ایک سفید بال
بیل سیاہ کی کھال میں۔ یا جیسے ایک سیاہ بال لال بیل کی کھال میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین سے اور
ابی سعید خدری سے رضی اللہ عنہما۔ **باب** جنت کے دروازوں کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے فضل بن صباح بغدادی نے
کہا حدیث کی ہمسے معن بن عیسی قزاز نے خالد بن ابی بکر سے اُسنے سالم بن عبداللہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ف [illegible]

[illegible]

باب امتی الذی یدخلون منه الجنة عرضه مسیرة الراکب المجود ثلاثا ثم انهم لیضغطون علیه حتی تکاد مناکبهم تزول هذا الحدیث غریب وسألت محمدا عن هذا الحدیث فلم یعرفه وقال لخالد بن ابی بکر مناکیر عن سالم بن عبد الله **باب ما جاء فی سوق الجنة حدثنا** محمد بن اسمعیل نا هشام بن عمار نا عبد الحمید بن حبیب بن ابی العشرین نا الاوزاعی نا حسان بن عطیة عن سعید بن المسیب انه لقی ابا هریرة فقال ابو هریرة اسأل الله ان یجمع بینی وبینک فی سوق الجنة فقال سعید افیها سوق قال نعم اخبرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اهل الجنة اذا دخلوها نزلوا فیها بفضل اعمالهم ثم یؤذن فی مقدار یوم الجمعة من ایام الدنیا فیزورون ربهم ویبرز لهم عرشه ویتبدی لهم فی روضة من ریاض الجنة فتوضع لهم منابر من نور ومنابر من لؤلؤ ومنابر من یاقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضة ویجلس ادناهم وما فیهم من دنی علی کثبان المسک والکافور ما یرون ان اصحاب الکراسی بافضل منهم مجلسا قال ابو هریرة قلت یا رسول الله وهل نری ربنا قال نعم هل تتمارون فی رؤیة الشمس والقمر لیلة البدر قلنا لا قال کذلک لا تتمارون فی رؤیة ربکم ولا یبقی فی ذلک المجلس رجل الا حاضره الله محاضرة حتی یقول للرجل منهم یا فلان بن فلان اتذکر یوم قلت کذا وکذا فیذکره ببعض غدراته فی الدنیا فیقول یا رب افلم تغفر لی فیقول بلی فبسعة مغفرتی بلغت منزلتک هذه فبینما هم علی ذلک غشیتهم سحابة من فوقهم فامطرت علیهم طیبا لم یجدوا مثل ریحه شیئا قط ویقول ربنا قوموا الی ما اعددت لکم من الکرامة فخذوا ما اشتهیتم فنأتی سوقا قد حفت به الملئکة فیه ما لم تنظر العیون الی مثله ولم تسمع الآذان

دروازہ میری امت کا جس سے جنت میں داخل ہوگی عرض اسکا مثل مسافت تین دن کے سوار تیز رو کے ہے پھر وہ اسپر ازدحام ہو جاینگے یعنی بھیڑ کرینگے یہانتک کہ قریب ہوگا کہ انکے کاندھے دب جاویں یعنی پھر انکا اتنا انبوہ ہوگا کہ ایک دوسرے سے ٹکرانے کاندھے دب جاینگے جیسے ٹوٹ جاینگے یہ حدیث غریب ہے اور میں نے محمد سے اس حدیث کے بابت سوال کیا تو انہوں نے اسکو نہ پہچانا اور کہنے لگے خالد بن ابی بکر کی منکر روایتیں ہیں سالم بن عبداللہ سے ۔ **باب جنت کی بازار کے بیان میں حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن عمار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الحمید بن حبیب بن ابی العشرین نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا حدیث کی ہمسے حسان بن عطیہ نے سعید بن مسیب سے یہ کہ وہ ابو ہریرہ سے ملا پس کہا ابو ہریرہ نے میں اللہ تعالی سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اور تجھے جنت کے بازار میں جمع کرے سو کہا سعید نے کیا اس میں بازار ہے کہا انہوں نے ہاں سو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ جب اہل جنت اسمیں داخل ہونگے تو اسمیں موافق اپنے اپنے اعمال کے نازل ہونگے یعنی ہر ایک کو موافق اسکے عمل کے درجہ بیٹھنے کا ملیگا پھر مقدار روز جمعہ کے ایام دنیا سے آواز دیجائیگی تو اپنے رب کی زیارت کرینگے ۔ اور انکے لیے رب کا عرش ظاہر ہوگا اور خود پروردگار انکے واسطے ایک باغ میں جنت کے باغوں سے ظاہر ہوگا ۔ اور انکے واسطے نور اور موتی اور یاقوت اور زبرجد اور سونے اور چاندی کی منبریں رکھی جاینگی اور کمتر درجہ کا انمیں سے مشک کے تودے پر بیٹھیگا اور انمیں سے کوئی خسیس نہیں ہے اور انکو یہ توہم نہ ہوگا کہ کرسیوں والے انمیں مجلس میں افضل ہیں ۔ کہا ابو ہریرہ نے میں نے کہا یا رسول اللہ اور کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے فرمایا آپ نے ہاں کیا تم آفتاب میں اور چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو کہا ہمنے کہ نہیں فرمایا آپ نے اسیطرح تم اپنے رب کے دیکھنے میں شک نہ کروگے اور اس مجلس میں کوئی شخص نہ رہیگا مگر اللہ تعالی اس سے خود بالمشافہ کلام کریگا حتی کہ انمیں سے ایک سے کہیگا اے فلان بن فلان کیا تو فلان دن کو یاد رکھتا ہے کہ تو نے فلان فلان بات کہی تھی اور اسکو بعض گناہ اسکے جو کہ اسنے دنیا میں کیے تھے یاد کرایگا سو وہ کہیگا اے رب میرے کیا تو نے مجھے نہیں بخشا سو وہ کہیگا کیوں نہیں پس بسبب میری بخشش ہی کے تو اس مرتبے کو پہونچا ہے سو وہ اسی حالت میں ہونگے کہ انکو ایک بادل انکے اوپر سے ڈھانپ لیگا اور ان پر ایسی خوشبو برسائیگا کہ انہوں نے آگے کبھی ایسی خوشبو پائی نہیں ہوگی اور ہمارا رب کہیگا کھڑے ہو جاؤ اسکی طرف جو میں نے تمہارے لیے عزت دار چیزیں تیار کی ہیں سو جو تم چاہو سو لو پھر ہم ایک ایسے بازار میں آئینگے کہ اسکو فرشتوں نے گھیر لیا ہوگا ۔ اسمیں ایسی چیزیں ہونگی کہ نہ آنکھوں نے ایسی دیکھی ہیں اور نہ کانوں نے سنی ہیں

يكشف الحجاب قال فوالله ما اعطاهم شيئا احب اليهم من النظر اليه هذا حديث انما اسنده حماد بن سلمة ورفعه
وروى سليمان بن المغيرة هذا الحديث عن ثابت البناني عن عبد الرحمن بن ابي ليلى قوله **حدثنا** عبد بن حميد اخبرني
شبابة عن اسرائيل عن ثوير قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ادنى اهل الجنة منزلة
لمن ينظر الى جنانه وازواجه ونعيمه وخدمه وسرره مسيرة الف سنة واكرمهم على الله من ينظر الى وجهه غدوة وعشية
ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن اسرائيل
عن ثوير عن ابن عمر مرفوعا ورواه عبد الملك بن ابجر عن ثوير عن ابن عمر موقوفا وروى عبيد الله الاشجعي عن سفيان عن
ثوير عن مجاهد عن ابن عمر قوله ولم يرفعه **حدثنا** بذلك ابو كريب محمد بن العلاء نا عبيد الله الاشجعي عن سفيان عن
ثوير عن مجاهد عن ابن عمر نحوه ولم يرفعه **حدثنا** محمد بن طريف الكوفي نا جابر بن نوح عن الاعمش عن ابي صالح
عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تضامون في رؤية القمر ليلة البدر وهل تضامون في رؤية الشمس
قالوا لا قال فانكم سترون ربكم كما ترون القمر ليلة البدر لا تضامون في رؤيته هذا حديث حسن غريب وهكذا روى
يحيى بن عيسى الرملي وغير واحد عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى عبد الله بن
ادريس عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديث ابن ادريس عن الاعمش غير محفوظ
وحديث ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم اصح وهكذا رواه سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم من غير وجه مثل هذا الحديث

پر بہت احسان کیا ہے کہ اسکی ایسی ایک نعمت باقی ہے جسکے حق میں فرمایا ہے کہ میں زیادہ دونگا وہ زیادتی یہی ہے پس پردہ اٹھا یا جائیگا فرمایا آنحضرت
نے پس قسم ہے اللہ کی کوئی چیز اللہ تعالے نے انکو نہیں دی جو انکو اسکی طرف نظر کرنے سے زیادہ محبوب ہو۔ اس حدیث کو صرف حماد بن
سلمہ نے مسند اور مرفوع کیا ہے اور روایت کیا ہے سلیمان بن مغیرہ نے اس حدیث کو ثابت بنانی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے
قول انکا۔ حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی مجھے شبابہ بن سوار نے اسرائیل سے اُسنے ثویر سے کہا اُسنے سنا میں نے ابن عمر
سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ادنی جنتیوں میں سے کمتر مرتبے والا وہ شخص ہے جو اپنے باغوں اور بیویوں اور نعمتوں اور
خادموں اور تختوں کی طرف ہزار برس کے فاصلے سے دیکھیگا اور بہت عزت والا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہے جو اسکے منہ کی طرف
صبح اور شام دیکھیگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ یعنے بہت منہ تر و تازہ ہوں گے اپنے
رب کی طرف دیکھنے والے ہونگے۔ اور یہ حدیث کئی وجہ سے مرفوعاً مروی ہے اسرائیل سے اُسنے روایت کی ثویر سے اُسنے ابن عمر سے
اور روایت کیا ہے اسکو عبدالملک بن ابجر نے ثویر سے اُسنے ابن عمر سے موقوفاً۔ اور روایت کیا اسکو عبیداللہ اشجعی نے سفیان سے
اُسنے ثویر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے قول اُنکا اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابوکریب یعنے محمد بن
علاء نے کہا حدیث کی ہمسے عبیداللہ اشجعی نے سفیان سے اُسنے ثویر سے اُسنے مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع
نہیں کیا۔ حدیث کی ہمسے محمد بن طریف کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے جابر بن نوح نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ
سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں شک کرتے ہو کیا تم آفتاب کے
دیکھنے میں شک کرتے ہو کہا انھوں نے کہ نہیں فرمایا آپ نے بیشک تم رب کو دیکھوگے جیسا چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو اسکے
دیکھنے میں کچھ شک نہیں کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحییٰ بن عیسیٰ رملی وغیرہ نے اعمش سے اُسنے
ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا ہے عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے اُسنے
ابی صالح سے اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حدیث ابن ادریس کی جو اعمش سے ہے محفوظ نہیں ہے اور حدیث
ابی صالح کی جو بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے بہت صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ
سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور بواسطہ ابی سعید کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی وجہ سے مثل اس حدیث کے مروی ہے

وهذا أصح عند أهل العلم الذي اختاروه وذهبوا إليه ومعنى قوله في هذا الحديث فيتجلى لهم باب ما جاء حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عمرو بن عاصم نا حماد بن سلمة عن حميد وثابت عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه حدثنا أبو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو نا أبو سلمة عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الجنة والنار أرسل جبرئيل إلى الجنة فقال انظر إليها وإلى ما أعددت لأهلها فيها قال فجاءها فنظر إليها وإلى ما أعد الله لأهلها فيها قال فرجع إليه قال فوعزتك لا يسمع بها أحد إلا دخلها فأمر بها فحفت بالمكاره فقال ارجع إليها فانظر إلى ما أعددت لأهلها فيها قال فرجع إليها فإذا هي قد حفت بالمكاره فرجع إليه فقال وعزتك لقد خفت أن لا يدخلها أحد قال اذهب إلى النار فانظر إليها وإلى ما أعددت لأهلها فيها فإذا هي يركب بعضها بعضا فرجع إليه فقال وعزتك لا يسمع بها أحد فيدخلها فأمر بها فحفت بالشهوات فقال ارجع إليها فرجع إليها فقال وعزتك لقد خشيت أن لا ينجو منها أحد إلا دخلها هذا حديث حسن صحيح باب ما جاء في احتجاج الجنة والنار حدثنا أبو كريب نا عبدة بن سليمان عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجت الجنة والنار فقالت الجنة يدخلني الضعفاء والمساكين وقالت النار يدخلني الجبارون

اور یہ حال طرح کا ہے کہ جسکو انھوں نے اختیار کیا ہے اور جسکی طرف گئے ہیں۔ اور معنے اس قول کے جو حدیث میں مذکور ہے فیتجلی لہم نفسہ یعنی پروردگار انکے لیے ظاہر ہوگا۔ **باب** گھیری گئی بہشت ساتھ تکلیفات کے اور گھیری گئی دوزخ ساتھ خواہشات نفسانی کے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عاصم نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے حمید اور ثابت سے انھوں نے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھیری گئی جنت مشقت اور تکلیفات سے اور گھیری گئی دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے کہا حدیث کی ہمسے ابو سلمہ نے ابی ہریرہ سے انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب اللہ تعالی نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور کہا اسکی طرف دیکھ اور اسکی طرف کہ جو کچھ میں نے اسمیں اسکے اہلوں کے واسطے تیار کیا ہے فرمایا آپنے سو جبرئیل علیہ السلام آئے اور اسکی طرف دیکھا اور اسکی طرف جو کچھ اللہ تعالی نے اسمیں اسکے اہلوں کے واسطے تیار کیا ہے فرمایا آپنے پھر جبرئیل علیہ السلام لوٹ کر اللہ تعالی کی طرف آکر کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی جو کوئی اسکو سنے گا اسمیں داخل ہو جاویگا پھر اللہ تعالی نے حکم دیا تو وہ مشقت اور تکلیفات سے گھیری گئی پھر فرمایا اللہ تعالی نے اسکی طرف جا اور اسکی طرف دیکھ کہ جو میں نے اسمیں اسکے اہلوں کے واسطے تیار کیا ہے فرمایا آپنے سو جبرئیل علیہ السلام اسکی طرف گئے دیکھا تو وہ مشقت اور تکلیفات سے گھیری گئی ہے پھر جبرئیل علیہ السلام واپس ہوکر اللہ تعالی کی طرف آئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی مجھے خوف ہوتا ہے کہ اب اسمیں کوئی بھی داخل نہیں ہوگا کیونکہ اب تکلیفات اٹھا کر اسمیں داخل ہونا پڑیگا اور یہ امر لوگوں کو گوارا نہیں ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے دوزخ کی طرف جا اور اسکی طرف دیکھ اور اسکی طرف کہ جو کچھ میں نے اسمیں اسکے اہلوں کے واسطے تیار کیا ہے دیکھا تو بعضا اسکا بعض پر سوار ہو رہا ہے یعنی بعض بعض کو کھا رہا ہے پس جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالی کی طرف آئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی اسکو کوئی سنکر داخل نہ ہوگا پس حکم دیا تو وہ خواہشات نفسانی سے گھیری گئی پھر فرمایا اللہ تعالی نے اسکی طرف جا تو وہ گئے اور کہنے لگے پس قسم ہے عزت تیری کی البتہ مجھے خوف ہوا کہ اب اس سے کوئی نجات نہ پاویگا سب کے سب اسمیں داخل ہونگے کیونکہ تمام لوگ خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑینگے اور وہی اسکے باعث ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** جنت اور دوزخ کے جھگڑے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے محمد بن عمرو سے انھوں نے ابی سلمہ سے انھوں نے ابی ہریرہ سے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت اور دوزخ نے جھگڑا کیا سو کہا جنت نے مجھ میں ضعیف لوگ اور مسکین داخل ہونگے اور کہا دوزخ نے مجھ میں سرکش

۱؎ یعنی بہشت بدون تحمل مشقت [illegible] اور دوزخ [illegible] مشقت اور تکلیف سے حلال [illegible] واللہ اعلم

وانکرون فقال للنار انت عذابی انتقم بک ممن شئت وقال للجنة انت رحمتی ارحم بک من شئت هذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء ما لادنی اهل الجنة من الکرامة **حدثنا** سوید بن نصر انا ابن المبارک انا رشدین بن سعد حدثنی عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادنی اهل الجنة الذی له ثمانون الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤ وزبرجد ویاقوت کما بین الجابیة الی صنعاء وبهذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من مات من اهل الجنة من صغیر او کبیر یردون بنی ثلثین فی الجنة لا یزیدون علیها ابدا وکذلک اهل النار وبهذا الاسناد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان علیهم التیجان ان ادنی لؤلؤة منها لتضیء ما بین المشرق والمغرب هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث رشدین بن سعد **حدثنا** ابو بکر محمد بن بشار نا معاذ بن هشام ثنی ابی عن عامر الاحول عن ابی الصدیق الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمن اذا اشتهی الولد فی الجنة کان حمله ووضعه وسنه فی ساعة کما یشتهی هذا حدیث حسن غریب وقد اختلف اهل العلم فی هذا فقال بعضهم فی الجنة جماع ولا یکون ولد هکذا روی عن طاوس ومجاهد وابراهیم النخعی وقال محمد قال اسحق بن ابراهیم فی حدیث النبی صلی الله علیه وسلم اذا اشتهی المؤمن الولد فی الجنة کان فی ساعة کما یشتهی ولکن لا یشتهی قال محمد وقد روی عن ابی رزین العقیلی عن النبی صلی الله علیه وسلم ان اهل الجنة لا یکون لهم فیها ولد وابو الصدیق الناجی اسمه بکر بن عمرو ویقال بکر بن قیس **باب** ما جاء فی کلام الحور العین **حدثنا**

اور ہنکر داخل ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے کہا تو میرا عذاب ہے میں تیرے ساتھ جس شخص سے چاہوں انتقام لوں اور جنت سے کہا تو میری رحمت ہے تیرے ساتھ جسکو چاہوں رحمت کروں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جو کچھ کمتر درجہ والے بہشتی کے واسطے عزت ہے۔ **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھے عمرو بن حارث نے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت کا کمتر درجہ وہ شخص ہوگا کہ جسکے لیے اسی ہزار خادم اور بہتر بیبیاں ہونگی۔ اور اسکے واسطے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سے اتنا بڑا کھڑا کیا جائیگا جسقدر کہ فاصلہ جابیہ سے صنعا تک ہے۔ جابیہ شام میں شہر ہے اور صنعا یمن میں۔ اور اسی اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی جنتی چھوٹا یا بڑا مرتا ہے تو وہ جنت میں تیس برس کا ہوکر داخل ہوگا اسپر کبھی زیادہ نہیں ہونگے اور ایسا ہی دوزخیوں کا حال ہے اور اسی اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ انپر ایسے تاج ہونگے کہ کمتر درجے کا موتی انمیں سے مابین مشرق اور مغرب کو روشن کردیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو بکر یعنے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے عامر احول سے اُسنے ابی صدیق ناجی سے اُسنے ابی سعید خدری سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کریگا تو حمل اسکا اور جننا اسکا اور سن اسکا (جو کہ جنتیوں کے لیے ہوگا) ایک ساعت میں ہوگا جیسا کہ وہ خواہش کریگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور اہل علم نے اسمیں اختلاف کیا ہے سو کہا بعض نے جنت میں جماع ہوگا اور اولاد نہوگی ایسا ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا محمد نے کہ کہا اسحاق بن ابراہیم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں کہ مومن جب جنت میں اولاد کی خواہش کریگا تو اولاد ایک ساعت میں ہو جانے کی جیسا کہ وہ خواہش کریگا لیکن وہ خواہش نہیں کریگا۔ کہا محمد نے اور مروی ہے ابی رزین عقیلی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل جنت کے واسطے جنت میں اولاد نہوگی۔ اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور کہا گیا ہے بکر بن قیس۔ **باب** حورعین فراخ چشم کے کلام کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے

ف [illegible]

[illegible]

[illegible]

حدثنا هناد واحمد بن منيع قالا نا ابو معوية نا عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لمجتمعا للحور العين يرفعن باصوات لم يسمع الخلائق مثلها يقلن نحن الخالدات فلا نبيد ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضيات فلا نسخط طوبى لمن كان لنا وكنا له وفي الباب عن ابي هريرة وابي سعيد وانس حديث علي حديث غريب **باب ما جاء في صفة انهار الجنة** حدثنا محمد بن بشار نا يزيد بن هارون نا الجريري عن حكيم بن معوية عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في الجنة بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانهار بعد هذا حديث حسن صحيح وحكيم بن معوية هو والد بهز حدثنا هناد نا ابو الاحوص عن ابي اسحق عن بريد بن ابي مريم عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الله الجنة ثلث مرات قالت الجنة اللهم ادخله الجنة ومن استجار من النار ثلث مرات قالت النار اللهم اجره من النار هكذا روى يونس بن ابي اسحق هذا الحديث عن بريد بن ابي مريم عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وقد روي عن ابي اسحق عن بريد بن ابي مريم عن انس بن مالك قوله حدثنا ابو كريب نا وكيع عن سفيان عن ابي اليقظان عن زاذان عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة على كثبان المسك اراه قال يوم القيمة يغبطهم الاولون والاخرون رجل ينادي بالصلوات الخمس في كل يوم وليلة ورجل يؤم قوما وهم به راضون وعبد ادى حق الله وحق مواليه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من سفيان الثوري وابو اليقظان اسمه عثمن بن عمير

ہناد اور احمد بن منیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن اسحاق نے نعمان بن سعد سے اُسنے علی سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین حورین فراخ چشم کے واسطے ایک مقام ہے کہ وہان جمع ہوتی ہین وہ اسمین ایسی بلند آواز کرتی ہین کہ ایسے مثل خلقت نے سنا نہین کہتی ہین ہم ہمیشہ رہنے والی ہین سو ہلاک نہون گی اور ہم ناز پروردہ ہین سو محتاج نہونگی اور ہم راضی ہین سو خفے نہونگی خوشی ہے واسطے اُسکے جو ہمارے لیے ہو اور ہم اسکے لیے ہون اور اس باب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے رضی اللہ عنہم حدیث علی کی غریب ہے **باب** جنت کی نہرون کی صفت کے بیان مین حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہمسے جریری نے حکیم بن معاویہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جنت مین دریا ہے پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودھ کا اور دریا شراب کا پھر بعد اسکے نہرین پھٹین گی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حکیم بن معاویہ وہ والد بہز کا ہے حدیث کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُسنے برید بن ابی مریم سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی اللہ تعالی سے جنت تین بار طلب کرے تو جنت کہتی ہے الٰہی اسکو جنت مین داخل کر اور جو کوئی دوزخ سے تین بار پناہ چاہے تو دوزخ کہتی ہے الٰہی اسکو دوزخ سے پناہ دے ایسا ہی روایت کیا ہے یونس نے ابی اسحاق سے اس حدیث کو اُسنے برید بن ابی مریم سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور مروی ہے ابی اسحاق سے اُسنے روایت کی برید بن ابی مریم سے اُسنے انس بن مالک سے قول اُنکا حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے سفیان سے اُسنے ابی یقظان سے اُسنے زاذان سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مشک کے تودے پر ہونگے راوی کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ آپ نے یہ لفظ بھی کہے ہین دن قیامت کے یعنے قیامت کے دن وہ مشک کے تودون پر ہون گے۔ پہلے اور پچھلے لوگ انکا غبطہ کرینگے یعنے یہ چاہین گے کہ کاشکے ہم بھی انکی طرح ہوتے۔ ایک وہ مرد جو پانچ نمازون کی اذان دے ہر دن رات مین۔ اور دوسرا وہ مرد جو قوم کی امامت کرائے حالانکہ وہ قوم اس سے راضی ہو۔ اور تیسرا وہ غلام جو حق اللہ کا اور حق اپنے مالک کا ادا کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سفیان ثوری سے اور ابو یقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے

ف یعنے جب سب جنتی لوگ داخل ہو گئے تو انہار و درختون سے سرسبز بہشت کہ رہا یکسان بکثرت ہو جائیگی۔

ويقال ابن نفيس حدثنا ابو كريب نا يحيى بن آدم عن ابي بكر بن عياش عن الاعمش عن منصور عن ربعي عن عبد الله
بن مسعود يرفعه قال ثلثة يحبهم الله رجل قام من الليل يتلو كتاب الله ورجل تصدق صدقة بيمينه
يخفيها قال اراه من شماله ورجل كان في سرية فانهزم اصحابه فاستقبل العدو هذا حديث غريب غير محفوظ والصحيح
ما روى شعبة وغيره عن منصور عن ربعي بن حراش عن زيد بن ظبيان عن ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر
بن عياش كثير الغلط حدثنا ابو سعيد الاشج نا عقبة بن خالد نا عبيد الله بن عمر عن خبيب بن عبد الرحمن
عن جده حفص بن عاصم عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الفرات يحسر عن كنز من
الذهب فمن حضره فلا يأخذ منه شيئا هذا حديث صحيح حدثنا ابو سعيد الاشج نا عقبة بن خالد نا عبيد الله بن
عمر عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله الا انه قال يحسر عن جبل من ذهب هذا
حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار ومحمد بن المثنى قالا نا محمد بن جعفر نا شعبة عن منصور بن المعتمر قال سمعت
ربعي بن حراش يحدث عن زيد بن ظبيان رفعه الى ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة يحبهم الله وثلثة
يبغضهم الله فاما الذين يحبهم الله فرجل اتى قوما فسألهم بالله ولم يسألهم بقرابة بينه وبينهم فمنعوه فتخلف رجل باعيانهم فاعطاه سرا لا يعلم
بعطيته الا الله والذي اعطاه وقوم ساروا ليلتهم حتى اذا كان النوم احب اليهم مما يعدل به نزلوا فوضعوا رءوسهم فقام يتملقني ويتلو اياتي

اور کہا گیا ہے ابن نفیس حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُسنے اعمش سے اُسنے
منصور سے اُسنے ربعی سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے وہ اسکو مرفوع کرتا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے تین شخص ہیں انکو اللہ تعالیٰ
دوست رکھتا ہے ایک وہ مرد جو رات کو کھڑا ہو کر یعنے تہجد میں اللہ کی کتاب پڑھتا ہے اور دوسرا وہ کہ جسنے داہنے ہاتھ سے
صدقہ دیا چھپاتا ہے اسکو (راوی کہتا ہے میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے کہا ہے) بائیں ہاتھ سے یعنے بائیں ہاتھ سے چھپا کر دیتا ہے یہانتک کہ
کوئی دوسرا آدمی اسپر مطلع ہو۔ تیسرا وہ مرد جو لشکر میں ہو اور اسکے اصحاب بھاگ جائیں اور وہ دشمن کے سامنے ہو۔ یہ حدیث غریب
ہے محفوظ نہیں۔ اور صحیح وہ ہے جو شعبہ وغیرہ نے منصور سے روایت کی ہے اُسنے ربعی بن حراش سے اُسنے زید بن ظبیان سے
اُسنے ابی ذر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ابو بکر بن عیاش بہت غلطی کرتا ہے حدیث کی ہم سے ابو سعید اشج نے کہا
حدیث کی ہم سے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے خبیب بن عبدالرحمن سے اُسنے اپنے دادا حفص بن عاصم
سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی ہے کہ فرات سونے کے خزانوں سے ظاہر
ہوگا سو جو کوئی اسکے پاس ہو تو چاہیے کہ اس سے کچھ نہ پکڑے۔ یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابو سعید اشج نے کہا حدیث
کی ہم سے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے ابی الزناد سے اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر اُسنے یہ کہا ہے ظاہر ہوگا پہاڑ سونے سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی
ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن مثنیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے منصور بن معتمر سے
کہا سنا میں نے ربعی بن حراش سے کہ حدیث کرتا تھا زید بن ظبیان سے وہ اسکو ابوذر کی طرف مرفوع کرتا تھا اُسنے روایت کی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تین شخص ہیں انکو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اور تین شخص ہیں اُنسے اللہ تعالیٰ بغض
رکھتا ہے لیکن وہ لوگ کہ جنکو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے سو ایک تو وہ شخص ہے کہ ایک مرد ایک قوم کے پاس آیا سو اُسنے اُنسے
اللہ کے نام کا کچھ مانگا اور اُسنے اُنسے بسبب قرابت کے نہیں مانگا جو درمیان اسکے اور انکے تھی پس اُنہوں نے اسکو منع کیا
یعنے کچھ نہ دیا پھر ایک شخص انمیں سے نکلا اور اسکو اسطرح سے کچھ پوشیدہ دیا کہ اسکے دینے کو سوائے اللہ کے اور اس شخص کے
کہ جسکو اُسنے دیا ہے کوئی نہیں جانتا۔ اور دوسرے وہ قوم کہ رات کو اُنہوں نے سفر کیا یہانتک کہ جب نیند انکو زیادہ پسند ہوئی اس سے
کہ جو اسکا مقابلہ کر سکتی ہے تو اُنہوں نے سر رکھدیا یعنے سو گئے اور ایک مرد کھڑا ہو کر مجھسے دعائیں مانگنے لگا اور میری آیتیں پڑھنے لگا۔

ف کیونکہ [illegible]

وجل کان فی سریۃ فلقوا العدو فهزموا فاقبل بصدره حتی یقتل او یفتح له والثلاثة الذین یبغضهم الله الشیخ الزانی والفقیر
المختال والغنی الظلوم **حدثنا** محمود بن غیلان نا النضر بن شمیل عن شعبة نحوه هذا حدیث صحیح وهکذا روی شیبان
عن منصور نحو هذا وهذا اصح من حدیث ابی بکر بن عیاش بسم الله الرحمن الرحیم

ابواب صفة جهنم

عن رسول الله صلی الله علیه وسلم **باب** ما جاء فی صفة النار **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عمر بن حفص بن
غیاث نا ابی عن العلاء بن خالد الکاهلی عن شقیق عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤتی بجهنم
یومئذ لها سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونها قال عبد الله بن عبد الرحمن والثوری لا یرفعه
حدثنا عبد بن حمید نا عبد الملک بن عمرو ابو عامر العقدی عن سفیان عن العلاء بن خالد بهذا الاسناد نحوه ولم
یرفعه **حدثنا** عبد الله بن معاویة الجمحی نا عبد العزیز بن مسلم عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یخرج عنق من النار یوم القیامة له عینان تبصران واذنان تسمعان ولسان ینطق یقول انی وکلت
بثلاثة بکل جبار عنید وبکل من دعا مع الله الها آخر وبالمصورین هذا حدیث حسن صحیح غریب **باب**
ما جاء فی صفة قعر جهنم **حدثنا** عبد بن حمید نا حسین بن علی الجعفی عن فضیل بن عیاض عن هشام بن
حسان عن الحسن قال قال عتبة بن غزوان علی منبرنا هذا منبر البصرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الصخرة العظیمة
لتلقی من شفیر جهنم فتهوی فیها سبعین عاما ما تفضی الی قرارها قال وکان عمر یقول اکثروا ذکر النار فان حرها شدید
وان قعرها بعید وان مقامعها حدید لا نعرف للحسن سماعا عن عتبة بن غزوان وانما قدم عتبة
بن غزوان البصرة فی زمن عمر وولد الحسن

اور تیسرا وہ مرد جو لشکر میں تھا اور دشمن سے ملا سو اُنکے ساتھی بھاگ گئے اور یہ اپنا سینہ سامنے کئے رہا یہانتک کہ شہید ہوا یا اسکے لئے فتح
ہوئی۔ اور تین وہ شخص کہ جنسے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے وہ ایک تو وہ ہے جو بوڑھا ہو کر زنا کرے دوسرا فقیر ہو کر تکبر کرے تیسرا دولتمند ہو کر ظلم
کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے شعبہ سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی
شیبان نے منصور سے مثل اسکے اور یہ صحیح ہے حدیث ابی بکر بن عیاش سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **ابواب** دوزخ کے
بیانمیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** دوزخ کے بیانمیں **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا
خبر دی ہمکو عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے علاء بن خالد کاہلی سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبداللہ بن
مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسدن دوزخ کو اس حالت میں لایا جائیگا کہ اسکو ستر ہزار لگام ہونگی ہر ایک
لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے وہ اسکو کھینچتے ہونگے۔ کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے ثوری اسکو مرفوع نہیں کرتا **حدیث** کی
ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالملک بن عمرو نے ابو عامر عقدی نے سفیان سے اُسنے علاء بن خالد سے ساتھ اس اسناد
کے مثل اسکے اور اُسنے اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن مسلم
نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن ایک گردن
دوزخ سے نکلے گی اسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھتی ہوئی اور دو کان سنتے ہوئے اور زبان بولتی ہوئی وہ کہے گی میں تین شخصوں کی موکل
ہوئی ہوں ایک ہر ایک جبار سرکش کی دوسرا ہر وہ شخص کہ جسنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور کسی معبود کو پکارا۔ تیسرے مصوروں کی۔ یہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے **باب** دوزخ کے قعر کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے
فضیل بن عیاض سے اُنہوں نے ہشام بن حسان سے اُنہوں نے حسن سے کہا اُنہوں نے کہ کہا عتبہ بن غزوان نے بصرہ کے اس منبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا آپ نے اگر بڑا پتھر دوزخ کے کناروں سے ڈالا جائے اور وہ ستر برس نیچے چلا جاوے تو بھی اسکے قعر کی جگہ کو نہیں پہونچتا کہا راوی نے
اور حضرت عمر کہتے تھے دوزخ کو بہت یاد کیا کرو کیونکہ اسکی گرمی بہت سخت ہے اور قعر اسکا دور ہے اور اسکے گرز لوہے کے ہیں ہم نہیں پہچانتے
کہ حسن کا سماع عتبہ بن غزوان سے ہوا اور عتبہ بن غزوان تو بصرہ میں حضرت عمر کے زمانہ میں آیا ہے اور حسن اسوقت پیدا ہوا کہ

سنتین بقینا من خلافۃ عمر حدثنا عبد بن حمید نا الحسن بن موسیٰ نا ابن لهیعۃ عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ الکافر سبعین خریفا ویهوی بہ کذلک فیہ ابدا هذا حدیث
غریب لا نعرفہ مرفوعا الا من حدیث ابن لهیعۃ **باب** ما جاء فی عظم اهل النار **حدثنا** علی بن حجر انا محمد بن عمار ثنی جدی
محمد بن عمار وصالح مولی التوأمۃ عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرس الکافر یوم القیامۃ مثل احد وفخذہ
مثل البیضاء ومقعدہ من النار مسیرۃ ثلاث مثل الربذۃ قولہ مثل الربذۃ یعنی کما بین المدینۃ والربذۃ والبیضاء جبل هذا
حدیث حسن غریب **حدثنا** ابو کریب نا مصعب بن المقدام عن فضیل بن غزوان عن ابی حازم عن ابی هریرۃ
رفعہ قال ضرس الکافر مثل احد هذا حدیث حسن وابو حازم هو الاشجعی اسمہ سلمان مولی عزۃ الاشجعیۃ **حدثنا**
هناد نا علی بن مسهر عن الفضل بن یزید عن ابی المخارق عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر
لیسحب لسانہ الفرسخ والفرسخین یتوطاہ الناس هذا حدیث انما نعرفہ من هذا الوجہ والفضل بن یزید
کوفی قد روی عنہ غیر واحد من الائمۃ وابو المخارق لیس بمعروف **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا
عبید اللہ بن موسیٰ نا شیبان عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان غلظ
جلد الکافر اثنان واربعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد وان مجلسہ من جهنم ما بین مکۃ والمدینۃ هذا
حدیث حسن غریب صحیح من حدیث الاعمش **باب** ما جاء فی صفۃ شراب اهل النار **حدثنا** ابو کریب نا رشدین
بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج عن ابی الهیثم عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ کالمهل قال کعکر الزیت

کہ حضرت عمر کی خلافت سے دو برس باقی رہے تھے۔ حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھ سے حسن بن موسیٰ نے
ابن لہیعہ سے اُنہوں نے دراج سے اُنہوں نے ابی ہیثم سے اُنہوں نے ابی سعید سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے صعود کہ جسکا
ذکر کلام اللہ میں آیا ہے وہ آگ کا پہاڑ ہے اسپر کافر کو ستر برس چڑھایا جاویگا اور اسی طرح اس میں گرایا جاویگا ہمیشہ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق ابن لہیعہ سے۔ **باب** اس بیان میں کہ دوزخیوں کے قد بڑے ہونگے۔ حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے
کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عمار نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے دادا محمد بن عمار نے اور صالح نے جو مولی توأمہ کا ہے اُنہوں نے ابی ہریرہ
سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن مثل احد کے ہوگی اور ران اسکی مثل بیضاء کے اور
مقعد اسکی دوزخ میں تین رات کا فاصلہ ہوگا مثل ربذہ کے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ جیسا کہ مدینہ اور ربذہ میں تین رات کی مسافت ہے
ویسا ہی اسکی مقعد تین رات کے فاصلہ پر بڑی ہوگی اور بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے جیسا کہ احد۔ یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے ابوکریب
نے کہا حدیث کی ہم سے مصعب بن مقدام نے فضیل بن غزوان سے اُنہوں نے ابی حازم سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ اُنہوں نے اسکو مرفوع کیا ہے فرمایا
آپ نے ڈاڑھ کافر کی مثل احد کے ہوگی۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو حازم وہ اشجعی ہے نام اسکا سلمان ہے مولی ہے عزہ اشجعیہ کا۔ حدیث کی ہم سے ہناد
نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن مسہر نے فضل بن یزید سے اُنہوں نے ابی المخارق سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
بیشک کافر کی زبان کھینچی جاوے گی ایک فرسنگ اور دو فرسنگ تک اسکو آدمی روندینگے۔ اس حدیث کو ہم فقط اسی طریق سے پہچانتے
ہیں۔ اور فضل بن یزید کوفی ہے اس سے کئی ایک اماموں نے روایت کی ہے۔ اور ابو المخارق معروف نہیں ہے۔ حدیث کی ہم سے
عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح
سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر کے چمڑے کی غلظت بیالیس گز ہوگی اور ڈاڑھ
اسکی مثل احد کے اور جگہ بیٹھنے اسکے کی دوزخ میں مکہ سے مدینہ تک۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے طریق اعمش سے
باب دوزخیوں کے پینے کی صفت میں۔ حدیث کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے
عمرو بن حارث سے اُنہوں نے دراج سے اُنہوں نے ابی الہیثم سے اُنہوں نے ابی سعید سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی
تفسیر میں کالمہل فرمایا آپ نے مثل میل تیل کے ہے

على قربه الى وجهه سقطت فروة وجهه فيه هذا حديث لا نعرفه الا من حديث رشدين بن سعد ورشدين قد تكلم فيه
من قبل حفظه **حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك انا سعيد بن يزيد عن ابي السمح عن ابن حجيرة عن ابي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ان الحميم ليصب على رؤسهم فينفذ الحميم حتى يخلص الى جوفه فيسلت ما في جوفه حتى يمرق من قدميه
وهو الصهر ثم يعاد كما كان وابن حجيرة هو عبد الرحمن بن حجيرة المصري هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** سويد بن
نصر نا عبد الله بن المبارك نا صفوان بن عمرو عن عبيد الله بن بسر عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله ويسقى
من ماء صديد يتجرعه قال يقرب الى فيه فيكرهه فاذا ادني منه شوى وجهه ووقعت فروة راسه فاذا شربه قطع
امعاءه حتى يخرج من دبره يقول الله تبارك وتعالى وسقوا ماء حميما فقطع امعاءهم ويقول وان يستغيثوا يغاثوا بماء كالمهل يشوي
الوجوه بئس الشراب وساءت مرتفقا هذا حديث غريب هكذا قال محمد بن اسمعيل عن عبيد الله بن بسر
ولا يعرف عبيد الله بن بسر الا في هذا الحديث وقد روى صفوان بن عمرو عن عبد الله بن بسر صاحب النبي صلى الله
عليه وسلم غير هذا الحديث وعبد الله بن بسر له اخ قد سمع من النبي صلى الله عليه وسلم واخته قد سمعت من النبي
صلى الله عليه وسلم وعبيد الله بن بسر الذي روى عنه صفوان بن عمرو حديث ابي امامة لعله ان يكون اخا
عبد الله بن بسر **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله نا رشدين بن سعد ثني عمرو بن الحارث عن دراج عن ابي الهيثم
عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كالمهل قال كعكر الزيت فاذا قرب اليه سقطت فروة وجهه
فيه وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لسرادق النار اربعة جدر كثف كل جدار مسيرة اربعين سنة

سو جب وہ اسکو اپنے منہ کے قریب کریگا تو اسکے منہ کی کھال گر پڑیگی اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے سوائے طریق رشدین بن سعد کے اور رشدین
کے حق میں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا گیا ہے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے سعد بن
یزید نے ابی السمح سے اُنہوں نے ابن حجیرہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے پانی گرم اُنکے سر پر گرایا جاویگا سو وہ
پانی جاری ہوگا یہاں تک کہ اُسکے پیٹ تک پہنچیگا اور کاٹ دیگا اس چیز کو جو اسکے پیٹ میں ہوگی یہاں تک کہ وہ قدموں سے نکل جائیگا اس حالت میں کہ وہ
گرم ہی ہوگا پھر اسی طرح وہ پھیرا جائیگا اور ابن حجیرہ وہ عبدالرحمان بن حجیرہ مصری ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر
نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے صفوان بن عمرو نے عبیداللہ بن بسر سے اُنہوں نے ابی امامہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں ویسقی من ماء صدید یتجرعہ یعنی وہ کافر گرم پانی پلایا جائیگا کہ اسکو گھونٹ گھونٹ پیے گا فرمایا آپ نے
وہ پانی اسکے منہ کی طرف کیا جائیگا پس وہ اسکو کروہ جانیگا سو جب اسکے قریب کیا جائیگا تو وہ پانی اسکے منہ کو جلا دیگا اور اسکے منہ کی
کھال گر پڑیگی پھر جب اسکو پیگا تو وہ اسکی آنتوں کو کاٹ دیگا یہاں تک کہ وہ اسکی دبر سے نکلیگا۔ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے وسقوا ماءا
حمیما فقطع امعاءہم یعنے وہ پانی گرم پلائے جاینگے سو وہ انکی آنتوں کو کاٹ دیگا اور فرماتا ہے وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی
الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا یعنی اگر وہ فریاد رسی چاہینگے تو فریاد رسی کی جاویگی ایسے پانی گرم سے جو کہ جلا دیگا منہ کو برا ہے پینا اور
بری ہے جگہ ٹھہرنے کی۔ یہ حدیث غریب ہے اسی طرح کہا محمد بن اسمعیل نے کہ روایت کی اسنے عبیداللہ بن بسر سے اور عبیداللہ بن بسر پہچانا نہیں
گیا سوائے اس حدیث کے۔ اور روایت کی ہے صفوان بن عمرو نے عبداللہ بن بسر سے جو صاحب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے سوائے
اس حدیث کے اور عبداللہ بن بسر کا ایک بھائی ہے کہ اُسنے نبی صلعم سے سنا ہے اور بہن اسکی نے بھی نبی صلعم سے سنا ہے اور عبیداللہ بن بسر جس سے
صفوان بن عمرو نے حدیث ابی امامہ کی روایت کی ہے شاید وہ عبداللہ بن بسر کا بھائی ہوگا **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا
حدیث کی ہم سے عبداللہ نے کہا حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے کہا حدیث کی مجھ سے عمرو بن حارث نے دراج سے اُنہوں نے ابی الہیثم
سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کالمہل کی تفسیر میں فرمایا آپ نے وہ مثل تیل کی تلچھٹ کے ہے سو
جب وہ اسکی طرف قریب کیا جائیگا تو اسکے منہ کی کھال اسمیں گر پڑیگی۔ اور ساتھ اسی اسناد کے ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دوزخ کے
خیمے کی چار دیواریں ہیں موٹائی ہر ایک دیوار کی چالیس برس کی مسافت ہے

بهذا الإسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ولو أن دلوا من غساق يهراق في الدنيا لأنتن أهل الدنيا هذا حديث
إنما نعرفه من حديث رشدين بن سعد وفي رشدين بن سعد مقال **حدثنا** محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة عن
الأعمش عن مجاهد عن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ هذه الآية اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن إلا وأنتم
مسلمون قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو أن قطرة من الزقوم قطرت في دار الدنيا لأفسدت على أهل الدنيا
معايشهم فكيف بمن يكون طعامه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في صفة طعام أهل النار **حدثنا**
عبد الله بن عبد الرحمن نا عاصم بن يوسف نا قطبة بن عبد العزيز عن الأعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب
عن أم الدرداء عن أبي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يلقى على أهل النار الجوع فيعدل ما هم فيه من العذاب
فيستغيثون فيغاثون بطعام من ضريع لا يسمن ولا يغني من جوع فيستغيثون بالطعام فيغاثون بطعام ذي غصة
فيذكرون أنهم كانوا يجيزون الغصص في الدنيا بالشراب فيستغيثون بالشراب فيدفع إليهم الحميم بكلاليب الحديد
فإذا دنت من وجوههم شوت وجوههم فإذا دخلت بطونهم قطعت ما في بطونهم فيقولون ادعوا خزنة جهنم
فيقولون ألم تك تأتيكم رسلكم بالبينات قالوا بلى قالوا فادعوا وما دعاء الكافرين إلا في ضلال قال فيقولون ادعوا
مالكا فيقولون يا مالك ليقض علينا ربك قال فيجيبهم إنكم ماكثون قال الأعمش نبئت أن بين دعائهم وبين إجابة
مالك إياهم ألف عام قال فيقولون ادعوا ربكم فلا أحد خير من ربكم فيقولون ربنا غلبت علينا شقوتنا وكنا قوما ضالين

اور ساتھ اسی اسناد کے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر ایک ڈول دوزخیوں کی پیپ سے زمین میں گرایا جائے تو تمام دنیا
والے بو دار ہو جاویں اس حدیث کو ہم فقط طریق رشدین بن سعد سے پہچانتے ہیں اور رشدین بن سعد کے حق میں کلام ہے۔
حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے اعمش سے اُنہوں نے مجاہد سے
اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یعنی ڈرو
اللہ سے حق اُسکے ڈرنیکا اور نہ مرو تم مگر مسلمان ہو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر زقوم کا ایک قطرہ تھوہڑ سے
مقام دنیا میں گر پڑے تو اہل دنیا کی معیشت کی چیزوں کو خراب کر دے پس کس طرح حال ہوگا اُس شخص کا کہ جسکا یہ کھانا ہو۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے **باب** دوزخیوں کے کھانے کی صفت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے عاصم
بن یوسف نے کہا حدیث کی ہم سے قطبہ بن عبد العزیز نے اعمش سے اُنہوں نے شمر بن عطیہ سے اُنہوں نے شہر بن حوشب سے اُنہوں نے ام الدرداء
سے اُنہوں نے ابی الدرداء سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوزخیوں پر اسقدر بھوک ڈالی جائیگی کہ وہ اُس عذاب کے
برابر ہوگی جس میں وہ ہونگے پھر وہ فریاد رسی چاہینگے تو اُنکی فریاد رسی ضریع کے کھانے سے کیجائیگی کہ نہ وہ کھانا موٹا کرتا ہے اور نہ کفایت کرتا ہے
بھوک سے پھر وہ فریاد رسی چاہینگے سالن کھانے سے سو وہ فریاد رسی کیے جاوینگے سالن کھانے گلے میں پھنسنے والے سے پھر وہ یاد کرینگے
کہ دنیا میں پھنستے تھے گلے میں پھنسنے والی چیزوں کو ساتھ پانی کے دفع کرتے تھے سو وہ پانی چاہینگے پس انکی طرف پانی گرم ساتھ لوہے کے
کانٹوں کے دفع کیا جائیگا سو جب وہ اُنکے منھوں کے قریب ہوگا تو اُنکے منھ کو بریاں کردیگا اور جب وہ اُنکے پیٹوں میں داخل ہوگا تو کاٹ
دیگا اُس چیز کو جو اُنکے پیٹوں میں ہوگی پھر وہ آپس میں کہیں گے پکارو دوزخ کے دربانوں کو سو وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس رسول
دلائل نہ لاتے تھے کہیں گے کیوں نہیں کہیں گے فرشتے پس پکارو اور نہیں پکارنا کافروں کا مگر بیچ گمراہی کے یعنی تمہاری پکار کا اب کوئی فائدہ نہیں
پھر وہ آپس میں کہیں گے پکارو مالک کو (جو کہ تمام دربانوں کا افسر ہے) سو وہ کہیں گے اے مالک چاہیے کہ حکم کرے ہم پر تیرا رب موت بھیجے
فرمایا آپ نے سو وہ انکو جواب دیگا کہ تم اب یہاں ہی ٹھہرنے والے ہو کہا اعمش نے مجھے خبر ملی ہے کہ درمیان انکی پکار کے اور مالک کے
جواب دینے میں ہزار برس ہیں جب یہ ہزار برس تک پکارتے رہینگے تو مالک انکو جواب دیگا کہ تم یہیں ہی ٹھہرے رہوگے فرمایا آپ نے پھر کہینگے
اپنے رب کو پکارو سو کوئی شخص تمہارے رب سے بہتر نہیں سو وہ کہینگے اے رب ہمارے غالب ہوئی ہم پر بدبختی ہماری اور ہم قوم گمراہ تھے

لے [illegible]

فيا اخي ... فيجيبهم اخسئوا فيها ولا تكلمون قال فعند ذلك يئسوا من كل خير وعند
ذلك ياخذون في الزفير والحسرة والويل قال عبد الله بن عبد الرحمن والناس لا يرفعون هذا الحديث قال ابو عيسى انما نعرف هذا الحديث
عن الاعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابي الدرداء قوله وليس بمرفوع وقطبة بن عبد العزيز
هو ثقة عند اهل الحديث **حدثنا** سويد بن نصر نا ابن المبارك عن سعيد بن يزيد ابي شجاع عن ابي السمح عن ابي الهيثم
عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم (وهم فيها كالحون) قال تشويه النار فتقلص شفته العليا حتى تبلغ
وسط راسه وتسترخي شفته السفلى حتى تضرب سرته هذا حديث حسن صحيح غريب وابو الهيثم اسمه سليمان بن عمرو
بن عبد العتواري وكان يتيما في حجر ابي سعيد **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله نا سعيد بن يزيد عن ابي السمح عن عيسى
بن هلال الصدفي عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان رصاصة مثل هذه واشار
الى مثل الجمجمة ارسلت من السماء الى الارض وهي مسيرة خمس مائة سنة لبلغت الارض قبل الليل ولو انها ارسلت من راس
السلسلة لسارت اربعين خريفا الليل والنهار قبل ان تبلغ اصلها او قعرها هذا حديث اسناده حسن صحيح **باب**
ما جاء ان ناركم هذه جزء من سبعين جزءا من نار جهنم **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن همام
بن منبه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ناركم هذه التي يوقد بنو آدم جزء واحد من سبعين جزءا من حر جهنم
قالوا والله ان كانت لكافية يا رسول الله قال فانها فضلت بتسعة وستين جزءا كلها مثل حرها هذا حديث حسن صحيح وهمام بن
منبه هو اخو وهب بن منبه وقد روى عنه وهب **باب منه حدثنا** عباس بن محمد الدوري انا

اے رب ہمارے نکال ہمکو اس سے پھر اگر پھریں ہم تو بیشک ہم ظالم ہیں فرمایا آپ نے سو اللہ تعالیٰ انکو جواب دیگا دور ہو جاؤ تم اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے مت
بولو فرمایا آپ نے پس اسوقت وہ ہر نیکی سے ناامید ہو جاوینگے اور اسوقت وہ واویلا اور حسرت اور دھاڑیں شروع کرینگے کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے اور لوگ اس حدیث
کو مرفوع نہیں کرتے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی شمر بن عطیہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے ابی الدرداء
سے قول انکا اور مرفوع نہیں۔ اور قطبہ بن عبدالعزیز محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے
سعید بن یزید ابی شجاع سے انہوں نے ابی السمح سے انہوں نے ابی الہیثم سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
اس آیت کی تفسیر میں وہم فیہا کالحون یعنے وہ اسمیں ترش رو ہونگے فرمایا آپ نے جلا دیگی انکو آگ پس سکڑ جاویگا اوپر کا ہونٹ ایسا منقبض
ہوگا کہ درمیان سر کو پہنچ جائیگا اور نیچے کا ہونٹ ایسا ڈھیلا ہوگا کہ ناف کو پہنچ جائیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابو الہیثم کا نام
سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور یتیم تھا ابی سعید کی گود میں حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ نے کہا
خبر دی ہمکو سعید بن یزید نے ابی السمح سے انہوں نے عیسیٰ بن ہلال صدفی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہا انہوں نے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک رصاص کا مثل اسکے (اور اشارت کی آپ نے طرف مثل جمجمہ کے) آسمان سے زمین کی طرف
بھیجا جاوے حالانکہ وہ پانسو برس کی راہ ہے تو زمین پر رات سے پہلے پہونچ جاوے۔ اور اگر وہ زنجیر جسکا ذکر قرآن مجید میں ہے کے اوپر سے
بھیجا جاوے تو رات دن چالیس برس چلتا رہے پہلے اس سے کہ اسکی جڑ اور تعر کو پہونچے یہ ایسی حدیث ہے کہ اسناد اسکی حسن صحیح ہے **باب**
اس بیان میں کہ دنیا کی آگ ستروان حصہ ہے دوزخ کی آگ سے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن
مبارک نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تمہاری
آگ جسمیں سے بنی آدم جلاتے ہیں ستروان حصہ ہے دوزخ کی حرارت سے کہا لوگوں نے قسم ہے اللہ کی یہی کافی تھی یا رسول اللہ فرمایا
آپ نے وہ تو انہتر حصہ اس پر زیادہ کی گئی ہے ہر ایک حصہ اسکا مثل اسکی حرارت کے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ہمام بن منبہ وہ بھائی
وہب بن منبہ کا ہے اور اس سے وہب نے روایت کی ہے **باب** اسی قسم سے حدیث کی ہمسے عباس بن محمد دوری نے کہا خبر دی ہمکو

ف - [illegible] جمجمہ [illegible] پانسو برس کی راہ [illegible]
[illegible] چالیس برس [illegible]

عبد الله بن موسى نا شيبان عن فراس عن عطية عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ناركم هذه جزء من سبعين
جزءا من نار جهنم لكل جزء منها حرها هذا حديث حسن غريب من حديث أبي سعيد **حدثنا** عباس بن محمد الدوري
البغدادي نا يحيى بن أبي بكير نا شريك عن عاصم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أوقد على النار
ألف سنة حتى احمرت ثم أوقد عليها ألف سنة حتى ابيضت ثم أوقد عليها ألف سنة حتى اسودت فهي سوداء مظلمة
حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله عن شريك عن عاصم عن أبي صالح أو رجل آخر عن أبي هريرة نحوه ولم يرفعه وحديث
أبي هريرة في هذا موقوف أصح ولا أعلم أحدا رفعه غير يحيى بن أبي بكير عن شريك **باب** ما جاء أن للنار نفسين
وما ذكر من يخرج من النار من أهل التوحيد **حدثنا** محمد بن عمر بن الوليد الكندي الكوفي نا المفضل بن صالح عن الأعمش
عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتكت النار إلى ربها وقالت أكل بعضي بعضا فجعل لها
نفسين نفسا في الشتاء ونفسا في الصيف فأما نفسها في الشتاء فزمهرير وأما نفسها في الصيف فسموم وهذا حديث
حسن صحيح وقد روي عن أبي هريرة من غير وجه والمفضل بن صالح ليس عند أهل الحديث بذلك الحافظ **حدثنا**
محمود بن غيلان نا أبو داود نا شعبة وهشام عن قتادة عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قال هشام يخرج
من النار وقال شعبة أخرجوا من النار من قال لا إله إلا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة أخرجوا من النار من قال
لا إله إلا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة أخرجوا من النار من قال لا إله إلا الله وكان في قلبه ما يزن ذرة وقال شعبة
ما يزن ذرة مخففة وفي الباب عن جابر وعمران بن حصين هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن رافع نا أبو داود
عن مبارك بن فضالة عن عبيد الله بن أبي بكر عن أنس

عبید اللہ بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہم کو شیبان نے فراس سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
تمہاری یہ آگ یعنی دنیا کی سترواں حصہ ہے دوزخ کی آگ سے اسکے ہر ایک جز کے واسطے اسکی حرارت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے طریق
ابی سعید سے۔ حدیث کی ہم سے عباس بن محمد دوری بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن ابی بکیر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے
عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دوزخ میں ہزار سال آگ جلائی گئی
یہانتک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اس پر ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سفید ہوگئی پھر اس پر ہزار سال آگ جلائی گئی یہانتک کہ وہ سیاہ ہوگئی
وہ اب بہت سیاہ ہے۔ حدیث کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ نے شریک سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح
سے یا کسی اور مرد سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور حدیث ابو ہریرہ کی اس باب میں موقوف ہی صحیح ہے اور
میں نہیں جانتا کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو سوائے یحییٰ بن ابی بکیر کے جو راوی ہیں شریک سے۔ **باب** اس بیان میں کہ آگ کیواسطے
دو سانس ہیں اور اس بیان میں کہ جو کوئی اہل توحید میں سے آگ سے نکالا جاویگا۔ حدیث کی ہم سے محمد بن عمر بن ولید کندی کوفی نے کہا
حدیث کی ہم سے مفضل بن صالح نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
آگ نے اپنے رب کے پاس شکوہ کیا اور کہا کہ بعض نے بعض کو کھا لیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے اسکے واسطے دو سانس مقرر کیے ایک
سانس سرما میں اور دوسرا سانس گرمی میں پس اسکا وہ سانس جو سردی میں ہے وہ زمہریر ہے اور اسکا وہ سانس جو گرما میں ہے وہ گرمی ہے یہ
حدیث صحیح ہے اور ابو ہریرہ سے اور وجہ سے بھی مروی ہے۔ اور مفضل بن صالح محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔ حدیث کی ہم سے محمود
بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ اور ہشام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہشام نے کہا نکلیگا آگ سے اور کہا شعبہ نے نکالو آگ سے اس شخص کو جو کہے لا الہ الا اللہ اور اسکے دل میں جو کے برابر ایمان ہو نکالو
آگ سے اس شخص کو جو کہے لا الہ الا اللہ اور اسکے دل میں گیہوں کے برابر ایمان ہو۔ نکالو اس شخص کو جو کہے لا الہ الا اللہ اور اسکے دل میں ذرہ کے
برابر ایمان ہو۔ اور کہا شعبہ نے اور اسکے دل میں جوار کے برابر ایمان ہو۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور عمران بن حصین سے یہ
حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن رافع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس سے

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام هذا حدیث حسن غریب حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم عن عبيدة السلمانی عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف آخر اهل النار خروجا رجل یخرج منها زحفا فیقول یا رب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال له انطلق الی الجنة فادخل الجنة قال فیذهب لیدخل فیجد الناس قد اخذوا المنازل فیرجع فیقول یا رب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال له اتذکر الزمان الذی کنت فیه فیقول نعم فیقال له تمن قال فیتمنی فیقال له فان لك الذی تمنیت وعشرة اضعاف الدنیا قال فیقول اتسخر بی وانت الملك قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحك حتی بدت نواجذه هذا حدیث حسن صحیح حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن المعرور بن سوید عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف آخر اهل النار خروجا من النار وآخر اهل الجنة دخولا الجنة یؤتی برجل فیقول سلوا عن صغار ذنوبه واخبئوا کبارها فیقال له عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فیقال له فان لك مکان کل سیئة حسنة قال فیقول یا رب لقد عملت اشیاء ما اراها ههنا قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحك حتی بدت نواجذه هذا حدیث حسن صحیح حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابی سفیان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعذب ناس من اهل التوحید فی النار حتی یکونوا فیها حمما ثم تدرکهم الرحمة فیخرجون ویطرحون علی ابواب الجنة قال

انس سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے فرمائیگا اللہ تعالیٰ نکالو آگ سے اسکو کہ جسنے مجھے ایک دن بھی یاد کیا ہو یا کسی جگہ میں مجھ سے ڈرا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے عبیدہ سلمانی سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ میں پہچانتا ہوں دوزخیوں میں سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا وہ ایسا مرد ہوگا کہ گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہوا نکلے گا پس کہیگا اے رب میرے لوگوں نے تو مقام لیے ہیں فرمایا آپ نے سو اس سے کہا جائیگا بہشت کی طرف چل اور بہشت میں داخل ہو فرمایا آپ نے وہ داخل ہونے کے واسطے جائیگا پس پائیگا کہ لوگوں نے تمام جگہ پکڑ لی ہے سو وہ لوٹ آئیگا اور کہے گا اے رب میرے لوگوں نے تو تمام مقام لیلیے ہیں فرمایا آپ نے پس اس سے کہا جاوے گا کیا تو یاد رکھتا ہے اس زمانے کو کہ جسمیں تو تھا سو وہ کہے گا کہ ہاں سو اس سے کہا جائیگا کہ مانگ فرمایا آپ نے سو وہ اپنی خواہش کے موافق مانگے گا پھر اس سے کہا جائیگا پس تیرے واسطے ہے جو تو نے خواہش کی ہے اور دس گنے دنیا کے فرمایا آپ نے سو وہ کہے گا کیا تو مجھے ٹھٹھا کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے کہا راوی نے سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے معرور بن سوید سے اُنہوں نے ابی ذر سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ میں پہچانتا ہوں دوزخیوں میں سے جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور بہشتیوں میں سے جو سب سے پیچھے بہشت میں داخل ہوگا۔ ایک مرد لایا جائیگا سو پروردگار فرمائیگا سوال کرو اس سے اسکے چھوٹے گناہوں کی بابت اور چھپاؤ اسکے بڑے گناہوں کو سو اس سے کہا جائیگا تو نے فلان فلان کام فلاں فلاں دن میں کیا ہے اور فلان فلان کام فلان فلان دن میں فرمایا آپ نے پس اس سے کہا جاوے گا سو تیرے واسطے ہر برائی کے بدلے نیکی ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہیگا اے رب میرے میں نے تو ایسے عمل کیے ہیں کہ میں انکو اس جگہ نہیں دیکھتا کہا راوی نے پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابی سفیان سے اُنہوں نے جابر سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل توحید کو دوزخ میں عذاب دیا جائیگا یہاں تک کہ وہ اسمیں کوئلہ ہو جائینگے پھر انکو رحمت پہونچے گی سو وہ نکالے جائینگے اور جنت کے دروازوں پر ڈالے جائینگے فرمایا آپ نے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ [illegible]

ويرش عليهم أهل الجنة الماء فينبتون كما تنبت الغثاء في حمالة السيل ثم يدخلون الجنة هذا حديث حسن صحيح
وقد روي من غير وجه عن جابر حدثنا سلمة بن شبيب نا عبد الرزاق نا معمر عن زيد بن أسلم عن عطاء بن
يسار عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من الإيمان
قال أبو سعيد فمن شك فليقرأ إن الله لا يظلم مثقال ذرة هذا حديث حسن صحيح حدثنا سويد بن نصر نا ابن
المبارك نا رشدين بن سعد قال حدثني ابن أنعم عن أبي عثمان أنه حدثه عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال إن رجلين ممن دخلا النار اشتد صياحهما فقال الرب تبارك وتعالى أخرجوهما فلما أخرجا قال لهما لأي شيء اشتد
صياحكما قالا فعلنا ذلك لترحمنا قال إن رحمتي لكما أن تنطلقا فتلقيا أنفسكما حيث كنتما من النار فينطلقان فيلقي أحدهما
نفسه فيجعلها عليه بردا وسلاما ويقوم الآخر فلا يلقي نفسه فيقول له الرب تبارك وتعالى ما منعك أن تلقي نفسك كما
ألقى صاحبك فيقول يا رب إني لأرجو أن لا تعيدني فيها بعد ما أخرجتني فيقول له الرب لك رجاؤك فيدخلان جميعا
الجنة برحمة الله إسناد هذا الحديث ضعيف لأنه عن رشدين بن سعد ورشدين بن سعد هو ضعيف
عند أهل الحديث عن ابن أنعم وهو الإفريقي والإفريقي ضعيف عند أهل الحديث حدثنا محمد بن بشار نا يحيى
بن سعيد نا الحسن بن ذكوان نا أبو رجاء العطاردي عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليخرجن
قوم من أمتي من النار بشفاعتي يسمون الجهنميين هذا حديث حسن صحيح وأبو رجاء العطاردي اسمه عمران بن تيم
ويقال ابن ملحان حدثنا سويد بن نصر نا ابن المبارك عن يحيى بن عبيد الله عن أبيه عن أبي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

پس اہل جنت ان پر پانی ڈالینگے سو اُگینگے جیسا کہ اگتا ہے دانہ کوڑے سے اور روڑے کوڑے سے پھر جنت میں داخل ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کئی
وجہ سے جابر سے مروی ہے حدیث کی ہمسے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زید بن اسلم
سے اُنسے عطاء بن یسار سے اُنسے ابی سعید خدری سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکالا جائیگا آگ سے وہ شخص کہ جسکے دل میں ذرہ کے
برابر ایمان ہوگا کہا ابوسعید نے سو جس کسی کو شک ہو تو چاہیے کہ یہ آیت پڑھے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ یعنے اللہ تعالے ذرہ کے برابر
بھی ظلم نہیں کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے رشدین
بن سعد نے کہا حدیث کی مجھسے ابن انعم نے ابی عثمان سے یہ کہ حدیث کی اُنسے ابو ہریرہ سے اُنسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو آدمیوں کا رونا پیٹنا اُن لوگوں سے کہ دوزخ میں داخل ہونگے بہت سخت ہوگا پس رب تبارک تعالیٰ فرمائیگا
کہ نکالو ان دونکو سو جب وہ نکالے جاوینگے تو اللہ تعالیٰ اُنسے فرمائیگا کسلیے تمہارا رونا چلانا بہت سخت تھا وہ کہینگے ہمنے یہ کام اسلیے
کیا ہے کہ تو ہمپر رحمت کرے فرمائیگا پروردگار رحمت میری تمہارے لیے اسوقت ہے کہ اگر تم چلو اور اپنی جانوں کو ڈالدو جہاں کہ تم پہلے سے
آگ سے سو وہ چلینگے پس ایک تو اُنمیں سے اپنی جان کو اسمیں ڈالدیگا سو اللہ تعالیٰ اس آگ کو اسپر ٹھنڈک اور سلامت کردیگا اور دوسرا
کھڑا رہیگا اور وہ اپنی جان کو نہ ڈالیگا پس رب تبارک و تعالیٰ اس سے کہیگا کس چیز نے تجھے اپنی جان کے ڈالنے سے منع کیا جیسا کہ تیرے ساتھی نے
ڈالی تھی وہ کہیگا اے رب بیشک میں امید کرتا ہوں کہ تو مجھے بعد نکالنے کے پھر آگ میں نہ ڈالیگا پس رب تبارک و تعالیٰ اس سے کہیگا تیرے
واسطے تیری امید ہے یعنے تیری امید کا پھل تجھے ملجائیگا پس وہ دونوں اسکی رحمت سے جنت میں اکٹھے داخل ہونگے اسناد اس حدیث کی
ضعیف ہے اسلیے کہ رشدین بن سعد سے ہے اور رشدین بن سعد محدثین کے نزدیک ضعیف ہے وہ روایت کرتا ہے ابن انعم سے اور وہ افریقی ہے اور
افریقی بھی محدثین کے نزدیک ضعیف ہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن ذکوان
نے ان سے ابو رجاء عطاردی سے اُنسے عمران بن حصین سے اُنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے البتہ ایک قوم میری امت میں سے میری
شفاعت سے نکلے گی نام انکا جہنمیین ہوگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور نام ابو رجاء عطاردی کا عمران بن تیم ہے اور کہا گیا ہے ابن ملحان حدیث کی
ہمسے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یحییٰ بن عبید اللہ سے اُنسے اُنکے باپ سے اُنسے ابوہریرہ سے کہ اُنہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

مثل النار نام هاربها ولا مثل الجنة نام طالبها هذا حديث إنما نعرفه من حديث يحيى بن عبيد الله ويحيى بن عبيد الله ضعيف عند أهل الحديث تكلم فيه شعبة **باب** ما جاء أن أكثر أهل النار النساء **حدثنا** أحمد بن منيع نا إسمعيل بن إبراهيم نا أيوب عن أبي رجاء العطاردي قال سمعت ابن عباس يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء واطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها النساء **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن أبي عدي ومحمد بن جعفر وعبد الوهاب قالوا نا عوف عن أبي رجاء العطاردي عن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلعت في النار فرأيت أكثر أهلها النساء واطلعت في الجنة فرأيت أكثر أهلها الفقراء هذا حديث حسن صحيح هكذا يقول عوف عن أبي رجاء عن عمران بن حصين ويقول أيوب عن أبي رجاء عن ابن عباس وكلا الإسنادين ليس فيهما مقال ويحتمل أن يكون أبو رجاء سمع منهما جميعا وقد روى غير عوف أيضا هذا الحديث عن أبي رجاء عن عمران بن حصين **باب حدثنا** محمود بن غيلان نا وهب بن جرير عن شعبة عن أبي إسحق عن النعمان بن بشير أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن أهون أهل النار عذابا رجل في أخمص قدميه جمرتان يغلي منهما دماغه هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن أبي هريرة وعباس بن عبد المطلب وأبي سعيد **باب حدثنا** محمود بن غيلان نا أبو نعيم نا سفيان عن معبد بن خالد قال سمعت حارثة بن وهب الخزاعي يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ألا أخبركم بأهل الجنة كل ضعيف متضعف لو أقسم على الله لأبره ألا أخبركم بأهل النار كل عتل جواظ متكبر

میں سے کوئی چیز مثل آگ کے نہیں دیکھی کہ اس سے بھاگنے والا سو رہا ہو اور نہ مثل جنت کے کہ اسکا طالب سو رہا ہو۔ اس حدیث کو ہم فقط طریق یحییٰ بن عبید اللہ سے ہی پہچانتے ہیں اور یحییٰ بن عبید اللہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے اسکے حق میں شعبہ نے کلام کیا ہے۔

باب اس بیان میں کہ زیادہ دوزخ میں عورتیں ہونگی **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے ابی رجاء عطاردی سے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے جنت میں سو میں نے دیکھا اکثر اہل اسکے فقیر لوگ۔ اور جھانکا میں نے آگ میں سو دیکھا میں نے اکثر اہل اسکی عورتیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی اور محمد بن جعفر اور عبد الوہاب نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے عوف نے ابی رجاء عطاردی سے اُسنے عمران بن حصین سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا میں نے اکثر اہل اُسکی عورتیں اور جھانکا میں نے جنت میں سو دیکھا میں نے اکثر اہل اسکے فقیر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایسا ہی کہتا ہے عوف بواسطہ ابی رجاء کے عمران بن حصین سے اور اسی طرح کہتا ہے ایوب بواسطہ ابی رجاء کے ابن عباس سے۔ اور ان دونوں سندوں میں کلام نہیں ہے اور احتمال ہے کہ دونوں سے اکٹھا سنا ہو۔ اور غیر عوف نے بھی یہ حدیث بواسطہ ابی رجاء کے عمران بن حصین سے روایت کی ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وہب بن جریر نے شعبہ سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے نعمان بن بشیر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخیوں میں کمتر عذاب والا وہ مرد ہوگا کہ جسکے پاؤں کے تلووں میں آگ کے دو انگارے ہونگے جنسے اسکا بھیجا اُبلے گا ہانڈی کیطرح یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عباس بن عبد المطلب اور ابی سعید رضی اللہ عنہم۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے معبد بن خالد سے کہا سنا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہتا تھا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا میں تمکو بہشتی لوگ بتلاؤں وہ بیچارے غریب ہیں جو گویا لوگوں میں حقیر اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اسکی قسم کو سچا کر دیوے۔ کیا میں تمکو بتلاؤں دوزخی لوگ جو سرکش جسیم خوگر گھمنڈ والے ہیں

ف [illegible]

[illegible]

ف [illegible]

[illegible]

لأحد هذا حديث حسن صحيح **أبواب الإيمان** عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله **حدثنا** هناد نا أبو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها منعوا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله وفي الباب عن جابر وأبي سعيد وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري أخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود عن أبي هريرة قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف أبو بكر بعده كفر من كفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لأبي بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فمن قال لا إله إلا الله عصم مني ماله ونفسه إلا بحقه وحسابه على الله فقال أبو بكر والله لأقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة فإن الزكوة حق المال والله لو منعوني عقالا كانوا يؤدونه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعه فقال عمر بن الخطاب فوالله ما هو إلا أن رأيت أن الله قد شرح صدر أبي بكر للقتال فعرفت أنه الحق هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى شعيب بن أبي حمزة عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن أبي هريرة وروى عمران القطان هذا الحديث عن معمر عن الزهري عن أنس بن مالك عن أبي بكر وهو حديث خطأ وقد خولف عمران في روايته عن معمر

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **ابواب ایمان** کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** اس بیان میں کہ لوگوں سے اسوقت تک جنگ کروں کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہ حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو لوگوں سے قتال کا حکم ہوا ہے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں سو جب اُنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا تو اُنہوں نے بچا لیے اپنی جانیں اور مال مجھ سے مگر دین کے حق تلفی کا بدلہ باقی ہے اور اُنکا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے بھی یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُسنے زہری سے کہا خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق آپ کے بعد خلیفہ ہوئے تو کافر ہوا جو کافر ہوا عرب سے پس کہا حضرت عمر بن خطاب نے حضرت ابوبکر سے آپ کس طرح لوگوں سے جنگ کر سکتے ہیں حالانکہ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو لوگوں سے قتال کا حکم ہوا ہے یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں سو جسنے لا الہ الا اللہ کہا تو اُسنے بچا لیا مال اور جان بچا لیا مگر دین کی حق تلفی کا بدلہ باقی ہے اور اسکا حساب اللہ کے ذمے ہے پس کہا ابوبکر صدیق نے قسم ہے اللہ کی البتہ میں جنگ کرونگا اس شخص سے جو درمیان نماز اور زکوۃ کے فرق کرے اسلیئے کہ زکوۃ حق مال کا ہے قسم ہے اللہ کی اگر مجھے منع کرینگے رسی سے بھی کہ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ادا کرتے تھے تو میں اُنسے اُسکے منع کرنے پر لڑائی کرونگا پس کہا حضرت عمر بن خطاب نے سو قسم ہے اللہ کی دیکھا میں نے کہ اللہ تعالی نے حضرت ابوبکر صدیق کا سینہ لڑائی کے واسطے کھول دیا ہے پھر مجھے معلوم ہوا کہ وہی حق ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کی ہے شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے اُسنے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اور روایت کیا ہے عمران قطان نے اس حدیث کو معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے ابی بکر سے اور یہ حدیث خطا ہے اور خلاف کیا گیا ہے عمران اپنی روایت میں معمر سے

ف [illegible]

باب ما جاء امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله ويقيموا الصلوة **حدثنا** سعيد بن يعقوب الطالقاني نا ابن المبارك نا حميد الطويل عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله وان يستقبلوا قبلتنا وياكلوا ذبيحتنا وان يصلوا صلاتنا فاذا فعلوا ذلك حرمت علينا دماؤهم واموالهم الا بحقها لهم ما للمسلمين وعليهم ما على المسلمين وفي الباب عن معاذ بن جبل وابي هريرة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد رواه يحيى بن ايوب عن حميد عن انس نحوه **باب** ما جاء بني الاسلام على خمس **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن سعير بن الخمس التميمي عن حبيب بن ابي ثابت عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بني الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصوم رمضان وحج البيت وفي الباب عن جرير بن عبد الله هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وسعير بن الخمس ثقة عند اهل الحديث **حدثنا** ابو كريب نا وكيع عن حنظلة بن ابي سفيان الجمحي عن عكرمة بن خالد المخزومي عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في وصف جبرئيل للنبي صلى الله عليه وسلم الايمان والاسلام **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث الخزاعي نا وكيع عن كهمس بن الحسن عن عبد الله بن بريدة عن يحيى بن يعمر قال اول من تكلم في القدر معبد الجهني قال خرجت انا وحميد بن عبد الرحمن الحميري حتى اتينا المدينة فقلنا لو لقينا رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فسالناه عما احدث هؤلاء القوم قال فلقيناه يعني عبد الله بن عمر وهو خارج من المسجد قال فاكتنفته انا وصاحبي قال فقلت يا ابا عبد الرحمن ان قوما يقرؤن القرآن

باب اس بیان میں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں اور نماز کو قائم کریں **حدیث** کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے حمید طویل نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے سوا اللہ کے اور یہ کہ محمد اسکا بندہ ہے اور رسول اسکا اور یہ کہ قبلے کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبیحہ کو کھائیں اور یہ کہ ہماری طرح نماز پڑھیں سو جب انہوں نے یہ کر لیا تو ہم پر انکی جانیں اور مال حرام ہو گئے مگر ساتھ حق کسی دین کے۔ واسطے انکے وہ فائدہ ہے جو واسطے تمام مسلمانوں کے ہے اور انکے ذمے وہ حق ہے جو تمام مسلمانوں پر ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے معاذ بن جبل اور ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے۔ اور روایت کیا ہے اسکو یحیی بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس سے مثل اسکے **باب** اس بیان میں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے سعیر بن خمس تمیمی سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنیاد اسلام کی پانچ چیزوں پر ہے شہادت اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کا رسول ہے اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوۃ کے دینے پر اور رمضان کے روزوں پر اور بیت اللہ کے حج پر۔ اور اس باب میں روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بھی بواسطہ ابن عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مروی ہے۔ اور سعیر بن خمس محدثین کے نزدیک ثقہ ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے حنظلہ بن ابی سفیان جمحی سے انہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ جو جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایمان اور اسلام کے وصف بیان کیے ہیں **حدیث** کی ہم سے ابو عمار یعنی حسین بن حریث خزاعی نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہمس بن حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے یحیی بن یعمر سے کہا انہوں نے سب سے پہلے جس نے قدر کے بارے میں کلام کیا ہے وہ معبد جہنی ہے کہا اسنے نکلا میں اور حمید بن عبد الرحمن حمیری یہاں تک کہ ہم مدینہ میں آئے پس ہم نے کہا کہ اگر ہم کسی ایسے مرد سے ملاقات کریں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہو اور ہم اس سے اس بات کی بابت دریافت کریں جو اس قوم نے نئی بات نکالی ہے (تو بہتر ہو) سو ہم عبد اللہ بن عمر سے ملے اس حالت میں کہ وہ مسجد کے باہر تھا۔ کہا اسنے پس میں نے اور میرے ساتھی نے احاطہ کر لیا پھر میں نے کہا اے ابا عبد الرحمن (کنیت عبد اللہ بن عمر کی ہے) یہ قوم قرآن پڑھتی ہے

ويتقفرون العلم ويزعمون ان لا قدر وان الامر انف قال فاذا لقيت اولئك فاخبرهم اني منهم بريء وانهم مني براء والذي
يحلف به عبد الله لو ان احدهم انفق مثل احد ذهبا ما تقبل ذلك منه حتى يؤمن بالقدر خيره وشره قال ثم انشا يحدث
فقال قال عمر بن الخطاب كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه
اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى اتى النبي صلى الله عليه وسلم فالزق ركبته بركبته ثم قال يا محمد ما الايمان قال ان تؤمن بالله وملائكته
وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره وشره قال فما الاسلام قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام
الصلوة وايتاء الزكوة وحج البيت وصوم رمضان قال فما الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فانك ان لم تكن تراه فانه يراك
قال في كل ذلك يقول له صدقت قال فتعجبنا منه يسأله ويصدقه قال فمتى الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل
قال فما امارتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان قال عمر فلقيني النبي
صلى الله عليه وسلم بعد ذلك بثلاث فقال يا عمر هل تدري من السائل ذاك جبريل اتاكم يعلمكم امر دينكم
حدثنا احمد بن محمد نا ابن المبارك نا كهمس بن الحسن بهذا الاسناد نحوه بمعناه **حدثنا** محمد بن المثنى نا معاذ
بن هشام عن كهمس بهذا الاسناد نحوه بمعناه وفي الباب عن طلحة بن عبيد الله وانس بن مالك وابي هريرة هذا
حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه نحو هذا وقد روي هذا الحديث عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور علم سیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں ہے اور امر مستانف ہے یعنی پہلے سے تقدیر میں کچھ نہیں ہے بلکہ بعد کو مقرر کرنے اور کون کے کیے جاتے
ہیں۔ کہا عبد اللہ بن عمر نے سو جب تو اس گروہ سے ملے تو انکو خبر دیدے کہ میں اُنسے بری ہوں اور وہ مجھسے بری ہیں۔ اور جسکے ساتھ عبد اللہ
قسم کھاتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی انمیں سے احد کے برابر سونا خرچ کرے تو اس سے قبول نہو گا یہانتک کہ وہ ایمان لاوے ساتھ تقدیر بھلی اور
بری کے کہا اُسنے پھر عبد اللہ نے حدیث بیان کرنی شروع کی سو کہا عبد اللہ نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس بیٹھے تھے کہ ایک مرد نمودار ہوا نہایت سفید کپڑے کمال سیاہ بال والا۔ کہ اسپر کچھ سفر کا اثر نہ معلوم ہوتا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی اسکو
پہچانتا تھا یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنا زانو حضرت کے زانو سے ملا دیا پھر کہا اُسنے اے محمد ایمان کیا چیز ہے فرمایا آپ نے
ایمان یہ ہے کہ تو مانے اللہ کو اور اُسکے فرشتوں کو اور اسکے رسولوں کو اور دن پچھلے کو یعنی قیامت کو اور تقدیر کو بھلی اسکی کو اور بری اسکی کو
کہا اُسنے اسلام کیا چیز ہے فرمایا آپ نے شہادت اس امر کی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق پرستش کے نہیں اور یہ کہ محمد اسکا بندہ ہے اور رسول
اور قائم کرنا نماز کا اور دینا زکوة کا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا کہا اُسنے احسان کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ یہ ہے کہ
تو اسکی ایسی طرح عبادت کرے جیسے کہ اُسکو دیکھ رہا ہے سو اگر اس طرح کا دیکھنا تجھے نہو سکے تو یوں جان کہ وہی تجھکو دیکھتا ہے کہا راوی نے
وہ شخص ہر بات میں کہتا تھا۔ آپ نے سچ کہا ہے کہا حضرت عمر نے پس ہم اس سے متعجب ہوئے کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی اسکی
تصدیق کرتا ہے یعنی خود ہی دریافت کرتا ہے اور خود جانتا بھی ہے۔ کہا اُسنے سو قیامت کب ہے فرمایا آپ نے جواب دینے والا پوچھنے والے
سے اسکو زیادہ نہیں جانتا۔ کہا اُسنے اسکی علامتیں کیا ہیں فرمایا آپ نے یہ کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے۔ اور یہ کہ دیکھے تو ننگے
پاؤں ننگے بدن محتاج بکریاں چرانے والوں کو کہ بڑا بنیان مارینگے عمارت میں یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہوں بڑی بڑی عمارتیں بناکر
فخر کریں۔ کہا حضرت عمر نے پھر مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بعد تین روز کے ملے اور فرمایا اے عمر تو جانتا ہے کہ وہ سائل کون تھا وہ جبرئیل علیہ السلام
تھے وہ تمکو دین سکھلانے کے واسطے آئے تھے حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے
کہمس بن حسن نے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے حدیث کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن ہشام نے
کہمس سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے بالمعنے۔ اور اس باب میں روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم
یہ حدیث صحیح حسن ہے اور غیر وجہ سے بھی مثل اسکے مروی ہے اور یہ حدیث بواسطہ ابن عمر کے بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

ف مراد اس سے یہ ہے کہ [illegible]
[illegible]

والصحيح هو عن ابن عمر عن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب ما جاء في اضافة الفرائض الى الايمان حدثنا**
قتيبة نا عباد بن عباد المهلبي عن ابي جمرة عن ابن عباس قال قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقالوا انا هذا الحي من ربيعة ولسنا نصل اليك الا في الشهر الحرام فمرنا بشيء نأخذه عنك وندعو اليه من وراءنا فقال
آمركم باربع الايمان بالله ثم فسرها لهم شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وان
تؤدوا خمس ما غنمتم **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ابي جمرة عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله هذا
حديث حسن صحيح وابو جمرة الضبعي اسمه نصر بن عمران وقد روى شعبة عن ابي جمرة ايضا وزاد فيه اتدرون ما الايمان
شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله وذكر الحديث سمعت قتيبة بن سعيد يقول ما رأيت مثل هؤلاء الفقهاء الاشراف
الاربعة مالك بن انس والليث بن سعد وعباد بن عباد المهلبي وعبد الوهاب الثقفي قال قتيبة وكنا نرضى ان نرجع
كل يوم من عند عباد بن عباد بحديثين وعباد بن عباد هو من ولد المهلب ابن ابي صفرة **باب في استكمال الايمان**
والزيادة والنقصان حدثنا احمد بن منيع البغدادي نا اسمعيل بن علية نا خالد الحذاء عن ابي قلابة عن عائشة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اكمل المؤمنين ايمانا احسنهم خلقا والطفهم باهله وفي الباب
عن ابي هريرة وانس بن مالك هذا حديث حسن ولا نعرف لابي قلابة سماعا من عائشة وقد روى ابو قلابة عن عبد الله
بن يزيد رضيع لعائشة عن عائشة غير هذا الحديث وابو قلابة اسمه عبد الله بن زيد الجرمي **حدثنا**

اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمر سے بواسطہ حضرت عمر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب بیان میں اضافت فرائض کی طرف**
ایمان کے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عباد بن عباد مہلبی نے ابی جمرہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا آئے قبیلہ عبد القیس کے
قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یہ جو یہ گروہ ہیں قوم ربیعہ سے ہیں اور ہم آپ تک نہیں پہونچ سکتے مگر حرام
کے مہینوں میں سو ہمکو آپ کوئی چیز بتلائیے کہ ہم اسکو آپ سے سیکھ لیں اور ہمارے پیچھے لوگ ہیں انکو اسکی طرف بلائیں یعنی انکو بات کی
ہدایت کریں پس فرمایا آپ نے میں تمکو چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں ایمان لانا ساتھ اللہ کے پھر آپ نے اسکی تفسیر کرکے انکو تعلیم کیا کہ ایمان
یہ ہے کہ گواہی دو تم اس بات کی کہ اللہ کے سوائے کوئی لائق پرستش کے نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں دوسرا حکم قائم کرنا نماز کا تیسرا
دینا زکوۃ کا چوتھا غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی جمرہ سے اُنہوں نے
ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ اور روایت کی ہے
شعبہ نے بھی ابی جمرہ سے اور اُسنے اسمیں زیادہ کیا ہے کہ کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا چیز ہے شہادت دینی اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی لائق
پرستش کے نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر اُسنے اسیطرح ذکر کیا۔ سنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہ کہتا ہے کوئی شخص مثل ان چار
فقیہوں اشراف کے نہیں دیکھا۔ مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی۔ کہا قتیبہ نے ہم راضی ہوتے تھے
اس بات پر کہ ہر روز عباد بن عباد کے پاس سے دو حدیثیں پڑھ کر واپس ہوں۔ اور عباد بن عباد وہ مہلب بن ابی صفرہ کی اولاد سے ہے **باب**
ایمان کے کامل کرنے میں اور زیادتی اور نقصان میں حدیث کی ہمسے احمد بن منیع بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن علیہ نے کہا
حدیث کی ہمسے خالد حذاء نے ابی قلابہ سے اُسنے عائشہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل تر مؤمنوں سے ایمان میں وہ
شخص ہے جو اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو ساتھ اپنے عیال کے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس بن مالک سے رضی اللہ عنہم
یہ حدیث حسن ہے۔ اور ہم ابی قلابہ کا سماع عائشہ سے نہیں پہچانتے۔ اور روایت کیا ہے ابو قلابہ نے عبد اللہ بن یزید سے جو رضاعی بھائی حضرت
عائشہ کا ہے اُسنے عائشہ سے سوا اس حدیث کو۔ اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جرمی ہے **حدیث** کی ہمسے

ف۱ [illegible]
[illegible]
[illegible]

ابن ابی عمر نا سفیان بن عیینہ قال ذکر ایوب السختیانی ابا قلابۃ فقال کان واللہ من الفقہاء ذوی الالباب **حدثنا**
ابو عبد اللہ ہریم بن مسعر الازدی الترمذی نا عبد العزیز بن محمد عن سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فوعظہم ثم قال یا معشر النساء تصدقن فانکن اکثر اہل النار فقالت امراۃ منہن ولم
ذاک یا رسول اللہ قال لکثرۃ لعنکن یعنی وکفرکن العشیر وما رایت من ناقصات عقل ودین اغلب لذوی الالباب
وذوی الرأی منکن قالت امراۃ منہن وما نقصان عقلہا ودینہا قال شہادۃ امراتین منکن بشہادۃ رجل ونقصان
دینکن الحیضۃ تمکث احداکن الثلاث والاربع لا تصلی وفی الباب عن ابی سعید وابن عمر ہذا حدیث حسن صحیح
حدثنا ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن سہیل بن ابی صالح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون بابا فادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق وارفعہا قول لا الہ
الا اللہ ہذا حدیث حسن صحیح وہکذا روی سہیل بن ابی صالح عن عبد اللہ بن دینار عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ وروی
عمارۃ بن غزیۃ ہذا الحدیث عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان اربعۃ وستون بابا **حدثنا**
بذلک قتیبۃ نا بکر بن مضر عن عمارۃ بن غزیۃ عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب ما جاء ان الحیاء**
من الایمان **حدثنا** ابن ابی عمر واحمد بن منیع المعنی واحد قالا نا سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن سالم عن ابیہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر برجل وہو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان

ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا ذکر کیا پھر کہا قسم ہے اللہ کی وہ
نہایت عقلمند فقیہوں سے تھا **حدیث** کی ہم سے ابو عبد اللہ بیٹے ہریم بن مسعر ازدی ترمذی نے کہا حدیث کی ہم سے
عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لوگوں کو خطبہ پڑھ کر سنایا اور اُنکو نصیحت کی پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اسلیے کہ تم میں سے بہت دوزخ میں جانے والی
ہیں پس ایک عورت نے اُنہیں سے کہا اور یہ کس واسطے ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے بسبب بہت لعنت کرنے تمہاری
کے یعنی بسبب ناشکری کرنے خاوند کے۔ فرمایا آپ نے میں نے کوئی چیز ناقص عقل اور ناقص دین نہیں دیکھی کہ تم سے
زیادہ غالب ہو عقلمندوں اور داناؤں پر کہا ایک عورت نے اُنہیں سے ہماری عقل اور دین کا کیا نقصان ہے فرمایا آپ نے
شہادت دو عورتوں کی تم میں سے ایک مرد کی شہادت کے برابر ہے اور نقصان دین تمہارے کا حیض ہے کہ ہر ایک تم میں سے
تین یا چار دن ٹھہر رہتی ہے نماز نہیں پڑھتی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُنہوں نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے عبد اللہ بن
دینار سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کے ستر اور چند دروازے
ہیں سب کمتر اُنمیں سے یہ ہے کہ راستے سے پلیدی وغیرہ کا دور کرنا اور اعلیٰ تر یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت
کی ہے سہیل بن ابی صالح نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے۔ اور روایت کیا ہے عمارہ بن غزیہ نے
اس حدیث کو ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایمان کے چونسٹھ دروازے
ہیں **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے بکر بن مضر نے عمارہ بن غزیہ سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے
ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے** **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر اور احمد بن منیع
نے معنے دونوں کے واحد ہیں کہا دونوں نے **حدیث** کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس گذرے کہ وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے حیا ایمان سے ہے

لہ یعنی ان بر [illegible] ہیں جیسے علم [illegible] [illegible] سبب اسکے [illegible] اور حیا [illegible]
[illegible] حیا [illegible] ہو گئے [illegible] فرمایا کہ ایمان کے ستر اور چند دروازے ہیں [illegible]

قال احمد بن منيع في حديثه ان النبي صلى الله عليه وسلم سمع رجلا يعظ اخاه هذا حديث حسن صحيح وفي الباب
عن ابي هريرة **باب** ما جاء في حرمة الصلوة حدثنا ابن ابي عمر نا عبد الله بن معاذ الصنعاني عن معمر عن عاصم بن
ابي النجود عن ابي وائل عن معاذ بن جبل قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاصبحت يوما قريبا منه ونحن نسير
فقلت يا رسول الله اخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني عن النار قال لقد سالتني عن عظيم وانه ليسير على من يسره الله
عليه تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلوة وتوتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ثم قال الا ادلك على ابواب
الخير الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار وصلوة الرجل من جوف الليل قال ثم تلى تتجافى
جنوبهم عن المضاجع يدعون ربهم حتى بلغ يعملون ثم قال الا اخبرك براس الامر كله وعموده وذروة سنامه قلت بلى
يا رسول الله قال راس الامر الاسلام وعموده الصلوة وذروة سنامه الجهاد ثم قال الا اخبرك بملاك ذلك كله قلت بلى
يا رسول الله قال فاخذ بلسانه قال كف عليك هذا فقلت يا نبي الله وانا لمؤاخذون بما نتكلم به فقال ثكلتك امك
يا معاذ وهل يكب الناس في النار على وجوههم او على مناخرهم الا حصائد السنتهم هذا حديث حسن صحيح
حدثنا ابن ابي عمر نا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن دراج ابي السمح عن ابي الهيثم عن ابي سعيد قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رايتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالايمان فان الله يقول انما يعمر
مساجد الله من امن بالله واليوم الاخر واقام الصلوة واتى الزكوة الاية هذا حديث حسن غريب

کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو سنا کہ وہ اپنے بھائی کو نصیحت کررہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے **باب** نماز کی تعظیم کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے
کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن معاذ صنعانی نے معمر سے اُنہنے عاصم بن ابی النجود سے اُنہنے ابی وائل سے اُنہنے معاذ بن جبل سے کہا
اُنہنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سفر میں۔ سو ایکدن میں آپ کے قریب ہوا اس حالت میں کہ چل رہے تھے پس میں نے
کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی عمل بتلائیے کہ جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے دور رکھے فرمایا آپ نے تو نے بڑے کام سے سوال کیا
ہے اور بیشک وہ آسان ہے اس شخص پر کہ جس پر اللہ تعالی آسان کرے۔ اللہ کی عبادت کر اور اسکے ساتھ کسی کو شریک مت بنا اور نماز کو قائم کر
اور زکوۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر پھر فرمایا آپ نے ہاں میں تجھے نیکی کے دروازے بتلاتا ہوں روزہ
ڈھال ہے یعنی گناہوں سے بچاتا ہے۔ اور صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسے پانی بجھاتا ہے آگ کو اور آدمی کی نماز پڑھنی درمیان رات کے کہا راوی
نے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی تتجافی جنوبہم عن المضاجع یعنی دور رہتی ہیں کروٹیں انکی خوابگاہوں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو یہانتک
کہ آپ نے یعملون تک پڑھی۔ پھر فرمایا آپ نے ہاں میں بتاتا ہوں تجھکو تمام عملوں کا سردار اور ستون انکا اور بلندی کوہان انکی
میں نے کہا ہاں بتلائیے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے تمام عملوں کا سردار اسلام ہے اور ستون انکا نماز ہے اور بلندی انکی کوہان کی جہاد ہے۔
پھر فرمایا آپ نے ہاں میں تمکو خبر دیتا ہوں ساتھ ایسی چیز کے کہ جس سے سبکا استحکام ہے میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ کہا راوی نے پھر
آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ فرمایا اسکو روک اپنے بند رکھ پھر میں نے کہا اے نبی اللہ کے اور کیا ہمکو مواخذہ ہوگا ساتھ اسکے
کہ ہم کہتے ہیں فرمایا آپ نے چاہئے تجھے ماں تیری اے معاذ لوگوں کو منہ کے بل یا فرمایا آپ نے ناک کے بل آگ میں تو زبانوں کا
ہی کاٹنا ہی ڈالیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث
سے اُنہنے دراج بیٹے ابی السمح سے اُنہنے ابی الہیثم سے اُنہنے ابی سعید سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد
کو کہ مسجد کی خدمت کرتا ہے تو اسکے واسطے ایمان کی شہادت دو اسلیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے آباد کرتا ہے مساجد اللہ کی یعنی بیشک اللہ تعالی کی
مسجدوں کو وہی شخص آباد کرتا ہے جو ایمان لاتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور قائم کرتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوۃ کو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

[illegible] یعنی جو لوگ عموما کلام کرتے رہتے ہیں بیٹھے ہوئے کچھ
[illegible] سبب سے کتنے لوگ دوزخ میں گرینگے۔

باب ما جاء في ترك الصلوة **حدثنا** قتيبة نا جرير وابو معاوية عن الاعمش عن ابي سفيان عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال بين الكفر والايمان ترك الصلوة **حدثنا** هناد نا اسباط بن محمد عن الاعمش بهذا الاسناد نحوه قال بين العبد وبين الشرك او الكفر ترك الصلوة هذا حديث حسن صحيح وابو سفيان اسمه طلحة بن نافع **حدثنا** هناد نا وكيع عن سفيان عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين العبد وبين الكفر ترك الصلوة هذا حديث حسن صحيح وابو الزبير اسمه محمد بن مسلم بن تدرس **حدثنا** ابو عمار الحسين بن حريث ويوسف بن عيسى قالا نا الفضل بن موسى عن حسين بن واقد ح وثنا ابو عمار ومحمود بن غيلان قالا نا علي بن الحسين بن واقد عن ابيه ح وثنا محمد بن علي بن الحسن الشقيقي ومحمود بن غيلان قالا نا علي بن الحسن بن شقيق عن الحسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العهد الذي بيننا وبينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر وفي الباب عن انس وابن عباس هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** قتيبة نا بشر بن المفضل عن الجريري عن عبد الله بن شقيق العقيلي قال كان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم لا يرون شيئا من الاعمال تركه كفر غير الصلوة **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن الهاد عن محمد بن ابراهيم بن الحارث عن عامر بن سعد عن العباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذاق طعم الايمان من رضي بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن ابي عمر نا عبد الوهاب الثقفي عن ايوب

باب نماز کے ترک کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے جریر اور ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرق درمیان کفر اور ایمان کے نماز کا ترک کرنا ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے اسباط بن محمد نے اعمش سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے فرمایا آپ نے درمیان بندے اور شرک کے یا کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو سفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرق درمیان بندے اور کفر کے ترک کرنا نماز کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث اور یوسف بن عیسیٰ نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے ح اور حدیث کی ہم سے ابو عمار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے ح اور حدیث کی ہم سے محمد بن علی بن حسن شقیقی اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے حسین بن واقد سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان انکے ہے وہ نماز ہے سو جو کوئی اسکو ترک کریگا تو وہ کافر ہوا۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے جریری سے انہوں نے عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے کہا انہوں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کسی اعمال کے ترک کرنے کو کفر نہ جانتے تھے سوائے نماز کے **باب حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن الہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے عباس بن عبد المطلب سے یہ کہ سنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے انہوں نے ایمان کا مزہ چکھا جو راضی ہوگیا خدا کی خدائی[1] پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر
یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے

[1] خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی نشانی یہ ہے کہ اسکی قضا اور قدر پر راضی رہے اور تکلیف اور مصیبت میں شکوہ اسکا منہ سے نہ نکالے اور دین اسلام پر راضی ہونے کی یہ علامت ہے کہ اسلام کے احکام پر خوشی سے عمل کرے اور رسومات کفر کے نزدیک نہ جاوے اور حضرت کی پیغمبری پر راضی ہونے کی یہ پہچان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت سے عداوت رکھے اور جسکو یہ بات حاصل نہیں اسکو ایمان کا مزہ نصیب نہیں۔

عن ابی قلابة عن انس بن مالك ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ثلاث من كن فیه وجد بهن طعم الایمان
من كان الله ورسوله احب الیه مما سواهما وان یحب المرء لا یحبه الا لله وان یكره ان یعود فی الكفر بعد اذ انقذه الله
منه كما یكره ان یقذف فی النار هذا حدیث حسن صحیح وقد رواه قتادة عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه
وسلم **باب** لا یزنی الزانی وهو مؤمن **حدثنا** احمد بن منیع نا عبیدة بن حمید عن الاعمش عن ابی صالح عن
ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزنی الزانی وهو مؤمن ولا یسرق السارق وهو مؤمن ولكن التوبة
معروضة وفی الباب عن ابن عباس وعائشة وعبد الله بن ابی اوفی حدیث ابی هریرة حدیث حسن غریب صحیح من
هذا الوجه وقد روی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زنی العبد خرج منه الایمان فكان فوق راسه
كالظلة فاذا خرج من ذلك العمل عاد الیه الایمان وقد روی عن ابی جعفر محمد بن علی انه قال فی هذا خرج من الایمان
الی الاسلام وقد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال فی الزنا والسرقة من اصاب من ذلك شیئا
فاقیم علیه الحد فهو كفارة ذنبه ومن اصاب من ذلك شیئا فستر الله علیه فهو الی الله تعالی ان شاء عذبه یوم القیامة
وان شاء غفر له روی ذلك علی بن ابی طالب وعبادة بن الصامت وخزیمة بن ثابت عن النبی صلی الله علیه وسلم
حدثنا ابو عبیدة بن ابی السفر نا احمد بن عبد الله الهمدانی نا الحجاج بن محمد عن یونس بن ابی اسحق عن ابی اسحق
الهمدانی عن ابی جحیفة عن علی بن ابی طالب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اصاب حدا فعجل عقوبته فی الدنیا

نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین خصلتیں جس میں ہونگی وہ ایمان کی شیرینی کا
مزہ پا دیگا ایک وہ شخص کہ جسکے نزدیک اللہ اور اُسکا رسول تمام عالم سے زیادہ تر محبوب ہو دوسرے یہ کہ محبت کرے مرد سے اور نہ ہو کہ
چاہتا ہو اسکو مگر حق ہی کے واسطے یعنی محبت میں دنیا کا کچھ لگاؤ نہ ہو تیسرے یہ کہ بُرا جانے کفر میں پھر پلٹ جانے کو بعد اسکے کہ خدا نے اسکو
کفر سے نکالا جیسے اسکو بُرا لگتا ہے آگ میں ڈالا جانا یعنی کفر سے ایسا ڈرے جیسے آگ سے ڈرتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا
ہے اسکو قتادہ نے انس بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** زانی ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا **حدیث**
کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ بن حمید نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے زانی ایمان کی حالت میں زنا نہیں کرتا اور نہ چور ایمان کی حالت میں چوری کرتا ہے لیکن توبہ پیش کیجاتی ہے۔ اور اس باب
میں روایت ہے ابن عباس اور عائشہ اور عبد اللہ بن ابی اوفی سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث ابی ہریرہ کی اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور مروی
ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے گویا اسکے سر پر سائبان
کے ہوتا ہے پھر جب وہ بندہ اس عمل سے نکلتا ہے تو ایمان اسکی طرف پھر آتا ہے۔ اور مروی ہے ابی جعفر یعنی محمد بن علی سے کہ کہا اُنہوں نے حالت
میں ایمان سے اسلام کی طرف نکلتا ہے۔ اور غیر اس وجہ سے مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے زنا اور
چوری کے حق میں کہ جو کوئی انہیں سے کسیکو پہونچا اور اسپر حد قائم کی گئی تو وہ حد اسکے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو کوئی انہیں سے کسی کو پہونچا
اور اسپر اللہ تعالیٰ نے پردہ کیا یعنی اسکا گناہ ظاہر نہ کیا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اگر چاہے تو قیامت کے دن اسکو
عذاب دے اور اگر چاہے تو اسکو بخشدے۔ روایت کیا ہے اسکو علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن عبد اللہ ہمدانی نے
کہا حدیث کی ہمسے حجاج بن محمد نے یونس بن ابی اسحاق سے اُنہوں نے ابی اسحاق ہمدانی سے اُنہوں نے ابی جحیفہ سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب
سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی شخص کسی حد کو پہونچا اور دنیا میں اسکے عذاب کی جلدی کی گئی

[illegible]

فاللہ اعدل من ان یثنی علی عبدہ العقوبۃ فی الآخرۃ ومن اصاب حداً فسترہ اللہ علیہ وعفا عنہ فاللہ اکرم من ان یعود فی شیء قد عفا عنہ ھذا حدیث حسن غریب وھذا قول اھل العلم لا نعلم احداً کفر احداً بالزنا او السرقۃ وشرب الخمر

باب ما جاء فی ان المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **حدثنا** قتیبۃ نا اللیث عن ابن عجلان عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم ویروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل ای المسلمین افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **حدثنا** بذلک ابراھیم بن سعید الجوھری نا ابو اسامۃ عن برید بن عبد اللہ بن ابی بردۃ عن جدہ ابی بردۃ عن ابی موسی الاشعری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای المسلمین افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ ھذا حدیث صحیح غریب من حدیث ابی موسی الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی الباب عن جابر وابی موسی وعبد اللہ بن عمرو حدیث ابی ھریرۃ حدیث حسن صحیح

باب ما جاء ان الاسلام بدأ غریباً وسیعود غریباً **حدثنا** ابو کریب نا حفص بن غیاث عن الاعمش عن ابی اسحٰق عن ابی الاحوص عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الاسلام بدأ غریباً وسیعود غریباً کما بدأ فطوبی للغرباء وفی الباب عن سعد وابن عمر وجابر وانس وعبد اللہ بن عمرو ھذا حدیث حسن غریب صحیح من حدیث ابن مسعود انما نعرفہ من حدیث حفص بن غیاث عن الاعمش وابو الاحوص اسمہ عوف بن مالک بن نضلۃ الجشمی تفرد بہ حفص **حدثنا** عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انا اسمٰعیل بن ابی اویس حدثنی کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملحۃ عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

پس اللہ تعالیٰ بہت عادل ہے اس بات سے کہ اپنے بندے پر عذاب آخرت میں دوبارہ روا رکھے۔ اور جو کوئی کسی حد کو پہنچا اور اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ کیا اور اس سے معاف کیا تو اللہ تعالیٰ بہت کریم ہے اس سے کہ عادہ کرے اس چیز میں کہ اس سے وہ معاف کر چکا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا۔ ہم نہیں جانتے کہ کسی نے کسی کو زنا اور چوری اور شراب پینے سے نسبت کفر کی ہو۔ **باب** اس بیان میں کہ مسلمان کامل وہ ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے اُنہوں نے قعقاع سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کامل وہ ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ اور مومن کامل وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے خون اور مال پر امن میں رہیں اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ سے کسی نے سوال کیا کون شخص مسلمانوں سے افضل ہے فرمایا آپ نے وہ شخص کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں یعنے زبان سے گالی گلوچ نہ دے اور ہاتھ سے کسی کو مارے نہیں **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُنہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسیٰ اشعری سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کون شخص مسلمانوں سے افضل ہے فرمایا آپ نے وہ شخص کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے طریق ابی موسیٰ اشعری سے جو راوی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی موسیٰ اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ اسلام شروع ہوا ہے غریب اور ہو جائیگا غریب **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے اعمش سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے ابی الاحوص سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام شروع ہوا ہے غریب اور ہو جائیگا غریب جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہے واسطے غریبوں کے۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابن عمر اور جابر اور انس اور عبد اللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث طریق ابن مسعود سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ہم فقط اسکو طریق حفص بن غیاث سے ہی پہچانتے ہیں جو روایت کرتا ہے اعمش سے اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے متفرد ہوا ہے ساتھ اسکے حفص **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے کہ خبر دی ہم کو اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھ کو کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

۱؎ مطلب یہ کہ اسلام پہلے بہت کم تھا [illegible]

ان الدين ليأرز إلى الحجاز كما تأرز الحية إلى جحرها وليعقلن الدين من الحجاز معقل الأروية من رأس الجبل إن الدين بدأ غريبا
ويرجع غريبا فطوبى للغرباء الذين يصلحون ما أفسد الناس من بعدي من سنتي هذا حديث حسن باب في علامة المنافق
حدثنا أبو حفص عمرو بن علي نا يحيى بن محمد بن قيس عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم آية المنافق ثلاث إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا ائتمن خان هذا حديث حسن غريب من حديث
العلاء وقد روي من غير وجه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وأنس وجابر
حدثنا علي بن حجر نا إسمعيل بن جعفر عن أبي سهيل بن مالك عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وأبو
سهيل هو عم مالك بن أنس واسمه نافع بن مالك بن أبي عامر الخولاني الأصبحي حدثنا محمود بن غيلان نا
عبيد الله بن موسى عن سفيان عن الأعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال أربع من كن فيه كان منافقا وإن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها من
إذا حدث كذب وإذا وعد أخلف وإذا خاصم فجر وإذا عاهد غدر هذا حديث حسن صحيح وإنما معنى هذا عند
أهل العلم نفاق العمل وإنما كان نفاق التكذيب على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم هكذا روي عن الحسن البصري
شيء من هذا حدثنا الحسن بن علي الخلال نا عبد الله بن نمير عن الأعمش عن عبد الله بن مرة بهذا الإسناد نحوه
هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا أبو عامر نا إبراهيم بن طهمان عن علي بن عبد الأعلى عن أبي النعمان
عن أبي وقاص عن زيد بن أرقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا وعد الرجل وينوي أن يفي به فلم يف به

بیشک دین البتہ پناہ پکڑیگا طرف حجاز کے جیسا کہ پناہ پکڑتا ہے سانپ طرف سوراخ اپنے کے اور ضرور پناہ پکڑیگا دین حجاز میں مثل پناہ پکڑنے
بکری کے چوٹی پہاڑ کی سے۔ بیشک دین پہلے ظاہر ہوا مسافر کی طرح پھر آخر کو مسافری ہو جائیگا پس خوشی ہے ان مسافروں کو جو اصلاح
کرتے ہیں اس چیز کی جسکو لوگوں نے میرے بعد میری سنت سے خراب کر دیا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب منافق کی علامت کے
بیان میں** حدیث کی ہمسے ابو حفص یعنی عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن محمد بن قیس نے علاء بن عبدالرحمن سے اُنھوں نے
اپنے باپ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علامت منافق کی تین ہیں جب بات کرے جھوٹ
کہے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھا جاوے تو خیانت کرے۔ اور یہ حدیث طریق علاء سے حسن صحیح ہے اور کئی وجہ
سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود و انس و جابر سے رضی اللہ
عنہم حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے ابی سہیل بن مالک سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے ابی ہریرہ
سے اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور ابو سہیل وہ مالک کا چچا ہے اور نام اسکا نافع بن مالک بن ابی عامر خولانی اصبحی ہے حدیث
کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبیداللہ بن موسی نے سفیان سے اُنھوں نے اعمش سے اُنھوں نے عبداللہ بن مرہ سے اُنھوں نے مسروق
سے اُنھوں نے عبداللہ بن عمرو سے اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چار علامتیں جسمیں ہوں وہ منافق ہوتا ہے اور اگر اسمیں ان میں
سے ایک خصلت پائی جائے تو اسمیں ایک خصلت نفاق کی ہوتی ہے یہاں تک کہ اسکو ترک کرے وہ شخص کہ جب بات کرے جھوٹ کہے
اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب جھگڑے تو گالی دے اور جب عہد کرے فریب کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور معنے اسکے
عالموں کے نزدیک نفاق فی العمل کے ہیں یعنی عمل اسکے منافقوں کے ہیں حقیقی منافق نہیں۔ اور نفاق تکذیب کا تو صرف رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی تھا یعنی وہ نفاق جو ظاہر اسلام کا دعوی ہے اور باطن سے اسکی تکذیب ہے ایسا نفاق فقط آنحضرت کے
زمانہ میں ہی تھا بعد اسکے نہیں۔ ایسا ہی حسن بصری سے کچھ حصہ اسکا مروی ہے حدیث کی ہمسے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہمسے
عبداللہ بن نمیر نے اعمش سے اُنھوں نے عبداللہ بن مرہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمد بن
بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن طہمان نے علی بن عبدالاعلی سے اُنھوں نے ابی النعمان سے اُنھوں نے ابی وقاص سے
اُنھوں نے زید بن ارقم سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی مرد وعدہ کرے اور نیت بھی اسکے پورا کرنے کی ہو پھر اسکو پورا نہ کر سکے

ملاجئ جعليه هذا حديث غريب وليس إسناده بالقوي علي بن عبد الأعلى ثقة وأبو النعمان مجهول وأبو وقاص مجهول
باب ما جاء سباب المسلم فسوق **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزيع نا عبد الحكيم بن منصور نا أبو إسحق عن عبد الملك
بن عمير عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قتال المسلم أخاه كفر وسبابه
فسوق وفي الباب عن سعد وعبد الله بن مغفل حديث ابن مسعود حديث حسن صحيح وقد روي عن عبد الله بن مسعود
من غير وجه **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن زبيد عن أبي وائل عن عبد الله بن مسعود قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر هذا حديث حسن صحيح **باب** فيمن رمى أخاه بكفر
حدثنا أحمد بن منيع نا إسحق بن يوسف الأزرق عن هشام الدستوائي عن يحيى بن أبي كثير عن أبي قلابة عن ثابت بن
الضحاك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس على العبد نذر فيما لا يملك ولاعن المؤمن كقاتله ومن قذف مؤمنا بكفر فهو كقاتله
ومن قتل نفسه بشيء عذبه الله بما قتل به نفسه يوم القيامة وفي الباب عن أبي ذر وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
قتيبة عن مالك بن أنس عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أيما رجل قال لأخيه كافر
فقد باء بها أحدهما هذا حديث حسن صحيح **باب** فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله **حدثنا** قتيبة
نا الليث عن ابن عجلان عن محمد بن يحيى بن حبان عن ابن محيريز عن الصنابحي عن عبادة بن الصامت أنه قال دخلت
عليه وهو في الموت فبكيت فقال مهلا لم تبكي فوالله لئن استشهدت لأشهدن لك ولئن شفعت لأشفعن لك
ولئن استطعت لأنفعنك ثم قال والله ما من حديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم

ہوا پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی قوی نہیں ہے۔ علی بن عبد الاعلیٰ ثقہ ہے۔ اور ابو النعمان مجہول ہے اور ابو وقاص بھی
مجہول ہے **باب** اس بیان میں کہ مسلمان کو گالیاں دینا فسق ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبداللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی ہم سے
عبدالحکیم بن منصور نے، واسحٰق نے عبدالملک بن عمیر سے اُسنے عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ کرنا مسلمان کا اپنے بھائی سے کفر ہے اور گالیاں دینا اسکو فسق ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے
سعد اور عبداللہ بن مغفل سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہ عبداللہ بن مسعود سے غیر وجہ سے بھی مروی ہے **حدیث**
کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُسنے زبید سے اُسنے ابی وائل سے اُسنے عبداللہ بن مسعود سے
کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گالیاں دینا مسلمان کو فسق ہے اور جنگ کرنا اس سے کفر ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب**
اس شخص کے بیان میں جو اپنے بھائی کو کفر کی نسبت کرے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن یوسف
ازرق نے ہشام دستوائی سے اُسنے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُسنے ابی قلابہ سے اُسنے ثابت بن ضحاک سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا آپ نے نہیں ہے آدمی پر نذر اس چیز میں کہ جسکا وہ مالک نہیں۔ اور لعنت کرنیوالا مومن کا مثل اسکے قاتل کے ہے اور جو کوئی کسی مومن
کو کفر کی تہمت لگائے تو وہ مثل اسکے قاتل کے ہے۔ اور جو کوئی اپنی جان کو کسی چیز سے قتل کر دے تو اُسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن عذاب دیگا اُس چیز کے ساتھ کہ جس سے اُسنے اپنی جان کو ہلاک کیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ذر اور ابن عمر سے۔ یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے مالک بن انس سے اُسنے عبداللہ بن دینار سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آپ نے جس شخص نے اپنے بھائی کو کافر کہا پس رجوع کر گیا ساتھ اُسکے ایک ان دونوں میں کا۔ یہ حدیث صحیح ہے **باب** اس شخص کے
بیان میں جو مرے اس حالت میں کہ گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ نہیں کوئی لائق پرستش کے سوا اللہ کے، **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے
کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اُسنے ابن محیریز سے اُسنے صنابحی سے اُسنے عبادہ بن صامت
سے یہ کہ کہا صنابحی نے میں عبادہ بن صامت پر داخل ہوا اس حالت میں کہ وہ موت میں تھا سو میں رویا پس کہا اُسنے ٹھہر تو کیوں روتا ہے
سو قسم ہے اللہ کی کہ مجھ سے شہادت طلب کی گئی تو میں تیرے لیے شہادت دونگا اور اگر میری شفاعت قبول کی گئی تو میں ضرور تیرے
لیے شفاعت کرونگا اور اگر مجھے طاقت ہوئی تو میں ضرور تجھے نفع دونگا پھر کہا اُسنے قسم ہے اللہ کی! ایسی حدیث کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے سنی کہ

فقال انك لا تظلم قال فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة ولا يثقل مع اسم الله
شيء هذا حديث حسن غريب حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن عامر بن يحيى بهذا الاسناد نحوه بمعناه والبطاقة هي القطعة

باب افتراق هذه الامة **حدثنا** الحسين بن حريث ابو عمار نا الفضل بن موسى عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن
ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تفرقت اليهود على احدى وسبعين فرقة او اثنتين وسبعين فرقة والنصارى
مثل ذلك وتفترق امتي على ثلاث وسبعين فرقة وفي الباب عن سعد وعبد الله بن عمرو وعوف بن مالك حديث ابي هريرة
حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود الحفري عن سفيان عن عبد الرحمن بن زياد الافريقي عن
عبد الله بن يزيد عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليأتين على امتي ما اتى على بني اسرائيل حذو النعل
بالنعل حتى ان كان منهم من اتى امه علانية لكان في امتي من يصنع ذلك وان بني اسرائيل تفرقت على ثنتين وسبعين ملة وتفترق
امتي على ثلاث وسبعين ملة كلهم في النار الا ملة واحدة قالوا ومن هي يا رسول الله قال ما انا عليه واصحابي هذا حديث
حسن غريب مفسر لا نعرفه مثل هذا الا من هذا الوجه **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن يحيى بن ابي عمرو
السيباني عن عبد الله بن الديلمي قال سمعت عبد الله بن عمرو يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله تبارك
وتعالى خلق خلقه في ظلمة فالقى عليهم من نوره فمن اصابه من ذلك النور اهتدى ومن اخطأه ضل فلذلك اقول جف القلم على
علم الله هذا حديث حسن **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن ابي اسحق عن عمرو بن ميمون عن معاذ بن جبل قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتدري ما حق الله على العباد قلت الله ورسوله اعلم قال فان حقه عليهم ان يعبدوه

اللہ تعالیٰ فرمائیگا سو تو ظلم نہ کیا جائیگا فرمایا آنحضرتؐ نے پھر وہ ورق ایک پلے میں رکھے جائینگے اور وہ رقعہ ایک پلے میں پھر وہ ورق ہلکے ہو جائینگے
اور وہ رقعہ گراں ہو جائیگا اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ کوئی چیز ثقیل نہیں ہو سکتی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی
ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عامر بن یحییٰ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے اور بطاقہ کے معنے رقعہ کے ہیں

باب اس امت کے افتراق کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے حسین بن حریث ابو عمار نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن موسیٰ نے
محمد بن عمرو سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہوگئے یہود اکہتر فرقوں پر یا
بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی مثل اسکے اور میری امت تہتر فرقوں پر متفرق ہو جائیگی۔ اور اس باب میں روایت ہے سعد اور عبد اللہ بن
عمرو اور عوف بن مالک سے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری
نے سفیان سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی سے انہوں نے عبد اللہ بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرور آئیگا میری امت پر وہ وقت کہ آیا ہے بنی اسرائیل پر جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے یہانتک کہ اگر اُن میں سے
اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہوگا تو ضرور میری امت میں سے بھی ایسا شخص ہوگا جو یہ کام کریگا اور بنی اسرائیل بہتر مذہب پر
متفرق ہوگئے ہیں اور میری امت تہتر مذہب پر متفرق ہوگی سب کے سب آگ میں داخل ہونگے مگر ایک مذہب کہا لوگوں نے
وہ مذہب کون ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب۔ یہ حدیث حسن غریب مفسر ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل
اسکے مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن عیاش نے یحییٰ بن ابی عمرو سیبانی سے اُنہوں نے
عبد اللہ بن دیلمی سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہتا تھا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ تبارک
وتعالیٰ نے خلقت کو اندھیرے میں پیدا کیا پھر ان پر اپنے نور سے کچھ چھڑکا سو جس کسی کو اس نور سے کچھ حصہ پہونچ گیا وہ راہ
پا گیا اور جس کسی کو نہ پہونچا وہ گمراہ رہا پس اسی واسطے میں کہتا ہوں خشک ہو گیا قلم اوپر علم اللہ کے یہ حدیث حسن ہے **حدیث**
کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے عمرو بن میمون سے
اُنہوں نے معاذ بن جبل سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے اللہ کا بندوں پر میں نے کہا
اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتا ہے فرمایا آپ نے حق اللہ کا بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں

ولا يشركوا به شيئا قال فما حقهم على الله اذا فعلوا ذلك قال الله ورسوله اعلم قال ان لا يعذبهم هذا حديث حسن صحيح
وقد روي من غير وجه عن معاذ بن جبل **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة عن حبيب بن ابي ثابت وعبد العزيز
بن رفيع والاعمش كلهم سمعوا زيد بن وهب عن ابي ذر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتاني جبرئيل فبشرني انه من مات
لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال نعم هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابي الدرداء

ابواب العلم

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب اذا اراد الله بعبد خيرا فقهه في الدين **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن
جعفر اخبرني عبد الله بن سعيد بن ابي هند عن ابيه عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يرد الله به خيرا
يفقهه في الدين وفي الباب عن عمر وابي هريرة ومعاوية هذا حديث حسن صحيح

باب فضل طلب العلم

حدثنا محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا الى الجنة هذا حديث حسن **حدثنا** نصر بن علي نا
خالد بن يزيد العتكي عن ابي جعفر الرازي عن الربيع بن انس عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج
في طلب العلم فهو في سبيل الله حتى يرجع هذا حديث حسن غريب ورواه بعضهم فلم يرفعه **حدثنا**
محمد بن حميد الرازي نا محمد بن المعلى نا زياد بن خيثمة عن ابي داود عن عبد الله بن سخبرة عن سخبرة عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال من طلب العلم كان كفارة لما مضى هذا حديث ضعيف الاسناد ابو داود اسمه نفيع الاعمى يضعف في الحديث

اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں فرمایا آپنے پس کیا تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے انکا اللہ پر جب کہ وہ یہ کریں یعنے جب وہ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ شریک نہ کریں اور اسکی عبادت کریں تو تو جانتا ہے کہ کیا حق ہے اللہ تعالیٰ پر کیا ہے کہا اُنہوں نے کہ اللہ اور رسول اُسکا بہتر جانتا ہے
فرمایا آپنے یہ ہے کہ انکو عذاب نہ دے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے معاذ بن جبل سے مروی ہے حدیث کی ہمسے محمود ابن
غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے حبیب بن ابی ثابت اور عبد العزیز بن رفیع اور اعمش سے ان سب
نے سنا ہے زید بن وہب سے اُنہوں نے روایت کی ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے
اور مجھے اس بات کی بشارت دی کہ جو کوئی مریگا اس حالت میں کہ کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے
کہا اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری کرے فرمایا آپنے ہاں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی الدرداء سے رضی اللہ عنہ

ابواب علم کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** اس بیان میں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے
ساتھ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو دین میں سمجھ دیتا ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن جعفر نے کہا خبر دی مجھے
عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ
نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسکو دین میں سمجھ دیتا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

باب طلب علم کی فضیلت کے بیان میں حدیث بیان کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے اعمش سے اُنہوں نے
ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی رستے میں چلا کہ جسمیں وہ علم طلب
کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اسکے واسطے راستہ جنت کا آسان کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہمسے نصر بن علی نے کہا حدیث
کی ہمسے خالد بن یزید عتکی نے ابی جعفر رازی سے اُنہوں نے ربیع بن انس سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جو کوئی نکلا طلب علم کیلئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہے یہانتک کہ پھرے۔ یہ حدیث حسن غریب
ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو بعض نے اور اسکو مرفوع نہیں کیا حدیث کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے
محمد بن معلی نے کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن خیثمہ نے ابی داؤد سے اُنہوں نے عبد اللہ بن سخبرہ سے اُنہوں نے سخبرہ سے اُنہوں نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے علم طلب کیا تو وہ علم اسکے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث
ضعیف الاسناد ہے ابو داؤد کا نام نفیع ہے اور حدیث میں ضعیف ہے

ولا يعرف لعبد الله بن عمرو كبير شيء ولا لابيه **باب ما جاء في كتمان العلم** **حدثنا** احمد بن بديل بن قريش اليامي الكوفي نا عبد الله بن نمير عن عمارة بن زاذان عن علي بن الحكم عن عطاء عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سئل عن علم علمه ثم كتمه الجم يوم القيامة بلجام من نار وفي الباب عن جابر وعبد الله بن عمرو حديث ابي هريرة حديث حسن **باب ما جاء في الاستيصاء بمن يطلب العلم** **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابو داود الحفري عن سفيان عن ابي هارون قال كنا نأتي ابا سعيد فيقول مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الناس لكم تبع وان رجالا يأتونكم من اقطار الارض يتفقهون في الدين فاذا اتوكم فاستوصوا بهم خيرا قال علي بن عبد الله قال يحيى بن سعيد كان شعبة يضعف ابا هارون العبدي قال يحيى ما زال ابن عون يروي عن ابي هارون العبدي حتى مات وابو هارون اسمه عمارة بن جوين **حدثنا** قتيبة نا نوح بن قيس عن ابي هارون العبدي عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يأتيكم رجال من قبل المشرق يتعلمون فاذا جاءوكم فاستوصوا بهم خيرا قال فكان ابو سعيد اذا رآنا قال مرحبا بوصية رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا حديث لا نعرفه الا من حديث ابي هارون العبدي عن ابي سعيد الخدري **باب ما جاء في ذهاب العلم** **حدثنا** هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يترك عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا وفي الباب عن عائشة وزياد بن لبيد هذا حديث حسن صحيح وقد روى

اور عبداللہ بن عمرو کے واسطے کوئی زیادہ حدیث نہیں معلوم ہوئی اور نہ اُنکے باپ کے واسطے۔ **باب** علم کے چھپانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن بدیل بن قریش ایامی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نمیر نے عمارہ بن زاذان سے اُنہوں نے علی بن حکم سے اُنہوں نے عطاء سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ایسا مسئلہ پوچھا گیا کہ وہ اسکو جانتا ہو پھر اُسنے اسکو چھپا دیا یعنی اس سے بیان نہ کیا تو وہ قیامت کے دن آگ کی لگام پہنایا جائیگا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور عبداللہ بن عمرو سے رضی اللہ عنہما حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے **باب** وصیت کرنے کے بیان میں جو علم طلب کرے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد حفری نے سفیان سے اُنہوں نے ابی ہارون سے کہا اُنہوں نے ہم ابو سعید کے پاس آتے تھے تو وہ کہتا مبارک ہو تمکو ساتھ وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت مرد اطراف زمین سے تمہارے پاس دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لیے آئینگے پس جب تمہارے پاس آویں تو اُنکو نیکی کی وصیت کرو کہا علی بن عبداللہ نے کہ کہا یحیی بن سعید نے شعبہ ابا ہارون عبدی کو ضعیف کرتا تھا کہا یحیی نے اور ہمیشہ ابن عون روایت کرتا رہا ابی ہارون عبدی سے مرنے تک۔ اور ابو ہارون کا نام عمارہ بن جوین ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس نے ابی ہارون عبدی سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مشرق کی طرف سے تمہارے پاس لوگ علم پڑھنے کے واسطے آئینگے پس جب تمہارے پاس آویں تو اُنکو نیکی کی وصیت کرو کہا راوی نے پس ابو سعید جب ہمکو دیکھتا تو کہتا مبارک ہو تمکو ساتھ وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق ابی ہارون عبدی سے جو راوی ہے ابی سعید خدری سے **باب** علم کے نابود ہونے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی علم کو اس طرح سے نہیں قبض کریگا کہ لوگوں سے کھینچ لیگا لیکن قبض کریگا علم کو ساتھ قبض کرنے علماء کے یہانتک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہیگا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سردار بنا لینگے پھر وہ مسئلے پوچھے جاوینگے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دینگے پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور زیاد بن لبید سے رضی اللہ عنہما یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا

هذا الحديث الزهري عن عروة عن عبد الله بن عمرو وعن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل هذا حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا عبد الله بن صالح ثنی معوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه جبير بن نفير عن ابي الدرداء قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فشخص ببصره الى السماء ثم قال هذا اوان يختلس العلم من الناس حتى لا يقدروا منه على شيء فقال زياد بن لبيد الانصاري كيف يختلس منا وقد قرانا القرآن فوالله لنقرانه ولنقرئنه نساءنا وابناءنا فقال ثكلتك امك يا زياد ان كنت لاعدك من فقهاء اهل المدينة هذه التوراة والانجيل عند اليهود والنصارى فماذا تغني عنهم قال جبير فلقيت عبادة بن الصامت فقلت الا تسمع ما يقول اخوك ابو الدرداء فاخبرته بالذي قال ابو الدرداء قال صدق ابو الدرداء ان شئت لاحدثنك باول علم يرفع من الناس الخشوع يوشك ان تدخل مسجد الجامع فلا ترى فيه رجلا خاشعا هذا حديث حسن غريب ومعوية بن صالح ثقة عند اهل الحديث ولا نعلم احدا تكلم فيه غير يحيى بن سعيد القطان وقد روي عن معوية بن صالح نحو هذا وروى بعضهم هذا الحديث عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه عن عوف بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب** فيمن طلب بعلمه الدنيا **حدثنا** ابو الاشعث احمد بن المقدام العجلي البصري نا امية بن خالد نا اسحق بن يحيى بن طلحة ثنی ابن كعب بن مالك عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من طلب العلم ليجاري به العلماء او ليماري به السفهاء ويصرف به وجوه الناس اليه ادخله الله النار

هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه واسحق بن يحيى بن طلحة ليس بذاك القوي عندهم

اس حدیث کو زہری نے عروہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اور بواسطہ عروہ کے عائشہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھسے معاویہ بن صالح نے عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے اُنہوں نے اپنے باپ جبیر بن نفیر سے اُنہوں نے ابی الدرداء سے کہا اُنہوں نے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ آپنے آنکھ اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ علم لوگوں سے کھینچ لیا جائیگا یہانتک کہ اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہونگے پس کہا زیاد بن لبید انصاری نے کسطرح علم ہمسے کھینچ لیا جائیگا اور ہمنے قرآن کو پڑھا ہے سو قسم ہے اللہ کی ہم اسکو ضرور پڑھینگے اور ہم اسکو ضرور پڑھائینگے اپنی عورتوں اور بچوں کو۔ فرمایا آپنے پیٹے تجھے ماں تیری اے زیاد میں تجھے اہل مدینہ کے فقہاء سے شمار کرتا تھا۔ یہ توریت اور انجیل یہود اور نصاریٰ کے پاس ہے کیا فائدہ دیتی ہیں انکو۔ کہا جبیر نے پھر میں عبادہ بن صامت سے ملا اور کہا کیا تو نہیں سنتا کہ تیرا بھائی ابو الدرداء کیا کہتا ہے پس میں نے انکو اُسکی خبر دی جو ابوالدرداء نے کہا تھا۔ کہا اُنہوں نے ابوالدرداء نے سچ کہا ہے اگر تو چاہتا ہے تو میں تجھے خبر دیتا ہوں جو سب سے پہلا علم لوگوں سے اُٹھ جائیگا وہ خشوع ہے قریب ہے کہ تو جامع مسجد میں داخل ہوگا تو اسمیں کوئی مرد خشوع اور تضرع کرنے والا نہ پائیگا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور معاویہ بن صالح محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ سوائے یحییٰ بن سعید قطان کے کسی نے اسکے حق میں کلام کیا ہو۔ اور معاویہ بن صالح سے مثل اسکے مروی ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عوف بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **باب** اس شخص کے بیان میں جو اپنے علم کے ساتھ دنیا طلب کرے۔ **حدیث** کی ہمسے ابوالاشعث یعنی احمد بن مقدام عجلی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے امیہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ نے کہا حدیث کی مجھسے ابن کعب بن مالک نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی علم طلب کرے اس واسطے کہ اسکے ساتھ عالموں سے فخر کرے یا اسکے ساتھ جاہلوں سے جھگڑا کرے۔ اور اسکے ساتھ لوگوں کے منہ کو اپنی طرف پھیرے یعنی چاہے کہ لوگ میری تعظیم کریں تو اللہ تعالیٰ اسکو آگ میں داخل کریگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ اور اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ انکے نزدیک یعنے محدثین کے نزدیک قوی نہیں۔

[illegible]

الله به طريقاً إلى الجنة وإن الملائكة لتضع أجنحتها رضًا لطالب العلم وإن العالم ليستغفر له من في السموات ومن في الأرض
حتى الحيتان في الماء وفضل العالم على العابد كفضل القمر على سائر الكواكب إن العلماء ورثة الأنبياء إن الأنبياء لم يورثوا
ديناراً ولا درهماً إنما ورثوا العلم فمن أخذ به أخذ بحظ وافر ولا نعرف هذا الحديث إلا من حديث عاصم
بن رجاء بن حيوة وليس إسناده عندي بمتصل هكذا حدثنا محمود بن خداش بهذا الإسناد وإنما يروى هذا
الحديث عن عاصم بن رجاء بن حيوة عن داود بن جميل عن كثير بن قيس عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم
وهذا أصح من حديث محمود بن خداش **حدثنا** هناد نا أبو الأحوص عن سعيد بن مسروق عن ابن أشوع عن يزيد
بن سلمة الجعفي قال قال يزيد بن سلمة يا رسول الله إني سمعت منك حديثاً كثيراً أخاف أن ينسيني أوله آخره
فحدثني بكلمة تكون جماعاً قال اتق الله فيما تعلم هذا حديث ليس إسناده بمتصل وهو عندي مرسل ولم يدرك عندي
ابن أشوع يزيد بن سلمة وابن أشوع اسمه سعيد بن أشوع **حدثنا** أبو كريب نا خلف بن أيوب عن عوف عن
ابن سيرين عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان لا تجتمعان في منافق حسن سمت
ولا فقه في الدين هذا حديث غريب ولا نعرف هذا الحديث من حديث عوف إلا من حديث هذا الشيخ خلف
بن أيوب العامري ولم أر أحداً يروي عنه غير محمد بن العلاء ولا أدري كيف هو **حدثنا** محمد بن عبد الأعلى نا
سلمة بن رجاء نا الوليد بن جميل نا القاسم أبو عبد الرحمن عن أبي أمامة الباهلي قال ذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم
رجلان أحدهما عابد والآخر عالم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل العالم على العابد كفضلي على أدناكم ثم قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله وملائكته وأهل السموات والأرض حتى النملة في جحرها وحتى الحوت ليصلون

اسکو جنت کے راستہ کی طرف چلاتا ہے اور فرشتے طالب علم کی رضامندی کے واسطے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور البتہ عالم کے واسطے
بخشش مانگتا ہے جو کوئی آسمانوں میں ہے اور زمین میں یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں بھی۔ اور فضیلت عالم کی عابد پر مثل فضیلت چاند کے ہے تمام
ستاروں پر اور عالم وارث انبیاء کے ہیں۔ اور انبیاء نے درہم اور دینار تو ورثہ نہیں چھوڑا فقط انہوں نے تو علم ورثہ چھوڑا ہے سو جس کسی نے
اسکو لیا تو اسنے بہت حصہ لیا۔ اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجاء بن حیوۃ سے اور اسناد اسکی میرے نزدیک متصل نہیں
ہے۔ ایسا ہی محمود بن خداش نے یہ حدیث بیان کی ہے اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن رجاء بن حیوۃ سے اسنے روایت کی داؤد بن جمیل سے
اسنے کثیر بن قیس سے اسنے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور یہ صحیح ہے حدیث محمود بن خداش سے **حدیث** کی ہم سے
ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے سعید بن مسروق سے اسنے ابن اشوع سے اسنے یزید بن سلمہ جعفی سے کہا اسنے کہا یزید بن سلمہ نے
یا رسول اللہ میں نے آپ سے بہت حدیثیں سنی ہیں میں خوف کرتا ہوں کہ پہلیوں کو آخری بھلا دینگی پس آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ بتلائے کہ تمام خیرات
کو جامع ہو فرمایا آپ نے ڈر اللہ سے اس میں کہ تو جانتا ہے۔ اس حدیث کی اسناد متصل نہیں۔ یہ میرے نزدیک مرسل ہے اور میرے
نزدیک ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا۔ اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا
حدیث کی ہم سے خلف بن ایوب نے عوف سے اسنے ابن سیرین سے اسنے ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو ایسی خصلتیں ہیں جو منافق میں جمع نہیں ہوتیں نیک قصد اور سمجھ دین میں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث
کو طریق عوف سے مگر حدیث اس شیخ سے یعنی خلف بن ایوب عامری سے۔ اور میں نہیں جانتا کہ سوائے محمد بن علاء کے اور کوئی
اس سے روایت کرتا ہو۔ اور میں نہیں جانتا کہ اسکا حال کیسا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے
سلمہ بن رجاء نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن جمیل نے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن عبد الرحمن نے ابی امامہ باہلی سے کہا اسنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس دو مردوں کا ذکر ہوا۔ ایک ان دونوں میں عابد تھا اور دوسرا عالم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد
پر مثل میری فضیلت کے ہے اوپر کمتر تمہارے کے یعنی جیسے میری فضیلت ہے کم تر مسلمان پر ویسے اسکی فضیلت ہے عابد پر پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مقرر اللہ اور فرشتے اور اہل آسمانوں کے اور زمین کے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی بھی البتہ درود بھیجتی ہیں

عن ... ابی امامة ... هذا حديث حسن غريب صحيح سمعت ابا عمار الحسين بن حريث الخزاعي يقول سمعت الفضيل بن عياض
يقول عالم عامل معلم يدعى كبيرا في ملكوت السموات **حدثنا** عمر بن حفص الشيباني البصري نا عبد الله بن وهب عن عمرو
بن الحارث عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد الخدري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لن يشبع المؤمن من خير يسمعه
حتى يكون منتهاه الجنة هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن عمر بن الوليد الكندي نا عبد الله بن نمير عن ابراهيم
بن الفضل عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكلمة الحكمة ضالة المؤمن حيث وجدها
فهو احق بها هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابراهيم بن الفضل المخزومي ضعيف في الحديث بسم الله الرحمن الرحيم

ابواب الاستئذان والآداب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في افشاء السلام **حدثنا** هناد نا
ابو معاوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تدخلوا
الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا الا ادلكم على امر اذا انتم فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بينكم وفي الباب عن عبد الله
بن سلام وشريح بن هانئ عن ابيه وعبد الله بن عمرو والبراء وانس وابن عمر هذا حديث حسن صحيح **باب** ما ذكر في
فضل السلام **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن والحسين بن محمد الجريري البلخي قالا نا محمد بن كثير عن جعفر بن سليمان الضبعي
عن عوف عن ابي رجاء عن عمران بن حصين ان رجلا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم

لوگوں کے نیکی سکھلانے والے پر۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ سنا میں نے ابا عمار یعنی حسین بن حریث خزاعی سے کہتا تھا سنا میں نے
فضیل بن عیاض سے کہ کہتا تھا عالم عامل معلم کے واسطے آسمانوں کے فرشتوں میں بہت دعا کی جاتی ہے۔ حدیث کی ہم سے عمر بن حفص شیبانی
بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید خدری سے
اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہیں سیر ہوتا مومن اُس نیکی سے کہ جسکو سُنے یہانتک کہ انتہا اُسکا جنت ہوتا ہے۔
یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن عمر بن ولید کندی نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے ابراہیم بن فضل سے
اُسنے سعید مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت والا مومن کی گم ہوئی چیز ہے یعنی
کلمہ حکمت والا ایسا ہے جیسا کہ کوئی چیز مومن کی گم ہوگئی ہو۔ سو جس جگہ اسکو پاوے وہی اسکے لائق ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی حدیث میں ضعیف ہے۔ **ابواب** اذن طلب کرنے اور آداب
کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ **باب** سلام رائج کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے
ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے قابو میں میری جان ہے بہشت میں نہ جاؤگے جبتک کہ ایمان نہ لاؤگے اور پورے
ایماندار نہ ہوگے جبتک کہ آپس میں محبت نہ پیدا کروگے۔ کیا میں تمکو نہ بتلادوں وہ چیز کہ جب اسکو کرو تو آپس میں دوست بن جاؤ
سلام علیک کرنا آپس میں رائج کرو اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن سلام سے اور شریح بن ہانی سے جو راوی ہیں اپنے باپ
سے اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** سلام کی فضیلت کے
بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن اور حسین بن محمد جریری بلخی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے
جعفر بن سلیمان ضبعی سے اُسنے عوف سے اُسنے ابی رجاء سے اُسنے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا پس کہا اُسنے السلام علیکم پس فرمایا آپنے

ف یعنی بہشت داخل ہونا ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف ہے تو معلوم ہوا کہ بہشت محبت پر موقوف ہے پھر حضرت نے محبت حاصل کرنے کا آسان طریقہ بتلایا یعنی السلام علیکم کرنا
آپس میں سلام ہے سو واسطے محبت ہونی ہے کہ وہ دعا ہے [illegible] اور معمول ہے کہ آدمی اپنے خیرخواہ اور دعا کرنے والے کو اپنا دوست جانتا ہے تو آپ ہی [illegible]
محبت کرتا ہے۔ ہر چند [illegible] تمام عالم کے مسلمانوں سے [illegible] ہر ایک سے [illegible]
[illegible]

عشر ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فقال النبي صلى الله عليه وسلم عشرون ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فقال النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثون هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث عمران بن حصين وفي الباب عن أبي سعيد وعلي وسهل بن حنيف **باب ما جاء في أن الاستئذان ثلاث** حدثنا سفيان بن وكيع نا عبد الأعلى بن عبد الأعلى عن الجريري عن أبي نضرة عن أبي سعيد قال استأذن أبو موسى على عمر فقال السلام عليكم أأدخل فقال عمر واحدة ثم سكت ساعة ثم قال السلام عليكم أأدخل فقال عمر ثنتان ثم سكت ساعة فقال السلام عليكم أأدخل فقال عمر ثلاث ثم رجع فقال عمر للبواب ما صنع قال رجع قال علي به فلما جاءه قال ما هذا الذي صنعت قال السنة قال السنة والله لتأتيني على هذا ببرهان وبينة أو لأفعلن بك قال فأتانا ونحن رفقة من الأنصار فقال يا معشر الأنصار ألستم أعلم الناس بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ألم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم الاستئذان ثلاث فإن أذن لك وإلا فارجع فجعل القوم يمازحونه قال أبو سعيد ثم رفعت رأسي إليه فقلت فما أصابك في هذا من العقوبة فأنا شريكك فأتى عمر فأخبره بذلك فقال عمر ما كنت علمت بهذا وفي الباب عن علي وأم طارق مولاة سعد هذا حديث حسن صحيح والجريري اسمه سعيد بن إياس يكنى أبا مسعود وقد روى هذا غيره أيضا عن أبي نضرة وأبو نضرة العبدي اسمه المنذر بن مالك بن قطعة

اسکے واسطے دس نیکیاں ہیں اور دوسرا آدمی آیا اور کہا اُسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ پس فرمایا آپنے اسکے واسطے بیس نیکیاں ہیں پھر اور آیا پس کہا اُسنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس فرمایا آپنے اسکے واسطے تیس نیکیاں ہیں۔ یہ حدیث اس وجہ سے یعنی طریق عمران بن حصین سے حسن غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے **باب اس بیان میں کہ اذن طلب کرنا تین بار ہے** حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الاعلی بن عبد الاعلی نے جریری سے اُسنے ابی نضرہ سے اُسنے ابی سعید سے کہا اُسنے ابو موسیٰ نے حضرت عمر سے اذن طلب کیا سو کہا السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں پس فرمایا حضرت عمر نے ایک بار پھر وہ ایک گھڑی چپ رہا پھر کہا اُسنے السلام علیکم کیا داخل ہو جاؤں پس کہا حضرت عمر نے دو بار۔ پھر وہ ایک ساعت چپ رہا پھر کہا اُسنے السلام علیکم کیا میں داخل ہو جاؤں پس کہا حضرت عمر نے تین بار۔ پھر وہ لوٹ آیا سو کہا حضرت عمر نے دربان سے اُسنے کیا کیا کہا دربان نے وہ واپس چلے گئے فرمایا حضرت عمر نے اُسکو میرے پاس لاؤ سو جب وہ اُنکے پاس آئے تو فرمایا آپنے یہ تونے کیا کیا۔ کہا اُسنے میں نے سُنت کا کام کیا ہے فرمایا حضرت عمر نے تونے سُنت کا کام کیا ہے قسم ہے اللہ کی اب اس بات پر میرے پاس دلیل اور گواہ لا ورنہ میں تجھے ملامت کرونگا۔ کہا ابو سعید نے سو وہ ہمارے پاس آیا اس حالت میں کہ ہم ایک جماعت انصار کی بیٹھے تھے پس کہا اُسنے اے گروہ انصار کے کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں جانتے یعنے تم سب سے زیادہ حدیث آنحضرت کی جانتے ہو۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اذن طلب کرنا تین بار مسنون ہے سو اگر تیرے لیے اے اذن طلب کرنے والے اذن دیا جاوے تو بہتر ورنہ واپس ہو جا۔ سو قوم نے اُسکو ٹھٹھا کرنا شروع کیا۔ کہا ابو سعید نے پھر میں نے اپنا سر اُسکی طرف اُٹھایا اور کہا تجھے اس باب میں جو تکلیف پہونچی ہے میں تیرا شریک ہوں کہا اُسنے سو وہ حضرت عمر کے پاس آیا اور انکو اسکی خبر دی کہا حضرت عمر نے میں اسکو نہیں جانتا تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ام طارق یعنے سعد کی لونڈی سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے کنیت اسکی ابا مسعود ہے۔ اور اسکو غیر نے بھی ابی نضرہ سے روایت کیا ہے۔ اور ابو نضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

ف۱ یعنے حضرت عمر نے پہلی بار جب اُسنے اذن مانگا تو دل میں کہا کہ ابھی تو پہلی بار ہے پھر دوسری بار کہ یہ دوسری بار ہے تیسری بار کہا یہ تیسری بار ہے غرض دل میں یہ تھی کہ تین بار اذن مانگے وہ ظاہر ہے جب تین بار پورے ہو جائیں گے تو اذن داخل ہونے کا دونگا مگر حضرت ابو موسیٰ صاحب تیسری بار جب جلدی سے جواب نہ آیا تو الٹے ضرور واپس چلے آئے پھر حضرت عمر نے انکے پیچھے آدمی بھیجکر بلایا۔ ف۲ حضرت عمر نے اس حدیث کو اسواسطے قبول نہیں کیا کہ خبر واحد ہے کہ حضرت عمر کو یہ ڈر ہوا کہ ایسے مشہور واقعہ میں جب یہ حال ہے کہ وہ بے سلام نہیں سیا لوگ لوگ آنحضرت پر بہتان باندھنے میں دلیری نہ کرنے پاویں جب ایسے بڑے جلیل القدر صحابی کو اسقدر تکلیف دیجاوے گی تو اور لوگ بھلا اقتدا کی نسبت کچھ نہیں حدیثیں وضعی بیان کرنے سے بچے رہیں گے۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاہم ان یطرقوا النساء لیلا وفی الباب عن انس وابن عمر وابن عباس ہذا حدیث حسن صحیح
وقد روی من غیر وجہ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاہم
ان یطرقوا النساء لیلا قال فطرق رجلان بعد نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد کل واحد منہما مع امرأتہ رجلا

باب ما جاء فی تتریب الکتاب حدثنا محمود بن غیلان نا شبابۃ عن حمزۃ عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیتربہ فانہ انجح للحاجۃ ہذا حدیث منکر لا نعرفہ عن ابی الزبیر الا من ہذا الوجہ وحمزۃ ہو ابن عمرو النصیبی وہو ضعیف فی الحدیث

باب حدثنا قتیبۃ نا عبید اللہ بن الحارث عن عنبسۃ عن محمد بن زاذان عن ام سعد عن زید بن ثابت قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للمآل ہذا حدیث لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وہو اسناد ضعیف ومحمد بن زاذان وعنبسۃ ابن عبد الرحمن یضعفان

باب فی تعلیم السریانیۃ حدثنا علی بن حجر نا عبد الرحمن بن ابی الزناد عن ابیہ عن خارجۃ ابن زید بن ثابت عن ابیہ زید بن ثابت قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم لہ کلمات من کتاب یہود وقال انی واللہ ما آمن یہود علی کتابی قال فما مر بی نصف شہر حتی تعلمتہ لہ قال فلما تعلمتہ کان اذا کتب الی یہود کتبت الیہم واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم ہذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر ہذا الوجہ عن زید بن ثابت رواہ
الاعمش عن ثابت بن عبید عن زید بن ثابت یقول امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم السریانیۃ

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کیا اس بات سے کہ رات کے وقت اپنی عورتوں کے پاس آئیں۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے جابر کے واسطہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان کو اس بات سے کہ عورتوں کے پاس رات کو جائیں۔ کہا راوی نے سو دو مردوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے بعد رات کو چلے آئے سو ہر ایک نے ان میں سے اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد کو پایا۔ غرض راوی کی اس سے یہ ہے کہ حکم حضرت کی نافرمانی کا نتیجہ ملا۔

باب خط کو خاک لگانے کے بیان میں۔ حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے شبابہ نے حمزہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے خط لکھے تو چاہیے کہ اس کو خاک لگا دے اسلئے کہ یہ خاک بہت زیادہ حاجت پوری کرنے والی ہے۔ یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسکو ابی الزبیر سے مگر اسی طریق سے اور حمزہ وہ ابن عمرو نصیبی ہیں اور وہ حدیث میں ضعیف ہیں۔

باب حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن حارث نے عنبسہ سے انہوں نے محمد بن زاذان سے انہوں نے ام سعد سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہا گیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ کے سامنے ایک کاتب بیٹھا تھا پس سنا میں نے آپ کو فرماتے تھے رکھ دے قلم کو اپنے کان پر کہ یہ بہت یاد دلانے والا ہے۔ یہ حدیث نہیں جانتے ہم مگر اسی وجہ سے اور یہ اسناد ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ بن عبد الرحمن دونوں ضعیف ہیں۔

باب سریانی زبان کے سیکھنے کے بیان میں۔ حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اپنے باپ سے انہوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے اپنے باپ زید بن ثابت سے کہا انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے یہود کی کتاب سے چند کلمے سیکھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی میں یہود کو اپنی کتب پر امین نہیں جانتا۔ کہا زید بن ثابت نے سو مجھ پر نصف مہینہ نہیں گذرا تھا کہ میں نے اسکو سیکھ لیا کہا انہوں نے سو جب میں نے اسکو سیکھ لیا تو جب آں حضرت یہود کی طرف خط لکھتے تھے تو میں آپ کی طرف سے لکھتا تھا اور جب وہ آپ کی طرف لکھتے تو میں ہی ان کا خط آپ کو پڑھ کر سناتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور کئی وجہ سے زید بن ثابت سے مروی ہے۔ اور روایت کیا اسکو اعمش نے ثابت بن عبید سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہ کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سریانی زبان سیکھنے کا حکم دیا۔

[illegible]

هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء في كراهية التسليم على من يبول** حدثنا نصر بن علي ومحمد بن بشار قالا نا أبو أحمد الزبيري عن سفيان عن الضحاك بن عثمان عن نافع عن ابن عمر أن رجلا سلم على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يبول فلم يرد عليه النبي صلى الله عليه وسلم السلام حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري نا محمد بن يوسف عن سفيان عن الضحاك بن عثمان بهذا الإسناد نحوه وفي الباب عن علقمة بن الفغواء وجابر والبراء ومهاجر بن قنفذ هذا حديث حسن صحيح **باب ما جاء في كراهية أن يقول عليك السلام مبتدئا** حدثنا سويد نا عبد الله نا خالد الحذاء عن أبي تميمة الهجيمي عن رجل من قومه قال طلبت النبي صلى الله عليه وسلم فلم أقدر عليه فجلست فإذا نفر هو فيهم ولا أعرفه وهو يصلح بينهم فلما فرغ قام معه بعضهم فقالوا يا رسول الله فلما رأيت ذلك قلت عليك السلام يا رسول الله عليك السلام يا رسول الله عليك السلام يا رسول الله قال إن عليك السلام تحية الميت ثلاثا ثم أقبل علي فقال إذا لقي الرجل أخاه المسلم فليقل السلام عليكم ورحمة الله ثم رد علي النبي صلى الله عليه وسلم قال وعليك ورحمة الله وعليك ورحمة الله وعليك ورحمة الله وقد روى هذا الحديث أبو غفار عن أبي تميمة الهجيمي عن أبي جري جابر بن سليم الهجيمي قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث وأبو تميمة اسمه طريف بن مجالد حدثنا بذلك الحسن بن علي نا أبو أسامة عن أبي غفار المثنى بن سعيد الطائي عن أبي تميمة الهجيمي عن جابر بن سليم قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت عليك السلام فقال لا تقل عليك السلام ولكن قل السلام عليكم وذكر قصة طويلة هذا حديث حسن صحيح حدثنا إسحق بن منصور نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا عبد الله بن المثنى نا ثمامة بن عبد الله عن أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا سلم سلم ثلاثا وإذا تكلم بكلمة أعادها ثلاثا

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ مکروہ ہے سلام کرنا اس پر جو پیشاب کرتا ہو حدیث کی ہم سے بندار اور نصر بن علی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ایک مرد نے نبی صلعم پر سلام دیا اس حالت میں کہ آپ پیشاب کر رہے تھے پس آپ نے اُس کے سلام کا جواب نہ دیا حدیث کی ہم سے محمد بن یحیی نیشاپوری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے سفیان سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے اور اس باب میں روایت ہے علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ علیک السلام کہنا مکروہ ہے حدیث کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ نے کہا حدیث کی ہم سے خالد حذاء نے ابی تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک مرد سے کہا انہوں نے میں نے نبی صلعم کو ڈھونڈا سو میں آپ پر قادر نہ ہوا یعنی مجھے نہ ملے پس میں بیٹھ گیا دیکھا تو چند لوگ ہیں جن میں آپ بھی ہیں اور میں آپکو پہچانتا نہ تھا اور آپ ان لوگوں میں صلح کرا رہے تھے پس جب آپ فارغ ہوئے تو آپ کے ساتھ بعض لوگ انہیں میں سے کھڑے ہوئے پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ سو جب میں نے یہ بات دیکھی تو میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ تین بار یعنی جب انہوں نے یا رسول اللہ کہا تو میں آپکو پہچان گیا اور تین بار علیک السلام یا رسول اللہ کہا فرمایا آپ نے علیک السلام تحفہ میت کا ہے پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو چاہیے کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر نبی صلعم نے مجھے جواب دیا فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار فرمایا۔ اور اس حدیث کو روایت کیا ابو غفار نے ابی تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے ابی جری یعنی جابر بن سلیم ہجیمی سے کہا انہوں نے میں نبی صلعم کے پاس آیا پس انہوں نے حدیث کو ذکر کیا۔ اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے حسن بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے ابی غفار یعنی مثنی بن سعید طائی سے انہوں نے ابی تمیمہ ہجیمی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے کہا انہوں نے میں نبی صلعم کے پاس آیا اور میں نے کہا علیک السلام فرمایا آپ نے علیک السلام مت کہو لیکن کہو السلام علیکم اور انہوں نے لمبا قصہ ذکر کیا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے ثمامہ بن عبداللہ نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلعم جب سلام دیتے تو تین بار دیتے اور جب کلام کرتے تو تین بار اعادہ کرتے

ف ۱: [illegible] علیک السلام [illegible] جواب [illegible] علیک السلام کہے [illegible]

ف ۲: سلام دینا [illegible] السلام علیک کہنا [illegible]

هذا حديث حسن غريب صحيح **باب حدثنا** الانصاري نا معن نا مالك عن اسحق بن عبد الله عن ابي مرة
عن ابي واقد الليثي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما هو جالس في المسجد والناس معه اذ اقبل ثلاثة نفر فاقبل اثنان الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم وذهب واحد فلما وقفا على رسول الله صلى الله عليه وسلم سلما فاما احدهما فرأى فرجة
في الحلقة فجلس فيها واما الآخر فجلس خلفهم واما الآخر فادبر ذاهبا فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الا اخبركم عن
النفر الثلاثة اما احدهم فاوى الى الله فآواه الله واما الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه واما الآخر فاعرض فاعرض الله عنه هذا حديث
حسن صحيح وابو واقد الليثي اسمه الحارث بن عوف وابو مرة مولى ام هانئ بنت ابي طالب واسمه يزيد ويقال مولى عقيل بن
ابي طالب **حدثنا** علي بن حجر نا شريك عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال كنا اذا اتينا النبي صلى الله عليه وسلم
جلس احدنا حيث ينتهي هذا حديث حسن غريب وقد رواه زهير بن معاوية عن سماك **باب** ما جاء في الجالس على
الطريق **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود عن شعبة عن ابي اسحق عن البراء ولم يسمعه منه ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم مر بناس من الانصار وهم جلوس في الطريق فقال ان كنتم لا بد فاعلين فردوا السلام واعينوا المظلوم واهدوا
السبيل وفي الباب عن ابي هريرة وابي شريح الخزاعي هذا حديث حسن **باب** ما جاء في المصافحة **حدثنا**
سويد نا عبد الله نا حنظلة بن عبيد الله عن انس بن مالك قال قال رجل يا رسول الله الرجل منا يلقى اخاه او صديقه
اينحني له قال لا قال افيلتزمه ويقبله قال لا قال فيأخذ بيده ويصافحه قال نعم هذا حديث حسن **حدثنا** سويد نا
عبد الله نا همام عن قتادة قال قلت لانس بن مالك هل كانت المصافحة في اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم هذا حديث حسن صحيح

یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث بیان کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ
بن ابی طلحہ سے انہوں نے ابی مرہ سے انہوں نے ابی واقد لیثی سے یہ کہ رسول اللہ صلعم اس وقت میں کہ مسجد میں بیٹھے تھے اور اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے
ناگاہ تین آدمی آئے سو دو رسول اللہ صلعم کی طرف چلے آئے اور ایک چلا گیا پھر جب وہ دونوں آنحضرت کے پاس کھڑے ہوئے تو انہوں نے
سلام کیا پھر ایک نے تو ان دونوں میں سے حلقے میں کشادگی دیکھی تو وہ اس میں بیٹھ گیا اور دوسرا اُن کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا پیٹھ دیکر چلا گیا سو جب
رسول اللہ صلعم (وعظ) سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں تمہیں خبر دار نہ کروں ان تینوں آدمیوں کی خبر دیتا ہوں ایک نے تو ان میں سے اللہ کی طرف
جگہ لی تو اس نے اُسکو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی پس اللہ تعالیٰ نے بھی اُس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ موڑا پس اللہ تعالیٰ
نے بھی اُس سے اعراض کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولی ام ہانی بنت ابی طالب
کا ہے اور نام اُسکا یزید ہے اور کہا گیا ہے مولی عقیل بن ابی طالب کا ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے سماک
بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے جب ہم نبی صلعم کے پاس آتے تھے تو بیٹھتا ہم میں سے جہاں کہیں کہ وہ ہو چکتا۔ یہ حدیث
حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو زہیر بن معاویہ نے سماک سے۔ **باب** اس بیان میں کہ راستے میں بیٹھنے والے پر
کیا حق ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے
اور انہوں نے اُن سے اسکو سنا نہیں یہ کہ رسول اللہ صلعم انصاری لوگوں کے پاس گذرے اس حالت میں کہ وہ راستے میں
بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا اگر تم بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو سلام کا جواب دو اور مظلوم کی مدد کرو اور بھولے ہوئے
کو راستہ بتلاؤ۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی شریح خزاعی سے رضی اللہ عنہما۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب**
مصافحہ کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہم سے حنظلہ بن عبید اللہ نے
انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کوئی مرد ہم میں سے اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے کیا اُس کے واسطے
(تعظیماً) کبڑا ہو جائے فرمایا آپ نے کہ نہیں کہا اُس مرد نے کیا گلے میں مل لے اور بوسہ لے فرمایا آپ نے کہ نہیں کہا اُس نے کہ اُسکا ہاتھ
پکڑ لے اور اُس سے مصافحہ کرے فرمایا آپ نے کہ ہاں یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ نے کہا حدیث
کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے کہا انہوں نے میں نے انس بن مالک سے کہا کیا مصافحہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب میں تھا کہا انہوں نے ہاں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا يحيى بن سليم الطائفي عن سفيان عن منصور عن خيثمة عن رجل عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تمام التحية الاخذ باليد وهذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث يحيى بن سليم عن سفيان و سألت محمد بن اسمعيل عن هذا الحديث فلم يعده محفوظا وقال انما اراد عندي حديث سفيان عن منصور عن خيثمة عمن سمع ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا سمر الا لمصل او مسافر قال محمد وانما يروى عن منصور عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد او غيره قال من تمام التحية الاخذ باليد حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله نا يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم ابي عبد الرحمن عن ابي امامة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تمام عيادة المريض ان يضع احدكم يده على جبهته او قال على يده فيسأله كيف هو وتمام تحيتكم بينكم المصافحة هذا اسناد ليس بالقوي قال محمد عبيد الله بن زحر ثقة وعلي بن يزيد ضعيف والقاسم بن عبد الرحمن يكنى ابا عبد الرحمن وهو ثقة وهو مولى عبد الرحمن بن خالد بن يزيد بن معوية والقاسم شامي حدثنا سفيان بن وكيع واسحق بن منصور قالا نا عبد الله بن نمير عن الاجلح عن ابي اسحق عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان الا غفر لهما قبل ان يتفرقا وهذا حديث حسن غريب من حديث ابي اسحق عن البراء وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن البراء

باب ما جاء في المعانقة والقبلة

حدثنا محمد بن اسمعيل نا ابراهيم بن يحيى بن محمد بن عباد المدني نا ابي يحيى بن محمد عن محمد بن اسحق عن محمد بن مسلم الزهري عن عروة بن الزبير عن عائشة قالت قدم زيد بن حارثة المدينة ورسول الله صلى الله عليه وسلم في بيتي فاتاه فقرع الباب فقام اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم عريانا يجر ثوبه والله ما رأيته عريانا قبله ولا بعده فاعتنقه وقبله

حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سلیم طائفی نے سفیان سے اُسنے منصور سے اُسنے خیثمہ سے اُسنے ایک مرد سے اُسنے ابن مسعود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے تمام تحیت سے پکڑنا ساتھ ہاتھ کے اور یہ حدیث غریب ہی ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر طریق یحیی بن سلیم سے جو راوی ہیں سفیان سے اور میں نے محمد بن اسمعیل سے اس حدیث کی بابت سوال کیا سو اُسنے اسکو محفوظ شمار نہ کیا اور کہا میرے نزدیک حدیث سفیان کی جو مروی ہی منصور سے اُسنے روایت کی خیثمہ سے اُسنے اس شخص سے کہ جسنے ابن مسعود سے سنا ہی اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہیں درست رات کی باتیں کرنی مگر واسطے نمازی کے یا مسافر کے۔ کہا محمد نے بیشک مروی ہی منصور سے اُسنے روایت کی ابی اسحاق سے اُسنے عبد الرحمن بن یزید سے یا کسی اور سے کہا اُسنے تمام تحیت سے پکڑنا ساتھ ہاتھ کے حدیث کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے اُسنے علی بن یزید سے اُسنے قاسم ابی عبد الرحمن سے اُسنے ابی امامہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام عیادت مریض سے یہ ہی کہ عیادت کرنے والا ہاتھ اپنا اسکی پیشانی پر رکھے یا فرمایا آپنے اُسکے ہاتھ پر۔ اور اُس سے اُسکی کیفیت پوچھے اور پورا تحفہ درمیان تمہارے مصافحہ ہی۔ یہ اسناد قوی نہیں۔ کہا محمد نے عبید اللہ بن زحر ثقہ ہی اور علی بن یزید ضعیف ہی اور قاسم وہ عبد الرحمن کا بیٹا ہی اور کنیت اسکی ابا عبد الرحمن ہی اور وہ ثقہ ہی۔ اور وہ مولی عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معویہ کا ہی اور قاسم شامی ہی حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع اور اسحاق بن منصور نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن نمیر نے اجلح سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے براء بن عازب سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں تو [illegible] دونوں کو بخش دیا ہی پہلے اس سے کہ وہ جدا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہی طریق ابی اسحاق سے جو راوی ہی براء سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے براء سے مروی ہی۔ باب معانقہ اور بوسہ کے بیان میں حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابراہیم بن یحیی بن محمد بن عباد مدنی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ یحیی بن محمد نے محمد بن اسحاق سے اُسنے محمد بن مسلم زہری سے اُسنے عروہ بن زبیر سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے زید بن حارثہ مدینہ میں آئے اس حالت میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے سو وہ آپکے پاس آئے اور اُسنے دروازے پر دستک دی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ننگے ہی بدن کھینچتے ہوئے اُنکی طرف کھڑے ہوئے قسم ہی اللہ کی میں نے آپکو پہلے اس سے اور پیچھے اسکے ننگا نہیں دیکھا سو آپنے اُن سے معانقہ کیا اور بوسہ دیا

ل یعنی [illegible]

[illegible]

هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث الزهري إلا من هذا الوجه **باب** ما جاء في قبلة اليد والرجل **حدثنا**
أبو كريب نا عبد الله بن إدريس وأبو أسامة عن شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن صفوان بن عسال قال
قال يهودي لصاحبه اذهب بنا إلى هذا النبي فقال صاحبه لا تقل نبي إنه لو سمعك كان له أربعة أعين فأتيا رسول الله
صلى الله عليه وسلم فسألاه عن تسع آيات بينات فقال لهم لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التي
حرم الله إلا بالحق ولا تمشوا ببريء إلى ذي سلطان ليقتله ولا تسحروا ولا تأكلوا الربوا ولا تقذفوا المحصنة ولا تولوا الفرار يوم الزحف
وعليكم خاصة اليهود أن لا تعتدوا في السبت قال فقبلوا يده ورجله وقالوا نشهد أنك نبي قال فما يمنعكم أن تتبعوني
قالوا إن داود دعا ربه أن لا يزال من ذريته نبي وإنا نخاف إن تبعناك أن تقتلنا اليهود وفي الباب عن يزيد بن الأسود
وابن عمر وكعب بن مالك وهذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في مرحبا **حدثنا** إسحاق بن موسى الأنصاري
نا معن نا مالك عن أبي النضر أن أبا مرة مولى أم هانئ بنت أبي طالب أخبره أنه سمع أم هانئ تقول ذهبت إلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عام الفتح فوجدته يغتسل وفاطمة تستره بثوب قالت فسلمت فقال من هذه قلت أنا أم هانئ
فقال مرحبا بأم هانئ فذكر قصة في الحديث وهذا حديث صحيح **حدثنا** محمد بن حميد وغير واحد قالوا

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق زہری سے مگر اسی وجہ سے۔ **باب** ہاتھ اور پاؤں کے چومنے کے بیان میں
حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن ادریس اور ابو اسامہ نے شعبہ سے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن
سلمہ سے اُنہوں نے صفوان بن عسال سے کہا اُنہوں نے کہا ایک یہودی نے اپنے صاحب سے چلو اس نبی کے پاس سے چل پس اُسنے اپنے
دوست سے کہا نبی نہ کہہ اگر وہ تجھ سے سن لیگا تو اُسکی چار آنکھیں ہو جائیں گے سو وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
اور اُنہوں نے آپ سے نو نشانیوں واضح سے سوال کیا پس فرمایا آپنے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بناؤ اور اسراف کرو اور
زنا نہ کرو اور نہ قتل کرو اس جان کو کہ جسکو اللہ نے حرام کیا ہے مگر ساتھ حق کے یعنی با حکم شرعی کسی کو قتل نہ کرو اور نہ لے جاؤ اس شخص کو جو
بےگناہ ہو طرف حاکم کے کہ اسکو وہ قتل کرے اور نہ جادو کرو۔ اور سود نہ کھاؤ۔ اور پاک عورت کو تہمت مت لگاؤ اور جنگ
کے دن پیٹھ مت پھیرو۔ اور خاص تمہیں یہ حکم ہے کہ شنبہ کے دن زیادتی نہ کرو۔ کہا راوی نے پس اُنہوں نے آپ حضرت کے ہاتھ اور
پاؤں چومے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ نبی ہو۔ فرمایا آپنے پھر کیا چیز تمکو میری تابعداری کرنے سے منع کرتی ہے کہا راوی
نے سو کہا اُنہوں نے داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ نبوت میری امت میں ہمیشہ رہے۔ اور ہم خوف کرتے ہیں
کہ اگر ہم آپکی تابعداری کریں تو ہمکو یہود قتل کریں۔ اور اس باب میں روایت ہے یزید بن اسود اور ابن عمر اور کعب بن مالک سے
اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** مرحبا کہنے کے بیان میں حدیث کی ہم سے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے
معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابی النضر سے یہ کہ ابا مرہ مولی ام ہانی بنت ابی طالب نے اُسکو خبر دی ہے یہ کہ سنا اُسنے
ام ہانی سے کہ کہتی تھیں فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی پس میں نے آپکو غسل کرتے ہوئے پایا اور فاطمہ کپڑے سے
آپکو پردہ کر رہی تھی کہا ام ہانی نے سو میں نے آپکو سلام دیا پس فرمایا آپنے یہ کون ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں فرمایا آپنے مرحبا ساتھ
ام ہانی کے۔ پس اُسنے حدیث میں قصہ ذکر کیا۔ اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن حمید اور کئی ایک نے کہا اُنہوں نے

ف۱ ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ نشانیاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ف۲ [illegible]
[illegible]
آپ حضرت داؤد کی اولاد سے [illegible]

نا موسى بن مسعود عن سفيان عن ابي اسحٰق عن مصعب بن سعد عن عكرمة بن ابي جهل قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يوم جئته مرحبا بالراكب المهاجر وفي الباب عن بريدة وابن عباس وابي جحيفة وهذا حديث ليس اسناده
بصحيح لا نعرفه مثل هذا الا من حديث موسى بن مسعود عن سفيان وموسى بن مسعود ضعيف في الحديث وروى
عبد الرحمٰن بن مهدي عن سفيان عن ابي اسحٰق مرسلا ولم يذكر فيه عن مصعب بن سعد وهذا اصح وسمعت محمد
بن بشار يقول موسى بن مسعود ضعيف في الحديث قال محمد بن بشار وكتبت كثيرا عن موسى بن مسعود ثم تركته **باب**
ما جاء في تشميت العاطس **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن ابي اسحٰق عن الحارث عن علي قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم للمسلم على المسلم ست بالمعروف يسلم عليه اذا لقيه ويجيبه اذا دعاه ويشمته اذا عطس ويعوده
اذا مرض ويتبع جنازته اذا مات ويحب له ما يحب لنفسه وفي الباب عن ابي هريرة وابي ايوب والبراء وابي مسعود
وهذا حديث حسن وقد روي من غير وجه عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد تكلم بعضهم في الحارث الاعور
حدثنا قتيبة بن سعيد نا محمد بن موسى المخزومي المدني عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمؤمن على المؤمن ست خصال يعوده اذا مرض ويشهده اذا مات ويجيبه
اذا دعاه ويسلم عليه اذا لقيه ويشمته اذا عطس وينصح له اذا غاب او شهد هذا حديث صحيح ومحمد بن موسى المخزومي
مدني ثقة روى عنه عبد العزيز بن محمد وابن ابي فديك **باب** ما يقول العاطس اذا عطس **حدثنا**

حدیث کی ہمسے موسیٰ بن مسعود نے سفیان سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے مصعب بن سعد سے اُنہوں نے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دن کہ میں آپ کے پاس آیا مرحبا سوار مہاجر کے۔ اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور ابن عباس اور ابی جحیفہ سے۔ اور
اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے مگر طریق موسیٰ بن مسعود سے جو راوی ہے سفیان سے۔ اور موسیٰ بن مسعود حدیث
میں ضعیف ہے اور روایت کیا ہے عبد الرحمٰن بن مہدی نے سفیان سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے مرسل۔ اور ذکر نہیں کیا اسمیں مصعب بن سعد کا ذکر نہیں
کیا اور یہ بہت صحیح ہے۔ اور سنا میں نے محمد بن بشار سے کہ کہتا موسیٰ بن مسعود حدیث میں ضعیف ہے۔ کہا محمد بن بشار نے اور میں نے بہت
حدیثیں موسیٰ بن مسعود سے لکھیں پھر میں نے اسکو ترک کر دیا۔ **باب** چھینک مارنے والے کے جواب کے بیان میں **حدیث**
کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے حارث سے اُنہوں نے علی سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسلمان کے
مسلمان پر نیکی کے چھ حق ہیں سلام دے اسکو جب اسکو ملے اور قبول کرے دعوت اُسکی جبکہ اسکو دعوت کی طرف بلاوے اور یرحمک اللہ کہے
جب وہ چھینک مارے اور عیادت کرے اُسکی جب وہ بیمار ہو اور اسکے جنازے کے پیچھے لگے جبکہ وہ مرے۔ اور دوست رکھے واسطے اسکے جو کچھ
دوست رکھتا ہے واسطے جان اپنی کے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی ایوب اور براء اور ابی مسعود سے رضی اللہ عنہم۔ اور یہ حدیث
حسن ہے یہ کئی وجہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور بعض لوگوں نے حارث اعور کے حق میں کلام کیا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ
بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ
سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کے مومن پر چھ حق ہیں عیادت کرے اسکی جبکہ وہ بیمار ہو اور اسکے جنازے
پر حاضر ہو جبکہ وہ مرے اور اسکی دعوت قبول کرے جبکہ وہ دعوت کرے اور سلام دے اسکو جبکہ اس سے ملاقات کرے اور یرحمک اللہ
کہے جبکہ وہ چھینکے اور خیر خواہی کرے جبکہ وہ غائب ہو یا حاضر۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ثقہ ہیں روایت کی ہے ان سے
عبد العزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے۔ **باب** چھینک لینے والا کیا کہے جبکہ وہ چھینکے **حدیث** کی ہمسے

ف اس مسئلہ میں اسنادات ہیں صحیح مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ جواب دینا واجب کفایہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مستحب ہے اور صاحب سفر السعادت نے لکھا ہے کہ ظاہر احادیث سے یہ
ہے کہ ہر ایک پر جواب فرض ہے اور کہا ہے کہ یہی مذہب ہے اکثر علما کا۔ اور مذہب شافعیوں کا یہ ہے کہ سنت کفایہ ہے لیکن افضل یہ ہے کہ تمام لوگ جواب دیں اور مالکیوں سے دونوں
روایات ہیں اور دونوں کا اتفاق ہے اس پر کہ جواب کا باعث اسکا حمد ہے یعنی جب حمد چھینک مارنے والے کی سنی جائے اگر وہ حمد نہ کہے تو جواب کا مستحق نہیں ہوتا
بلکہ اگر ہستہ تب بھی مستحق نہیں ہوگا اسی واسطے مستحب ہے کہ پکار کر الحمد کہے اور اگر کہا تو الصواب

حمید بن مسعدۃ نا زیاد بن الربیع نا حضرمی مولی آل الجارود عن نافع ان رجلا عطس الی جنب ابن عمر فقال الحمد لله والسلام علی رسول الله فقال ابن عمر وانا اقول الحمد لله والسلام علی رسول الله ولیس ھکذا علمنا رسول الله صلی الله علیہ وسلم علمنا ان نقول الحمد لله علی کل حال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث زیاد بن الربیع **باب ما جاء کیف یشمت العاطس**

حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن حکیم بن دیلم عن ابی بردۃ بن ابی موسی عن ابی موسی قال کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی الله علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم الله فیقول یھدیکم الله ویصلح بالکم وفی الباب عن علی وابی ایوب وسالم بن عبید وعبد الله بن جعفر وابی ھریرۃ ھذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن منصور عن ھلال بن یساف عن سالم بن عبید انہ کان مع القوم فی سفر فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال علیک وعلی امک فکان الرجل وجد فی نفسہ فقال اما انی لم اقل الا ما قال النبی صلی الله علیہ وسلم عطس رجل عند النبی صلی الله علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی الله علیہ وسلم علیک وعلی امک اذا عطس احدکم فلیقل الحمد لله رب العالمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک الله ولیقل یغفر الله لی ولکم ھذا حدیث اختلفوا فی روایتہ عن منصور وقد ادخلوا بین ھلال بن یساف وبین سالم رجلا **حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داود نا شعبۃ اخبرنی ابن ابی لیلی عن اخیہ عیسی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن ابی ایوب ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم

حمید بن مسعدہ نے ہم سے حدیث کی کہا حدیث کی ہمسے زیاد بن ربیع نے کہا حدیث کی ہمسے حضرمی مولیٰ آل جارود نے نافع سے یہ کہ ایک مرد نے ابن عمر کے پہلو کے پاس چھینک لی پھر کہا اُسنے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ پس کہا ابن عمر نے اور میں کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ پر ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں سکھایا بلکہ سکھلایا ہمکو کہ کہیں الحمد للہ علی کل حال یعنی سب حمد واسطے اللہ کے ہر حال پر۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زیاد بن ربیع سے۔ **باب** چھینک لینے والے کا کیونکر جواب دیا جاوے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے حکیم بن دیلم سے اُسنے ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے اُسنے ابی موسیٰ سے کہ تھے یہودی لوگ نبی صلعم کے پاس چھینک اس امید پر لیتے تھے کہ ہمارے واسطے آپ یرحمکم اللہ کہیں سو آپ یہ کہا کرتے تھے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی اللہ تعالیٰ تمکو ہدایت کرے اور تمہارے دل کی صلاحیت کرے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابی ایوب اور سالم بن عبید اور عبداللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے سالم بن عبید سے یہ کہ وہ ایک قوم کے ساتھ سفر میں تھا پس ایک مرد نے قوم سے چھینک لی اور کہا السلام علیکم پس کہا اُسنے علیک وعلی اُمک یعنی تجھپر سلام ہو اور تیری والدہ پر۔ سو گویا اُس مرد نے اس بات کو اپنے دل میں بُرا سمجھا پس کہا سالم نے خبردار میں نے نہیں کہا مگر وہ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی تھی پس کہا اُسنے السلام علیکم پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے علیک وعلی امک جب کوئی تم میں سے چھینک لے تو چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ وہ شخص جو اسکو جواب دیتا ہے یرحمک اللہ اور چاہیے کہ پھر وہ کہے یغفر اللہ لی ولکم۔ لوگوں نے اس حدیث کی منصور سے روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ اور داخل کیا اُنھوں نے درمیان ہلال بن یساف اور سالم کے ایک اور مرد۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے ابن ابی لیلیٰ نے اپنے بھائی عیسیٰ سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اُسنے ابی ایوب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ کوئی تم میں سے چھینک لے

لہ یعنے جیسا کہ تم کہتے ہو میں بھی ایسا ہی کہتا ہوں [illegible] مسنون [illegible] الحمد للہ علی کل حال کہنا ہی ہے اور آنحضرت پر سلام بھیجنے کی زیادتی جو تو نے کی ہے وہ نہیں چاہیے [illegible] تو اسی قدر رہنا چاہیے جس قدر کہ وارد ہی ہوں [illegible] زیادتی کرنا گویا نقصان کرنا ہے جیسا کہ [illegible] جب [illegible] ختم کرتے ہیں تو [illegible] محمد رسول اللہ بھی اُسکے بعد کہہ دیتے ہیں [illegible] خلاف مسنون اور تعلیم آنحضرت کے ہے [illegible] جیسا کہ کسی نے کہا ہے [illegible]
[illegible] مصطفیٰ [illegible] الیہ المرجع والمآل ۔

فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **حدثنا** محمد بن المثنی نا
محمد بن جعفر نا شعبۃ عن ابن ابی لیلی بھذا الاسناد نحوہ وھکذا روی شعبۃ ھذا الحدیث عن ابن ابی لیلی وقال عن ابی ایوب عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکان ابن ابی لیلی یضطرب فی ھذا الحدیث یقول احیانا عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویقول
احیانا عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **حدثنا** محمد بن بشار ومحمد بن یحیی الثقفی المروزی قالا نا یحیی بن سعید القطان
عن ابن ابی لیلی عن اخیہ عیسی عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ **باب** ما جاء فی
ایجاب التشمیت بحمد العاطس **حدثنا** ابن ابی عمر نا سفیان عن سلیمان التیمی عن انس بن مالک ان رجلین عطسا عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما ولم یشمت الآخر فقال الذی لم یشمتہ یا رسول اللہ شمت ھذا ولم تشمتنی فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ حمد اللہ وانک لم تحمد اللہ ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء کم یشمت العاطس **حدثنا**
سوید نا عبد اللہ نا عکرمۃ بن عمار عن ایاس بن سلمۃ عن ابیہ قال عطس رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا شاھد
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحمک اللہ ثم عطس الثانیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا رجل مزکوم ھذا
حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا عکرمۃ بن عمار عن ایاس بن سلمۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نحوہ الا انہ قال لہ فی الثالثۃ انت مزکوم وھذا اصح من حدیث ابن المبارک وقد روی شعبۃ عن عکرمۃ بن عمار ھذا
الحدیث نحو روایۃ یحیی بن سعید **حدثنا** بذلک احمد بن الحکم البصری نا محمد بن جعفر نا شعبۃ عن عکرمۃ بن عمار نحوہ

تو چاہیے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور چاہیے کہ کہے وہ شخص جو اسکو جواب دیتا ہے یرحمک اللہ یعنی اللہ تجھ پر رحمت کرے اور چاہیے کہ کہے وہ:
یہدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنی خدا تمکو نیک راہ بتلاوے اور تمہارے دل کو سنوارے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث
کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے ابن ابی لیلی سے ساتھ اس سند کے مثل اسکے اور ایسا ہی روایت کیا شعبہ
نے اس حدیث کو ابن ابی لیلی سے اور کہا اُسنے یہ روایت ہے بواسطہ ابی ایوب کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور تھا ابن ابی لیلی
اس حدیث میں مضطرب ہوتا تھا کبھی کہتا تھا یہ روایت ہے بواسطہ ابی ایوب کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی کہتا تھا یہ روایت
ہے بواسطہ علی کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار اور محمد بن یحیی ثقفی مروزی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے
یحیی بن سعید قطان نے ابن ابی لیلی سے اُسنے اپنے بھائی عیسی سے اُسنے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے علی سے اُسنے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **باب** اس بیان میں کہ چھینکنے والے کے حمد کرنے سے جواب دینا ہوتا ہے **حدیث** کی ہمسے
ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے سلیمان تیمی سے اُسنے انس بن مالک سے یہ کہ دو مردوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس
چھینک لی سو اُن دونوں میں سے ایک کا جواب تو آنحضرت نے دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا پس کہا اُس شخص نے کہ جسکو جواب آنحضرت
نے نہ دیا تھا یا رسول اللہ اسکو تو آپنے جواب دیا ہے اور مجھے آپنے جواب نہیں دیا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسنے اللہ تعالے
کی حمد کی تھی اور تو نے اللہ تعالے کی حمد نہ کی تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** چھینک لینے والے کو کتنی بار جواب دیا جاوے **حدیث**
کی ہمسے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ نے کہا خبر دی ہمکو عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے ایک مرد نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چھینک لی اور میں حاضر تھا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ یعنی اللہ تجھ پر
رحمت کرے پھر اُسنے دوسری بار چھینک لی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ مرد مزکوم ہے یعنی اسکو نزلہ ہے۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ
سے اسنے باپ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر فرق یہ ہے کہ کہا تھا تو نے تیسری بار فرمایا کہ تو ہے نزلے والا ہے۔ یہ حدیث
بہت صحیح ہے حدیث ابن مبارک سے اور روایت کیا ہے شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے اس حدیث کو مثل روایت یحیی بن سعید کے **حدیث**
کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن حکم بصری نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے ساتھ اسکے

ف ابی ہریرہ سے بخاری میں صحیح روایت ہے کہ چھینکنے والے کا جواب دینا ... واجب ہے ... اس کتاب میں آگے بھی موجود ہے

حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا إسحاق بن منصور السلولي الكوفي عن عبد السلام بن حرب عن يزيد بن عبد الرحمن بن خالد الدالاني عن عمر بن إسحاق بن أبي طلحة عن أمه عن أبيها قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تشمت العاطس ثلاثا فإن زاد فإن شئت فشمته وإن شئت فلا هذا حديث غريب وإسناده مجهول **باب** ما جاء في خفض الصوت وتخمير الوجه عند العطاس **حدثنا** محمد بن وزير الواسطي نا يحيى بن سعيد عن محمد بن عجلان عن سمي عن أبي صالح عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا عطس غطى وجهه بيده أو بثوبه وغض بها صوته هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب **حدثنا** ابن أبي عمر نا سفيان عن ابن عجلان عن المقبري عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال العطاس من الله والتثاؤب من الشيطان فإذا تثاءب أحدكم فليضع يده على فيه وإذا قال آه آه فإن الشيطان يضحك من جوفه وإن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب فإذا قال الرجل آه آه إذا تثاءب فإن الشيطان يضحك من جوفه هذا حديث حسن **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون أنا ابن أبي ذئب عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله يحب العطاس ويكره التثاؤب فإذا عطس أحدكم فقال الحمد لله فحق على كل من سمعه أن يقول يرحمك الله وأما التثاؤب فإذا تثاءب أحدكم فليرده ما استطاع ولا يقولن هاه هاه فإنما ذلك من الشيطان يضحك منه هذا حديث صحيح وهذا أصح من حديث ابن عجلان وابن أبي ذئب أحفظ لحديث سعيد المقبري وأثبت من ابن عجلان وسمعت أبا بكر العطار البصري يذكر عن علي بن المديني عن يحيى بن سعيد

حدیث کی ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور سلولی کوفی نے عبدالسلام بن حرب سے انہوں نے یزید بن عبد الرحمن ابی خالد دالانی سے اُسنے عمر بن اسحاق بن ابی طلحہ سے اُسنے اپنی والدہ سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھینکنے والے کو تین بار جواب دے پھر اگر وہ زیادہ چھینکے تو پھر اگر تو چاہے تو جواب دے اور اگر تو چاہے تو نہ دے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مجہول ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ چھینک کے وقت منہ ڈھانپنا اور آواز پست کرنا چاہیے **حدیث** کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے محمد بن عجلان سے اُسنے سمی سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینک لیتے تو ہاتھ مبارک سے یا کپڑے سے منہ مبارک ڈھانپ لیتے اور اسکے ساتھ آواز پست کرتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمہائی کو برا جانتا ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن عجلان سے اُسنے مقبری سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اور جمہائی شیطان سے سو جب کوئی تم میں سے جمہائی لے تو چاہیے کہ ہاتھ اپنا اپنے منہ پر رکھے اور جب وہ آہ آہ کہتا ہے تو شیطان اسکے پیٹ سے ہنستا ہے اس لیے کہ وہ پیٹ میں بسبب منہ کھلا رہنے کے داخل ہو جاتا ہے تو پھر وہاں سے ہنستا ہے اور اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو برا جانتا ہے اور جب وہ مرد آہ آہ کہے جمہائی لے تو شیطان اسکے پیٹ سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی مجھے ابن ابی ذئب نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند رکھتا ہے اور جمہائی کو برا مانتا ہے سو جب کوئی تم میں سے چھینک لے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اسکو سنے اسپر واجب ہے کہ اسکے حق میں دعا کرے یعنی یرحمک اللہ کہے اور جمہائی کا یہ حال ہے کہ جب کوئی تم میں سے جمہائی لے تو چاہیے کہ حتی المقدور اسکو روکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اس لیے کہ یہ شیطان سے ہے اس سے ہنستا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور یہ بہت صحیح ہے حدیث ابن عجلان سے۔ اور ابن ابی ذئب زیادہ حافظ ہے واسطے حدیث سعید مقبری کے اور زیادہ پختہ ہے ابن عجلان سے۔ اور سنا میں نے ابابکر عطار بصری سے کہ ذکر کرتا تھا واسطہ علی بن مدینی کے یحییٰ بن سعید سے

ف [illegible]

قال وقال محمد بن عجلان احاديث سعيد المقبري روى بعضها سعيد عن ابي هريرة وروى بعضها سعيد عن رجل عن ابي هريرة فاختلطت علي فجعلتها عن سعيد عن ابي هريرة **باب ما جاء ان العطاس في الصلوة من الشيطان** **حدثنا** علي بن حجر نا شريك عن ابي اليقظان عن عدي بن ثابت عن ابيه عن جده رفعه قال العطاس والنعاس والتثاؤب في الصلوة والحيض والقيء والرعاف من الشيطان هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث شريك عن ابي اليقظان وسألت محمد بن اسمعيل عن عدي بن ثابت عن ابيه عن جده قلت له ما اسم جد عدي قال لا ادري وذكر عن يحيى بن معين قال اسمه دينار **باب ما جاء في كراهية ان يقام الرجل من مجلسه ثم يجلس فيه** **حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقيم احدكم اخاه من مجلسه ثم يجلس فيه هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن علي الخلال نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقيم احدكم اخاه من مجلسه ثم يجلس فيه قال وكان الرجل يقوم لابن عمر فلا يجلس فيه **باب ما جاء اذا قام الرجل من مجلسه ثم رجع اليه فهو احق به** **حدثنا** قتيبة نا خالد بن عبد الله الواسطي عن عمرو بن يحيى عن محمد بن يحيى بن حبان عن عمه واسع بن حبان عن وهب بن حذيفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الرجل احق بمجلسه وان خرج لحاجته ثم عاد فهو احق بمجلسه هذا حديث صحيح غريب وفي الباب عن ابي بكرة وابي سعيد وابي هريرة **باب ما جاء في كراهية الجلوس بين الرجلين بغير اذنهما** **حدثنا** سويد نا عبد الله انا اسامة بن زيد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل للرجل ان يفرق بين اثنين الا باذنهما هذا حديث حسن وقد رواه عامر الاحول عن عمرو بن شعيب ايضا

کہا اسنے کہا محمد بن عجلان نے کہ حدیثیں سعید مقبری کی بعض کو سعید نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے اور بعض کو سعید نے بواسطہ ایک مرد کے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے سو وہ مجھ پر خلط ملط ہو گئیں پھر میں نے سب کو اسی طرح کر دیا ہے کہ یہ روایت ہے بواسطہ سعید کے ابی ہریرہ سے **باب** اس بیان میں کہ چھینک نماز میں شیطان سے ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو شریک نے ابی یقظان سے اسنے عدی سے جو بیٹا ہے ثابت کا اور اسنے اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ فرمایا آپ نے چھینک اور سستی اور جماہی نماز میں اور حیض اور قے اور نکسیر شیطان سے ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر بواسطہ شریک کے ابی یقظان سے اور سوال کیا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے عدی بن ثابت سے جو بواسطہ اپنے باپ کے دادا سے روایت کرتا ہے اسکے دادا کا کیا نام ہے کہا اسنے میں نہیں جانتا۔ اور یحییٰ بن معین سے ذکر کیا گیا ہے کہ کہا اسنے نام اسکا دینار ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ کسی مرد کو اسکی جگہ سے اٹھا کر پھر اسکی جگہ میں بیٹھنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ایوب سے اسنے نافع سے اسنے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے نہ اٹھائے پھر خود اسمیں بیٹھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے زہری سے اسنے سالم سے اسنے ابن عمر سے کہا اسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص تم میں سے اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے نہ اٹھائے پھر خود اسمیں بیٹھے۔ اور کوئی شخص ابن عمر کے واسطے کھڑا ہوتا تو وہ اسمیں نہ بیٹھتے۔ **باب** اس بیان میں کہ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو تو وہ اسکے ساتھ زیادہ حقدار ہے۔ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن عبداللہ واسطی نے عمرو بن یحییٰ سے اسنے محمد بن یحییٰ بن حبان سے اسنے اپنے چچا واسع بن حبان سے اسنے وہب بن حذیفہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد زیادہ حقدار ہے ساتھ مجلس اپنی کے اور اگر وہ اپنی حاجت کے واسطے نکلا پھر وہ لوٹ آیا تو وہی زیادہ حقدار ہے ساتھ مجلس اپنی کے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے۔ **باب** اس بیان میں کہ درمیان دو مردوں کے بغیر انکے اذن کے بیٹھنا مکروہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ نے کہا خبر دی ہم کو اسامہ بن زید نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اسنے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال واسطے کسی آدمی کے کہ درمیان دو کے فرق کرے مگر ساتھ اذن انکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا اسکو عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی۔

او ما ملکت یمینک فقال الرجل یکون مع الرجل قال ان استطعت ان لا یراها احد فافعل قلت والرجل یکون خالیا
قال فالله احق ان یستحیی منه هذا حدیث حسن وجد بهز اسمه معاویة بن حیدة القشیری وقد روی الجریری عن حکیم
بن معاویة وهو والد بهز **باب** ما جاء فی الاتکاء **حدثنا** عباس بن محمد الدوری البغدادی نا اسحق بن منصور نا
اسرائیل عن سماک عن جابر بن سمرة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة علی یساره هذا حدیث
حسن غریب وروی غیر واحد هذا الحدیث عن اسرائیل عن سماک عن جابر بن سمرة قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم
متکئا علی وسادة ولم یذکروا علی یساره **حدثنا** یوسف بن عیسی نا وکیع نا اسرائیل عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرة
قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم متکئا علی وسادة هذا حدیث صحیح **باب حدثنا** هناد نا ابو معاویة عن الاعمش
عن اسمعیل بن رجاء عن اوس بن ضمعج عن ابی مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یؤم الرجل فی سلطانه ولا
یجلس علی تکرمته فی بیته الا باذنه هذا حدیث حسن **باب** ما جاء ان الرجل احق بصدر دابته **حدثنا**
ابو عمار الحسین بن حریث نا علی بن الحسین بن واقد حدثنی ابی نا عبد الله بن بریدة قال سمعت ابی بریدة یقول بینما النبی
صلی الله علیه وسلم یمشی اذ جاءه رجل ومعه حمار فقال یا رسول الله ارکب وتأخر الرجل فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لا انت احق بصدر دابتک الا ان تجعله لی قال قد جعلته لک قال فرکب هذا حدیث حسن غریب **باب**
ما جاء فی رخصة فی اتخاذ الانماط **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدی نا سفیان عن محمد بن المنکدر عن جابر

یا جس کا مالک ہو تیرا داہنا ہاتھ تیرا یعنی لونڈی اس مرد نے کہا جب مرد کسی مرد کے ساتھ ہوتا ہو فرمایا آپ نے اگر تو طاقت رکھتا ہو اس بات کی
کہ اسکو کوئی نہ دیکھے تو یہ کام کر میں نے کہا کبھی مرد تنہا ہوتا ہو فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ بہت لائق ہے اس بات کے کہ اس سے
شرم کیجائے۔ یہ حدیث حسن ہے اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔ اور روایت کی ہے جریری نے حکیم بن معاویہ سے
اور وہ والد بہز کے ہیں۔ **باب** تکیہ لگانے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے اسحق بن
منصور نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
ایک تکیہ پر بائیں کروٹ پر تکیہ لگائے ہوئے دیکھا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو اسرائیل سے
انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائے ہوئے ایک تکیہ پر۔ اور انہوں نے
ذکر نہ کیا وہ لفظ (یعنی یہ جملہ) علیٰ یسارہ کا یعنی بائیں کروٹ پر تکیہ لگانے کے ہم سے **حدیث** کی یوسف بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے
وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو
تکیہ لگائے ہوئے تکیہ پر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے
اسمعیل بن رجاء سے انہوں نے اوس بن ضمعج سے انہوں نے ابی مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرد اسکی جگہ میں امامت
نہ کرے اور نہ بیٹھے اسکی جگہ پر اسکے گھر میں بچھایا جاوے مگر ساتھ اسکے اذن کے یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** اس بیان میں
کہ آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے زیادہ لائق ہے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار بیٹے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے علی
بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھ سے باپ نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے کہا سنا میں ابی بریدہ سے کہ
جس وقت میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیدل چلتے تھے ناگاہ آپکے پاس ایک مرد آیا اور اسکے ساتھ گدھا تھا پس کہا اسنے یا رسول اللہ
سوار ہو جئے اور وہ مرد پیچھے ہٹ گیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں تو زیادہ حقدار ہے اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے مگر یہ کہ
تو مجھ کو اسے یعنی حق آگے بیٹھنے کا دیدے یا وہ ہو کر اسوقت میں کہ تو مجھ کو اجازت دیدے تو میں آگے بیٹھ جاتا ہوں۔ کہا اسنے میں نے اسکو
آپ کے واسطے کر دیا۔ راوی نے کہا تو آپ سوار ہوئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** بچھاونے بنانے کی رخصت کے بیان میں
حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر

۱؎ یعنی [illegible] امامت کرانی نہیں چاہیے اگرچہ وہ [illegible] زیادہ عالم [illegible]

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لكم أنماط قلت وأنى تكون لنا أنماط قال أما إنها ستكون لكم أنماط قال فأنا أقول
لامرأتي أخّري عني أنماطك فتقول ألم يقل رسول الله صلى الله عليه وسلم إنها ستكون لكم أنماط قال فأدعها هذا حديث
صحيح حسن **باب ما جاء في ركوب ثلاثة على دابة حدثنا** عباس بن عبد العظيم العنبري حدثنا النضر بن محمد حدثنا عكرمة
بن عمار عن إياس بن سلمة عن أبيه قال لقد قدت بنبي الله صلى الله عليه وسلم والحسن والحسين على بغلته الشهباء حتى أدخلتهم
حجرة النبي صلى الله عليه وسلم هذا قدامه وهذا خلفه وفي الباب عن ابن عباس وعبد الله بن جعفر هذا حديث حسن
صحيح غريب **باب ما جاء في نظرة الفجاءة حدثنا** أحمد بن منيع حدثنا هشيم أخبرنا يونس بن عبيد عن عمرو بن سعيد عن
أبي زرعة بن عمرو بن جرير عن جرير بن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نظرة الفجاءة فأمرني أن أصرف
بصري هذا حديث حسن صحيح وأبو زرعة اسمه هرم **حدثنا** علي بن حجر أخبرنا شريك عن أبي ربيعة عن ابن بريدة عن أبيه
رفعه قال يا علي لا تتبع النظرة النظرة فإن لك الأولى وليست لك الآخرة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث
شريك **باب ما جاء في احتجاب النساء من الرجال حدثنا** سويد حدثنا عبد الله أخبرنا يونس بن يزيد عن ابن شهاب
عن نبهان مولى أم سلمة أنه حدثه أن أم سلمة حدثته أنها كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وميمونة قالت فبينا
نحن عنده أقبل ابن أم مكتوم فدخل عليه وذلك بعد ما أمرنا بالحجاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجبا
منه فقلت يا رسول الله أليس هو أعمى لا يبصرنا ولا يعرفنا

کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تمہارے پاس بچھاونے ہیں میں نے کہا ہمارے پاس بچھونے کہاں ہیں فرمایا آگاہ رہو جلد ہی تمہارے پاس بھی بچھاونے ہو جاینگے کہا اُسنے سو میں اپنی عورت سے کہتا ہوں کہ اپنا بچھاونا میرے پاس سے دور کر وہ کہتی ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جلد ہی تمہارے پاس بچھاونے ہو جاوینگے کہا اُسنے سو میں نے انکو چھوڑ دیا یہ حدیث صحیح حسن ہے **باب** ایک سواری پر تین آدمیوں کے سوار ہونے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ بن عمار نے ایاس بن سلمہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے کھینچا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حسن اور حسین علیہما السلام کو نہایت قوی خچر پر یہاں تک کہ میں نے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں داخل کیا یہ آگے آگے تھا اور یہ آپ کے پیچھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور عبد اللہ بن جعفر سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** ناگاہ دیکھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن عبید نے عمرو بن سعید سے اُنہوں نے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے اُنہوں نے جریر بن عبد اللہ سے کہا اُنہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ناگاہ دیکھنے کی بابت سوال کیا یعنے آنحضرت سے سوال کیا کہ ناگاہ یعنی بغیر قصد کے اگر کسی غیر عورت پر نظر پڑے تو اُسکا کیا حال ہے پس آپ نے حکم دیا کہ میں اپنی نظر کو پھیر لوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے ابی ربیعہ سے اُنہوں نے ابن بریدہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اسکو مرفوع کیا ہے کہ فرمایا آپ نے اے علی پہلی نظر کے پیچھے دوسری نظر مت لگا اسلیے کہ تیرے لیے پہلی درست ہے اور دوسری تیرے واسطے درست نہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے **باب** اس بیان میں کہ عورتوں کو مردوں سے پردہ کرنا چاہیے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن یزید نے اُنہوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے ام سلمہ کے مولی نبہان سے یہ کہ اُنہوں نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ ام سلمہ نے حدیث کی ہے اسکو یہ کہ وہ اور میمونہ دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہا ام سلمہ نے پس اسوقت میں کہ ہم آنحضرت کے پاس تھیں ابن ام مکتوم آیا آپ پر داخل ہوا اور یہ قصہ اسوقت کے پیچھے کا ہے کہ جب کہ ہمکو پردہ کا حکم ہو چکا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم دونوں اس سے پردہ کرو سو میں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ نابینا نہیں ہمکو دیکھتا نہیں اور نہ ہمکو پہچانتا ہے

ف یعنے اگر بے قصد پہلی نظر کسی عورت پر پڑ جاوے تو اسکے بعد دوسری بار قصداً نظر نہ کرے [illegible]
کیونکہ تیرے اختیار میں نہ تھی اور دوسری بار نظر کرنی قصداً ہے درست نہیں ہے۔

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفعمياوان أنتما ألستما تبصرانه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في النهي عن
الدخول على النساء إلا بإذن أزواجهن **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا شعبة عن الحكم عن ذكوان عن مولى
عمرو بن العاص أن عمرو بن العاص أرسله إلى علي يستأذنه على أسماء ابنة عميس فأذن له حتى إذا فرغ من حاجته سأل المولى
عمرو بن العاص عن ذلك فقال إن النبي صلى الله عليه وسلم نهانا أو نهى أن ندخل على النساء بغير إذن أزواجهن وفي الباب
عن عقبة بن عامر وعبد الله بن عمرو وجابر وهذا حديث حسن صحيح **باب** في تحذير فتنة النساء **حدثنا** محمد بن
عبد الأعلى الصنعاني نا معتمر بن سليمان عن أبيه عن أبي عثمان عن أسامة بن زيد وسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ما تركت بعدي في الناس فتنة أضر على الرجال من النساء هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا
الحديث غير واحد من الثقات عن سليمان التيمي عن أبي عثمان عن أسامة بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا
فيه عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ولا نعلم أحدا قال عن أسامة بن زيد وسعيد بن زيد غير المعتمر وفي الباب عن أبي سعيد
باب ما جاء في كراهية اتخاذ القصة **حدثنا** سويد نا عبد الله نا يونس عن الزهري نا حميد بن عبد الرحمن أنه سمع معاوية
يخطب بالمدينة يقول أين علماؤكم يا أهل المدينة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن هذه القصة ويقول إنما هلكت بنو إسرائيل
حين اتخذ هذه نساؤهم هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن معاوية **باب** ما جاء في الواصلة والمستوصلة والواشمة
والمستوشمة **حدثنا** أحمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن منصور عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم لعن

سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم دونوں اندھی ہو گئی ہو کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** اس بیان میں
عورتوں پر داخل ہونا منع ہے بغیر اجازت انکے خاوندوں کے **حدیث** کی ہمسے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے
کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے حکم سے اُنھوں نے ذکوان سے اُنھوں نے عمرو بن عاص کے مولی سے یہ کہ عمرو بن عاص نے اسکو علی کیطرف اسماء
بنت عمیس پر اذن طلب کرنیکے واسطے بھیجا پھر اُنھوں نے اسکو اذن دیا یہانتک کہ جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہوئے تو انھوں نے عمرو بن عاص
کے مولی سے اسکی بابت پوچھا انھوں نے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہے یا کہا اُسنے آنحضرت نے منع کیا ہے کہ ہم عورتوں پر بغیر اذن انکے خاوندوں کے
داخل ہوں۔ اور اس باب میں روایت ہے عقبہ بن عامر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب**
عورتوں کے فتنے سے ڈرانیکے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے
باپ سے اُنھوں نے ابی عثمان سے اُنھوں نے اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے:
نہیں چھوڑا میں نے پیچھے اپنے لوگوں میں کوئی فتنہ جو زیادہ نقصان پہونچانیوالا ہو مردوں پر عورتوں سے یعنی عورتوں سے زیادہ نقصان پہونچانیوالا
فتنہ میرے پیچھے اور کوئی نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس حدیث کو کئی ایک نے ثقوں میں سے سلیمان تیمی سے روایت کیا ہے اُنھوں نے ابی عثمان
سے اُنھوں نے اسامہ بن زید سے اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اُنھوں نے اسمیں سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا ذکر نہیں کیا۔ اور ہم نہیں
جانتے کہ کسی نے کہا ہو کہ یہ روایت ہے اسامہ بن زید سے اور سعید بن زید سے معتمر کے سوا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے
باب اس بیان میں کہ بالوں کا جوڑا بنانا منع ہے **حدیث** کی ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے
یونس نے زہری سے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن عبد الرحمن نے یہ کہ سنا اُنھوں نے معاویہ سے کہ اُنھوں نے مدینہ میں خطبہ پڑھکر فرمایا کہ
اہل مدینہ کہاں گئے عالم تمہارے میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہے کہ اس چیز سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے بیشک بنی اسرائیل
اسوقت ہلاک ہوئے جبکہ انکی عورتوں نے یہ بنایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے معاویہ سے مروی ہے **باب** جوڑ لگانے والی
اور جوڑ لگوانے والی اور داغ لگانے والی اور لگوانے والی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبیدہ
بن حمید نے منصور سے اُنھوں نے ابراہیم سے اُنھوں نے علقمہ سے اُنھوں نے عبد اللہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی گودنے لگانے والی

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ [illegible]
[illegible]

عن الجريري عن ابي نضرة عن رجل من ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه وطيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه **حدثنا** علي بن حجر انا اسمعيل بن ابراهيم عن الجريري عن ابي نضرة عن الطفاوي عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه وهذا حديث حسن الا ان الطفاوي لا نعرفه الا في هذا الحديث ولا نعرف اسمه وحديث اسمعيل بن ابراهيم اتم واطول وفي الباب عن عمران بن حصين **حدثنا** محمد بن بشار انا ابو بكر الحنفي نا سعيد عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان خير طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه وخير طيب النساء ما ظهر لونه وخفي ريحه ونهى عن ميثرة الارجوان هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء في كراهية رد الطيب **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا عزرة بن ثابت عن ثمامة بن عبد الله قال كان انس لا يرد الطيب وقال انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب وفي الباب عن ابي هريرة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا ابن ابي فديك عن عبد الله بن مسلم عن ابيه عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لا ترد الوسائد والدهن واللبن هذا حديث غريب وعبد الله بن مسلم هو ابن جندب وهو مديني **حدثنا** عثمان بن مهدي نا محمد بن خليفة نا يزيد بن زريع عن حجاج الصواف عن حنان عن ابي عثمان النهدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعطي احدكم الريحان فلا يرده فانه خرج من الجنة هذا حديث غريب حسن ولا نعرف لحنان غير هذا الحديث وابو عثمان النهدي اسمه عبد الرحمن بن مل وقد ادرك زمن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يره ولم يسمع منه **باب** ما جاء في كراهية مباشرة الرجل الرجل والمرأة المرأة

اُس نے جریری سے اُس نے ابی نضرہ سے اُس نے ایک مرد سے اُس نے ابی ہریرہ سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور رنگ اسکا پوشیدہ ہو مثلاً عطر اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو اسکی پوشیدہ ہو جیسے زعفران **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے جریری سے اُس نے ابی نضرہ سے اُس نے طفاوی سے اُس نے ابی ہریرہ سے اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے ۔ اور یہ حدیث حسن ہے مگر ہم طفاوی کو نہیں پہچانتے مگر اسی حدیث میں یعنے اس سے صرف یہی حدیث مروی ہے اور نہ ہم اسکا نام جانتے ہیں اور حدیث اسمعیل بن ابراہیم کی بہت پوری اور لمبی ہے ۔ اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین سے ۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا خبر دی ہمکو ابو بکر حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے سعید نے قتادہ سے اُس نے حسن سے اُس نے عمران بن حصین سے کہا اُس نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور رنگ اُسکا پوشیدہ ہو ۔ اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ ہے جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو اسکی پوشیدہ ہو اور منع کیا آپ نے چادر سرخ سے ۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ خوشبو کا رد کرنا مکروہ ہے ۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے عزرہ بن ثابت نے اُس نے ثمامہ بن عبد اللہ سے کہا اُس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے عبد اللہ بن مسلم سے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے ابن عمر سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں رد نہ کیجاویں ایک تکیہ دوسرے خوشبو تیسرے دودھ یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم وہ جندب کا بیٹا ہے اور وہ مدنی ہے **حدیث** کی ہمسے عثمان بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن خلیفہ نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے حجاج صواف سے اُس نے حنان سے اُس نے ابی عثمان نہدی سے کہا اُس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں ریحان دیا جاوے تو چاہیے کہ اسکو رد نہ کرے اس لئے کہ وہ جنت سے نکلا ہے ۔ یہ حدیث غریب حسن ہے ۔ اور ہم نہیں پہچانتے واسطے حنان کے سوائے اس حدیث کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل ہے اور اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے اور آپ کو اُس نے دیکھا نہیں اور نہ کچھ آپ سے سنا ہے

باب اس بیان میں کہ ننگا بدن لگانا مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے مکروہ ہے

عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن عبد الله بن جرهد الاسلمي عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الفخذ عورة
هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** واصل بن عبد الاعلى الكوفي نا يحيى بن آدم نا اسرائيل
عن ابي يحيى عن مجاهد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الفخذ عورة وفي الباب عن علي ومحمد بن
عبد الله بن جحش وهذا حديث حسن غريب ولعبد الله بن جحش ولابنه محمد صحبة **باب ما جاء في النظافة**
حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر نا خالد بن الياس عن صالح بن ابي حسان قال سمعت سعيد بن المسيب
يقول ان الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم جواد يحب الجود فنظفوا اراه قال افنيتكم
ولا تشبهوا باليهود قال فذكرت ذلك لمهاجر بن مسمار فقال حدثنيه عامر بن سعد عن ابيه عن النبي صلى الله عليه
وسلم مثله الا انه قال نظفوا افنيتكم هذا حديث غريب وخالد بن الياس يضعف ويقال ابن اياس **باب**
ما جاء في الاستتار عند الجماع **حدثنا** احمد بن محمد بن نيزك البغدادي نا الاسود بن عامر نا ابو محياة عن ليث عن
نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والتعري فان معكم من لا يفارقكم الا عند الغائط وحين
يفضي الرجل الى اهله فاستحيوهم واكرموهم هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وابو محياة اسمه يحيى بن
يعلى **باب ما جاء في دخول الحمام** **حدثنا** القاسم بن دينار الكوفي نا مصعب بن المقدام عن الحسن بن صالح
عن ليث بن ابي سليم عن طاؤس عن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل حليلته
الحمام ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل الحمام بغير ازار ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يجلس على مائدة

اُنے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اُنے عبداللہ بن جرہد اسلمی سے اُنے اپنے باپ سے اُنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے ران شرمگاہ ہے یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے واصل بن عبدالاعلی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے
یحیی بن آدم نے کہا حدیث کی ہمسے اسرائیل نے ابی یحیی سے اُنے مجاہد سے اُنے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ران شرمگاہ ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور عبداللہ
بن جحش اور اُنکے بیٹے محمد کی صحبت ہے آنحضرت سے۔ **باب نظافت کے بیان میں** حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن الیاس نے صالح بن ابی حسان سے کہا سنا میں نے سعید بن مسیب سے
کہ کہتا بیشک اللہ تعالی طیب ہے دوست رکھتا ہے طیب کو پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو سخی ہے دوست
رکھتا ہے سخاوت کو پس پاک کرو (راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ سعید نے اسکے آگے یہ کہا ہے) اپنے صحنوں کو اور یہود کے ساتھ
مشابہت مت کرو صالح کہتا ہے پس میں نے یہ حدیث مہاجر بن مسمار کے پاس ذکر کی پس کہا اُسنے مجھے یہ حدیث عامر بن سعد نے
بواسطہ اپنے باپ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے کی ہے مگر اُسنے یہ کہا ہے کہ پاک کرو اپنے صحنوں کو یعنی اُسنے لفظ اراہ کا جسکے معنے
ہے میں گمان کرتا ہوں نہیں ذکر کیا۔ یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف کیا گیا ہے۔ اور اُسکو ابن ایاس بھی کہا جاتا ہے **باب**
جماع کرنے کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں حدیث کی ہمسے احمد بن محمد نیزک بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے اسود بن عامر نے
کہا حدیث کی ہمسے ابو محیاۃ نے لیث سے اُنے نافع سے اُنے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ننگا ہونے سے
اسلیے کہ ساتھ تمہارے ایسے شخص ہیں جو تمسے مفارقت نہیں کرتے مگر وقت پاخانہ کے اور اس وقت میں کہ جب مرد اپنی عیال کے ساتھ
جماع کرتا ہے پس تم اُنسے حیا کرو اور اُنکی عزت کرو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر اسی وجہ سے اور ابو محیاۃ کا نام یحیی بن یعلی ہے **باب**
حمام میں داخل ہونیکے بیان میں حدیث کی ہمسے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے مصعب بن مقدام نے حسن بن صالح سے
اُنے لیث بن ابی سلیم سے اُنے طاؤس سے اُنے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے
کے تو چاہیے کہ نہ داخل کرے اپنی جورو کو حمام میں۔ اور جو کوئی ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے کے تو چاہیے کہ نہ داخل ہو حمام میں
بغیر تہبند کے یعنے لنگی کے اور جو کوئی ایمان لاتا ہو ساتھ اللہ اور دن پچھلے کے تو چاہیے کہ نہ بیٹھے اس [illegible]

يدار عليها الخمر هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث طاؤس عن جابر الا من هذا الوجه قال محمد بن اسمعيل
ليث بن ابي سليم صدوق وربما يهم في الشيء وقال محمد قال احمد بن حنبل ليث لا يفرح بحديثه حدثنا محمد بن بشار
نا عبد الرحمن بن مهدي نا حماد بن سلمة عن عبد الله بن شداد الاعرج عن ابي عذرة وكان قد ادرك النبي صلى الله عليه وسلم
عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى الرجال والنساء عن الحمامات ثم رخص للرجال في الميازر هذا حديث لا نعرفه
الا من حديث حماد بن سلمة واسناده ليس بذاك القائم حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود انا شعبة عن منصور
قال سمعت سالم بن ابي الجعد يحدث عن ابي المليح الهذلي ان نساء من اهل حمص او من اهل الشام دخلن على عائشة
فقالت انتن اللاتي يدخلن نساءكن الحمامات سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من امرأة تضع ثيابها في غير
بيت زوجها الا هتكت الستر بينها وبين ربها هذا حديث حسن **باب** ما جاء ان الملئكة لا تدخل بيتا فيه
صورة ولا كلب **حدثنا** سلمة بن شبيب والحسن بن علي الخلال وعبد بن حميد وغير واحد واللفظ للحسن قالوا
نا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة انه سمع ابن عباس يقول سمعت ابا طلحة يقول
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملئكة بيتا فيه كلب ولا صورة تماثيل هذا حديث حسن صحيح
حدثنا احمد بن منيع نا روح بن عبادة نا مالك بن انس عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة ان رافع بن اسحق اخبره قال دخلت انا
وعبد الله بن ابي طلحة على ابي سعيد الخدري نعوده فقال ابو سعيد اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الملئكة لا تدخل بيتا فيه تماثيل
او صورة شك اسحق لا يدري ايهما قال هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك نا يونس بن ابي اسحق نا مجاهد نا ابو هريرة

کہ جسپر شراب کا دور چلتا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق طاؤس سے جو راوی ہے جابر سے مگر اسی وجہ سے۔ کہا محمد بن اسمٰعیل
بخاری نے لیث بن ابی سلیم سچا آدمی ہے اور اکثر اوقات کسی چیز میں وہم کر جاتا ہے اور کہا محمد یعنی بخاری نے کہ کہا احمد بن حنبل نے لیث
کی حدیث پر خوش نہ ہونا چاہیے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے
حماد بن سلمہ نے عبد اللہ بن شداد اعرج سے اُنہوں نے ابی عذرہ سے اور اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اُنہوں نے روایت کی حضرت
عائشہ صدیقہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مردوں اور عورتوں کو حماموں میں داخل ہونے سے۔ پھر مردوں کو چادروں میں
رخصت دی کہ چادر اوڑھ کر داخل ہو جائیں۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر طریق حماد بن سلمہ سے اور اسناد اسکی درست نہیں ہے
حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے منصور سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے
سالم بن ابی الجعد سے کہ حدیث کرتا تھا ابی الملیح ہذلی سے یہ کہ چند عورتیں اہل حمص سے یا اہل شام سے حضرت عائشہ پر داخل ہوئیں پس
حضرت عائشہ نے کہا تم ایسی ہو کہ تمہاری عورتیں حماموں میں داخل ہوتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ
فرماتے تھے جو عورت اپنے کپڑے اپنے خاوند کے گھر کے سوا اور گھر میں رکھے یعنی اُتارے تو اُسنے پھاڑ ڈالا پردے کو جو اُسکے اور اُسکے رب کے
درمیان تھا۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** اس بیان میں کہ فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں کہ جسمیں تصویر اور کتا ہو **حدیث**
کی ہمسے سلمہ بن شبیب اور حسن بن علی خلال اور عبد بن حمید اور کئی ایکنے اور لفظ حسن کے ہیں کہا اُنہوں نے حدیث کی ہمسے
عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے زہری سے اُنہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے یہ کہ سنا اُنہوں نے ابن عباس سے کہتا سنا میں نے
ابا طلحہ سے کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر میں کہ جسمیں کتا اور تصویر ہو۔ اور یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے اسحاق
بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے یہ کہ رافع بن اسحاق نے خبر دی ہے اُسکو کہا اُسنے میں اور عبد اللہ بن ابی طلحہ ابی سعید خدری کی عیادت کے
واسطے داخل ہوئے پس کہا ابو سعید نے خبر دی ہے ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ فرشتے نہیں داخل ہوتے اس گھر میں کہ جسمیں بت
یا تصویر ہو شک کیا ہے اسحاق نے وہ نہیں جانتے کہ کونسا لفظ ان دونوں میں سے اسکے استاد نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی
ہمسے سوید نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے مجاہد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو ہریرہ نے

ونهانا عن سبع عن خاتم الذهب او حلقة الذهب وآنية الفضة ولبس الحرير والديباج والاستبرق والقسي هذا حديث
حسن صحيح واشعث بن سليم هو اشعث بن ابي الشعثاء وابو الشعثاء اسمه سليم بن اسود **باب ما جاء في لبس البياض**
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن ميمون بن ابي شبيب عن سمرة بن
جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا البياض فانها اطهر واطيب وكفنوا فيها موتاكم هذا حديث حسن
صحيح وفي الباب عن ابن عباس وابن عمر **باب ما جاء في الرخصة في لبس الحمرة للرجال** **حدثنا** هناد نا عبثر بن
القاسم عن الاشعث هو ابن سوار عن ابي اسحق عن جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة اضحيان
فجعلت انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم والى القمر وعليه حلة حمراء فاذا هو عندي احسن من القمر هذا حديث حسن
غريب لا نعرفه الا من حديث اشعث وروى شعبة والثوري عن ابي اسحق عن البراء بن عازب قال رأيت على رسول الله
صلى الله عليه وسلم حلة حمراء **حدثنا** بذلك محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن ابي اسحق ح وثنا محمد بن بشار نا محمد بن
جعفر نا شعبة عن ابي اسحق بهذا وفي الحديث كلام اكثر من هذا سألت محمدا قلت له حديث ابي اسحق عن البراء اصح
او حديث جابر بن سمرة فرأى كلا الحديثين صحيحا وفي الباب عن البراء وابي جحيفة **باب ما جاء في الثوب الاخضر**
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا عبيد الله بن اياد بن لقيط عن ابيه عن ابي رمثة قال رأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم وعليه بردان اخضران هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عبيد الله بن اياد وابو رمثة التيمي
اسمه حبيب بن حيان ويقال اسمه رفاعة بن يثربي **باب في الثوب الاسود** **حدثنا** احمد بن منيع نا يحيى بن زكريا بن ابي
زائدة اخبرني ابي عن مصعب بن شيبة عن صفية ابنة شيبة عن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وسلم ذات غداة وعليه مرط من شعر اسود

اور سات چیزوں سے منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی سے یا سونے کے چھلے سے شک راوی کا اور چاندی کے برتن سے اور ریشم اور دیبا اور استبرق اور
قسی کے پہننے سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اشعث بن سلیم وہ اشعث بن ابی الشعثاء ہیں اور ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے **باب** سفید کپڑے
کے پہننے کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے حبیب
بن ابی ثابت سے انہوں نے میمون بن ابی شبیب سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنو سفید جو
لے کہ وہ اطہر اور اطیب ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن پہناؤ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابن عمر سے
باب اس بیان میں کہ سرخ کپڑے کا پہننا مردوں کے واسطے رخصت ہے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے عبثر بن قاسم نے اشعث
سے اور وہ سوار کا بیٹا ہے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا سو میں نے
آنحضرت اور چاند کی طرف دیکھنا شروع کیا اور آنحضرت پر سرخ لباس تھا۔ دیکھا تو آنحضرت ہی میرے نزدیک چاند سے زیادہ خوبصورت ہوئے
یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر طریق اشعث سے اور روایت کیا ہے اس کو شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب
سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سرخ لباس دیکھا حدیث کی ہم سے ساتھ اس کے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے
وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے ح اور حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا خبر دی
ہم کو شعبہ نے ابی اسحاق سے ساتھ اس کے اور حدیث میں کلام اس سے بہت ہے۔ میں نے محمد سے سوال کیا سو میں نے ان سے کہا کہ کیا حدیث
ابی اسحاق کی براء سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کی۔ سو انہوں نے دونوں حدیثوں کو صحیح کہا۔ اور اس باب میں روایت ہے براء اور ابی جحیفہ سے
باب سبز کپڑے کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ
بن ایاد بن لقیط نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی رمثہ سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس حالت میں کہ آپ پر دو چادریں سبز
تھیں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر طریق عبید اللہ بن ایاد سے۔ اور ابو رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور کہا گیا ہے کہ نام ان کا رفاعہ
بن یثربی تھا **باب** سیاہ کپڑے کے بیان میں حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن زکریا بن ابی زائدہ نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ
نے مصعب بن شیبہ سے انہوں نے صفیہ بنت شیبہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ایک صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ پر ایک چادر تھی اونی سیاہ بالوں کی

هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء في الثوب الاصفر **حدثنا** عبد بن حميد ثنا عفان بن مسلم الصفار ابو عثمان ثنا عبد الله بن حسان انه حدثته جدتاه صفية بنت عليبة ودحيبة بنت عليبة حدثتاه عن قيلة بنت مخرمة وكانتا ربيبتيها وقيلة جدة ابيهما ام امه انها قالت قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت الحديث بطوله حتى جاء رجل وقد ارتفعت الشمس فقال السلام عليك يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ورحمة الله وعليه تعني النبي صلى الله عليه وسلم ثوبين مليتين كانا بزعفران وقد نفضتا ومعه عسيب نخلة حديث قيلة لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن حسان **باب** ما جاء في كراهية التزعفر والخلوق للرجال **حدثنا** قتيبة ثنا حماد بن زيد ح وثنا اسحق بن منصور ثنا عبد الرحمن بن مهدي عن حماد بن زيد عن عبد العزيز بن صهيب عن انس بن مالك قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التزعفر للرجال هذا حديث حسن صحيح وروى شعبة هذا الحديث عن اسمعيل بن علية عن عبد العزيز بن صهيب عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التزعفر **حدثنا** بذلك عبد الله بن عبد الرحمن ثنا آدم عن شعبة قال ومعنى كراهية التزعفر للرجال ان يتزعفر الرجل يعني ان يتطيب به **حدثنا** محمود بن غيلان ثنا ابو داود الطيالسي عن شعبة عن عطاء بن السائب قال سمعت ابا حفص بن عمر يحدث عن يعلى بن مرة ان النبي صلى الله عليه وسلم ابصر رجلا متخلقا قال اذهب فاغسله ثم اغسله ثم لا تعد هذا حديث حسن وقد اختلف بعضهم في هذا الاسناد عن عطاء بن السائب قال علي قال يحيى بن سعيد من سمع من عطاء بن السائب قديما فسماعه صحيح وسماع شعبة وسفيان من عطاء بن السائب صحيح الا حديثين عن عطاء بن السائب

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** زرد کپڑے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عفان بن مسلم صفار نے ابو عثمان نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن حسان نے یہ کہ حدیث کی ہے اسکو دونوں دادی اسکی نے یعنے صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ نے حدیث کی ہے ان دونوں نے اسکو قیلہ بنت مخرمہ سے اور وہ دونوں اسکی تربیت یافتہ تھیں اور قیلہ ان دونوں کے باپ کی نانی ہے تحقیق اُسنے کہا کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں سو اُسنے لمبی حدیث ذکر کی (آخر میں کہنے یہ بیان کیا) یہانتک کہ ایک مرد آیا اس حالت میں کہ آفتاب بلند ہو گیا تھا سو کہا اُسنے السلام علیک یا رسول اللہ پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر دو کپڑے زعفران سے رنگے ہوئے تھے اور ان دونوں کپڑوں سے انکا رنگ چھوڑا ہوا تھا یعنی اُسپر رنگ کا بہت تھوڑا اثر باقی رہا تھا۔ اور آپکے پاس کھجور کی ٹہنی تھی۔ قیلہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر طریق عبداللہ بن حسان سے

باب اس بیان میں کہ زعفران اور خلوق کا پہننا مردوں کے واسطے منع ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ح اور حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے حماد بن زید سے اُسنے عبدالعزیز بن صہیب سے اُسنے انس بن مالک سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو زعفرانی رنگ سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے شعبہ نے اس حدیث کو اسمٰعیل بن علیہ سے اُسنے عبدالعزیز بن صہیب سے اُسنے انس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زعفران سے منع کیا ہے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہ حدیث کی ہمسے آدم نے شعبہ سے کہا اُسنے معنی بات کے کہ مردوں کے واسطے زعفران منع ہے یہ ہیں کہ اسکے ساتھ خوشبو لگانی مردوں کو منع ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے اُسنے عطاء بن سائب سے کہا اُسنے سنا میں نے ابا حفص بن عمر سے کہ حدیث کرتا تھا یعلی بن مرہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا فرمایا آپنے اُسکو جا اور اسکو دھو ڈال پھر اسکو دھو ڈال یعنی خوب طرح سے صاف کر پھر اسکا اعادہ نہ کریعنی پھر نہ لگانا۔ یہ حدیث حسن ہے اور بعض لوگوں نے اسکی اسناد میں جو عطاء بن سائب سے ہے اختلاف کیا ہے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس شخص نے عطاء بن سائب سے پہلے زمانہ میں سنا ہے تو سماع اسکا صحیح ہے یعنی جسنے عطاء سے پہلی مرتبہ حدیثیں سنی ہیں تو اُسکی حدیثیں ٹھیک ہیں۔ اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں جو مروی ہیں عطاء بن سائب سے

ملہ خلوق ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے جو زعفران وغیرہ سے بنائی جاتی ہے اسمیں سرخی غالب رہتی ہے زعفران کے حق میں جو حدیثیں آئی ہیں اگرچہ منع میں ہیں اسکے جواز میں بھی وارد ہیں [illegible]

عنه زاذان قال شعبة سمعت منه باخرة يقال ان عطاء بن السائب كان في آخر امره قد ساء حفظه وفي الباب عن عمار وابي موسى وانس **باب** ما جاء في كراهية الحرير والديباج **حدثنا** احمد بن منيع نا اسحق بن يوسف الازرق ثنا عبد الملك بن ابي سليمان ثنا مولى اسماء عن ابن عمر قال سمعت عمر يذكر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من لبس الحرير في الدنيا لم يلبسه في الآخرة وفي الباب عن علي وحذيفة وانس وغير واحد وقد ذكرناه في كتاب اللباس هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن عمر ومولى اسماء ابنة ابي بكر الصديق اسمه عبد الله ويكنى ابا عمر وقد روى عنه عطاء بن ابي رباح وعمرو بن دينار **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قسم اقبية ولم يعط مخرمة شيئا فقال مخرمة يا بني انطلق بنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فانطلقت معه قال ادخل فادعه لي فدعوته له فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وعليه قباء منها فقال خبأت لك هذا قال فنظر اليه فقال رضي مخرمة هذا حديث حسن صحيح وابن ابي مليكة اسمه عبد الله بن عبيد الله بن ابي مليكة **باب** ما جاء ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان بن مسلم نا همام عن قتادة عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده وفي الباب عن ابي الاحوص عن ابيه وعمران بن حصين وابن مسعود هذا حديث حسن **باب** ما جاء في الخف الاسود **حدثنا** هناد نا وكيع عن دلهم بن صالح عن حجير بن عبد الله عن ابن بريدة عن ابيه ان النجاشي اهدى للنبي صلى الله عليه وسلم خفين اسودين ساذجين فلبسهما ثم توضأ ومسح عليهما هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث دلهم وقد رواه محمد بن ربيعة

اسے روایت کی زاذان نے۔ کہا شعبہ نے میں نے ان دونوں کو اُن سے آخر عمر میں سنا ہے۔ کہا گیا ہے کہ عطاء بن سائب کا حافظہ اسکی پچھلی عمر میں ناقص ہو گیا تھا۔ اور اس باب میں روایت ہے عمار اور ابو موسیٰ اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ **باب** ریشم اور دیبا کی ممانعت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی مجھے عبد الملک بن ابی سلیمان نے کہا حدیث کی مجھے اسماء کے مولیٰ نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے حضرت عمر سے کہ ذکر کرتے تھے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دنیا میں ریشم پہنے گا وہ اُسکو آخرت میں نہیں پہنے گا۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور حذیفہ اور انس اور کئی ایک سے رضی اللہ عنہم۔ اور ہم نے اُسکو کتاب اللباس میں ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے حضرت عمر سے مروی ہے اور اسماء بنت ابی بکر صدیق کے غلام کا نام عبد اللہ ہے اور کنیت اُسکی ابا عمر ہے۔ اور روایت کی ہے اس سے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے **باب حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے مسور بن مخرمہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چند قبائیں تقسیم کیں اور مخرمہ کو کچھ نہ دیا پس کہا مخرمہ نے اے میرے بیٹے لے چل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں کہا اسے سو میں اُسکے ساتھ چلا کہا اُسنے داخل ہو اور آپ کو میرے پاس بلا لا سو میں نے آپکو اسکے پاس بلایا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اس حالت میں کہ آپ کے پاس انہیں سے ایک قبا تھی سو فرمایا آپ نے میں نے یہ تیرے واسطے چھپ رکھی تھی کہا اُسنے پس مخرمہ نے اُسکی طرف دیکھا پس فرمایا آپ نے راضی ہو گیا ہے مخرمہ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے آثار دیکھے **حدیث** کی ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہم سے عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے ہمام نے قتادہ سے اُنہوں نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے آثار دیکھے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی الاحوص سے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور عمران بن حصین سے اور ابن مسعود سے یہ حدیث حسن ہے **باب** سیاہ موزے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے دلہم بن صالح سے اُنہوں نے حجیر بن عبد اللہ سے اُنہوں نے ابن بریدہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ نجاشی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس دو موزے سیاہ سادے یعنی غیر منقش یا بیل بوٹے بھیجے سو آپ نے ان دونوں کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح کیا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہم اسکو نہیں پہچانتے مگر دلہم کی روایت سے اور روایت کیا ہے اسکو محمد بن ربیعہ

عن جده **باب** ما جاء في النهي عن نتف الشيب **حدثنا** هارون بن إسحاق الهمداني نا عبدة عن محمد بن إسحاق عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن نتف الشيب وقال إنه نور المسلم هذا حديث حسن وقد رواه عبد الرحمن بن الحارث وغير واحد عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده **باب** ما جاء أن المستشار مؤتمن **حدثنا** أبو كريب نا وكيع عن داود بن أبي عبد الله عن ابن جدعان عن جدته عن أم سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المستشار مؤتمن وفي الباب عن ابن مسعود وأبي هريرة وابن عمر هذا حديث غريب من حديث أم سلمة **حدثنا** أحمد بن منيع نا الحسن بن موسى نا شيبان عن عبد الملك بن عمير عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المستشار مؤتمن هذا حديث قد رواه غير واحد عن شيبان بن عبد الرحمن النحوي وشيبان هو صاحب كتاب وهو صحيح الحديث ويكنى أبا معاوية **حدثنا** عبد الجبار بن العلاء العطار عن سفيان بن عيينة قال قال عبد الملك بن عمير إني لأحدث بالحديث فما أدع منه حرفا **باب** ما جاء في الشؤم **حدثنا** ابن أبي عمر نا سفيان عن الزهري عن سالم وحمزة ابني عبد الله بن عمر عن أبيهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الشؤم في ثلاثة في المرأة والمسكن والدابة هذا حديث حسن صحيح وبعض أصحاب الزهري لا يذكرون فيه عن حمزة إنما يقولون عن سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وهكذا روى لنا ابن أبي عمر هذا الحديث عن سفيان بن عيينة عن الزهري عن سالم وحمزة ابني عبد الله بن عمر عن أبيهما عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان عن الزهري عن سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه سعيد بن عبد الرحمن عن حمزة ورواية سعيد أصح لأن علي بن المديني والحميدي

دادا سے۔ **باب** سفید بال کے اکھاڑنے کی برائی میں۔ **حدیث** کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے سفید بال کو اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ مسلمان کا نور ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو عبدالرحمن بن حارث وغیرہ نے عمرو بن شعیب سے۔ **باب** اس بیان میں کہ جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امین ہوتا ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے داؤد بن ابی عبداللہ سے انہوں نے ابن جدعان سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امین ہوتا ہے یعنی اسکو اس امر میں خیانت کرنی نہیں چاہیے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے۔ یہ حدیث غریب ہے طریق ام سلمہ سے۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امین ہے۔ اس حدیث کو کئی ایک نے شیبان بن عبدالرحمن نحوی سے روایت کیا ہے اور شیبان وہ صاحب کتاب ہیں اور وہ صحیح الحدیث ہیں اور کنیت انکی ابومعاویہ ہے۔ **حدیث** کی ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے سفیان بن عیینہ سے کہ انہوں نے کہا عبدالملک بن عمیر نے میں حدیث بیان کرتا ہوں اور اس سے ایک حرف بھی کم نہیں کرتا۔ **باب** نحوست کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم اور حمزہ سے جو دونوں بیٹے عبداللہ بن عمر کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شومی تین چیزوں میں ہے عورت اور گھر اور چارپایہ میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعض اصحاب زہری کے اس سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کرتے اور کہتے ہیں مروی ہے سالم سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور ایسا ہی روایت کی ہمارے واسطے اس حدیث کو ابن ابی عمر نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم اور حمزہ سے جو دونوں بیٹے عبداللہ بن عمر کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس میں ذکر نہیں کیا روایت کا بواسطہ سعید بن عبدالرحمن کے حمزہ سے۔ اور روایت سعید کی صحیح ہے اسلئے کہ علی بن مدینی اور حمیدی نے

رووا عن سفيان ولم يرو لنا الزهري هذا الحديث إلا عن سالم عن ابن عمر وروى مالك بن أنس هذا الحديث عن الزهري وقال عن سالم وحمزة ابني عبد الله بن عمر عن أبيهما وفي الباب عن سهل بن سعد وعائشة وأنس وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن كان الشؤم في شيء ففي المرأة والدابة والمسكن وقد روي عن حكيم بن معوية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا شؤم وقد يكون اليمن في الدار والمرأة والفرس **حدثنا** بذلك علي بن حجر نا إسمعيل بن عياش عن سليمان بن سليم عن يحيى بن جابر الطائي عن معوية بن حكيم عن عمه حكيم بن معوية عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا

باب ما جاء لا يتناجى اثنان دون الثالث **حدثنا** هناد نا أبو معاوية عن الأعمش ح وثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن الأعمش عن شقيق عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كنتم ثلاثة فلا يتناجى اثنان دون صاحبهما وقال سفيان في حديثه لا يتناجى اثنان دون الثالث فإن ذلك يحزنه هذا حديث حسن صحيح وقد روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لا يتناجى اثنان دون واحد فإن ذلك يؤذي المؤمن والله يكره أذى المؤمن وفي الباب عن ابن عمر وأبي هريرة وابن عباس

باب ما جاء في العدة **حدثنا** واصل بن عبد الأعلى الكوفي نا محمد بن فضيل عن إسمعيل بن أبي خالد عن أبي جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم أبيض قد شاب وكان الحسن بن علي يشبهه وأمر لنا بثلاثة عشر قلوصا فذهبنا نقبضها فأتانا موته فلم يعطونا شيئا فلما قام أبو بكر قال من كانت له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عدة فليجئ فقمت إليه

روایت کیا ہے سفیان سے اور نہیں روایت کی ہمارے پاس زہری نے یہ حدیث مگر بواسطہ سالم کے ابن عمر سے اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے اس حدیث کو زہری سے اور کہا کہ یہ روایت ہے سالم اور حمزہ سے جو بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر کے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے۔ اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد اور عائشہ اور انس سے رضی اللہ عنہم۔ اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو عورت اور چارپائے اور گھر میں ہے۔ اور روایت کی ہے حکیم بن معاویہ سے کہ کہا اُسنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے نحوست کوئی چیز نہیں ہے۔ اور ہوتی ہے برکت گھر اور عورت اور گھوڑے میں حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے سلیمان بن سلیم سے اُسنے یحییٰ بن جابر طائی سے اُسنے معاویہ بن حکیم سے اُسنے اپنے چچا حکیم بن معاویہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے **باب** اس بیان میں کہ نہ سرگوشی کریں دو آدمی سوائے تیسرے کے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے ح اور حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے اُسنے شقیق سے اُسنے عبداللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین آدمی ہو تو نہ سرگوشی کریں دو آدمی سوائے صاحب اپنے کے یعنے سوائے تیسرے کے اور کہا سفیان نے اپنی حدیث میں نہ سرگوشی کریں دو آدمی سوائے تیسرے کے اس لیے کہ یہ اسکو غم میں ڈالتی ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہ سرگوشی کریں دو سوائے ایک کے اسلیے کہ یہ بات ایذا دیتی ہے مومن کو اور اللہ تعالیٰ مکروہ جانتا ہے مومن کی ایذا کو۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم **باب** وعدہ کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے واصل بن عبدالاعلیٰ کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُسنے ابی جحیفہ سے کہا اُسنے دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کہ بوڑھے ہو گئے تھے اور حسن بن علی آپ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور ہمارے لیے آنحضرت نے تیرہ اونٹنیوں کا حکم دیا تھا پھر ہم اُنکے قبض کرنیکو گئے پھر ہمکو آپ کی موت کی خبر پہونچی پھر ہمکو انہوں نے (یعنے جنکے پاس اونٹنیاں تھیں) کوئی چیز نہ دی سو جب حضرت ابو بکر کھڑے ہوئے یعنے خلیفہ ہوئے تو فرمایا جس شخص کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی وعدہ ہو تو چاہیے کہ آوے سو میں بھی انکی طرف کھڑا ہوا

ف وعدہ اگر خود سے کیا ہو تو اسکا ایفا واجب ہے برخلاف وعدہ غیر کے کہ اگر کسی نے کسی کے ساتھ وعدہ کیا ہو تو اسکا ایفا غیر کے ذمہ واجب نہیں اور اگر میت کے وعدہ کو پورا کرے تو مستحب ہے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق نے آنحضرت کے وعدہ کو پورا کیا تھا اسی واسطے اسکو کتاب الادب میں ذکر کیا

ضحكت به ما امرلنا بها هذا حديث حسن وقد روى مروان بن معوية هذا الحديث باسناد له عن ابي جحيفة نحو هذا وقد روى
غير واحد عن اسمعيل بن ابي خالد عن ابي جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان الحسن بن علي يشبهه
ولم يزيدوا على هذا **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابي خالد نا ابو جحيفة قال رأيت النبي
صلى الله عليه وسلم وكان الحسن بن علي يشبهه وهكذا روى غير واحد عن اسمعيل بن ابي خالد نحو هذا وفي الباب
عن جابر وابو جحيفة وهب السوائي **باب** ما جاء في فداك ابي وامي **حدثنا** ابراهيم بن سعيد الجوهري نا
سفيان بن عيينة عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن علي قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم جمع ابويه
لاحد غير سعد بن ابي وقاص **اخبرنا** الحسن بن الصباح البزار نا سفيان عن ابن جدعان ويحيى بن سعيد سمعا
سعيد بن المسيب يقول قال علي ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم اباه وامه لاحد الا لسعد بن ابي وقاص قال
له يوم احد ارم فداك ابي وامي وقال له ارم ايها الغلام الحزور وفي الباب عن الزبير وجابر هذا حديث
حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن علي وقد روى غير واحد هذا الحديث عن يحيى بن سعيد عن سعيد
بن المسيب عن سعد بن ابي وقاص قال جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه يوم احد **حدثنا**
بذلك قتيبة بن سعيد نا الليث بن سعد وعبد العزيز بن محمد عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن
سعد بن ابي وقاص قال جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه يوم احد هذا حديث حسن صحيح وكلا
الحديثين صحيح **باب** ما جاء في يا بني **حدثنا** محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا ابو عوانة
نا ابو عثمان شيخ له عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له يا بني وفي الباب

اور انکو خبر دی ہیں جامعے لیے انکا حکم دیا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے مروان بن معاویہ نے اس حدیث کو ساتھ اپنی اسناد کے ذروایت
ابی جحیفہ سے مثل اسکے۔ اور کئی ایک نے روایت کی اسمعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے ابی جحیفہ سے کہ کہا اُنہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا ہے اور حضرت حسن بن علی آپ سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور اُنھوں نے کچھ زیادتی نہیں کی۔ حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث
کی ہمسے یحیی بن سعید نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہمسے ابو جحیفہ نے کہا اُنہوں نے دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اور
حسن بن علی آپ سے زیادہ مشابہ تھے اور ایسا ہی کئی ایک نے روایت کیا ہے اسمعیل بن ابی خالد سے مثل اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے
جابر اور ابو جحیفہ یعنی وہب بن سوائی سے رضی اللہ عنہم **باب** اس قول کے بیان میں فداک ابی وامی حدیث کی ہمسے ابراہیم بن سعید
جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے یحیی بن سعید سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا اُنہوں نے میں نے
نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوائے سعد بن وقاص کے کسی کے لیے والدین جمع کیے ہوں خبر دی ہمکو حسن بن صباح بزار نے کہا
حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن جدعان اور یحیی بن سعید سے سُنا اُن دونوں نے سعید بن مسیب سے کہ کہتا فرمایا ہے حضرت علی نے
نہیں جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے کسی کے اپنے والدین کو مگر واسطے سعد بن ابی وقاص کے یعنی آنحضرت نے کسی شخص کے
واسطے نہیں کہا کہ میرے والدین تجھپر قربان ہوں سوائے سعد کے۔ آپ نے اُسکے واسطے احد کے دن فرمایا تھا تیر اندازی کر میرے ماں
اور باپ تجھپر قربان ہوں اور کہا اسکو تیر چلا اے زورآور لڑکے اور اس باب میں روایت ہے زبیر اور جابر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور یہ حدیث کئی وجہ سے حضرت علی سے مروی ہے اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو یحیی بن سعید سے اُنہوں نے سعید بن مسیب سے
اُنہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا اُنہوں نے میرے واسطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو احد کے دن جمع کیا تھا یعنی فرمایا کہ میرے
والدین تجھپر قربان ہوں حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد اور عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن سعید سے
اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے احد کے دن اپنے ماں باپ کو جمع کیا یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں **باب** اس قول کے بیان میں کہ اے بیٹے میرے حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عثمان شیخ نے واسطے اُنکے انس سے یہ کہ نبی صلعم نے فرمایا اُنکو اے بیٹے میرے اور اس باب میں روایت

عن المغيرة وعمر بن ابي سلمة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي من غير هذا الوجه عن انس وابو عثمان
هذا شيخ ثقة وهو الجعد بن عثمان ويقال ابن دينار وهو بصري وقد روى عنه يونس بن عبيد وشعبة وغير واحد
من الائمة **باب** ما جاء في تعجيل اسم المولود **حدثنا** عبد الله بن سعد بن ابراهيم بن سعد بن ابراهيم بن
عبد الرحمن بن عوف ثنا عمي يعقوب بن ابراهيم بن سعد ثنا شريك عن محمد بن اسحق عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن
جده ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بتسمية المولود يوم سابعه ووضع الاذى عنه والعق هذا حديث حسن غريب
باب ما يستحب من الاسماء **حدثنا** عبد الرحمن بن الاسود ابو عمرو الوراق البصري نا معمر بن سليمان الرقي عن
علي بن صالح المكي عن عبد الله بن عثمان عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال احب الاسماء الى الله عبد الله
وعبد الرحمن هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** ما جاء ما يكره من الاسماء **حدثنا** محمد بن بشار نا
ابو احمد نا سفيان عن ابي الزبير عن جابر عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لانهين ان يسمى رافع وبركة ويسار هذا
حديث غريب هكذا رواه ابو احمد عن سفيان عن ابي الزبير عن جابر عن عمر وابو احمد ثقة حافظ والمشهور عند الناس هذا
الحديث عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم ليس فيه عن عمر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود عن شعبة عن منصور
عن هلال بن يساف عن الربيع بن عميلة الفزاري عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تسم
غلامك رباح ولا افلح ولا يسار ولا نجيح يقال اثم هو فيقال لا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن ميمون المكي
نا سفيان بن عيينة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال اخنع اسم عند الله يوم القيامة

مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے۔ اور کئی وجہ سے انس سے مروی ہے اور ابو عثمان یہ شیخ ثقہ ہیں اور وہ جعد
بن عثمان ہیں اور کہا گیا ہے ابن دینار اور وہ بصری ہیں۔ اور روایت کی ہے اس سے یونس بن عبید اور شعبہ نے اور کئی ایک نے اماموں نے
باب اس بیان میں کہ لڑکے کا نام جلدی رکھنا چاہیے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن سعد بن ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن
عوف نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے چچا یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہم سے شریک نے محمد بن اسحاق سے اُسنے عمرو بن شعیب سے
اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد کے نام رکھنے کا ساتویں دن حکم کیا ہے اور دور کرنے پلیدی کا اس سے
اور عقیقہ کرنیکا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** کیا مستحب ہے ناموں سے **حدیث** کی ہم سے عبد الرحمن بن اسود ابو عمرو وراق
بصری نے کہا حدیث کی ہم سے معمر بن سلیمان رقی نے علی بن صالح مکی سے اُسنے عبد اللہ بن عثمان سے اُسنے نافع سے اُسنے
ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہت پسندیدہ نام اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔ یہ حدیث
اس وجہ سے حسن غریب ہے **باب** جو مکروہ ہیں ناموں سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے
کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں البتہ منع کرتا
ہوں کہ یہ نام رکھا جاوے رافع اور برکت اور یسار۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ایسا ہی روایت کیا ہے اسکو ابو احمد نے سفیان سے اُسنے
ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے اُسنے عمر سے۔ اور ابو احمد ثقہ حافظ ہے۔ اور مشہور لوگوں کے پاس یہ حدیث بواسطہ جابر کے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے اس میں عمر کا ذکر نہیں ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے
شعبہ سے اُسنے منصور سے اُسنے ہلال بن یساف سے اُسنے ربیع بن عمیلہ فزاری سے اُسنے سمرہ بن جندب سے یہ کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نام رکھ اپنے لڑکے کا رباح اور افلح اور یسار اور نجیح۔ کہا جاتا ہے کیا وہ اس جگہ ہے تو کہا جاویگا
کہ نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن میمون مکی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے ابی الزناد سے
اُسنے اعرج سے اُسنے ابی ہریرہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتا ہے کہ فرمایا آپ نے ذلیل تر نام ہوگا اللہ کے نزدیک دن قیامت کے

ف: ان اسمعوں کا منع ہونا اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ مسلا اگر کوئی شخص کسی وقت دریافت کرے کہ برکت یہاں ہے تو اسکے عدم موجود کی صورت میں کہنا پڑیگا کہ برکت
نہیں ہے تو اس صورت میں تفاؤل بد ہوتا ہے ایسا ہی اور ناموں میں اسی قسم کی آتی ہے پس نہی تنزیہی ہے اور یسار میں اسکے سوا آسانی کی بھی کمی نکلتی ہے

رجل تسمى ملك الاملاك قال سفيان شاهان شاه هذا حديث حسن صحيح واخنع يعني اقبح **باب** ما جاء في تغيير الاسماء **حدثنا** يعقوب بن ابراهيم الدورقي وابو بكر بندار وغير واحد قالوا نا يحيى بن سعيد القطان عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم غير اسم عاصية وقال انت جميلة هذا حديث حسن غريب وانما اسنده يحيى بن سعيد القطان عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر وروى بعضهم هذا عن عبيد الله عن نافع عن عمر مرسلا وفي الباب عن عبد الرحمن بن عوف وعبد الله بن سلام وعبد الله بن مطيع وعائشة والحكم بن سعيد ومسلم واسامة بن اخدري وشريح بن هانئ عن ابيه وخيثمة بن عبد الرحمن عن ابيه **حدثنا** ابو بكر بن نافع البصري نا عمر بن علي المقدمي عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يغير الاسم القبيح قال ابو بكر بن نافع وربما قال عمر بن علي في هذا الحديث هشام بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة **باب** ما جاء في اسماء النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سعيد بن عبد الرحمن المخزومي نا سفيان عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لي اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في كراهية الجمع بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يجمع احد بين اسمه وكنيته ويسمى محمدا ابا القاسم وفي الباب عن جابر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تسميتم بي فلا تكنوا بي

وہ مرد ہے جو نام رکھے ملک الاملاک کہا سفیان نے شاہان شاہ یعنے شہنشاہ ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اخنع کے معنے قبیح تر کے ہیں **باب** ناموں کے متغیر کرنیکے بیان میں **حدیث** کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم دورقی اور ابو بکر بندار اور کئی ایک نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے متغیر کیا نام عاصیہ کا اور فرمایا تو جمیلہ ہے ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور مسند کیا ہے اسکو یحیی بن سعید قطان نے عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے اور روایت کیا ہے بعض نے اسکو عبید اللہ سے اُسنے نافع سے اُسنے عمر سے مرسلاً اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمن بن عوف اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن مطیع اور عائشہ اور حکم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری سے اور شریح بن ہانی نے اپنے باپ سے اور خیثمہ بن عبد الرحمن نے اپنے باپ سے **حدیث** کی ہم سے ابو بکر بن نافع بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن علی مقدمی نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قبیح نام کو متغیر کر دیتے تھے یعنے اسکی جگہ اچھا نام رکھتے تھے ۔ کہا ابو بکر بن نافع نے اور کبھی کہا ہے عمر بن علی نے اس حدیث میں ہشام بن عروہ روایت کرتا ہے اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اُسنے اسمیں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کیا ۔ **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ناموں کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے زہری سے اُسنے محمد بن جبیر بن مطعم سے اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے کئی نام ہیں میں محمد ہوں اور احمد اور ماحی کہ اللہ تعالی میرے ساتھ کفر کو دور کرتا ہے اور حاشر کہ لوگ میرے قدموں پر اُٹھائے جاوینگے اور عاقب کہ جسکے بعد کوئی نبی نہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ **باب** اس بیان میں کہ جمع کرنا درمیان نام نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکی کنیت کے مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس بات سے کہ جمع کرے کوئی درمیان نام مبارک آپکے اور کنیت آپکی کے اور نام رکھے محمد ابا القاسم اور اس باب میں روایت ہے جابر سے ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسی نے حسین بن واقد سے اُسنے ابی الزبیر سے اُسنے جابر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میرا نام رکھو تو میری کنیت نہ رکھو

لہ [illegible] ناموں کی وجہ [illegible] اللہ تعالی میرے سبب سے کفر کو دور [illegible] میرا نام ماحی ہوا [illegible]

هذا حديث حسن غريب وقد كره بعض أهل العلم أن يجمع الرجل بين اسم النبي صلى الله عليه وسلم وكنيته وقد فعل ذلك بعضهم وروي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه سمع رجلا في السوق ينادي يا أبا القاسم فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم فقال لم أعنك فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تكتنوا بكنيتي **حدثنا** بذلك الحسن بن علي الخلال نا يزيد بن هارون عن حميد عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا وفي الحديث ما يدل على كراهية أن يكنى أبا القاسم **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد القطان نا فطر بن خليفة ثني منذر وهو الثوري عن محمد وهو ابن الحنفية عن علي بن أبي طالب أنه قال يا رسول الله أرأيت إن ولد لي بعدك أسميه محمدا وأكنيه بكنيتك قال نعم قال فكانت رخصة لي هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء إن من الشعر حكمة **حدثنا** أبو سعيد الأشج نا يحيى بن عبد الملك بن أبي غنية ثني أبي عن عاصم عن زر عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من الشعر حكمة هذا حديث غريب من هذا الوجه إنما رفعه أبو سعيد الأشج عن ابن أبي غنية وروى غيره عن ابن أبي غنية هذا الحديث موقوفا وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم وفي الباب عن أبي بن كعب وابن عباس وعائشة وبريدة وكثير بن عبد الله عن أبيه عن جده **حدثنا** قتيبة نا أبو عوانة عن سماك بن حرب عن عكرمة عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من الشعر حكما هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في إنشاد الشعر **حدثنا** إسماعيل بن موسى الفزاري وعلي بن حجر والمعنى واحد قالا نا ابن أبي الزناد عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور بعض اہل علم نے مکروہ جانا ہے کہ درمیان نام آں حضرت اور کنیت آپکی کے جمع کیا جاوے اور بعض نے اسکو کیا ہے یعنے نام اور کنیت کو جمع کیا ہے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ سنا آپ نے ایک مرد سے بازار میں آواز دیتا تھا کہ یا ابا القاسم پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے التفات کی پس کہا اُس مرد نے میں نے آپکا ارادہ نہیں کیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت نہ رکھو **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے حمید سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ساتھ اسکے۔ اور اس حدیث میں ایسی چیز ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر کہ ابا القاسم کنیت رکھنی مکروہ ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید قطان نے کہا حدیث کی مجھے فطر بن خلیفہ نے کہا حدیث کی مجھے منذر نے اور وہ ثوری ہیں محمد سے اور وہ حنفیہ کا بیٹا ہے اُسنے علی بن ابی طالب سے یہ کہ کہا اُسنے یا رسول اللہ مجھے خبر دیجیے کہ اگر میرے بعد آپ کے لڑکا پیدا ہو تو میں نام اسکا محمد رکھوں اور کنیت بھی آپکی رکھوں فرمایا آپنے ہاں کہا حضرت علی نے یہ میرے لیے رخصت ہو گئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ بعض شعر حکمت ہیں **حدیث** کی ہم سے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن عبد الملک بن ابی غنیہ نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے عاصم سے اُسنے زر سے اُسنے عبد اللہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض شعر حکمت ہیں۔ یہ حدیث اس وجہ سے غریب ہے اسکو صرف ابو سعید اشج نے ابن ابی غنیہ سے مرفوع کیا ہے اور غیر اسکے نے اس حدیث کو ابن ابی غنیہ سے موقوف روایت کیا ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ عبد اللہ بن مسعود کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بن کعب اور ابن عباس اور عائشہ اور بریدہ سے اور کثیر بن عبد اللہ سے جو راوی ہے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عوانہ نے سماک بن حرب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض شعر حکمت ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** شعر پڑھنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے اسمعیل بن موسی فزاری اور علی بن حجر نے معنے واحد ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابن ابی الزناد نے ہشام بن عروہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم

ف ظاہر واسطے یہ وجہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ نام پکارنے کے وقت [illegible] تھی [illegible] بعد آپکے [illegible]
علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی کنیت آپکی کنیت پر رکھی اور یہ رخصت [illegible]

يضع لحسان منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او قالت ينافح عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما يفاخر او ينافح عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم **حدثنا** اسمعيل بن موسى وعلي بن حجر قالا نا ابن ابي الزناد عن ابيه عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله
وفي الباب عن ابي هريرة والبراء هذا حديث حسن غريب صحيح وهو حديث ابن ابي الزناد **حدثنا** اسحق بن منصور نا
عبد الرزاق نا جعفر بن سليمان نا ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في عمرة القضاء وعبد الله بن رواحة
بين يديه وهو يقول خلوا بني الكفار عن سبيله اليوم نضربكم على تنزيله ضربا يزيل الهام عن مقيله ويذهل الخليل عن خليله
فقال له عمر يا ابن رواحة بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حرم الله تقول الشعر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خل عنه يا عمر فلهي اسرع فيهم من نضح النبل هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روى عبد الرزاق هذا
الحديث ايضا عن معمر عن الزهري عن انس نحو هذا وروي في غير هذا الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة في
عمرة القضاء وكعب بن مالك بين يديه وهذا اصح عند بعض اهل الحديث لان عبد الله بن رواحة قتل يوم موتة وانما كانت
عمرة القضاء بعد ذلك **حدثنا** علي بن حجر نا شريك عن المقدام بن شريح عن ابيه عن عائشة قال قيل لها هل كان
النبي صلى الله عليه وسلم يتمثل بشيء من الشعر قالت كان يتمثل بشعر ابن رواحة ويتمثل ويقول ويأتيك بالاخبار من لم تزود وفي الباب
عن ابن عباس هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** علي بن حجر نا شريك عن عبد الملك بن عمير عن
ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اشعر كلمة تكلمت بها العرب كلمة لبيد الا كل
شيء ما خلا الله باطل هذا حديث حسن صحيح

حسان کے واسطے مسجد میں منبر رکھتے تھے وہ اُسپر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے فخر کرتے تھے یا کہا اُسنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے دور کرتے تھے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حسان کی روح القدس یعنی جبرئیل
علیہ السلام سے مدد کرتا ہے جبتک کہ وہ فخر کرتا ہے۔ یا آن حضرت سے دور کرتا ہے۔ حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ اور علی بن حجر نے
کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے
اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور براء سے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور یہ حدیث ابن ابی الزناد کی ہے حدیث کی ہمسے اسحاق
بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت نے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مکہ کو عمرۃ القضا میں داخل ہوئے۔ اور عبد اللہ بن رواحہ آپکے آگے چلتا تھا اور یہ کہتا تھا چھوڑ دو اے بنی کفار آپکا راستہ آج کے دن ماریں گے
ہم تمکو اوپر نازل ہونے قرآن مجید کے یعنی بسبب قرآن میں تمھارے مارنیکا حکم نازل ہو گا ویسا ہی ہم تمکو ماریں گے۔ ایسا ماریں گے کہ دور کرے گا
کھوپڑی کو اُسکے ٹھہرنے کی جگہ سے۔ اور دور کریگا دوست کو اُسکے دوست سے پس کہا اسکو حضرت عمر نے اے رواحہ کے بیٹے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے آگے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں تو شعر کہتا ہے سو فرمایا آنحضرت نے اے عمر اس سے باز رہ سو یہ بہت جلدی اثر کرتی ہے اُنمیں تیر
برسنے سے یعنی اُنکے دلونمیں تیروں کے اثروں سے انکا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے عبد الرزاق
نے اس حدیث کو بھی معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے انس سے مثل اسکے۔ اور غیر اس حدیث میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو عمرۃ القضا میں
داخل ہوئے۔ اور کعب بن مالک آپکے آگے تھا۔ اور یہ بعض محدثین کے نزدیک زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ عبد اللہ بن رواحہ موتہ کے دن
قتل کیا گیا ہے اور عمرۃ القضا بعد اسکے ہوا ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے مقدام بن شریح سے اُسنے
اپنے باپ سے اُسنے عائشہ سے کہا راوی نے حضرت عائشہ سے کہا گیا کہ کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کوئی شعر پڑھتے تھے کہا اُسنے ابن رواحہ کا
شعر پڑھتے تھے اور کہتے تھے۔ اور لاویگا تیرے پاس خبریں وہ شخص جسکو تونے توشہ نہیں دیا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے یہ حدیث
حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے
اُسنے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپنے بہت اچھا کلمہ کہ جس سے عرب نے کلام کیا ہے قول لبید کا ہے خبردار ہر ایک چیز ما سوائے اللہ کے باطل ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

وقد رواه الثوري وغيره عن عبد الملك بن عمير **حدثنا** علي بن حجر انا شريك عن سماك عن جابر بن سمرة قال جالست
النبي صلى الله عليه وسلم اكثر من مائة مرة فكان اصحابه يتناشدون الشعر ويتذاكرون اشياء من امر الجاهلية وهو ساكت فربما
يتبسم معهم هذا حديث حسن صحيح وقد روى زهير عن سماك ايضا **باب** ما جاء لان يمتلئ جوف احدكم قيحا خير له
من ان يمتلئ شعرا **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن شعبة عن قتادة عن يونس بن جبير عن محمد بن سعد بن
ابي وقاص عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يمتلئ جوف احدكم قيحا خير له من ان يمتلئ شعرا هذا حديث
حسن صحيح **حدثنا** عيسى بن عثمان بن عيسى بن عبد الرحمن الرملي نا عمي يحيى بن عيسى عن الاعمش عن ابي صالح عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يمتلئ جوف احدكم قيحا يريه خير له من ان يمتلئ شعرا
وفي الباب عن سعد وابي سعيد وابن عمر وابي الدرداء هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في الفصاحة والبيان
حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا عمر بن علي المقدمي نا نافع بن عمر الجمحي عن بشر بن عاصم سمعه يحدث عن ابيه
عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه كما تتخلل البقرة
هذا الحديث حسن غريب من هذا الوجه وفي الباب عن سعد **باب حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن كثير
بن شنظير عن عطاء بن ابي رباح عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمروا الآنية واوكوا الاسقية
واجيفوا الابواب واطفئوا المصابيح فان الفويسقة ربما جرت الفتيلة فاحرقت اهل البيت هذا الحديث حسن صحيح وقد روي
من غير وجه عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل
بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

اور روایت کیا ہے اسکو ثوری وغیرہ نے عبد الملک بن عمیر سے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو شریک نے سماک
سے اُنہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا اُنہوں نے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو بار سے زیادہ بیٹھا ہوں سو آپ کے اصحاب شعر پڑھتے
تھے۔ اور جاہلیت کے زمانہ کی چیزوں کا ذکر کرتے تھے اور آنحضرت خاموش رہتے تھے اور کبھی انکے ساتھ تبسم کرتے تھے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے زہیر نے سماک سے بھی **باب** اس بیان میں کہ البتہ پُر ہونا پیٹ ایک تمہارا کا پیپ سے بہتر ہے
واسطے اسکے اس سے کہ پُر ہو شعر سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے شعبہ سے اُنہوں نے قتادہ
سے اُنہوں نے یونس بن جبیر سے اُنہوں نے محمد بن سعد بن ابی وقاص سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے البتہ
پُر ہونا پیٹ ایک تمہارے کا پیپ سے بہتر ہے اس سے کہ پُر ہو شعر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عیسی بن عثمان
بن عیسی بن عبد الرحمن رملی نے کہا حدیث کی ہم سے میرے چچا یحیی بن عیسی نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے
کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ پُر ہونا پیٹ ایک تمہارے کا پیپ سے کہ کھاتا ہے اسکو بہتر ہے واسطے اسکے اس سے
کہ پُر ہو شعر سے اور اس باب میں روایت ہے سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب**
فصاحت اور بیان کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہم سے
نافع بن عمر جمحی نے اُنہوں نے بشر بن عاصم سے سُنا اُنہوں نے اسکو کہ حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے اُنہوں نے روایت کی عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی اس بلیغ مرد کو دشمن جانتا ہے جو اپنی زبان کے ساتھ خلال کرے جیسے کہ گائے خلال کرتی ہے یہ
حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے اور اس باب میں روایت ہے سعد سے **باب حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد
بن زید نے کثیر بن شنظیر سے اُنہوں نے عطا بن ابی رباح سے اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کو ڈھانپ دو
اور مشکوں کو بند کر دو اور دروازوں کو بند کر دو اور چراغوں کو گل کر دو اسلیے کہ چوہیا اکثر اوقات کھینچتی ہے بتی کو تو وہ گھر والوں کو جلاتی ہے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی وجہ سے بواسطہ جابر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی
ہم سے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

إذا سافرتم في الخصب فأعطوا الإبل حظها من الأرض وإذا سافرتم في السنة فبادروا بها نقيها وإذا عرستم فاجتنبوا الطريق فإنها
طرق الدواب ومأوى الهوام بالليل هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن أنس وجابر **باب حدثنا** إسحاق بن موسى
الأنصاري نا عبد الله بن وهب عن عبد الجبار بن عمر عن محمد بن المنكدر عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ينام
الرجل على سطح ليس بمحجور عليه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث محمد بن المنكدر عن جابر إلا من هذا الوجه وعبد الجبار بن
عمر الأيلي يضعف **حدثنا** محمود بن غيلان نا أبو أحمد نا سفيان عن الأعمش عن أبي وائل عن عبد الله قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يتخولنا بالموعظة في الأيام مخافة السآمة علينا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد
نا سليمان الأعمش ثني شقيق بن سلمة عن عبد الله بن مسعود نحوه **باب حدثنا** أبو هشام الرفاعي نا ابن فضيل عن
الأعمش عن أبي صالح قال سئلت عائشة وأم سلمة أي العمل كان أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالتا ما ديم عليه وإن
قل هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت كان أحب العمل
إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ديم عليه **حدثنا** هارون بن إسحاق الهمداني نا عبدة عن هشام بن عروة عن أبيه عن
عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا حديث صحيح بسم الله الرحمن الرحيم

أبواب الأمثال عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

باب ما جاء في مثل الله عز وجل لعباده **حدثنا** علي بن حجر السعدي نا بقية بن
الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير عن النواس بن سمعان الكلابي قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم إن الله ضرب مثلا صراطا مستقيما على كنفي الصراط داران لهما أبواب مفتحة على الأبواب ستور وداع

جب تم فراخی میں سفر کرو تو اونٹوں کو انکا حق زمین سے دو یعنی انکو کھانے پینے دو اور جب تم قحط میں سفر کرو تو جلدی کرو انکے ساتھ انکی مغز
کو یعنی تنگی کے وقت جلدی سیر کر جاؤ جبتک کہ انکی قوت باقی ہے ورنہ بسبب عدم دستیاب ہونے گھاس وغیرہ کے انکی چربی کم ہو جائیگی
اور ضعف بڑھ جائیگا۔ اور جب تم آخر رات میں اترو یعنی چلنے سے آرام کرو تو راستہ سے اجتناب کرو اس لیے کہ وہ راستہ
رات میں چارپایوں اور حشرات الارض کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے
باب حدیث کی ہم سے اسحق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے عبد الجبار بن عمر سے انہوں نے محمد بن
منکدر سے انہوں نے جابر سے کہا انہوں نے منع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ سوئے آدمی ایسی چھت پر کہ جس پر احاطہ یعنی دیوار
منڈیر نہ بنی ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق محمد بن منکدر سے جو راوی ہیں جابر سے مگر اسی وجہ سے اور عبد الجبار بن عمر ایلی
ضعیف ہیں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے انہوں نے ابی وائل
سے انہوں نے عبد اللہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عادت گیر نہ کرتے تھے ہمکو ساتھ نصیحت کے بیچ دنوں کے واسطے خوف تنگی کے
اوپر ہمارے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان اعمش
نے کہا حدیث کی مجھ سے شقیق بن سلمہ نے عبد اللہ بن مسعود سے مثل اسکے **باب حدیث** کی ہم سے ابو ہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن فضیل
نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے کہا انہوں نے میں نے حضرت عائشہ و ام سلمہ سے سوال کیا کہ کونسا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند
تھا کہا دونوں نے جسپر مداومت کیجائے اگرچہ قلیل ہو۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی
اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے پسندیدہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا جسپر مداومت کیجائے **حدیث** کی ہم سے ہارون بن
اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے
معنے یہ حدیث صحیح ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب امثال کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں

باب اس مثال کے بیان میں
جو اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے واسطے بیان فرمائی ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر سعدی نے کہا حدیث کی ہم سے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے
انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے نواس بن سمعان کلابی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ تعالی نے راستہ سیدھے کی مثال بیان
فرمائی ہے اور پر ہر دو طرف اس راستہ کی دو دیواریں ہیں کہ دروازے کشادہ ہیں اور پر دروازوں کے پردے ہیں اور ایک بلانے والا ہے

بينهما وعلى رأس الصراط داع يدعو وفوقه داع يدعو والله يدعو إلى دار السلام ويهدي من يشاء إلى صراط مستقيم والأبواب التي على
كنفي الصراط حدود الله فلا يقع أحد في حدود الله حتى يكشف الستر والذي يدعو من فوقه واعظ ربه هذا حديث حسن
غريب سمعت عبد الله بن عبد الرحمن يقول سمعت زكريا بن عدي يقول قال أبو إسحق الفزاري خذوا عن بقية ما حدثكم
عن الثقات ولا تأخذوا عن إسمعيل بن عياش ما حدثكم عن الثقات ولا غير الثقات حدثنا قتيبة نا الليث عن خالد
بن يزيد عن سعيد بن أبي هلال أن جابر بن عبد الله الأنصاري قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال
إني رأيت في المنام كأن جبرئيل عند رأسي وميكائيل عند رجلي يقول أحدهما لصاحبه اضرب له مثلا فقال اسمع سمعت
أذنك واعقل عقل قلبك إنما مثلك ومثل أمتك كمثل ملك اتخذ دارا ثم بنى فيها بيتا ثم جعل فيها مائدة ثم بعث رسولا
يدعو الناس إلى طعامه فمنهم من أجاب الرسول ومنهم من تركه فالله هو الملك والدار الإسلام والبيت الجنة وأنت يا محمد
رسول من أجابك دخل الإسلام ومن دخل الإسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة أكل ما فيها هذا حديث مرسل سعيد
بن أبي هلال لم يدرك جابر بن عبد الله وفي الباب عن ابن مسعود وقد روي هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم
من غير هذا الوجه بإسناد أصح من هذا حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن أبي عدي عن جعفر بن ميمون عن أبي تميمة الهجيمي
عن أبي عثمن عن ابن مسعود قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم انصرف فأخذ بيد عبد الله بن مسعود
حتى خرج به إلى بطحاء مكة فأجلسه ثم خط عليه خطا ثم قال لا تبرحن خطك فإنه سينتهي إليك رجال فلا تكلمهم فإنهم
لن يكلموك ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث أراد فبينا أنا جالس في خطي

جو راستے کے سر پر بلاتا ہے۔ اور ایک بلانے والا اُسکے اوپر بلاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ طرف گھر سلامتی کے بلاتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف
راستے سیدھے کے۔ اور وہ دروازے جو اوپر دونوں طرف راستے کے ہیں وہ اللہ کی حدیں ہیں سو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی حدوں میں
واقع نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ پردے کو کھولے یعنی جو کوئی پردے کو اٹھاتا ہے وہی حدود اللہ میں واقع ہوتا ہے۔ اور وہ جو اسکے اوپر بلاتا ہے وہ
رب کا واعظ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کہتا سنا میں نے زکریا بن عدی سے کہ کہتا کہ کہا
ابو اسحاق فزاری نے پکڑو بقیہ سے وہ حدیث جو تمکو ثقہ لوگوں سے بیان کرے اور نہ پکڑو اسمعیل بن عیاش سے کوئی حدیث خواہ ثقہ
لوگوں سے بیان کرے یا غیر ثقہ سے۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے خالد بن یزید سے اُنہوں نے سعید بن ابی ہلال
سے یہ کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا
جبرئیل علیہ السلام میرے سر کے پاس ہیں اور میکائیل میرے پانوں کے پاس۔ ایک اُنمیں سے اپنے صاحب سے کہتا ہے اِنکے واسطے یعنی آنحضرت
کے واسطے مثال بیان کریں کہ اُسنے سن تیرے کان سنیں اور تیرا دل سمجھے یعنی نظر اور دل کسی اور طرف متوجہ نہ کر خیال سے متوجہ
رہ۔ بیشک تیری مثال اور تیری امت کی مثل مثال اُس بادشاہ کے ہے کہ جسنے ایک حویلی بنائی پھر اُسمیں گھر بنایا پھر اُسمیں دسترخوان
بچھایا پھر رسول کو لوگوں کی طرف کھانے کے واسطے بھیجا سو بعض نے اُنمیں سے اس رسول کا کہا مانا اور بعض نے اسکو ترک
کیا یعنی اسکا کہنا نہ مانا پس اللہ تعالیٰ وہ بادشاہ ہے اور حویلی اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور آپ اے محمد رسول ہیں جسنے آپکا کہنا مانا وہ اسلام میں داخل
ہوا اور جو کوئی اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہوا اور جو کوئی جنت میں داخل ہوا کھایا اُسنے جو کچھ اُسمیں تھا۔ یہ حدیث مرسل ہے
سعید بن ابی ہلال نے جابر بن عبداللہ کو نہیں پایا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے ساتھ ایسی سند کے کہ جو اُس سے بہت صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ابی عدی
نے جعفر بن میمون سے اُنہوں نے ابی تمیمہ ہجیمی سے اُنہوں نے ابی عثمان سے اُنہوں نے ابن مسعود سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
عشاء کی نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے اور عبداللہ بن مسعود کا ہاتھ پکڑ یہاں تک کہ اُنکو بطحا مکہ کی طرف لیکر نکلے اور اُنکو بٹھلایا پھر اُنکے گرد ایک
خط کھینچا پھر فرمایا کہ اپنے خط کو مت چھوڑیو اس لیے کہ کئی مرد تیری طرف آینگے سو اُنسے کلام مت کریو اور وہ بھی تجھے کلام نہ کرینگے
پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے گئے جدھر اُنکا ارادہ رکھتے تھے پس جس وقت میں اپنے خط کے اندر بیٹھا ہوا تھا

[illegible] رجال كأنهم الزط أشعارهم وأجسامهم لا أرى عورة ولا أرى قشرا وينتهون إلي لا يجاوزون الخط ثم يصدرون إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كان من آخر الليل لكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جاءني وأنا جالس فقال لقد أراني منذ الليلة ثم دخل علي في الخط فتوسد فخذي فرقد وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا رقد نفخ فبينا أنا قاعد ورسول الله صلى الله عليه وسلم متوسد فخذي إذا أنا برجال عليهم ثياب بيض الله أعلم ما بهم من الجمال فانتهوا إلي فجلس طائفة منهم عند رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وطائفة منهم عند رجليه ثم قالوا بينهم ما رأينا عبدا قط أوتي مثل ما أوتي هذا النبي صلى الله عليه وسلم إن عينيه تنامان وقلبه يقظان اضربوا له مثلا مثل سيد بنى قصرا ثم جعل مأدبة فدعا الناس إلى طعامه وشرابه فمن أجابه أكل من طعامه وشرب من شرابه ومن لم يجبه عاقبه أو قال عذبه ثم ارتفعوا واستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك فقال سمعت ما قال هؤلاء وهل تدري من هؤلاء قلت الله ورسوله أعلم قال هم الملائكة فتدري ما المثل الذي ضربوا قلت الله ورسوله أعلم قال المثل الذي ضربوا الرحمن بنى الجنة ودعا إليها عباده فمن أجابه دخل الجنة ومن لم يجبه عاقبه أو عذبه هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه وأبو تميمة اسمه طريف بن مجالد وأبو عثمان النهدي اسمه عبد الرحمن بن مل وسليمان التيمي هو ابن طرخان وإنما كان ينزل بني تيم فنسب إليهم قال علي قال يحيى بن سعيد ما رأيت أخوف لله من سليمان التيمي **باب** مثل النبي والأنبياء صلى الله عليهم أجمعين وسلم

حدثنا محمد بن إسماعيل حدثنا محمد بن سنان حدثنا سليم بن حيان حدثنا سعيد بن ميناء عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

دیکھا کہ میرے پاس کئی مرد آتے ہیں گویا وہ جاٹ ہیں بال انکے اور بدن انکے مثل انکے ہیں نہ ان کا ستر میں دیکھتا تھا اور نہ کپڑے پہنے ہوئے اور میری طرف آتے تھے اور خط سے تجاوز نہیں کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے تھے یہانتک کہ جب پچھلی رات ہوئی تو وہ نہ تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیٹھا ہوا تھا پس فرمایا میں ابتدائے رات سے سویا نہیں ہوں پھر آپ میرے خط کے اندر داخل ہوئے اور میری ران کو تکیہ بنایا اور سو گئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تھے تو خراٹے مارتے تھے سو اُس وقت میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ران کو تکیہ بنائے ہوئے تھے دیکھا تو میرے پاس کئی مرد ہیں اُنکے اوپر سفید کپڑے ہیں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جیسا اُنکا جمال تھا سو وہ میری طرف پہونچے پس ایک گروہ اُنمیں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور ایک گروہ اُنمیں سے آنحضرت کے پاؤں کے پاس۔ پھر اُنہوں نے آپس میں کہا ہمنے کوئی آدمی کبھی نہیں دیکھا کہ دیا گیا ہو مثل اُسکے کہ یہ نبی دیا گیا ہے بیشک اسکی دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور دل اُسکا جاگتا ہے اسکی کوئی مثال بیان کرو۔ مثال اسکی مثل اُس سردار کی ہے کہ بنایا اُسنے ایک محل پھر اُسنے اُسمیں دسترخوان بنایا اور لوگوں کو اُسکے کھانے اور پینے کی طرف بلایا سو جسنے اسکا کہنا مانا اُسنے اُسکے کھانے سے کھایا اور اُسکے پینے سے پیا۔ اور جس نے اُسکا کہنا نہ مانا وہ اُسکو تکلیف دیتا ہے یا کہا آپنے اُسکو عذاب دیتا ہے۔ پھر وہ چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُسوقت بیدار ہو گئے اور فرمایا میں نے سنا ہے جو کچھ اُنہوں نے کہا ہے اور کیا تو جانتا ہے کہ وہ کون ہیں میں نے کہا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا آپنے وہ فرشتے تھے اور کیا تو جانتا ہے وہ کیا مثال ہے جو اُنہوں نے بیان کی ہے میں نے کہا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا آپنے وہ مثال جو اُنہوں نے بیان کی ہے وہ یہی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو بنایا ہے اور اسکی طرف اپنے بندوں کو بلایا ہے۔ سو جس نے اُسکا کہنا مانا وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے اُسکا کہنا نہ مانا اُسکو وہ تکلیف دیگا یا فرمایا آپنے اُسکو عذاب دیگا۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب صحیح ہے۔ اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل ہے۔ اور سلیمان تیمی وہ ابن طرخان ہیں اور وہ بنی تیم میں اترتے تھے اسی سبب سے اُنکی طرف نسبت کی گئی۔ کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے میں نے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ سے زیادہ خوف کرنے والا سلیمان تیمی سے نہیں دیکھا **باب** آنحضرت اور دوسرے پیغمبروں کی مثل کے بیان میں

حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سنان نے کہا حدیث کی ہمسے سلیم بن حیان نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن میناء نے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

إنما الناس كإبل مائة لا يجد الرجل فيها راحلة هذا حديث حسن صحيح حدثنا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي حدثنا سفيان
بن عيينة عن الزهري بهذا الإسناد نحوه وقال لا تجد فيها راحلة عن سالم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إنما الناس كإبل مائة لا تجد فيها راحلة أو لا تجد فيها إلا راحلة حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا المغيرة بن عبد الرحمن عن
أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما مثلي ومثل أمتي كمثل رجل استوقد نارا فجعلت
الذباب والفراش يقعن فيها وأنا آخذ بحجزكم وأنتم تقحمون فيها هذا حديث حسن صحيح حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري
حدثنا معن حدثنا مالك عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما أجلكم فيما خلا من الأمم كما بين
صلاة العصر إلى مغارب الشمس وإنما مثلكم ومثل اليهود والنصارى كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لي إلى نصف النهار
على قيراط قيراط فعملت اليهود على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لي من نصف النهار إلى صلاة العصر على قيراط قيراط فعملت
النصارى على قيراط قيراط ثم أنتم تعملون من صلاة العصر إلى مغارب الشمس على قيراطين قيراطين فغضبت اليهود والنصارى
وقالوا نحن أكثر عملا وأقل عطاء قال هل ظلمتكم من حقكم شيئا قالوا لا قال فإنه فضلي أوتيه من أشاء هذا حديث حسن صحيح

أبواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فضل فاتحة الكتاب حدثنا قتيبة حدثنا عبد العزيز
بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج على أبي بن كعب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا
أبي وهو يصلي فالتفت أبي فلم يجبه وصلى أبي فخفف ثم انصرف إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليك يا رسول الله
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام ما منعك يا أبي أن تجيبني إذ دعوتك فقال يا رسول الله إني كنت في الصلاة

لوگ مثل سو اونٹ کے ہیں کہ نہیں پاتا آدمی اُنمیں ایک سواری بھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن
مخزومی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے زہری سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے۔ اور فرمایا کہ نہ پاوے تو اُنمیں کوئی سواری
یا مروی ہے سالم سے اُنھوں نے ابن عمر سے کہا اُنھوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے لوگ مثل سو اونٹ کے ہیں نہ پاوے تو اُنمیں کوئی سواری یا فرمایا
کہ نہ پاوے تو اُنمیں مگر ایک سواری **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے مغیرہ بن عبدالرحمن نے ابی الزناد سے
اُنھوں نے اعرج سے اُنھوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا مثال میری اور مثال امت میری کی مثل اُس مرد کے ہے کہ روشن کی اُسنے
آگ پھر چارپایوں اور پروانوں نے اُسمیں گرنا شروع کیا سو میں تمکو کمر سے پکڑے ہوا ہوں اور تم اُسمیں داخل ہوتے جاتے ہو۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے عبداللہ
بن دینار سے اُنھوں نے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عمر تمہاری سابقین امتوں سے اتنی ہے جو وقت کہ ہے جو
درمیان نماز عصر کے غروب آفتاب تک ہے اور بیشک مثال تمہاری اور مثال یہود اور نصاریٰ کی مثل اُس مرد کے ہے کہ اُسنے چند آدمیونکو کام
دیا اور کہا کون شخص میرا کام کرتا ہے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر پس یہود نے ایک ایک قیراط پر عمل کیا پھر کہا اُسنے کون میرا کام کرتا ہے دوپہر
سے لیکر نماز عصر تک اور پھر ایک ایک قیراط کے پس نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر عمل کیا۔ پھر تم کام کرتے ہو نماز عصر سے غروب آفتاب
تک دو دو قیراط پر۔ پھر یہود اور نصاریٰ غضبناک ہوئے۔ اور کہا اُنھوں نے ہم کام میں زیادہ ہیں اور مزدوری میں کم ہیں کہا
اُسنے کیا میں نے تمہارے حق میں کسی چیز سے ظلم کیا ہے کہا اُنھوں نے کہ نہیں کہا اُسنے یہ میرا انعام ہے جسکو میں چاہوں دوں۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے۔ **ابواب** فضائل قرآن کے بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** فاتحۃ الکتاب کی فضیلت کے
بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمن سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے
ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب پر نکلے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابی اور وہ نماز پڑھ رہے
تھے پس التفات کیا ابی نے اور آنحضرت کو جواب نہ دیا اور نماز پڑھی ابی نے اور نماز میں تخفیف کی پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی طرف پھرے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وعلیک السلام اے ابی تجھے کس چیز نے مجھے
جواب دینے سے منع کیا جبکہ میں نے تجھے بلایا سو کہا اُنے یا رسول اللہ میں نماز میں تھا

قال ألم تجد فيما أوحي إلي أن استجيبوا لله وللرسول إذا دعاكم لما يحييكم قال بلى ولا أعود إن شاء الله قال أتحب أن أعلمك
سورة لم ينزل في التورية ولا في الإنجيل ولا في الزبور ولا في الفرقان مثلها قال نعم يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كيف تقرأ في الصلوة قال فقرأ أم القرآن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ما أنزلت في التورية ولا في الإنجيل
ولا في الزبور ولا في الفرقان مثلها وإنها سبع من المثاني والقرآن العظيم الذي أعطيته هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن
انس بن مالك **باب** ما جاء في سورة البقرة وآية الكرسي **حدثنا** قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن أبي صالح
عن أبيه عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تجعلوا بيوتكم مقابر وإن البيت الذي تقرأ البقرة فيه لا يدخله
الشيطان هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا حسين الجعفي عن زائدة عن حكيم بن جبير عن أبي صالح
عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لكل شيء سنام وإن سنام القرآن سورة البقرة وفيها آية هي سيدة آي القرآن
آية الكرسي هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث حكيم بن جبير وقد تكلم فيه شعبة وضعفه **حدثنا** يحيى بن المغيرة أبو سلمة
المخزومي المدني نا ابن أبي فديك عن عبد الرحمن المليكي عن زرارة بن مصعب عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قرأ حم المؤمن إلى إليه المصير وآية الكرسي حين يصبح حفظ بهما حتى يمسي ومن قرأهما حين يمسي حفظ بهما حتى يصبح هذا حديث
غريب وقد تكلم بعض أهل العلم في عبد الرحمن بن أبي بكر بن أبي مليكة المليكي من قبل حفظه **حدثنا** محمد بن بشار نا أبو أحمد
نا سفيان عن ابن أبي ليلى عن أخيه عيسى عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن أبي أيوب الأنصاري أنه كانت له سهوة فيها تمر

فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں پایا تو نے بیچ اس چیز کے جو میری طرف اللہ نے وحی کی ہے یہ کہ جواب دو واسطے اللہ کے اور رسول کے جبکہ تم کو بلاوے
اس واسطے کہ تم کو زندہ کرتا ہے کہا اُنہوں نے ہاں یا حضرت اور پھر ایسا نہ کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اس بات پر جو دو نہیں کرونگا۔ فرمایا آنحضرت نے کیا
چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی سورت سکھلاؤں جو توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن میں مثل اسکے نہیں نازل ہوئی کہا اُنہوں نے ہاں یا رسول اللہ
پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز میں تو کس طرح پڑھتا ہے کہا راوی نے پس پڑھی اُنہوں نے ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ پس فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ نہیں نازل ہوئی کوئی سورت توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن میں
مثل اسکے اور یہ سات آیتیں مثانی[1] سے اور قرآن عظیم ہے جو دیا گیا ہوں میں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے انس بن مالک
سے **باب** سورہ بقرہ اور آیۃ الکرسی کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح
سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ اور یہ کہا
جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاوے اُسمیں شیطان داخل نہیں ہوتا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہمسے حسین جعفی نے زائدہ سے اُنہوں نے حکیم بن جبیر سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر شے کے واسطے بلندی ہے اور بلندی قرآن کی سورہ بقرہ ہے اور اسی میں ایک آیت ہے وہ قرآن کی آیتوں کی سردار ہے
یعنی آیۃ الکرسی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حکیم بن جبیر سے اور اُسکے حق میں شعبہ نے کلام کیا ہے اور اسکو ضعیف
کیا ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن مغیرہ بیٹے ابو سلمہ مخزومی مدنی نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے عبد الرحمن ملیکی سے اُنہوں نے زرارہ
بن مصعب سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے سورہ حم مومن الیہ المصیر
تک اور آیۃ الکرسی صبح کے وقت بسبب اسکے شام تک حفاظت میں رہتا ہے اور جو کوئی ان دونوں کو شام کے وقت پڑھے وہ
بسبب اسکے صبح تک حفاظت میں رہتا ہے یہ حدیث غریب ہے اور بعض اہل علم نے عبد الرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ ملیکی کے
حق میں اُسکے حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو احمد نے کہا حدیث کی
ہمسے سفیان نے ابن ابی لیلی سے اُنہوں نے اپنے بھائی سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُنہوں نے ابی ایوب انصاری سے
یہ کہ اُسکا ایک چھوٹا سا گھر تھا اسی میں کھجوریں تھیں

---

[1] مثانی کے معنے مکرر کے ہیں یعنی یہ سات آیات ہیں جو ہر ایک رکعت میں مکرر پڑھی جاتی ہیں یا مثانی مشتق ہے ثنا سے اسلیے کہ اسمیں ثنا اور دعا ہے اور قرآن عظیم ہے۔

نا الليث بن سعد عن سعيد المقبري عن عطاء مولى ابي احمد عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا نحوه بمعناه ولم يذكر فيه عن ابي هريرة وفي الباب عن ابي بن كعب **باب** ما جاء في اخر سورة البقرة **حدثنا** احمد بن منيع نا جرير بن عبد الحميد عن منصور بن المعتمر عن ابراهيم بن يزيد عن عبد الرحمن بن يزيد عن ابي مسعود الانصاري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ الآيتين من اخر سورة البقرة في ليلة كفتاه هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا حماد بن سلمة عن اشعث بن عبد الرحمن الجرمي عن ابي قلابة عن ابي الاشعث الجرمي عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله كتب كتابا قبل ان يخلق السموات والارض بالفي عام انزل منه آيتين ختم بهما سورة البقرة ولا يقرآن في دار ثلث ليال فيقربها شيطان هذا حديث غريب **باب** ما جاء في آل عمران **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا هشام بن اسمعيل ابو عبد الملك العطار نا محمد بن شعيب نا ابراهيم بن سليمان عن الوليد بن عبد الرحمن انه حدثهم عن جبير بن نفير عن نواس بن سمعان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يأتي القرآن واهله الذين يعملون به في الدنيا تقدمه سورة البقرة وآل عمران قال نواس وضرب لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة امثال ما نسيتهن بعد قال يأتيان كانهما غيابتان وبينهما شرق او كانهما غمامتان سوداوان او كانهما ظلة من طير صواف تجادلان عن صاحبهما وفي الباب عن بريدة وابي امامة هذا حديث حسن غريب ومعنى هذا الحديث عند اهل العلم انه يجيء ثواب قراءته كذا فسر بعض اهل العلم هذا الحديث وما يشبه هذا من الاحاديث انه يجيء ثواب قراءة القرآن وفي حديث نواس بن سمعان عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يدل على ما فسروا اذ قال النبي صلى الله عليه وسلم

کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عطاء سے جو غلام ہیں ابی احمد کے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل مثل اسکے یعنی اوپر والی کے اور اس روایت میں ابی ہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔ اس باب میں روایت ہے ابی بن کعب سے **باب** سورۂ بقرہ کے آخر کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے جریر بن عبد الحمید نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم بن یزید سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے ابی مسعود انصاری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دو آیتیں آخر سورۂ بقرہ سے رات میں پڑھے تو وہ اسکو کافی[1] ہوتی ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے اشعث بن عبد الرحمن جرمی سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث جرمی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے اللہ تعالی نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے دو ہزار برس ایک کتاب لکھی ہے اس سے دو آیتیں اتاری گئی ہیں انسے سورۂ بقرہ ختم ہوتی ہے اور وہ کسی گھر میں تین راتیں نہیں پڑھی جاتیں کہ شیطان اسکے نزدیک ہو۔ یہ حدیث غریب ہے **باب** سورۂ آل عمران کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن اسمٰعیل یعنی ابو عبد الملک عطار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن شعیب نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن سلیمان نے ولید بن عبد الرحمن سے کہ حدیث کی ہے انہوں نے انکو جبیر بن نفیر سے انہوں نے نواس بن سمعان سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آئیگا قرآن اور اہل اسکے جو اسکے ساتھ دنیا میں عمل کرتے تھے۔ آگے ہوگی اس قرآن کے سورۂ بقرہ اور آل عمران کہا نواس نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تین مثالیں بیان فرمائی ہیں جن کو میں نے انکے بعد اب تک بھلایا نہیں ہے فرمایا آپ نے آئینگی وہ دونوں اس حالت میں کہ گویا وہ دو سائبان ہیں اور درمیان انکے روشنی ہے گویا وہ دونوں سیاہ بادل ہیں یا گویا وہ سایہ ہیں صف باندھے ہوئے جانوروں سے جھگڑا کرینگی وہ دونوں اپنے صاحب سے۔ اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور ابی امامہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آئیگا ثواب قرات اسکی کا۔ ایسا ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو حدیثیں اسکے مشابہ ہیں کہ آئیگا ثواب قرات قرآن کا۔ اور حدیث نواس بن سمعان میں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے ایسی بات ہے جو دلالت کرتی ہے اسپر جو انہوں نے تفسیر کی ہے کہ فرمایا نبی صلعم نے

[1] کافی ہوتی ہیں انکو جیسی دعا دینوں کی شرارت پر کافی ہوتی ہیں۔ اسکو شیخ نے کہا ہے۔

واهله الذين يعملون به في الدنيا ففي هذا دلالة انه يجئ ثواب العمل وحدثني محمد بن اسمعيل نا الحميدي قال قال سفيان
بن عيينة في تفسير حديث عبد الله بن مسعود ما خلق الله من سماء ولا ارض اعظم من اية الكرسي قال سفيان لان اية الكرسي
هو كلام الله وكلام الله اعظم من خلق الله من السماء والارض **باب** ما جاء في سورة الكهف **حدثنا** محمود بن
غيلان نا ابو داود نا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت البراء يقول بينما رجل يقرأ سورة الكهف اذ راى دابة تركض فنظر
فاذا مثل الغمامة او السحابة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك
السكينة نزلت مع القرآن او نزلت على القرآن هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن اسيد بن حضير **حدثنا** محمد بن
بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن سالم بن ابي الجعد عن معدان بن ابي طلحة عن ابي الدرداء عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال من قرأ ثلاث ايات من اول الكهف عصم من فتنة الدجال قال محمد بن بشار نا معاذ بن هشام
نا ابي عن قتادة بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء في يس **حدثنا** قتيبة وسفيان بن
وكيع قالا نا حميد بن عبد الرحمن الرؤاسي عن الحسن بن صالح عن هارون ابي محمد عن مقاتل بن حيان عن قتادة عن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل شيء قلبا وقلب القرآن يس ومن قرأ يس كتب الله له بقراءتها قراءة القرآن
عشر مرات هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث حميد بن عبد الرحمن وبالبصرة لا يعرفون من حديث قتادة
الا من هذا الوجه وهارون ابو محمد شيخ مجهول **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا احمد بن سعيد الدارمي نا قتيبة عن حميد
بن عبد الرحمن بهذا وفي الباب عن ابي بكر الصديق ولا يصح حديث ابي بكر من قبل اسناده واسناده ضعيف

اور وہ اہل اسکے جو عمل کرتے ہیں ساتھ اسکے دنیا میں۔ پس اس حدیث میں دلالت ہے اس بات پر کہ ثواب عمل کا آئیگا۔ اور خبر دی ہم کو
محمد بن اسمٰعیل نے کہ حدیث کی ہم سے حمیدی نے کہا انہوں نے کہا سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر میں کہ نہیں پیدا کیا
اللہ تعالیٰ نے کوئی آسمان اور نہ کوئی زمین عظیم آیۃ الکرسی سے کہ سفیان نے کہا اسواسطے کہ آیۃ الکرسی کلام اللہ کا ہے اور کلام اللہ کا عظیم تر ہے
اللہ کی پیدائش سے یعنی آسمان اور زمین سے **باب** سورۂ کہف کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث
کی ہم سے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا انہوں نے سنا میں نے براء سے کہ کہتے اُسوقت میں کہ ایک مرد سورۂ کہف
پڑھ رہا تھا کہ اُسنے اپنے چارپائے کو کودتے ہوئے دیکھا پس اُسنے دیکھا کہ مثل بادل کے کوئی چیز ہے (غمام اور سحاب کے معنے
بادل کے ہیں راوی کو صرف الفاظ میں شک ہے) سو وہ آنحضرت کے پاس آیا اور آپ کے آگے یہ قصہ ذکر کیا پس فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سکینہ تھا کہ قرآن کے ساتھ اترا تھا یا فرمایا آپ نے قرآن پر اترا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس
باب میں روایت ہے اسید بن حضیر سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے
شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے معدان بن ابی طلحہ سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا آپ نے جو کوئی تین آیتیں ابتدا سے سورۂ کہف سے پڑھے وہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہیگا۔ کہا محمد بن بشار نے حدیث کی ہم سے معاذ بن
ہشام نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** سورۂ یٰسٓ
کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ اور سفیان بن وکیع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے حمید بن عبدالرحمن رواسی نے حسن
بن صالح سے انہوں نے ہارون یعنی ابی محمد سے انہوں نے مقاتل بن حیان سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے ہر ایک چیز کے واسطے دل ہے اور دل قرآن کا یٰسٓ ہے اور جو کوئی پڑھے یٰسٓ اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے بدلے قراءت اُسکی کے
قراءت قرآن کی دس بار لکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حمید بن عبدالرحمن سے۔ اور بصرہ میں
نہیں پہچانتے حدیث قتادہ کی مگر اسی وجہ سے۔ اور ہارون یعنی ابو محمد شیخ مجہول ہے **حدیث** کی ہم سے ابوموسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے
کہا حدیث کی ہم سے احمد بن سعید دارمی نے کہا حدیث کی ہم سے قتیبہ نے حمید بن عبدالرحمن سے ساتھ اسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے
حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اور حدیث حضرت ابوبکر صدیق کی اسناد کی جہت سے صحیح نہیں اور اسناد اسکی ضعیف ہے

باب ما جاء فی فضل حم الدخان **حدثنا** سفیان بن وکیع نا زید بن حباب عن عمر بن ابی خثعم عن یحیی بن ابی کثیر عن
ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ حم الدخان فی لیلة اصبح یستغفر له سبعون الف
ملك هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه وعمر بن ابی خثعم یضعف قال محمد هو منکر الحدیث **حدثنا** نصر بن
عبد الرحمن الکوفی نا زید بن حباب عن هشام ابی المقدام عن الحسن عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من
قرأ حم الدخان فی لیلة الجمعة غفر له هذا حدیث لا نعرفه الا من هذا الوجه وهشام ابو المقدام یضعف ولم یسمع الحسن من
ابی هریرة هکذا قال ایوب ویونس بن عبید وعلی بن زید **باب** ما جاء فی سورة الملك **حدثنا** محمد بن عبد الملك
بن ابی الشوارب نا یحیی بن عمرو بن مالك النکری عن ابیه عن ابی الجوزاء عن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبی صلی
الله علیه وسلم خباءه علی قبر وهو لا یحسب انه قبر فاذا فیه انسان یقرأ سورة الملك حتی ختمها فاتی النبی صلی الله
علیه وسلم فقال یا رسول الله ضربت خبائی علی قبر وانا لا احسب انه قبر فاذا فیه انسان یقرأ سورة الملك حتی ختمها
فقال النبی صلی الله علیه وسلم هی المانعة هی المنجیة تنجیه من عذاب القبر هذا حدیث غریب من هذا الوجه وفی
الباب عن ابی هریرة **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة عن عباس الجشمی عن ابی هریرة عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال ان سورة من القرآن ثلاثون آیة شفعت لرجل حتی غفر له وهی تبارك الذی بیده الملك هذا حدیث
حسن **حدثنا** هریم بن مسعر نا الفضیل بن عیاض عن لیث عن ابی الزبیر عن جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم کان
لا ینام حتی یقرأ الم تنزیل وتبارك الذی بیده الملك هذا الحدیث رواه غیر واحد عن لیث بن ابی سلیم مثل هذا وروی

باب ختم دخان کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے عمر بن ابی خثعم سے
اُنہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے حم دخان
رات میں صبح کرتا ہے اس حالت میں کہ اُسکے واسطے ستر ہزار فرشتے بخشش مانگتے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی
وجہ سے۔ عمر بن ابی خثعم ضعیف کیا گیا ہے۔ کہا محمد نے وہ منکر الحدیث ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث
کی ہمسے زید بن حباب نے ہشام ابی المقدام سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے جو کوئی حم دخان جمعہ کی رات میں پڑھے تو اُسکے واسطے بخشش کیجاتی ہے۔ اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی وجہ
سے۔ اور ہشام ابو مقدام ضعیف ہے۔ اور حسن نے ابی ہریرہ سے نہیں سنا۔ ایسا ہی کہا ہے ایوب اور یونس بن عبید اور علی
بن زید نے رضی اللہ عنہم۔ **باب** سورہ ملک کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے
کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی الجوزاء سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہ اُنہوں نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اپنا خیمہ ایک قبر پر لگایا اور اُنکو معلوم نہ تھا کہ وہ قبر ہے پس یکبارگی ایک قبر ہے اسمیں ایک آدمی
سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہانتک کہ اُسنے اُسکو ختم کیا۔ اور وہ صحابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں
نے خیمہ قبر پر لگایا تھا اور میں گمان نہیں کرتا تھا کہ یہ قبر ہے پس دیکھا تو اسمیں ایک آدمی سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہانتک کہ اُسنے اُسکو
ختم کیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ مانعہ ہے منجیہ ہے یعنے نجات دینے والی ہے آگ سے۔ یہ حدیث اس وجہ سے
غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر
نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے قتادہ سے اُنہوں نے عباس جشمی سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
آپ نے ایک سورہ ہے قرآن میں جسکی تیس آیتیں ہیں وہ شفاعت کریگی واسطے آدمی کے تاکہ وہ بخشا جاویگا اور وہ سورہ
تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے ہریم بن مسعر نے کہا حدیث کی ہمسے فضیل بن عیاض نے
لیث سے اُنہوں نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں سوتے تھے یہانتک کہ پڑھتے الم تنزیل اور تبارک
الذی بیدہ الملک اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی ایک نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اسکے اور روایت کیا ہے اسکو

مغيرة بن مسلم عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ، وروى زهير قال قلت لابي الزبير سمعت من جابر يذكر هذا الحديث فقال ابو الزبير انما اخبرنيه صفوان او ابن صفوان وكان زهيرا انكر ان يكون هذا الحديث عن ابي الزبير عن جابر **حدثنا** هناد نا ابو الاحوص عن ليث عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه **حدثنا** هريم بن مسعر نا الفضيل عن ليث عن طاؤس قال تفضلان على كل سورة من القرآن بسبعين حسنة **باب** ما جاء في اذا زلزلت **حدثنا** محمد بن موسى الجرشي البصري نا الحسن بن سلم بن صالح العجلي نا ثابت البناني عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ اذا زلزلت عدلت له بنصف القرآن ومن قرأ قل يا ايها الكافرون عدلت له بربع القرآن ومن قرأ قل هو الله احد عدلت له بثلث القرآن هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث هذا الشيخ الحسن بن سلم وفي الباب عن ابن عباس **حدثنا** عقبة بن مكرم العمي البصري نا ابن ابي فديك اخبرني سلمة بن وردان عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل من اصحابه هل تزوجت يا فلان قال لا والله يا رسول الله ولا عندي ما اتزوج قال اليس معك قل هو الله احد قال بلى قال ثلث القرآن قال اليس معك اذا جاء نصر الله والفتح قال بلى قال ربع القرآن قال اليس معك قل يا ايها الكافرون قال بلى قال ربع القرآن قال اليس معك اذا زلزلت الارض قال بلى قال ربع القرآن قال تزوج تزوج هذا حديث حسن **باب** ما جاء في سورة الاخلاص وفي سورة اذا زلزلت **حدثنا** علي بن حجر نا يزيد بن هارون نا يمان بن مغيرة العنزي نا عطاء عن ابن عباس قال قال

مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور روایت کیا زہیر نے کہ کہا اُنہوں نے میں نے ابی الزبیر سے کہا تم نے جابر سے سنا ہے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کا؟ کہا ابو الزبیر نے مجھے صفوان یا ابن صفوان نے خبر دی ہے اور زہیر اس بات کا انکار کرتا تھا کہ یہ حدیث بواسطہ ابی الزبیر کے جابر سے مروی ہو۔ **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے لیث سے اُنہوں نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ **حدیث** کی ہم سے ہریم بن مسعر نے کہا حدیث کی ہم سے فضیل نے لیث سے اُنہوں نے طاؤس سے کہا اُنہوں نے یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہر ایک سورۃ پر ستر نیکی تک فضیلت رکھتی ہیں۔ **باب** سورۂ اذا زلزلت کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن موسی جرشی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن سلم بن صالح عجلی نے کہا حدیث کی ہم سے ثابت بنانی نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص سورۂ اذا زلزلت پڑھے تو ثواب اسکے واسطے نصف قرآن کے برابر ہوگا اور جو کوئی قل یا ایہا الکافرون پڑھے تو وہ اسکے واسطے چوتھائی قرآن کے برابر ہوگا اور جو کوئی قل ہو اللہ احد پڑھے تو وہ اسکے واسطے تہائی قرآن کے برابر ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے اس شیخ یعنی حسن بن سلم کے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے۔ **حدیث** کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی فدیک نے کہ خبر دی مجھے سلمہ بن وردان نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اپنے اصحاب میں سے فرمایا کہ فلانے کیا تو نے نکاح کیا؟ کہا اُسنے نہیں قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ اور نہ میرے پاس مقدور ہے کہ نکاح کروں۔ فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس قل ہو اللہ احد نہیں؟ کہا اُسنے کیوں نہیں۔ فرمایا آپ نے یہ تہائی قرآن کی ہے۔ فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس اذا جاء نصر اللہ والفتح نہیں؟ کہا اُسنے کیوں نہیں۔ فرمایا آپ نے یہ چوتھائی قرآن کی ہے۔ فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس قل یا ایہا الکافرون نہیں؟ کہا اُسنے کیوں نہیں۔ فرمایا آپ نے یہ چوتھائی قرآن کی ہے۔ فرمایا آپ نے کیا تیرے پاس اذا زلزلت الارض نہیں؟ کہا اُسنے کیوں نہیں۔ فرمایا آپ نے یہ چوتھائی قرآن کی ہے۔ فرمایا آپ نے نکاح کر نکاح کر۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب** سورۂ اخلاص اور سورۂ اذا زلزلت کے بیان میں۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے یمان بن مغیرہ عنزی نے کہا حدیث کی ہم سے عطاء نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے فرمایا

ف [illegible] معلوم ہوتی ہے کہ مقصود اعظم قرآن مجید سے بیان کرنا مبدا اور معاد کا ہے [illegible] معاش اور معاد کا ذکر ہے اور سورۂ اخلاص توحید پر شامل ہے [illegible] تہائی قرآن کے برابر ہوگی واللہ اعلم بالصواب

رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زلزلت تعدل نصف القرآن وقل هو الله احد تعدل ثلث القرآن وقل يا ايها الكافرون
تعدل ربع القرآن هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث يمان بن المغيرة **باب** ما جاء في سورة الاخلاص **حدثنا**
بندار نا عبد الرحمن بن مهدي نا زائدة عن منصور عن هلال بن يساف عن ربيع بن خثيم عن عمرو بن ميمون عن
عبد الرحمن بن ابي ليلى عن امرأة ابي ايوب عن ابي ايوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايعجز احدكم
ان يقرأ في ليلة ثلث القرآن من قرأ الله الواحد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن وفي الباب عن ابي الدرداء وابي سعيد
وقتادة بن النعمان وابي هريرة وانس وابن عمر وابي مسعود هذا حديث حسن ولا نعرف احدا روى هذا الحديث
احسن من رواية زائدة وتابعه على روايته اسرائيل والفضيل بن عياض وقد روى شعبة وغير واحد من الثقات
هذا الحديث عن منصور واضطربوا فيه **حدثنا** ابو كريب نا اسحق بن سليمان عن مالك بن انس عن عبيد الله بن
عبد الرحمن عن ابي حنين مولى لآل زيد بن الخطاب او مولى زيد بن الخطاب عن ابي هريرة قال اقبلت مع النبي صلى الله
عليه وسلم فسمع رجلا يقرأ قل هو الله احد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجبت قلت ما وجبت قال الجنة هذا
حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث مالك بن انس وابو حنين هو عبيد بن حنين **حدثنا** محمد
بن مرزوق البصري نا حاتم بن ميمون ابو سهل عن ثابت البناني عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال من قرأ كل يوم مائتي مرة قل هو الله احد محي عنه ذنوب خمسين سنة الا ان يكون عليه دين وبهذا الاسناد
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اراد ان ينام على فراشه فنام على يمينه ثم قرأ قل هو الله احد مائة مرة فاذا كان
يوم القيامة يقول له الرب تبارك وتعالى يا عبدي ادخل على يمينك الجنة هذا حديث غريب من حديث ثابت عن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہوتی ہے اور قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہوتی ہے اور
قل یا ایہا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہوتی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق یمان بن مغیرہ سے **باب**
سورۂ اخلاص کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے بندار نے کہ حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ
نے منصور سے اُنہوں نے ہلال بن یساف سے اُنہوں نے ربیع بن خثیم سے اُنہوں نے عمرو بن میمون سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے
اُنہوں نے ابی ایوب کی بیوی سے اُنہوں نے ابی ایوب سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عاجز ہوتا ہے کوئی تم میں سے
کہ ایک رات میں تہائی قرآن کی پڑھے جو کوئی پڑھے اللہ الواحد الصمد اُسنے تہائی قرآن کی پڑھی اور اس باب میں روایت ہے
ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس ابن عمر اور ابی مسعود سے رضی اللہ عنہم۔ یہ **حدیث حسن** ہے
اور ہم نہیں پہچانتے کہ کسی نے اس حدیث کو زائدہ کی روایت سے اچھا بیان کیا ہو اور تابع ہوا ہے اسکا انکی روایت پر اسرائیل اور
فضیل بن عیاض اور روایت کیا ہے اس حدیث کو شعبہ وغیرہ نے کئی ثقہ لوگوں نے اُنہوں نے منصور سے اور وہ اس روایت میں
مضطرب ہوئے ہیں **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے اسحق بن سلیمان نے مالک بن انس سے اُنہوں نے
عبید اللہ بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے ابی حنین سے جو غلام ہے آل زید بن خطاب کا یا غلام ہے زید بن خطاب کا اُنہوں نے روایت کی ابی ہریرہ
سے کہا اُنہوں نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا تو آپ نے ایک آدمی کو قل ہو اللہ احد پڑھتے سنا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے واجب ہو گئی میں نے کہا کیا چیز واجب ہوئی فرمایا آپ نے جنت۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق
مالک بن انس سے۔ اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہیں **حدیث** کی ہمسے محمد بن مرزوق البصری نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم
بن میمون یعنی ابو سہل نے ثابت بنانی سے اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی ہر ایک
دن میں دو سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے تو اس سے پچاس برس کے گناہ دور ہوتے ہیں مگر یہ کہ اُسپر قرض ہو اور اسی اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی اپنے فرش پر سونیکا ارادہ کرے اور داہنی کروٹ پر سوئے پھر قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے تو جب قیامت کا دن ہوگا
تو اسکو پروردگار تبارک تعالی کہیگا اے میرے بندے اپنی داہنی طرف جنت میں داخل ہو۔ یہ حدیث غریب ہے طریق ثابت بنانی سے جو راوی ہیں

عن انس وقد روی ہذا الحدیث من غیر ہذا الوجہ ایضا عن ثابت **حدثنا** محمد بن بشار نا یحیی بن سعید نا یزید بن کیسان نی ابو حازم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احشدوا فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن قال فحشد من حشد ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ قل ہو اللہ احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن انی لاری ہذا خبرا جاءہ من السماء ثم خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی قلت ساقرأ علیکم ثلث القرآن الا وانہا تعدل ثلث القرآن ہذا حدیث حسن صحیح غریب من ہذا الوجہ وابو حازم الاشجعی اسمہ سلمان **حدثنا** العباس بن محمد الدوری نا خالد بن مخلد نا سلیمان بن بلال نی سہیل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل ہو اللہ احد تعدل ثلث القرآن ہذا حدیث صحیح **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا اسمعیل بن ابی اویس نی عبد العزیز بن محمد عن عبید اللہ بن عمر عن ثابت البنانی عن انس بن مالک قال کان رجل من الانصار یؤمہم فی مسجد قباء فکان کلما افتتح سورۃ یقرأ لہم فی الصلوۃ یقرأ بہا افتتح بقل ہو اللہ احد حتی یفرغ منہا ثم یقرأ بسورۃ اخری معہا وکان یصنع ذلک فی کل رکعۃ فکلمہ اصحابہ فقالوا انک تقرأ ہذہ السورۃ ثم لا تری انہا تجزئک حتی تقرأ بسورۃ اخری فاما ان تقرأ بہا واما ان تدعہا وتقرأ بسورۃ اخری قال ما انا بتارکہا ان احببتم ان اؤمکم بہا فعلت وان کرہتم ترکتکم وکانوا یرونہ افضلہم وکرہوا ان یؤمہم غیرہ فلما اتاہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ الخبر فقال یا فلان ما یمنعک مما یامر بہ اصحابک وما یحملک ان تقرأ ہذہ السورۃ فی کل رکعۃ فقال یا رسول اللہ انی احبہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انس سے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ثابت سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن کیسان نے کہا حدیث کی مجھ سے ابو حازم نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو جیو۔ کہ میں تہائی قرآن کی پڑھنے والا ہوں۔ کہا راوی نے سو جسے جمع ہونا تھا جمع ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور قل ہو اللہ احد پڑھا پھر داخل ہوئے پھر بعض نے بعض سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں تہائی قرآن کی پڑھنے والا ہوں میں گمان کرتا ہوں کہ یہ ایسی خبر ہو کہ آسمان سے آئی ہو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور یہ فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ میں تہائی قرآن کی پڑھتا ہوں خبردار اور بیشک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے **حدیث** کی ہم سے عباس بن محمد دوری نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن مخلد نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا حدیث کی مجھ سے سہیل بن ابی صالح نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہوتی ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھ سے عبد العزیز بن محمد نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے ایک مرد انصار سے ان لوگوں کی مسجد قبا میں امامت کرتا تھا سو جب کبھی کسی سورت شروع کرتا جسکو پڑھتا ہو تا اس نماز میں کہ جسکو پڑھتا تو شروع کرتا ساتھ قل ہو اللہ احد کے تاکہ اس سے فارغ ہو پھر اسکے ساتھ دوسری سورت پڑھتا اور یہ طریق ہر ایک رکعت میں کرتا تھا پس کہا اسکے ساتھیوں نے اس سے بات چیت کی اور کہا کہ تم اس سورت کو پڑھتے ہو پھر آپ یہ گمان نہیں کرتے کہ یہ سورت تمکو کافی ہو جائے سو دوسری سورت پڑھتے ہو سو یا تو اسی کو پڑھا کرو یا اسکو چھوڑ دو اور دوسری سورت پڑھا کرو کہا اسنے میں تو اسکو چھوڑنے والا نہیں ہوں اگر تمکو اسکے ساتھ امامت کرانی اچھی معلوم ہو تو میں امامت کرتا ہوں اور اگر تم برا جانتے ہو تو میں تمکو چھوڑ دیتا ہوں اور وہ لوگ سکو اپنے سب میں سے افضل سمجھتے تھے اور انہوں نے مکروہ جانا کہ اسکے سوا اور کوئی انکی امامت کرائے پس جب نبی صلعم آئے ان لوگوں نے وہ خبر آنحضرت سے بیان کی سو فرمایا اے فلان کیا چیز تجھے منع کرتی ہے اس سے کہ جسکے ساتھ تجھے تیرے صحابی امر کرتے ہیں اور کیا چیز تجھے اس سورت کے ہر ایک رکعت میں پڑھنے پر برانگیختہ کرتی ہے پس کہا اسنے یا رسول اللہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں پھر فرمایا رسول اللہ صلعم نے

حقہ قال الان کے بارہ میں سکو ... کہ اس زمانہ کی ... اس سورت میں صرف ... ہے اور کیا ... سے ...

ان حبها ادخلك الجنة هذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه من حديث عبيد الله بن عمر عن ثابت البنانی وقد روی
مبارك بن فضالة عن ثابت البنانی عن انس ان رجلا قال يا رسول الله انی احب هذه السورة قل هو الله احد
فقال ان حبك اياها يدخلك الجنة **باب** ما جاء فی المعوذتين **حدثنا** بندار نا يحيى بن سعيد نا اسمعيل
بن ابی خالد اخبرنی قيس بن ابی حازم عن عقبة بن عامر الجهنی عن النبی صلی الله عليه وسلم قال قد انزل الله علی
آيات لم ير مثلهن قل اعوذ برب الناس الی آخر السورة وقل اعوذ برب الفلق الی آخر السورة هذا حديث حسن
صحيح **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن يزيد بن ابی حبيب عن علی بن رباح عن عقبة بن عامر قال امرنی
رسول الله صلی الله عليه وسلم ان اقرأ بالمعوذتين فی دبر كل صلوة هذا حديث حسن غريب **باب** ما جاء
فی فضل قاری القرآن **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد الطيالسی نا شعبة وهشام عن قتادة عن زرارة
بن اوفی عن سعد بن هشام عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم الذی يقرأ القرآن وهو ماهر
به مع السفرة الكرام البررة والذی يقرؤه قال هشام وهو شديد عليه قال شعبة وهو عليه شاق له اجران
هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** علی بن حجر نا حفص بن سليمن عن كثير بن زاذان عن عاصم بن ضمرة
عن علی بن ابی طالب قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم
حرامه ادخله الله به الجنة وشفعه فی عشرة من اهل بيته كلهم قد وجبت له النار هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا
الوجه وليس له اسناد صحيح وحفص بن سليمن ابو عمر بزاز كوفی يضعف فی الحديث **باب** ما جاء فی فضل القرآن
حدثنا عبد بن حميد نا حسين بن علی الجعفی نا حمزة الزيات عن ابی المختار الطائی عن ابن اخی الحارث الاعور عن الحارث الاعور

بیشک اسکی محبت تجھے جنت میں داخل کریگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے یعنی طریق عبید اللہ بن عمر سے جو روایت ہے ثابت بنانی
سے اور روایت کی ہے مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں اس سورت یعنی
قل ہو اللہ احد کو دوست رکھتا ہوں فرمایا آپ نے بیشک محبت تیری اسکو جنت میں داخل کریگی **باب** معوذتین کے بیان میں
حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابی خالد نے کہا خبر دی مجھے قیس بن
ابی حازم نے عقبہ بن عامر جہنی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مجھ پر چند آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ انکی مثل دیکھی نہیں
گئیں قل اعوذ برب الناس آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق آخر سورت تک۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے
قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے علی بن رباح سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے مجھے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ معوذتین ہر نماز کے پیچھے پڑھوں۔ یہ حدیث غریب ہے **باب** قرآن پڑھنے والے کی فضیلت کے
بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ اور ہشام نے قتادہ سے
انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قرآن پڑھتا ہے
اور وہ اسکے ساتھ ماہر ہو تو وہ ساتھ بزرگ نیکبخت پیغمبروں کے ہے اور جو کوئی اسکو پڑھتا ہے کہا ہشام نے اور وہ قرآن اسپر مشکل ہو کہا
شعبہ نے اور وہ قرآن اسکو مشقت سے آتا ہو تو اسکے واسطے دو اجر ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے
کہا حدیث کی ہم سے حفص بن سلیمان نے کثیر بن زاذان سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قرآن پڑھے اور اسکو خوب یاد کرے اور اسکے حلال کو حلال جانے اور اسکے حرام کو حرام
جانے۔ تو اللہ تعالی اسکو سبب اسکے جنت میں داخل کریگا اور اسکی شفاعت دس ایسے گھر والوں کے حق میں قبول کریگا کہ ان سب کے واسطے
آگ واجب ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور اسکی سند صحیح نہیں۔ اور حفص بن سلیمان بیٹے ابو عمر بزاز کوفی
حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ **باب** قرآن کی فضیلت کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا ہم سے حدیث کی
حسین بن علی جعفی نے کہا حدیث کی ہم سے حمزہ زیات نے ابی المختار طائی سے انہوں نے حارث اعور کے بھتیجے سے انہوں نے حارث اعور سے

قال مررت في المسجد فاذا الناس يخوضون في الاحاديث فدخلت على علي فقلت يا امير المؤمنين الا ترى الناس قد
خاضوا في الاحاديث قال او قد فعلوها قلت نعم قال اما اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
الا انها ستكون فتنة فقلت ما المخرج منها يا رسول الله قال كتاب الله فيه نبأ ما قبلكم وخبر ما بعدكم وحكم ما بينكم
وهو الفصل ليس بالهزل من تركه من جبار قصمه الله ومن ابتغى الهدى في غيره اضله الله وهو حبل الله المتين وهو
الذكر الحكيم وهو الصراط المستقيم هو الذي لا تزيغ به الاهواء ولا تلتبس به الالسنة ولا يشبع منه العلماء ولا يخلق عن
كثرة الرد ولا تنقضي عجائبه هو الذي لم تنته الجن اذ سمعته حتى قالوا انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فآمنا به
من قال به صدق ومن عمل به اجر ومن حكم به عدل ومن دعا اليه هدى الى صراط مستقيم خذها اليك يا اعور هذا
حديث غريب لا نعرفه الا من حديث حمزة الزيات واسناده مجهول وفي حديث الحارث مقال **باب** ما جاء في
تعليم القرآن **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود انا شعبة اخبرني علقمة بن مرثد قال سمعت سعد
بن عبيدة يحدث عن ابي عبد الرحمن عن عثمن بن عفان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خيركم من
تعلم القرآن وعلمه قال ابو عبد الرحمن فذاك الذي اقعدني مقعدي هذا وعلم القرآن في زمن عثمن حتى
بلغ الحجاج بن يوسف هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا بشر بن السري نا سفيان عن علقمة
بن مرثد عن ابي عبد الرحمن عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم او افضلكم من تعلم
القرآن وعلمه هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى عبد الرحمن بن مهدي وغير واحد عن سفيان الثوري

کہا اُسنے میں مسجد میں گیا۔ اور دیکھا تو کئی لوگ حدیثوں میں خوض کر رہے ہیں پھر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر داخل ہوا اور میں نے کہا
یا امیر المؤمنین کیا آپ نہیں دیکھتے لوگوں کو کہ حدیثوں میں خوض کر رہے ہیں فرمایا حضرت علی نے کیا یہ کر رہے ہیں میں نے کہا ہاں کہا
خبردار میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے خبردار جلدی ہے کہ فتنہ ہوگا میں نے کہا اس سے نکلنے کی کیا
سبیل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کتاب اللہ اسمیں خبر پہلے لوگوں کی ہے اور خبر پچھلے لوگوں کی اور حکم درمیان تمہارے اور وہ کتاب
فیصلہ کرنیوالی ہے نہیں ہے ہزل۔ جو کوئی ترک کرے اسکو سرکشی سے توڑیگا اسکو اللہ تعالی اور جو کوئی اسکے غیر میں ہدایت طلب کرے
اللہ تعالی اسکو گمراہ کریگا۔ اور وہ کتاب اللہ کی رسی محکم ہے اور وہ نصیحت ہے حکمت والی اور وہ راستہ ہے مستقیم ہے اور وہ ایسی ہے کہ اس
سے خواہشیں ٹیڑھی نہیں ہوتیں اور اسکے ساتھ زبانیں مشتبہ نہیں ہوتیں۔ اور اس سے عالم لوگ سیر نہیں ہوتے اور بہت پڑھنے
سے پرانی نہیں ہوتی اور اسکے عجائبات منقضی نہیں ہوتے۔ یہ ایسی ہے کہ جن اس سے رہ نہ سکے جبکہ انھوں نے اسکو سنا حتے
کہ کہا انھوں نے ہمنے سنا ہے قرآن عجیب راہ دکھاتا ہے طرف ہدایت کے سو ہم اسکے ساتھ ایمان لائے ہیں۔ جس کسی نے اسکے
ساتھ خبر دی تو اُسنے سچ کہا اور جس کسی نے اسکے ساتھ عمل کیا تو اُسنے اجر پایا اور جس کسی نے اسکے ساتھ حکم کیا تو اُسنے عدل کیا اور
جو کوئی اسکی طرف بلایا گیا تو اسنے سیدھی راہ کی طرف ہدایت پائی اسکو اے اعور اپنے ساتھ پکڑ لے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے
ہم اسکو مگر طریق حمزہ زیات سے۔ اور اسناد اسکی مجہول ہے اور حارث کی حدیث میں کلام ہے **باب** قرآن کی تعلیم کے بیان میں
حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہ خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا خبر دی مجھے علقمہ بن مرثد نے
کہا اُسنے سنا میں نے سعد بن عبیدہ سے کہ حدیث کرتا تھا ابی عبد الرحمن سے اُسنے روایت کی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر تم میں سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور اسکو پڑھائے کہا ابو عبد الرحمن نے بس اسی سبب نے
مجھے اس جگہ میں بٹھلایا ہے یعنی میں نے قرآن کی تعلیم اسی سبب سے اختیار کی ہے۔ اور اُسنے قرآن کی تعلیم حضرت عثمان کے زمانہ میں کی ہے
یہانتک کہ حجاج بن یوسف کا زمانہ پہونچ گیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے بشر بن
سری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے انھوں نے علقمہ بن مرثد سے اُنھوں نے ابی عبد الرحمن سے اُسنے عثمان سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے بہتر اور افضل
تم میں سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ نے سفیان ثوری سے

عن علقمة بن مرثد عن ابي عبد الرحمن عن عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم وسفيان لا يذكر فيه عن سعد بن عبيدة
وقد روى يحيى بن سعيد القطان هذا الحديث عن سفيان وشعبة عن علقمة بن مرثد عن سعد بن عبيدة عن
ابي عبد الرحمن عن عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** بذلك محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سفيان
وشعبة قال محمد بن بشار وهكذا ذكره يحيى بن سعيد عن سفيان وشعبة غير مرة عن علقمة بن مرثد عن
سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن عن عثمان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال محمد بن بشار واصحاب
سفيان لا يذكرون فيه عن سفيان عن سعد بن عبيدة قال محمد بن بشار وهو اصح **قال** ابو عيسى وقد زاد
شعبة في اسناد هذا الحديث سعد بن عبيدة وكان حديث سفيان اشبه قال علي بن عبد الله قال يحيى بن سعيد
ما احد يعدل عندي شعبة واذا خالفه سفيان اخذت بقول سفيان سمعت ابا عمار يذكر عن وكيع قال
شعبة سفيان احفظ مني وما حدثني سفيان عن احد بشيء فسألته الا وجدته كما حدثني وفي الباب عن علي
وسعد **حدثنا** قتيبة اخبرنا عبد الواحد بن زياد عن عبد الرحمن بن اسحق عن النعمان بن سعد عن علي بن
ابي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم من تعلم القرآن وعلمه هذا حديث لا نعرفه من حديث
علي عن النبي صلى الله عليه وسلم الا من حديث عبد الرحمن بن اسحق **باب** ما جاء فيمن قرأ حرفا من
القرآن ماله من الاجر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو بكر الحنفي نا الضحاك بن عثمان عن ايوب بن موسى
قال سمعت محمد بن كعب القرظي يقول سمعت عبد الله بن مسعود يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
قرأ حرفا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف ولكن الف حرف ولام حرف وميم حرف

اُنہوں نے علقمہ بن مرثد سے اُنہوں نے ابی عبد الرحمن سے اُنہوں نے عثمان سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان نے اس روایت میں سعد بن
عبیدہ کا ذکر نہیں کیا اور روایت کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو سفیان اور شعبہ سے اُنھوں نے علقمہ بن مرثد سے اُنہوں نے
سعد بن عبیدہ سے اُنہوں نے ابی عبد الرحمن سے اُنہوں نے حضرت عثمان سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ
اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا ہے
اسکو یحییٰ بن سعید نے سفیان اور شعبہ سے کئی بار انھوں نے روایت کی علقمہ بن مرثد سے اُنہوں نے سعد بن عبیدہ سے
اُنہوں نے ابی عبد الرحمن سے اُنہوں نے حضرت عثمان سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن بشار نے سفیان کے شاگرد
نہیں ذکر کرتے اس روایت میں یہ بات کہ روایت ہے سفیان سے اُنہوں نے روایت کی سعد بن عبیدہ سے کہ محمد بن بشار
نے اور وہ صحیح ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور زیادتی کی ہے شعبہ نے اس حدیث کی اسناد میں سعد بن عبیدہ کی اور گویا حدیث
سفیان کی بہت اچھی ہے کہا علی بن عبد اللہ نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے کوئی شخص میرے نزدیک شعبہ کے برابر نہیں کہ جب اسکی
سفیان مخالفت کرے تو میں قول سفیان کا پکڑتا ہوں سنا میں نے ابا عمار سے کہ ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے سفیان مجھے
حافظہ میں زیادہ ہے اور جو حدیث بیان کی سفیان نے کسی سے بیان کی ہے پھر میں نے اس سے اسکا سوال کیا تو اسیطرح ہی پایا
جیسا کہ اُسنے مجھے حدیث کی تھی اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور سعد سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا خبر دی
ہمکو عبد الواحد بن زیاد نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُنہوں نے نعمان بن سعد سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں سے وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم بواسطہ علی کے نبی صلعم سے مگر
طریق عبد الرحمن بن اسحاق سے **باب** اس شخص کے بیان میں جو قرآن مجید سے ایک حرف پڑھے اُسکے واسطے کیا اجر ہے **حدیث** کی
ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر حنفی نے کہا حدیث کی ہمسے ضحاک بن عثمان نے ایوب بن موسیٰ سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے
محمد بن کعب قرظی سے کہتے سنا میں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہتے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو کوئی ایک حرف کتاب اللہ سے پڑھے تو اسکے
واسطے ہے ایک نیکی اور نیکیاں ہیں اسکی دس گونہ کے برابر میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے لیکن الف حرف ہے اور لام حرف ہے اور میم حرف ہے

هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وسمعت قتيبة بن سعيد يقول بلغني ان محمد بن كعب القرظي ولد في حياة النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه عن ابن مسعود رواه ابو الاحوص عن عبد الله بن مسعود فرفعه بعضهم ووقفه بعضهم عن ابن مسعود ومحمد بن كعب القرظي يكنى ابا حمزة حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا شعبة عن عاصم عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجيء صاحب القرآن يوم القيامة فيقول يا رب حله فيلبس تاج الكرامة ثم يقول يا رب زده فيلبس حلة الكرامة ثم يقول يا رب ارض عنه فيرضى عنه فيقال اقرأ وارق ويزاد بكل آية حسنة هذا حديث حسن حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عاصم بن بهدلة عن ابي صالح عن ابي هريرة نحوه ولم يرفعه وهذا اصح عندنا من حديث عبد الصمد عن شعبة **باب** حدثنا احمد بن منيع نا ابو النضر نا بكر بن خنيس عن ليث بن ابي سليم عن زيد بن ارطاة عن ابي امامة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما اذن الله لعبد في شيء افضل من ركعتين يصليهما وان البر ليذر على رأس العبد ما دام في صلاته وما تقرب العباد الى الله عز وجل بمثل ما خرج منه قال ابو النضر يعني القرآن هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وبكر بن خنيس قد تكلم فيه ابن المبارك وتركه في آخر امره **باب** حدثنا احمد بن منيع نا جرير عن قابوس بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الذي ليس في جوفه شيء من القرآن كالبيت الخرب هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود الحفري وابو نعيم عن سفيان عن عاصم بن ابي النجود عن زر عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقال

یہ حدیث اس وجہ سے حسن صحیح غریب ہے سنا میں نے قتیبہ بن سعید سے کہ کہتے تھے یہ خبر پہنچی کہ محمد بن کعب قرظی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوا ہے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابن مسعود سے مروی ہے روایت کیا ہے اسکو ابوالاحوص نے عبد اللہ بن مسعود سے سو بعض نے اسکو مرفوع کیا ہے اور بعض نے اسکو ابن مسعود پر ہی موقوف کیا ہے اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابا حمزہ ہے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قرآن قیامت کے دن اپنے صاحب کے پاس آویگا اور کہے گا اے رب میرے اسکو عمدہ لباس پہناؤ اسکو عزت کا تاج پہنایا جائیگا پھر کہے گا اے رب میرے زیادہ دے اسکو پھر عزت کا لباس پہنایا جائیگا پھر کہے گا اے رب میرے راضی ہو اس سے سو راضی ہوگا اس سے۔ پھر اس سے کہا جائیگا پڑھ اور چڑھ یعنی آیت آیت پڑھتا جا اور بلند درجے پر چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے نیکی زیادہ دیجیگی۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے انہوں نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مثل اسکے اور اسکو انہوں نے مرفوع نہیں کیا ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے حدیث عبد الصمد سے جو راوی ہیں شعبہ سے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو النضر نے کہا حدیث کی ہمسے بکر بن خنیس نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے زید بن ارطاۃ سے انہوں نے ابی امامہ سے کہا انہوں نے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کان لگاتا اللہ تعالیٰ واسطے کسی بندے کے کسی چیز میں زیادہ ان دو رکعتوں سے کہ پڑھے انکو۔ اور نیکی آدمی کے سر پر ڈالی جاتی ہے جبتک نماز میں ہو۔ اور نہیں قریب ہوتے بندے اللہ تعالیٰ کی طرف مثل اسکے کہ نکلا ہے اس سے کہا ابو النضر نے یعنی قرآن یعنی جسقدر قرآن سے پروردگار کا قرب ہوتا ہے ویسا کسی اور چیز سے نہیں ہوتا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور بکر بن خنیس کے حق میں ابن مبارک نے کلام کیا ہے اور آخر امر میں اسکو ترک کر دیا ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس بن ابی ظبیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے وہ آدمی کہ جسکے پیٹ میں کچھ بھی قرآن سے نہ ہو تو وہ مثل گھر خراب کے ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داود حفری اور ابو نعیم نے سفیان سے انہوں نے عاصم بن ابی النجود سے انہوں نے زر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہا جائیگا

يقال لصاحب القرآن اقرأ وارتق ورتل كما كنت ترتل في الدنيا فان منزلتك عند آخر آية تقرأ بها هذا الحديث
حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن سفيان عن عاصم بهذا الاسناد نحوه **باب**
حدثنا عبد الوهاب الوراق البغدادي نا عبد المجيد بن عبد العزيز عن ابن جريج عن المطلب بن عبد الله
بن حنطب عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت علي اجور امتي حتى القذاة
يخرجها الرجل من المسجد وعرضت علي ذنوب امتي فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آية اوتيها
رجل ثم نسيها هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وذاكرت به محمد بن اسمعيل فلم يعرفه واستغربه
قال محمد ولا اعرف للمطلب بن عبد الله بن حنطب سماعا من احد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الا قوله
حدثني من شهد خطبة النبي صلى الله عليه وسلم وسمعت عبد الله بن عبد الرحمن يقول لا نعرف للمطلب
سماعا من احد من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال عبد الله وانكر علي بن المديني ان يكون المطلب سمع
من انس **باب** حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد نا سفيان عن الاعمش عن خيثمة عن الحسن عن عمران
بن حصين انه مر على قارئ يقرأ ثم سأل فاسترجع ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من
قرأ القرآن فليسأل الله به فانه سيجيء اقوام يقرؤن القرآن يسألون به الناس وقال محمود هذا خيثمة البصري
الذي روى عنه جابر الجعفي وليس هو خيثمة بن عبد الرحمن هذا حديث حسن وخيثمة هذا شيخ
بصري يكنى بابي نصر قد روى عن انس بن مالك احاديث وقد روى جابر الجعفي عن خيثمة هذا ايضا
حدثنا محمد بن اسمعيل الواسطي نا وكيع نا ابو فروة يزيد بن سنان عن ابي المبارك عن صهيب

واسطے صاحب قرآن کے کہ پڑھ اور چڑھ اور آہستگی سے پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں آہستگی سے پڑھتا تھا اسلیے کہ تیری جگہ آخر آیت کے پاس ہے
کہ تو جسکو پڑھتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے
اُنہوں نے عاصم سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے **باب حدیث** کی ہم سے عبدالوہاب وراق بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالمجید
بن عبدالعزیز نے ابن جریج سے اُنہوں نے مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے نیک اعمال میرے آگے پیش کیے گئے یہاں تک کہ پلیدی کہ جسکو آدمی مسجد سے نکالے اور میری امت
کے گناہ میرے پیش کیے گئے سو میں نے کوئی گناہ زیادہ تر اس سے نہیں دیکھا کہ کسی مرد کو کوئی سورت قرآن سے یا کوئی آیت اسکو
دی گئی ہو پھر اُسنے اسکو بھلا دیا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور میں نے اس حدیث کا مذاکرہ محمد بن
اسمٰعیل سے کیا تو اُنہوں نے اسکو نہ پہچانا اور اسکو غریب جانا۔ کہا محمد نے میں مطلب بن عبداللہ بن حنطب کا سماع کسی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابی سے نہیں پہچانتا مگر اسکا یہ قول کہ حدیث کی مجھ سے اس شخص نے کہ حاضر ہوا خطبہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور سنا میں نے عبداللہ بن
عبدالرحمن سے کہتا تھا نہیں پہچانتے ہم مطلب کا سماع نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے۔ کہا عبداللہ نے اور علی بن مدینی نے اس بات سے
انکار کیا ہے کہ مطلب نے انس سے سماع کیا ہو **باب حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث
کی ہم سے سفیان نے اعمش سے اُنہوں نے خیثمہ سے اُنہوں نے حسن سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے کہ وہ ایک قاری پر گزرا کہ وہ پڑھتا تھا پھر اُسنے
سوال کیا پھر اُنہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا پھر کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو کوئی قرآن پڑھے اور اسکے ساتھ
اللہ تعالی سے سوال کرے تو وہ ایسے لوگوں کے ساتھ آئیگا جو قرآن پڑھتے ہیں اور اسکے ساتھ لوگوں سے سوال کرتے ہیں۔ اور کہا محمود نے یہ خیثمہ
بصری وہ شخص ہے جس سے جابر جعفی نے روایت کی ہے اور یہ خیثمہ بن عبدالرحمن نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور خیثمہ شیخ بصری ہے کنیت اسکی
ابا نصر ہے اور اُسنے انس بن مالک سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور جابر جعفی نے بھی اس خیثمہ سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن
اسمٰعیل واسطی نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو فروہ یعنی یزید بن سنان نے ابی المبارک سے اُنہوں نے صہیب سے

مطلب استرجاع کا یہ ہے کہ لوگوں سے قرآن کے ساتھ سوال کرنا اور پھر انا للہ اسلیے کہا کہ بری حالت ہوگی کہ قرآن کے ساتھ دنیا طلب کرتا ہو ۱۲

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما آمن بالقرآن من استحل محارمه وقد روى محمد بن يزيد بن سنان عن ابيه هذا الحديث فزاد في هذا الاسناد عن مجاهد عن سعيد بن المسيب عن صهيب ولا يتابع محمد بن يزيد على روايته وهو ضعيف وابو المبارك رجل مجهول هذا حديث ليس اسناده بالقوي وقد خولف وكيع في روايته وقال محمد ابو فروة يزيد بن سنان الرهاوي ليس بحديثه بأس الا رواية ابنه محمد عنه فانه يروي عنه مناكير حدثنا الحسن بن عرفة ثنا اسمعيل بن عياش عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن كثير بن مرة الحضرمي عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن كالمسر بالصدقة هذا حديث حسن غريب ومعنى هذا الحديث ان الذي يسر بقراءة القرآن افضل من الذي يجهر بقراءة القرآن لان صدقة السر افضل عند اهل العلم من صدقة العلانية وانما معنى هذا عند اهل العلم لكي يأمن الرجل من العجب لان الذي يسر بالعمل لا يخاف عليه العجب ما يخاف عليه في العلانية **باب** حدثنا صالح بن عبد الله ثنا حماد بن زيد عن ابي لبابة قال قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ بني اسرائيل والزمر هذا حديث حسن غريب وابو لبابة هذا شيخ بصري قد روى عنه حماد بن زيد غير حديث ويقال اسمه مروان حدثنا بذلك محمد بن اسمعيل في كتاب التاريخ حدثنا علي بن حجر ثنا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الله بن ابي بلال عن عرباض بن سارية انه حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ المسبحات قبل ان يرقد يقول ان فيهن

کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایمان لایا قرآن کے وہ شخص جس نے محارم کو حلال جانا۔ اور روایت کیا محمد بن یزید بن سنان نے اپنے باپ سے اس حدیث کو اور اسکی اسناد میں یہ زیادتی کی ہے کہ روایت ہے مجاہد سے اُنہوں نے روایت کی سعید بن مسیب سے اُنہوں نے صہیب سے اور محمد بن یزید کا تابع کوئی اسکی روایت پر نہیں ہوا اور وہ ضعیف ہے۔ اور ابو مبارک مجہول آدمی ہے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے اور وکیع اپنی روایت میں خلاف کیا گیا ہے۔ اور کہا محمد نے ابو فروہ یزید بن سنان رہاوی اُسکی حدیث کے ساتھ کوئی خوف نہیں مگر اسکے بیٹے محمد کی روایت سے اسلیے کہ وہ اس سے منکر روایت بیان کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے بحیر بن سعد سے اُنہوں نے خالد بن معدان سے اُنہوں نے کثیر بن مرہ حضرمی سے اُنہوں نے عقبہ بن عامر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بلند پڑھنے والا قرآن کا مثل ظاہر دینے والے صدقہ کے ہے اور پوشیدہ پڑھنے والا قرآن کا مثل پوشیدہ دینے والے صدقہ کے ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جو شخص قرأت قرآن کی آہستہ پڑھتا ہے وہ افضل ہے اس شخص سے جو قرأت قرآن کی بلند آواز سے پڑھتا ہے اسلیے کہ پوشیدہ صدقہ دینا اہل علم کے نزدیک افضل ہے علانیہ صدقہ دینے سے۔ اور یہ معنے اہل علم کے نزدیک اسواسطے ہیں کہ تا آدمی کبر اور ریا سے امن میں رہے اسلیے کہ جو شخص کوئی کام پوشیدہ کرتا ہے اسپر اسقدر خوف نہیں جسقدر کہ علانیہ کام کرنیوالے کے حق میں ہے۔ **باب** **حدیث** کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ابی لبابہ سے کہا اُنہوں نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہیں سوتے تھے جب تک کہ سورت بنی اسرائیل اور زمر نہ پڑھ لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو لبابہ یہ شیخ بصری ہے۔ اور اس سے حماد بن زید نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ نام اسکا مروان ہے۔ حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن اسمٰعیل نے کتاب تاریخ میں۔ **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُنہوں نے خالد بن معدان سے اُنہوں نے عبد اللہ بن ابی بلال سے اُنہوں نے عرباض بن ساریہ سے کہ اُنہوں نے حدیث کی ہے اسکو کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے سے پہلے سورتیں مسبحات پڑھتے تھے۔ فرماتے کہ ان میں

ف بلند آواز سے قرأت سے اس شخص کے واسطے ہے جسکو ریا کا خوف ہو۔ ... بلند آواز سے پڑھنا ... جیسا کہ حدیث ... [illegible]
... [illegible] ... آہستہ ... [illegible]
... [illegible] ... مسبحات وہ سورتیں ہیں ... جنکے شروع میں سبح یا یسبح ہے ۔ ۔ ۔

ابي منصور من العنقرية هذا حديث حسن غريب حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري نا خالد بن طهمان
ابو العلاء الخفاف ثني نافع بن ابي نافع عن معقل بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح ثلاث مرات
اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم وقرأ ثلاث آيات من آخر سورة الحشر وكل الله به سبعين الف ملك يصلون
عليه حتى يمسي وان مات في ذلك اليوم مات شهيدا ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة هذا حديث حسن غريب
لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** ما جاء كيف كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** قتيبة نا الليث
عن عبد الله بن ابي مليكة عن يعلى بن مملك انه سأل ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن قراءة النبي
صلى الله عليه وسلم وصلاته فقالت وما لكم وصلاته وكان يصلي ثم ينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر
ما صلى حتى يصبح ثم نعتت قراءته فاذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من
حديث ليث بن سعد عن ابن ابي مليكة عن يعلى بن مملك عن ام سلمة وقد روى ابن جريج هذا الحديث عن ابن ابي مليكة
عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقطع قراءته وحديث الليث اصح **حدثنا** قتيبة نا الليث عن
معاوية بن صالح عن عبد الله بن ابي قيس قال سألت عائشة عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف كان يوتر
من اول الليل ام من آخره فقالت كل ذلك قد كان يصنع ربما اوتر من اول الليل وربما اوتر من آخره قلت الحمد لله الذي
جعل في الامر سعة فقلت كيف كانت قراءته اكان يسر بالقراءة ام يجهر قالت كل ذلك كان يفعل قد كان ربما اسر وربما جهر قال
فقلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة قال قلت فكيف كان يصنع في الجنابة اكان يغتسل قبل ان ينام ام ينام قبل ان يغتسل

ایک آیت ہے کہ وہ بہتر ہے ہزار آیت سے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن طہمان یعنے ابو العلا خفاف نے کہا حدیث کی مجھے نافع بن ابی
نافع نے معقل بن یسار سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی صبح کے وقت تین بار یوں کہے اعوذ باللہ الخ
یعنے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ سننے والے جاننے والے کے شیطان مردود سے اور تین آیتیں آخر سورہ حشر سے پڑھے
تو اللہ تعالی اسکے ساتھ ستر ہزار فرشتے موکل کر دیتا ہے کہ شام تک اسپر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اگر وہ اس دن میں مرا تو
شہید ہو کر مریگا اور جو کوئی اسکو شام کے وقت کہے وہ بھی اسی مرتبہ پر ہوگا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو
مگر اسی وجہ سے **باب** اس بیان میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قراءت کسطرح تھی **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے
کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے یعلی بن مملک سے کہ اُنہوں نے حضرت ام سلمہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے آنحضرت کی قراءت اور نماز کی بابت سوال کیا سو کہا اُنہوں نے کیا ہے تمکو اور نماز اسکی کو نماز پڑھتے پھر
سو رہتے جسقدر کہ نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اسقدر کہ سوئے پھر سوتے اسقدر کہ نماز پڑھتے یہانتک کہ صبح ہوتی ۔ پھر حضرت ام سلمہ
نے آنحضرت کی قراءت کی صفت بیان کی تو انہوں نے بیان کیا کہ قراءت آپکی تفسیر وار حرف حرف تھی ۔ یہ حدیث حسن صحیح
غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق لیث بن سعد سے جو راوی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُنسے روایت کی یعلی بن مملک نے اُنہے
ام سلمہ سے اور روایت کیا ہے ابن جریج نے اس حدیث کو ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلعم اپنی قراءت کو جُدا جُدا کر کے کرتے
تھے ۔ اور حدیث لیث کی بہت صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے معاویہ بن صالح سے اُنہوں نے عبد اللہ بن
ابی قیس سے کہا اُنہوں میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلعم کے وتر کی بابت سوال کیا کہ کسطرح وتر پڑھتے تھے کیا اول رات میں
یا آخر رات میں تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ اُن دونوں وقتوں سے ہر ایک وقت میں پڑھتے تھے کبھی پہلی رات میں وتر پڑھتے تھے کبھی آخر رات میں
میں نے کہا سب حمد ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے دین میں فراخی کی ہے پھر میں نے کہا آپکی قراءت کا کیا حال تھا چپکے قراءت پڑھتے تھے یا پکار کر
کہا اُنہوں نے ہر طرح کسطرح پڑھتے تھے کبھی آہستہ پڑھتے تھے کبھی اونچی کہا اُنہوں میں نے کہا سب حمد ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے دین میں فراخی کی ہے
کہا اُنہوں میں نے کہا آنحضرت جنابت میں کسطرح کرتے تھے کیا سونے سے پہلے غسل کرتے تھے یا غسل کرنے سے پہلے سو رہتے تھے

قالت كل ذلك قد كان يفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام قلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة هذا حديث
حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا محمد بن كثير انا اسرائيل انا عثمان بن المغيرة عن سالم
بن ابي الجعد عن جابر بن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم قد يعرض نفسه بالموقف فقال
الا رجل يحملني الى قومه فان قريشا قد منعوني ان ابلغ كلام ربي هذا حديث حسن صحيح غريب **باب حدثنا**
محمد بن اسمعيل نا شهاب بن عباد العبدي نا محمد بن الحسن بن ابي يزيد الهمداني عن عمرو بن قيس عن عطية
عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الرب تبارك وتعالى من شغله القران عن ذكري
ومسألتي اعطيته افضل ما اعطي السائلين وفضل كلام الله على سائر الكلام كفضل الله على خلقه هذا
حديث حسن غريب **ابواب** القراءات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا**
علي بن حجر نا يحيى بن سعيد الاموي عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقطع قراءته يقرأ الحمد لله رب العلمين ثم يقف الرحمن الرحيم ثم يقف وكان يقرأ ملك يوم الدين هذا حديث
غريب وبه يقرأ ابو عبيد ويختاره هكذا روى يحيى بن سعيد الاموي وغيره عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن
ام سلمة وليس اسناده بمتصل لان الليث بن سعد روى هذا الحديث عن ابن ابي مليكة عن يعلى بن مملك عن ام سلمة
انها وصفت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم حرفا حرفا وحديث الليث اصح وليس في حديث الليث وكان
يقرأ ملك يوم الدين **حدثنا** ابو بكر محمد بن ابان نا ايوب بن سويد الرملي عن يونس بن يزيد عن الزهري

کہا حضرت عائشہ نے ہر ایک طرح کرتے تھے کبھی غسل کرکے سوتے اور کبھی صرف وضو کرکے سو رہتے میں نے کہا سب حمد واسطے اللہ
کے کہ جسنے دین میں فراخی کی ہے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے
محمد بن کثیر نے کہا خبر دی ہمکو اسرائیل نے کہا خبر دی ہمکو عثمان بن مغیرہ نے سالم بن ابی الجعد سے اُنہنے جابر بن عبد اللہ سے کہا
اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کو موقف (یہ جگہ ہے مکہ معظمہ میں جہاں آدمی حج میں کھڑے ہوتے ہیں) میں پیش کرتے تھے
اور فرماتے تھے آیا کوئی آدمی ہے کہ مجھے اپنی قوم کی طرف لیجائے کیونکہ قریش نے مجھے اللہ تعالیٰ کا کلام پہونچانے سے روک دیا ہے۔ یہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہمسے شہاب بن عباد عبدی نے کہا حدیث کی ہمسے
محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی نے عمرو بن قیس سے اُنہنے عطیہ سے اُنہنے ابی سعید سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے
رب تبارک وتعالیٰ جس شخص کو قرآن مجید میرے ذکر و سوال سے مشغول رکھے دیتا ہوں میں اسکو زیادہ اس سے کہ دیتا ہوں سوال
کرنے والوں کو اور فضیلت کلام الٰہی کی تمام کلاموں پر مثل فضیلت اللہ کے ہے اپنی پیدائش پر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **ابواب** قراءتوں کے
بیان میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن
سعید اموی نے ابن جریج سے اُنہنے ابن ابی ملیکہ سے اُنہنے ام سلمہ سے کہا اُنہنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قراءت کو علیحدہ
علیحدہ کرتے تھے پڑھتے تھے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے۔ اور پڑھتے تھے ملک یوم الدین۔ یہ
حدیث غریب ہے اور ساتھ اسی کے پڑھتا تھا ابو عبیدہ اور اسیکو اختیار کرتا تھا۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحیی بن سعید اموی وغیرہ
نے ابن جریج سے اُنہنے ابن ابی ملیکہ سے اُنہنے ام سلمہ سے اور اسکی اسناد متصل نہیں کیونکہ لیث بن سعد نے یہ حدیث روایت
کی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُنہنے یعلی بن مملک سے اُنہنے ام سلمہ سے یہ کہ اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی صفت کی
کہ وہ ایک ایک حرف تھی۔ اور حدیث لیث کی صحیح ہے اور حدیث لیث میں یہ الفاظ نہیں کہ پڑھتے تھے ملک یوم الدین
حدیث کی ہمسے ابو بکر یعنی محمد بن ابان نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب بن سوید رملی نے یونس بن یزید سے اُنہنے زہری سے

ف متصل نہیں ہے کیونکہ روایت لیث کی جو ام سلمہ سے ہے وہ بواسطہ یعلی کے ہے یعنی ابن ابی ملیکہ و یعلی بن مملک سے اور وہ روایت جو مذکور ہوئی اس میں
درمیان ابن ابی ملیکہ اور ام سلمہ کے کوئی راوی نہیں ہے

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر واراہ قال وعثمان کانوا یقرؤن مالک یوم الدین ہذا حدیث
غریب لا نعرفہ من حدیث الزہری عن انس بن مالک الا من حدیث ہذا الشیخ ایوب بن سوید الرملی وقد
روی بعض اصحاب الزہری ہذا الحدیث عن الزہری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر کانوا یقرؤن
مالک یوم الدین وروی عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن سعید بن المسیب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابابکر وعمر کانوا یقرؤن مالک یوم الدین حدثنا ابو کریب نا ابن المبارک عن یونس بن یزید عن ابی علی بن یزید
عن الزہری عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ان النفس بالنفس والعین بالعین قال سوید بن
نصر انا ابن المبارک عن یونس بن یزید بہذا الاسناد نحوہ حدثنا سوید بن نصر نا ابن المبارک عن یونس بن یزید
بہذا الاسناد نحوہ وابو علی بن یزید ہو اخو یونس بن یزید وہذا حدیث حسن غریب قال محمد تفرد ابن المبارک
بہذا الحدیث عن یونس بن یزید وہکذا قرأ ابو عبید والعین بالعین اتباعا لہذا الحدیث حدثنا
ابو کریب نا رشدین بن سعد عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم عن عتبة بن حمید عن عبادة بن نسی عن عبد الرحمن
بن غنم عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ہل تستطیع ربک ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من
حدیث رشدین بن سعد ولیس اسنادہ بالقوی ورشدین بن سعد وعبد الرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی
یضعفان فی الحدیث حدثنا حسین بن محمد البصری نا عبد اللہ بن حفص نا ثابت البنانی عن شہر
بن حوشب عن ام سلمة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأہا انہ عمل غیر صالح ہذا حدیث قد
رواہ غیر واحد عن ثابت البنانی نحو ہذا وہو حدیث ثابت البنانی وقد روی ہذا الحدیث
ایضا عن شہر بن حوشب عن اسماء بنت یزید وسمعت عبد بن حمید یقول اسماء بنت یزید ہی ام سلمة الانصاریة

انس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابابکر اور عمر (راوی کہتا ہے) اور میں گمان کرتا ہوں کہ کہا اور عثمان پڑھتے تھے مالک
یوم الدین۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق زہری سے جو راوی ہے انس بن مالک سے مگر طریق اسی شیخ سے
جو ایوب بن سوید رملی ہے۔ اور بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اسطرح روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔ اور روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن
مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابابکر اور عمر رضی اللہ عنہما پڑھتے تھے مالک یوم الدین حدیث کی ہم سے ابو کریب
نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے یونس بن یزید سے انہوں نے ابی علی بن یزید سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس بن مالک سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان النفس بالنفس والعین بالعین۔ کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یونس بن
یزید سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے حدیث کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے ابن مبارک نے یونس بن یزید
سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے۔ اور ابو علی بن یزید وہ بھائی یونس بن یزید کا ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ کہا محمد نے
متفرد ہوا ہے ابن مبارک ساتھ اس حدیث کے یونس بن یزید سے۔ اور ایسا ہی پڑھا ہے ابو عبید نے والعین بالعین واسطے
اتباع اس حدیث کے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہ حدیث کی ہم سے رشدین بن سعد نے انہوں نے عبد الرحمن بن زیاد بن انعم
سے انہوں نے عتبہ بن حمید سے انہوں نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے عبد الرحمن بن غنم سے انہوں نے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا
ہل تستطیع ربک یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین بن سعد سے۔ اور اسکی اسناد قوی نہیں ہے۔ اور رشدین بن سعد
اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونوں حدیث میں ضعیف ہیں حدیث کی ہم سے حسین بن محمد بصری نے کہا حدیث کی ہم سے
عبد اللہ بن حفص نے کہا حدیث کی ہم سے ثابت بنانی نے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو
یوں پڑھتے تھے انہ عمل غیر صالح۔ اس حدیث کو کئی ایک لوگوں نے ثابت بنانی سے مثل اسکے روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث ثابت بنانی
کی ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث بھی بواسطہ شہر بن حوشب کے اسماء بنت یزید سے اور سنا میں نے عبد بن حمید کو کہتے اسماء بنت یزید یہ ام سلمہ انصاریہ ہے

وكلا الحديثين عندي واحد وقد روى شهر بن حوشب غير حديث عن ام سلمة الانصارية وهي اسماء بنت يزيد
وقد روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا حدثنا ابو بكر بن نافع البصري نا امية بن خالد
نا ابو الجارية العبدي عن شعبة عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه
وسلم انه قرأ قد بلغت من لدني عذرا مثقلة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وامية بن خالد ثقة وابو الجارية
العبدي شيخ مجهول ولا نعرف اسمه حدثنا يحيى بن موسى نا اسمعيل بن منصور عن محمد بن دينار عن سعد بن اوس
عن مصدع ابي يحيى عن ابن عباس عن ابي بن كعب ان النبي صلى الله عليه وسلم قرأ في عين حمئة هذا الحديث
غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه والصحيح ما روي عن ابن عباس قراءته ويروى ان ابن عباس وعمرو بن العاص اختلفا
في قراءة هذه الاية وارتفعا الى كعب الاحبار في ذلك فلو كانت عنده رواية عن النبي صلى الله عليه وسلم لاستغنى بروايته
ولم يحتج الى كعب حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا المعتمر بن سليمان عن ابيه عن سليمان الاعمش عن عطية عن ابي سعيد
قال لما كان يوم بدر ظهرت الروم على فارس فاعجب ذلك المؤمنين فنزلت الٓمٓ غلبت الروم الى قوله يفرح المومنون
قال ففرح المومنون بظهور الروم على فارس هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه يقرأ غَلَبت وغُلِبت يقول كانت
غُلبت ثم غَلبت هكذا قرأ نصر بن علي غلبت حدثنا محمد بن حميد الرازي نا نعيم بن ميسرة النحوي عن فضيل
بن مرزوق عن عطية العوفي عن ابن عمر انه قرأ على النبي صلى الله عليه وسلم خلقكم من ضعف فقال من
ضُعف حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون عن فضيل بن مرزوق نحوه هذا الحديث حسن غريب لا نعرفه
الا من حديث فضيل بن مرزوق حدثنا محمود بن غيلان نا احمد بن الزبيري نا سفيان عن ابي اسحق عن الاسود

یہ دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہی ہیں۔ اور شہر بن حوشب نے سوائے اس حدیث کے اور حدیث ام سلمہ انصاریہ سے روایت
کی ہے اور یہ اسماء بنت یزید ہیں۔ اور مروی ہے بواسطہ عائشہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ حدیث کی ہمسے ابوبکر بن نافع
بصری نے کہا حدیث کی ہمسے امیہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو جاریہ عبدی نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے سعید بن
جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ابی بن کعب سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا آپ نے قد بلغت من لدنی عذرا یعنے
بضم دال مثقلہ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے۔ اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں۔ اور ابو الجاریہ عبدی شیخ مجہول
ہیں اور ہم اسکے نام کو نہیں جانتے۔ حدیث کی ہمسے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن منصور نے محمد بن دینار سے انہوں نے
سعد بن اوس سے انہوں نے مصدع ابی یحیی سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ابی بن کعب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھا فی عین حمئۃ۔ یہ
حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور صحیح وہی ہے جو ابن عباس سے انکی قرات مروی ہے۔ اور مروی ہے کہ ابن عباس
اور عمرو بن العاص نے اس آیت کی قرات میں اختلاف کیا ہے۔ اور اس جھگڑے میں کعب الاحبار کے پاس گئے۔ پس اگر انکے پاس کوئی روایت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوتی تو اپنی روایت کے ساتھ مستغنی ہوتا اور کعب کی طرف حاجت نہ ہوتی۔ حدیث کی ہمسے نصر بن علی جہضمی نے
کہا حدیث کی ہمسے معتمر بن سلیمان نے اپنے باپ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابی سعید سے کہا انہوں نے جب بدر کا دن
ہوا تو روم نے فارس پر غلبہ پایا تو اس بات نے مومنوں کو تعجب میں ڈالا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی الم غلبت الروم الی قولہ یفرح المؤمنون کہا
راوی نے پس مومنین بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر بہت خوش ہوئے۔ یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے۔ اور پڑھا جاتا ہے غلبت
بالفتح وغلبت بالضم اور کہتے ہیں کہ روم مغلوب ہوا پھر غالب ہوا ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے یعنے غلبت بالفتح حدیث کی ہمسے محمد بن
حمید رازی نے کہا حدیث کی ہمسے نعیم بن میسرہ نحوی نے فضیل بن مرزوق سے انہوں نے عطیہ عوفی سے انہوں نے ابن عمر سے کہ پڑھا انہوں نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر خلقکم من ضعف یعنے بفتح ضاد سو فرمایا آپ نے ضُعف بضم ضاد۔ حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے
یزید بن ہارون نے فضیل بن مرزوق سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت فضیل بن مرزوق سے۔ حدیث
کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی اسحاق سے انہوں نے اسود

عن يزيد عن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان يقرأ فهل من مدكر هذا حديث حسن
صحيح حدثنا بشر بن هلال الصواف البصري نا جعفر بن سليمان الضبعي عن هارون الاعور عن بديل عن
عبد الله بن شقيق عن عائشة ان النبي صلی الله علیه وسلم کان يقرأ فروح وريحان وجنة نعيم هذا حديث حسن
غريب لا نعرفه الا من حديث هارون الاعور حدثنا هناد نا ابو معاوية عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال
قدمنا الشام فاتانا ابو الدرداء فقال افيكم احد يقرأ علی قراءة عبد الله قال فاشاروا الي فقلت نعم قال كيف سمعت عبد الله
يقرأ هذه الاية والليل اذا يغشى قال قلت سمعته يقرأها والليل اذا يغشى والذكر والانثى فقال ابو الدرداء وانا والله
هكذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو يقرأها وهؤلاء يريدون ان اقرأها وما خلق فلا اتابعهم هذا
حديث حسن صحيح وهكذا قراءة عبد الله بن مسعود والليل اذا يغشى والنهار اذا تجلى والذكر والانثى حدثنا
عبد بن حميد نا عبيد الله عن اسرائيل عن ابي اسحق عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود قال اقرأني
رسول الله صلی الله علیه وسلم اني انا الرزاق ذو القوة المتين هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو زرعة والفضل
بن ابي طالب وغير واحد قالوا نا الحسن بن بشر عن الحكم بن عبد الملك عن قتادة عن عمران بن حصين ان النبي
صلی الله علیه وسلم قرأ وترى الناس سكرى وما هم بسكرى هذا حديث حسن وهكذا روى الحكم بن عبد الملك
عن قتادة ولا نعرف لقتادة سماعا من احد من اصحاب النبي صلی الله علیه وسلم الا من انس وابي الطفيل وهذا
عندي مختصر انما يروى عن قتادة عن الحسن عن عمران بن حصين قال كنا مع النبي صلی الله علیه وسلم في سفر فقرأ
يا ايها الناس اتقوا ربكم الحديث بطوله وحديث الحكم بن عبد الملك عندي مختصر من هذا الحديث حدثنا

بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فہل من مدکر۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے حدیث کی
ہم سے بشر بن ہلال صواف بصری نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے ہارون اعور سے انہوں نے بدیل سے انہوں نے عبد اللہ بن شقیق
سے انہوں نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھتے تھے فروح وریحان وجنۃ نعیم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ہارون اعور سے حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے
انہوں نے علقمہ سے کہا انہوں نے ہم شام میں آئے پس ہمارے پاس ابو الدرداء آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی شخص ہے جو قرات عبد اللہ کی مجھے
پڑھ سنائے سو لوگوں نے میری طرف اشارت کی پس میں نے کہا ہاں کہا ابو الدرداء نے تو نے عبد اللہ کو کس طرح یہ آیت
پڑھتے سنا واللیل اذا یغشی کہا انہوں نے میں نے کہا میں نے اُن سے سنا ہے کہ اس طرح پڑھتے تھے واللیل اذا یغشی والذکر والانثی پس کہا
ابو الدرداء نے اور مجھے بھی قسم ہے اللہ کی ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھتے سنا ہے اور یہ لوگ ارادہ کرتے
ہیں کہ میں اسکو یوں پڑھوں وما خلق سو میں انکی تابعداری نہیں کرونگا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی ہے قرات عبد اللہ بن
مسعود کی واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ نے اسرائیل
سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑھایا انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابو زرعہ اور فضل بن ابی طالب اور کئی اور لوگوں نے کہا
انہوں نے حدیث کی ہم سے حسن بن بشر نے انہوں نے حکم بن عبد الملک سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پڑھا وتری الناس سکری وما ہم بسکری۔ یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے حکم بن عبد الملک نے قتادہ سے
اور ہم قتادہ کا سماع کسی صحابی سے نہیں جانتے مگر انس اور ابی الطفیل سے۔ اور یہ حدیث میرے نزدیک مختصر ہے اسلئے
کہ مروی قتادہ سے ہے انہوں نے روایت کی حسن سے انہوں نے عمران بن حصین سے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سفر میں تھے تو آپ نے یہ آیت پڑھی یا ایہا الناس اتقوا ربکم الحدیث اور حدیث حکم بن عبد الملک کی میرے نزدیک
مختصر ہے اس حدیث سے حدیث کی ہم سے

محمود بن غیلان نا ابو داود نا شعبة عن منصور قال سمعت ابا وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال بئسما لاحدهم او لاحدكم ان يقول نسيت اية كيت وكيت بل هو نسي فاستذكروا القرآن فوالذي نفسي بيده
لهو اشد تفصيا من صدور الرجال من النعم من عقله هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ان القرآن
انزل على سبعة احرف **حدثنا** احمد بن منيع نا الحسن بن موسى نا شيبان عن عاصم عن زر بن حبيش عن
ابي بن كعب قال لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم جبرئيل فقال يا جبرائيل اني بعثت الى امة اميين منهم العجوز
والشيخ الكبير والغلام والجارية والرجل الذي لم يقرأ كتابا قط قال يا محمد ان القرآن انزل على سبعة احرف
وفي الباب عن عمر وحذيفة بن اليمان وابي هريرة وام ايوب وهي امرأة ابي ايوب الانصاري وسمرة وابن عباس
وابي جهيم بن الحارث بن الصمة هذا حديث حسن صحيح قد روي عن ابي بن كعب من غير وجه **حدثنا**
الحسن بن علي الخلال وغير واحد قالوا انا عبد الرزاق انا معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن المسور بن
مخرمة وعبد الرحمن بن عبد القاري اخبراه انهما سمعا عمر بن الخطاب يقول مررت بهشام بن حكيم بن
حزام وهو يقرأ سورة الفرقان في حياة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستمعت قراءته فاذا هو يقرأ على حروف
كثيرة لم يقرئنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فكدت اساوره في الصلوة فنظرته حتى سلم فلما سلم
لببته بردائه فقلت من اقرأك هذه السورة التي سمعتك تقرأها فقال اقرأنيها رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت له

محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے منصور سے کہا سنا میں نے ابو وائل سے انہنے عبداللہ
سے انہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بری بات ہے انمیں سے ہر ایک کے لیئے یا تم میں سے ہر ایک کے لیئے کہ یوں
کہے کہ میں ایسی ایسی آیت قرآن کی بھول گیا بلکہ یوں کہے کہ وہ شخص بھلا یا گیا۔ اور یاد کرتے رہا کرو قرآن کو پس قسم ہے اس
ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ قرآن مردوں کے سینوں سے جلد نکل جاتا ہے اونٹوں سے بھی زیادہ جو اپنے
زانو بند رسیوں سے چھوٹ بھاگیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے
حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شیبان نے عاصم سے
انہنے زر بن حبیش سے انہنے ابی بن کعب سے کہا انہنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کو ملے پس فرمایا
آپ نے اے جبرئیل میں امت ناخواندہ کی طرف بھیجا گیا ہوں انمیں سے عورتیں بوڑھی اور مرد بوڑھے اور لڑکے اور
لڑکیاں ہیں اور وہ مرد کہ کبھی جسنے کتاب پڑھی ہی نہیں کہا جبرئیل نے اے محمد بیشک قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے۔ اور
اس باب میں روایت ہے عمر اور حذیفہ بن یمان اور ابی ہریرہ اور ام ایوب سے اور یہ عورت ابی ایوب انصاری کی
بیوی ہے اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے
ابی بن کعب سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے حسن بن علی حلال اور کئی ایک نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے عبدالرزاق
نے کہا خبر دی ہمکو معمر نے زہری سے انہنے عروہ بن زبیر سے انہنے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبد القاری سے خبر دی
ان دونوں نے اسکو یہ کہ سنا ان دونوں نے عمر بن خطاب سے کہ کہتے ہیں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس گذرا اس
حالت میں کہ وہ سورۂ فرقان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پڑھ رہا تھا سو میں نے اسکی قراءت سنی اور وہ
کئی ایسی لغات پر پڑھتا تھا کہ مجھے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں پڑھائی تھیں سو میں نماز میں ہی اسکے ساتھ لڑائی
کرنیکے قریب تھا سو میں نے نظر کی حتی کہ انہنے سلام پھیرا سو جب انہنے سلام پھیرا تو میں نے اسکی چادر اسکے گلے میں ڈالی پس میں نے
اس سے کہا کسنے تجھے یہ سورت جو میں نے تجھکو پڑھتے سنا ہے پڑھائی ہے سو کہا اسنے مجھے رسول اللہ صلعم نے پڑھائی ہے میں نے اس سے کہا

اے امت بھائی ہی سے مجھ بھاگا چلے جب تک ۔۔۔ سے چند روز غفلت کی اور وہ اور نکو بھولے سے قرآن بھول جاتا ہے سو اسطرح قرآن تھا۔ بعد میں ۔۔۔
غفلت میں بوسے ۔۔۔ رہتا ہے حضرت سے ۔۔۔ قرآن کو ہمیشہ ۔۔۔ وہ ۔۔۔ جاوے تا کہ یہی ۔۔۔ غفلت کو بری لگت اور غفلت سے نکل ہوئی ۔۔۔ غفلت بربادہ ہوا

كذبت والله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأني هذه السورة التي تقرأها فانطلقت اقوده الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني سمعت هذا يقرأ سورة الفرقان على حروف لم تقرئنيها وانت اقرأتني سورة الفرقان
فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارسله يا عمر اقرأ يا هشام فقرأ عليه القراءة التي سمعت فقال النبي صلى الله عليه وسلم هكذا
انزلت ثم قال لي النبي صلى الله عليه وسلم اقرأ يا عمر فقرأت القراءة التي اقرأني النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله
عليه وسلم هكذا انزلت ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرؤا ما تيسر منه هذا
حديث صحيح وقد رواه مالك بن انس عن الزهري بهذا الاسناد نحوه الا انه لم يذكر فيه المسور بن مخرمة **باب**
حدثنا محمود بن غيلان نا ابو اسامة نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من نفس عن اخيه كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا
والاخرة ومن يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والاخرة والله في عون العبد ما كان العبد في عون اخيه ومن سلك
طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا الى الجنة وما قعد قوم في مسجد يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم الا
نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة ومن ابطأ به عمله لم يسرع به نسبه هكذا روى غير واحد
عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل هذا الحديث وروى اسباط بن
محمد عن الاعمش قال حدثت عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر بعض
هذا الحديث **باب حدثنا** عبيد بن اسباط بن محمد القرشي قال ثني ابي نا مطرف عن ابي اسحق
عن ابي بردة عن عبد الله بن عمرو قال قلت يا رسول الله في كم اقرأ القرآن قال اختمه في شهر قلت اني اطيق افضل من ذلك قال

جھوٹ بولا تو قسم ہے اللہ کی کہ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی یہ سورت جو تو پڑھتا ہے پڑھائی ہے سو میں اسکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کھینچتا ہوا چلا پس میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے اس سے سنا ہے کہ یہ شخص سورت فرقان ان لغات پر پڑھتا
ہے کہ آپ نے مجھے نہیں پڑھائیں حالانکہ آپ ہی نے مجھے بھی سورت فرقان پڑھائی ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے اسکو، یو
عمر اور ہشام پڑھ۔ تو اُنہوں نے وہی قرات جو میں نے سنی تھی آپ پر پڑھی سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسیطرح اتاری گئی ہے پھر مجھے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو پڑھ اے عمر پس میں نے وہ قرات پڑھی جو مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے ایسا ہی نازل ہوئی ہے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک قرآن سات لغات پر نازل ہوا ہے پس پڑھو جو آسان ہو اس سے
اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کیا ہے اس اسناد کو مالک بن انس نے زہری سے مثل اسکے مگر انہیں نے مسور بن مخرمہ کا ذکر نہیں کیا
باب حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو اسامہ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُنہوں نے
ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو اپنے بھائی سے کوئی تنگی دنیا کی تنگیوں سے دور کرے تو اللہ تعالی اس سے تنگی
قیامت کی تنگیوں سے دور کرتا ہے اور جو کوئی مسلمان کے عیب چھپائیگا تو اللہ تعالی اسکے عیب دنیا اور آخرت میں چھپائیگا اور جو قرضدار پر آسانی
کریگا تو اللہ تعالی اُسپر دنیا اور آخرت میں آسانی کریگا۔ اور اللہ تعالی بندے کی مدد میں ہے جبتک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اور جو راہ چلا علم
دین کے سیکھنے کو تو اللہ تعالی اسکے واسطے جنت کیطرف راہ آسان کر دیتا ہے اور نہیں بیٹھی کوئی قوم کسی مسجد میں کتاب اللہ پڑھنے اور آپس میں
دینے کو مگر کہ آرام اُسپر نازل ہوتا ہے اور رحمت انکو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے اسکو گھیر لیتے ہیں اور جس شخص کے عمل نے اس سے دیر کی تو
اسکے نسب اس سے جلدی نہیں کرتے۔ ایسا ہی روایت کی ہے کئی ایک نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اُنہوں نے بعض اس حدیث کا ذکر کیا **باب حدیث** کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی نے کہا حدیث
کی مجھے میرے باپ نے مطرف سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُنہوں نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ
میں کتنے دنوں میں قرآن شریف ختم کروں فرمایا آپ نے ایک مہینہ میں ختم کر میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے

ف یعنی جبکہ عمل اسکا نیک نہیں تو نسب سے آگے نہیں بڑھ جاتا ہو یعنی نسب کوئی شئے کام کا سبب نہیں جب تک اللہ تعالی سے ڈرا ہوا نہ ہو ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ۱۲

اختمه في عشرين قلت اني اطيق افضل من ذلك قال اختمه في خمسة عشر قلت اني اطيق افضل من ذلك قال اختمه في عشر قلت اني اطيق افضل من ذلك قال اختمه في خمس قلت اني اطيق افضل من ذلك قال فما رخص لي هذا حديث حسن صحيح غريب يستغرب من حديث ابي بردة عن عبد الله بن عمرو وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن عبد الله بن عمرو وروى عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يفقه من قرأ القرآن في اقل من ثلاث وروى عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له اقرأ القرآن في اربعين قال اسحق بن ابراهيم ولا نحب للرجل ان ياتي عليه اكثر من اربعين يوما ولم يقرأ القرآن لهذا الحديث وقال بعض اهل العلم لا يقرأ القرآن في اقل من ثلاث للحديث الذي روى عن النبي صلى الله عليه وسلم ورخص فيه بعض اهل العلم وروى عن عثمان بن عفان انه كان يقرأ القرآن في ركعة يوتر بها وروى عن سعيد بن جبير انه قرأ القرآن في ركعة في الكعبة والترتيل في القراءة احب الى اهل العلم **حدثنا** ابوبكر بن ابي النضر البغدادي نا علي بن الحسن عن عبد الله بن المبارك عن معمر عن سماك بن الفضل عن وهب بن منبه عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم قال له اقرأ القرآن في اربعين هذا حديث حسن غريب وقد روى بعضهم عن معمر عن سماك بن الفضل عن وهب بن منبه ان النبي صلى الله عليه وسلم امر عبد الله بن عمرو ان يقرأ القرآن في اربعين **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي نا الهيثم بن الربيع ثني صالح المري عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن ابن عباس قال قال رجل يا رسول الله اى العمل احب الى الله قال الحال المرتحل هذا حديث غريب لا نعرفه عن ابن عباس الا من هذا الوجه **حدثنا**

بیس دنوں میں ختم کریں میں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے پندرہ روز میں ختم کریں میں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے دس روز میں ختم کریں میں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے پانچ دنوں میں ختم کریں میں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں کہا اُنہنے پس مجھے آنحضرت نے رخصت نہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے غرابت اسکی طریق ابی بردہ سے ہے جو راوی ہیں عبد اللہ بن عمرو سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہ سے عبداللہ بن عمرو سے اور مروی ہے بواسطہ عبداللہ بن عمرو کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہیں سمجھا وہ شخص جو قرآن کو تین دن سے کم میں پڑھے اور مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہ کہ قرآن شریف چالیس دن میں پڑھا کرو اور کہا اسحق بن ابراہیم نے اور نہیں دوست رکھتے ہم کسی آدمی کے لئے یہ بات کہ اسپر چالیس دنوں سے زیادہ دن گذر جاویں اور وہ قرآن شریف کو ختم نہ کرے موافق اس حدیث کے۔ اور کہا بعض اہل علم نے قرآن شریف کو تین دنوں سے کم دنوں میں ختم نہ کرے بسبب اس حدیث کے کہ جو مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بعض اہل علم نے اسمیں رخصت دی ہے اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ قرآن شریف کو ایک رکعت وتر میں ختم پڑھتے تھے۔ اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ اُنہنے کعبہ میں ایک رکعت میں پڑھا اور قراءت میں آہستہ پڑھنا اہل علم کے نزدیک اچھا ہے **حدیث** کی ہمسے ابوبکر بن ابی نضر بغدادی نے کہ حدیث کی ہمسے علی بن حسن نے عبد اللہ بن مبارک سے اُنہنے معمر سے اُنہنے سماک بن فضل سے اُنہنے وہب بن منبہ سے اُنہنے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا کہ قرآن شریف چالیس دنوں میں پڑھا کرو یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی بعض نے معمر سے اُنہنے سماک بن فضل سے اُنہنے وہب بن منبہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عمرو کو یہ حکم دیا کہ قرآن شریف کو چالیس دنوں میں پڑھا کرو **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی بن جہضمی نے کہا حدیث کی ہمسے ہیثم بن ربیع نے کہا حدیث کی مجھے صالح مری نے قتادہ سے اُنہنے زرارہ بن اوفی سے اُنہنے ابن عباس سے کہا اُنہنے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کونسا امر اللہ کے نزدیک بہت پسند ہے فرمایا آپ نے جو ختم کرنیوالا ہو اور شروع کرنیوالا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو ابن عباس سے مگر اسی وجہ سے **حدیث** کی ہمسے

الحال المرتحل کے معنے اہل عرب [illegible] وہ شخص ہے جو کسی منزل پر پہونچے ہو اور وہیں سے پھر چل پڑے یعنی [illegible] ختم قرآن [illegible] ایک قرآن ختم کرنے ہی پر [illegible] جب قرآن ختم کرے اسی وقت [illegible] شروع کرے [illegible] افضل [illegible]

حدثنا محمد بن بشار نا مسلم بن ابراهيم نا صالح المري عن قتادة عن زرارة بن اوفى عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه
ولم يذكر فيه عن ابن عباس وهذا عندي اصح من حديث نصر بن علي عن الهيثم بن الربيع **حدثنا** محمود بن غيلان
نا النضر بن شميل نا شعبة عن قتادة عن يزيد بن عبد الله بن الشخير عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال لم يفقه من قرأ القرآن في اقل من ثلاث هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن
جعفر نا شعبة بهذا الاسناد نحوه **ابواب** تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم

باب ما جاء في الذي يفسر القرآن برأيه **حدثنا** محمود بن غيلان نا بشر بن السري نا سفيان عن عبد الاعلى
عن سعيد بن جبير عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ
مقعده من النار هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سفيان بن وكيع نا سويد بن عمرو الكلبي نا ابو عوانة عن
عبد الاعلى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتقوا الحديث عني الا ما علمتم
فمن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار ومن قال في القرآن برأيه[۱] فليتبوأ مقعده من النار هذا حديث
حسن **حدثنا** عبد بن حميد نا حبان بن هلال نا سهيل بن عبد الله وهو ابن ابي حزم اخو حزم القطعي نا
ابو عمران الجوني عن جندب بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فاصاب
فقد اخطأ هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل الحديث في سهيل بن ابي حزم وهكذا روي عن بعض اهل العلم
من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وغيرهم انهم شددوا في هذا في ان يفسر القرآن بغير علم

محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہمسے صالح مری نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ساتھ اسکے معنے کے اور انہوں نے اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں کیا اور یہ میرے نزدیک صحیح ہے حدیث نصر بن
علی سے جو ہیثم بن ربیع سے ہے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے
قتادہ سے انہوں نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں سمجھا اس شخص نے جسنے
تین دن سے کم میں قرآن پڑھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا حدیث
کی ہمسے شعبہ نے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے **ابواب** تفسیر قرآن میں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ بسم اللہ
الرحمن الرحیم **باب** اس بیان میں کہ جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی
ہمسے بشر بن سری نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الاعلی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قرآن میں کوئی بات بغیر علم کے کہے تو چاہیے کہ جگہ اپنی آگ میں بنالے یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے سوید بن عمرو کلبی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الاعلی سے
انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے میری طرف سے
حدیث بیان کرنے سے ڈرو مگر جو کچھ کہ تم جانو سو جو کوئی مجھپر جان بوجھکر جھوٹ بولے تو چاہیے کہ جگہ اپنی آگ میں بنالے
اور جسنے قرآن میں کوئی بات اپنی رائے سے کہی تو چاہیے اپنی جگہ آگ میں بنالے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی
ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی ہمسے سہیل بن عبد اللہ نے جو بیٹا ہے ابی حزم کا اور بھائی ہے
حزم قطعی کا کہا حدیث کی ہمسے ابو عمران جونی نے جندب بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے قرآن میں کوئی
بات اپنی رائے سے کہی اور صواب کو بھی پہونچ گیا تو اسنے خطا کی۔ یہ حدیث غریب ہے اور بعض اہل حدیث نے سہیل بن ابی حزم میں کلام کیا ہے
اور ایسا ہی بعض اہل علم نبی صلعم کے صحابہ وغیرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اس بات میں تشدد کیا ہے کہ قرآن کی تفسیر بغیر علم کے کیجائے

۱؎ [illegible]
[illegible]

وما الذی روی عن مجاهد وقتادة وغيرهما من اهل العلم انهم فسروا القرآن فليس الظن بهم انهم قالوا في القرآن
او فسروه بغير علم او من قبل انفسهم وقد روی عنهم ما يدل على ما قلنا انهم لم يقولوا من قبل انفسهم بغير علم
حدثنا حسين بن مهدي البصري نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة قال ما في القرآن اية الا وقد سمعت فيها
شيئا **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن الاعمش قال قال مجاهد لو كنت قرات قراءة ابن مسعود لم احتج
ان اسال ابن عباس عن كثير من القرآن مما سالت **ومن** سورة فاتحة الكتاب بسم الله الرحمن الرحيم
حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج غير تمام قال قلت يا ابا هريرة اني احيانا اكون
وراء الامام قال يا ابن الفارسي فاقرأها في نفسك فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله
تعالى قسمت الصلوة بيني وبين عبدي نصفين فنصفها لي ونصفها لعبدي ولعبدي ما سال يقوم العبد
فيقول الحمد لله رب العالمين فيقول الله تبارك وتعالى حمدني عبدي فيقول الرحمن الرحيم فيقول الله اثنى علي عبدي
فيقول مالك يوم الدين فيقول مجدني عبدي وهذا لي وبيني وبين عبدي اياك نعبد واياك نستعين واخر
السورة لعبدي ولعبدي ما سال يقول اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب
عليهم ولا الضالين هذا حديث حسن وقد روى شعبة واسمعيل بن جعفر وغير واحد عن العلاء
بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا الحديث وروى ابن جريج ومالك
بن انس عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابي السائب مولى هشام بن زهرة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا

اور جو تفسیر مجاہد اور قتادہ وغیرہ اہل علم سے مروی ہے کہ انھوں نے قرآن کی تفسیر کی ہے تو اُنکے ساتھ یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے رائے
سے قرآن میں کہا ہے اور بغیر علم کے انھوں نے تفسیر کی ہے یا اپنی طرف سے ۔ اور مروی ہے اُنسے وہ روایت جو دلالت کرتی ہے ہمارے
کہنے پر کہ انھوں نے اپنی طرف سے بغیر علم کے نہیں کہا **حدیث** کی ہم سے حسین بن مہدی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق
نے معمر سے اُنہوں نے قتادہ سے کہ اُنہوں نے کہا قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں مگر کہ میں نے اس میں کچھ نہ کچھ سنا ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی
عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے اعمش سے کہا انہوں نے کہا مجاہد نے اگر میں قرات ابن مسعود کی پڑھتا تو مجھے حاجت
نہ پڑتی کہ میں ابن عباس سے بہت سی قرآن کی ان آیتوں سے سوال کرتا جو کہ اس سے سوال کیا ہے **بعض** تفسیر سورہ فاتحۃ الکتاب
بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ
سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے نماز پڑھی اس میں اسنے سورت فاتحہ نہیں پڑھی تو نماز اسکی
ناقص ہے پوری نہیں کہا راوی نے میں نے کہا یا ابا ہریرہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں کہا ابو ہریرہ نے اے فارسی کے بیٹے پس اسکو دل میں
پڑھا کر کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے فرمایا ہے اللہ تعالی نے میں نے نماز کو درمیان اپنے اور اپنے بندے کے آدھا آدھ
تقسیم کیا ہے سو نصف اسکا میرے لیے ہے اور نصف اسکا میرے بندے کے لیے ۔ اور میرے بندے کیلئے ہے جو مانگے کھڑا ہوتا ہے بندہ پس کہتا ہے الحمد
للہ رب العالمین پس کہتا ہے اللہ تبارک وتعالی میری تعریف میرے بندے نے کی پھر کہتا ہے الرحمن الرحیم تو اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے
میری ثنا و صفت کی پھر کہتا ہے مالک یوم الدین سو فرماتا ہے اللہ میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی ۔ اور درمیان میرے اور میرے بندے کے ہے
ایاک نعبد و ایاک نستعین ۔ اور آخر سورت کا میرے بندے کے لیے ہے ۔ اور واسطے بندے میرے کے ہے جو مانگے فرماتا ہے اهدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ۔ یہ حدیث حسن ہے ۔ اور روایت کی ہے شعبہ اور اسمٰعیل بن جعفر اور کئی ایک نے علاء
بن عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلعم سے مثل اس حدیث کے ۔ اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن
انس نے علاء بن عبدالرحمن سے اُنہوں نے ابی السائب سے جو ہشام بن زہرہ کا غلام ہے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے

[illegible] حمد و ثنا خدا کے واسطے ہے اور [illegible] سورہ فاتحہ [illegible] بندے کے

هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن همام بن منبه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى ادخلوا الباب سجدا قال دخلوا متزحفين على اوراكهم اي منحرفين وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم فبدل الذين ظلموا قولا غير الذي قيل لهم قال قالوا حبة في شعيرة هذا حديث حسن صحيح

حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا اشعث السمان عن عاصم بن عبيد الله عن عبد الله بن عامر بن ربيعة عن ابيه قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر في ليلة مظلمة فلم ندر اين القبلة فصلى كل رجل منا على حياله فلما اصبحنا ذكرنا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلت فاينما تولوا فثم وجه الله هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث اشعث السمان ابي الربيع عن عاصم بن عبيد الله واشعث يضعف في الحديث حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون نا عبد الملك بن ابي سليمان قال سمعت سعيد بن جبير يحدث عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي على راحلته تطوعا اينما توجهت به وهو جاء من مكة الى المدينة ثم قرأ ابن عمر هذه الاية ولله المشرق والمغرب الاية وقال ابن عمر ففي هذا انزلت هذه الاية هذا حديث حسن صحيح ويروى عن قتادة انه قال في هذه الاية ولله المشرق والمغرب فاينما تولوا فثم وجه الله هي منسوخة نسخها قوله فول وجهك شطر المسجد الحرام اي تلقاءه حدثنا بذلك محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة ويروى عن مجاهد في هذه الاية فاينما تولوا فثم وجه الله قال فثم قبلة الله حدثنا بذلك ابو كريب محمد بن العلاء نا وكيع عن النضر بن عربي عن مجاهد بهذا حدثنا عبد بن حميد

یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں ادخلوا الباب سجدا یعنے دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو فرمایا آپ نے تو وہ اپنے چوتڑوں پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے یعنے منحرف ہوکر اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فبدل الذین الآیۃ یعنے پس بدل دیا انھوں نے ظلم کیا قول کو سوائے اسکے جو کہا گیا واسطے انکے فرمایا آپ نے کہا انہوں نے حبۃ فی شعیرۃ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے اشعث سمان نے عاصم بن عبید اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں اندھیری رات میں تھے تو ہم نہیں جانتے تھے کہ قبلہ کسطرف ہے پس ہر ایک آدمی نے ہم میں سے نماز اپنے منہ کے سامنے پڑھی پس جب ہمنے صبح کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی فاینما تولوا الخ یعنے جسطرف تم منہ کرو پس اسیطرف اللہ کا منہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اشعث سمان ابی الربیع سے وہ روایت کرتا ہے عاصم بن عبید اللہ سے۔ اور اشعث حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو عبد الملک بن ابی سلیمان نے کہا سنا میں نے سعید بن جبیر سے کہ حدیث کرتا تھا ابن عمر سے کہا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نفل پڑھتے تھے جسطرف کو اسکا منہ ہوتا اور آپ مکہ سے مدینہ کی طرف آتے ہوتے پھر ابن عمر نے یہ آیت پڑھی وللہ المشرق والمغرب الخ۔ اور کہا ابن عمر نے اسی باب میں یہ آیت نازل ہوئی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ کہا انہوں نے اس آیت میں وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کہ یہ منسوخ ہے اس آیت نے اسکو منسوخ کیا ہے فول وجہک شطر المسجد الحرام یعنے پھیر منہ اپنے کو سامنے مسجد حرام کے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن زریع نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں پس جسطرف منہ کرو سو اسطرف منہ اللہ کا ہے یعنے قبلہ اللہ کا ہے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے ابو کریب بیٹے محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے نضر بن عربی سے انہوں نے مجاہد سے ساتھ اس کے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے

[illegible]

نا الحجاج بن منهال نا حماد بن سلمة عن حميد عن انس ان عمر بن الخطاب قال يا رسول الله لو صلينا خلف المقام فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا حميد الطويل عن انس قال قال عمر بن الخطاب قلت يا رسول الله لو اتخذت من مقام ابراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن عمر **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معاوية نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وكذلك جعلناكم امة وسطا قال عدلا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا جعفر بن عون نا الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعى نوح فيقال هل بلغت فيقول نعم فيدعى قومه فيقال هل بلغكم فيقولون ما اتانا من نذير وما اتانا من احد فيقال من شهودك فيقول محمد وامته قال فيؤتى بكم تشهدون انه قد بلغ فذلك قول الله تبارك وتعالى وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا والوسط العدل هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا جعفر بن عون عن الاعمش نحوه **حدثنا** هناد نا وكيع عن اسرائيل عن ابي اسحق عن البراء قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة صلى نحو بيت المقدس ستة او سبعة عشر شهرا وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يوجه الى الكعبة فانزل الله عز وجل قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام فوجه نحو الكعبة وكان يحب ذلك فصلى رجل معه العصر قال ثم مر على قوم من الانصار وهم ركوع في صلوة العصر

حدیث کی ہمسے حجاج بن منہال نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن سلمہ نے حمید سے اُنہوں نے انس سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کاش کے ہم مقام کے پیچھے نماز پڑھیں تو یہ آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی پکڑو مقام ابراہیم سے جائے نماز یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ہشیم نے کہا حدیث کی ہمسے حمید طویل نے انس سے کہا اُنہوں نے کہا عمر بن خطاب نے میں نے کہا یا رسول اللہ کاش کے پکڑتے آپ مقام ابراہیم سے جائے نماز پس یہ آیت نازل ہوئی واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے **حدیث** کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی سعید سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر اس آیت کی کہ وکذلک جعلناکم امۃ وسطا فرمایا وسطا کے معنی عادل ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے کہا حدیث کی ہمسے اعمش نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی سعید سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت نوح بلائے جاوینگے تو پوچھینگے کہ کیا تو نے (اپنی امت کو پیغام رسالت) پہونچا دیا ہو تو کہیں گے حضرت نوح ہاں پھر انکی قوم بلائی جاویگی تو پوچھا جاویگا کیا تمکو پیغام رسالت کو پہونچا ہے سو وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا نہیں آیا اور کوئی بھی نہیں آیا پھر حضرت نوح سے کہا جاویگا تیرے گواہ کون ہیں تو وہ کہیں گے حضرت محمد اور انکی امت فرمایا آپنے پھر تمکو حاضر کیا جاویگا تو گواہی دوگے تم کہ حضرت نوح نے پیغام رسالت پہونچا دیا ہے پس یہی معنے ہیں قول اللہ تبارک وتعالی کے وکذلک جعلناکم الی آخرہ یعنی اسی طرح کیا ہمنے تمکو امت بیچ کی تاکہ ہو تم گواہ اوپر لوگوں کے اور ہووے پیغمبر اوپر تمہارے گواہ۔ اور وسط کے معنی عدل کے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن عون نے اعمش سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع نے اسرائیل سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے براء سے کہا اُنہوں نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تو آپنے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے نماز پڑھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کیطرف منہ کرنیکو بہت دوست رکھتے تھے پس اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی قد نری تقلب وجھک الی آخرہ یعنی بیشک دیکھتے ہیں ہم پھرنا منہ تیرے کا بیچ آسمان کے پس البتہ پھیرینگے ہم تجھکو اس قبلہ کو کہ پسند کرے تو اسکو پس پھیر منہ اپنا طرف مسجد حرام کے سو آنحضرت کعبہ کیطرف پھر گئے اور اسکو دوست رکھتے تھے پھر ایک شخص نے آپکے ساتھ عصر کی نماز پڑھی کہا راوی نے پھر وہ گذرا ایک قوم پر جو انصار سے تھی اس حالت میں کہ وہ عصر کی نماز کے رکوع میں

نحو بيت المقدس ثم قال فهو يشهد انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وانه قد وجه الى الكعبة قال فانحرفوا وهم ركوع هذا حديث
حسن صحيح وقد رواه سفيان الثوري عن ابي اسحق حدثنا هناد نا وكيع عن سفيان عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر قال
كانوا ركوعا في صلوة الفجر وفي الباب عن عمرو بن عوف المزني وابن عمر وعمارة بن اوس وانس بن مالك حديث ابن عمر حديث
حسن صحيح حدثنا هناد وابو عمار قالا نا وكيع عن اسرائيل عن سماك عن عكرمة عن ابن عباس قال لما وجه النبي صلى
الله عليه وسلم الى الكعبة قالوا يا رسول الله كيف باخواننا الذين ماتوا وهم يصلون الى بيت المقدس فانزل الله تعالى وما كان
الله ليضيع ايمانكم الاية هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان قال سمعت الزهري يحدث عن عروة قال قلت
لعائشة ما ارى على احد لم يطف بين الصفا والمروة شيئا وما ابالي ان لا اطوف بينهما فقالت بئسما قلت يا ابن اختي طاف
رسول الله صلى الله عليه وسلم وطاف المسلمون وانما كان من اهل لمناة الطاغية التي بالمشلل لا يطوفون بين الصفا والمروة
فانزل الله تبارك وتعالى فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما ولو كانت كما تقول لكانت فلا جناح عليه
ان لا يطوف بهما قال الزهري فذكرت ذلك لابي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام فاعجبه ذلك وقال ان هذا العلم
ولقد سمعت رجالا من اهل العلم يقولون انما كان من لا يطوف بين الصفا والمروة من العرب يقولون ان طوافنا بين هذين
الحجرين من امر الجاهلية وقال آخرون من الانصار انما امرنا بالطواف بالبيت ولم نؤمر به بين الصفا والمروة فانزل الله تعالى

بیت المقدس کی طرف تھے تو کہا اسنے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے اس حالت میں کہ پھیرا
کعبہ کی طرف منہ تھا کہا اسنے تو انھوں نے رکوع ہی میں منہ پھیر لیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے اسکو سفیان ثوری نے
ابی اسحاق سے۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے انھوں نے عبد اللہ بن دینار سے انھوں نے ابن عمر
سے کہا انھوں نے وہ لوگ صبح کی نماز کے رکوع میں تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس
اور انس بن مالک سے۔ حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے ہناد اور ابو عمار نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے
وکیع نے انھوں نے اسرائیل سے انھوں نے سماک سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے کہا انھوں نے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا منہ کعبہ کی
طرف کیا گیا تو کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کس طرح حال ہوگا ہمارے ان بھائیوں کا جو مر گئے ہیں اس حالت میں کہ بیت المقدس کی
طرف نماز پڑھتے تھے پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اور نہیں ہے اللہ کہ ضائع کرے تمھاری نماز کو
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے کہا سنا میں نے زہری سے کہ حدیث کرتے تھے
عروہ سے کہا انھوں نے میں نے حضرت عائشہ سے کہا میں کسی پر کچھ گناہ نہیں جانتا کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہ کرے اور میں ان
دونوں میں طواف کرنے کی بھی کچھ پروا نہیں کرتا پس کہا حضرت عائشہ نے کہ اے بھتیجے میرے تو نے بری بات کہی دیکھ تو طواف کیا ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے۔ اور جو شخص کہ مناۃ طاغیہ کے لیے (نام بت) جو مشلل (نام موضع) میں تھا
احرام باندھتا تھا تو وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتا تو اسی لیے اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی فمن حج البیت
او اعتمر یعنی جو کوئی حج کرے خانہ کعبہ کا یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں میں طواف کرے اور اگر ہوتا جس طرح کہ تو کہتا ہے تو
یوں ہوتا تو اسپر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں میں طواف نہ کرے۔ کہا زہری نے پس میں نے یہ بات ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام کے
پاس ذکر کی تو انھیں یہ بات بہت پسند آئی اور کہا انھوں نے بیشک یہ البتہ علم ہے۔ اور سنا میں نے کئی مردوں کو اہل علم سے کہ کہتے تھے کہ جو شخص عربوں سے
صفا اور مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ہمارا طواف ان دو پتھروں میں جاہلیت کے کاموں سے ہے اور دوسرے لوگ انصار
سے کہتے تھے کہ ہم کو فقط خانہ کعبہ کے طواف کرنے کا حکم ہوا ہے اور صفا اور مروہ میں طواف کرنے کا حکم نہیں ہوا پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی

ف یہ جو عروہ نے حضرت عائشہ سے کہا [illegible]
[illegible] حضرت عائشہ [illegible]
[illegible]

تعالیٰ بکم یعنی استجب لکم فان الدعاء هو العبادة وقرأ وقال ربكم ادعوني استجب لكم الى قوله داخرين هذا حديث حسن صحيح
حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا حصين عن الشعبي نا عدي بن حاتم قال لما نزلت حتى يتبين لكم الخيط الابيض من
الخيط الاسود من الفجر قال لي النبي صلى الله عليه وسلم انما ذلك بياض النهار من سواد الليل هذا حديث حسن صحيح حدثنا
احمد بن منيع نا هشيم نا مجالد عن الشعبي عن عدي بن حاتم عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك حدثنا ابن ابي عمر نا
سفيان عن مجالد عن الشعبي عن عدي بن حاتم قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم فقال حتى يتبين
لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود قال فاخذت عقالين احدهما ابيض والآخر اسود فجعلت انظر اليهما فقال لي
رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا لم يحفظه سفيان فقال انما هو الليل والنهار هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد
بن حميد نا الضحاك بن مخلد ابو عاصم النبيل عن حيوة بن شريح عن يزيد بن ابي حبيب عن اسلم ابي عمران قال كنا بمدينة الروم
فاخرجوا الينا صفا عظيما من الروم فخرج اليهم من المسلمين مثلهم او اكثر وعلى اهل مصر عقبة بن عامر وعلى الجماعة فضالة
بن عبيد فحمل رجل من المسلمين على صف الروم حتى دخل عليهم فصاح الناس وقالوا سبحان الله يلقي بيديه الى التهلكة
فقام ابو ايوب الانصاري فقال يا ايها الناس انكم لتأولون هذه الآية هذا التأويل وانما نزلت هذه الآية فينا معشر الانصار
لما اعز الله الاسلام وكثر ناصروه فقال بعضنا لبعض سرا دون رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اموالنا قد ضاعت
وان الله قد اعز الاسلام وكثر ناصروه فلو اقمنا في اموالنا فاصلحنا ما ضاع منها فانزل الله تبارك وتعالى على نبيه
صلى الله عليه وسلم يرد علينا ما قلنا وانفقوا في سبيل الله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة فكانت التهلكة الاقامة على الاموال

ادعونی استجب لکم فرمایا آپ نے دعا ہی عبادت ہے اور پڑھی آپ نے یہ آیت اور فرمایا ہے کہ تمہارے رب نے ادعونی استجب لکم الی قولہ
داخرین یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو حصین نے شعبی سے
وہ سنے عدی بن حاتم سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان
نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کی بابت سوال
کیا پس فرمایا آپ نے یہاں تک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے تاگا سفید ہو کالے سے کہا عدی نے سو میں نے دو تاگے لئے ایک ان
دونوں سے سفید تھا اور دوسرا سیاہ پس میں انکی طرف دیکھا کرتا تھا سو کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بات کہ سفیان کو وہ یاد نہیں رہی
پھر فرمایا آپ نے وہ رات اور دن ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے ضحاک بن مخلد
بیٹے ابو عاصم نبیل نے حیوہ بن شریح سے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے اسلم ابی عمران سے کہا انہوں نے ہم شہر روم میں تھے تو
انہوں نے روم سے ہماری طرف ایک بڑی صف نکالی پس انکی طرف مسلمانوں میں انکے برابر یا انسے زیادہ نکلے اور شہر والوں پر
عقبہ بن عامر حاکم تھا اور ایک جماعت پر فضالہ بن عبید پس ایک مرد نے مسلمانوں سے روم کی صف پر حملہ کیا یہاں تک کہ ان میں داخل ہو گیا سو
لوگوں نے واویلا کی اور کہا سبحان اللہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے پس ابو ایوب انصاری کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے لوگو تم اس
اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو اور یہ آیت تو ہم میں یعنی گروہ انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت
دی اور اسکے مددگار بہت ہو گئے سو بعض نے ہم میں سے بعض سے پوشیدہ کہا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ
ہمارے مال ضائع ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عزت دی ہے اور اسکے مددگار بہت ہو گئے ہیں سو اگر ہم اپنے
مالوں میں ٹھہریں اور جو کچھ کہ ضائع ہو گیا ہے اسکی درستی کریں تو بہتر ہو پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی جس سے اللہ تعالیٰ نے ہماری گفتگو کا رد کیا وانفقوا فی سبیل اللہ الآیۃ یعنی خرچ کرو اللہ تعالیٰ
کی راہ میں اور مت اپنے ہاتھ ہلاکت کی طرف ڈالو سو ہلاکت یہی تھی اپنے مالوں میں ٹھہرے رہنا

ف شاید وہ [illegible] ہو کہ ان میں سے دونوں کے [illegible] عدی [illegible] چھوڑ دیا حضرت
نے [illegible] آپ نے مراد اس سے یہ نہیں بلکہ مراد اس سے دن اور رات ہے [illegible]

وصلاحها وتركنا الغزو فنزل فما زال أبو أيوب شاخصا في سبيل الله حتى دفن بأرض الروم هذا حديث حسن غريب صحيح حدثنا علي بن حجر أخبرنا هشيم أخبرنا مغيرة عن مجاهد قال قال كعب بن عجرة والذي نفسي بيده لفيّ أنزلت هذه الآية ولإياي عنى بها فمن كان منكم مريضا أو به أذى من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بالحديبية ونحن محرمون وقد حصرنا المشركون وكانت لي وفرة فجعلت الهوام تساقط على وجهي فمر بي النبي صلى الله عليه وسلم فقال كأن هوام رأسك تؤذيك قال قلت نعم قال فاحلق ونزلت هذه الآية قال مجاهد الصيام ثلاثة أيام والطعام ستة مساكين والنسك شاة فصاعدا حدثنا علي بن حجر أخبرنا هشيم عن أبي بشر عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة بنحو ذلك هذا حديث حسن صحيح حدثنا علي بن حجر أخبرنا هشيم عن أشعث بن سوار عن الشعبي عن عبد الله بن معقل عن كعب بن عجرة نحو هذا هذا حديث حسن صحيح وقد روى عبد الرحمن بن الأصبهاني عن عبد الله بن معقل حدثنا علي بن حجر أخبرنا إسماعيل بن إبراهيم عن أيوب عن مجاهد عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن كعب بن عجرة قال أتى علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أوقد تحت قدر والقمل يتناثر على جبهتي أو قال حاجبي فقال أتؤذيك هوام رأسك قلت نعم قال فاحلق رأسك وانسك نسيكة أو صم ثلاثة أيام أو أطعم ستة مساكين قال أيوب لا أدري بأيتهن بدأ هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن أبي عمر حدثنا سفيان بن عيينة عن سفيان الثوري عن بكير بن عطاء عن عبد الرحمن بن يعمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج عرفات الحج عرفات الحج عرفات أيام منى ثلاث فمن تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه ومن أدرك عرفة قبل أن يطلع الفجر

اور ان کی اصلاح کرتے اور جہاد کو ترک کر دیتے سو ہمیشہ رہے ابو ایوب اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلتے یہاں تک کہ روم کی زمین میں دفن کئے گئے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو ہشیم نے کہا خبر دی ہم کو مغیرہ نے مجاہد سے کہا کہ کہا کعب بن عجرہ نے قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ میرے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور مجھ ہی سے مراد ہے فمن کان منکم مریضا یعنی جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر کو دکھ ہو تو بدلہ دے روزے یا صدقہ یا قربانی سے۔ کہا انہوں نے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں احرام باندھے ہوئے تھے اور ہم کو مشرکوں نے روک دیا اور میرے سر پر بال بہت تھے تو جوئیں میرے منہ پر گرتی تھیں پس میرے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور فرمایا گویا تیرے سر کی جوئیں تجھے ایذا دیتی ہیں کہا انہوں نے میں نے کہا ہاں فرمایا تو منڈا ڈال اور یہ آیت نازل ہوئی۔ کہا مجاہد نے روزے تین دن ہیں اور کھانا چھ مسکینوں کے لئے اور قربانی ایک بکری یا زیادہ۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے اسی طرح۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو ہشیم نے اشعث بن سوار سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عبد اللہ بن معقل سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے مثل اس کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی ہے عبد الرحمن بن اصبہانی نے عبد اللہ بن معقل سے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے کہا انہوں نے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اس حالت میں کہ میں ہانڈی کے تلے آگ جلا رہا تھا اور میری پیشانی پر یا کہا انہوں نے بھوؤں پر جوئیں گرتی تھیں پس فرمایا آپ نے کیا تیری جوئیں تجھے ایذا دیتی ہیں میں نے کہا ہاں فرمایا سو اپنے سر کو منڈا ڈال اور قربانی کر یا تین دن کے روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا دے۔ کہا ایوب نے میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کس کے ساتھ ابتدا کی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے سفیان ثوری سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبد الرحمن بن یعمر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج عرفات ہے حج عرفات ہے حج عرفات ہے منیٰ کے دن تین ہیں سو جو کوئی جلدی کرے دو دن میں تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو کوئی پیچھے رہے تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جس نے عرفہ کو سورج نکلنے سے پہلے پالیا

[illegible]

[illegible]

بعد ذلك قال ابن ابي عمر قال سفيان بن عيينة وهذا اجود حديث رواه الثوري هذا حديث حسن صحيح ورواه شعبة عن بكير بن عطاء ولا نعرفه الا من حديث بكير بن عطاء **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن جريج عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابغض الرجال الى الله الالد الخصم هذا حديث حسن **حدثنا** عبد بن حميد ثني سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال كانت اليهود اذا حاضت امرأة منهم لم يواكلوها ولم يشاربوها ولم يجامعوها في البيوت فسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك فانزل الله تعالى ويسألونك عن المحيض قل هو اذى فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يواكلوهن ويشاربوهن وان يكونوا معهن في البيوت وان يفعلوا كل شيء ما خلا النكاح فقالت اليهود ما يريد ان يدع من امرنا شيئا الا خالفنا فيه قال فجاء عباد بن بشر واسيد بن حضير الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبراه بذلك وقالا يا رسول الله افلا ننكحهن في المحيض فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى ظننا انه قد غضب عليهما فقاما فاستقبلتهما هدية من لبن فارسل النبي صلى الله عليه وسلم في آثارهما فسقاهما فعلمنا انه لم يغضب عليهما هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى نا عبد الرحمن بن مهدي عن حماد بن سلمة نحوه بمعناه **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن المنكدر سمع جابرا يقول كانت اليهود تقول من اتى امرأته في قبلها من دبرها كان الولد احول فنزلت نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابن خثيم عن ابن سابط عن حفصة بنت عبد الرحمن عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم انى شئتم يعني صماما واحدا هذا حديث حسن صحيح وابن خثيم هو عبد الله بن عثمان بن خثيم وابن سابط هو عبد الرحمن

تو اسے رجوع کر پایا۔ کہا ابن ابی عمر نے کہ سفیان بن عیینہ نے یہ بہتر حدیث ہے جسکو ثوری نے روایت کیا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے بکیر بن عطاء سے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث بکیر بن عطاء سے۔ **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت غضبناک اللہ کے نزدیک وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی مجھے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس سے کہا انہوں نے یہود کا حال یہ تھا کہ جب کوئی عورت انمیں سے حائض ہوتی تو اسکے ساتھ نہ کھاتے اور نہ پیتے اور گھروں میں اسکے ساتھ نہ بیٹھتے سو نبی صلعم اسکی بابت پوچھے گئے پس اللہ تبارک وتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ویسألونک عن المحیض یعنے اور سوال کرتے ہیں تجھ سے حیض سے کہ وہ پلیدی ہے پس انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ عورتوں کے ساتھ کھائیں اور پئیں اور انکے ساتھ گھروں میں رہیں اور یہ کہ انکے ساتھ ہر ایک چیز کریں سوائے جماع کے سو کہا یہود نے انکا یہی ارادہ ہے کہ ہمارے دین کی کوئی بات نہ چھوڑیں کہ ہمیں اسکی مخالفت نہ کریں کہا انہوں نے سو عباد بن بشیر اور اسید بن حضیر دونوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکو اسکی خبر دی اور کہا انہوں نے یا رسول اللہ کیا حیض میں انکے ساتھ جماع نہ کریں سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا یہانتک کہ ہمکو گمان ہوا کہ آپ ان دونو پر غصے ہو گئے ہیں پس وہ دونوں کھڑے ہوگئے اور تب آیا ان دونوں کے روبرو دودھ سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے پیچھے بھیجا اور انکو پلایا پھر ہمکو معلوم ہوا کہ آپ غصے نہیں ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن سلمہ سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن منکدر سے سنا انہوں نے جابر سے کہتا کہ یہود کہتے تھے جو کوئی اپنی عورت کے پاس آگے کی راہ میں اسکی دبر کی طرف سے آئے تو اولاد احول ہوتی ہے پس یہ آیت نازل ہوئی نساؤکم حرث لکم یعنے عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تمہارے لئے سو آؤ اپنی کھیتی کو جسطرح چاہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابن خثیم سے انہوں نے ابن سابط سے انہوں نے حفصہ بنت عبد الرحمن سے انہوں نے ام سلمہ سے انہوں نے نبی صلعم سے اس آیت کی تفسیر میں نساؤکم حرث لکم یعنے عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو آؤ تم اپنی کھیتی کو جسطرح چاہو یعنے ایک راستہ میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابن خثیم کا نام عبد اللہ بن عثمان بن خثیم ہے اور ابن سابط وہ عبد الرحمن

حدثنا قتیبة عن مالك بن انس ح وثنا الانصاري نا معن نا مالك عن زید بن اسلم عن القعقاع بن حکیم عن
ابی یونس مولی عائشة قال امرتنی عائشة ان اکتب لها مصحفا وقالت اذا بلغت هذه الآیة فآذنی حافظوا علی الصلوات
والصلوة الوسطی فلما بلغتها آذنتها فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطی وصلوة العصر وقوموا لله قانتین و
قالت سمعتها من رسول الله صلی الله علیه وسلم وفی الباب عن حفصة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا حمید بن مسعدة
نا یزید بن زریع عن سعید عن قتادة نا الحسن عن سمرة بن جندب ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال صلوة
الوسطی صلوة العصر هذا حدیث حسن صحیح حدثنا هناد نا عبدة عن سعید بن ابی عروبة عن قتادة عن
ابی حسان الاعرج عن عبیدة السلمانی ان علیا حدثه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یوم الاحزاب اللهم املأ قبورهم
وبیوتهم نارا کما شغلونا عن صلوة الوسطی حتی غابت الشمس هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن علی
وابو حسان الاعرج اسمه مسلم حدثنا محمود بن غیلان نا ابو النضر وابو داود عن محمد بن طلحة بن مصرف عن زبید عن
مرة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوة الوسطی صلوة العصر وفی الباب عن زید بن
ثابت وابی هاشم بن عتبة وابی هریرة هذا حدیث حسن صحیح حدثنا احمد بن منیع نا مروان بن معویة ویزید بن
هارون ومحمد بن عبید عن اسمعیل بن ابی خالد عن الحارث بن شبیل عن ابی عمرو الشیبانی عن زید بن ارقم قال کنا نتکلم
علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الصلوة فنزلت وقوموا لله قانتین فامرنا بالسکوت حدثنا احمد بن منیع
نا هشیم نا اسمعیل بن ابی خالد نحوه وزاد فیه ونهینا عن الکلام هذا حدیث حسن صحیح وابو عمرو الشیبانی اسمه
سعد بن ایاس حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا عبید الله بن موسی عن اسرائیل عن السدی عن ابی مالک عن البراء

حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح اور حدیث کی ہم سے انصاری نے نا حدیث کی ہم سے معن نے انکو مالک نے زید
بن اسلم سے اسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی یونس سے جو غلام عائشہ کا ہے کہا اُسنے مجھے حضرت عائشہ نے ایک مصحف لکھنے کا
حکم دیا اور فرمایا کہ جب تو اس آیت پر پہونچے تو مجھے خبر دے حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی سو جب میں اس آیت پر پہونچا تو مجھے
حضرت عائشہ نے لکھوائی حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین اور فرمایا حضرت عائشہ نے
سنا میں نے اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور اس باب میں روایت ہے حفصہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ حدیث کی
ہم سے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے سعید سے اُسنے قتادہ سے کہا حدیث کی ہم سے حسن نے سمرہ
بن جندب سے یہ کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطی عصر کی نماز ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا
حدیث کی ہم سے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے اُسنے قتادہ سے اُسنے ابی حسان اعرج سے اُسنے عبیدہ سلمانی سے یہ کہ حضرت علی نے حدیث
کی ہم سے اسکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن فرمایا اے اللہ انکی قبروں اور گھروں کو آگ سے پُر کر جیسا کہ انہوں نے ہمکو نماز وسطی سے شغل میں
آن کر رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث کئی وجہ سے حضرت علی سے مروی ہے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔
حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو النضر اور ابو داود نے محمد بن طلحہ بن مصرف سے اُسنے زبید سے اُسنے مرہ سے
اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطی عصر کی نماز ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ثابت سے اور
ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہ سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے مروان بن معاویہ
اور یزید بن ہارون اور محمد بن عبید نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُسنے حارث بن شبیل سے اُسنے ابی عمرو شیبانی سے اُسنے زید بن ارقم سے کہا اُسنے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نماز میں کلام کر لیا کرتے تھے پس یہ آیت نازل ہوئی وقوموا للہ قانتین یعنے اللہ تعالیٰ کے واسطے چپ چاپ
کھڑے ہو جاؤ سو ہمکو چپ رہنے کا حکم دیا گیا۔ حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا خبر دی ہمکو اسمعیل بن ابی خالد نے
مثل اسکے اور زیادہ کیا اُسنے اسمیں یہ کہ ہم کلام کرنے سے منع کیے گئے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔
حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے اُسنے سدی سے اُسنے ابی مالک سے اُسنے براء سے

ن تبدوا ما في انفسكم او تخفوه يحاسبكم به الله دخل قلوبهم منه شيء لم يدخل من شيء فقالوا للنبي صلى الله عليه وسلم فقال
قولوا سمعنا واطعنا فالقى الله الايمان في قلوبهم فانزل الله تبارك وتعالى آمن الرسول بما انزل اليه من ربه والمؤمنون الآية
لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطأنا قال قد فعلت ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما
حملته على الذين من قبلنا قال قد فعلت ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا الآية قال قد فعلت هذا حديث
حسن صحيح وقد روي هذا من غير هذا الوجه عن ابن عباس وفي الباب عن ابي هريرة وآدم بن سليمان يقال هو والد يحيى بن آدم **ومن**
سورة آل عمران بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** عبد بن حميد نا ابو الوليد نا يزيد بن ابراهيم نا ابن ابي مليكة عن القاسم بن محمد عن عائشة
قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذه الآية هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات الى آخر الآية فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم فاذا رأيتم الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سماهم الله فاحذروهم هذا حديث حسن صحيح وقد
روي عن ايوب عن ابن ابي مليكة هذا الحديث عن عائشة **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو داود الطيالسي نا ابو عامر وهو الخزاز و
يزيد بن ابراهيم كلاهما عن ابن ابي مليكة قال يزيد عن ابن ابي مليكة عن القاسم بن محمد عن عائشة ولم يذكر ابو عامر القاسم
قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء
الفتنة وابتغاء تاويله قال فاذا رأيتهم فاعرفيهم وقال يزيد فاذا رأيتموهم فاعرفوهم قالها مرتين
او ثلثا هذا حديث حسن صحيح هكذا روى غير واحد هذا الحديث عن ابن ابي مليكة عن عائشة

ان تبدوا ما فی انفسکم آخر تک یعنی اگر ظاہر کرو وہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے یا پوشیدہ کرو اسکو حساب لیگا تمہارا ساتھ اسکے اللہ تو ان لوگوں کے دلوں
میں سے کچھ تردد داخل ہوئی جو کسی چیز سے داخل نہ ہوئی تھی اور پس کہا انھوں نے واسطے نبی صلعم کے سو فرمایا آپ نے کہو ہم نے سنا ہے اور اطاعت کی
پس اللہ تعالیٰ نے انکے دلوں میں ایمان ڈالدیا پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی آمن الرسول آخر تک یعنی ایمان لایا رسول ساتھ اس چیز کے
کہ اتاری گئی طرف اسکے رب اسکے سے اور مومن آخر آیۃ تک یعنی نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی نفس کو مگر طاقت اسکی پر واسطے اسکے ہے جو کمایا اسنے اور
اوپر اسکے ہے جو کمایا اُسنے۔ اے رب ہمارے پکڑ ہمکو اگر بھول گئے ہم یا خطا کی ہمنے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے اسیطرح کیا ہو اے رب ہمارے
اور مت رکھ اوپر ہمارے بوجھ جیسا کہ رکھا تو نے اسکو اوپر ان لوگوں کے جو پہلے سے تھے۔ فرمایا اللہ نے اسیطرح کیا ہو اے رب
ہمارے اور مت اٹھوا ہمسے وہ چیز کہ نہیں طاقت واسطے ہمارے ساتھ اسکے اور معاف کر ہمسے اور بخش ہمکو اور رحم کر ہمکو تو ہے دوستدار
ہمارا پس مدد دے ہمکو اوپر قوم کافروں کے۔ فرمایا اللہ نے میں نے اسیطرح کیا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو۔ یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی
ابن عباس سے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور آدم بن سلیمان سے کہا گیا ہے کہ وہ بیٹا یحییٰ کا ہے **تفسیر بعض**
سورۂ آل عمران کی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **حدیث** کی بیان ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو ابو الولید نے کہا حدیث کی ہمسے یزید بن ابراہیم نے
کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ملیکہ نے قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی بابت سوال کیے گئے
ہو الذی انزل علیک الکتاب آخر تک یعنی وہی ہے جسنے اتاری اوپر تیرے کتاب بعضی اسکی آیتیں محکم ہیں آخر تک پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب دیکھو تم ان لوگوں کو جو پیچھا کرتے ہیں اس بات کی جو متشابہ ہیں اس سے پس یہ وہ لوگ ہیں جنکا نام رکھا ہے اللہ نے پس ہو اُنسے خوف
کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ایوب سے اُسنے روایت کی ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ سے **حدیث** کی
بیان محمد بن بشار نے ... حدیث بیان کی ہمسے ابو داود طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے جو خزاز ہیں اور یزید بن ابراہیم نے ان دونوں نے
ابن ابی ملیکہ سے کہا یزید نے روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے روایت کی قاسم بن محمد سے اُسنے عائشہ سے اور ابو عامر نے قاسم کا ذکر نہیں
کیا حضرت عائشہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت سوال کیا فاما الذین فی قلوبہم زیغ یعنی پس جو لوگ کہ بیچ
دلوں انکے کے ہے کجی پس پیروی کرتے ہیں متشابہ کی کہ شبہ ڈالتے ہیں اسمیں سے واسطے چاہنے گمراہی کے اور واسطے چاہنے حقیقت
بیان کے فرمایا آپ نے سو جب تو دیکھے انکو تو پہچان انکو اور کہا یزید نے اور جب تم انکو دیکھو تو انکو مشہور کرو فرمایا آپ نے اس کلام کو
دو بار یا تین بار یہ حدیث حسن صحیح ہے اسیطرح یہ حدیث کئی ایک لوگوں نے روایت کی ہے ابن ابی ملیکہ سے اُسنے عائشہ سے

ولم یذکروا فیه القاسم بن محمد وانما ذکر یزید بن ابراهیم عن القاسم بن محمد فی هذا الحدیث وابن ابی ملیکة هو عبد الله بن
عبید الله بن ابی ملیکة وقد سمع من عائشة ایضا حدثنا محمود بن غیلان نا ابو احمد نا سفیان عن ابیه عن
ابی الضحی عن مسروق عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لکل نبی ولاة من النبیین وان ولیی ابی وخلیل
ربی ثم قرأ ان اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه وهذا النبی والذین آمنوا والله ولی المؤمنین حدثنا محمود نا ابو نعیم نا سفیان
عن ابیه عن ابی الضحی عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم مثله ولم یقل فیه عن مسروق هذا اصح من حدیث ابی الضحی
عن مسروق وابو الضحی اسمه مسلم بن صبیح حدثنا ابو کریب نا وکیع عن سفیان عن ابیه عن ابی الضحی عن عبد الله
عن النبی صلی الله علیه وسلم نحو حدیث ابی نعیم ولیس فیه مسروق حدثنا هناد نا ابو معویة عن الاعمش عن
شقیق بن سلمة عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حلف علی یمین وهو فیها فاجر لیقتطع بها مال
امرء مسلم لقی الله وهو علیه غضبان فقال الاشعث بن قیس فیّ والله کان ذلک کان بینی وبین رجل من الیهود
ارض فجحدنی فقدمته الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم الک بینة قلت لا
فقال للیهودی احلف فقلت یا رسول الله اذن یحلف فیذهب بمالی فانزل الله تبارک وتعالی ان الذین یشترون
بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا الی آخر الآیة هذا حدیث حسن صحیح وفی الباب عن ابن ابی اوفی حدثنا
اسحق بن منصور نا عبد الله بن بکر السهمی نا حمید عن انس قال لما نزلت هذه الآیة لن تنالوا البر حتی تنفقوا
مما تحبون او من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا قال ابو طلحة وکان له حائط یا رسول الله حائطی لله

اور بعضوں نے اسمیں قاسم بن محمد کا ذکر نہیں کیا۔ اور ذکر کیا ہے اُنھوں نے یزید بن ابراہیم کا کیا ہے جو راوی ہے قاسم بن محمد سے اس حدیث میں
اور ابن ابی ملیکہ وہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ ہیں اور اُنہوں نے حضرت عائشہ سے بھی سنا ہے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے
کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اپنے باپ سے اُنے ابی الضحی سے اُنہوں نے مسروق سے اُنے عبد اللہ
سے کہا اُنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر ایک نبی کے لئے والی ہیں نبیوں سے اور میرا والی میرا باپ اور خلیل رب
میرا ہے پھر پڑھا آپ نے ان اولی الناس الخ یعنی تحقیق نزدیک تر لوگوں کے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ شخص ہیں جو پیروی کرتے ہیں کی
اور یہ نبی اور وہ لوگ کہ ایمان لائے۔ اور اللہ دوست ہے ایمان والوں کا حدیث کی ہم سے محمود نے کہا حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے
کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اپنے باپ سے اُنے ابی الضحی سے اُنے عبد اللہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور ابی الضحی
نے اس روایت میں مسروق کا ذکر نہیں کیا یہ روایت صحیح ہے حدیث ابی الضحی سے جو مروی ہے مسروق سے اور ابو الضحی کا نام مسلم بن
صبیح ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُنے اپنے باپ سے اُنے ابی الضحی سے اُنے
عبد اللہ سے اُنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی نعیم کے اور اسمیں مسروق کا ذکر نہیں کیا حدیث کی ہم سے ہناد نے
کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنے شقیق بن سلمہ سے اُنہوں نے عبد اللہ سے کہا اُنہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو قسم کھاوے کسی بات پر جھوٹی اور وہ اسمیں گنہگار ہو تاکہ لیوے بسبب اسکے مال کسی مرد مسلمان کا تو ملے گا اللہ تعالی سے اس حالت میں کہ
وہ اسپر نہایت غضبناک ہو گا سو کہا اشعث بن قیس نے میرے حق میں قسم ہے اللہ کی یہ حکم ہوا ہے درمیان میرے اور ایک یہودی کے کچھ
زمین مشترک تھی اُسنے میرے حصے کا انکار کر دیا سو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا پھر فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
تیرے پاس شاہد ہیں میں نے کہا کہ نہیں۔ پھر فرمایا آپ نے واسطے یہودی کے قسم کھا میں نے کہا یا رسول اللہ اسوقت تو یہ قسم کھا لیگا اور
میرا مال لیجائیگا۔ پس اللہ تبارک وتعالے نے یہ آیت نازل فرمائی تحقیق جو لوگ خریدتے ہیں بدلے عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا
الخ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن ابی اوفی سے حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے
عبد اللہ بن بکر سہمی نے کہا حدیث کی ہم سے حمید نے انس سے کہا اُنے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنی یا یہ
آیت من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا الخ کہا ابو طلحہ نے اور اسکے لیے ایک باغ تھا یا رسول اللہ میرا باغ واسطے اللہ کے ہے۔

او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون فهداهم الله للاسلام هذا حديث حسن غريب صحيح يستغرب من هذا الوجه من
حديث نافع عن ابن عمر ورواه يحيى بن ايوب عن ابن عجلان حدثنا قتيبة نا ابو عوانة عن عثمن بن المغيرة عن علي
بن ربيعة عن اسماء بن الحكم الفزاري قال سمعت عليا يقول اني كنت رجلا اذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم
حديثا نفعني الله منه بما شاء ان ينفعني به واذا حدثني رجل من اصحابه استحلفته فاذا حلف لي صدقته وانه حدثني ابو بكر
وصدق ابو بكر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل يذنب ذنبا ثم يقوم فيتطهر ثم يصلي ثم يستغفر الله الا غفر
له ثم قرأ هذه الاية والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله الى اخر الاية هذا حديث قد رواه شعبة وغير واحد عن
عثمن بن المغيرة فرفعوه ورواه مسعر وسفيان عن عثمن بن المغيرة فلم يرفعاه ولا نعرف لاسماء الا هذا الحديث
حدثنا عبد بن حميد نا روح بن عبادة عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس عن ابي طلحة قال رفعت رأسي يوم
احد فجعلت انظر وما منهم يومئذ احد الا يميد تحت حجفته من النعاس فذلك قوله تعالى ثم انزل عليكم من
بعد الغم امنة نعاسا هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد نا روح بن عبادة عن حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن
ابيه عن الزبير مثله هذا حديث حسن صحيح حدثنا يوسف بن حماد نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن
انس ان ابا طلحة قال غشينا ونحن في مصافنا يوم احد حدث انه كان فيمن غشيه النعاس يومئذ قال فجعل سيفي يسقط
من يدي وآخذه ويسقط من يدي وآخذه والطائفة الاخرى المنافقون ليس لهم هم الا انفسهم اجبن قوم وارعبه واخذله للحق

او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون سو اللہ تعالیٰ نے انکو اسلام کی ہدایت کردی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے غرابت اسکی بروایت نافع کے ہے
ابن عمر سے اور روایت کیا ہے اسکو یحییٰ بن ایوب نے ابن عجلان سے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو
عوانہ نے عثمان بن مغیرہ سے اُنہوں نے علی بن ربیعہ سے اُنہوں نے اسماء بن حکم فزاری سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے حضرت علی سے کہ فرماتے تھے میں ایسا
مرد تھا کہ جب کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تو اللہ تعالیٰ مجھے اسکے ساتھ جو اسکی مرضی ہوتی نفع دیتا اور جب کوئی اور مرد
آنحضرت کے اصحاب سے مجھے حدیث بیان کرتا تو میں اس سے قسم لیتا سو جب وہ مجھے قسم دے دیتا تو میں اسکو سچا جانتا اور مجھ سے حضرت
ابوبکر نے حدیث کی ہے اور سچ بیان کیا ہے ابوبکر نے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب کوئی مرد
کوئی گناہ کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اور پاک ہوتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو بخش دیتا ہے پھر آپ نے یہ آیت
پڑھی والذین اذا فعلوا الخ یعنے وہ لوگ جب کوئی بے حیائی کرتے ہیں یا اپنے نفس پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں الآیۃ۔ روایت
کیا ہے اس حدیث کو شعبہ نے اور کئی ایک نے عثمان بن مغیرہ سے پس اسکو مرفوع کیا ہے۔ اور روایت کیا ہے اسکو مسعر اور سفیان نے
عثمان بن مغیرہ سے سو انہوں نے اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور اسماء سے سوائے اس حدیث کے ہم اور کوئی حدیث نہیں پہچانتے
حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے
ابی طلحہ سے کہا اُٹھایا میں نے اُحد کے دن اپنے سر کو بلند کرتا تھا اور دیکھتا تھا۔ اور کوئی اُس دن نہیں تھا مگر کہ ہلتا تھا نیچے اپنی ڈھال کے نیند سے
یعنے اونگھتا ہیں یہی قول ہے اللہ تعالیٰ کا ثم انزل علیکم الخ پھر اتارا اور تمہارے اوپر پیچھے غم کے امن اونگھ تھی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی
ہم سے عبد نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی الزبیر سے
مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے یوسف بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلیٰ نے سعید سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے
انس سے کہ ابا طلحہ نے کہا ہمکو غشی ہوئی اس حالت میں کہ ہم احد کے دن صف میں تھے حدیث کی اُنہوں نے کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا
کہ جنکو نیند نے اس دن غشی میں ڈالا تھا کہ اُنکے میری تلوار میرے ہاتھ سے گر گئی تھی اور میں اسکو پکڑتا تھا۔ اور دوسرے گروہ یعنے
منافقوں کو تو سوائے اپنی جانوں کے اور کچھ غم نہ تھا وہ سب قوم سے بزدل ہو گئے اور بہت خوفناک اور حق کے لیے بہت خوار کرنے والے

[illegible]

هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا عبد الواحد بن زياد عن خصيف نا مقسم قال قال ابن عباس نزلت هذه الآية
وما كان لنبي ان يغل في قطيفة حمراء افتقدت يوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذها
فانزل الله تبارك وتعالى وما كان لنبي ان يغل الى آخر الآية هذا حديث حسن غريب وقد روى عبد السلام بن حرب
عن خصيف نحو هذا وروى بعضهم هذا الحديث عن خصيف عن مقسم ولم يذكر فيه عن ابن عباس حدثنا
يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن ابراهيم بن كثير الانصاري قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله
يقول لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي يا جابر ما لي اراك منكسرا قلت يا رسول الله استشهد ابي وترك
عيالا ودينا قال الا ابشرك بما لقي الله به اباك قال بلى يا رسول الله قال ما كلم الله احدا قط الا من وراء حجابه
واحيى اباك فكلمه كفاحا وقال يا عبدي تمن علي اعطك قال يا رب تحييني فاقتل فيك ثانية قال الرب تبارك
وتعالى انه قد سبق مني انهم لا يرجعون قال وانزلت هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا
الآية هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه ولا نعرفه الا من حديث موسى بن ابراهيم ورواه علي بن عبد الله
بن المديني وغير واحد من كبار اهل الحديث هكذا عن موسى بن ابراهيم وقد روى عبد الله بن محمد بن عقيل
عن جابر شيئا من هذا حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن الاعمش عن عبد الله بن مرة عن مسروق عن عبد الله
بن مسعود انه سئل عن قوله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم فقال اما انا
قد سألنا عن ذلك فاخبرنا ان ارواحهم في طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت وتأوي الى قناديل
معلقة بالعرش فاطلع اليهم ربك اطلاعة فقال هل تستزيدون شيئا فازيدكم قالوا ربنا وما نستزيد ونحن في الجنة نسرح حيث شئنا

یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبد الواحد بن زیاد سے انہوں نے خصیف سے کہا حدیث کی ہم سے مقسم نے
کہا انہوں نے کہ ابن عباس نے کہا نازل ہوئی یہ آیت وما کان لنبی ان یغل ایک سرخ چادر کے حق میں جو بدر کے دن گم ہو گئی تھی بعض لوگوں نے
کہا شاید اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لیا ہو گی پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما کان لنبی ان یغل اخیر آیت تک یہ حدیث حسن
غریب ہے اور روایت کی عبد السلام بن حرب نے خصیف سے مثل اس کے ۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو خصیف سے انہوں نے
مقسم سے اور اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں کیا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن حبیب بن عربی نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن ابراہیم بن کثیر انصاری نے
کہا سنا میں نے طلحہ بن خراش سے کہا سنا میں نے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ ملے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس مجھ سے فرمایا اے جابر کیا ہے مجھے
کہ میں تیرا ٹوٹا ہوا حال دیکھتا ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ شہید ہو گیا اور چھوڑ گیا عیال اور قرض سو آپ نے فرمایا میں تجھے خوشخبری نہ دوں کہ
کس چیز کے ساتھ تیرے باپ سے اللہ ملاقات کی ہے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص سے کلام نہیں کیا مگر پیچھے پردے کے
اور تیرے باپ کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا اور اس سے سامنے گفتگو کی اور فرمایا اے میرے بندے مجھ سے خواہش کر میں تجھے دوں گا عرض کی اے رب میرے
مجھے زندہ کر کہ میں تیرے واسطے دوسری بار شہید ہوں فرمایا رب تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے یہ حکم سابق ہو چکا ہے کہ وہ لوگ دوسری بار لوٹ کر نہ آویں کہا
راوی نے اور نازل ہوئی یہ آیت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا آخر تک یہ حدیث اس وجہ سے حسن غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر موسیٰ
بن ابراہیم سے اور روایت کیا ہے اس کو علی بن عبد اللہ بن مدینی اور کئی لوگوں نے کبار اہل حدیث سے اسی طرح موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کی عبد اللہ
بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ حصہ اس سے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اعمش سے انہوں نے عبد اللہ
ابن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ان سے اس آیت سے سوال کیا گیا ولا تحسبن الذین الخ اور مت گمان کرو ان لوگوں کو جو قتل
کیے گئے ہیں بیچ راہ اللہ کے مردے بلکہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے انہوں نے کہا ہم نے اس کی بابت آنحضرت سے پوچھا سو آنحضرت نے
خبر دی کہ روحیں ان کی سبز جانوروں میں ہیں جنت میں چرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں اور قندیلوں کی طرف جو عرش سے لٹکی ہوئی ہیں جا رہتی ہیں سو ایک بار ان کی طرف تیرے
رب نے جھانکا اور فرمایا کچھ تم اور بھی چاہتے ہو تو میں تم کو دوں گا انہوں نے کہا اے رب ہمارے اور کیا ہم چاہیں حالانکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں چرتے ہیں

۱؎ شہید کو جو مرتبہ بعد قتل کے [illegible] ملتا ہے [illegible] پوری ہو اور [illegible] بعد میں ہو

ثم يطلع عليهم الثانية فيقول هل تستزيدون شيئا فأزيدكم فلما رأوا أنهم لا يتركون قالوا تعيد أرواحنا في أجسادنا حتى
نرجع إلى الدنيا فنقتل في سبيلك مرة أخرى هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن عطاء بن السائب
عن أبي عبيدة عن ابن مسعود مثله وزاد فيه وتقرئ نبينا السلام وتخبره أنا قد رضينا ورضي عنا هذا حديث حسن
حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن جامع وهو ابن أبي راشد وعبد الملك بن أعين عن أبي وائل عن عبد الله يبلغ به
النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من رجل لا يؤدي زكوة ماله إلا جعل الله يوم القيامة في عنقه شجاعا ثم قرأ علينا مصداقه
من كتاب الله ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله الآية وقال مرة قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم مصداقه
سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة ومن اقتطع مال أخيه المسلم بيمين لقي الله وهو عليه غضبان ثم قرأ رسول الله صلى الله
عليه وسلم مصداقه من كتاب الله إن الذين يشترون بعهد الله الآية هذا حديث حسن صحيح ومعنى قوله شجاعا
أقرع يعني حية حدثنا عبد بن حميد نا يزيد بن هارون وسعيد بن عامر عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن موضع سوط في الجنة خير من الدنيا وما فيها اقرؤا إن شئتم فمن زحزح
عن النار وأدخل الجنة فقد فاز وما الحيوة الدنيا إلا متاع الغرور هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسن بن محمد الزعفراني نا الحجاج بن محمد
قال قال ابن جريج أخبرني ابن أبي مليكة أن حميد بن عبد الرحمن بن عوف أخبره أن مروان بن الحكم قال اذهب يا رافع لبوابه إلى ابن عباس
فقل لئن كان كل امرئ فرح بما أوتي وأحب أن يحمد بما لم يفعل معذبا لنعذبن أجمعون فقال ابن عباس ما لكم ولهذه الآية إنما أنزلت هذه في أهل الكتاب

پھر دوسری بار انکی طرف پروردگار نے جھانکا اور فرمایا کچھ اور چاہتے ہو تو میں زیادہ دوں پس جب انھوں نے معلوم کیا کہ ہم چھوڑے نہیں جاتے
بغیر بار بار پرسش ہوتی ہے تو کہا ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں پھیر دے تاکہ ہم دنیا کی طرف لوٹ جائیں اور دوسری مرتبہ تیری راہ میں
قتل ہوویں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عطاء بن سائب سے انھوں نے ابی عبیدہ
سے انھوں نے ابن مسعود سے مثل اسکے۔ اور زیادہ کیا اس نے اس میں اور پہنچا ہمارے نبی کو سلام اور خبر دے انکو کہ ہم راضی ہوئے ہیں اور
ہم سے وہ بھی راضی ہوا ہے یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے جامع سے جو بیٹا ہے ابی
راشد کا اور عبد الملک بن اعین نے ابی وائل سے انھوں نے عبد اللہ سے پہنچاتے تھے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک فرمایا آپ نے جو کوئی مرد اپنے
مال کی زکوۃ ادا نہیں کرتا اللہ تعالی قیامت کے دن اسکی گردن میں سانپ ڈال دیگا پھر آپ نے پڑھا مصداق اسکا کتاب اللہ سے یعنی ولا
یحسبن الذین یبخلون الخ یعنی نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے انکو اللہ نے فضل اپنے سے الخ اور کہا اسنے
دوسری بار رسول اللہ صلعم نے مصداق کے واسطے یہ آیت پڑھی سیطوقون ما بخلوا به یوم القیمة۔ اور جو کوئی اپنے بھائی مسلمان کا مال
قسم کھا کر لیلے تو ملیگا اللہ تعالی سے اس حالت میں کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصداق اسکا کتاب اللہ سے پڑھا
ان الذین یشترون بعهد الله الخ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی شجاعا اقرع کے سانپ کے ہیں جسکے سر پر سبب زہر کے کوئی بال نہ ہو
حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون اور سعید بن عامر نے محمد بن عمرو سے انھوں نے ابی سلمہ سے انھوں نے ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک جگہ ایک کوڑے کی جنت میں بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے پڑھو اگر تم چاہتے ہو فمن زحزح
عن النار یعنی جو کوئی دور کیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں تو مراد کو پہنچ گیا اور نہیں ہے زندگی دنیا کی مگر اسباب دھوکے کا یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن محمد نے کہا ابن جریج نے خبر دی مجھے
ابن ابی ملیکہ نے کہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی اسکو کہ مروان بن حکم نے اپنے دربان سے کہا اے رافع ابن عباس کی طرف
جا اور کہو اگر ہر ایک آدمی جو خوش ہو ساتھ اس چیز کے جو اسکو دی گئی ہے اور دوست رکھتا ہے کہ حمد کیا جائے ساتھ اس چیز کے کہ نہیں کی
اسنے عذاب دیا جاوے تو ہم سب عذاب دیے جاوینگے کہا ابن عباس نے تمکو اور اس آیت کو کیا۔ یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے

ف یعنی ... جنت میں تمام دنیا سے بہتر ہے ... [illegible]
حالت میں بھی ... [illegible]

ثم تلا ابن عباس واذ اخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس وتلا ولا تحسبن الذين يفرحون
بما اتوا ويحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا قال ابن عباس سألهم النبي صلى الله عليه وسلم عن شيء فكتموه و
اخبروه بغيره فخرجوا وقد اروه ان قد اخبروه بما سألهم عنه واستحمدوا بذلك اليه وفرحوا بما اتوا من
كتمانهم وما سألهم عنه هذا حديث حسن غريب صحيح **ومن** سورة النساء بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا**
عبد بن حميد نا يحيى بن ادم نا ابن عيينة عن محمد بن المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله يقول مرضت
فاتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم يعودني وقد اغمي علي فلما افقت قلت كيف اقضي في مالي فسكت
عني حتى نزلت يوصيكم الله في اولادكم للذكر مثل حظ الانثيين هذا حديث حسن صحيح وقد رواه غير
واحد عن محمد بن المنكدر **حدثنا** الفضل بن الصباح البغدادي نا سفيان بن عيينة عن محمد بن المنكدر
عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وفي حديث الفضل بن صباح كلام اكثر من هذا
حدثنا عبد بن حميد نا حبان بن هلال نا همام بن يحيى نا قتادة عن ابي الخليل عن ابي علقمة الهاشمي عن ابي سعيد
الخدري قال لما كان يوم اوطاس اصبنا نساء لهن ازواج في المشركين فكرههن رجال منهم فانزل الله تعالى والمحصنات
من النساء الا ما ملكت ايمانكم هذا حديث حسن **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا عثمان البتي عن ابي الخليل
عن ابي سعيد الخدري قال اصبنا سبايا يوم اوطاس لهن ازواج في قومهن فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه
وسلم فنزلت والمحصنات من النساء الا ما ملكت ايمانكم هذا حديث حسن وهكذا روى الثوري عن عثمان البتي عن
ابي الخليل عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وليس في الحديث عن ابي علقمة ولا اعلم احدا

پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑھی واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس اور یہ آیت بھی پڑھی ولا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون
ان یحمدوا بما لم یفعلوا کہا ابن عباس نے سوال کیا ان سے یعنی یہود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز سے پس انہوں نے اسکو چھپایا تھا اور کچھ
اور بتلا دیا سو وہ نکلے اور سمجھتے تھے اپنے دل میں کہ خبر کر دی ہم نے آپ کو جو آپ نے ہم سے پوچھی ہے اور بسبب اسکے انہوں نے حمد کی خواہش کی اور
خوش ہوئے ساتھ اس چیز کے جو انہوں نے کی تھی ... اور خوش ہوئے ساتھ اسکے جواب سے جو آپ نے ان سے پوچھا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب
صحیح ہے **تفسیر سورۂ نساء** کی بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کہی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے کہا
حدیث کی ہم سے ابن عیینہ نے محمد بن منکدر سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے میں بیمار ہوگیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میری عیادت کو تشریف لائے اور مجھ پر بیہوشی تھی سو جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے کہا میں اپنے مال میں کس طرح فیصلہ کروں پس آپ
نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم یعنی وصیت کرتا ہے تم کو اللہ اولاد تمہاری کے واسطے مرد کے لئے
مثل دو عورتوں کے حصے کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی لوگوں نے بھی اسکو محمد بن منکدر سے روایت کیا ہے **حدیث** کی ہم سے فضل بن
صباح بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے
اور فضل بن صباح کی حدیث میں اس سے زیادہ بات ہے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے حبان بن ہلال نے کہا حدیث
کی ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے قتادہ نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا جب جنگ
اوطاس کا ہوا تو ہمکو غنیمت میں ایسی عورتیں ملیں جنکے شوہر مشرکین میں موجود تھے پس ہم میں سے کئی مردوں نے انکو مکروہ جانا پھر اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت اتاری والمحصنات من النساء یعنی اور حرام ہیں عورتیں مگر جنکے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ تمہارے یہ حدیث حسن ہے
حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا خبر دی ہم کو ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بتی نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید خدری سے
کہا انہوں نے ہمکو جنگ اوطاس کے دن غنیمت میں ایسی عورتیں ملیں کہ جنکے خاوند انکی قوم میں موجود تھے سو لوگوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ذکر کی تب یہ آیت نازل ہوئی والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل
سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور حدیث میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں ہے اور میں نہیں جانتا کہ کسی نے

ذكر ابا علقمة في هذا الحديث الا ما ذكر همام عن قتادة وابو الخليل اسمه صالح بن ابي مريم حدثنا محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا خالد بن الحارث عن شعبة نا عبيد الله بن ابي بكر عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم في الكبائر قال الشرك بالله وعقوق الوالدين وقتل النفس وقول الزور هذا حديث حسن غريب صحيح ورواه روح بن عبادة عن شعبة وقال عن عبيد الله بن ابي بكر ولا يصح حدثنا حميد بن مسعدة نا بشر بن المفضل نا الجريري عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا احدثكم باكبر الكبائر قالوا بلى يا رسول الله قال الاشراك بالله وعقوق الوالدين قال وجلس وكان متكئا قال وشهادة الزور او قول الزور قال فما زال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها حتى قلنا ليته سكت هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا عبد بن حميد نا يونس بن محمد نا الليث بن سعد عن هشام بن سعد عن محمد بن زيد بن مهاجر بن قنفذ التيمي عن ابي امامة الانصاري عن عبد الله بن انيس الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اكبر الكبائر الشرك بالله وعقوق الوالدين واليمين الغموس وما حلف حالف بالله يمين صبر فادخل فيها مثل جناح بعوضة الا جعلت نكتة في قلبه الى يوم القيمة هذا حديث حسن غريب وابو امامة الانصاري هو ابن ثعلبة ولا نعرف اسمه وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم احاديث حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن فراس عن الشعبي عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكبائر الاشراك بالله وعقوق الوالدين او قال اليمين الغموس شك شعبة هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن ابن ابي نجيح عن مجاهد عن ام سلمة انها قالت يغزو الرجال ولا تغزو النساء وانما لنا

ابا علقمہ کو اس حدیث میں ذکر کیا ہو سوائے اسکے جو ہمام نے قتادہ سے ذکر کیا ہے۔ اور ابو الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن حارث نے شعبہ سے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن ابی بکر نے انس بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے بیان میں کہ فرمایا آپ نے شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی اور قتل کرنا کسی نفس کا ناحق۔ اور قول جھوٹی بات۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اور روایت کیا اس کو روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا اُنہوں نے یہ مروی ہے عبید اللہ بن ابی بکر سے اور صحیح نہیں۔ **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے کہا حدیث کی ہم سے جریری نے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تم سے سب سے بڑے گناہ بیان نہ کروں کہا لوگوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی کہا راوی نے اور آنحضرت بیٹھ گئے اور تکیہ لگائے ہوئے تھے فرمایا آپ نے اور گواہی جھوٹی دینی یا فرمایا بات جھوٹی کرنی۔ کہا راوی نے پس بہت دیر تک اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش کہ آپ خاموش ہو جاتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے ہشام بن سعد سے اُنہوں نے محمد بن زید بن مہاجر بن قنفذ تیمی سے اُنہوں نے ابی امامہ انصاری سے اُنہوں نے عبد اللہ بن انیس جہنی سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں سے بڑے شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی اور یمین غموس اور جو قسم کھائے اللہ کے نام سے یمین صبر کھائے اور اُسمیں مچھر کے پر کے برابر جھوٹ داخل کیا تو وہ قسم اسکے دل میں قیامت تک سیاہ نکتہ رہیگی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو امامہ انصاری وہ ثعلبہ کا بیٹا ہے۔ ہم اسکا نام نہیں جانتے اور اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے فراس سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے کبیرہ گناہ یہ ہیں شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی والدین کی یا فرمایا آپ نے یمین غموس یہ شک شعبہ کو ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن ابی نجیح سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کہ کہا اُنہوں نے مرد جنگ کرتے ہیں اور عورتیں جنگ نہیں کرتیں اور ہمارے لیے

ف: یمین غموس کہی حنفیہ نے یمین غموس وہ ہے جو عمداً ماضی پر یعنی گذشتہ جھوٹی قسم کھائی جائے اور حنفیہ کے نزدیک اسکا کفارہ بھی نہیں ہے مگر توبہ اور استغفار اور غموس اسلیے کہتے ہیں کہ اپنے صاحب کو آگ میں داخل کرتی ہے۔ اور یمین صبر صبر کے معنے حبس اور ملازم کے ہیں اور اسکو صبر اسلیے کہتے ہیں [illegible] اور محبوس ہوتا ہے [illegible] جھوٹی قسم اسلیے کھاتے کہ مال کسی مسلمان کا اس سے حاصل ہو ۱۲ کذا فی [illegible]

نا ابن جريج قال سمعت عبد الرحمن بن عبد الله بن ابي عمار يحدث عن عبد الله بن باباه عن يعلى بن امية قال قلت لعمر انما قال الله
ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم وقد امن الناس فقال عمر عجبت مما عجبت منه فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الصمد
بن عبد الوارث نا سعيد بن عبيد الهنائي نا عبد الله بن شقيق قال نا ابو هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل
بين ضجنان وعسفان فقال المشركون ان لهؤلاء صلوٰة هي احب اليهم من ابائهم وابنائهم وهي العصر فاجمعوا امركم فميلوا
عليهم ميلة واحدة وان جبرئيل اتى النبي صلى الله عليه وسلم فامره ان يقسم اصحابه شطرين فيصلي بهم وتقوم طائفة
اخرى وراءهم وليأخذوا حذرهم واسلحتهم ثم ياتي الآخرون ويصلون معه ركعة واحدة ثم ياخذ هؤلاء حذرهم
واسلحتهم فتكون لهم ركعة ركعة ولرسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتان هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث
عبد الله بن شقيق عن ابي هريرة وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وزيد بن ثابت وابن عباس وجابر وابي عياش الزرقي
وابن عمر وحذيفة وابي بكرة وسهل بن ابي حثمة وابو عياش الزرقي اسمه زيد بن الصامت حدثنا الحسن بن احمد
بن ابي شعيب ابو مسلم الحراني نا محمد بن سلمة الحراني نا محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر بن قتادة عن ابيه عن جده قتادة
بن النعمان قال كان اهل بيت منا يقال لهم بنو ابيرق بشر وبشير ومبشر وكان بشير رجلا منافقا يقول الشعر يهجو به
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم ينحله بعض العرب ثم يقول قال فلان كذا وكذا فاذا سمع اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذلك الشعر قالوا والله ما يقول هذا الشعر الا هذا الخبيث او كما قال الرجل وقالوا ابن الابيرق قالها قال
وكانوا اهل بيت حاجة وفاقة في الجاهلية والاسلام وكان الناس انما طعامهم بالمدينة التمر والشعير

کہا حدیث کی ہمسے ابن جریج نے کہا سنا میں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عمار سے کہ حدیث کرتے تھے عبداللہ بن باباہ سے وہ یعلی بن امیہ
سے کہا اُنے کہا میں نے حضرت عمر سے کہ اللہ تعالی نے تو یہ فرمایا ہے کہ نماز کو قصر کرو، اگر تمکو خوف ہو اور اب تو آدمی سب خوف میں ہیں کہا
حضرت عمر نے میں نے بھی تعجب کیا تھا جس سے تو نے تعجب کیا ہے سو میں نے اسکا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا پس فرمایا آپ
نے یہ صدقہ ہے اللہ تعالی نے اسکو تمپر صدقہ کیا ہے سو تم اسکے صدقے کو قبول کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمود بن
غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عبید ہنائی نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن
شقیق نے کہا حدیث کی ہمسے ابوہریرہ نے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم درمیان ضجنان اور عسفان (یہ دو نام مقام) کے نازل
ہوئے سو کہا مشرکوں نے کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ انکو وہ اپنے باپوں اور بیٹوں سے زیادہ پسند ہے اور وہ عصر ہے سو تم اپنے اسباب کو جمع کرو اور یکبارگی ان پر
حملہ کرو۔ اور جبرئیل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ اپنے اصحاب کے دو حصے کرو اور انکو نماز پڑھاؤ اور دوسرا
گروہ انکے مقابل میں کھڑا ہو اور اپنی ڈھالوں اور ہتیاروں کو پکڑ لیں پھر دوسرے آویں اور آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں پھر یہ لوگ
اپنی ڈھالوں اور ہتیاروں کو پکڑ لیں پس انکے لئے یعنی واسطے ہر ایک گروہ کے یک یک رکعت ہو جاوے اور واسطے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے دو رکعتیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے طریق عبداللہ بن شقیق سے جو روی ہے ابی ہریرہ سے اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ
ابن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور جابر اور ابی عیاش زرقی اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ سے اور ابو عیاش زرقی کا نام
زید بن صامت ہے حدیث کی ہمسے حسن بن احمد بن ابی شعیب یعنی ابو مسلم حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سلمہ حرانی نے کہا حدیث کی
ہمسے محمد بن اسحق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اُنے اپنے باپ سے اُنے اپنے دادا قتادہ بن نعمان سے کہا اُنے ہم میں سے ایک
اہل بیت تھا انکو بنو ابیرق کہا جاتا۔ تھا وہ بشر اور بشیر اور مبشر تھے اور بشیر منافق آدمی تھا شعر کہتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ہجو
کرتا تھا پھر انکو بعض عرب کی طرف منسوب کر دیتا پھر کہتا فلانے آدمی نے اسطرح اسطرح کہا ہے سو جب ان اشعار کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب سنتے تو کہتے قسم ہے اللہ کی نہیں کہتا ان اشعار کو مگر یہی خبیث یا جسطرح کوئی کہتا اور کہتے کہ ابن ابیرق نے کہے ہیں کہا
ادمی نے اور وہ لوگ زمانہ جاہلیت اور اسلام میں محتاج، بھوکے تھے اور لوگوں کا کھانا مدینہ میں تو فقط کھجوریں اور جو ہی تھے

يا ابن اخي ما صنعت فاخبرته بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله المستعان فلم نلبث ان نزل
القرآن انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله ولا تكن للخائنين خصيما بني ابيرق واستغفر الله
مما قلت لقتادة ان الله كان غفورا رحيما ولا تجادل عن الذين يختانون انفسهم ان الله لا يحب من كان خوانا اثيما
يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله وهو معهم الى قوله رحيما اي لو استغفروا الله لغفر لهم ومن يكسب اثما
فانما يكسبه على نفسه الى قوله واثما مبينا قولهم للبيد ولولا فضل الله عليك ورحمته الى قوله فسوف نؤتيه اجرا عظيما
فلما نزل القرآن اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسلاح فرده الى رفاعة فقال قتادة لما اتيت عمي بالسلاح وكان
شيخا قد عشا او عسا (الشك من ابي عيسى) في الجاهلية وكنت ارى اسلامه مدخولا فلما اتيته بالسلاح قال يا ابن اخي
هي في سبيل الله فعرفت ان اسلامه كان صحيحا فلما نزل القرآن لحق بشير بالمشركين فنزل على سلافة بنت سعد
بن سمية فانزل الله تعالى ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى
ونصله جهنم وساءت مصيرا ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ومن يشرك بالله فقد ضل
ضلالا بعيدا فلما نزل على سلافة رماها حسان بن ثابت بابيات من شعر فاخذت رحله فوضعته على رأسها
ثم خرجت به فرمت به في الابطح ثم قالت اهديت لي شعر حسان ما كنت تأتيني بخير هذا حديث غريب لا نعلم
احدا اسنده غير محمد بن سلمة الحراني وروى يونس بن بكير وغير واحد هذا الحديث عن محمد بن اسحق عن عاصم بن عمر
بن قتادة مرسل لم يذكروا فيه عن ابيه عن جده وقتادة بن النعمان هو اخو ابي سعيد الخدري لامه وابو سعيد اسمه

اے میرے بھتیجے تونے کیا کیا پس میں نے حکایت کی خبر دی جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا انہوں نے کہا اللہ مددگار ہے پس نہ ٹھہرے ہم
ٹھہرے کہ قرآن نازل ہوا انا انزلنا الیک الکتاب الخ یعنے تحقیق نازل کی ہم نے طرف تیری کتاب ساتھ حق کے تو حکم کرے درمیان لوگوں کے
ساتھ اس چیز کے کہ دکھاتا ہے تجھکو اللہ اور مت ہو خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنیوالا یعنے بنی ابیرق سے اور بخشش مانگ اللہ سے اس
سے جو تونے قتادہ سے کہا ہے تحقیق اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور مت جھگڑ تو ان لوگوں کی طرف سے کہ خیانت کرتے ہیں جانوں اپنی کو تحقیق
اللہ نہیں دوست رکھتا اس شخص کو جو ہو خیانت کرنیوالا گنہگار چھپتے ہیں لوگوں سے اور نہیں چھپ سکتے اللہ سے اور وہ ساتھ انکے ہے غفورا رحیما
تک یعنے اگر اللہ تعالی سے بخشش مانگتے تو وہ بخشش کرتا اور جو کوئی کماوے گناہ پس سوائے اسکے نہیں کہ کماتا ہے اسکو اوپر جان اپنی کے
اثما مبینا تک قول بنی ابیرق کا واسطے لبید کے اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تیرے اور رحمت اسکی الی قولہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما پس جب قرآن
نازل ہوا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتھیار لائے گئے سو آپ نے وہ رفاعہ کو دیدیئے پس کہا قتادہ نے جب میں اپنے چچا کے
پاس ہتھیار لیکر آیا اور وہ بوڑھا تھا زمانہ جاہلیت میں ہی بوڑھا یا کہ نظر ضعیف (شک ابی عیسی سے ہے) ہو گیا تھا اور میں اسکے اسلام کی بابت گمان کرتا تھا کہ
مخلوط ہے پس جب میں اسکے پاس ہتھیار لایا تو کہنے لگا اے میرے بھتیجے یہ اللہ کی راہ میں ہیں پھر میں نے معلوم کیا کہ اسلام اسکا درست تھا سو جب
قرآن نازل ہوا تو بشیر مشرکوں کے ساتھ مل گیا اور سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے گھر جا رہا پھر اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری ومن یشاقق الرسول الخ
اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے اسکے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کے متوجہ کرینگے ہم اسکو
جدھر متوجہ ہوا ہے اور داخل کرینگے ہم اسکو دوزخ میں اور بری ہے جگہ پھر جانے کی تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے
جو سوا اسکے ہے واسطے جسکے چاہے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور۔ سو جب وہ سلافہ کے گھر جا رہا تو حسان
بن ثابت نے چند اشعار میں اسکی ہجو کی سو سلافہ نے اپنا پالان پکڑا اور اسکو اپنے سر پر رکھا پھر وہ لیکر نکل گئی پھر اسکو بطحا میں ڈالدیا پھر کہا سلافہ
نے تونے میری طرف حسان کے شعر بھیجے ہیں تو میرے پاس نیکی نہیں لایا۔ یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ سوائے محمد بن سلمہ حرانی
کے کسی نے اسکو مسند کیا ہو اور روایت کی یونس بن بکیر اور کئی ایک نے اس حدیث کو محمد بن اسحق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسل
اور نہیں ذکر کیا کہ باپ اسکا راوی ہے اسکے دادا سے اور قتادہ بن نعمان ابو سعید خدری کا ماں کیطرف سے بھائی ہے اور ابو سعید کا نام

[illegible]

سعد بن مالك بن سنان **حدثنا** خلاد بن اسلم البغدادي نا النضر بن شميل عن اسرائيل عن ثوير وهو ابن ابي فاختة عن ابيه عن علي بن ابي طالب قال ما في القرآن آية احب الي من هذه الآية ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء وهذا حديث حسن غريب وابو فاختة اسمه سعيد بن علاقة وثوير يكنى ابا جهم وهو رجل كوفي وقد سمع من ابن عمر وابن الزبير وابن مهدي كان يغمزه قليلا **حدثنا** ابن ابي عمر وعبد الله بن ابي زياد المعنى واحد قالا نا سفيان بن عيينة عن ابن محيصن عن محمد بن قيس بن مخرمة عن ابي هريرة قال لما نزلت من يعمل سوءا يجز به شق ذلك على المسلمين فشكوا ذلك الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال قاربوا وسددوا وفي كل ما يصيب المؤمن كفارة حتى الشوكة يشاكها والنكبة ينكبها هذا حديث حسن غريب وابن محيصن اسمه عمر بن عبد الرحمن بن محيصن **حدثنا** يحيى بن موسى وعبد بن حميد قالا نا روح بن عبادة عن موسى بن عبيدة قال اخبرني مولى ابن سباع قال سمعت عبد الله بن عمر يحدث عن ابي بكر الصديق قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فانزلت عليه هذه الآية من يعمل سوءا يجز به ولا يجد له من دون الله وليا ولا نصيرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابا بكر الا اقرئك آية انزلت علي قلت بلى يا رسول الله قال فاقرأنيها فلا اعلم الا اني وجدت في ظهري انقصاما فتمطأت لها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شأنك يا ابا بكر فقلت يا رسول الله بابي انت وامي واينا لم يعمل سوءا وانا لمجزيون بما عملنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انت يا ابا بكر والمؤمنون فتجزون بذلك في الدنيا حتى تلقوا الله وليس لكم ذنوب واما الآخرون فيجمع ذلك لهم حتى يجزوا به يوم القيامة هذا حديث غريب

سعد بن مالک بن سنان ہیں **حدیث** کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے اسرائیل سے انہوں نے ثویر سے جو بیٹا ابی فاختہ کا ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کوئی قرآن میں آیت نہیں جو مجھے اس آیت سے زیادہ محبوب ہو ان اللہ لا یغفر الخ تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے جو سوا اسکے ہو واسطے جسکے چاہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابا جہم ہے اور وہ مرد کوفی ہے اور سنا ہے انہوں نے ابن عمر اور ابن زبیر سے اور ابن مہدی اسکو تھوڑا سا طعن کیا کرتا تھا **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر اور عبد اللہ بن ابی زیاد نے (معنے واحد ہیں) کہ دونوں نے حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابن محیصن سے انہوں نے محمد بن قیس بن مخرمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے جب یہ آیت نازل ہوئی من یعمل سوءا یجز بہ یعنی جو شخص عمل کرے برائی کا بدلہ دیا جاویگا اسکا تو مسلمانوں پر یہ بڑی مشقت گزری تو انہوں نے یہ شکوہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا پس فرمایا آپ نے کہ میانہ روی اختیار کرو اور راہ راست چلو اور ہر چیز میں جو مومن کو پہونچتی ہے اسمیں اسکے لئے کفارہ ہے تا آنکہ کانٹا جو اسکو کھٹکتا ہے اور تکلیف جو اسکو پہونچتی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابن محیصن کا نام عمر بن عبد الرحمن بن محیصن ہے **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسی اور عبد بن حمید نے دونوں نے حدیث کی ہمسے روح بن عبادہ نے موسی بن عبیدہ سے کہا خبر دی مجھے مولی ابن سباع نے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمر سے حدیث کرتا تھا ابی بکر صدیق سے کہا انہوں نے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا پس آپ پر یہ آیت نازل ہوئی من یعمل سوءا الخ یعنی جو کوئی کام کرے برا دیا جاویگا بدلا اسکا اور نہ پاوے واسطے اپنے سوائے اللہ کے دوست اور نہ مددگار دینے والا۔ پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابا بکر کیا میں تجھے آیت جو مجھ پر نازل ہوئی ہو نہ پڑھاؤں میں نے کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ کہا حضرت ابو بکر نے سو آپ نے مجھے پڑھا دی پس میں نہیں جانتا مگر یہ کہ میں نے اپنی پشت میں شکستگی پائی سو میں نے اسکے لئے انگڑائی لی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابا بکر تیرا کیا حال ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور کون شخص ہم میں سے برا عمل نہیں کرتا۔ اور ہم بدلہ دیے جاویں گے ساتھ اس چیز کے جو ہم کرتے ہیں پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بہر حال تو اے ابا بکر اور تمام مومن تو سزا بدلہ دنیا ہی میں دیے جاؤگے۔ یہانتک کہ تم ملاقات کروگے اللہ سے اس حالت میں کہ تمہارا کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اور بہر حال دوسرے لوگ تو یہ گناہ سب کے جمع رہیں گے تا کہ قیامت کے دن اسکا بدلہ دیے جاوینگے۔ یہ حدیث غریب ہے

[illegible] ہیں۔ علاوہ تعریف کے [illegible] ہیں کہ جو [illegible] دل [illegible] کو [illegible] سے مومن [illegible]
[illegible] جاتی ہے [illegible] گناہ [illegible] ہیں [illegible] کرینگے [illegible]

ورضيت لكم الاسلام دينا وعنده يهودي فقال لو انزلت هذه الآية علينا لاتخذنا يومها عيدا فقال ابن عباس
فانها نزلت في يوم عيدين في يوم الجمعة ويوم عرفة هذا حديث حسن غريب من حديث ابن عباس حدثنا
احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا محمد بن اسحق عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يمين الرحمن ملأى سحاء لا يغيضها الليل والنهار قال ارأيتم ما انفق منذ خلق السموات فانه لم يغض
ما في يمينه وعرشه على الماء وبيده الاخرى الميزان يخفض ويرفع هذا حديث حسن صحيح وهذا الحديث في تفسير هذه
الآية وقالت اليهود يد الله مغلولة غلت ايديهم الآية وهذا الحديث قال الائمة يؤمن به كما جاء من غير ان يفسر او
يتوهم هكذا قال غير واحد من الائمة منهم سفيان الثوري ومالك بن انس وابن عيينة وابن المبارك انه تروى
هذه الاشياء ويؤمن بها ولا يقال كيف حدثنا عبد بن حميد نا مسلم بن ابراهيم نا الحارث بن عبيد عن سعيد
الجريري عن عبد الله بن شقيق عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يحرس حتى نزلت هذه الآية والله يعصمك
من الناس فاخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه من القبة فقال لهم يا ايها الناس انصرفوا عني
فقد عصمني الله هذا حديث غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن الجريري عن عبد الله بن شقيق
قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يحرس ولم يذكروا فيه عن عائشة حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن
انا يزيد بن هرون انا شريك عن علي بن بذيمة عن ابي عبيدة عن عبد الله بن مسعود قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما وقعت بنو اسرائيل في المعاصي فنهتهم علماؤهم فلم ينتهوا
فجالسوهم في مجالسهم وواكلوهم وشاربوهم فضرب الله قلوب بعضهم على بعض ولعنهم على لسان داود

اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام کو دین اور اس حالت میں نزدیک انکے ایک یہودی تھا کہا اس نے اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید
بناتے تو کہا ابن عباس نے یہ آیت دو عیدوں میں نازل ہوئی ہے یعنے دن جمعہ میں اور عرفہ میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بواسطہ ابن عباس کے
حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن اسحاق نے ابی الزناد سے اس نے اعرج سے
اس نے ابی ہریرہ سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اللہ کا بھرا ہے سخاوت کرنے والا ہے نہیں نقصان کرتا اسکو رات اور
دن کہا اس نے کیا دیکھا تو نے اس چیز کو کہ خرچ کیا اللہ نے اس وقت سے کہ پیدا اسکے کئے ہیں آسمان سو نہیں کم ہوئی وہ چیز جو اسکے داہنے
ہاتھ میں ہے اور عرش اسکا پانی پر تھا اور اسکے دوسرے ہاتھ میں ترازو ہے کسی کے لیے پست کرتا ہے اور کسی کے لیے اونچا کرتا ہے یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور یہ حدیث اس آیت کی تفسیر میں ہے وقالت الیہود ید اللہ مغلولۃ یعنے کہا یہود نے ہاتھ اللہ کے بند کیے گئے ہیں بند کیے جاویں
ہاتھ انکے الخ اور اس حدیث میں کہا اماموں نے اسکے ساتھ ایمان لایا جاوے جیسا کہ مروی ہے سوا اسکے کہ تفسیر کیا جاوے یا وہم کیا
جاوے ایسا ہی کہا ہے کئی ایک نے اماموں سے انہیں سے سفیان ثوری ہیں اور مالک بن انس اور ابن عیینہ اور ابن مبارک ہیں یہ کہ یہ چیزیں
روایت کیجاویں اور اسکے ساتھ ایمان لایا جاوے اور نہ کہا جاوے کس طرح ہیں حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے
مسلم بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم سے حارث بن عبید نے سعید جریری سے اس نے عبد اللہ بن شقیق سے اس نے عائشہ سے کہا اس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی حراست کیجاتی تھی یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی واللہ یعصمک من الناس یعنے اللہ تعالی بچاوے تجھے لوگوں سے نگاہ رکھے گا
کہا راوی نے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کو خیمہ سے باہر نکالا اور انکو کہا اے لوگو چلے جاؤ کیونکہ اللہ تعالی میری نگہبانی
اور روایت کی ہے بعض نے یہ حدیث جریری سے اس نے عبد اللہ بن شقیق سے کہا اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم حراست کیے جاتے تھے
اور انہوں نے اس روایت میں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کیا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے
کہا خبر دی ہمکو شریک نے علی بن بذیمہ سے اس نے ابی عبیدہ سے اس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب بنی اسرائیل گناہوں میں واقع ہوئے انکے عالموں نے انکو منع کیا سو وہ باز نہ آئے پس وہ بیٹھے انکی مجلسوں میں اور ساتھ انکے کھانا
اور پینا شروع کیا پس اللہ تعالی نے انکے ہر ایک کے دل کو آپس میں خلط ملط کر دیا اور لعنت کی انکو اوپر زبان حضرت داؤد

وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال لا والذی
نفسی بیدہ حتی تأطروھم اطرا قال عبد اللہ بن عبد الرحمن قال یزید وکان سفیان الثوری لا یقول فیہ عن عبد اللہ
ھذا حدیث حسن غریب وقد روی ھذا الحدیث عن محمد بن مسلم بن ابی الوضاح عن علی بن بذیمۃ عن ابی عبیدۃ
عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وبعضھم یقول عن ابی عبیدۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مرسل **ثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مھدی نا سفیان عن علی بن بذیمۃ عن ابی عبیدۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بنی اسرائیل لما وقع فیھم النقص کان الرجل فیھم یری اخاہ یقع علی الذنب فینھاہ
عنہ فاذا کان الغد لم یمنعہ ما رای منہ ان یکون اکیلہ وشریبہ وخلیطہ فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض ونزل فیھم
القرآن فقال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون فقرأ
حتی بلغ ولو کانوا یؤمنون باللہ والنبی وما انزل الیہ ما اتخذوھم اولیاء ولکن کثیرا منھم فاسقون قال
وکان نبی اللہ متکئا فجلس فقال لا حتی تأخذوا علی ید الظالم فتأطروہ علی الحق اطرا **ثنا** محمد بن
بشار نا ابو داؤد الطیالسی نا محمد بن مسلم بن ابی الوضاح عن علی بن بذیمۃ عن ابی عبیدۃ عن عبد اللہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ثنا** ابو حفص عمرو بن علی نا ابو عاصم نا عثمان بن سعد نا عکرمۃ عن ابن عباس
ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اذا اصبت اللحم انتشرت للنساء واخذتنی شھوتی

اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے نکل جاتے تھے۔ کہا راوی نے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے
حالانکہ تکیہ لگائے ہوئے تھے پس فرمایا نہ عذر قبول کیا جائیگا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے تاکہ پھیرو تم انکو پھیرنا کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن
نے کہ کہا یزید نے اور سفیان ثوری اس روایت میں عبد اللہ کا ذکر نہیں کرتا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن مسلم
بن ابی الوضاح سے اُسنے روایت کی علی بن بذیمہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے مثل اسکے اور بعضے روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار
نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے علی بن بذیمہ سے اُسنے ابی عبیدہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بنی اسرائیل میں نقصان واقع ہوا کوئی مرد اپنے بھائی کو گناہ میں گرا ہوا دیکھتا تو اسکو اس سے منع کرتا پس جب کل کا دن ہوتا تو
اسکو منع نہ کرتا اس چیز سے کہ اسکو دیکھا اس سبب سے کہ اسکے ساتھ کھانیوالا اور پینے والا اور خلیط ہوجاتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے انکے ہر ایک کے
دلکو بعضے میں خلط ملط کر دیا اور انکے حق میں قرآن نازل ہوا سو فرمایا اللہ نے لعن الذین الخ لعنت کیے گئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنی اسرائیل سے
اوپر زبان داؤد کے اور عیسیٰ بیٹے مریم کے یہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے نکل جاتے۔ اور پڑھا آپ نے تاکہ
پہونچے یہانتک ولو کانوا یؤمنون یعنی اور اگر ہوتے ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور نبی کے اور اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اسکے
نہ پکڑتے انکو دوست لیکن بہت انہیں سے فاسق ہیں۔ کہا راوی نے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تھے سو بیٹھ گئے اور
فرمایا نہ عذر قبول کرونگا تاکہ پکڑو تم اوپر ہاتھ ظالم کے پس مائل کرو تم اسکو اوپر حق کے مائل کرنا **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے اور پڑھا اُسنے اسکو مجھپر کہا حدیث کی ہمسے محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے علی بن بذیمہ سے اُسنے ابی
عبیدہ سے اُسنے عبد اللہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہمسے ابو حفص بیٹے عمرو بن علی نے کہا
حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن سعد نے کہا حدیث کی ہمسے عکرمہ نے ابن عباس سے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا سو اُسنے کہا یا رسول اللہ میں جب گوشت کھاتا تھا تو عورتوں کے لیے کھڑا ہوجاتا تھا اور مجھے شہوت پکڑ لیتی تھی

ف یعنی آنحضرت نے جب بنی اسرائیل کا حال بیان کیا اور گناہ ان میں واقع ہوگئے اور انکے عالم بھی سب منع کرنا چھوڑ کر انکے ساتھ ہوگئے [illegible]
تکیہ چھوڑ کر بیٹھ گئے اور فرمایا [illegible] عذر قبول نہ ہوگا [illegible]
بس حالانکہ حضرت کی وصیت [illegible] بنی اسرائیل کا حال [illegible] آمین ثم آمین

ذن لا ان جر خمسین رجلا منکم هذا حدیث حسن غریب حدثنا الحسن بن احمد بن ابی شعیب الحرانی نا
محمد بن سلمة الحرانی نا محمد بن اسحق عن ابی النضر عن باذان مولی ام هانی عن ابن عباس عن تمیم الداری فی هذه
الآیة یا ایها الذین آمنوا شهادة بینکم اذا حضر احدکم الموت قال برئ الناس منها غیری وغیر عدی بن بداء وکانا
نصرانیین یختلفان الی الشام قبل الاسلام فاتیا الشام لتجارتهما وقدم علیهما مولی لبنی سهم یقال له بدیل بن
ابی مریم بتجارة ومعه جام من فضة یرید به الملک وهو عظم تجارته فمرض فاوصی الیهما وامرهما ان یبلغا ما ترک
اهله قال تمیم فلما مات اخذنا ذلک الجام فبعناه بالف درهم ثم اقتسمناه انا وعدی بن بداء فلما اتینا الی اهله
دفعنا الیهم ما کان معنا وفقدوا الجام فسألونا عنه فقلنا ما ترک غیر هذا وما دفع الینا غیره قال تمیم فلما اسلمت
بعد قدوم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة تاثمت من ذلک فاتیت اهله فاخبرتهم الخبر
وادیت الیهم خمسمائة درهم واخبرتهم ان عند صاحبی مثلها فاتوا به رسول الله صلی الله علیه وسلم فسألهم
البینة فلم یجدوا فامرهم ان یستحلفوه بما یعظم به علی اهل دینه فحلف فانزل الله یا ایها الذین آمنوا شهادة بینکم
اذا حضر احدکم الموت الی قوله او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانهم فقام عمرو بن العاص ورجل آخر فحلفا
فنزعت الخمسمائة درهم من عدی بن بداء هذا حدیث غریب ولیس اسناده بصحیح وابو النضر الذی روی
عنه محمد بن اسحق هذا الحدیث هو عندی محمد بن السائب الکلبی یکنی ابا النضر وقد ترکه اهل العلم بالحدیث
وهو صاحب التفسیر سمعت محمد بن اسمعیل یقول محمد بن السائب الکلبی یکنی ابا النضر ولا نعرف لسالم ابی النضر
المدنی روایة عن ابی صالح مولی ام هانی وقد روی عن ابن عباس شیء من هذا علی الاختصار من غیر هذا الوجه

فرمایا تمہارے میں بلکر تو اب پچاس مرد نکالے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی نے کہا
بیان کی ہم سے محمد بن اسحاق نے ابی النضر سے انہوں نے باذان سے جو ام ہانی کا غلام ہے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے تمیم داری سے اس
آیت کی تفسیر میں یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت کہا انہوں نے تمام لوگ سوائے میرے اور عدی بن بداء کے اس سے بری ہیں
اور یہ دونوں نصرانی تھے مسلمان ہونے سے پہلے شام کی طرف آمد و رفت رکھتے تھے سو ایک مرتبہ دونوں شام کی تجارت کے لیے آئے
اور انکے ساتھ بنی سہم کا غلام جسکو بدیل بن ابی مریم کہا جاتا تھا تجارت کے واسطے آیا اور اسکے ساتھ چاندی کا ایک پیالہ تھا اسکا ارادہ
بادشاہ کے دینے کا تھا اور یہ پیالہ اسکی تجارت کی بڑی پونجی تھی سو وہ بیمار ہو گیا پس اسنے ان دونوں کو وصیت کی اور حکم دیا جو کچھ میں نے
چھوڑا ہے وہ میرے مالکوں کو پہنچا دو۔ کہا تمیم نے سو جب وہ مر گیا ہمنے اس پیالہ کو لیا اور ہزار درہم سے بیچ ڈالا پھر میں نے اور عدی
بن بداء نے اسکو تقسیم کر لیا سو جب ہم اپنے گھر کی طرف آئے تو جو کچھ ہمارے پاس تھا انکو دیدیا اور انھوں نے پیالے کو گم پایا اسو
سبب اسکی بابت سوال کیا پس ہمنے کہا کہ اسنے سوائے اسکے اور کچھ ترک نہیں کیا اور سوائے اسکے اور کچھ ہمکو نہیں دیا۔ کہا تمیم نے سو
جب میں بعد آنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں مسلمان ہوا تو میں اس گناہ سے ڈر گیا اور اسکے مالکوں کے پاس آیا پس انکو
وہ خبر بتادی اور پانچ سو درہم انکو دیدیا اور انکو یہ بھی خبر دیدی کہ میرے ساتھی کے پاس اسیقدر درہم ہیں پس وہ اسکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے سو آپ نے اُنسے گواہ طلب کیے تو انھوں نے گواہ نہ پائے پس آپ نے حکم دیا کہ قسم اس
قسم لے وہ جو بزرگ ہو اُنکے دین میں پس عدی نے قسم کھائی پھر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم اذا حضر
احدکم الموت الی قولہ او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانہم سو عمرو بن عاص اور ایک اور مرد کھڑا ہوا پس انھوں نے قسم کھائی پھر وہ پانچ سو
درہم عدی بن بداء سے دلوائے گئے۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی صحیح نہیں۔ اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ روایت
کی ہے وہ میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے اسکی کنیت ابا النضر ہے اور اسکو محدثین نے ترک کر دیا ہے اور یہ صاحب تفسیر کا ہے سنا میں نے
محمد بن اسمعیل سے کہ کہتا محمد بن سائب کلبی کی کنیت ابا النضر ہے اور جو سالم ابی النضر مدنی ہے ہم اسکی کوئی روایت ابی صالح سے
جو ام ہانی کا غلام ہے نہیں پہچانتے۔ اور یہ حدیث مختصر طور پر غیر اس وجہ سے بھی ابن عباس سے مروی ہے

حدثنا سفيان بن وكيع نا يحيى بن آدم عن ابن ابي زائدة عن محمد بن ابي القاسم عن عبد الملك بن
سعيد بن جبير عن ابيه عن ابن عباس قال خرج رجل من بني سهم مع تميم الداري وعدي بن بداء فمات
السهمي بارض ليس بها مسلم فلما قدما بتركته فقدوا جاما من فضة مخوصا بالذهب فاحلفهما رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثم وجد الجام بمكة فقيل اشتريناه من تميم وعدي فقام رجلان من اولياء السهمي فحلفا
بالله لشهادتنا احق من شهادتهما وان الجام لصاحبهم قال وفيهم نزلت يا ايها الذين آمنوا شهادة بينكم هذا
حديث حسن غريب وهو حديث ابن ابي زائدة **حدثنا** الحسن بن قزعة البصري نا سفيان بن حبيب
نا سعيد عن قتادة عن خلاس بن عمرو عن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انزلت المائدة
من السماء خبزا ولحما وامروا ان لا يخونوا ولا يدخروا لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردة وخنازير هذا
حديث غريب رواه ابو عاصم وغير واحد عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن خلاس عن عمار موقوفا
ولا نعرفه مرفوعا الا من حديث الحسن بن قزعة **حدثنا** حميد بن مسعدة نا سفيان بن حبيب عن سعيد
بن ابي عروبة نحوه ولم يرفعه وهذا اصح من حديث الحسن بن قزعة ولا نعلم للحديث المرفوع اصلا
حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن طاؤس عن ابي هريرة قال يلقى عيسى حجته فلقاه الله في
قوله واذ قال الله يا عيسى بن مريم أأنت قلت للناس اتخذوني وامي الهين من دون الله قال ابو هريرة عن
النبي صلى الله عليه وسلم فلقاه الله سبحانك ما يكون لي ان اقول ما ليس لي بحق الآية كلها هذا حديث
حسن صحيح **حدثنا** قتيبة نا عبد الله بن وهب عن حيي عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عمرو

حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن آدم نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے محمد بن ابی القاسم سے انہوں نے عبد الملک
بن سعید بن جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا کہ ایک مرد بنی سہم سے تمیم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ نکلا
پس سہمی ایسی زمین میں مر گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا سو جب وہ دونوں اسکے ترکہ کو لائے تو اسکے وارثوں نے ایک پیالہ چاندی کا جس میں
خطوط سونے کے تھے گم پایا سو ان دونوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم دی پھر اسکے وارثوں نے وہ پیالہ مکہ میں کسی کے
پاس پایا پس کہا گیا کہ ہم نے اسکو تمیم اور عدی سے خرید کیا ہے پس دو مرد سہمی کے والیوں سے کھڑے ہوئے سو انہوں نے اللہ کی قسم
کھائی کہ ہماری شہادت انکی شہادت سے بہت سچی ہے اور بیشک پیالہ واسطے انکے مالکوں کے ہے کہا انہیں کے حق میں یہ آیت نازل
ہوئی ہے یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور یہ حدیث ابن ابی زائدہ کی ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن قزعہ بصری
نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن حبیب نے کہا حدیث کی ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے خلاس بن عمرو سے انہوں نے عمار بن یاسر سے کہا
انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان سے روٹی اور گوشت دسترخوان اتارا گیا تھا اور انکو حکم ہوا کہ خیانت نہ کریں اور نہ کل کے
لیے ذخیرہ کریں سو انہوں نے خیانت کی اور ذخیرہ رکھا اور کل کے لیے اٹھا رکھا پس وہ بندر اور خنزیروں کی شکلیں بنائے گئے۔ یہ حدیث
غریب ہے روایت کیا ہے اسکو ابو عاصم اور کئی ایک نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عمار سے موقوف۔
اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث حسن بن قزعہ سے **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن حبیب نے
سعید بن ابی عروبہ سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا اور یہ صحیح ہے حدیث حسن بن قزعہ سے اور ہم حدیث مرفوع کی کوئی اصل نہیں جانتے
حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حجت سکھلائی گئی سو اسکو اللہ تعالیٰ نے اس قول میں سکھلائی و اذ قال اللہ یعنی جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ بیٹے
مریم کے کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ پکڑو مجھکو اور ماں میری کو دو معبود سوا اللہ کے کہا ابو ہریرہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس
اللہ نے اسکو یہ سکھلایا سبحانک یعنی کیونکر لائق ہے مجھکو کہ کہوں وہ چیز کہ نہیں واسطے میرے حق الآیۃ یہ حدیث حسن
صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے حیی سے انہوں نے ابی عبد الرحمن حبلی سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے

قال آخر سورة نزلت سورة المائدة والفتح هذا حديث حسن غريب وقد روي عن ابن عباس انه قال آخر سورة نزلت
اذا جاء نصر الله والفتح **ومن سورة الانعام** بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** ابو كريب نا معاوية بن هشام عن سفيان
عن ابي اسحق عن ناجية بن كعب عن علي ان ابا جهل قال للنبي صلى الله عليه وسلم انا لا نكذبك ولكن نكذب بما جئت به
فانزل الله تعالى فانهم لا يكذبونك ولكن الظالمين بآيات الله يجحدون **حدثنا** اسحق بن منصور نا عبد الرحمن بن
مهدي عن سفيان عن ابي اسحق عن ناجية ان ابا جهل قال للنبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه ولم يذكر فيه عن علي
وهذا اصح **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار سمع جابر بن عبد الله يقول لما نزلت هذه الآية قل
هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اعوذ بوجهك
فلما نزلت او يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم بأس بعض قال النبي صلى الله عليه وسلم هاتان اهون او هاتان ايسر هذا
حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن ابي بكر بن ابي مريم الغساني عن راشد بن سعد
عن سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذه الآية قل هو القادر على ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او
من تحت ارجلكم فقال النبي صلى الله عليه وسلم اما انها كائنة ولم يأت تاويلها بعد هذا حديث حسن غريب
حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن يونس عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا
ايمانهم بظلم شق ذلك على المسلمين فقالوا يا رسول الله وايّنا لا يظلم نفسه قال ليس ذلك انما هو الشرك الم تسمعوا ما قال لقمان لابنه

کہا اُنھوں نے سب سے پچھلی سورت جو نازل ہوئی وہ سورت مائدہ اور فتح ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ کہا انھوں نے پچھلی سورت
جو نازل ہوئی وہ اذا جاء نصر اللہ ہے اور فتح ہے۔ **بعض تفسیر** سورۂ انعام سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے کہا
حدیث کی ہم سے معاویہ بن ہشام نے سفیان سے اُنھوں نے ابی اسحاق سے اُنھوں نے ناجیہ بن کعب سے اُنھوں نے علی سے کہ ابو جہل نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم آپکی تکذیب نہیں کرتے لیکن اُس چیز کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ لائے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
نازل فرمائی فانہم لا یکذبونک الخ یعنی تحقیق وہ نہیں جھٹلاتے تجھکو لیکن ظالم ساتھ نشانیوں اللہ کے انکار کرتے ہیں **حدیث** کی ہم سے
اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان سے اُنھوں نے ابی اسحاق سے اُنھوں نے ناجیہ سے کہ ابو جہل نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اور مثل اسکے ذکر کیا اور اسمیں حضرت علی کا ذکر نہیں کیا اور یہ صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے
کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے سنا اُنھوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی قل ہو القادر علی ان یبعث الخ
یعنی کہہ وہ قادر ہے اس بات پر کہ بھیجے تم پر عذاب اوپر تمھارے سے یا نیچے پاؤں تمھارے کے تب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میں
پناہ مانگتا ہوں ساتھ ذات تیری کے اور جب یہ آیت نازل ہوئی او یلبسکم شیعا الخ یا ملادے تمکو فرقے مختلف کرکر اور چکھادے بعضے
تمھارے کو لڑائی بعض کی فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں بہت آسان ہیں یا فرمایا یا یہ آسان ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے ابی بکر بن ابی مریم غسانی سے اُنھوں نے راشد بن سعد سے
اُنھوں نے سعد بن ابی وقاص سے اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں قل ہو القادر علی ان یبعث علیکم عذابا من فوقکم
او من تحت ارجلکم پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک یہ ہونیوالا ہے اور ابھی اسکی تاویل نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے
حدیث کی ہم سے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اُنھوں نے ابراہیم سے اُنھوں نے علقمہ سے اُنھوں نے
عبد اللہ سے کہا اُنھوں نے جب یہ آیت نازل ہوئی الذین آمنوا ولم یلبسوا الخ یعنی جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہیں ملایا اُنھوں نے
ایمان اپنے کو ساتھ ظلم کے۔ تو یہ مسلمانوں پر سخت گذری پس اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ اور کون شخص ہے ہم میں سے جو اپنے نفس پر
ظلم نہیں کرتا ہو فرمایا آپ نے اس سے یہ مراد نہیں مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا تمنے سنا نہیں جو لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا ہے

[illegible] آیت ... [illegible] ... بیان [illegible] ... صحابہ [illegible]
اور حضرت [illegible] ... [illegible]

يا بني لا تشرك بالله إن الشرك لظلم عظيم هذا حديث حسن صحيح حدثنا أحمد بن منيع نا إسحاق بن يوسف الأزرق نا داود بن أبي هند عن الشعبي عن مسروق قال كنت متكئا عند عائشة فقالت يا أبا عائشة ثلاث من تكلم بواحدة منهن فقد أعظم الفرية على الله من زعم أن محمدا رأى ربه فقد أعظم الفرية على الله والله يقول لا تدركه الأبصار وهو يدرك الأبصار وهو اللطيف الخبير وما كان لبشر أن يكلمه الله إلا وحيا أو من وراء حجاب وكنت متكئا فجلست فقلت يا أم المؤمنين أنظريني ولا تعجليني أليس الله تعالى يقول ولقد رآه نزلة أخرى ولقد رآه بالأفق المبين قالت أنا والله أول من سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذا قال إنما ذاك جبرئيل ما رأيته في الصورة التي خلق فيها غير هاتين المرتين رأيته منهبطا من السماء سادا عظم خلقه ما بين السماء والأرض ومن زعم أن محمدا كتم شيئا مما أنزل الله عليه فقد أعظم الفرية على الله يقول الله يا أيها الرسول بلغ ما أنزل إليك من ربك ومن زعم أنه يعلم ما في غد فقد أعظم الفرية على الله والله يقول لا يعلم من في السموات والأرض الغيب إلا الله هذا حديث حسن صحيح ومسروق بن الأجدع يكنى أبا عائشة حدثنا محمد بن موسى البصري الحرشي نا زياد بن عبد الله البكائي نا عطاء بن السائب عن سعيد بن جبير عن عبد الله بن عباس قال أتى ناس النبي صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله أنأكل ما نقتل ولا نأكل ما يقتل الله فأنزل الله فكلوا مما ذكر اسم الله عليه إن كنتم بآياته مؤمنين إلى قوله

یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم۔ یعنی اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک نہ کر کیونکہ شرک البتہ بڑا ظلم ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن یوسف ازرق نے کہا حدیث کی ہم سے داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے کہا بیٹھا تھا میں حضرت عائشہ کے پاس تکیہ لگائے ہوئے تھا پس حضرت عائشہ نے کہا اے ابا عائشہ (کنیت مسروق کی) تین باتیں ہیں جو کوئی ایک کو بھی ان میں سے قائل ہو تو اس نے بہت بڑا جھوٹ افترا کیا جس نے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو اس نے بہت بڑا جھوٹ افترا کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار یعنی نہیں پاتیں اسکو نظریں اور وہ پاتا ہے سب نظروں کو اور وہ ہے باریک دیکھنے والا خبردار۔ اور فرمایا ہے اللہ نے وما کان لبشر الآیۃ یعنی نہیں ہوا واسطے کسی آدمی کے کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر ساتھ وحی کے یا پیچھے پردے سے۔ اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا پس بیٹھ گیا سو میں نے کہا اے ام المؤمنین مجھے مہلت دے اور جلدی نہ کر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری ولقد رآہ بالافق المبین یعنی البتہ دیکھا اسکو بار دوسری اور البتہ دیکھا اسکو ساتھ کنارے روشن کے کہا حضرت عائشہ نے قسم ہے اللہ کی میں نے ہی سب سے پہلے پوچھا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا پس فرمایا آپ نے وہ جبرئیل علیہ السلام ہیں نہیں دیکھا میں نے انکو اس صورت میں کہ جس میں وہ پیدا ہوئے ہیں سوائے ان دو بار کے نہیں دیکھا سو دیکھا میں نے انکو اترتے ہوئے آسمان سے اس حالت میں کہ بزرگی انکی پیدائش کی چھپائے ہوئی تھی جو چیز کہ درمیان آسمان اور زمین کے ہے اور جو شخص کہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض احکام جو انکی طرف نازل ہوئے چھپا رکھے ہیں تو اس نے بھی اللہ تعالیٰ پر بڑا افترا کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی اے رسول پہونچا دے جو کچھ تیرے رب سے نازل ہوا ہے۔ اور جس نے کہا کہ آنحضرت جانتے ہیں جو کل ہونے والا ہے تو اس نے بھی اللہ تعالیٰ پر بڑا افترا کیا کیونکہ اللہ فرماتا ہے لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ یعنی نہیں جانتا جو کوئی آسمانوں اور زمینوں میں ہے غیب کو سوائے اللہ کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابا عائشہ ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن موسیٰ بصری حرشی نے کہا حدیث کی ہم سے زیاد بن عبد اللہ بکائی نے کہا حدیث کی ہم سے عطاء بن سائب نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس سے کہا انہوں نے کچھ لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ کیا کھائیں ہم وہ چیز جو خود قتل کریں اور نہ کھائیں جو اللہ قتل کرے پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ان کنتم مومنین اسکے قولہ

[illegible]

عن انملة اصبعه اليمنى قال فساخ الجبل وخر موسى صعقا هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث حماد بن سلمة
حدثنا عبد الوهاب الوراق البغدادي نا معاذ بن معاذ عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم
نحوه حدثنا الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن زيد بن ابي انيسة عن عبد الحميد بن عبد الرحمن بن زيد
بن الخطاب عن مسلم بن يسار الجهني ان عمر بن الخطاب سئل عن هذه الاية واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم
ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا ان تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غافلين فقال عمر بن
الخطاب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله خلق ادم ثم مسح
ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره فاستخرج منه
ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال الرجل ففيم العمل يا رسول الله قال فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل من اعمال اهل الجنة
فيدخله الله الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل من اعمال اهل النار
فيدخله الله النار هذا حديث حسن ومسلم بن يسار لم يسمع من عمر وقد ذكر بعضهم في هذا الاسناد بين مسلم بن
يسار وبين عمر رجلا حدثنا عبد بن حميد نا ابو نعيم نا هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابي صالح عن ابي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله ادم مسح ظهره فسقط من ظهره كل نسمة هو خالقها من ذريته الى يوم القيمة

ور پوری کی داہنی سے کہا اُسنے پس بیٹھ گیا پہاڑ زمین میں دھس گیا اور موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے حدیث کی ہمسے عبدالوہاب وراق بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن معاذ نے
حماد بن سلمہ سے اُسنے ثابت سے اُسنے انس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ حدیث کی ہمسے انصاری نے کہا
حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک بن انس نے زید بن ابی انیسہ سے اُسنے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے
اُسنے مسلم بن یسار جہنی سے یہ کہ عمر بن خطاب اس آیت سے سوال کیے گئے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْ آدَمَ الخ یعنے اور جب لیا پروردگار
تیرے نے بیٹوں آدم کے سے پیٹھوں اُنکی سے اولاد اُنکی کو اور گواہ کیا اُنکو اوپر جانوں اُنکی کے کیا نہیں ہوں میں رب تمھارا کہا اُنھوں نے
البتہ ہوں۔ شاہد ہوئے ہم ایسا نہ ہو کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق تھے ہم اس سے غافل سو کہا عمر بن خطاب نے سنا میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اسکی بابت سوال آپ سے کیے گئے تھے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو پھر
داہنے دست مبارک سے اسکی پیٹھ پر مسح کیا سو اس سے اسکی اولاد نکالی اور فرمایا میں نے انکو جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور
جنتیوں کے ہی عمل کرینگے پھر اللہ تعالیٰ نے اسکی پیٹھ پر مسح کیا اور اس سے اسکی اولاد نکالی اور فرمایا میں نے انکو دوزخ کے لیے
پیدا کیا ہے اور دوزخ کے ہی عمل کرینگے پس ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ پھر ہمارے عمل کیا فائدہ دیتے ہیں کہا اُسنے پس فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی جنت کے لیے پیدا کیا جاتا ہے تو اللہ اس سے جنتیوں کے عمل ہی کراتا ہے یہانتک کہ وہ جنتیوں کے عمل ہی پر مرتا ہے
پس اللہ اسکو جنت میں داخل کرتا ہے اور جب آدمی دوزخ کے لیے پیدا کیا جاتا ہے تو اس سے دوزخیوں کے عمل ہی کراتا ہے یہانتک کہ وہ دوزخیوں
کے عمل پر ہی مرتا ہے پس اللہ اسکو دوزخ میں داخل کرتا ہے یہ حدیث حسن ہے۔ اور مسلم بن یسار نے عمر سے سنا نہیں ہے اور بعضوں نے اس
اسناد میں درمیان مسلم بن یسار اور عمر کے ایک اور مرد کو بھی ذکر کیا ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو نعیم نے
کہا حدیث کی ہمسے ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے جبکہ
اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو اسکی پیٹھ کو مسح کیا تو اسکی پیٹھ سے ہر ایک ذی روح جو اسکی اولاد سے قیامت تک پیدا ہونیوالا تھا گر پڑے

[illegible]

وجعل بين عيني كل انسان منهم وبيصا من نور ثم عرضهم على آدم فقال اي رب من هؤلاء قال هؤلاء ذريتك فرأى رجلا
منهم فاعجبه وبيص ما بين عينيه فقال اي رب من هذا قال هذا رجل من آخر الامم من ذريتك يقال له داود فقال
رب كم جعلت عمره قال ستين سنة قال اي رب زده من عمري اربعين سنة فلما انقضى عمر آدم جاءه ملك الموت فقال
او لم يبق من عمري اربعون سنة قال او لم تعطها ابنك داود قال فجحد آدم فجحدت ذريته ونسي آدم فنسيت ذريته
وخطئ آدم فخطئت ذريته هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم
حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا عمر بن ابراهيم عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما حملت حواء طاف بها ابليس وكان لا يعيش لها ولد فقال سميه عبد الحارث
فسمته عبد الحارث فعاش وكان ذلك من وحي الشيطان وامره هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث
عمر بن ابراهيم عن قتادة ورواه بعضهم عن عبد الصمد ولم يرفعه **ومن سورة الانفال** بسم الله الرحمن الرحيم
حدثنا ابو كريب نا ابو بكر بن عياش عن عاصم بن بهدلة عن مصعب بن سعد عن ابيه قال لما كان يوم بدر
جئت بسيف فقلت يا رسول الله ان الله قد شفى صدري من المشركين او نحو هذا هب لي هذا السيف فقال

اور اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک انسان کی آنکھوں کے درمیان چمکتا ہوا نور رکھا پھر انکو حضرت آدم کے سامنے پیش کیا تو کہا حضرت آدم نے اے
میرے رب یہ کون ہیں فرمایا اس نے یہ اولاد تیری ہیں سو حضرت آدم نے ایک مرد انمیں سے دیکھا تو اسکی آنکھوں کے درمیان کا
چمکارا بہت پسند آیا پس کہا اے میرے رب یہ کون ہے فرمایا اس نے یہ تیری اولاد میں سے آخری امتوں میں سے ایک مرد ہے اسکو
داؤد کہا جاتا ہے کہا حضرت آدم نے اے میرے رب اور تو نے اسکی عمر کتنی بنائی ہے فرمایا اس نے ساٹھ برس کہا حضرت آدم نے اے
رب میرے اسکی عمر میں میری عمر سے چالیس برس زیادہ کر دے سو جب حضرت آدم کی عمر منقضی ہو چکی تو انکے پاس ملک الموت آئے
پس کہا حضرت آدم نے کیا میری عمر سے چالیس برس باقی نہیں رہے کہا انھوں نے کیا آپ نے انکو اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیا کہا
آنحضرت نے پس انکار کیا حضرت آدم نے تو انکی اولاد نے بھی انکار کیا اور بھول گئے آدم تو انکی اولاد بھی بھول گئی اور خطا کی
آدم نے سو خطا کی انکی اولاد نے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ کئی وجہ سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن ابراہیم
نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب حضرت حوا کو حمل ہوا تو شیطان
انکے پاس آیا اور انکی اولاد زندہ نہ رہتی تھی تو اس نے حضرت حوا سے کہا آپ اسکا نام عبد الحارث رکھئے سو حضرت حوا نے اسکا نام
عبد الحارث رکھا پس وہ زندہ رہا اور یہ شیطان کی وحی اور اسکے امر سے ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق
عمر بن ابراہیم سے جو راوی ہیں قتادہ سے۔ روایت کیا اسکو بعض نے عبد الصمد سے اور اسکو مرفوع نہیں کیا **بعض تفسیر سورہ**
انفال سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو بکر بن عیاش نے عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے
مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے جب بدر کا دن ہوا تو میں ایک تلوار لایا سو میں نے کہا یا رسول اللہ تعالیٰ نے
میرے سینے کو مشرکوں سے شفا دی ہے یا مثل اسکے کوئی اور کلمہ کہا تو آپ مجھے یہ تلوار بخش دیجئے پس فرمایا آنحضرت نے

ف بعضے کہتے ہیں حضرت [illegible] ابلیس ایک [illegible]
[illegible] عبد الحارث [illegible] حدیث [illegible]
[illegible] حضرت آدم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون في هؤلاء الاسارى فذكر في الحديث قصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا ينفلتن احد منهم الا بفداء او ضرب عنق فقال عبد الله بن مسعود فقلت يا رسول الله الا سهيل بن بيضاء فاني سمعته
يذكر الاسلام قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فما رايتني في يوم اخوف ان تقع علي حجارة من السماء مني في ذلك اليوم
حتى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا سهيل بن بيضاء قال ونزل القرآن بقول عمر ما كان لنبي ان يكون له اسرى حتى يثخن في
الارض الى آخر الآيات هذا حديث حسن وابو عبيدة بن عبد الله لم يسمع من ابيه **ومن سورة التوبة** حدثنا محمد بن بشار
نا يحيى بن سعيد ومحمد بن جعفر وابن ابي عدي وسهل بن يوسف قالوا نا عوف بن ابي جميلة نا يزيد الفارسي نا ابن عباس
قال قلت لعثمان بن عفان ما حملكم ان عمدتم الى الانفال وهي من المثاني والى براءة وهي من المئين فقرنتم بينهما ولم تكتبوا
بينهما سطر بسم الله الرحمن الرحيم ووضعتموها في السبع الطول ما حملكم على ذلك فقال عثمان كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم مما يأتي عليه الزمان وهو ينزل عليه السور ذوات العدد فكان اذا نزل عليه الشيء دعا بعض من كان يكتب
فيقول ضعوا هؤلاء الآيات في السورة التي يذكر فيها كذا وكذا فاذا نزلت عليه الآية فيقول ضعوا هذه الآية في السورة التي
يذكر فيها كذا وكذا وكانت الانفال من اوائل ما نزلت بالمدينة وكانت براءة من آخر القرآن وكانت قصتها شبيهة بقصتها
فظننت انها منها فقبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يبين لنا انها منها فمن اجل ذلك قرنت بينهما ولم اكتب بينهما سطر

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا کہتے ہو اور لمبی بات ہے اس حدیث میں ایک قصہ ذکر کیا۔ پس فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ خلاصی پاوے کوئی ان میں سے مگر ساتھ مال کے یا مارنے گردن کے تو کہا عبد اللہ بن مسعود نے میں نے
کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کہ میں نے سنا ہے کہ اسلام کا ذکر کرتا تھا کہا انہوں نے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے کہا عبد اللہ نے
نہیں دیکھا میں نے اپنے آپ کو کسی دن میں زیادہ خوفناک اس بات سے کہ گر پڑے مجھ پر پتھر آسمان سے جیسے اس دن یہاں تک کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضاء کہا انہوں نے اور اترا قرآن موافق قول حضرت عمر کے ما کان لنبی یعنی نہیں لائق واسطے نبی کے
کہ ہوویں واسطے اس کے بندوان یہاں تک کہ خونریزی کرے بیچ زمین کے الخ یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے نہیں سنا باپ سے
اپنے۔ **بعض تفسیر سورۂ توبہ سے حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید اور محمد بن جعفر اور ابن ابی عدی
اور سہل بن یوسف نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے کہا حدیث کی ہم سے یزید فارسی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن عباس
نے کہا انہوں نے میں نے حضرت عثمان بن عفان سے کہا کس چیز نے تم کو برانگیختہ کیا کہ قصد کیا تم نے سورۂ انفال کی طرف حالانکہ وہ مثانی سے
ہے اور سورۂ براءت کی طرف حالانکہ وہ مئین سے ہے کہ تم نے ان دونوں کو ملا دیا اور نہ لکھی ان دونوں کے بیچ سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی
بیچ میں بھی۔ اور رکھ دیا ان کو سات لمبی سورتوں میں رکھا یعنی کس چیز نے تم کو اس پر برانگیختہ کیا پس کہا حضرت عثمان نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پر بہت زمانہ گذرتا تھا اس حالت میں کہ آپ پر کئی سورتیں نازل ہوتی رہتی تھیں سو جب آپ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو کسی ایسے
شخص کو بلاتے جو کہ لکھتا ہوتا اور فرماتے ان آیتوں کو فلانی سورت میں جس میں ایسا ایسا ذکر کیا گیا ہے رکھ دو اور جب آپ پر کوئی آیت
نازل ہوتی تو فرماتے اس آیت کو فلانی سورت میں جس میں ایسا ایسا ذکر ہو رکھ دو اور انفال پہلی سورتوں سے ہے جو مدینہ میں نازل ہوئی
ہیں اور براءت آخر قرآن سے ہے اور اس کا قصہ اس کے قصہ سے مشابہ ہے سو میں نے گمان کیا کہ یہ اسی سے ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فوت ہوگئے اور ہمارے لئے یہ بیان نہ فرمایا کہ یہ اس سے ہے اسی سبب سے میں نے ان دونوں میں نزدیکی کی اور ان کے درمیان سطر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث ثنا أبي عن أبيه عن محمد بن إسحاق عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يوم الحج الأكبر فقال يوم النحر حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي قال يوم الحج الأكبر يوم النحر هذا أصح من حديث محمد بن إسحاق لأنه روي من غير وجه هذا الحديث عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي موقوفا ولا نعلم أحدا رفعه إلا ما روي عن محمد بن إسحاق حدثنا بندار نا عفان بن مسلم وعبد الصمد قالا نا حماد بن سلمة عن سماك بن حرب عن أنس بن مالك قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم ببراءة مع أبي بكر ثم دعاه فقال لا ينبغي لأحد أن يبلغ هذا إلا رجل من أهلي فدعا عليا فأعطاه إياها هذا حديث حسن غريب من حديث أنس حدثنا محمد بن إسمعيل نا سعيد بن سليمان نا عباد بن العوام نا سفين بن الحسين عن الحكم بن عتيبة عن مقسم عن ابن عباس قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم أبا بكر وأمره أن ينادي بهؤلاء الكلمات ثم أتبعه عليا فبينا أبو بكر في بعض الطريق إذ سمع رغاء ناقة رسول الله صلى الله عليه وسلم القصوى فخرج أبو بكر فزعا فظن أنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا علي فدفع إليه كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمر عليا أن ينادي بهؤلاء الكلمات فانطلقا فحجا فقام علي أيام التشريق فنادى ذمة الله ورسوله بريئة من كل مشرك فسيحوا في الأرض أربعة أشهر ولا يحجن بعد العام مشرك ولا يطوفن بالبيت عريان ولا يدخل الجنة إلا مؤمن وكان علي ينادي فإذا عيي قام أبو بكر فنادى بها وهذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث ابن عباس حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن أبي إسحق عن زيد بن يثيع قال سألنا عليا بأي شيء بعثت في الحجة قال

حدیث کی ہم سے عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حج اکبر کے دن کی بابت سوال کیا سو فرمایا آپ نے وہ قربانی کا دن ہے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علی سے کہا انہوں نے دن حج اکبر کا دن قربانی کا ہے یہ صحیح ہے حدیث محمد بن اسحاق سے کیونکہ یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابی اسحاق سے بواسطہ حارث کے علی سے موقوفا مروی ہوا اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے مرفوع کیا ہو سوائے اسکے کہ مروی ہے محمد بن اسحاق سے حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عفان بن مسلم اور عبدالصمد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ براءۃ کے ساتھ حضرت ابوبکر کو مکہ میں بھیجا پھر حضرت ابوبکر کو بلا لیا اور فرمایا کہ کسی کو لائق نہیں کہ اسکی تبلیغ کرے سوائے اس مرد کے جو میرے اہل سے ہو پس بلایا حضرت علی کو۔ تو انکو وہ سورت دیدی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق انس سے حدیث کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہم سے عباد بن عوام نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن حسین نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے مقسم سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو مکہ کی طرف بھیجا اور انکو حکم دیا کہ ان کلموں کے ساتھ آواز دے پھر انکے پیچھے حضرت علی کو بھیجا سو حضرت ابوبکر ابھی راستہ میں تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصوا کی آواز سنی تو ابوبکر گھبرا کر نکلے اور گمان کیا کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جب دیکھا تو حضرت علی تھے سو حضرت ابوبکر [illegible] حضرت علی کو دیدی اور حضرت علی کو ان کلموں کے ساتھ آواز دینے کا حکم دیا پس وہ دونوں چلے اور حج کیا سو حضرت علی تشریق کے دنوں میں کھڑے ہوئے اور پکارا کہ ذمہ اللہ کا اور اسکے رسول کا بری ہے ہر مشرک سے سو چار مہینے زمین میں پھر لو اور اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا طواف کعبے کا کرے اور نہ کوئی جنت میں داخل ہوگا مگر مومن اور حضرت علی آواز دیتے تھے سو جب تھک جاتے تب ابوبکر کھڑے ہو جاتے اور اسکے ساتھ آواز دیتے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے یعنی حدیث ابن عباس سے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے انہوں نے زید بن یثیع سے کہا انہوں نے ہم نے حضرت علی سے سوال کیا کہ آپ کس چیز کے ساتھ بھیجے گئے تھے حج میں

فعجبت لي وجرأتي على رسول الله صلى الله عليه وسلم والله ورسوله أعلم فوالله ما كان إلا يسيرا حتى نزلت هاتان الآيتان ولا تصل على أحد منهم مات أبدا ولا تقم على قبره إلى آخر الآية قال فما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعده على منافق ولا قام على قبره حتى قبضه الله هذا حديث حسن غريب صحيح حدثنا بندار نا يحيى بن سعيد نا عبيد الله نا نافع عن ابن عمر قال جاء عبد الله بن عبد الله بن أبي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين مات أبوه فقال أعطني قميصك أكفنه فيه وصل عليه واستغفر له فأعطاه قميصه قال إذا فرغتم فآذنوني فلما أراد أن يصلي جذبه عمر وقال أليس قد نهى الله أن تصلي على المنافقين فقال أنا بين خيرتين استغفر لهم أو لا تستغفر لهم فصلى عليه فأنزل الله ولا تصل على أحد منهم مات أبدا ولا تقم على قبره فترك الصلوة عليهم هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة نا الليث عن عمران بن أبي أنس عن عبد الرحمن بن أبي سعيد عن أبي سعيد الخدري أنه قال تمارى رجلان في المسجد الذي أسس على التقوى من أول يوم فقال رجل هو مسجد قباء وقال الآخر هو مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو مسجدي هذا هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا عن أبي سعيد من غير هذا الوجه رواه أنيس بن أبي يحيى عن أبيه عن أبي سعيد حدثنا أبو كريب نا معوية بن هشام نا يونس بن الحارث عن إبراهيم بن أبي ميمونة عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نزلت هذه الآية في أهل قباء فيه رجال يحبون أن يتطهروا والله يحب المطهرين

سو مجھ کو اپنی جرأت سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کی تعجب ہوا اور اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں قسم ہے اللہ کی تھوڑی ہی دیر گذری کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں ولا تصل علی احد منہم الخ یعنے مت نماز پڑھ اوپر کسی کے انمیں سے کہ مرجاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اوپر قبر اسکی کے الخ کہا حضرت عمر نے سو بعد اسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق پر نماز نہیں پڑھی اور نہ اسکی قبر پر کھڑے ہوئے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو قبض کرلیا یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے حدیث کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ نے کہا خبر دی ہمکو نافع نے ابن عمر سے کہا آئے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ اسکا باپ مرا اور کہا انہوں نے آپ مجھے اپنا کرتا دیجیے کہ میں اسمیں اسکو کفن دوں اور آپ اسپر نماز پڑھیے اور اسکے لیے بخشش مانگیے سو آپ نے کرتا دیدیا اور فرمایا جب تم فارغ ہو جاؤ گے تو مجھے خبر دینا سو جب آپ نے اسپر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے آپکو کھینچ لیا اور کہا کیا اللہ تعالےٰ نے آپکو منافقوں پر پڑھنے سے منع نہیں کیا پس فرمایا آپ نے میں درمیان دو اختیار کے ہوں کہ چاہے بخشش مانگ واسطے انکے یا نہ بخشش مانگ واسطے انکے۔ سو آپ نے اسپر نماز پڑھی پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تصل علی احد منہم الخ اور مت نماز پڑھ اوپر کسی کے انمیں سے کہ مرجاوے کبھی اور مت کھڑا ہو اوپر قبر اسکی کے پھر آپ نے انپر نماز پڑھنی ترک کردی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عمران بن ابی انس سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی سعید سے انہوں نے ابی سعید خدری سے یہ کہ کہا انہوں نے دو مردوں نے اس مسجد کے حق میں کہ جسکی پہلے روز سے ہی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی جھگڑا کیا سو کہا ایک مرد نے وہ مسجد قبا ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ میری یہ مسجد ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور یہ حدیث غیر اس جہت سے بھی ابی سعید سے مروی ہے روایت کیا اسکو انیس بن ابی یحیی نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے حدیث کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے معاویہ بن ہشام نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن حارث نے ابراہیم بن ابی میمونہ سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا یہ آیت قبا والوں کے حق میں نازل ہوئی فیہ رجال یحبون ان یتطہروا الخ یعنے اسمیں ایسے مرد ہیں کہ دوست رکھتے ہیں پاکی کرنیکو اور اللہ دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والوں کو

[illegible]
[illegible]
[illegible]

قد كانوا يستنجون بالماء فنزلت هذه الآية فيهم هذا الحديث غريب من هذا الوجه وفي الباب عن أبي أيوب وأنس
بن مالك ومحمد بن عبد الله بن سلام حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن أبي إسحق عن أبي الخليل عن
علي قال سمعت رجلا يستغفر لأبويه وهما مشركان فقلت له أتستغفر لأبويك وهما مشركان فقال أوليس استغفر
إبراهيم لأبيه وهو مشرك فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فنزلت ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا
للمشركين هذا حديث حسن وفي الباب عن سعيد بن المسيب عن أبيه حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق أنا معمر
عن الزهري عن عبد الرحمن بن كعب بن مالك عن أبيه قال لم أتخلف عن النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة غزاها حتى
كانت غزوة تبوك إلا بدرا ولم يعاتب النبي صلى الله عليه وسلم أحدا تخلف عن بدر إنما خرج يريد العير فخرجت
قريش مغيثين لعيرهم فالتقوا عن غير موعد كما قال الله تعالى ولعمري إن أشرف مشاهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
في الناس لبدر وما أحب أني كنت شهدتها مكان بيعتي ليلة العقبة حيث تواثقنا على الإسلام ثم لم أتخلف بعد
عن النبي صلى الله عليه وسلم حتى كانت غزوة تبوك وهي آخر غزوة غزاها وآذن النبي صلى الله عليه وسلم الناس
بالرحيل فذكر الحديث بطوله قال فانطلقت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فإذا هو جالس في المسجد
وحوله المسلمون وهو يستنير كاستنارة القمر وكان إذا سر بالأمر استنار فجئت فجلست بين يديه فقال أبشر
يا كعب بن مالك بخير يوم أتى عليك منذ ولدتك أمك فقلت يا نبي الله أمن عند الله أو من عندك فقال
بل من عند الله ثم تلا هؤلاء الآيات لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة

کہ وہ پانی کے ساتھ استنجا کرتے تھے پس یہ آیت اُنکے حق میں نازل ہوئی یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے اور اس باب میں روایت
ہے ابو ایوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبداللہ بن سلام سے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے
کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے ابی الخلیل سے اُنہوں نے حضرت علی سے کہا اُنہوں نے سُنا میں نے ایک مرد سے کہ اپنی ماں باپ کے
لیے جو مشرک تھے بخشش مانگتا تھا سو میں نے اس سے کہا کیا تو اپنی ماں باپ مشرکوں کے لیے بخشش مانگتا ہے پس کہا اُس نے کیا حضرت
ابراہیم نے اپنے باپ کے لیے جو مشرک تھا بخشش نہ مانگی تھی سو میں نے یہ بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی پھر یہ آیت نازل ہوئی
ما کان للنبی والذین آمنوا الخ یعنے نہیں تھا لائق واسطے نبی کے اور جو لوگ کہ ایمان لائے یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکوں کے یہ حدیث
حسن ہے اور اس باب میں روایت ہے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے
عبدالرزاق نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے زہری سے اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے میں کسی جنگ
سے جو آنحضرت نے جنگ کی ہیں پیچھے نہیں رہا مگر جنگ بدر میں یہاں تک کہ جنگ تبوک کا وقت پہونچا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
کسی شخص کو جو جنگ بدر سے پیچھے رہا تھا تنبیہ نہیں فرمائی کیونکہ آپ قافلہ کے ارادے پر نکلے تھے سو قریش بھی اپنے قافلہ کی مددگاری
کے واسطے نکلے تھے سو دونوں گروہ کے سوا کسی وعدہ کے ملاقات ہوگئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور قسم ہے میری عمر
کی تحقیق بزرگ تر مقاموں سے جنمیں رسول اللہ صلعم حاضر ہوئے ہیں لوگوں کے نزدیک البتہ بدر ہے اور میں پسند نہیں کرتا کہ لیلۃ العقبہ سے
جسمیں بیعت کی ہم نے اسلام پر عہد کیا تھا اسمیں حاضر ہوتا پھر بعد اسکے میں کسی جنگ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا یہاں تک کہ غزوہ
تبوک کا ہوا اور وہ سب سے آخر جنگوں کا ہے جو کہ آپ نے جنگ کی ہیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو کوچ کی خبر دی پس اُسنے بہت لمبی
حدیث ذکر کی۔ کہا کعب بن مالک نے پھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پس دیکھا کہ آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور گرد آپکے مسلمان ہیں
اور آپ چمکتے ہیں مثل چمکنے چاند کے اور آنحضرت کا یہ حال تھا کہ جب کسی امر سے خوش ہوتے تو آپکا چہرہ مبارک چمکتا سو میں آیا اور آپ کے
روبرو بیٹھا پس فرمایا آپ نے اے کعب بن مالک تجھے بشارت ہو ساتھ بہتر اُن دنوں کے کہ آیا ہے تجھ پر ابتدا اُس دن سے جو جنا ہے تجھ کو ماں
تیری نے پس میں نے کہا اے نبی اللہ کے کیا یہ بشارت اللہ کی طرف سے ہے یا آپ کی طرف سے فرمایا آپ نے بلکہ اللہ سے پھر آپ نے یہ آیتیں پڑھیں لقد تاب اللہ علی
النبی الخ تحقیق ساتھ رحمت کے پھر آیا اللہ اوپر نبی کے اور وطن چھوڑنے والوں کے اور مدد دینے والوں کے جنہوں نے پیروی کی بیچ وقت تنگی کے

من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم انه بهم رؤف رحيم قال وفينا انزلت ايضا اتقوا الله وكونوا مع
الصادقين قال قلت يا نبي الله ان من توبتي ان لا احدث الا صدقا وان انخلع من مالي كله صدقة الى الله الى
رسوله فقال النبي صلى الله عليه وسلم امسك عليك بعض مالك فهو خير لك فقلت فاني امسك سهمي الذي
بخيبر قال فما انعم الله علي نعمة بعد الاسلام اعظم في نفسي من صدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حين صدقته
انا وصاحباي ولا نكون كذبنا فهلكنا كما هلكوا واني لارجو ان لا يكون الله ابلى احدا في الصدق مثل الذي ابلاني
ما تعمدت لكذبة بعد واني لارجو ان يحفظني الله فيما بقي وقد روي عن الزهري هذا الحديث بخلاف هذا الاسناد
قد قيل عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك عن ابيه عن كعب وقد قيل غير هذا وروى يونس بن يزيد هذا
الحديث عن الزهري عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مالك ان اباه حدثه عن كعب بن مالك حدثنا محمد
بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا ابراهيم بن سعد عن الزهري عن عبيد بن السباق ان زيد بن ثابت حدثه
قال بعث الي ابو بكر الصديق مقتل اهل اليمامة فاذا عمر بن الخطاب عنده فقال ان عمر قد اتاني فقال ان القتل
قد استحر بقراء القرآن يوم اليمامة واني لاخشى ان يستحر القتل بالقراء في المواطن كلها فيذهب قرآن كثير واني ارى
ان تامر بجمع القرآن قال ابو بكر لعمر كيف افعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر هو والله
خير فلم يزل يراجعني في ذلك حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر عمر ورايت فيه الذي راى قال زيد
قال ابو بكر انك شاب عاقل لا نتهمك قد كنت تكتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم الوحي فتتبع القرآن قال فوالله

پیچھے اس کے کہ نزدیک تھا کہ پھر جاویں دل ایک جماعت کے ان میں سے پھر رجوع برایا اُن پر تحقیق وہ ساتھ اُنکے شفقت کرنیوالا مہربان ہے کہا اُنہے
اور ہمارے حق میں بھی یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ کہا کعب نے میں نے کہا اے نبی اللہ کے میری توبہ سے یہ ہے کہ
نہ بات کرونگا مگر سچی اور میں اپنے تمام مال سے نکل آتا ہوں واسطے صدقہ کے طرف اللہ کے اور اُسکے رسول کے۔ پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے کچھ مال اپنا اپنے پاس رہنے دو سو یہ بہتر ہے تیرے لیے۔ پس میں نے کہا میں اپنے لیے وہ حصہ جو خیبر میں ہے رکھتا ہوں کہا اُنہے پس نہیں
کوئی انعام کیا اللہ نے مجھ پر بعد اسلام کے عظیم تر میرے نزدیک سچ بولنے میرے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ میں نے
اور میرے دو ساتھیوں نے اُنکے پاس سچ بولا۔ اور نہ ہم نے جھوٹ بولا پس ہلاک ہوتے جیسا کہ وہ ہلاک ہوئے اور میں امیدوار
ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو صدق میں نہ آزمایا ہوگا جیسا کہ مجھے اللہ نے آزمایا ہے جب سے کہ میں نے کبھی جھوٹ کا قصد نہیں کیا اور میں امید
رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بقیہ عمر میں بھی محفوظ رکھے گا۔ اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے بخلاف اس اسناد کے کہ گیا ہے مروی ہے
عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے اُنہے روایت کی اپنے باپ سے اُنہے کعب سے اور غیر اسکا بھی کہا گیا ہے اور روایت کی ہے
یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے اُنہے عبدالرحمن بن عبداللہ بن مالک سے کہ اُسکے باپ نے حدیث کی ہے اُسکو کعب بن مالک
سے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے زہری سے
اُنہے عبید بن سباق سے یہ کہ زید بن ثابت نے حدیث کی ہے اُسکو کہا بھیجا میری طرف حضرت ابوبکر صدیق نے ایک آدمی میرے
بلانے کے لیے وقت جنگ اہل یمامہ کے پس جا کر دیکھا کہ آپ کے پاس حضرت عمر بن خطاب ہیں سو کہا حضرت ابوبکر نے میرے پاس عمر
آئے اور کہنے لگے کہ یمامہ کے دن قاری قرآن کے بہت شہید ہوگئے ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ قاری سب جگہوں میں بہت شہید ہوئے تو
قرآن بہت جاتا رہیگا اور میری یہ رائے ہے کہ آپ قرآن کے جمع کرنیکا حکم دیجئے حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا میں کس طرح وہ بات
کروں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہیں کیا کہا حضرت عمر نے قسم ہے اللہ کی یہ بات نیک ہے کہا حضرت ابوبکر نے پس ہمیشہ
عمر اس بات میں میرے ساتھ جھگڑا کرتے رہے یہانتک اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کشادہ کردیا جیسے کہ اللہ نے حضرت عمر کا سینہ کشادہ کیا تھا
اور میری رائے میں بھی وہی آیا جو اُنکی رائے میں آیا تھا۔ کہا حضرت ابوبکر نے زید بن ثابت سے تو جوان عقلمند آدمی ہے ہم تجھ کو کسی عیب
کی تہمت نہیں لگاتے تو ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں وحی لکھا کرتا تھا سو تو ہی قرآن کو ڈھونڈ کر جمع کر۔ کہا زید نے پس قسم ہے اللہ کی

لو كلفوني نقل جبل من الجبال ما كان أثقل علي من ذلك قلت كيف تفعلون شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أبو بكر هو
والله خير فلم يزل يراجعني في ذلك أبو بكر وعمر حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدرهما صدر أبي بكر وعمر فتتبعت القرآن
أجمعه من الرقاع والعسب واللخاف يعني الحجارة وصدور الرجال فوجدت آخر سورة براءة مع خزيمة بن ثابت لقد جاءكم
رسول من أنفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رءوف رحيم فإن تولوا فقل حسبي الله لا إله إلا هو عليه توكلت
وهو رب العرش العظيم هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار حدثنا عبد الرحمن بن مهدي حدثنا إبراهيم بن سعد عن الزهري
عن أنس أن حذيفة قدم على عثمان بن عفان وكان يغازي أهل الشام في فتح أرمينية وأذربيجان مع أهل العراق فرأى
حذيفة اختلافهم في القرآن فقال لعثمان بن عفان يا أمير المؤمنين أدرك هذه الأمة قبل أن يختلفوا في الكتاب كما
اختلفت اليهود والنصارى فأرسل إلى حفصة أن أرسلي إلينا بالصحف ننسخها في المصاحف ثم نردها إليك فأرسلت حفصة
إلى عثمان بن عفان بالصحف فأرسل عثمان إلى زيد بن ثابت وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن هشام وعبد الله
بن الزبير أن انسخوا الصحف في المصاحف وقال للرهط القرشيين الثلاثة ما اختلفتم أنتم وزيد بن ثابت فاكتبوه
بلسان قريش فإنما نزل بلسانهم حتى نسخوا الصحف في المصاحف بعث عثمان إلى كل أفق بمصحف من تلك المصاحف التي نسخوا
قال الزهري وحدثني خارجة بن زيد أن زيد بن ثابت قال فقدت آية من سورة الأحزاب كنت أسمع رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقرؤها من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر فالتمستها فوجدتها مع
خزيمة بن ثابت أو أبي خزيمة فألحقتها في سورتها قال الزهري فاختلفوا يومئذ في التابوت والتابوه

اگر مجھے کسی پہاڑ کے اٹھانے کا حکم دیتے تو مجھ پر اس بات سے زیادہ بھاری نہیں تھا میں نے کہا تم کس طرح وہ بات کرتے ہو کہ جسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں کیا سو حضرت ابوبکر نے کہا قسم ہے اللہ کی یہ بات نیک ہے پس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اس بات میں میرے ساتھ ہمیشہ
تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کشادہ کر دیا جیسے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کا یعنی حضرت ابوبکر اور عمر کا سینہ کشادہ
کیا ہے سو میں قرآن کے پیچھے لگا جمع کرتا تھا میں اسکو پرچوں اور شاخوں کھجور اور پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے پس میں نے آخر سورۃ
براءت کا خزیمہ انصاری کے پاس پایا لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ
لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن
بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے زہری سے انہوں نے انس سے کہ حذیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا
اور اس وقت حذیفہ اہل شام کو ارمینیہ اور آذربیجان کے فتح کرنے میں اہل عراق کے ساتھ تیار کر رہا تھا سو حذیفہ نے انکا اختلاف
قرآن کے بارے میں دیکھا تو کہا انہوں نے حضرت عثمان سے کہ اے امیر المؤمنین آپ اس امت کی دستگیری کریں کتاب میں اختلاف کرنے سے
پہلے ہی جیسا کہ یہود اور نصاریٰ نے اختلاف کیا ہے پس حضرت عثمان نے حفصہ کی طرف ایک آدمی بھیجا کہ ہماری طرف صحیفے بھیج دے
کہ انکو ہم اور صحیفوں میں لکھوا دیں پھر ہم اسکو تیری طرف پھیر دینگے سو حضرت حفصہ نے حضرت عثمان بن عفان کی طرف صحیفے بھیج دیئے
اور حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر کی طرف انکو بھیجا کہا کہ صحیفوں
میں لکھو۔ اور حضرت عثمان نے ان تینوں آدمی قریشیوں سے کہا کہ جس میں تم اور زید بن ثابت اختلاف کرو تو اس لفظ کو قریش کی زبان
میں لکھو کیونکہ قرآن انہیں کی زبان میں نازل ہوا ہے یہاں تک کہ جب انہوں نے ان صحیفوں کو قرآن میں لکھ لیا تو حضرت عثمان نے ہر ایک
طرف ان قرآنوں میں سے جو کہ انہوں نے لکھے تھے ایک ایک قرآن بھیج دیا۔ کہا زہری نے اور حدیث کی مجھ سے خارجہ بن زید نے کہ زید
بن ثابت نے کہا میں نے نہ پائی[1] آیت سورۂ احزاب سے جسکو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا تھا کہ اسکو پڑھتے تھے
من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر۔ سو میں نے اسکو خزیمہ بن ثابت یا ابی خزیمہ کے پاس پایا
پھر میں نے اسکو اسکی سورت میں لاحق کر دیا۔ کہا زہری نے سو ان لوگوں نے اس روز بیچ لفظ تابوت اور تابوہ میں اختلاف کیا

[1] یعنی [illegible]

عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ورواية هؤلاء اصح من رواية الثوري حدثنا محمد بن يحيى النيسابوري نا محمد بن يوسف عن سفيان الثوري عن الاعمش وسماك عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه حدثنا محمود بن غيلان نا الفضل بن موسى عن سفيان عن سماك عن ابراهيم عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه ولم يذكر فيه عن الاعمش وقد روى سليمن التيمي هذا الحديث عن ابي عثمن النهدي عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن سليمن التيمي عن ابي عثمن عن ابن مسعود ان رجلا اصاب من امرأة قبلة حرام فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن كفارتها فنزلت اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل الاية فقال الرجل الي هذه يا رسول الله فقال لك ولمن عمل بها من امتي هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا حسين بن علي الجعفي عن زائدة عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن معاذ بن جبل قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال يا رسول الله أرأيت رجلا لقي امرأة وليس بينهما معرفة فليس يأتي الرجل الى امرأته شيئا الا قد اتى هو اليها الا انه لم يجامعها قال فانزل الله اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين فامره ان يتوضأ ويصلي قال معاذ فقلت يا رسول الله اهي له خاصة ام للمؤمنين عامة قال بل للمؤمنين عامة هذا حديث ليس اسناده بمتصل عبد الرحمن بن ابي ليلى لم يسمع من معاذ بن جبل ومعاذ بن جبل مات في خلافة عمر وقتل عمر وعبد الرحمن بن ابي ليلى غلام صغير ابن ست سنين وقد روى عن عمر ورآه وروى شعبة هذا الحديث عن عبد الملك

نے عبد اللہ سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت انکی زیادہ صحیح ہو روایت ثوری سے حدیث کی ہمسے محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے کہ حدیث کی ہمسے محمد بن یوسف نے اُنہنے سفیان ثوری سے اُنہنے اعمش اور سماک سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہنے عبد الرحمن بن یزید سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنے حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہ حدیث کی ہمسے فضل بن موسےٰ نے سفیان سے اُنہنے سماک سے اُنہنے ابراہیم سے اُنہنے عبد الرحمن بن یزید سے اُنہنے عبد اللہ بن مسعود سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے بالمعنی اور اُنہنے اسمیں اعمش کا ذکر نہیں کیا۔ اور بھی روایت کیا ہو سلیمان تیمی نے اس حدیث کو ابی عثمان نہدی سے اُنہنے ابن مسعود سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحییٰ بن سعید نے سلیمان تیمی سے اُنہنے ابی عثمان سے اُنہنے ابن مسعود سے یہ کہ ایک مرد نے ایک عورت سے بوسہ حرام کا لیا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے اسکے کفارے کی بابت سوال کیا سو یہ آیت نازل ہوئی اقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل۔ پس کہا اس مرد نے کیا میرے ہی لیے ہو یہ حکم یا رسول اللہ سو فرمایا آپ نے تیرے لیے بھی اور اس شخص کے لیے بھی جو میری امت سے یہ عمل کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن علی جعفی نے زائدہ سے اُنہنے عبد الملک بن عمیر سے اُنہنے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے اُنہنے معاذ بن جبل سے کہا اُنہنے ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اُسنے یا رسول اللہ مجھے خبر دو ایک مرد کی کہ ایک ایسی عورت سے ملا ہو کہ اسکے ساتھ اسکا تعارف نہیں ہو اور وہ مرد اپنی عورت کے پاس بالکل نہیں آیا مگر وہ اسکے پاس آیا ہو سوا اسکے کہ اُسنے اسکے ساتھ جماع نہیں کیا کہا اُسنے پس اللہ نے یہ آیت نازل کی اقم الصلوٰۃ یعنی قائم کر نماز دونوں طرف دن کے اور کچھ ٹکڑوں میں رات کے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہو واسطے ذکر کرنے والوں کے۔ پھر آنحضرت نے اسکو وضو کرنیکا اور نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ کہا معاذ نے میں نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی کے لیے خاص ہو یا تمام مومنوں کے لیے فرمایا آپ نے بلکہ تمام مومنوں کے لیے۔ یہ ایسی حدیث ہو کہ اسناد اسکی متصل نہیں ہو کیونکہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ نے معاذ بن جبل سے نہیں سنا ہو اور معاذ بن جبل حضرت عمر کی خلافت میں مرگیا تھا۔ اور حضرت عمر شہید ہوگئے تھے اس حالت میں کہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ چھوٹا لڑکا چھ برس کا تھا اور اُسنے روایت کی ہو حضرت عمر سے اور دیکھا ہو انکو۔ اور روایت کی ہو شعبہ نے یہ حدیث عبد الملک

۱؎ یعنی جو شخص میری امت سے یہ گناہ صغیرہ کرنے کے بعد نیکی کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل [illegible]

بن عمير عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا يزيد بن هارون انا قيس بن
الربيع عن عثمان بن عبد الله بن موهب عن موسى بن طلحة عن ابي اليسر قال اتتني امرأة تبتاع تمرا فقلت ان في البيت تمرا اطيب
منه فدخلت معي في البيت فاهويت اليها فقبلتها فاتيت ابا بكر فذكرت ذلك له فقال استر على نفسك وتب ولا تخبر احدا
فلم اصبر فاتيت عمر فذكرت ذلك له فقال استر على نفسك وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت
ذلك له فقال اخلفت غازيا في سبيل الله في اهله بمثل هذا حتى تمنى انه لم يكن اسلم الا تلك الساعة حتى ظن انه من اهل النار
قال واطرق رسول الله صلى الله عليه وسلم طويلا حتى اوحى الله اليه اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنت يذهبن
السيئات ذلك ذكرى للذاكرين قال ابو اليسر فاتيته فقرأها علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اصحابه يا رسول الله
الهذا خاصة ام للناس عامة قال بل للناس عامة هذا حديث حسن صحيح غريب وقيس بن الربيع ضعفه وكيع
وغيره وروى شريك عن عثمان بن عبد الله هذا الحديث مثل رواية قيس بن الربيع وفي الباب عن ابي امامة
وواثلة بن الاسقع وانس بن مالك وابو اليسر اسمه كعب بن عمرو **ومن سورة يوسف** بسم الله الرحمن الرحيم
حدثنا الحسين بن حريث الخزاعي نا الفضل بن موسى عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الكريم ابن الكريم ابن الكريم ابن الكريم يوسف بن يعقوب بن اسحق بن ابراهيم قال
ولو لبثت في السجن ما لبث يوسف ثم جاءني الرسول اجبت ثم قرأ فلما جاءه الرسول قال ارجع الى ربك فسئله ما بال
النسوة التي قطعن ايديهن قال ورحمة الله على لوط ان كان ليأوي الى ركن شديد فما بعث الله من بعده نبيا

بن عمیر سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسل۔ **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہم کو یزید
بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو قیس بن ربیع نے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابی الیسر سے کہا انہوں نے میرے
پاس ایک عورت آئی کہ کھجوریں خریدتی تھی سو میں نے اس سے کہا کہ میرے گھر میں کھجوریں اس سے بہتر ہیں سو وہ میرے ساتھ گھر میں آئی پھر میں
میں اسکی طرف جھک گیا اور اسکا بوسہ لے لیا پھر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور انکے پاس یہ قصہ ذکر کیا تو انہوں نے کہا اپنے نفس پر پردہ
ڈال اور توبہ کر اور کسی کو خبر نہ کر سو میں صبر نہ کر سکا اور حضرت عمر کے پاس آیا پھر انکے پاس یہ قصہ ذکر کیا پس انہوں نے کہا اپنے نفس پر پردہ ڈال اور
توبہ کر اور کسی کو خبر نہ کر پھر میں صبر نہ کر سکا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انکے پاس یہ قصہ ذکر کیا پس آپ نے اس سے کہا کیا تو نے خیانت
کی ایسے شخص کی جو اللہ کی راہ میں جنگ کو گیا ہے اسکے اہل کے ساتھ ایسے فعل کے یہاں تک کہ انہوں نے خواہش کی کہ میں مسلمان نہ ہوتا مگر
اسی گھڑی میں اور انہوں نے گمان کیا کہ میں اہل دوزخ سے ہوں۔ کہا انہوں نے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہت دیر تک سرنگوں رہے یہاں تک کہ
آپکی طرف وحی نازل ہوئی اقم الصلوٰۃ الخ یعنی قائم کر نماز دونوں طرف دن کے اور کچھ ٹکڑوں رات سے تحقیق نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے
واسطے ذکر کرنے والوں کے۔ کہا ابو الیسر نے پھر میں آپ کے پاس آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مجھ پر پڑھی اور کہا آپ کے اصحاب
نے یا رسول اللہ کیا یہ حکم اسی کے لیے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے فرمایا آپ نے بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور
قیس بن ربیع کو وکیع وغیرہ نے ضعیف کیا ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث شریک نے عثمان بن عبد اللہ سے مثل روایت قیس بن ربیع کے اور
اس باب میں روایت ہے ابی امامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک سے اور ابو الیسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔ **بعض تفسیر سورۂ یوسف**
بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث خزاعی نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابی سلمہ سے
انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم ہیں اور فرمایا آپ نے
اگر میں قید خانہ میں رہتا جیسے کہ یوسف علیہ السلام رہے ہیں پھر میرے پاس قاصد بلانے کو آتا تو میں فوراً بلانے کو قبول کر لیتا پھر پڑھی آپ نے فلما جاءہ
الرسول الخ یعنی پس جب آیا اسکے پاس ایلچی کہا جا طرف خاوند اپنے کے پس پوچھ اس سے کیا حال ہے ان عورتوں کا کہ کاٹا انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اور فرمایا
آپ نے اور رحمت اللہ کی لوط علیہ السلام پر کہ تحقیق تھے وہ جگہ پکڑتے طرف قلعہ مضبوط کے۔ پھر بعد انکے نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر

[illegible]

الا في ذروة من قومه حدثنا ابو كريب نا عبدة وعبد الرحيم عن محمد بن عمرو نحو حديث الفضل بن موسى الا انه قال
ما بعث الله بعده نبيا الا في ثروة من قومه قال محمد بن عمرو الثروة الكثرة والمنعة وهذا اصح من رواية الفضل بن موسى
وهذا حديث حسن **ومن سورة الرعد** بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن انا ابو نعيم عن
عبد الله بن الوليد وكان يكون في بني عجل عن بكير بن شهاب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال اقبلت يهود الى النبي
صلى الله عليه وسلم فقالوا يا ابا القاسم اخبرنا عن الرعد ما هو قال ملك من الملئكة موكل بالسحاب معه مخاريق من نار
يسوق بها السحاب حيث شاء الله فقالوا فما هذا الصوت الذي نسمع قال زجره بالسحاب اذا زجره حتى ينتهي الى حيث
امر قالوا صدقت فقالوا فاخبرنا عما حرم اسرائيل على نفسه قال اشتكى عرق النساء فلم يجد شيئا يلائمه الا لحوم الابل
والبانها فلذلك حرمها قالوا صدقت هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** محمود بن خداش البغدادي نا
سيف بن محمد الثوري عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى ونفضل بعضها
على بعض في الاكل قال الدقل والفارسي والحلو والحامض هذا حديث حسن غريب وقد رواه زيد بن ابي انيسة عن
الاعمش نحو هذا وسيف بن محمد هو اخو عمار بن محمد وعمار اثبت منه وهو ابن اخت سفيان الثوري **سورة
ابراهيم** بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** عبد بن حميد نا ابو الوليد نا حماد بن سلمة عن شعيب بن
الحبحاب عن انس بن مالك قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بقناع عليه رطب فقال مثل كلمة
طيبة كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي اكلها كل حين باذن ربها قال هي النخلة ومثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة

مگر اس قوم کے اعلیٰ نسب میں۔ **حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ اور عبدالرحیم نے محمد بن عمرو سے مثل حدیث
فضل بن موسیٰ کے مگر یہ کہا نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر اسکی قوم کی جماعت کثیر میں۔ کہا محمد بن عمرو نے ثروہ کے معنے جماعت کثیر
اور لشکر کے ہیں اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے روایت فضل بن موسیٰ سے اور یہ حدیث حسن ہے۔ **تفسیر** سورۂ رعد کی بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہم کو ابونعیم نے عبداللہ بن ولید سے اور یہ بسے تھے بنی عجل میں روایت کی انہوں نے بکیر بن
شہاب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے چند یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے ابالقاسم
ہم کو رعد کی خبر دو کہ کیا ہے فرمایا آپ نے ایک فرشتہ ہے فرشتوں سے جو بادل پر موکل ہے اس کے ساتھ آگ کے چابک ہیں ہانکتا ہے ان سے بادلوں کو
جہاں چاہتا ہے اللہ۔ پھر پوچھا انہوں نے کیا ہے آواز جو ہم سنتے ہیں فرمایا آپ نے یہ جھڑک ہے جو جھڑکتا ہے بادل کو جب تک کہ وہ بادل
پہنچتا ہے جہاں حکم ہوتا ہے۔ کہا انہوں نے سچ کہا آپ نے پھر کہا انہوں نے ہم کو خبر دو اس چیز کی جو حضرت یعقوب نے اپنے نفس پر حرام کی
تھی فرمایا آپ نے عرق النساء تھا ان کو یعنی آپ کی بیماری ہوگئی سو انہوں نے کوئی چیز نہ پائی جو ان کو مرغوب ہو مگر گوشت اونٹوں کا اور دودھ اس کا سو اس لیے
انہوں نے ان کو حرام کر لیا تھا کہا انہوں نے سچ کہا آپ نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن خداش بغدادی نے
کہا حدیث کی ہم سے سیف بن محمد ثوری نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول میں
ونفضل بعضہا علی بعض فی الاکل یعنی ہم بعض پھلوں کو بعض پر ترجیح دیتے ہیں میوے کے فرمایا آپ نے ردی کھجوریں اور فارسی
ہیں اور میٹھے اور کھٹے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا اسکو زید بن ابی انیسہ نے اعمش سے مثل اسکے اور سیف بن محمد بھائی
عمار بن محمد کا ہے اور عمار ان سے ثقہ ہے اور یہ بھانجے سفیان ثوری کا ہے۔ **تفسیر** سورۂ ابراہیم بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید
نے حدیث کی ہم سے ابوالولید نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے شعیب بن حبحاب سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک طباق کھجوروں کا لایا گیا پس فرمایا آپ نے مثال بات پاکیزہ کی مانند درخت پاکیزہ کے ہے جڑ اسکی محکم ہے اور ڈالیاں اسکی
آسمان کی طرف ہیں دیتا ہے میوہ اپنا ہر وقت ساتھ حکم پروردگار اپنے کے فرمایا آپ نے وہ درخت کھجور ہے اور مثال بات ناپاک کی مانند درخت ناپاک کے ہے

ف [illegible]
[illegible]

اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار قال هي الحنظلة قال فاخبرت بذلك ابا العالية فقال صدق واحسن حدثنا قتيبة نا ابو بكر بن شعيب بن الحبحاب عن ابيه عن انس بن مالك نحوه بمعناه ولم يرفعه ولم يذكر قول ابي العالية وهذا اصح من حديث حماد بن سلمة وروى غير واحد مثل هذا موقوفا ولا نعلم احدا رفعه غير حماد بن سلمة ورواه معمر وحماد بن زيد وغير واحد ولم يرفعوه حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن شعيب بن الحبحاب عن انس بن مالك نحو حديث عبد الله ابي بكر بن شعيب بن الحبحاب ولم يرفعه حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود نا شعبة قال اخبرني علقمة بن مرثد قال سمعت سعد بن عبيدة يحدث عن البراء عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله يثبت الله الذين امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة قال في القبر اذا قيل له من ربك وما دينك ومن نبيك هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن داود بن ابي هند عن الشعبي عن مسروق قال تلت عائشة هذه الاية يوم تبدل الارض غير الارض قالت يا رسول الله فاين يكون الناس قال على الصراط هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير هذا الوجه عن عائشة **سورة الحجر** بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا قتيبة نا نوح بن قيس الحداني عن عمرو بن مالك عن ابي الجوزاء عن ابن عباس قال كانت امرأة تصلي خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم حسناء من احسن الناس وكان بعض القوم يتقدم حتى يكون في الصف الاول لان لا يراها ويستأخر بعضهم حتى يكون في الصف المؤخر فاذا ركع نظر من تحت ابطيه فانزل الله تعالى ولقد علمنا المستقدمين منكم ولقد علمنا المستأخرين وروى جعفر بن سليمان هذا الحديث عن عمرو بن مالك عن ابي الجوزاء نحوه ولم يذكر فيه عن ابن عباس

زمین پر کہ اُکھڑ گیا اوپر سے زمین کے نہیں واسطے اسکے قرار۔ فرمایا آپ نے وہ حنظل ہے۔ کہا راوی نے پس خبر کی میں نے ابا العالیہ کو سو کہا انہوں نے سچ کہا آپ نے اور اچھا کہا۔ **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابوبکر بن شعیب بن حبحاب نے اپنے باپ سے انہوں نے انس بن مالک سے مثل اسکے بالمعنے اور اُسے مرفوع نہیں کیا اور ابو العالیہ کا قول ذکر نہیں کیا۔ اور یہ روایت حماد بن سلمہ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور کئی ایک سے مثل اسکے موقوف روایت کی ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسکو مرفوع کیا ہو سوا حماد بن سلمہ کے۔ اور روایت کیا اُسکو معمر اور حماد بن زید نے اور کئی ایک نے اور انہوں نے اسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے شعیب بن حبحاب سے انہوں نے انس بن مالک سے مثل حدیث عبداللہ ابی بکر بن شعیب بن حبحاب کے اور اُسکو مرفوع نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابو داؤد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے کہا خبر دی مجھے علقمہ بن مرثد نے کہا سنا میں نے سعد بن عبیدہ سے کہ حدیث کرتے تھے براء سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں یثبت اللہ الذین آمنوا الخ یعنے ثابت رکھتا ہے اللہ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں ساتھ بات ٹھیک کے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔ فرمایا آپ نے یہ ثابت رکھنا قبر میں ہے کہ جب کہا جاتا ہے اس سے کون ہے رب تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے کہ پڑھی حضرت عائشہ نے یہ آیت یعنی یوم تبدل الارض غیر الارض کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ پس اس وقت آدمی کہاں ہونگے فرمایا آپ نے پل صراط پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور غیر اس سند سے بھی حضرت عائشہ سے مروی ہے **تفسیر سورۂ حجر** بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے نوح بن قیس حدانی نے عمرو بن مالک سے انہوں نے ابی الجوزاء سے انہوں نے ابن عباس سے کہ ایک عورت بہت خوبصورت تمام لوگوں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتی تھی اور بعضے لوگ آگے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ پہلی صف میں تاکہ اسکو نہ دیکھیں۔ اور بعضے پیچھے رہتے تھے کہ پچھلی صف میں ہو جاتے پس جب رکوع کرتے تو بغلوں کے نیچے سے اسکو دیکھتے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ولقد علمنا المستقدمین منکم الخ یعنے البتہ تحقیق ہم جانتے ہیں آگے بڑھ جانے والوں کو تم میں سے اور البتہ تحقیق ہم جانتے ہیں پیچھے رہنے والوں کو۔ اور روایت کیا جعفر بن سلیمان نے اس حدیث کو عمرو بن مالک سے انہوں نے ابی الجوزاء سے مثل اسکے اور اس میں ابن عباس کا ذکر نہیں کیا

ملا قبر میں جو کوئی منصوبات کے کام ہوا اس پر بھی کچھ ہو تو ٹھکانا نیک پاویگا اور جو کوئی بھلی بری بات کہے گا مرلب ہوگا

وهذا اشبه ان يكون اصح من حديث نوح حدثنا عبد بن حميد نا عثمن بن عمر عن مالك بن مغول عن جنيد عن
ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لجهنم سبعة ابواب باب منها لمن سل السيف على امتي او قال على امة
محمد هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث مالك بن مغول حدثنا عبد بن حميد نا ابو علي الحنفي عن ابن
ابي ذئب عن المقبري عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحمد لله ام القرآن وام الكتاب
والسبع المثاني هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عبد الحميد بن
جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة عن ابي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انزل
الله في التوراة ولا في الانجيل مثل ام القرآن وهي السبع المثاني وهي مقسومة بيني وبين عبدي ولعبدي ما سأل حدثنا
قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج على
ابي وهو يصلي فذكر نحوه بمعناه حديث عبد العزيز بن محمد اطول واتم وهذا اصح من حديث عبد الحميد بن
جعفر وهكذا روى غير واحد عن العلاء بن عبد الرحمن حدثنا محمد بن اسمعيل نا احمد بن ابي الطيب نا
مصعب بن سلام عن عمرو بن قيس عن عطية عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله ثم قرأ ان في ذلك لآيات للمتوسمين هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا
الوجه وقد روي عن بعض اهل العلم في تفسير هذه الآية ان في ذلك لآيات للمتوسمين قال للمتفرسين حدثنا احمد
بن عبدة الضبي نا المعتمر عن ليث بن ابي سليم عن بشر عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم

اور یہ مشابہت رکھتی ہے اس بات سے کہ زیادہ صحیح ہو حدیث نوح سے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن
عمر نے مالک بن مغول سے اُنہنے جنید سے اُنہنے ابن عمر سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دوزخ کے سات
دروازے ہیں ایک دروازہ اُسکا اُن لوگوں کے لیے ہے جو کھینچیں تلوار میری امت پر یا فرمایا امت محمد پر۔ یہ حدیث
غریب ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث مالک بن مغول سے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے ابو علی حنفی
نے ابن ابی ذئب سے اُنہنے مقبری سے اُنہنے ابی ہریرہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے الحمد ام القرآن اور ام الکتاب
ہے اور سات آیتیں کہ وہ دہرائی جاتی ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہمسے فضل بن
موسیٰ نے عبد الحمید بن جعفر سے اُنہنے علاء بن عبد الرحمن سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے ابی ہریرہ سے اُنہنے ابی بن کعب سے کہا اُنہنے
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں نازل کی اللہ نے توریت اور انجیل میں کوئی سورت مثل الحمد کے اور یہ سات آیتیں
ہیں کہ وہ دہرائی جاتی ہیں۔ اور یہ تقسیم کی گئی ہے درمیان میرے اور میرے بندے کے اور واسطے بندے میرے کے ہے وہ چیز کہ
سوال کرے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے علاء بن عبد الرحمن سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے
ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ابی کے پاس گئے اس حالت میں کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا سو اُنہنے مثل اُسکے بالمعنی ذکر کی۔
حدیث عبد العزیز بن محمد کی لمبی اور پوری ہے اور یہ صحیح ہے حدیث عبد الحمید بن جعفر سے اور ایسا ہی کئی ایک نے علاء بن عبد الرحمن
سے روایت کی ہے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے کہ حدیث کی ہمسے احمد بن ابی الطیب نے کہا حدیث کی ہمسے مصعب بن
سلام نے عمرو بن قیس سے اُنہنے عطیہ سے اُنہنے ابی سعید خدری سے کہ اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو مومن
کی فراست سے کیونکہ وہ دیکھتا ہے ساتھ نور اللہ کے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ان فی ذلک لآیات للمتوسمین یعنے تحقیق بیچ اسکے البتہ
نشانیاں ہیں واسطے چہرہ پہچاننے والوں کے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس وجہ سے اور مروی ہے بعض اہل علم سے
اس آیت کی تفسیر میں ان فی ذلک لآیات للمتوسمین کہ اُنہنے واسطے فراست والوں کے حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا
کہا حدیث کی ہمسے معتمر نے لیث بن ابی سلیم سے اُنہنے بشر سے اُنہنے انس بن مالک سے اُنہنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

لہ سات آیتیں دہرائی جاتی ہیں [illegible] یہ سات آیتیں ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہیں [illegible]

فی قوله فوربك لنسئلنهم اجمعين عما كانوا يعملون قال عن قول لا اله الا الله هذا حديث غريب انما نعرفه من حديث
ليث بن ابي سليم وقد رواه عبد الله بن ادريس عن ليث بن ابي سليم عن بشر عن انس بن مالك نحوه ولم يرفعه

ومن سورة النحل بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** عبد بن حميد نا علي بن عاصم عن يحيى البكاء ثني عبد الله
بن عمر قال سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اربع قبل الظهر بعد الزوال تحسب بمثلهن
من صلوة السحر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس من شيء الا وهو يسبح الله تلك الساعة ثم قرأ يتفيؤ ظلاله
عن اليمين والشمائل سجدا لله وهم داخرون الاية كلها هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث علي بن عاصم
حدثنا ابو عمار الحسين بن حريث نا الفضل بن موسى عن عيسى بن عبيد عن الربيع بن انس عن ابي العالية
قال ثني ابي بن كعب قال لما كان يوم احد اصيب من الانصار اربعة وستون رجلا ومن المهاجرين ستة منهم
حمزة فمثلوا بهم فقالت الانصار لئن اصبنا منهم يوما مثل هذا لنربين عليهم قال فلما كان يوم فتح مكة فانزل الله تعالى
وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين فقال رجل لا قريش بعد اليوم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كفوا عن القوم الا اربعة هذا حديث حسن غريب من حديث ابي بن كعب

ومن سورة بني اسرائيل بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** محمود بن غيلان نا عبد الرزاق نا معمر عن الزهري
قال اخبرني سعيد بن المسيب عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم حين اسري بي لقيت موسى قال
فنعته فاذا رجل حسبته قال مضطرب الرجل الرأس كانه من رجال شنوءة قال ولقيت عيسى قال فنعته

اس آیت کی تفسیر میں لنسئلنهم اجمعين عما كانوا يعملون یعنی البتہ سوال کرینگے ہم ان سب سے اس چیز سے کہ تھے عمل کرتے فرمایا آپ نے قول لا اله
الا اللہ سے۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو فقط طریق لیث بن ابی سلیم سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور روایت کی یہ عبداللہ بن ادریس نے لیث
بن ابی سلیم سے اُنہوں نے بشر سے اُنہوں نے انس بن مالک سے مثل اسکے اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ **بعض** تفسیر سورۂ نحل کے بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن عاصم نے یحییٰ بن بکاء سے کہا حدیث کی مجھے عبداللہ بن عمر نے کہا سنا میں
نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت ہیں قبل ظہر کے بعد زوال کے برابر تہجد کی انہی رکعتوں کے ہیں
ہمارے حق میں فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز ہو وہ اس ساعت میں اللہ کی تسبیح کرتی ہے پھر پڑھا آپ نے یتفیؤ ظلاله الخ یعنی
ہر شئے ہیں سایے اسکے داہنے سے اور بائیں سے سجدہ کرتے ہوئے واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہیں الخ یہ حدیث غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر روایت علی بن عاصم سے **حدیث** کی ہم سے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے عیسیٰ
بن عبید سے اُنہوں نے ربیع بن انس سے اُنہوں نے ابی العالیہ سے کہا حدیث کی مجھے ابی بن کعب نے کہا اُنہوں نے جب جنگ احد کا دن ہوا تو انصار
سے چونسٹھ آدمی شہید ہوئے اور مہاجرین سے چھ انہیں سے حضرت حمزہ بھی تھے سو مشرکوں نے ان کا مثلہ کر دیا تھا پس کہا انصار نے اگر ہم کسی
دن اسطرح انسے پہونچے تو ہم بھی انپر زیادتی کرینگے کہا راوی نے پس جب فتح مکہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وان عاقبتم فعاقبوا الخ
اگر بدلا لو تم تو بدلا لو برابر اس چیز کے کہ ایذا دیے گئے ہو تم ساتھ اسکے اور البتہ اگر صبر کرو تم البتہ وہ بہتر ہو واسطے صبر کرنیوالوں کے پس کہا ایک
مرد نے آج کے دن کے بعد کوئی قریشی باقی نہیں رہیگا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باز رہو قوم سے مگر چار سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
طریق ابی بن کعب سے **بعض** تفسیر سورۂ بنی اسرائیل بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق
نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے کہا خبر دی مجھے سعید بن مسیب نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے سیر کرائی گئی
یعنی معراج ہوئی تو ملا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا راوی نے پس آنحضرت نے انکی صفت بیان فرمائی کہ وہ مرد ہیں کہا راوی نے میں گمان کرتا ہوں کہ
فرمایا ہے درمیانہ قد بال انکے سیدھے گویا وہ شنوءہ نام قبیلہ کے مردوں سے ہیں فرمایا آپ نے اور میں ملا حضرت عیسیٰ سے کہا راوی نے پس آنحضرت نے انکی صفت کی

[illegible]
[illegible]

قال ربعة احمر كانه خرج من ديماس يعني الحمام ورأيت ابراهيم قال وانا اشبه ولده به قال واتيت باناءين احدهما لبن
والاخر فيه خمر فقيل لي خذ ايهما شئت فاخذت اللبن فشربته فقيل لي هديت للفطرة او اصبت الفطرة اما انك
لو اخذت الخمر غوت امتك هذا حديث حسن صحيح حدثنا اسحق بن منصور نا عبد الرزاق نا معمر عن قتادة
عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بالبراق ليلة اسري به ملجما مسرجا فاستصعب عليه فقال له جبريل ابمحمد
تفعل هذا فما ركبك احد اكرم على الله منه قال فارفض عرقا هذا حديث حسن غريب ولا نعرفه الا من حديث
عبد الرزاق حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدورقي نا ابو تميلة عن الزبير بن جنادة عن ابن بريدة عن ابيه قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما انتهينا الى بيت المقدس قال جبرئيل باصبعه فخرق به الحجر وشد به
البراق هذا حديث حسن غريب حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لما كذبتني قريش قمت في الحجر فجلى الله لي بيت المقدس فطفقت اخبرهم
عن اياته وانا انظر اليه هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن مالك بن صعصعة وابي سعيد وابن عباس
وابي ذر وابن مسعود حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن عكرمة عن ابن عباس في قوله تعالى
وما جعلنا الرؤيا التي اريناك الا فتنة للناس قال هي رؤيا عين اريها النبي صلى الله عليه وسلم ليلة اسري به الى
بيت المقدس قال والشجرة الملعونة في القران قال هي شجرة الزقوم هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبيد
بن اسباط بن محمد القرشي الكوفي نا ابي عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى

فرمایا آپ نے کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ رنگ گویا وہ نکلے ہیں حمام سے اور دیکھا میں نے حضرت ابراہیم کو فرمایا آپ نے میں سبکے ساتھ ان
سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب مجھ سے کہا
گیا مجھ سے جونسا ان میں تو چاہتا ہو سو میں نے دودھ پکڑ لیا اور اسکو پی لیا پھر مجھ سے کہا گیا آپ دین اسلام کی ہدایت دیئے گئے ہو یا پہنچے ہو دین
اسلام کو (شک راوی) بہرحال اگر آپ شراب کو پکڑتے تو آپکی امت گمراہ ہوتی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے اسحاق بن منصور
نے کہا خبر دی ہمکو عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے معمر نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس براق لگام دیکر
اور کاٹھی ڈالکر لایا گیا اس رات میں کہ آپکو سیر کرائی گئی سو اس گھوڑے نے آپ پر شوخی کی پھر اس سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کیا تو حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کرتا ہے سو تجھ پر کوئی شخص جو اللہ کے نزدیک اُن سے زیادہ بزرگ ہو سوار نہیں ہوا فرمایا آپ نے پس
اُسکا پسینہ جاری ہوا یہ حدیث حسن غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبدالرزاق سے حدیث کی ہمسے یعقوب بن ابراہیم
دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو تمیلہ نے زبیر بن جنادہ سے اُنہوں نے ابن بریدہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب ہم بیت المقدس کے پاس پہونچے تو جبرئیل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے اشارت کی۔ تو اسکے ساتھ پتھر کو پھاڑ ڈالا اور اسکے
ساتھ براق کو باندھ دیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے عقیل سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے ابی
سلمہ سے اُنہوں نے جابر بن عبداللہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ مجھے قریش نے جھٹلایا تھا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا پس اللہ
تعالی نے میرے لئے بیت المقدس کھول دیا سو میں نے انکو اسکی نشانیوں کی خبر دینی شروع کر دی اس حالت میں کہ میں اسکی طرف دیکھ رہا ہوں یہ حدیث
حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود سے رضی اللہ عنہم حدیث کی ہمسے
ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں وما جعلنا
الرؤیا یعنی اور نہیں کیا ہمنے وہ نمود جو دکھائے تجھکو مگر آزمائش واسطے لوگوں کے کہا اُنہوں نے مراد اس سے دیکھنا آنکھ کا ہے جو دکھلائے گئے اسکو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس رات میں کہ آپکو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی اور درخت جو قرآن میں لعنت کیا گیا ہے کہا اُنہوں نے وہ درخت
زقوم کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قرشی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے
اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں

وقرآن الفجر إن قرآن الفجر كان مشهودا قال تشهده ملائكة الليل وملائكة النهار هذا حديث حسن صحيح ورواه علي بن
مسهر عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة وأبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** بذلك علي بن
حجر نا علي بن مسهر عن الأعمش فذكر نحوه **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن
السدي عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله تعالى يوم ندعو كل أناس بإمامهم قال يدعى
أحدهم فيعطى كتابه بيمينه ويمد له في جسمه ستون ذراعا ويبيض وجهه ويجعل على رأسه تاج من لؤلؤ يتلألأ
فينطلق إلى أصحابه فيرونه من بعيد فيقولون اللهم ائتنا بهذا وبارك لنا في هذا حتى يأتيهم فيقول أبشروا لكل
رجل منكم مثل هذا قال وأما الكافر فيسود وجهه ويمد له في جسمه ستون ذراعا على صورة آدم ويلبس تاجا فيراه أصحابه
فيقولون نعوذ بالله من شر هذا اللهم لا تأتنا بهذا قال فيأتيهم فيقولون اللهم أخزه فيقول أبعدكم الله فإن
لكل رجل منكم مثل هذا هذا حديث حسن غريب والسدي اسمه إسمعيل بن عبد الرحمن **حدثنا**
أبو كريب نا وكيع عن داود بن يزيد الزعافري عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في
قوله عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا وسئل عنها قال هي الشفاعة هذا حديث حسن وداود الزعافري هو داود
الأودي وهو عم عبد الله بن إدريس **حدثنا** ابن أبي عمر نا سفيان عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن أبي معمر عن ابن مسعود
قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة عام الفتح وحول الكعبة ثلثمائة وستون نصبا فجعل النبي صلى الله
عليه وسلم يطعنها بمخصرة في يده وربما قال بعود ويقول جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا

وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا اور قرآن پڑھنا فجر کو تحقیق قرآن پڑھنا فجر کا ہو حاضر کیا گیا یعنی حاضر ہوتے ہیں اسکو فرشتے رات کے اور فرشتے دن
کے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے انہوں نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہمسے ساتھ اسکے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن مسہر نے اعمش سے پس انہوں نے اسکے
مثل ذکر کی **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے
اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں یوم ندعو کل اناس بامامہم یعنی جس روز بلاینگے ہم ہر ایک
آدمی کو ساتھ پیشوا انکے کے فرمایا آپ نے ایک انمیں سے بلایا جائیگا تو دیجائیگی کتاب اسکی داہنے ہاتھ میں اور اسکے جسم میں ساٹھ گز کی
درازی کیجائیگی اور اسکا چہرہ سفید کیا جائیگا اور اسکے سر پر موتیوں کا تاج رکھا جائیگا جو چمکتا ہوگا پس اپنے ساتھیوں کی طرف جائیگا
تو وہ اسکو دور سے دیکھکر کہیں گے اے اللہ ہمکو بھی ایسا دے اور برکت دے ہمارے لئے اسمیں یہاں تک کہ انکے پاس پہنچیگا اور کہے گا کہ تمکو
بشارت ہو تم میں سے ہر ایک کے لیے مثل اسکے ہے اور کافر کا تو منہ سیاہ کیا جائیگا اور اسکے جسم میں بھی ساٹھ گز کی حضرت آدم علیہ السلام کی
صورت پر درازی کیجائیگی اور تاج پہنایا جائیگا سو اسکو اسکے ساتھی دیکھیں گے اور کہیں گے ہم اللہ کے ساتھ اسکی برائی سے پناہ مانگتے ہیں
یا اللہ ہمکو یہ نہ دے فرمایا آپ نے سو وہ انکے پاس آئیگا تو وہ کہیں گے یا اللہ اسکو خوار کر وہ کہے گا دور کرے اللہ تعالی تمکو بیشک ہر ایک
مرد کے لئے تم میں سے مثل اسکے ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور سدی کا نام اسمعیل بن عبدالرحمن ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے
حدیث کی ہمسے وکیع نے داود بن یزید زعافری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس
آیت کی تفسیر میں عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا یعنی شتاب اٹھائیگا تجھے رب تیرا مقام محمود میں اور آنحضرت سوال کیے گئے اسکی بابت تو فرمایا آپ نے وہ شفاعت ہے
یہ حدیث حسن ہے اور داود زعافری وہ داود اودی ہے اور وہ چچا عبداللہ بن ادریس کا ہے **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان
نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابی معمر سے انہوں نے ابن مسعود سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے
اور گرد کعبہ کے تین سو ساٹھ مورت رکھے ہوئے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو اپنی چھڑی کے ساتھ کہ دست مبارک میں تھی ٹھوکتے تھے اور کبھی راوی نے
چھڑی کی جگہ لکڑی کا لفظ ذکر کیا ہے یعنی دونوں کے معنی چھڑی کے ہیں اور فرماتے جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا یعنی حق آیا اور باطل معدوم ہو جانے والا ہے

---

۱ یعنی جب صبح کی نماز کا وقت ہوتا ہے تو اسوقت رات کے فرشتے جو اعمال لکھنے کیلئے مقرر ہوتے ہیں اور جو پہرہ دیتے ہیں اور دن کے فرشتے وقت میں موجود ہوتے

جاء الحق وما يبدئ الباطل وما يعيد هذا حديث حسن صحيح وفيه عن ابن عمر حدثنا احمد بن منيع نا جرير عن قابوس
بن ابي ظبيان عن ابيه عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم بمكة ثم امر بالهجرة فنزلت عليه وقل رب ادخلني
مدخل صدق واخرجني مخرج صدق واجعل لي من لدنك سلطانا نصيرا هذا حديث حسن صحيح حدثنا قتيبة
نا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة عن داؤد بن ابي هند عن عكرمة عن ابن عباس قال قالت قريش ليهود اعطونا شيئا نسأل
عنه هذا الرجل فقال سلوه عن الروح فسألوه عن الروح فانزل الله تعالى ويسألونك عن الروح قل الروح من امر ربي
وما اوتيتم من العلم الا قليلا قالوا اوتينا علما كثيرا اوتينا التوراة ومن اوتي التوراة فقد اوتي خيرا كثيرا فانزلت قل لو كان
البحر مدادا لكلمات ربي الى آخر الآية هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه حدثنا علي بن خشرم نا عيسى بن
يونس عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال كنت امشي مع النبي صلى الله عليه وسلم في حرث بالمدينة
وهو يتوكأ على عسيب فمر بنفر من اليهود فقال بعضهم لو سألتموه فقال بعضهم لا تسألوه فانه يسمعكم ما تكرهون فقالوا
له يا ابا القاسم حدثنا عن الروح فقام النبي صلى الله عليه وسلم ساعة ورفع رأسه الى السماء فعرفت انه يوحى اليه حتى صعد الوحي ثم قال
الروح من امر ربي وما اوتيتم من العلم الا قليلا هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا الحسن بن موسى و
سليمن بن حرب قالا نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن اوس بن خالد عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يحشر الناس يوم القيمة ثلاثة اصناف صنفا مشاة وصنفا ركبانا وصنفا على وجوههم قيل يا رسول الله

آیا حق اور نہ ظاہر ہوگا باطل اور نہ لوٹے گا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمیں روایت ہے ابن عمر سے حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا
حدیث کی ہمسے جریر نے قابوس بن ابی ظبیان سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے پھر
آپ کو ہجرت کا حکم دیا پس آپ پر یہ آیت نازل ہوئی وقل رب ادخلنی مدخل صدق الخ اور کہہ اے رب میرے داخل کر مجھکو داخل کرنا سچا اور نکال مجھکو
نکالنا سچا اور کر واسطے میرے نزدیک اپنے سے غلبہ مدد دینے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن زکریا بن
ابی زائدہ نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے کہا قریش نے یہود سے کہ ہمکو کوئی چیز دو کہ ہم اسکی بابت اس مرد
سے سوال کریں پس کہا انھوں نے اس سے روح کی بابت سوال کرو تو انھوں نے آپ سے روح کی بابت سوال کیا پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل
فرمائی ویسئلونک عن الروح الخ اور سوال کرتے ہیں تجھسے روح سے کہ روح حکم پروردگار میرے کے سے ہے اور نہیں دیے گئے تم مگر تھوڑا۔ کہا انھوں نے
ہمکو بہت علم دیے گئے ہیں ہمکو توراۃ ملی ہے اور جسکو توراۃ دیا گیا تو وہ بہت علم دیا گیا پھر یہ آیت نازل ہوئی قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الخ یہ حدیث
حسن صحیح ہے غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہمسے عیسی بن یونس نے اعمش سے اُسنے ابراہیم سے اُسنے
علقمہ سے اُسنے عبد اللہ سے کہ اُسنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی کھیتیوں میں چلتا پھرتا تھا اور آنحضرت کھجور کی لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے
تھے سو آنحضرت یہود کی ایک جماعت پر گزرے پس بعض نے اُنمیں سے کہا اگر تم اس سے پوچھتے پس بعض نے کہا اس سے کچھ سوال نہ کرو کیونکہ وہ تمکو ایسا
جواب سنادیگا جسسے تم برا جانوگے سو کہا انھوں نے اے ابا القاسم ہمکو روح کی بابت بیان کرو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساعت کھڑے رہے اور آسمان کیطرف سر مبارک
بلند کیا سو میں نے معلوم کیا کہ آپ کی طرف وحی ہو رہی ہے یہانتک کہ وحی اوپر کو چلی گئی پھر فرمایا آپ نے الروح من امر ربی الخ روح حکم پروردگار میرے کے سے ہے اور نہیں
دیے گئے تم علم سے مگر تھوڑا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسن بن موسی اور سلیمان بن حرب نے کہا حدیث
کی ہمسے حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے اُسنے اوس بن خالد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے قیامت کے روز آدمی تین صنفوں
کے اٹھائے جاوینگے ایک قسم پیادہ ہوگی دوسری قسم سوار اور ایک قسم اپنے منہوں کے بل ہوگی کہا گیا یا رسول اللہ

[illegible]

هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابی عمر نا سفيان عن علی بن زيد بن جدعان عن ابی نضرة عن ابی سعيد الخدری
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر وبيدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی يومئذ آدم
فمن سواه الا تحت لوائی وانا اول من ينشق عنه الارض ولا فخر قال فيفزع الناس ثلاث فزعات فياتون آدم فيقولون انت ابونا
آدم فاشفع لنا الى ربك فيقول انی اذنبت ذنبا اهبطت منه الى الارض ولكن ائتوا نوحا فياتون نوحا فيقول انی دعوت
على اهل الارض دعوة فاهلكوا ولكن اذهبوا الى ابراهيم فياتون ابراهيم فيقول انی كذبت ثلاث كذبات ثم قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما منها كذبة الا ما حل بها عن دين الله ولكن ائتوا موسى فياتون موسى فيقول قد قتلت نفسا ولكن
ائتوا عيسى فياتون عيسى فيقول انی عبدت من دون الله ولكن ائتوا محمدا صلى الله عليه وسلم قال فياتونی فانطلق معهم
قال ابن جدعان قال انس فكانی انظر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فآخذ بحلقة باب الجنة فاقعقعها فيقال
من هذا فيقال محمد فيفتحون لی ويرحبون بی فيقولون مرحبا فاخر ساجدا فيلهمنی الله من الثناء والحمد فيقال لی ارفع راسك
وسل تعط واشفع تشفع وقل يسمع لقولك وهو المقام المحمود الذی قال الله عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال
سفيان ليس عن انس الا هذه الكلمة فآخذ بحلقة باب الجنة فاقعقعها هذا حديث حسن وقد روى بعضهم
هذا الحديث عن ابی نضرة عن ابن عباس الحديث بطوله سورة الكهف بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا
ابن ابی عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار عن سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس ان نوفا البكالی يزعم ان موسى صاحب بنی اسرائيل

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے علی بن زید بن جدعان سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے
ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں اور میں فخر نہیں کرتا اور
میرے ہاتھ میں حمد کا علم ہوگا اور میں فخر نہیں کرتا اور اس دن ہر ایک نبی خواہ آدم ہوں یا غیر سب میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں پہلا ان لوگوں کا ہوں کہ
جنکی قبر پھٹ جائیگی اور میں فخر نہیں کرتا۔ کہا راوی نے پس لوگ تین مرتبہ سخت گھبرا جاویں گے پھر حضرت آدم کے پاس آویں گے کہیں
گے آپ ہمارے باپ آدم ہیں سو ہمارے لیے اپنے رب کے پاس سفارش کیجیے پس وہ کہیں گے میں نے ایک گناہ کیا ہے جس سے میں
زمین کی طرف اتارا گیا ہوں۔ لیکن تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ نوح علیہ السلام کے پاس آویں گے وہ کہیں گے میں نے
تمام زمین والوں پر ایسی دعا کی تھی جس سے وہ ہلاک ہوئے لیکن تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ سو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس
آویں گے پس وہ کہیں گے میں نے تین جھوٹ بولے ہیں پھر فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تین سے جو کوئی جھوٹ ہوا اسکے ساتھ حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے دین کی بابت حیلہ بنایا ہے لیکن تم موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ حضرت موسی علیہ السلام کے
پاس آویں گے پس وہ کہیں گے میں نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا لیکن تم حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس جاؤ سو وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے
پاس آویں گے پس وہ کہیں گے میں عبادت کیا گیا ہوں سوائے اللہ کے۔ لیکن تم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ فرمایا آپ نے سو وہ میرے
پاس آویں گے پس میں انکے ساتھ چلونگا کہا ابن جدعان نے کہا انس نے گویا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا
آپ نے پس میں جنت کے دروازے کا کنڈہ پکڑونگا اور اسکو ہلاؤنگا پس کہا جائیگا یہ کون ہے جواب دیا جائیگا کہ محمد ہیں پھر میرے لیے
دروازہ کھولیں گے اور مجھے مبارکبادی دینگے اور مرحبا کہیں گے سو میں سجدہ کی حالت میں گر پڑونگا پس اللہ تعالے مجھے ثنا و حمد سکھلائیگا
پھر مجھے کہا جائیگا کہ اپنے سر مبارک کو اٹھائیے اور سوال کیجیے دیے جاؤ گے اور سفارش کیجیے سفارش قبول کیے جاؤ گے اور کہیے
آپ کی بات سنی جائیگی اور وہ مقام محمود وہ ہے کہ جسکے حق میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے عسی ان یبعثک ربک الخ یعنی شتاب ہے کہ کھڑا کرے
تجھے رب تیرا مقام محمود میں۔ کہا سفیان نے نہیں مروی انس سے مگر یہی کلمہ فآخذ بحلقة یعنی میں جنت کے دروازے کا کنڈا پکڑونگا
اور اسکو ہلاؤنگا۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور بعض نے یہ حدیث روایت کی ہے ابی نضرہ سے انہوں نے ابن عباس سے تفسیر سورۂ کہف
بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر
سے کہا انہوں نے میں نے ابن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسی صاحب بنی اسرائیل کا

مما علمت رشدا قال انك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا قال ستجدني ان شاء الله صابرا ولا
اعصي لك امرا قال له الخضر فان اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى احدث لك منه ذكرا قال نعم فانطلق الخضر وموسى
يمشيان على ساحل البحر فمرت بهما سفينة فكلماهم ان يحملوهما فعرفوا الخضر فحملوهما بغير نول فعمد الخضر الى لوح من
الواح السفينة فنزعه فقال له موسى قوم حملونا بغير نول فعمدت الى سفينتهم فخرقتها لتغرق اهلها لقد جئت
شيئا امرا قال الم اقل انك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا ثم خرجا
من السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل اذا غلام يلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسه فاقتلعه بيده فقتله
فقال له موسى اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال الم اقل لك انك لن تستطيع معي صبرا قال
وهذه اشد من الاولى قال ان سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى اذا اتيا
اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد ان ينقض يقول مائل فقال الخضر
بيده هكذا فاقامه فقال له موسى قوم اتيناهم فلم يضيفونا ولم يطعمونا لو شئت لاتخذت عليه اجرا
قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع عليه صبرا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحم
الله موسى لوددنا انه كان صبر حتى يقص علينا من اخبارهما قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاولى كانت من موسى
نسيانا قال وجاء عصفور حتى وقع على حرف السفينة ثم نقر في البحر فقال له الخضر ما نقص علمي وعلمك من علم الله

اس سے جو تجھکو خدا نے سکھایا ہے خضر نے کہا تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا اور تو کسطرح صبر کر سکتا ہے اس چیز پر کہ جسکے ساتھ تیری عقل
نے احاطہ نہیں کیا کہا حضرت موسی نے اگر خدا نے چاہا تو مجھکو تو صابر پائیگا اور میں کسی کام میں تیری نافرمانی نہ کرونگا کہا انکو خضر نے
پس اگر تو میری تابعداری کرنی چاہتا ہے تو مجھسے کسی چیز کی بابت سوال نہ کر جب تک میں اسکا ذکر تیرے ساتھ نہ کروں کہا موسے علیہ السلام
نے ہاں. پھر حضرت خضر و موسی علیہما السلام دریا کے کنارے پر چلے سو انکے پاس سے ایک کشتی گذری سو انھوں نے ان سے
اپنے چڑھنے کی بابت بات چیت کی پس انھوں نے حضرت خضر کو پہچان لیا اور بغیر اجرت کے ان دونوں کو چڑھا لیا پھر حضرت
خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختے کی طرف قصد کیا اور اسکو اکھاڑ ڈالا سو کہا موسی علیہ السلام نے کہا اس قوم نے ہمکو
بغیر اجرت کے چڑھا لیا اور آپ نے انکی کشتی کی طرف قصد کر کے اسکو اکھاڑ ڈالا تاکہ اسکے لوگوں کو غرق کر دے البتہ لایا تو چیز
بھاری کہا حضرت خضر نے کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہیں کر سکے گا کہا حضرت موسی نے نہ پکڑ مجھے ساتھ اس
چیز کے کہ بھول گیا میں اور میرے کام میں تنگی مت ڈال پھر وہ دونوں کشتی سے نکلے سو اس دوران میں کہ وہ کنارے پر چلے جاتے تھے
دیکھا کہ ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے سو حضرت خضر نے اسکا سر پکڑ کر اسکو اپنے ہاتھ سے اکھاڑ ڈالا اور اسکو قتل کر دیا پھر
اسکو حضرت موسی نے کہا مار ڈالا آپ نے جان معصوم کو سوائے بدلے کسی جان کے بیشک آپ نے یہ بڑا برا کام کیا کہا حضرت
خضر نے کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہ کر سکے گا کہا اور یہ بات سخت تر پہلی سے. کہا حضرت موسی نے اگر اس سے
پیچھے کسی چیز کا آپ سے سوال کروں تو مجھکو اپنے ساتھ نہ رکھو آپ نے میرا عذر بہت پایا پھر وہ دونوں چلے یہانتک کہ ایک بستی والوں
پاس پہونچے تو انھوں نے اسکے لوگوں سے کھانا مانگا تو انھوں نے انکی مہمانی کرنے سے انکار کیا پھر ان دونوں نے اس بستی میں ایک دیوار
دیکھی کہ ٹوٹنے کا قصد کر رہی تھی یعنی آگے کی طرف جھکی ہوئی تھی پس حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے ایسے اشارت کی اور اسکو سیدھا کر دیا پس انکو
حضرت موسی نے کہا یہ لوگ ایسے ہیں کہ ہم انکے پاس آئے اور انھوں نے ہماری مہمانی نہیں کی اور ہمکو کھانا نہیں کھلایا اگر آپ چاہتے تو دیوار
سیدھی کرنے کی مزدوری لے لیتے حضرت خضر نے کہا اسی وقت تیرے میرے درمیان جدائی ہے اب بتلاتا ہوں تجھے حقیقت اس چیز کی کہ تو جسپر
صبر نہیں کر سکا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی موسی علیہ السلام پر رحم کرے ہم یہ چاہتے تھے کہ موسی علیہ السلام صبر کرتے تاکہ ہم کو
انکا قصہ بیان کیا جاتا کہا راوی نے پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے پہلی بار کا پوچھنا موسی سے بھولے سے تھا حضرت نے فرمایا کہ ایک چڑیا یہانتک کہ کشتی کے
کنارے پر بیٹھی پھر اسنے دریا میں چونچ ڈبوئی سو حضرت خضر نے حضرت موسی سے کہا میرے اور تیرے علم نے خدا کے علم سے کچھ نہیں گھٹایا

قال فيعيده الله كأشد ما كان حتى اذا بلغ مدتهم واراد الله ان يبعثهم على الناس قال الذي عليهم ارجعوا فستخرقونه غدا ان شاء الله واستثنى قال فيرجعون فيجدونه كهيئته حين تركوه فيخرقونه ويخرجون على الناس فيستقون المياه ويفر الناس منهم فيرمون بسهامهم الى السماء فترجع مخضبة بالدماء فيقولون قهرنا من في الارض وعلونا من في السماء قسوة وعلوا فيبعث الله عليهم نغفا في اقفائهم فيهلكون قال فوالذي نفس محمد بيده ان دواب الارض تسمن وتبطر وتشكر شكرا من لحومهم هذا حديث حسن غريب انما نعرفه من هذا الوجه مثل هذا حدثنا محمد بن بشار وغير واحد قالوا نا محمد بن بكر البرساني عن عبد الحميد بن جعفر قال اخبرني ابي عن ابن ميناء عن ابي سعيد بن ابي فضالة الانصاري وكان من الصحابة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا جمع الله الناس ليوم القيمة ليوم لا ريب فينادي مناد من كان اشرك في عمل عمله لله احدا فليطلب ثوابه من عند غير الله فان الله اغنى الشركاء عن الشرك هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن بكر حدثنا جعفر بن محمد بن فضيل الجزري وغير واحد قالوا نا صفوان بن صالح نا الوليد بن مسلم عن يزيد بن يوسف الصنعاني عن مكحول عن ام الدرداء عن ابي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وكان تحته كنز لهما قال ذهب وفضة حدثنا الحسن بن علي الخلال نا صفوان بن صالح نا الوليد بن مسلم عن يزيد بن يوسف الصنعاني عن يزيد بن يزيد بن جابر عن مكحول بهذا الاسناد نحوه **ومن سورة مريم** بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا ابو سعيد الاشج وابو موسى محمد بن المثنى قالا نا ابن ادريس عن ابيه عن سماك بن حرب عن علقمة

فرمایا حضرت نے پس اللہ تعالیٰ اس دیوار کو پھر ویسا ہی سخت کر دیگا جیسی تھی یہانتک کہ جب انکی مدت پوری ہو جاویگی اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوگا کہ انکو لوگوں پر اٹھائے تو کہیگا وہ شخص جو انپر سردار ہے چلو اب جاؤ کل جلدی ان شاء اللہ اسکو چاٹ لوگے اور ان شاء اللہ کہے گا فرمایا آپ نے سو وہ لوٹ آوینگے پس پاوینگے اسکو اسیطرح جسطرح کہ انہوں نے اسکو چھوڑا تھا پس اسکو چاٹ لینگے اور لوگوں پر نکل پڑینگے اور پانیوں کو پی لینگے اور لوگ انسے بھاگ جاوینگے پھر وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلاوینگے سو وہ تیر انکی طرف خون سے رنگے ہوئے آوینگے پھر وہ کہیں گے غالب ہوئے ہم انپر جو زمین میں ہیں اور غالب ہوئے انپر بھی جو آسمان میں ہیں پھر اللہ تعالیٰ کیڑے انکے پیچھے انکی گدی میں پیدا کریگا سو وہ ہلاک ہونگے۔ فرمایا آپ نے پس قسم ہے اسکی کہ جسکے ہاتھ میں جان محمد کی ہے کہ زمین کے کیڑے موٹے اور خوش ہونگے اور انکے گوشتوں سے چربی میں بڑھ جاوینگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو اسکو فقط اسی وجہ سے مثل اسکے پہچانتے ہیں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور کئی ایک نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے محمد بن بکر برسانی نے عبد الحمید بن جعفر سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے ابن میناء سے انہوں نے ابی سعید بن ابی فضالہ انصاری سے اور صحابہ سے تھے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن میں جمع کریگا ایسے دن میں کہ جسمیں کوئی شک نہیں ہے تو آواز دیگا ایک آواز دینے والا کہ جس کسی نے کسی عمل میں جو اسنے اللہ تعالیٰ کے واسطے کیا ہو کسیکو شریک بنایا ہو تو چاہیے کہ ثواب اسکا اللہ کے غیر سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے شریکوں کی شرکت سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت محمد بن بکر سے **حدیث** کی ہم سے جعفر بن محمد بن فضیل جزری اور کئی ایک نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے یزید بن یوسف صنعانی سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں وکان تحتہ کنز لہما یعنی نیچے اسکے خزانہ تھا واسطے ان دونوں کے فرمایا آپ نے سونا اور چاندی **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے کہا حدیث کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے یزید بن یوسف صنعانی سے انہوں نے یزید بن یزید بن جابر سے انہوں نے مکحول سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے **بعض تفسیر** سورۂ مریم کے بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہم سے ابو سعید اشج اور ابو موسی بیٹے محمد بن مثنی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابن ادریس نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے علقمہ

ابن وائل عن المغيرة بن شعبة قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى نجران فقالوا لي ألستم تقرؤن يا اخت هارون
وقد كان بين موسى وعيسى ما كان فلم ادر ما اجيبهم فرجعت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته فقال
الا اخبرتهم انهم كانوا يسمون بانبيائهم والصالحين قبلهم هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث
ابن ادريس حدثنا احمد بن منيع نا النضر بن اسمعيل ابو المغيرة عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد الخدري
قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وانذرهم يوم الحسرة قال يؤتى بالموت كانه كبش املح حتى يوقف على السور بين الجنة
والنار فيقال يا اهل الجنة فيشرئبون ويقال يا اهل النار فيشرئبون فيقال هل تعرفون هذا فيقولون نعم هذا الموت
فيضجع فيذبح فلولا ان الله قضى لاهل الجنة الحياة والبقاء لماتوا فرحا ولولا ان الله قضى لاهل النار الحياة فيها والبقاء
لماتوا ترحا هذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن منيع نا الحسين بن محمد نا شيبان عن قتادة في قوله ورفعناه
مكانا عليا قال حدثنا انس بن مالك ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لما عرج بي رأيت ادريس في السماء الرابعة
هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روى سعيد بن ابي عروبة وهمام وغير واحد
عن قتادة عن انس بن مالك بن صعصعة عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث المعراج بطوله وهذا عندي
مختصر من ذلك حدثنا عبد بن حميد نا يعلى بن عبيد نا عمر بن ذر عن ابيه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لجبرئيل ما يمنعك ان تزورنا اكثر مما تزورنا قال فنزلت هذه الآية

ابن وائل سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کی طرف پھر وہاں کے لوگوں نے مجھ سے کہا کیا تم یہ نہیں
پڑھتے یا اخت ہارون یعنی اے بہن ہارون کی اور درمیان حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے وہ قربت نہیں جو تم سمجھے معلوم نہ ہوا کہ انکو کیا جواب دوں پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف واپس آیا اور آپکو اسکی خبر دی پس فرمایا آپ نے کیوں نہ تو نے انکو یہ خبر دی کہ وہ لوگ نبیوں اور نیک لوگوں کے نام پر اپنے نام رکھتے تھے جو ان سے پہلے ہوئے
ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن ادریس کی۔ حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی
ہم سے نضر بن اسمٰعیل یعنی ابو المغیرہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلعم نے یہ آیت پڑھی وانذرہم
یوم الحسرۃ یعنی ڈرا انکو دن ندامت سے فرمایا آپ نے موت کو حاضر کیا جائیگا گویا وہ دنبہ ہے سفید و سیاہ یہاں تک کہ اسکو دیوار پر جو جنت اور دوزخ
کے درمیان ہے کھڑا کیا جائیگا پھر کہا جائیگا اے جنت والو سو وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے اور کہا جائیگا اے دوزخ والو سو وہ بھی سر اٹھا کر دیکھینگے پھر کہا جائیگا کیا اسکو پہچانتے
ہو سو وہ کہیں گے ہاں یہ موت ہے پھر اسکو زمین پر لٹایا جائیگا اور ذبح کیا جائیگا پس اگر اللہ تعالیٰ اہل جنت کے لیے حیات اور بقا کا حکم نہ کیا ہوتا
تو خوشی سے مرجاتے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اہل دوزخ کے لیے بھی حیات و بقا کا حکم نہ کیا ہوتا تو وہ حسرت سے مرجاتے یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حسین بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے اس آیت کی تفسیر میں ورفعناہ
مکانا علیا یعنی اٹھایا ہم نے اسکو مکان بلند میں کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے انس بن مالک نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مجھے معراج ہوئی
تو میں نے حضرت ادریس کو چوتھے آسمان میں دیکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے بواسطہ ابی سعید کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے۔ اور روایت کی ہے سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے مالک بن صعصعہ سے
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج کی بطول اور یہ حدیث میرے نزدیک اس سے اختصار کی گئی ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے
کہا حدیث کی ہم سے یعلی بن عبید نے کہا حدیث کی ہم سے عمر بن ذر نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہا
انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے کیا چیز آپ کو منع کرتی ہے کہ ہم سے بہت ملاقات کرو اس
سے جو اب کرتے ہو کہا راوی نے پس یہ آیت نازل ہوئی

سلہ نجران والے لوگوں نے کہا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام میں تو بہت فرق ہے وہاں ہی تمہارے قرآن میں موجود ہے یا اخت ہارون حالانکہ
بیچ میں ہارون کی وہ حضرت عیسیٰ کی والدہ تھی وہ ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی تھے پس سوجھے ان دونوں میں تو بہت فرق ہے آنحضرت نے فرمایا کہ بہت
نسب بطور نام کے ہے اور دستور تھا کہ نیک لوگوں کے نام رکھتے تھے اس حضرت مریم کے بھائی کا نام بھی تھا اور حضرت عیسیٰ کے ماموں ہیں

وما نتنزل الا بامر ربك له ما بين ايدينا وما خلفنا الى آخر الآية هذا حديث حسن غريب حدثنا عبد بن حميد
نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن السدي قال سألت مرة الهمداني عن قول الله وان منكم الا واردها فحدثني
ان عبد الله بن مسعود حدثهم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرد الناس النار ثم يصدرون عنها
باعمالهم فاولهم كلمح البرق ثم كالريح ثم كحضر الفرس ثم كالراكب في رحله ثم كشد الرجل ثم كمشيه هذا
حديث حسن ورواه شعبة عن السدي ولم يرفعه حدثنا محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا شعبة عن السدي
عن مرة قال عن عبد الله وان منكم الا واردها قال يردونها ثم يصدرون باعمالهم حدثنا محمد بن
بشار نا عبد الرحمن عن شعبة عن السدي بمثله قال عبد الرحمن قلت لشعبة ان اسرائيل حدثني عن السدي
عن مرة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شعبة وقد سمعته من السدي مرفوعا ولكني
ادعه عمدا حدثنا قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا احب الله عبدا نادى جبرئيل اني قد احببت فلانا فاحبه قال فينادي في
السماء ثم تنزل له المحبة في اهل الارض فذلك قول الله ان الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن ودا واذا ابغض
الله عبدا نادى جبرئيل اني قد ابغضت فلانا فينادي في السماء ثم تنزل له البغضاء في الارض هذا حديث حسن صحيح
وقد روى عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن ابيه عن ابي صالح عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا
حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن الاعمش عن ابي الضحى عن مسروق قال سمعت خباب بن الارت

اور ہم نہیں اترتے مگر ساتھ حکم پروردگار تیرے کے واسطے اسکے ہے جو آگے ہمارے ہے اور جو پیچھے
ہمارے ہے آخر تک یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسی نے اسرائیل نے
سے انہوں نے سدی سے کہا انہوں نے میں نے مرہ ہمدانی سے اس آیت کی بابت سوال کیا وان منکم الا واردہا۔ پس انہوں نے مجھے حدیث کی کہ
عبد اللہ بن مسعود نے حدیث کی ہے انکو کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگ آگ سے گذریں گے سو
اس سے اپنے اپنے اعمال کے موافق پار ہونگے پس پہلے تو انمیں سے مثل چمکارے بجلی کے نکل جائینگے پھر مثل ہوا کے پھر
مثل دوڑ گھوڑے کے پھر مثل سوار اونٹ کے اپنی سواری میں پھر مثل دوڑ پیادے کے پھر مثل چلنے اسکے کے یہ حدیث حسن ہے
اور روایت کیا اسکو شعبہ نے سدی سے اور اسکو انہوں نے مرفوع نہیں کیا حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی
ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے سدی سے انہوں نے مرہ سے کہ انہوں نے مروی ہے عبد اللہ سے وان منکم الا واردہا
کہا انہوں نے وارد ہونگے اس سے پھر واپس اپنے اعمال کے پار اترینگے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن
نے شعبہ سے انہوں نے سدی سے مثل اسکے کہا عبد الرحمن نے میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھے حدیث کی ہے سدی سے انہوں نے مرہ
سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا شعبہ نے اور سنا میں نے اسکو سدی سے مرفوعا لیکن میں اسکو عمدا چھوڑتا ہوں
حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ اللہ تعالی کسی آدمی کو دوست رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ میں نے فلانے
آدمی کو دوست رکھا ہے سو تو بھی اسکو دوست رکھ فرمایا سب نے پھر وہ آسمان میں آواز دیتا ہے پھر اسکے واسطے زمین والوں میں محبت اترتی ہے
پس یہی قول اللہ تعالی کا ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات الخ یعنی تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کیے اچھے البتہ کریگا واسطے انکے رحمن
محبت۔ اور جب اللہ تعالے کسی آدمی سے دشمنی رکھتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ میں نے فلان آدمی کو دشمن رکھا ہے
سو وہ آسمان میں آواز دیتا ہے پھر اسکے لیے زمین میں دشمنی نازل کیجاتی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو عبد الرحمن بن عبد اللہ
بن دینار نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے
ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحی سے انہوں نے مسروق سے کہ انہوں نے سنا میں نے خباب بن ارت سے

يقول جئت العاص بن وائل السهمي أتقاضاه حقا لي عنده فقال لا أعطيك حتى تكفر بمحمد فقلت لا حتى تموت
ثم تبعث قال وإني لميت ثم مبعوث فقلت نعم فقال إن لي هناك مالا وولدا فأقضيك فنزلت أفرأيت الذي
كفر بآياتنا وقال لأوتين مالا وولدا الآية حدثنا هناد نا أبو معاوية عن الأعمش نحوه هذا حديث حسن صحيح
ومن سورة طه بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا محمود بن غيلان نا النضر بن شميل نا صالح بن أبي الأخضر
عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة قال لما قفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر أسرى ليلة
حتى أدركه الكرى أناخ فعرس ثم قال يا بلال اكلأ لنا الليلة قال فصلى بلال ثم تساند إلى راحلته مستقبل الفجر
فغلبته عيناه فنام فلم يستيقظ أحد منهم وكان أولهم استيقاظا النبي صلى الله عليه وسلم فقال أي بلال فقال
بلال بأبي أنت يا رسول الله أخذ بنفسي الذي أخذ بنفسك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتادوا ثم
أناخ فتوضأ فأقام الصلوة ثم صلى مثل صلوته في الوقت في تمكث ثم قال أقم الصلوة لذكري هذا حديث غير
محفوظ رواه غير واحد من الحفاظ عن الزهري عن سعيد بن المسيب أن النبي صلى الله عليه وسلم ولم يذكروا فيه عن
أبي هريرة وصالح بن أبي الأخضر يضعف في الحديث ضعفه يحيى بن سعيد القطان وغيره من قبل حفظه **ومن
سورة الأنبياء** بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا مجاهد بن موسى البغدادي والفضل بن سهل الأعرج وغير واحد
قالوا نا عبد الرحمن بن غزوان أبو نوح نا الليث بن سعد عن مالك بن أنس عن الزهري عن عروة عن عائشة
أن رجلا قعد بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله إن لي مملوكين يكذبونني ويخونونني

کہ گیا میں عاص بن وائل سہمی کے پاس قرض طلب کرنے کے لیے جو میرا اسپر تھا آیا پس کہا اُسنے میں نہ دونگا یہانتک کہ محمد سے
منکر ہو سو میں نے کہا کہ نہیں ہونے کا تو مر کے پھر اٹھایا جاوے کہا اُسنے کیا میں مرونگا پھر اٹھایا جاونگا میں نے کہا ہاں پس کہا اُسنے میری
لیے وہاں مال اور اولاد ہوگی سو میں تیرا حق ادا کر دونگا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی افرایت الذی کفر آخر تک پس دیکھا تو نے اس
شخص کو کہ کافر ہوا ساتھ نشانیوں ہماری کے اور کہا البتہ دیا جاؤنگا میں مال اور اولاد **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی
ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **بعض تفسیر** سورۂ طٰہٰ بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہمسے محمود
بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا حدیث کی ہمسے صالح بن ابی الاخضر نے زہری سے اُسنے سعید بن مسیب سے
اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوئے تو رات کو چلے یہانتک کہ آپکو نیند آگئی اونٹنی
کو بٹھلایا اور سو گئے پھر فرمایا اے بلال آج کی رات ہمارے لیے حفاظت کر کہا راوی نے سو نماز پڑھی بلال نے پھر اپنے کجاوے کی
جانب فجر کے سامنے تکیہ لگایا سو اسکی آنکھیں بھی اسپر غالب ہوگئیں اور سو گئے پھر کوئی نیند سے بیدار نہ ہوا اور سب سے
پہلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جاگے پس فرمایا اے بلال سو کہا بلال نے میرا باپ آپ پر قربان ہو یا رسول اللہ میری جان کو اُسنے
پکڑ لیا جسنے آپکی جان کو پکڑ لیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھاگو اس مکان سے پھر آپ نے اونٹنی کو بٹھلایا اور وضو
کیا اور نماز کے لیے تکبیر کہی پھر مثل نماز اپنی کے جو وقت میں تھی آہستگی میں نماز پڑھی پھر فرمایا آپ نے اقم الصلوۃ کر تو قائم کر
نماز واسطے یاد میری کے۔ یہ حدیث محفوظ نہیں۔ روایت کیا اسکو کئی ایک نے حفاظ سے زہری سے اُسنے سعید بن
مسیب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور انھوں نے اسمیں ابو ہریرہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور صالح بن ابی الاخضر حدیث میں ضعیف
کیا گیا ہے ضعیف کیا اسکو یحیی بن سعید القطان وغیرہ نے اسکے حافظہ کی جہت سے **بعض تفسیر** سورۂ انبیاء بسم اللہ الرحمن
الرحیم **حدیث** کی ہمسے مجاہد بن موسی بغدادی اور فضل بن سہل اعرج اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے
عبد الرحمن بن غزوان ابو نوح نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے مالک بن انس سے اُسنے زہری سے اُسنے عروہ سے
اُسنے عائشہ سے کہ ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا پس کہا اُسنے یا رسول اللہ میرے دو غلام
ہیں جو میرے پاس جھوٹ بولتے ہیں اور میری خیانت کرتے ہیں

ويعصونني واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم قال يحسب ما خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اياهم فان كان
عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم كان فضلا لك
وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل قال فتنحى الرجل فجعل يبكي ويهتف فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اما تقرأ كتاب الله ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا الآية فقال الرجل
والله يا رسول الله ما اجد لي ولهؤلاء شيئا خيرا من مفارقتهم اشهدك انهم احرار كلهم هذا حديث غريب لا نعرفه
الا من حديث عبد الرحمن بن غزوان وقد روى احمد بن حنبل عن عبد الرحمن بن غزوان هذا الحديث **حدثنا**
عبد بن حميد نا الحسين بن موسى نا ابن لهيعة عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الويل واد
في جهنم يهوي فيه الكافر اربعين خريفا قبل ان يبلغ قعره هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا الا من حديث ابن لهيعة
حدثنا سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا ابي نا محمد بن اسحق عن ابي الزناد عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكذب ابراهيم في شيء قط الا في ثلاث قوله اني سقيم ولم يكن سقيما وقوله
لسارة اختي وقوله بل فعله كبيرهم هذا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع ووهب بن جرير
وابو داود قالوا نا شعبة عن المغيرة بن النعمان عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم
بالموعظة فقال يا ايها الناس انكم محشورون الى الله عراة غرلا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده الى آخر الآية

اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں انکو گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں پس میرا انکی طرف سے کیا حال ہے۔ فرمایا آپ نے حساب
کیا جائیگا اس چیز کا جو تیری وہ خیانت کرتے ہیں اور نافرمانی کرتے ہیں اور تیرے آگے جھوٹ بولتے ہیں اور عذاب تیرے کا
جو انکو ہوتا ہے۔ سو اگر عذاب کرنا تیرا انکے موافق انکے گناہ کے ہوگا تو برابر سرابر ہوگا نہ تیرے لیے کچھ ہوگا اور نہ تجھ پر عذاب۔ اور
اگر عذاب کرنا تیرا اوپر انکے گناہوں سے کم ہوگا تو تیرے لیے زیادتی ہوگی اور اگر عذاب کرنا تیرا اوپر انکے گناہوں سے زیادہ
ہوگا تو انکے لیے تجھسے زیادتی کا بدلہ لیا جائیگا کہا راوی نے پھر وہ مرد علیحدہ ہوگیا اور روتا اور چلاتا شروع کر دیا پس فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نے کتاب اللہ نہیں پڑھی ونضع الموازین الآیۃ یعنی اور رکھیں گے ہم ترازو ٹھیک
کی دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھ آخر تک کہا اس مرد نے یا رسول اللہ میں کوئی چیز اپنے لیے اور اسکے
لیے بہتر انکے جدا کرنے سے نہیں پاتا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب کے سب آزاد ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمن بن غزوان سے اور روایت کیا اسکو احمد بن حنبل نے عبد الرحمن بن غزوان سے اس حدیث کو
حدیث کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے حسین بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے دراج سے
انہوں نے ابی الہیثم سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ویل دوزخ میں ایک وادی ہے کافر اسکی تہ کو پہونچنے
سے پہلے چالیس برس اسمیں نیچے جاویگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر طریق ابن لہیعہ کی حدیث
کی ہمسے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن اسحاق نے ابی الزناد
سے انہوں نے عبد الرحمن اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ
السلام کسی چیز میں جھوٹ نہیں بولے مگر تین باتوں میں ایک یہ کہ میں بیمار ہوں حالانکہ بیمار نہ تھے دوسرے سارہ کے
بارے میں کہ یہ میری بہن ہے تیسرے یہ کہ یہ فعل انکے بڑے نے کیا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے محمود بن
غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور وہب بن جریر اور ابو داؤد نے کہا انہوں نے حدیث کی ہمسے شعبہ نے مغیرہ بن
نعمان سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وعظ کہنے کے لیے
کھڑے ہوئے سو فرمایا آپ نے اے لوگو تم اللہ تعالے کی طرف اٹھائے جاؤ گے اس حالت میں کہ ننگے اور بے ختنہ ہونگے
پھر پڑھی آپ نے یہ آیت کما بدأنا اول خلق الخ یعنی جیسے شروع کی تھی ہمنے پہلی پیدائش دوبارہ کرینگے ہم اسکو آخر تک

بكر: اهل ولا ادرى قال فتلقين ام لا هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن الحسن عن عمران بن
حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا هشام بن ابي عبد الله عن قتادة
عن الحسن عن عمران بن حصين قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فتفاوت بين اصحابه في السير فرفع رسول الله
صلى الله عليه وسلم صوته بهاتين الآيتين يا ايها الناس اتقوا ربكم ان زلزلة الساعة شيء عظيم الى قوله ولكن
عذاب الله شديد فلما سمع ذلك اصحابه حثوا المطي وعرفوا انه عند قول يقوله فقال هل تدرون اي يوم ذلك
قالوا الله ورسوله اعلم قال ذلك يوم ينادي الله فيه آدم فيناديه ربه فيقول يا آدم ابعث بعث النار فيقول اي رب
وما بعث النار فيقول من كل الف تسع مائة وتسعة وتسعون الى النار وواحد الى الجنة فيئس القوم حتى ما ابدوا
بضاحكة فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي باصحابه قال اعملوا وابشروا فوالذي نفس محمد بيده انكم
لمع خليقتين ما كانتا مع شيء الا كثرتاه يأجوج ومأجوج ومن مات من بني آدم وبني ابليس قال فسري عن القوم بعض
الذي يجدون قال اعملوا وابشروا فوالذي نفس محمد بيده ما انتم في الناس الا كالشامة في جنب البعير او كالرقمة
في ذراع الدابة هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن اسمعيل وغير واحد قالوا نا عبد الله بن صالح قال حدثني
الليث عن عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن محمد بن عروة بن الزبير عن عبد الله بن الزبير قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انما سمي البيت العتيق لانه لم يظهر عليه جبار هذا حديث حسن غريب وقد روي عن الزهري عن النبي
صلى الله عليه وسلم مرسلا **حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

پھر لوگوں نے جیسی کہ زمانہ کی سے میں ہیں ہم تاکہ وہ تم دونوں کو ذریعہ اپنے لیے پیدا ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ کئی سندوں سے حسن
سے عمران بن حصین سے مروی۔ **ترجمہ حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے
ہشام بن ابی عبداللہ نے قتادہ سے اُنہوں نے حسن سے سُنا عمران بن حصین سے کہا انہوں نے ہم سفر میں تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سو آنحضرت نے درمیان صحابہ کے چلنے میں تفاوت پایا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی آواز کو بلند کیا ان دو آیتوں کے
ساتھ یا ایہا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللہ شدید جبکہ یہ آواز آنحضرت کی صحابہ نے سنی تو سواریاں
ہانک دیں اور سمجھا کہ اس قول سے آنحضرت کچھ فرمانے والے ہیں پس فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو یہ کونسا دن ہے کہا لوگوں نے
اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ حضرت آدم کو آواز دیگا سو انکو انکا رب آواز
دیگا اور کہے گا کہ اے آدم آگ میں جانیوالے تیار کریں حضرت آدم کہیں گے اے رب اور کس قدر ہیں آگ میں جانیوالے
پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ ہر ایک ہزار سے نو سو ننانوے آگ کی طرف جائینگے اور ایک جنت کی طرف سو قوم ناامید ہو گئی حتی کہ
انھوں نے ہنسی ظاہر نہ کی پس جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کا یہ حال دیکھا تو فرمایا عمل کرو اور
بشارت پاؤ پس قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ تم مقابل دو پیدائشوں کے ہو وہ کسی پیدائش کے مقابل
نہیں ہوتیں مگر کہ وہ بڑھ جاتی ہیں یعنی یاجوج ماجوج اور انکے مقابل جو مرا اور بنی ابلیس سے مرچکے ہیں پھر قوم کا
بعض غم دور ہوا فرمایا آپ نے اور عمل کرو اور بشارت پاؤ پس قسم ہے اسکی جو جان محمد کی اسکے ہاتھ میں ہے نہیں ہو تم لوگوں میں
مگر مثل خال کے جو اونٹ کے پہلو میں ہو یا مثل داغ کے جو چارپائے کے بازو میں ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **ترجمہ حدیث**
کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھے لیث نے عبدالرحمن
بن خالد سے اُنھوں نے ابن شہاب سے اُنہوں نے محمد بن عروہ بن زبیر سے اُنہوں نے عبداللہ بن زبیر سے کہ اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا نام عتیق[1] اسلیے رکھا گیا ہے کہ اسپر کوئی ظالم سرکش غالب نہیں ہوا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور مروی ہے یہ واسطہ
زہری کے نبی صلعم سے مرسل۔ **ترجمہ حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے نبی صلعم سے مثل اسکے

---

[1] عتیق کے معنے آزاد کیا ہوا ہے یعنی تمام ظالمان سرکشوں سے محفوظ رہا اسلیے اسکو عتیق کہتے ہیں

حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي واسحق بن يوسف الازرق عن سفيان الثوري عن الاعمش عن مسلم البطين عن
سعيد بن جبير عن ابن عباس قال لما اخرج النبي صلى الله عليه وسلم من مكة قال ابو بكر اخرجوا نبيهم ليهلكن
فنزل الله تعالى اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير الآية فقال ابو بكر لقد علمت انه سيكون
قتال هذا حديث حسن وقد رواه غير واحد عن سفيان عن الاعمش عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير مرسلا
وليس فيه عن ابن عباس ومن سورة المؤمنين بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا يحيى بن موسى وعبد بن حميد
وغير واحد المعنى واحد قالوا نا عبد الرزاق عن يونس بن سليم عن الزهري عن عروة بن الزبير عن عبد الرحمن
بن عبد القاري قال سمعت عمر بن الخطاب يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نزل عليه الوحي سمع
عند وجهه كدوي النحل فانزل عليه يوما فمكثنا ساعة فسري عنه فاستقبل القبلة ورفع يديه وقال اللهم زدنا
ولا تنقصنا واكرمنا ولا تهنا واعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علينا وارضنا وارض عنا ثم قال انزل علي عشر آيات من اقامهن دخل
الجنة ثم قرأ قد افلح المؤمنون حتى ختم عشر آيات حدثنا محمد بن ابان نا عبد الرزاق عن يونس بن سليم
عن يونس بن يزيد عن الزهري بهذا الاسناد نحوه بمعناه وهذا اصح من الحديث الاول سمعت اسحق بن
منصور يقول روى احمد بن حنبل وعلي بن المديني واسحق بن ابراهيم عن عبد الرزاق عن يونس بن سليم عن
يونس بن يزيد عن الزهري هذا الحديث ومن سمع من عبد الرزاق قديما فانهم انما يذكرون فيه عن يونس
ابن يزيد وبعضهم لا يذكر فيه عن يونس بن يزيد ومن ذكر فيه عن يونس بن يزيد فهو اصح وكان عبد الرزاق

حدیث نقل کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے اور اسحاق بن یوسف ازرق نے سفیان ثوری سے
اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے مسلم بطین سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ سے
نکالے گئے تو حضرت ابوبکر صدیق کہنے لگے کہ نکالا اُنھوں نے نبی اپنے کو تاکہ ہلاک ہوں پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اذن
للذین یقاتلون یعنی اذن دیا گیا واسطے ان لوگوں کے کہ لڑائی کیے جاتے ہیں وہ بسبب اسکے کہ وہ ظلم کیے گئے ہیں اور تحقیق اللہ البتہ
اوپر مدد اُنکی کے قادر ہے۔ پس کہا حضرت ابوبکر نے میں البتہ جانتا تھا کہ جلدی ہی لڑائی ہوگی یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا
اسکو کئی ایک نے سفیان سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے مسلم بطین سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے مرسل اور اس میں ابن عباس کا
ذکر نہیں ہے تفسیر سورۂ مؤمنین کی بسم اللہ الرحمن الرحیم حدیث کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ اور عبد بن حمید اور
کئی ایک نے سب کے ایک ہیں کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے یونس بن سلیم سے اُنہوں نے زہری سے
اُنہوں نے عروہ بن زبیر سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن عبد القاری سے کہا سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہ فرماتے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو آپ کے دہن مبارک کے پاس مکھیوں کی آواز کے مثل آواز سنائی دیتی تھی سو ایک
روز آپ پر وحی نازل ہوئی پس ایک ساعت ٹھہری رہی پھر دور ہو گئی پس آپ قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اور دونوں ہاتھ اٹھائے
اور کہا یا اللہ ہم کو زیادہ دے اور ہم کو کم نہ کر اور ہماری عزت کر اور ہماری اہانت نہ کر اور ہم پر بخشش کر اور ہم کو محروم نہ کر اور ہم کو اختیار
کر اور ہم پر کسی کو اختیار نہ کر اور ہم کو راضی کر اور خود بھی ہم سے راضی ہو پھر فرمایا آپ نے مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو کوئی ان پر
قائم رہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا پھر پڑھی آپ نے یہ آیت قد افلح المؤمنون تا آنکہ آپ نے دس آیتیں ختم کیں حدیث کی
ہم سے محمد بن ابان نے حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے یونس بن سلیم سے اُنہوں نے یونس بن یزید سے اُنہوں نے زہری سے ساتھ
اسی اسناد کے مثل اسکے بالمعنی۔ اور یہ صحیح تر اول حدیث سے ہے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہ کہتا روایت کی احمد بن
حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبدالرزاق سے اُنہوں نے یونس بن سلیم سے اُنہوں نے یونس بن یزید سے اُنہوں نے زہری
سے یہ حدیث۔ اور جس نے پہلے عبدالرزاق سے سنا ہے وہ تو اس میں یونس بن یزید کا ذکر کرتے ہیں اور بعضے اس میں یونس
بن یزید کا ذکر نہیں کرتے ہیں اور جس نے یونس بن یزید کا ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے اور عبدالرزاق

ربما ذكر في هذا الحديث يونس بن يزيد وربما لم يذكره حدثنا عبد بن حميد أخبرنا روح بن عبادة عن سعيد
عن قتادة عن انس بن مالك ان الربيع بنت النضر اتت النبي صلى الله عليه وسلم وكان ابنها حارثة بن سراقة كان
اصيب يوم بدر اصابه سهم غرب فاتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اخبرني عن حارثة لئن كان
اصاب خيرا احتسبت وصبرت وان لم يصب الخير اجتهدت في الدعاء فقال نبي الله يا ام حارثة انها جنان في
جنة وان ابنك اصاب الفردوس الاعلى والفردوس ربوة الجنة واوسطها وافضلها هذا حديث حسن صحيح غريب
من حديث انس **حدثنا** ابن ابي عمر ثنا سفيان ثنا مالك بن مغول عن عبد الرحمن بن وهب الهمداني ان عائشة
زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هذه الآية والذين يؤتون ما آتوا
وقلوبهم وجلة قالت عائشة اهم الذين يشربون الخمر ويسرقون قال لا يا بنت الصديق ولكنهم الذين يصومون
ويصلون ويتصدقون وهم يخافون ان لا تقبل منهم اولئك الذين يسارعون في الخيرات وهم لها سابقون وروي
هذا الحديث عن عبد الرحمن بن سعيد عن ابي حازم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا **حدثنا**
سويد بن نصر انا عبد الله عن سعيد بن يزيد ابي شجاع عن ابي السمح عن ابي الهيثم عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال وهم فيها كالحون قال تشويه النار فتقلص شفته العليا حتى تبلغ وسط راسه وتسترخي شفته السفلى
حتى تضرب سرته هذا حديث حسن غريب صحيح **سورة النور** بسم الله الرحمن الرحيم **حدثنا** عبد بن حميد
نا روح بن عبادة عن عبيد الله بن الاخنس قال اخبرني عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كان رجل يقال له مرثد بن ابي مرثد

بھی یونس حدیث میں یونس بن یزید کا ذکر کرتے تھے اور کبھی اسکو ذکر نہیں کرتے۔ حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی
ہم سے روح بن عبادہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے یہ کہ ربیع بنت نضر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئی اور ان کا بیٹا حارثہ بن سراقہ بدر کے دن شہید ہوا تھا کہ ایک تیر اسکو آ پہنچا تھا سو وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ مجھے حارثہ کی خبر دو اگر وہ نیکی کو پہنچ گیا تو میں ثواب سمجھوں اور صبر کروں اور اگر وہ نیکی کو نہیں پہنچا
تو دعا میں کوشش کروں تب فرمایا اللہ کے نبی نے اے ام حارثہ جنت میں کئی درجے ہیں اور تیرا بیٹا فردوس اعلے میں پہنچ گیا ہے
اور فردوس جنت کا ٹیلہ ہے اور اس کے وسط میں ہے اور اس سے افضل ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے طریق انس سے **حدیث**
کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن مغول نے عبد الرحمن بن وہب ہمدانی سے
کہ حضرت عائشہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی بابت سوال کیا
والذین یؤتون ما اٰتوا الخ اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور دل انکے ڈرتے ہیں کہا حضرت عائشہ نے کیا یہ وہی لوگ
ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں فرمایا آپ نے نہیں اے بیٹی صدیق کی لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں اور
نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور خوف رکھتے ہیں کہ ہم سے یہ قبول نہیں ہوتا یہ لوگ جلدی کرتے ہیں بیچ بھلائیوں کے
اور وہ واسطے انکے آگے جا پہنچنے والے ہیں اور روایت کی یہ حدیث عبد الرحمن بن سعید سے انہوں نے روایت کی ابی حازم سے
انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے
عبد اللہ نے سعید بن یزید ابی شجاع سے انہوں نے ابی السمح سے انہوں نے ابی الہیثم سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے وہم فیہا کالحون یعنے اور وہ بیچ اسکے تیوری چڑھاتے ہیں فرمایا آپ نے بھونے گی اس کو
آگ پس ہونٹھ اسکا اوپر کا منقبض ہو گا یہاں تک کہ وسط سر کو پہنچ جاوے گا اور نیچے کا ہونٹھ نیچے جا پڑیگا یہاں تک کہ اسکی ناف کو
ڈھانپ لے گا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ تفسیر سورۂ نور بسم اللہ الرحمن الرحیم **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث
کی ہم سے روح بن عبادہ نے عبید اللہ بن اخنس سے کہا انہوں نے خبر دی مجھ کو عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے
اپنے دادا سے کہا انہوں نے ایک مرد تھا اسکو مرثد بن ابی مرثد کہا جاتا تھا

فقلت یا ابا عبد الرحمٰن المتلاعنان ایفرق بینهما فقال سبحان الله نعم ان اول من سأل عن ذلک فلان بن فلان اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ارأیت لو ان احدنا رأی امرأته علی فاحشة کیف یصنع ان تکلم تکلم بامر عظیم وان سکت سکت علی امر عظیم فسکت النبی صلی الله علیه وسلم فلم یجبه فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان الذی سألتک عنه قد ابتلیت به فانزل الله الآیات فی سورة النور والذین یرمون ازواجهم ولم یکن لهم شهداء الا انفسهم فشهادة احدهم اربع شهادات بالله حتی ختم الآیات قال فدعا الرجل فتلاهن علیه ووعظه وذکره واخبره ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذبت علیها ثم ثنی بالمرأة فوعظها وذکرها واخبرها ان عذاب الدنیا اهون من عذاب الآخرة فقالت لا والذی بعثک بالحق ما صدق قال فبدأ بالرجل فشهد اربع شهادات بالله انه لمن الصادقین والخامسة ان لعنة الله علیه ان کان من الکاذبین ثم ثنی بالمرأة فشهدت اربع شهادات بالله انه لمن الکاذبین والخامسة ان غضب الله علیها ان کان من الصادقین ثم فرق بینهما وفی الباب عن سهل بن سعد وهذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن ابی عدی عن هشام بن حسان قال ثنی عکرمة عن ابن عباس ان هلال بن امیة قذف امرأته عند النبی صلی الله علیه وسلم بشریک بن سحماء فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم البینة والا حد فی ظهرک قال فقال هلال یا رسول الله اذا رأی احدنا رجلا علی امرأته ایلتمس البینة فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول البینة والا حد فی ظهرک قال فقال هلال والذی بعثک بالحق انی لصادق

پس میں نے کہا اے ابا عبدالرحمٰن کیا بعد لعان کے دونوں میں تفریق کر دی جائے کہا سبحان اللہ ہاں سب سے پہلے سوال اس بات کی بابت فلاں بن فلاں نے کیا ہے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے خبر دیجئے اگر کوئی شخص اپنی عورت کو بدکاری پر دیکھے تو کیا کرے اگر کلام کرے تو بڑے امر پر کلام کرے گا اور اگر چپ رہے تو بھی بڑے امر پر چپ رہے گا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم چپ رہے اور اسکو کچھ جواب نہ دیا پس جب دوسرا وقت ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ جس مسئلہ کی بابت میں نے آپ سے سوال کیا تھا اس میں مبتلا ہو گیا ہوں پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں نازل فرمائیں والذین یرمون ازواجہم آخر آیتوں تک اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں اپنی جوروؤں کو اور نہیں ہیں واسطے انکے شاہد مگر جانیں انکی پس گواہی ایک کی ان میں سے چار بار گواہیاں ہیں ساتھ قسم اللہ کے الخ یہانتک کہ آپ نے آیتیں ختم کیں کہا ابن عمر نے پھر بلایا آپ نے اس مرد کو اور وہ آیتیں اس پر پڑھیں اور اسکو وعظ اور نصیحت کی اور اسکو خبر دی کہ دنیا کا عذاب بہت آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس مرد نے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں نے اس پر جھوٹ نہیں بولا پھر آپ نے عورت کی طرف توجہ فرمائی اور اس کو بھی وعظ اور نصیحت کی اور اسکو بھی خبر دی کہ عذاب دنیا کا بہت آسان ہے آخرت کے عذاب سے پس کہا اس عورت نے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے اس مرد نے سچ نہیں کہا پس آپ نے پہلے مرد سے شروع کی اور اس نے گواہی دی اس مرد نے چار بار گواہیاں ساتھ قسم اللہ کے کہ میں ضرور سچا ہوں۔ اور پانچویں بار یہ کہ لعنت ہو اللہ کی اس پر اگر ہو جھوٹوں سے پھر آپ عورت کی طرف متوجہ ہوئے سو اُسنے بھی چار بار گواہی دی ساتھ قسم اللہ کے کہ یہ مرد ضرور جھوٹوں سے ہے اور پانچویں بار یہ کہ غضب اللہ کی اُس پر اگر یہ سچوں سے ہو پھر آپ نے ان دونوں میں تفریق کی۔ اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد سے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ابی عدی نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن حسان نے کہا حدیث کی مجھ سے عکرمہ نے ابن عباس سے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی عورت کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شریک بن سحماء کی تہمت لگائی پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ لا ورنہ تیری پشت پر حد لگے گی کہا راوی نے پس کہا ہلال نے یا رسول اللہ جب کوئی شخص ہم میں سے کسی مرد کو اپنی عورت پر دیکھے کیا گواہوں کی تلاش کرے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی کہتے رہے کہ گواہ لا ورنہ تیری پیٹھ پر حد ہے کہا راوی نے پس کہا ہلال نے قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ کو ساتھ حق کے بھیجا ہے میں تو البتہ سچا ہوں

الا انها كانت ترقد حتى تدخل الشاة فتاكل خميرها او عجينها وانتهرها بعض اصحابه فقال اصدقى رسول الله صلى
الله عليه وسلم حتى اسقطوا لها به فقالت سبحان الله والله ما علمت عليها الا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب الاحمر
فبلغ الامر ذلك الرجل الذى قيل له فقال سبحان الله والله ما كشفت كنف انثى قط قالت عائشة فقتل شهيدا
فى سبيل الله قالت واصبح ابواى عندى فلم يزالا عندى حتى دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم
وقد صلى العصر ثم دخل وقد اكتنفنى ابواى عن يمينى وعن شمالى فتشهد النبى صلى الله عليه وسلم فحمد الله واثنى عليه
بما هو اهله ثم قال اما بعد يا عائشة ان كنت قارفت سوءا او ظلمت فتوبى الى الله فان الله يقبل التوبة عن عباده قالت
وقد جاءت امرأة من الانصار وهى جالسة بالباب فقلت الا تستحيى من هذه المرأة ان تذكر شيئا ووعظ رسول الله
صلى الله عليه وسلم فالتفت الى ابى فقلت اجبه قال فماذا اقول فالتفت الى امى فقلت اجيبيه فقالت اقول ماذا قالت
فلما لم يجيباه تشهدت فحمدت الله واثنيت عليه بما هو اهله ثم قلت اما والله لئن قلت لكم انى لم افعل والله يشهد انى
لصادقة ما ذاك بنافعى عندكم لى لقد تكلمتم واشربت قلوبكم وان قلت انى قد فعلت والله يعلم انى لم افعل لتقولن
قد باءت به على نفسها وايم الله ما اجد لى ولكم مثلا قالت والتمست اسم يعقوب فلم اقدر عليه الا ابا يوسف
حين قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون قالت وانزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم من ساعته فسكتنا
فرفع عنه وانى لاتبين السرور فى وجهه وهو يمسح جبينه ويقول ابشرى يا عائشة فقد انزل الله براءتك قالت

الا یہ کہ سو جاتی ہے یہاں تک کہ بکری گھر میں داخل ہوتی ہے اور اُسکا خمیر یا آٹا کھا جاتی ہے اور رسول اللہ کے بعض صحابہ
نے جھڑکا اور کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سچ کہہ یہاں تک کہ اُن لوگوں نے اسی سبب سے تمہارے ساقط کر دیا۔ پس کہا اُس نے
سبحان اللہ میں اس میں کوئی عیب نہیں جانتی مگر وہ کہ سنار سرخ سونے کی ڈلی پر جانتا ہے اور یہ خبر اس مرد کو بھی پہونچی جس کی بابت
یہ کہا گیا تھا تو اُس نے کہا سبحان اللہ قسم ہے اللہ کی میں نے کبھی کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا کہا حضرت عائشہ نے سو وہ راہِ اللہ میں
شہید ہو گیا کہا حضرت عائشہ نے ماں باپ میرے صبح تک میرے پاس رہے سو ہمیشہ میرے پاس رہے یہاں تک کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر داخل ہوئے اور عصر کی نماز پڑھ چکے پھر داخل ہوئے اور میرے ماں باپ میرے داہنے بائیں
بیٹھے تھے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور اُسکی صفت کی جیسے وہ لائق ہے پھر فرمایا آپ نے بعد حمد اور صلوٰۃ
کے یہ بات ہے اے عائشہ اگر تو برائی کے قریب پہونچی ہے یا تو نے ظلم کیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کر کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ اپنے بندوں سے
قبول کرتا ہے کہا حضرت عائشہ نے اور ایک عورت انصار سے آئی اور وہ دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی سو میں نے کہا کیا آپ اس عورت
سے حیا نہیں کرتے کہ ایسی چیزیں ذکر کرتے ہو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وعظ کیا پھر میں نے اپنے والد کی طرف توجہ کی اور کہا
آنحضرت کو جواب دیجئے کہا اُنھوں نے میں کیا کہوں۔ پھر میں نے اپنی والدہ کی طرف توجہ کی اور کہا آنحضرت کو جواب دے کہا اُنھوں نے میں
کیا کہوں کہا حضرت عائشہ نے پس جب ان دونوں نے کوئی جواب نہ دیا تو میں نے تشہد پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور اُسکی صفت کی
جیسے وہ لائق ہے پھر میں نے کہا خبردار قسم ہے اللہ کی اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے یہ گناہ نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں
تو یہ بات تمہارے نزدیک میرے لیے نفع دینے والی نہیں ہے کیونکہ تم یہ کلام سن چکے ہو اور تمہارے دلوں میں جم گئی ہے اور اگر میں
یہ کہوں کہ میں نے یہ گناہ کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم یہ ضرور کہو گے کہ اُسنے خود اپنے نفس پر اسکا اقرار کر لیا
اور قسم ہے اللہ کی میں کوئی مثل اپنے لیے اور تمہارے لیے نہیں پاتی کہا حضرت عائشہ نے میں نے حضرت یعقوب کا نام تلاش
کیا سو میں نے نہ پایا مگر حضرت یوسف کے باپ کی جب کہ کہا انھوں نے فصبر جمیل یعنی اب صبر بہتر ہے اور
اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اوپر اُسکے جو تم بیان کرتے ہو۔ کہا حضرت عائشہ نے اور اسی ساعت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل
ہوئی سو ہم خاموش ہوئے پھر آپ سے اُٹھ گئی اور میں آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کو معلوم کرتی تھی اس حال میں کہ آپ پیشانی مبارک
پونچھ رہے تھے اور فرماتے تھے خوشخبری ہو تجھے اے عائشہ اللہ تعالیٰ نے تیری براءت نازل فرمائی ہے کہا حضرت عائشہ نے

قال قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولدك خشية ان يطعم معك قال قلت ثم ماذا قال ان تزني بحليلة جارك هذا حديث
حسن حدثنا بندار نا عبد الرحمن نا سفيان عن منصور والاعمش عن ابي وائل عن عمرو بن شرحبيل عن عبد الله عن النبي
صلى الله عليه وسلم بمثله هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا سعيد بن الربيع نا ابو زيد نا شعبة عن
واصل الاحدب عن ابي وائل عن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الذنب اعظم قال ان
تجعل لله ندا وهو خلقك وان تقتل ولدك من اجل ان يأكل معك او من طعامك وان تزني بحليلة جارك قال
وتلا هذه الآية والذين لا يدعون مع الله الها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل
ذلك يلق اثاما يضاعف له العذاب يوم القيامة ويخلد فيه مهانا حديث سفيان عن منصور والاعمش اصح من
حديث شعبة عن واصل لانه زاد في اسناده رجلا حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر عن شعبة عن واصل
عن ابي وائل عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهكذا روى شعبة عن واصل عن ابي وائل عن
عبد الله ولم يذكر فيه عن عمرو بن شرحبيل **سورة الشعراء** بسم الله الرحمن الرحيم حدثنا ابو الاشعث
احمد بن المقدام العجلي نا محمد بن عبد الرحمن الطفاوي نا هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت لما نزلت هذه
الآية وانذر عشيرتك الاقربين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا صفية بنت عبد المطلب يا فاطمة بنت محمد
يا بني عبد المطلب اني لا املك لكم من الله شيئا سلوني من مالي ما شئتم هذا حديث حسن صحيح وهكذا روى وكيع وغير واحد
هذا الحديث عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة نحو حديث محمد بن عبد الرحمن الطفاوي وروى بعضهم عن هشام
بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة وفي الباب عن علي وابن عباس

کہا اس کے بعد میں نے کہا پھر کونسا فرمایا آپ نے یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گے۔ میں نے کہا پھر کونسا فرمایا
یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی عورت سے زنا کرے۔ یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہم سے بندار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرحمن نے کہا
حدیث کی ہم سے سفیان نے منصور اور اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ربیع نے ابو زید نے کہا حدیث کی
ہم سے شعبہ نے واصل احدب سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا
گناہ سب سے بڑا ہے فرمایا آپ نے یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے شریک بنائے حالانکہ اسنے پیدا کیا تجھے اور اپنی اولاد کو اس سبب سے قتل
کرے کہ تیرا کھانا کھائیں یا تو اپنے ہمسایہ کی عورت کے ساتھ زنا کرے کہا راوی نے اور آپ نے یہ آیت پڑھی والذین لا یدعون الخ یعنی اور جو
لوگ کہ نہیں پکارتے ساتھ اللہ کے معبود اور کو اور نہیں مار ڈالتے کسی جان کو کہ حرام کیا ہے خدا نے مگر ساتھ حق کے اور نہیں زنا کرتے اور جو
کوئی کرے یہ کام ملیگا بڑے وبال سے دوگنا کیا جاویگا واسطے اسکے عذاب دن قیامت کے اور پڑا رہیگا بیچ اسکے رسوا۔ حدیث سفیان کی جو منصور
اور اعمش سے ہے زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے جو واصل سے ہے اس لیے کہ اسنے اپنی اسناد میں ایک مرد زیادہ کیا ہے حدیث کی ہم سے محمد بن مثنی نے
کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ایسا ہی روایت
کی ہے شعبہ نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبداللہ سے اور اس اسناد میں عمرو بن شرحبیل کا ذکر نہیں کیا۔ **تفسیر سورۂ شعراء** بسم اللہ الرحمن الرحیم
حدیث کی ہم سے ابو الاشعث یعنی احمد بن مقدام عجلی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عبدالرحمن طفاوی نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن عروہ نے
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اور ڈرا اپنے نزدیک والوں کو تو
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ بنت عبدالمطلب اے فاطمہ بنت محمد اے بنی عبدالمطلب میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا
مالک نہیں ہوں ہاں میرے مال سے جو تم چاہو مجھ سے مانگ لو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ہے وکیع اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ہشام
بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مثل حدیث محمد بن عبدالرحمن طفاوی کے۔ اور روایت کی ہے بعض نے ہشام بن عروہ
سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلعم سے مرسل اور اس میں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس باب میں روایت ہے علی اور ابن عباس سے

حديث عن غلبت الروم حدثنا الحسين بن حريث نا معوية بن عمرو عن ابی اسحق الفزاری عن سفيان عن حبيب بن ابی عمرة عن سعيد بن جبير عن ابن عباس فی قوله تعالیٰ الٓمّٓ غلبت الروم فی ادنی الارض قال غلبت وغلبت قال كان المشركون يحبون ان يظهر اهل فارس علی الروم لانهم واياهم اهل الاوثان وكان المسلمون يحبون ان يظهر الروم علی فارس لانهم اهل كتاب فذكروه لابی بكر فذكره ابو بكر لرسول الله صلی الله عليه وسلم فقال اما انهم سيغلبون فذكره ابو بكر لهم فقالوا اجعل بيننا وبينك اجلا فان ظهرنا كان لنا كذا وكذا وان ظهرتم كان لكم كذا وكذا فجعل اجل خمس سنين فلم يظهروا فذكروا ذلك للنبی صلی الله عليه وسلم فقال الا جعلته الی دون قال اراه العشر قال قال سعيد والبضع ما دون العشر قال ثم ظهرت الروم بعد قال فذلك قوله تعالیٰ الٓمّٓ غلبت الروم الی قوله ويومئذ يفرح المؤمنون بنصر الله قال سفيان سمعت انهم ظهروا عليهم يوم بدر هذا حديث حسن صحيح غريب انما نعرفه من حديث سفين الثوری عن حبيب بن ابی عمرة حدثنا ابو موسی محمد بن المثنی نا محمد بن خالد بن عثمة نی عبد الله بن عبد الرحمن الجمحی نی ابن شهاب الزهری عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لابی بكر فی مناحبة الٓمّٓ غلبت الروم الا احتطت يا ابا بكر فان البضع ما بين ثلث الی تسع هذا حديث غريب حسن من هذا الوجه من حديث الزهری عن عبيد الله عن ابن عباس حدثنا محمد بن اسمعيل نا اسمعيل بن ابی اويس نا ابن ابی الزناد عن ابی الزناد عن عروة بن الزبير عن نيار بن مكرم الاسلمی قال لما نزلت الٓمّٓ غلبت الروم فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سيغلبون فی بضع سنين فكانت فارس يوم نزلت هذه الاية قاهرين للروم وكان المسلمون يحبون ظهور الروم عليهم لانهم واياهم اهل كتاب وفی ذلك

نے بن علی نے غلبت الروم بصیغۂ معلوم حدیث کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن عمرو نے ابی اسحاق فزاری سے انہوں نے سفیان سے اُنے حبیب بن ابی عمرہ سے اُنے سعید بن جبیر سے اُنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں الٓمّٓ غلبت الروم فی ادنی الارض کہا اُنے غلبت بصیغۂ مجہول و معلوم دونوں ہیں کہا اُنے مشرک دوست رکھتے تھے کہ اہل فارس روم پر غالب ہوں اس لیے کہ وہ دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ روم فارس پر غالب ہو کیونکہ وہ اہل کتاب تھے سو انہوں نے یہ حضرت ابو بکر سے ذکر کی حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا پس فرمایا آپ نے وہ ضرور غالب ہونگے سو حضرت ابو بکر نے یہ بات مشرکین سے ذکر کی پس انہوں نے کہا درمیان اپنے و ہمارے ایک مدت مقرر کر سو اگر ہم غالب آویں تو ہمارا یہ مال ہو اور اگر تم غالب ہو تو تمہارے لیے یہ مال ہو سو حضرت ابو بکر نے پانچ سال کی مدت مقرر کی اور روم غالب نہ آئے پس یہ بات صحابہ نے آنحضرت سے بیان کی پس فرمایا آپ نے کیوں نہ تو نے یہ مدت دس برس سے کم کی کہا راوی نے کہا سعید نے بضع کا دس سے کم پر بولتے ہیں کہا اُنے پھر روم بعد اسکے غالب ہوئے کہا اُنے پس یہی تفسیر ہے اس آیت کی الٓمّٓ غلبت الروم الی قوله ويومئذ يفرح المؤمنون بنصر الله کہا سفیان نے سنا میں نے کہ روم ان پر جنگ بدر کے دن غالب ہوئے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم تو اسکو فقط طریق سفیان ثوری سے پہچانتے ہیں جو راوی ہیں حبیب بن ابی عمرہ سے خبر دی ہم کو ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی مجھے عبد اللہ بن عبد الرحمن جمحی نے کہا حدیث کی مجھے ابن شہاب زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُنے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر سے الٓمّٓ غلبت الروم کے رہن کے بارے میں کہا اے ابو بکر کیوں نہ تو نے احتیاط کی کیونکہ بضع درمیان تین کے نو تک ہے یہ حدیث غریب حسن ہے اس طریق سے طریق زہری سے جو راوی ہیں عبید اللہ سے وہ ابن عباس سے حدیث کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابی اویس نے کہا حدیث کی مجھے ابن ابی الزناد نے عروہ بن زبیر سے اُنے نیار بن مکرم اسلمی سے جب یہ آیت نازل ہوئی الٓمّٓ غلبت الروم یعنی مغلوب ہو گئے رومی بیچ نزدیک زمین کے یعنی عراق کے اور وہ پیچھے مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب آوینگے بیچ کئی ایک برس کے سو فارس جس دن کہ یہ آیت نازل ہوئی تھی روم پر غالب تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ رومی انپر غالب ہوں کیونکہ یہ اور وہ اہل کتاب تھے اور اسی میں ہے

نے روم اور فارس کے بادشاہ ملکی سرحد پر لڑتے تھے عرب سے لگی زمین یعنی عراق پر کہ وہ مکے کے جانب کو ہے فارس جیتیں مسلمان چاہتے کہ روم۔ اس لئے کہ وہ اہل کتاب تھے

قوله تعالى ويومئذ يفرح المؤمنون بنصر الله ينصر من يشاء وهو العزيز الرحيم وكانت قريش تحب ظهور فارس لانهم واياهم
ليسوا باهل كتاب ولا ايمان ببعث فلما انزل الله هذه الاية خرج ابو بكر الصديق يصيح في نواحي مكة الم غلبت الروم في
ادنى الارض وهم من بعد غلبهم سيغلبون في بضع سنين قال ناس من قريش لابي بكر فذلك بيننا وبينكم زعم صاحبك
ان الروم ستغلب فارسا في بضع سنين افلا نراهنك على ذلك قال بلى وذلك قبل تحريم الرهان فارتهن ابو بكر والمشركون
وتواضعوا الرهان وقالوا لابي بكر كم تجعل البضع ثلاث سنين الى تسع سنين فسم بيننا وبينك وسطا تنتهي اليه قال فسموا
بينهم ست سنين قال فمضت الست سنين قبل ان يظهروا فاخذ المشركون رهن ابي بكر فلما دخلت السنة السابعة
ظهرت الروم على فارس فعاب المسلمون على ابي بكر تسمية ست سنين قال لان الله تعالى قال في بضع سنين قال و
اسلم عند ذلك ناس كثير هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن ابي الزناد سورة
لقمان حدثنا قتيبة نا بكر بن مضر عن عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم ابي عبد الرحمن عن ابي
امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا القينات ولا تشتروهن ولا تعلموهن ولا خير في تجارة فيهن و
ثمنهن حرام وفي مثل هذا انزلت هذه الاية ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله الى اخر الاية
هذا حديث غريب انما يروى من حديث القاسم عن ابي امامة والقاسم ثقة وعلي بن يزيد يضعف في الحديث قاله
محمد بن اسمعيل سورة السجدة حدثنا عبد الله بن ابي زياد نا عبد العزيز بن عبد الله الاويسي عن سليمان بن بلال
عن يحيى بن سعيد عن انس بن مالك ان هذه الاية تتجافى جنوبهم عن المضاجع نزلت في انتظار الصلوة التي تدعى العتمة

قول اللہ تعالیٰ کا ویومئذ یفرح المومنون یعنی اور اس دن خوش ہونگے مسلمان ساتھ مدد خدا کے مدد کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور وہی ہے غالب
مہربان اور قریش غلبہ فارس کا دوست رکھتے تھے کیونکہ یہ اور وہ اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے تھے ساتھ حشر کے پس جب اللہ
نے یہ آیت نازل کی تو حضرت ابو بکر صدیق مکہ کی نواحی میں یہ پکارتے ہوئے نکلے الم غلبت الروم فی ادنی الارض وہم من بعد غلبہم سیغلبون
فی بضع سنین قریش کے چند لوگوں نے حضرت ابو بکر سے کہا کہ یہی شرط ہو درمیان ہمارے اور تمہارے تمہارا صاحب کہتا ہے کہ رومی
فارس پر چند برسوں میں غالب ہو جائینگے پس ہم اس شرط پر تجھ سے ساتھ رہن نہ رکھیں کہا حضرت ابو بکر نے کیوں نہیں اور یہ شرط رہن[1]
کے حرام ہونے سے پہلے کی ہے پس حضرت ابو بکر اور مشرکین نے رہن کا ارادہ کیا اور رہن رکھا۔ اور کہا مشرکین نے حضرت ابو بکر سے
بضع کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہے سو آپ اپنے لیے اور ہمارے لیے وسط حد مقرر کر دیجے جس پر وعدہ پورا ہو کہا راوی نے سو
انہوں نے چھ سال مقرر کیے کہا راوی نے پس چھ سال تو رومیوں کے غالب ہونے سے پہلے ہی گزر گئے سو مشرکین نے حضرت ابو بکر کا
رہن لے لیا اور جب ساتواں برس داخل ہوا تو رومی فارس پر غالب ہوئے پھر مسلمانوں نے حضرت ابو بکر کو چھ سال کے مقرر کیے پر
عیب لگایا کہا راوی نے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فی بضع سنین اور بضع کا اطلاق تین سے نو تک ہوتا ہے کہا راوی نے اور
بہت لوگ اس وقت مسلمان ہوئے یہ حدیث صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد الرحمن بن ابی الزناد سے تفسیر سورۂ لقمان
حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہ حدیث کی ہم سے بکر بن مضر نے عبید اللہ بن زحر سے انہوں نے علی بن یزید سے انہوں نے قاسم ابی عبد الرحمن
سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مت گانے والیوں کو بیچو اور مت انکو خریدو اور مت انکو
یہ کام سکھلاؤ اور انکی تجارت میں فائدہ نہیں اور قیمت انکی حرام ہے اور ایسے احکام میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ومن الناس من یشتری
الخ اور بعضے لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ مول لیتا ہے غافل کرنیوالی بات کو تاکہ گمراہ کرے راہ خدا کی سے الخ یہ حدیث غریب ہے یہ تو فقط
بواسطہ قاسم کے ابی امامہ سے مروی ہے اور علی بن یزید حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے کہا ہے یہ محمد بن اسمعیل نے تفسیر سورۂ سجدہ حدیث
کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے انس
بن مالک سے یہ آیت تتجافی جنوبہم عن المضاجع (یعنی دور رہتی ہیں کروٹیں انکی بچھونوں سے) عشاء کی نماز کی انتظاری کے حق میں نازل ہوئی ہے

[1] رہن حرام ہے کہ دونوں طرف سے شرط مقرر کی جاوے کہ جو دونوں میں جو شخص جیتے وہ مال جیتے مرہون کو لے لے

هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة
يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال قال الله تعالى أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على
قلب بشر وتصديق ذلك في كتاب الله فلا تعلم نفس ما أخفي لهم من قرة أعين جزاء بما كانوا يعملون هذا حديث
حسن صحيح حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن مطرف بن طريف وعبد الملك وهو ابن أبجر سمعا الشعبي يقول سمعت المغيرة
بن شعبة على المنبر يرفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال إن موسى سأل ربه فقال أي رب أي أهل الجنة أدنى منزلة قال
رجل يأتي بعدما يدخل أهل الجنة الجنة فيقال له ادخل فيقول كيف أدخل الجنة وقد نزلوا منازلهم وأخذوا أخذاتهم
قال فيقال له أترضى أن يكون لك ما كان لملك من ملوك الدنيا فيقول نعم أي رب قد رضيت فيقال له فإن لك هذا
ومثله ومثله ومثله فيقول قد رضيت أي رب فيقال له فإن لك هذا وعشرة أمثاله فيقول رضيت أي رب فيقال
له فإن لك مع هذا ما اشتهت نفسك ولذت عينك هذا حديث حسن صحيح وروى بعضهم هذا الحديث عن الشعبي
عن المغيرة ولم يرفعه والمرفوع أصح **سورة الأحزاب** حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا صاعد الحراني
نا زهير نا قابوس بن أبي ظبيان أن أباه حدثه قال قلنا لابن عباس أرأيت قول الله عز وجل ما جعل الله لرجل من
قلبين في جوفه ما عنى بذلك قال قام نبي الله صلى الله عليه وسلم يوما يصلي فخطر خطرة فقال المنافقون الذين
يصلون معه ألا ترى أن له قلبين قلبا معكم وقلبا معهم فأنزل الله ما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزناد
سے اُنہے اعرج سے اُنہے ابی ہریرہ سے وہ اسکو آنحضرت تک پہونچاتا تھا کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے واسطے بندون
اپنے صالحین کے ایسی چیز کو کہ نہ آنکھوں نے دیکھی ہو اور نہ کانوں نے سنی ہو اور نہ کسی آدمی کے دل پر گذری ہو اور تصدیق اسکی
کتاب اللہ میں ہے فلا تعلم نفس الخ یعنی نہیں جانتا کوئی جی کہ کیا چھپا رکھا گیا ہے واسطے اُنکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اس کا جو وہ کرتے تھے۔ یہ
حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مطرف بن طریف اور عبد الملک سے جو بیٹا ابجر کا ہے سنا
دونوں نے شعبی سے کہ کہتا سنا میں نے مغیرہ بن شعبہ سے منبر پر کہ وہ اسکو آنحضرت تک پہونچاتا تھا کہ فرمایا آپ نے موسیٰ نے اپنے رب
سے سوال کیا اے میرے رب کونسا شخص اہل جنت سے ادنیٰ مرتبہ کا ہے فرمایا اللہ نے ایک مرد لایا جاویگا جب آ چکے جنتی جنت میں داخل
ہو چکیں گے پس اُسے کہا جاویگا داخل ہو جا سو وہ کہیگا میں کس طرح داخل ہو سکتا ہوں حالانکہ سب لوگ اپنی اپنی جگہوں پر اتر چکے ہیں
اور اپنے حصوں کو لے چکے ہیں فرمایا آپ نے پس کہا جاویگا کہ تو اس پر راضی ہوتا ہے کہ تیرے لیے اسقدر ملک ہو جسقدر دنیا کے بادشاہوں میں
سے ایک بادشاہ کے لیے ہوتا ہے وہ کہیگا ہاں اے رب میں راضی ہونگا پھر اُسے کہا جائیگا سو تیرے لیے اسقدر ملک ہو گیا اور مثل اسکے اور
اور مثل اسکے اور اور مثل اسکے اور سو وہ کہیگا میں راضی ہوا ہوں اے رب پھر اُسے کہا جائیگا تیرے لیے یہ ہے اور دس مثلیں اسکی وہ کہیگا میں راضی
ہوا اے رب پھر اُسے کہا جاویگا تیرے لیے ہے مع اسکے کہ دل تیرا چاہے اور آنکھیں تیری لذت پکڑیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کی
بعض نے یہ حدیث شعبی سے اُنہے مغیرہ سے اور اُنہے اسکو مرفوع نہیں کیا اور مرفوع صحیح ہے **تفسیر سورۂ احزاب** حدیث کی ہمسے عبد اللہ
بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے صاعد حرانی نے کہا حدیث کی ہمسے زہیر نے کہا حدیث کی ہمسے قابوس بن ابی ظبیان نے کہ اسکے باپ
نے اسکو حدیث کی ہے کہا اُسنے ہم نے ابن عباس سے کہا اس آیت کی خبر دیجیے ما جعل اللہ لرجل من قلبین الخ یعنی نہیں کیا اللہ نے واسطے
کسی شخص کے دو دل بیچ پیٹ اُسکے کے) کہ اس سے اللہ نے کیا ارادہ کیا ہے کہا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے
سو آپ کے دل میں وسوسہ گذرا پس کہا اُن منافقوں نے جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اسکے یعنی آنحضرت کے
دو دل ہیں ایک دل تمہارے ساتھ اور ایک دل اُنکے ساتھ سو اُتاری اللہ نے یہ آیت ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ

۱؎ آنحضرت کو منافقین کی طرح سے کوئی وسوسہ [illegible]

عن عطاء بن ابی رباح عن عمر بن ابی سلمة ربیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما نزلت هذه الآیة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا فی بیت ام سلمة فدعا فاطمة وحسنا وحسینا فجللهم بکساء وعلی خلف ظهره فجلله بکساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بیتی فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا قالت ام سلمة وانا معهم یا نبی اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر هذا حدیث غریب من هذا الوجه من حدیث عطاء عن عمر بن ابی سلمة **حدثنا** عبد بن حمید نا عفان بن مسلم نا حماد بن سلمة نا علی بن زید عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمر بباب فاطمة ستة اشهر اذا خرج الی صلوة الفجر یقول الصلوة یا اهل البیت انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه انما نعرفه من حدیث حماد بن سلمة وفی الباب عن ابی الحمراء ومعقل بن یسار وام سلمة **حدثنا** علی بن حجر نا داود بن الزبرقان عن داود بن ابی هند عن الشعبی عن عائشة قالت لو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاتما شیئا من الوحی لکتم هذه الآیة واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ یعنی بالاسلام وانعمت علیہ یعنی بالعتق فاعتقته امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیه وتخشی الناس واللہ احق ان تخشاه الی قوله وکان امر اللہ مفعولا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوجها قالوا تزوج حلیلة ابنه فانزل اللہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبناه وهو صغیر فلبث حتی صار رجلا

روایت ہے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پروردہ تھے کہا جب یہ آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی انما یرید اللہ لیذہب الخ یعنی سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ دور کرے تم سے پلیدی اے گھر والو اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا۔ تو آنحضرت نے حضرت فاطمہ اور حسن حسین کو بلایا اور ان کو ایک چادر میں ڈھانپ لیا اور حضرت علی آپ کی پشت کے پیچھے تھے سو انکو بھی اس چادر میں لے لیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں سو دور کر ان سے پلیدی اور پاک کر انکو خوب پاک کرنا ام سلمہ نے کہا اور میں بھی انکے ساتھ ہوں اے نبی اللہ کے فرمایا آپ نے تو اپنی جگہ پر ہے اور تو بہتری پر ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سبب سے یعنی عطاء کی روایت سے عمر بن ابی سلمہ سے۔ حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے انکو حدیث کی ہم سے عفان بن مسلم نے انکو حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انکو حدیث کی ہم سے علی بن زید نے انس بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ کے دروازے پر چھ مہینے گذرتے رہے جبکہ فجر کی نماز کے لیے نکلتے اور فرماتے نماز پڑھو اے اہل بیت سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ کہ دور کرے تم سے پلیدی اے گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے ہم تو فقط اسی طریق حماد بن سلمہ سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی حمراء اور معقل بن یسار اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم۔ حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے انکو حدیث کی ہم سے داود بن زبرقان نے انہوں نے داود بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کوئی حکم وحی سے چھپانے والے ہوتے وحی میں سے اس آیت کو چھپاتے واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ اور جب تو کہتا تھا واسطے اس شخص کے کہ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر اسکے یعنی ساتھ اسلام کی اور نعمت کی تو نے اوپر اسکے یعنی نعمت آزادی کی آپ نے اسکو آزاد کیا تھا رکھ اوپر اپنے اپنی بی بی کو اور ڈر اللہ سے اور چھپاتا تھا تو اپنے جی میں جو کچھ کہ اللہ ظاہر کرنے والا ہے اسکا اور ڈرتا تھا لوگوں سے اور اللہ بہت لائق ہے اسکا کہ ڈرے تو اس سے یہانتک کہ فرمایا تھا امر اللہ مفعولا اور جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو نکاح کر لیا کہا لوگوں نے حضرت نے اپنے بیٹے کی بیوی کو نکاح کر لیا پس اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ما کان محمد ابا احد الخ نہیں ہیں محمد باپ کسی کے تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول اللہ کا ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو لڑکپن کی حالت میں اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا سو وہ بہت مدت تک مرد ہوکر بیٹا بنا رہا

ف [illegible] حضرت فاطمہ اور علی اور حسن اور حسین [illegible] اہل بیت [illegible]

تقول زوجكن اهلوكن وزوجني الله من فوق سبع سموات هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا
عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن السدي عن ابي صالح عن ام هانئ بنت ابي طالب قالت خطبني رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاعتذرت اليه فعذرني ثم انزل الله انا احللنا لك ازواجك اللاتي اتيت اجورهن وما ملكت يمينك
مما افاء الله عليك وبنات عمك وبنات عماتك وبنات خالك وبنات خالاتك اللاتي هاجرن معك الاية قالت فلم
اكن احل له لاني لم اهاجر كنت من الطلقاء هذا حديث حسن لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث السدي
حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن ثابت عن انس قال لما نزلت هذه الاية وتخفي في نفسك ما الله
مبديه في شان زينب بنت جحش جاء زيد يشكو فهم بطلاقها فاستامر النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله
عليه وسلم امسك عليك زوجك واتق الله هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد نا روح عن عبد الحميد بن بهرام
عن شهر بن حوشب قال قال ابن عباس نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اصناف النساء الا ما كان من
المؤمنات المهاجرات قال لا يحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبك حسنهن الا ما ملكت يمينك
واحل الله فتياتكم المؤمنات وامراة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبي وحرم كل ذات دين غير الاسلام ثم قال ومن
يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو في الاخرة من الخاسرين وقال يا ايها النبي انا احللنا لك ازواجك اللاتي اتيت
اجورهن وما ملكت يمينك مما افاء الله عليك الى قوله خالصة لك من دون المؤمنين وحرم ما سوى ذلك من اصناف النساء

تیں کہ بیاہ کیا تم کو تمہارے گھر والوں نے اور بیاہ کر دیا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے نکاح کر دیا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے حدیث
کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ام ہانی بنت ابی
طالب سے کہا انہوں نے بھیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منگنی کا پیغام مجھے۔ سو میں نے آپ کی طرف عذر کیا پس آپ نے میرا عذر قبول کیا
پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی انا احللنا لک ازواجک الخ یعنی تحقیق ہم نے حلال کیں واسطے تیرے بیبیاں تیری وہ جو دیا ہے تو نے مہر انکا
اور جنکا کہ مالک ہوا ہے داہنا ہاتھ تیرا اس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اوپر تیرے اور بیٹیاں چچا کی تیرے کی اور بیٹیاں پھوپھیوں
تیری کی اور بیٹیاں ماموں تیرے کی اور بیٹیاں خالاؤں تیری کی وہ جنہوں نے وطن چھوڑا ہے ساتھ تیرے کہا ام ہانی نے سو میں آپ کے لیے
حلال نہ تھی اس لیے کہ میں نے آپ کے ساتھ ہجرت نہ کی تھی میں طلقاء سے تھی۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سدی سے
حدیث کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ثابت سے انہوں نے انس سے کہا انہوں نے جب یہ آیت زینب بنت
جحش کے حال میں نازل ہوئی وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ تو زید شکوہ کرتا ہوا آیا سو اسکی طلاق کا قصد کیا اور نبی صلے اللہ علیہ و
سلم سے مشورہ پوچھا سو فرمایا آپ نے تھام رکھو اپنی بی بی کو اور ڈرو اللہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد نے کہا
حدیث کی ہم سے روح نے عبد الحمید بن بہرام سے انہوں نے شہر بن حوشب سے کہا انہوں نے کہا ابن عباس نے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی
قسم کی عورتوں سے مگر جو ایمان والیوں میں ہجرت کرنے والیاں ہیں اور فرمایا اللہ نے لا یحل لک النساء الخ یعنی نہیں حلال
واسطے تیرے عورتیں پیچھے اسکے اور نہ یہ کہ بدل ڈالے تو ان سے اور بیبیاں اور اگرچہ خوش آوے تجھ کو حسن انکا مگر جنکے مالک ہوئے ہیں داہنے
ہاتھ تیرے اور حلال کیں اللہ نے لونڈیاں تمہاری مومنہ اور عورت ایمان والی اگر بخش دے نفس اپنا واسطے نبی کے اور حرام کی اللہ نے
سوائے اسلام کے اور کسی دین والی کو کہ اللہ نے فرمایا ومن یکفر بالایمان یعنی اور جو کوئی کفر کرے ساتھ ایمان کے تو ضائع ہو گئے عمل اسکے اور وہ
بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے والوں سے ہے اور فرمایا اللہ نے یا ایہا النبی انا احللنا لک الخ یعنی اے نبی تحقیق ہم نے حلال کیں واسطے تیرے بیبیاں
تیری وہ جو دیا ہے تو نے مہر انکا اور جنکا کہ مالک ہوا ہے داہنا ہاتھ تیرا اس چیز سے کہ پھیر لایا ہے اوپر تیرے یہاں تک کہ خالصۃ لک من دون
المؤمنین اور ماسوائے اسکے اور قسم کی عورتیں حرام کی گئیں ہیں

ف طلقاء وہ کفار ہیں جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے ہیں اور ان پر احسان کر کے چھوڑ دیا گیا اور یہ جو مروی ہے کہ حضرت ام ہانی آنحضرت کی چچا زاد بہن
تھیں اس لیے کہ وہ ابی طالب کی بیٹی تھیں اور ابو طالب آپ کے چچا تھے

هذا حديث حسن غريب من حديث الثوري وابو سفيان هو طريف السعدي حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن ابراهيم عن ابيه عن ابي ذر قال دخلت المسجد حين غابت الشمس والنبي صلى الله عليه وسلم جالس فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا ابا ذر اتدري اين تذهب هذه قال قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تذهب فتستأذن في السجود فيؤذن لها وكانها قد قيل لها اطلعي من حيث جئت فتطلع من مغربها قال ثم قرأ وذلك مستقر لها قال وذلك في قراءة عبد الله هذا حديث حسن صحيح

سورة والصافات

حدثنا احمد بن عبدة الضبي نا المعتمر بن سليمان عن ليث بن ابي سليم عن بشر عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من داع دعا الى شيء الا كان موقوفا يوم القيمة لازما له لا يفارقه وان دعا رجل رجلا ثم قرأ قول الله وقفوهم انهم مسئولون ما لكم لا تناصرون هذا حديث غريب حدثنا علي بن حجر نا الوليد بن مسلم عن زهير بن محمد عن رجل عن ابي العالية عن ابي بن كعب قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قول الله تعالى وارسلناه الى مائة الف او يزيدون قال عشرون الفا هذا حديث غريب حدثنا محمد بن المثنى نا محمد بن خالد بن عثمة نا سعيد بن بشير عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في قول الله تعالى وجعلنا ذريته هم الباقين قال حام وسام ويافث. قال ابو عيسى يقال يافت ويافث بالتاء والثاء ويقال يفث هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث سعيد بن بشير حدثنا بشر بن معاذ العقدي نا يزيد بن زريع عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سام ابو العرب

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ثوری سے اور ابو سفیان وہ طریف سعدی ہیں۔ حدیث کی ہم سے ہناد نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ذر سے کہا انہوں نے میں مسجد میں داخل ہوا جبکہ آفتاب غائب ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابا ذر کیا تو جانتا ہے کہ یہ کہاں جاتا ہے آفتاب میں نے کہا اللہ اور رسول اسکا بہتر جانتے ہیں فرمایا آپ نے یہ جاتا ہے اور سجدہ میں اذن مانگتا ہے سو اسکو اذن دیا جاتا ہے گویا اسکو کہا جاتا ہے کہ طلوع کر جس جگہ سے جہاں سے تو آیا ہے پھر وہ مغرب سے طلوع کریگا کہا انہوں نے پھر پڑھا آپ نے وذلک مستقر لہا یعنی اور یہی ہے قرارگاہ اسکی۔ اور یہی عبد اللہ کی قرأت میں ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

تفسیر سورۂ والصافات حدیث کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن ابی سلیم نے بشر سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی چیز کو پکارتا ہے وہ قیامت کے دن کھڑا رہیگا اسکے ساتھ چمٹی رہیگی بلا جدا ہوئی اگرچہ کسی مرد نے کسی مرد کو بلایا ہو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وقفوہم انہم مسئولون یعنی اور ٹھیرا لو انکو تحقیق انسے پوچھنا ہے کیا ہے تمکو نہیں مدد کرتے تم ایک دوسرے کی۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو ولید بن مسلم نے زہیر بن محمد سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے ابی العالیہ سے انہوں نے ابی بن کعب سے کہا انہوں نے میں نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر وارسلناہ الی مائۃ الف او یزیدون یعنی ہم نے اسکو بھیجا لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ ہوں گے فرمایا آپ نے بیس ہزار۔ یہ حدیث غریب ہے حدیث کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں وجعلنا ذریتہ ہم الباقین یعنی اور کیا ہم نے اولاد اسکی کو وہی ہوئے باقی رہنے والے فرمایا آپ نے حام اور سام اور یافث مراد ہیں کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا جاتا ہے یافت اور یافث تے سے اور ثے سے اور کہا جاتا ہے یفث ساتھ ... کے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سعید بن بشیر سے حدیث کی ہم سے بشر بن معاذ عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلعم سے فرمایا آپ نے سام باپ عرب کا ہے

[illegible]

[illegible]

قال قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل توكلنا على الله وربما قال على الله توكلنا هذا حديث حسن حدثنا احمد بن
منيع نا اسمعيل بن ابراهيم نا سليمان التيمي عن اسلم العجلي عن بشر بن شغاف عن عبد الله بن عمرو قال قال اعرابي
يا رسول الله ما الصور قال قرن ينفخ فيه هذا حديث حسن انما نعرفه من حديث سليمان التيمي حدثنا ابو كريب
نا عبدة بن سليمان نا محمد بن عمرو نا ابو سلمة عن ابي هريرة قال قال يهودي في سوق المدينة لا والذي اصطفى موسى
على البشر قال فرفع رجل من الانصار يده فصك بها وجهه قال تقول هذا وفينا نبي الله صلى الله عليه وسلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في الارض الا من شاء الله ثم نفخ فيه
اخرى فاذا هم قيام ينظرون فاكون اول من رفع راسه فاذا موسى آخذ بقائمة من قوائم العرش فلا ادري ارفع
راسه قبلي ام كان ممن استثنى الله ومن قال انا خير من يونس بن متى فقد كذب هذا حديث حسن صحيح
حدثنا محمود بن غيلان وعبد بن حميد قالوا نا عبد الرزاق نا الثوري نا ابو اسحق ان الاغر ابا مسلم حدثه عن ابي سعيد
وابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ينادي مناد ان لكم ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان
تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لكم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدا فذلك
قوله تعالى وتلك الجنة التي اورثتموها بما كنتم تعملون وروى ابن المبارك وغيره هذا الحديث
عن الثوري ولم يرفعه حدثنا سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك عن عنبسة بن سعيد عن حبيب
بن ابي عمرة عن مجاهد قال قال ابن عباس اتدري ما سعة جهنم

فرمایا آپ نے کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنی کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا کارساز ہے توکل کیا ہم نے اللہ پر اور کبھی کہا انہوں نے اللہ پر توکل کیا ہم نے یہ حدیث
حسن ہے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان تیمی نے انہوں نے اسلم عجلی سے انہوں نے بشر
بن شغاف سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ ایک اعرابی نے یا رسول اللہ صور کیا چیز ہے فرمایا آپ نے ایک سینگ ہے اس میں پھونکا
جائیگا۔ یہ حدیث حسن ہے ہم تو فقط اسکو طریق سلیمان تیمی سے پہچانتے ہیں حدیث کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ
بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عمرو نے کہا حدیث کی ہم سے ابوسلمہ نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہا ایک یہودی نے مدینے کے
بازار میں قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے موسیٰ کو سب انسانوں پر برگزیدہ کیا ہے کہا راوی نے پس ایک مرد انصاری نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور
اسکے منہ پر طمانچہ مارا کہ تو یہ کہتا ہے حالانکہ درمیان ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہیں سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پھونکا جاویگا
بیچ صور کے پس بیہوش ہو جاوینگے جو بیچ آسمانوں کے اور جو بیچ زمین کے ہیں مگر جسکو چاہے اللہ پھر پھونکا جاویگا بیچ اسکے دوسری بار
پس ناگہاں وہ کھڑے ہوئے دیکھتے ہونگے سو میں سب سے پہلے سر اٹھاؤنگا پھر ناگاہ موسیٰ ہونگے عرش کے پایوں سے ایک پایہ کو پکڑے ہوئے
ہونگے سو میں نہیں جانتا کہ کیا اُنہوں نے مجھ سے پہلے سر اٹھایا ہے یا وہ ان میں ہیں کہ جنکو اللہ تعالیٰ نے استثنا کیا ہے اور جس نے کہا میں بہتر ہوں
یونس بن متی سے تو اس نے جھوٹ بولا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان اور کئی آدمیوں نے کہا انہوں نے حدیث
کی ہم سے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے ثوری نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسحق نے یہ کہ اغر نے اسکو حدیث کی ہے ابی
سعید اور ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آواز دیگا ایک آواز دینے والا کہ تم زندہ رہو گے
اور کبھی نہ مرو گے اور تم تندرست رہو گے تو پھر کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم جوان رہو گے پھر کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تم نعمت میں ہو گے
پھر فقیر کبھی نہ ہو گے سو یہی قول اللہ تعالیٰ کا ہے وتلک الجنۃ التی الخ اور یہ ہے جنت جسکے تم وارث کئے گئے ہو بسبب اسکے کہ تھے
تم عمل کرتے۔ اور روایت کی ابن مبارک وغیرہ نے اس حدیث کو ثوری سے اور اسکو مرفوع نہیں کیا حدیث کی ہم سے
سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے عنبسہ بن سعید سے اُنہوں نے حبیب بن ابی عمرہ سے اُنہوں نے مجاہد سے
کہا اُنہوں نے کہا ابن عباس نے کیا تو جانتا ہے کہ دوزخ کی فراخی کس قدر ہے

٭ [illegible] ہو جاوینگے ۱۲

قلت لا قال اجل والله ما تدري حدثتني عائشة انها سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله والارض جميعا
قبضته يوم القيامة والسموات مطويات بيمينه قالت قلت فاين الناس يومئذ يا رسول الله قال على جسر جهنم
وفي الحديث قصة وهذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه. سورة المؤمن حدثنا بندار نا عبد الرحمن
بن مهدي نا سفيان عن منصور والاعمش عن ذر عن يسيع الحضرمي عن النعمان بن بشير قال سمعت النبي صلى الله
عليه وسلم يقول الدعاء هو العبادة ثم قال وقال ربكم ادعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتي
سيدخلون جهنم داخرين هذا حديث حسن صحيح سورة السجدة حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن منصور
عن مجاهد عن ابي معمر عن ابن مسعود قال اختصم عند البيت ثلثة نفر قرشيان وثقفي او ثقفيان وقرشي
قليل فقه قلوبهم كثير شحم بطونهم فقال احدهم اترون ان الله يسمع ما نقول فقال الآخر يسمع ان جهرنا ولا يسمع ان اخفينا
وقال الآخر ان كان يسمع اذا جهرنا فهو يسمع اذا اخفينا فانزل الله عز وجل وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا
ابصاركم الآية هذا حديث حسن صحيح حدثنا هناد نا ابو معوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن عبد الرحمن
بن يزيد قال قال عبد الله كنت مستترا باستار الكعبة فجاء ثلثة نفر كثير شحوم بطونهم قليل فقه قلوبهم قرشي و
ختناه ثقفيان او ثقفي وختناه قرشيان فتكلموا بكلام لم افهمه فقال احدهم اترون ان الله يسمع كلامنا هذا
فقال الآخر انا اذا رفعنا اصواتنا سمعه واذا لم نرفع اصواتنا لم يسمعه فقال الآخر ان سمع منه شيئا سمعه كله فقال عبد الله

میں نے کہا کہ نہیں کہا اسنے ہاں قسم ہے اللہ کی تو نہیں جانتا مجھے حضرت عائشہ نے حدیث کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس آیت کی بابت سوال کیا والارض جمیعا قبضتہ الخ اور زمین ساری مٹھی میں ہے اسکی دن قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوے ہیں
بیچ داہنے ہاتھ اسکے کے کہا حضرت عائشہ نے میں نے کہا سو اسدن لوگ یا رسول اللہ کہاں ہونگے فرمایا آپ نے دوزخ کے پل پر اور
اس حدیث میں قصہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس طریق سے **تفسیر سورۂ مومن حدیث** کی ہمسے بندار نے کہا حدیث کی
ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے منصور اور اعمش سے انہوں نے ذر سے انہوں نے یسیع حضرمی سے اُنہوں نے نعمان بن
بشیر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دعا عبادت ہے پھر کہا آپ نے وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ اور
کہا پروردگار تمھارے نے دعا کرو مجھسے قبول کرونگا واسطے تمھارے تحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہیں عبادت میری سے شتاب داخل
ہونگے دوزخ میں ذلیل ہوکر یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **تفسیر سورۂ سجدہ حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان
نے منصور سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے ابی معمر سے اُنہوں نے ابن مسعود سے کہا اُنہوں نے خانہ کعبہ کے پاس تین آدمی جھگڑا کرتے تھے دو قریشی
اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی تھے دونوں کم سمجھ تھے اور انکے پیٹوں میں بہت چربی تھی سو ایک نے انمیں سے کہا کیا تم
جانتے ہو کہ اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں سو کہا دوسرے نے سنتا ہے اگر ہم اونچے بولیں اور نہیں سنتا اگر ہم آہستہ بولیں اور کہا دوسرے
نے اگر ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو آہستہ آواز کو بھی ضرور سنتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وما کنتم تستترون الآیۃ
نہیں تھے تم چھپ سکتے اس بات سے کہ گواہی دیویں اوپر تمھارے کان تمھارے۔ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی
ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اسنے عمارہ بن عمیر سے اسنے عبدالرحمن بن یزید سے کہا اسنے کہا
عبد اللہ نے میں خانہ کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا پس تین آدمی آئے انکے پیٹوں کی چربی بہت تھی انکے دلوں کی سمجھ کم تھی
ایک قریشی تھا اور دو اسکے داماد ثقفی تھے یا ایک ثقفی تھا اور دو اسکے داماد قریشی تھے سو انہوں نے ایک ایسی بات کی
کہ میں نے اسکو بھی سمجھا نہیں پھر کہا ایک نے ان دونوں میں سے کیا تم جانتے ہو کہ اللہ ہماری اس بات کو سنتا ہے کہا دوسرے نے جب ہم
بلند آواز نکالتے ہیں تو سنتا ہے اور جب ہم آواز کو بلند نہ کریں تو اسکو نہیں سنتا اور کہا دوسرے نے اگر اس آواز میں سے کچھ سنتا ہے تو تمام آواز بھی سنیگا

ے بندگی کی [illegible]
قبول کرے اسکو رب کے موافق ملک سے اپنی خواہش کرتا ہے ۱۲

... عن ابي بردة عن ابيه ابي موسى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصيب عبدا
نكبة فما فوقها او دونها الا بذنب وما يعفو الله عنه اكثر قال وقرأ وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير
هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **سورة الزخرف** حدثنا عبد بن حميد حدثنا محمد بن بشر العبدي
ويعلى بن عبيد عن حجاج بن دينار عن ابي غالب عن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ضل قوم بعد
هدى كانوا عليه الا اوتوا الجدل ثم تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية ما ضربوه لك الا جدلا بل هم قوم خصمون
هذا حديث حسن صحيح انما نعرفه من حديث حجاج بن دينار وحجاج ثقة مقارب الحديث وابو غالب اسمه
حزور **سورة الدخان** حدثنا محمود بن غيلان حدثنا عبد الملك بن ابراهيم الجدي حدثنا شعبة عن الاعمش ومنصور
سمعا ابا الضحى يحدث عن مسروق قال جاء رجل الى عبد الله فقال ان قاصا يقص يقول انه يخرج من الارض الدخان
فيأخذ بمسامع الكفار ويأخذ المؤمن كهيئة الزكام قال فغضب وكان متكئا فجلس ثم قال اذا سئل احدكم عما يعلم
فليقل به قال منصور فليخبر به واذا سئل عما لا يعلم فليقل الله اعلم فان من علم الرجل اذا سئل عما لا يعلم
ان يقول الله اعلم فان الله قال لنبيه قل ما اسألكم عليه من اجر وما انا من المتكلفين ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم لما رأى قريشا استعصوا عليه قال اللهم اعني عليهم بسبع كسبع يوسف فاخذتهم سنة فاحصت كل شيء حتى
اكلوا الجلود والميتة وقال احدهما العظام قال وجعل يخرج من الارض كهيئة الدخان قال فأتاه ابو سفيان فقال ان قومك

کہ تعالیٰ مجھ سے سنو بیان کرتا ہوں میں نے کہا بیان کرو انھوں نے کہا مجھ سے حدیث کی ابو بردہ نے اپنے باپ ابو موسیٰ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کسی انسان کو کوئی تکلیف زیادہ یا کم نہیں پہنچتی مگر بدلے گناہ کے اور وہ جو اللہ معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہیں کہا انھوں نے اور پڑھی یہ آیت
و ما اصابکم من مصیبۃ آخر تک یعنی اور جو کچھ کہ پہنچتی ہے تم کو مصیبت سے پس بسبب اس چیز کے کہ کمایا ہاتھوں تمہارے نے اور معاف کرتا ہے بہت
چیزوں سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے **تفسیر سورۂ زخرف** حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی
ہم سے محمد بن بشر عبدی اور یعلیٰ بن عبید نے حجاج بن دینار سے انھوں نے ابی غالب سے انھوں نے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے نہیں گمراہ ہوئی کوئی قوم پیچھے ہدایت کے جو تھی اس پر مگر دی گئی جھگڑا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ما ضربوہ لک الا جدلا
یعنی نہیں بیان کرتے واسطے تیرے مگر جھگڑا بلکہ وہ قوم ہیں جھگڑالو۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ہم تو اسکو فقط طریق حجاج بن دینار سے جانتے ہیں
اور حجاج ثقہ ہیں مقارب الحدیث اور ابو غالب کا نام حزور ہے۔ **تفسیر سورۂ دخان** حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی
ہم سے عبد الملک بن ابراہیم جدی نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے اعمش اور منصور سے سنا دونوں نے ابا الضحیٰ سے کہ حدیث کرتا تھا مسروق سے
کہ آیا ایک مرد عبد اللہ کے پاس اور کہنے لگا کہ ایک قصہ گو کہتا ہے کہ زمین سے دھواں نکلے گا اور کافروں کے کانوں کو پکڑ لے گا بیہوش کر دے گا اور مومنوں کو
بھی پکڑے گا مثل ہیئت زکام کے کہا انھوں نے عبد اللہ غضبناک ہوا اور تکیہ لگائے ہوئے تھا سو بیٹھ گیا پھر کہا جب کوئی تم میں سے سوال کیا جاوے اس
چیز کا کہ اس کو جانتا ہو تو بیان کرے اور کہا منصور نے تو چاہیے کہ اس کی خبر دے اور جب اس چیز سے سوال کیا جاوے کہ اس کو نہیں جانتا تو کہے کہ
اللہ بہتر جانتا ہے کیونکہ آدمی کی علمیت سے ہے یہ کہ جب سوال کیا جاوے اس چیز سے کہ اس کو نہیں جانتا تو کہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے کیونکہ اللہ نے
اپنے نبی سے کہا قل ما اسألکم علیہ من اجر یعنی کہہ نہیں سوال کرتا میں تم سے اس پر مزدوری اور نہیں میں تکلیف کرنے والوں سے۔ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے جب قریش کو دیکھا کہ انھوں نے میری نافرمانی کی ہے تو دعا کی الٰہی میری مدد کر سات برس کا قحط ڈال کر یوسف کا سا قحط سو پکڑ
لیا ان کو قحط نے یہاں تک کہ ہر چیز کو فنا کر دیا یہاں تک کہ انھوں نے چمڑوں اور مردوں کو کھایا اور ایک نے کہا ہڈیاں کو بھی کہا اور نکلنے لگا زمین سے
دھوئیں کی طرح نکلتا تھا کہا کہ گئے پھر آپ کے پاس ابو سفیان اور کہنے لگا آپ کی قوم

[illegible] بسبب معصوم ہیں [illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت [illegible]

شیخ من اہل المدینة عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی ہریرة قال تلا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
هذه الآیة یوما وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم قالوا ومن یستبدل بنا قال فضرب رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم علی منکب سلمان ثم قال هذا وقومه هذا وقومه هذا حدیث غریب فی اسناده مقال وقد روی
عبد اللہ بن جعفر ایضا هذا الحدیث عن العلاء بن عبد الرحمن حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر نا عبد اللہ
بن جعفر بن نجیح عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی ہریرة قال قال ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یا رسول اللہ من هؤلاء الذین ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا قال وکان سلمان بجنب
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فخذ سلمان وقال هذا واصحابه والذی
نفسی بیده لو کان الایمان منوطا بالثریا لتناوله رجال من فارس وعبد اللہ بن جعفر بن نجیح هو والد علی بن المدینی
وقد روی علی بن حجر عن عبد اللہ بن جعفر الکثیر وحدثنا علی بهذا الحدیث عن اسمعیل بن جعفر عن عبد اللہ بن جعفر بن نجیح

سورة الفتح حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة نا مالک بن انس عن زید بن اسلم عن ابیه قال سمعت عمر بن
الخطاب یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فی بعض اسفاره فکلمت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فسکت ثم کلمته فسکت
فحرکت راحلتی فتنحیت فقلت ثکلتک امک یا ابن الخطاب نزرت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثلث مرات کل ذلک
لا یکلمک ما اخلقک بان ینزل فیک قرآن قال فما نشبت ان سمعت صارخا یصرخ بی قال فجئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم فقال یا ابن الخطاب لقد انزل علی هذه اللیلة سورة ما احب ان لی منها ما طلعت علیه الشمس انا فتحنا لک فتحا مبینا

کہا حدیث کی ہم سے ایک شیخ نے اہل مدینہ سے انہوں نے علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایک دن یہ آیت پڑھی وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم یعنی اور اگر پھر جاؤ تم بدل دیگا ایک قوم سوائے تمہارے پھر نہ ہونگے مانند
تمہارے کہا لوگوں نے اور کسکو بدل کر لائیگا ساتھ ہمارے کہا انہوں نے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کاندھے پر ہاتھ
رکھ کر فرمایا یہ شخص اور قوم اسکی یہ شخص اور قوم اسکی۔ یہ حدیث غریب ہے اور اسکی سند میں مقال ہے اور روایت کیا اس حدیث کو عبد اللہ بن جعفر نے
علاء بن عبد الرحمن سے۔ حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن
جعفر بن نجیح نے علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہا لوگوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یا
رسول اللہ کون ہیں وہ لوگ جنکو اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ اگر ہم پھر جاویں تو بدل جاویں ساتھ ہمارے پھر نہ ہوں مانند ہمارے۔
کہا راوی نے اور سلمان فارسی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جانب تھے کہا انہوں نے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
سلمان کی ران پر ہاتھ مارا اور کہا یہ اور اصحاب اسکے۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے ساتھ معلق
ہو تو اسکو فارس کے لوگ حاصل کرینگے۔ اور عبد اللہ بن جعفر بن نجیح والد علی بن مدینی کا ہے اور مروی ہے بواسطہ علی بن حجر کے
عبد اللہ بن جعفر کثیر سے۔ اور حدیث کی ہم سے علی نے یہ حدیث اسمعیل بن جعفر سے انہوں نے عبد اللہ بن جعفر بن نجیح سے۔ **تفسیر سورہ
فتح** حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے زید بن
اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہ فرماتے تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے
سو میں نے آنحضرت سے کچھ بات کی سو خاموش رہے پھر میں نے آپ سے بات کی پھر آپ خاموش رہے پھر میں نے اپنی اونٹنی
کو ہلایا اور ایک طرف ہوا اور میں نے (دل سے) کہا تجھے تیری ماں روئے اے ابن خطاب۔ تو نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم سے تین بار الحاح سے سوال کیا ہر بار آپ نے تجھ سے بات نہیں کی تو اس بات کے لائق ہے کہ
تیرے حق میں قرآن نازل ہوا ہو کہا حضرت عمر نے پس میں نے تھوڑی ہی دیر کی کہ میں نے ایک چلانے والے کو
سنا کہ بلاتا ہے کہا حضرت عمر نے پھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو فرمایا آپ نے اے ابن خطاب اس رات
مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی ہے جس میں پسند کرتا ہوں کہ بجائے اسکے وہ چیز ہو جس پر آفتاب نکلتا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا۔

الذين يجتنبون كبائر الإثم والفواحش إلا اللمم قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إن تغفر اللهم تغفر جما وأي عبد لك لا ألما
هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث زكريا بن إسحاق **سورة القمر** **حدثنا** علي بن حجر أنا علي بن مسهر
عن الأعمش عن إبراهيم عن أبي معمر عن ابن مسعود قال بينما نحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى فانشق القمر فلقتين
فلقة من وراء الجبل وفلقة دونه فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا يعني اقتربت الساعة وانشق القمر هذا حديث
حسن صحيح **حدثنا** عبد بن حميد أنا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن أنس قال سأل أهل مكة النبي صلى الله عليه
وسلم آية فانشق القمر بمكة مرتين فنزلت اقتربت الساعة وانشق القمر إلى قوله سحر مستمر يقول ذاهب هذا
حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن أبي عمر أنا سفيان عن ابن أبي نجيح عن مجاهد عن أبي معمر عن ابن مسعود قال
انشق القمر على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم اشهدوا هذا حديث حسن
صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان أنا أبو داود عن شعبة عن الأعمش عن مجاهد عن ابن عمر قال انفلق القمر على
عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهدوا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
عبد بن حميد أنا محمد بن كثير أنا سليمان بن كثير عن حصين عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال انشق القمر على عهد رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى صار فرقتين على هذا الجبل وعلى هذا الجبل فقالوا سحرنا محمد فقال بعضهم لئن كان سحرنا فما يستطيع أن
يسحر الناس كلهم وقد روى بعضهم هذا الحديث عن حصين عن جبير بن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه عن جده جبير

الذین یجتنبون کبائر الاثم تک یعنی وہ لوگ کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بےحیائیوں سے مگر چھوٹے گناہوں سے کہا انہوں نے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے اے اللہ اگر تو بخشے تو بخش سب گناہ بڑے تمام کو اور کون تیرا بندہ ہے کہ جس نے گناہ نہ کیا ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو
مگر زکریا بن اسحاق سے **تفسیر سورۂ قمر** **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے
ابراہیم سے انہوں نے ابی معمر سے انہوں نے ابن مسعود سے کہا انہوں نے اس وقت میں کہ ہم ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منیٰ میں تھے
کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پیچھے پہاڑ کے تھا اور ایک ٹکڑا آگے اس کے سو فرمایا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گواہ رہو
تم یعنی اقتربت الساعۃ وانشق القمر نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے
عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہا انہوں نے اہل مکہ نے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے مکہ میں دو بار آیت فانشق القمر کا سوال کیا سو یہ آیت نازل ہوئی اقتربت الساعۃ وانشق القمر سے سحر مستمر تک
یعنی اسکے جانے والا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن ابی
نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابی معمر سے انہوں نے ابن مسعود سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
چاند پھٹ گیا سو فرمایا ہم کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو تم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود
بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو تم۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن کثیر نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن کثیر نے حصین سے انہوں نے
محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا یہاں تک
کہ دو ٹکڑے ہو گیا اس پہاڑ پر اور اس پہاڑ پر۔ کہا انہوں نے ہم کو محمد نے سحر کر دیا پھر کہا بعض نے ان میں سے اگر ہم کو
انہوں نے سحر کیا ہے تو ان کو یہ طاقت تو نہیں کہ تمام لوگوں کو سحر کرے۔ اور روایت کیا بعض نے اس حدیث کو حصین سے انہوں نے
جبیر بن محمد بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا جبیر سے

[illegible] صغیرہ گناہ [illegible] کی طرف منسوب ہی نہیں کرتے
کیونکہ [illegible]

وقطع وهي البويرة فانزل الله ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله وليخزي الفاسقين هذا
حديث حسن صحيح **حدثنا** الحسن بن محمد الزعفراني نا عفان نا حفص بن غياث نا حبيب بن ابي عمرة عن
سعيد بن جبير عن ابن عباس في قول الله عز وجل ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها قال اللينة النخل
وليخزي الفاسقين قال استنزلوهم من حصونهم قال وامروا بقطع النخل فحاك في صدورهم فقال المسلمون قد
قطعنا بعضا وتركنا بعضا فلنسألن رسول الله صلى الله عليه وسلم هل لنا فيما قطعنا من اجر وهل علينا فيما تركنا من وزر
فانزل الله ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها الآية هذا حديث حسن غريب وروى بعضهم هذا الحديث
عن حفص بن غياث عن حبيب بن ابي عمرة عن سعيد بن جبير مرسلا ولم يذكر فيه عن ابن عباس **حدثنا**
بذلك عبد الله بن عبد الرحمن عن هارون بن معاوية عن حفص بن غياث عن حبيب بن ابي عمرة عن سعيد
بن جبير عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا **قال** ابو عيسى سمع مني محمد بن اسمعيل هذا الحديث **حدثنا**
ابو كريب نا وكيع عن فضيل بن غزوان عن ابي حازم عن ابي هريرة ان رجلا من الانصار بات به ضيف فلم يكن عنده
الا قوته وقوت صبيانه فقال لامرأته نومي الصبية واطفئي السراج وقربي للضيف ما عندك فنزلت هذه الآية و
يؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة هذا حديث حسن صحيح **سورة الممتحنة** **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان

اور قطع کر دیا اور وہ بویرہ ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ما قطعتم من لینۃ الآیۃ یعنی جو کچھ کہ کاٹ ڈالا تم نے کوئی کھجور کا درخت
یا چھوڑ دیا تم نے اسکو کھڑا اوپر جڑوں اسکی کے پس ساتھ حکم خدا کے ہوا تاکہ رسوا ہوں فاسق یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث**
کی ہم سے حسن بن محمد زعفرانی نے کہا حدیث کی ہم سے عفان نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی ہم سے حبیب
ابن ابی عمرہ نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں ما قطعتم من لینۃ الآیۃ یعنی جو کچھ کہ کاٹ ڈالا تم نے
کوئی کھجور کا درخت یا چھوڑ دیا تم نے اسکو کھڑا اوپر جڑوں اسکی کے کہا انہوں نے لینہ کے معنی کھجور کے ہیں اور تاکہ خوار کرے فاسقوں کو
کہا انہوں نے اس قوم سے قلعہ سے اترنے کے واسطے کہا گیا کہا انہوں نے اور انکی کھجوریں کاٹنے کا حکم دیا گیا سو انکے دل میں کھٹکا گذرا
پس کہا مسلمانوں نے ہم نے بعض کو قطع کر دیا ہے اور بعض کو چھوڑ دیا ہے اب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں کہ
کیا ہمارے لیے اس چیز میں کہ جسکو ہم نے کاٹا ہے کچھ اجر ہے اور کیا ہم پر اس چیز میں کہ جسکو ہم نے چھوڑ دیا ہے کچھ گناہ ہے پس اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل فرمائی ما قطعتم من لینۃ او ترکتموہا قائمۃ علی اصولہا الآیۃ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے
اس حدیث کو حفص بن غیاث سے انہوں نے حبیب بن ابی عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسل اور انہوں نے اسمیں ابن عباس کا
ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہم سے ساتھ اسکے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے ہارون بن معاویہ سے انہوں نے حفص بن غیاث سے انہوں نے
حبیب بن ابی عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مجھ سے محمد بن اسمعیل نے
سنی ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ
سے یہ کہ ایک مرد انصاری کے گھر میں ایک مہمان نے رات گذاری اور انکے پاس سوائے اپنے قوت اور قوت لڑکوں کے اور
کچھ نہ تھا پس انہوں نے اپنی عورت سے کہا بچوں کو سلا دے اور چراغ کو گل کر اور مہمان کے آگے جو کچھ تیرے پاس ہے رکھ دے پس
یہ آیت نازل ہوئی ویؤثرون علی انفسہم الآیۃ یعنی اور اختیار کرتے ہیں اوپر جانوں اپنی کے اگرچہ ہو انکو تنگی یہ حدیث
حسن صحیح ہے **تفسیر سورۂ ممتحنہ** **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے

یعنی یہ قوم قلعہ میں بند ہوئی حضرت نے حکم دیا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں سکتے۔

عن عمرو بن دينار عن الحسن بن محمد هو ابن الحنفية عن عبيد الله بن أبي رافع قال سمعت علي بن أبي طالب يقول بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا والزبير والمقداد بن الأسود فقال انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ فإن بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها فأتوني به فخرجنا تتعادى بنا خيلنا حتى أتينا الروضة فإذا نحن بالظعينة فقلنا أخرجي الكتاب فقالت ما معي من كتاب فقلنا لتخرجن الكتاب أو لتلقين الثياب قال فأخرجته من عقاصها قال فأتينا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا هو من حاطب بن أبي بلتعة إلى أناس من المشركين بمكة يخبرهم ببعض أمر النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا يا حاطب قال لا تعجل علي يا رسول الله إني كنت امرأ ملصقا في قريش ولم أكن من أنفسها وكان من معك من المهاجرين لهم قرابات يحمون بها أهليهم وأموالهم بمكة فأحببت إذ فاتني ذلك من نسب فيهم أن أتخذ فيهم يدا يحمون بها قرابتي وما فعلت ذلك كفرا ولا ارتدادا عن ديني ولا رضى بالكفر فقال النبي صلى الله عليه وسلم صدق فقال عمر بن الخطاب دعني يا رسول الله أضرب عنق هذا المنافق فقال النبي صلى الله عليه وسلم إنه قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله اطلع على أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لكم قال وفيه نزلت هذه السورة يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء تلقون إليهم بالمودة السورة قال عمرو وقد رأيت ابن أبي رافع وكان كاتبا لعلي هذا حديث حسن صحيح وفيه عن عمر وجابر بن عبد الله وروى غير واحد عن سفيان بن عيينة هذا الحديث نحو هذا وذكروا هذا الحرف وقالوا لتخرجن الكتاب أو لتلقين الثياب وقد روي هذا الحديث عن أبي عبد الرحمن السلمي عن علي بن أبي طالب نحو هذا الحديث وذكر بعضهم فيه فقالت لتخرجن الكتاب أو لنجردنك حدثنا عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري

عمرو بن دینار سے انہوں نے حسن بن محمد سے جو بیٹا حنفیہ کا ہے انہوں نے عبید اللہ بن ابی رافع سے کہا انہوں نے سنا میں نے علی بن ابی طالب سے کہ فرماتے تھے بھیجا ہم کو اور زبیر اور مقداد بن اسود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا جاؤ روضۂ خاخ میں پہنچو اس لیے کہ وہاں ایک عورت ہے اس کے پاس ایک خط ہے سو اس خط کو اس سے چھین لو اور میرے پاس لے آؤ پس ہم گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چلے حتیٰ کہ اس روضہ میں آئے دیکھا تو وہ عورت موجود ہے سو ہم نے اس سے کہا خط کو نکال اس نے کہا میرے پاس تو خط کوئی نہیں ہم نے کہا خط کو نکال یا تو کپڑوں کو ڈال دے گی کہا حضرت علی نے سو اس نے اس خط کو اپنے بالوں سے نکال دیا کہا حضرت علی نے سو لائے ہم اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر دیکھا تو وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکین کی طرف تھا ان کو بعض امور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دیتا تھا سو فرمایا آنحضرت نے اے حاطب اس کا کیا باعث ہے کہا اس نے یا رسول اللہ آپ مجھ پر جلدی نہ کریں میں قریش میں ملا ہوا تھا اور ان کے نسب سے نہ تھا اور جو لوگ آپ کے ساتھ مہاجرین سے ہیں ان کی ان کے ساتھ قرابت ہے وہ باعث اس قرابت کے ان کے بال بچوں اور مالوں کی مکہ میں حفاظت کرتے ہیں سو میں نے چاہا اس سبب سے کہ میری قرابت ان کے ساتھ نہ تھی میں ان کے ساتھ احسان پیدا کروں کہ اس کے سبب میرے بال بچوں کی حفاظت کریں اور میں نے یہ کام اس لیے نہیں کیا کہ میں کافر یا دین سے پھر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہوں تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اس نے سو کہا حضرت عمر بن خطاب نے مجھے چھوڑ دیجئے یا رسول اللہ کہ اس منافق کی گردن ماروں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو بدر کی لڑائی میں موجود تھا اور کس چیز نے تجھے معلوم کرایا شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جھانک کر دیکھا ہو سو کہا کہ کرو جو تمہارا جی چاہے میں تو تم کو بخش چکا کہا حضرت علی نے اور انہی میں یہ سورت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ الخ کہا عمرو نے میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا ہے اور وہ حضرت علی کا کاتب تھا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس میں روایت ہے عمر اور جابر بن عبداللہ سے اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے اس حدیث کو مثل اس کے روایت کیا ہے اور ذکر کیا انہوں نے اس حرف کو کہ کہا انہوں نے نکال خط کو یا ڈال کپڑوں کو اور یہ حدیث بواسطہ ابی عبدالرحمن سلمی کے علی بن ابی طالب سے مثل اس کے مروی ہے اور بعض نے اس میں یوں ذکر کیا ہے کہ نکال خط کو یا تجھے ہم ننگا کر دیں گے حدیث روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے

عن عروة عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمتحن الا بالآية التي قال الله اذا جاءك المؤمنات يبايعنك الآية قال معمر فاخبرني ابن طاوس عن ابيه قال ما مست يد رسول الله صلى الله عليه وسلم يد امرأة الا امرأة يملكها هذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد بن حميد نا ابو نعيم نا يزيد بن عبد الله الشيباني قال سمعت شهر بن حوشب قال حدثتنا ام سلمة الانصارية قالت قالت امرأة من النسوة ما هذا المعروف الذي لا ينبغي لنا ان نعصيك فيه قال لا تنحن قلت يا رسول الله ان بني فلان قد اسعدوني على عمي ولا بد لي من قضائهن فابى علي فعاتبته مرارا فاذن لي في قضائهن فلم انح بعد قضائهن ولا غيره حتى الساعة ولم يبق من النسوة امرأة الا وقد ناحت غيري هذا حديث حسن غريب وفيه عن ام عطية قال عبد بن حميد ام سلمة الانصارية هي اسماء بنت يزيد بن السكن

ومن سورة الصف

حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن نا محمد بن كثير عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن عبد الله بن سلام قال قعدنا نفر من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فتذاكرنا فقلنا لو نعلم اي الاعمال احب الى الله لعملناه فانزل الله تعالى سبح لله ما في السموات وما في الارض وهو العزيز الحكيم يا ايها الذين امنوا لم تقولون ما لا تفعلون قال عبد الله بن سلام فقرأها علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو سلمة فقرأها علينا ابن سلام قال يحيى فقرأها علينا ابو سلمة قال ابن كثير فقرأها علينا الاوزاعي قال عبد الله فقرأها علينا ابن كثير وقد خولف محمد بن كثير في اسناد هذا الحديث عن الاوزاعي وروى ابن المبارك عن الاوزاعي عن يحيى بن ابي كثير عن هلال بن ابي ميمونة عن عطاء بن يسار عن عبد الله بن سلام او عن ابي سلمة عن عبد الله بن سلام وروى الوليد بن مسلم هذا الحديث عن الاوزاعي

سے۔ وہ کہے اُنہے حضرت عائشہ سے کہا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا امتحان نہیں لیتے تھے مگر ساتھ اس آیت کے اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الآیۃ۔ کہا معمر نے پس خبر دی مجھے ابن طاوس نے اپنے باپ سے کہ کہا اُنہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نے کسی عورت کے ہاتھ کو مس نہیں کیا مگر اس عورت کو کہ جسکے آپ مالک تھے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن عبد اللہ شیبانی نے کہا سنا میں نے شہر بن حوشب سے کہا اُنہے حدیث کی ہم سے ام سلمہ انصاریہ نے کہ کہا اُنہے کہا ایک عورت نے عورتوں سے کیا ہے وہ نیکی کہ جس میں ہمکو آپ کی نافرمانی کرنی لائق نہیں فرمایا آپ نے نوحہ نہ کیا کرو میں نے کہا یا رسول اللہ بنی فلان نے میرے چچا پر میری مدد کی ہے نوحہ میں اور مجھے بھی انکا بدلہ ادا کرنا ضروری ہے سو آنحضرت نے پھر انکار کیا اور میں نے آپ سے کئی بار مراجعت کی پھر آپ نے مجھے بدلہ ادا کرنے میں اذن دیدیا سو میں نے آج تک بعد بدلہ ادا کرنے کے نوحہ نہیں کیا اور نہ غیر اور نہیں باقی رہی کوئی عورت ان عورتوں سے مگر کہ اُسنے سوا میرے نوحہ کیا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس میں روایت ہے ام عطیہ سے کہا عبد بن حمید نے ام سلمہ انصاریہ وہ اسماء بنت یزید بن سکن ہیں اور بعض تفسیر سورہ صف سے حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن کثیر نے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے کہا اُنہے ہم چند نفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بیٹھے ہوئے کچھ مذاکرہ کر رہے تھے سو ہم نے کہا کونسا عمل اللہ تعالی کو پسند ہو کہ ہم وہ کریں تب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض الی آخرہ یعنی بیان کرتی ہے واسطے اللہ کے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور وہ ہے غالب حکمت والا اے ایمان والو کیوں کہتے ہو جو کچھ کہ نہیں کرتے۔ کہا عبد اللہ بن سلام نے سب ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت پڑھی کہا ابو سلمہ نے ہمپر ابن سلام نے پڑھی کہا یحیی نے ہمپر ابو سلمہ نے پڑھی۔ کہا ابن کثیر نے ہمپر اوزاعی نے پڑھی کہا عبد اللہ نے ہمپر ابن کثیر نے پڑھی اور محمد بن کثیر اس حدیث کی اسناد میں اوزاعی سے روایت کرنے میں مخالفت کیا گیا ہے پس روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے اُسنے یحیی بن ابی کثیر سے اُسنے ہلال بن ابی میمونہ سے اُسنے عطاء بن یسار سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے یا ابی سلمہ سے اُسنے عبد اللہ بن سلام سے۔ اور روایت کیا ہے ولید بن مسلم نے اس حدیث کو اوزاعی سے

[illegible] ہو کہ ... کی بات بگڑے اور اس سے ... [illegible]

عروبة عن كثير **سورة الجمعة** حدثنا علي بن حجر انا عبد الله بن جعفر ثني ثور بن زيد الديلي عن ابي
الغيث عن ابي هريرة قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم حين انزلت سورة الجمعة فتلاها فلما بلغ وآخرين
منهم لما يلحقوا بهم قال له رجل يا رسول الله من هؤلاء الذين لم يلحقوا بنا فلم يكلمه قال وسلمان فينا قال فوضع رسول الله
صلى الله عليه وسلم يده على سلمان فقال والذي نفسي بيده لو كان الايمان بالثريا لتناوله رجال من هؤلاء هذا حديث
غريب وعبد الله بن جعفر هو والد علي بن المديني ضعفه يحيى بن معين وقد روي هذا الحديث عن ابي هريرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم من غير هذا الوجه وابو الغيث اسمه سالم مولى عبد الله بن مطيع وثور بن زيد مدني وثور بن
يزيد شامي **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا حصين عن ابي سفيان عن جابر قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يخطب
يوم الجمعة قائما اذ قدمت عير المدينة فابتدرها اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى لم يبق منهم الا اثنا عشر رجلا
فيهم ابو بكر وعمر ونزلت هذه الآية واذا رأوا تجارة او لهوا انفضوا اليها هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** احمد بن منيع
نا هشيم نا حصين عن سالم بن ابي الجعد عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه هذا حديث حسن صحيح **ومن**
سورة المنافقين حدثنا عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن اسرائيل عن ابي اسحق عن زيد بن ارقم قال كنت مع
عمي فسمعت عبد الله بن ابي بن سلول يقول لاصحابه لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا ولئن رجعنا الى
المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل فذكرت ذلك لعمي فذكر ذلك عمي للنبي صلى الله عليه وسلم فدعاني النبي صلى الله عليه وسلم

مثل روایت محمد بن کثیر کے۔ **تفسیر سورہ جمعہ حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو عبد اللہ بن جعفر نے کہا حدیث
کی مجھ سے ثور بن زید دیلی نے ابی الغیث سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے
جبکہ سورہ جمعہ نازل ہوئی تھی سو آپ نے اسکو پڑھا پس جب آپ اس آیت پر پہونچے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم تو ایک مرد
نے کہا یا رسول اللہ کون ہیں یہ لوگ جو ابھی ہم کو نہیں ملے پس آپ نے اس سے کچھ بات نہ کی کہا راوی نے اور سلمان فارسی
بھی ہم میں موجود تھا کہا راوی نے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک سلمان پر رکھا اور کہا قسم ہے اس
ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو ان لوگوں سے کئی مرد اسکو حاصل کر لیتے۔ یہ حدیث غریب ہے اور
عبد اللہ بن جعفر وہ والد علی بن مدینی کا ہے اسکو یحییٰ بن معین نے ضعیف کیا ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی ہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے غیر اس طریق سے بھی اور ابو الغیث کا نام سالم ہے جو غلام عبد اللہ بن مطیع کا ہے اور ثور بن زید مدنی ہیں اور ثور بن یزید
شامی ہیں۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے حصین نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر
سے کہا انہوں نے اس وقت میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ مدینہ کا قافلہ آیا پس انکی
طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے جلدی کی یہانتک کہ نہ باقی رہے ان سے مگر بارہ مرد۔ ان میں حضرت ابو بکر اور
حضرت عمر تھے اور نازل ہوئی یہ آیت واذا راوا تجارۃ او لہوا انفضوا الیہا یعنی اور جس وقت کہ دیکھتے ہیں سوداگری یا تماشا دوڑے
جاتے ہیں طرف اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے
حصین نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **تفسیر سورہ**
منافقین حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے
زید بن ارقم سے کہا انہوں نے میں اپنے چچا کے ساتھ تھا سو میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول سے سنا کہ اپنے دوستوں سے کہتا تھا نہ
خرچ کرو تم پر اس شخص کے جو نزدیک رسول خدا کے ہیں یہانتک کہ بھاگ جاویں اور اگر ہم پھر جاویں طرف مدینہ کے البتہ نکال دیگا
عزت والا اس میں سے ذلت والوں کو سو میں نے یہ بات اپنے چچا سے ذکر کی اور میرے چچا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی پھر آنحضرت نے مجھے بلایا

۱ [illegible]
[illegible]

قال هم قوم من الضعفاء لم يقم على احد قال فبينا انا اسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر قد خفقت
برأسي من الهم اذ اتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرك اذني وضحك في وجهي فما كان يسرني ان لي
بها الخلد في الدنيا ثم ان ابا بكر لحقني فقال ما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت ما قال لي شيئا الا انه عرك اذني
وضحك في وجهي فقال ابشر ثم لحقني عمر فقلت له مثل قولي لابي بكر فلما اصبحنا قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم
سورة المنافقين هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن ابي عدي قال انا شعبة عن الحكم بن
عتيبة قال سمعت محمد بن كعب القرظي منذ اربعين سنة يحدث عن زيد بن ارقم ان عبد الله بن ابي قال في غزوة
تبوك لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل قال فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له
فحلف ما قاله فلامني قومي فقالوا ما اردت الى هذه فاتيت البيت ونمت كئيبا حزينا فاتاني النبي صلى الله عليه وسلم
او اتيته فقال ان الله قد صدقك قال فنزلت هذه الآية هم الذين يقولون لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى
ينفضوا هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن عمرو بن دينار سمع جابر بن عبد الله يقول كنا في غزاة
قال سفيان يرون انها غزوة بني المصطلق فكسع رجل من المهاجرين رجلا من الانصار فقال المهاجري يا للمهاجرين وقال
الانصاري يا للانصار فسمع ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما بال دعوى الجاهلية قالوا رجل من المهاجرين كسع رجلا
من الانصار فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعوها فانها منتنة فسمع ذلك عبد الله بن ابي بن سلول فقال او قد فعلوها
والله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل فقال عمر يا رسول الله دعني اضرب عنق هذا المنافق فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعه

تھا اسکے پس مجھے اس قدر غم واقع ہوا کہ اس قدر اور کسی پر نہیں پڑا تھا اسے سو اس وقت میں کہ میں آنحضرت کے ساتھ ایک سفر میں چلا ہوا
تھا کہ میں نے بباعث غم کے مارے سر نیچے جھکا لیا ناگاہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میرے کانوں کو مالش کی
اور میرے منہ پر ہنس پڑے اور مجھے اسکے بدلے دنیا میں ہمیشہ رہنا بھی پسند نہیں تھا پھر ملے مجھے حضرت ابو بکر اور کہا مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا میں نے کہا کہ مجھے آپ نے کچھ نہیں کہا مگر آپ نے میرے کانوں کو مالش دی ہے اور میرے
منہ پر ہنس پڑے ہیں پس کہا انھوں نے بشارت ہو تجھے پھر ملے مجھے حضرت عمر سو میں نے ان سے بھی وہی کہا جو کہ میں نے
حضرت ابو بکر صدیق سے کہا تھا پس جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ منافقین پڑھی یہ حدیث حسن
صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ابی عدی نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے حکم بن عتیبہ سے کہ
سنا میں نے محمد بن کعب قرظی سے ابتدا چالیس برس سے کہ حدیث کرتا تھا زید بن ارقم سے یہ کہ عبد اللہ بن ابی نے جنگ تبوک میں
کہا اگر ہم پھر جائیں طرف مدینہ کے البتہ نکال دینگے عزت والے انمیں سے ذلت والوں کو کہا انھوں نے پس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
اور آپکو اس امر کی خبر دی تو وہ اپنی بات سے قسم کھا گیا پھر میری قوم نے مجھے ملامت کی اور کہا تو نے اس بات میں کیا ارادہ کیا تھا
سو میں گھر میں آیا اور حالت غم اور ماندگی میں سو گیا پھر میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے یا میں آپکے پاس آیا اور کہا
آپ نے بیشک اللہ تعالیٰ نے تیری تصدیق کی یہ کہا انھوں نے پس یہ آیت نازل ہوئی ہم الذین یقولون الخ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں
مت خرچ کرو اوپر اس شخص کے کہ نزدیک رسول خدا کے ہیں یہاں تک کہ بھاگ جاویں یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے
ابن ابی عمر نے کہ حدیث کی ہم سے سفیان نے عمرو بن دینار سے سنا انھوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہتے ہیں ہم ایک جنگ میں تھے کہا سفیان
نے لوگ کہتے ہیں کہ وہ جنگ بنی مصطلق کی تھی پس ایک مرد مہاجر نے ایک مرد انصاری کی دبر پر تھپڑ مارا سو کہا مہاجر نے اے مہاجرین فریاد کو
پہنچو اور کہا انصاری نے اے انصار دوڑو پہنچو پس یہ بات آنحضرت نے سن لی اور کہا کیا حال ہے کفر کی باتوں کا کہا انھوں نے ایک
مرد مہاجر نے انصاری کی دبر پر تھپڑ مارا ہے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس بات کو اسلئے کہ یہ بری ہے پس عبد اللہ بن
ابی بن سلول نے یہ بات سنی اور کہنے لگا کیا کیا انھوں نے یہ کہا قسم ہے اللہ کی البتہ اگر ہم پھر جاویں طرف مدینہ کے البتہ نکال دینگے عزت والے
انمیں سے ذلت والوں کو سو کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ مجھے اذن دیجئے کہ اس منافق کی گردن ماروں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

المدینة ویحدث الناس أن محمدا یقتل أصحابه وقال غیر عمرو فقال له ابنه عبد الله بن عبد الله والله لا تنقلب حتی تقر
أنك الذلیل ورسول الله العزیز ففعل هذا حدیث حسن صحیح حدثنا عبد بن حمید نا جعفر بن عون نا أبو جناب
الکلبي عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس قال من کان له مال یبلغه حج بیت ربه أو تجب علیه فیه الزکوة فلم یفعل
سأل الرجعة عند الموت فقال رجل یا ابن عباس اتق الله إنما یسأل الرجعة الکفار فقال سأتلو علیك بذلك قرآنا یا أیها
الذین آمنوا لا تلهکم أموالکم ولا أولادکم عن ذکر الله ومن یفعل ذلك فأولئك هم الخاسرون وأنفقوا مما رزقناکم من
قبل أن یأتي أحدکم الموت فیقول رب لولا أخرتني إلی أجل قریب فأصدق إلی قوله والله خبیر بما تعملون قال فما یوجب
الزکوة قال إذا بلغ المال مائتین فصاعدا قال فما یوجب الحج قال الزاد والبعیر حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرزاق
عن الثوري عن یحیی بن أبي حیة عن الضحاك عن ابن عباس عن النبي صلی الله علیه وسلم نحوه هکذا روی ابن عیینة
وغیر واحد هذا الحدیث عن أبي جناب عن الضحاك عن ابن عباس قوله ولم یرفعه وهذا أصح من روایة عبد الرزاق
وأبو جناب القصاب اسمه یحیی بن أبي حیة ولیس هو بالقوي في الحدیث ومن سورة التغابن حدثنا محمد
بن یحیی نا محمد بن یوسف نا إسرائیل نا سماك بن حرب عن عکرمة عن ابن عباس وسأله رجل عن هذه الآیة یا أیها
الذین آمنوا إن من أزواجکم وأولادکم عدوا لکم فاحذروهم قال هؤلاء رجال أسلموا من أهل مکة
وأرادوا أن یأتوا النبي صلی الله علیه وسلم فأبی أزواجهم وأولادهم أن یدعوهم أن یأتوا رسول الله صلی الله علیه وسلم

پھر مدینے میں آ کر لوگوں سے یہ کہتا کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہے، راوی کہتا ہے عمرو کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ اسکے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ نے کہا قسم ہے
اللہ کی نہ پھریگا تو یعنی مدینہ میں داخل نہ ہو گا یہاں تک کہ تو اقرار کرے کہ میں ذلیل ہوں اور رسول اللہ عزیز ہیں تو اسنے اسی طرح کیا۔
یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن عون نے کہا خبر دی ہم کو ابو جناب کلبی نے ضحاک
بن مزاحم سے انہوں نے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا جس کسی کے پاس اسقدر مال ہو کہ اسکو وہ بیت اللہ تک پہنچا سکتا ہو یا اس پر اس میں
زکوۃ واجب ہو سکتی ہو اور وہ نہ کرے تو وہ شخص موت کے وقت پھر دنیا میں آنیکا سوال کریگا سو کہا ایک مرد نے اے ابن عباس اللہ سے
ڈر کیا کافر ہیں پھر آنیکا سوال کرینگے پس کہا انہوں نے میں تجھکو قرآن سنا دیتا ہوں یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم یعنی اے ایمان والو نہ غافل
کریں تمکو مال تمھارے اور نہ اولاد تمھاری اللہ کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ کام پس وہ لوگ وہی ہیں ٹوٹا پانیوالے اور خرچ کرو اس چیز سے کہ
دیا ہم نے تمکو پہلے اس سے کہ آوے کسی کو تم میں سے موت پس کہے اے رب میرے کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجھکو ایک وقت نزدیک تک پس
خیرات کرتا میں یہاں تک ... واللہ خبیر بما تعملون۔ کہا انہوں نے پس کیا چیز زکوۃ واجب کرتی ہے کہا ابن عباس نے جب مال دو سو درم یا
زیادہ کو پہونچ جاوے کہا انہوں نے اور حج کو کیا چیز واجب کرتی ہے کہا ابن عباس نے سفر خرچ اور سواری حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا
حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے ثوری سے انہوں نے یحیی بن ابی حیہ سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل
اسکے۔ ایسا ہی روایت کیا ابن عیینہ اور کئی ایک نے اس حدیث کو ابی جناب سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے قول انکا اور اسکو
مرفوع نہیں کیا اور یہ اصح ہے روایت عبد الرزاق سے اور ابو جناب قصاب کا نام یحیی بن ابی حیہ ہے اور یہ حدیث میں قوی نہیں ہے **بعض تفسیر سورہ**
تغابن حدیث کی ہم سے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے کہا حدیث کی ہم سے سماک بن
حرب نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے اور سوال کیا انسے ایک مرد نے اس آیت سے یا ایہا الذین آمنوا ان من ازواجکم الخ یعنی اے ایمان والو
تحقیق بعض بی بیاں تمھاری اور اولاد تمھاری دشمن ہیں واسطے تمھارے پس بچو ان سے کہا انہوں نے وہ لوگ ہیں جو مکہ میں اسلام لائے اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکا ارادہ کیا تو انکی بی بیوں اور اولاد نے انکار کیا اس بات سے کہ انکو چھوڑیں ہم کو چھوڑ کر آنحضرت کے پاس جانا

۱؎ [illegible]
۲؎ [illegible] آنحضرت کے پاس [illegible]
[illegible] اسلام [illegible] پھر گیا ۱۱

ان مت فصل علی ... سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول ما خلق الله القلم فقال له اکتب فجری
بما هو کائن الی الابد وفی الحدیث قصة هذا حدیث حسن صحیح غریب وفیه عن ابن عباس **ومن سورة الحاقة**
حدثنا عبد بن حمید نا عبد الرحمن بن سعد عن عمرو بن ابی قیس عن سماک بن حرب عن عبد الله بن عمیرة عن
الاحنف بن قیس عن العباس بن عبد المطلب زعم انه کان جالسا فی البطحاء فی عصابة ورسول الله صلی الله علیه وسلم
جالس فیهم اذ مرت علیهم سحابة فنظروا الیها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تدرون ما اسم هذه قالوا
نعم هذا السحاب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم والمزن قالوا والمزن قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والعنان
قالوا والعنان ثم قال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم هل تدرون کم بعد ما بین السماء والارض قالوا
لا والله ما ندری قال فان بعد ما بینهما اما واحدة واما اثنتان او ثلث وسبعون سنة والسماء التی فوقها کذلک
حتی عددهن سبع سموات کذلک ثم قال فوق السماء السابعة بحر بین اعلاه واسفله کما بین السماء الی السماء وفوق
ذلک ثمانیة اوعال بین اظلافهن ورکبهن مثل ما بین سماء الی سماء ثم فوق ظهورهن العرش بین اسفله واعلاه
مثل ما بین السماء الی السماء والله فوق ذلک قال عبد بن حمید سمعت یحیی بن معین یقول الا یرید عبد الرحمن
بن سعد ان یحج حتی نسمعه منه هذا الحدیث هذا حدیث حسن غریب وروی الولید بن ابی ثور عن سماک نحوه
ورفعه وروی شریک عن سماک بعض هذا الحدیث ووقفه ولم یرفعه وعبد الرحمن هو ابن عبد الله بن سعد الرازی
حدثنا یحیی بن موسی نا عبد الرحمن بن عبد الله بن سعد الرازی ان اباه اخبره قال رأیت رجلا ببخاری علی بغلة

بن صامت سے سو کہا اسنے حدیث کی مجھے میرے باپ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے کہا لکھ سو وہ جاری ہوا ساتھ اس چیز کے جو ابد تک ہونیوالی ہے اور اس
حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور اس میں روایت ہے ابن عباس سے بھی **تفسیر سورۂ الحاقہ** سے **حدیث**
کی ہم سے عبد بن حمید نے کہ حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن سعد نے عمرو بن ابی قیس سے اسنے سماک بن حرب سے اسنے
عبد اللہ بن عمیرہ سے اسنے احنف بن قیس سے اسنے عباس بن عبد المطلب سے کہ کہا اسنے میں بطحا مکہ میں ایک جماعت میں
بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہیں بیٹھے ہوئے تھے دیکھا تو انکے اوپر سے بادل گذرا سو لوگوں نے اسکی طرف
دیکھا پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جانتے ہو اسکا نام کیا ہے کہا لوگوں نے ہاں یہ بادل ہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور مزن بھی کہ لوگوں نے اور مزن بھی نام ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور عنان بھی کہا لوگوں نے
اور عنان بھی ہے آنحضرت نے ان سے کہا کیا تم جانتے ہو کسقدر مسافت ہے درمیان آسمان اور زمین کے کہا لوگوں نے قسم ہے اللہ کی
ہم نہیں جانتے فرمایا آپ نے مسافت درمیان ان دونوں کے اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی ہے اور دوسرا آسمان کہ اسکے اوپر ہے وہ بھی
ویسا ہی ہے یہاں تک کہ آپ نے سات آسمان ایسے ہی شمار کیے پھر فرمایا آپ نے ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے اسکے اعلے اور
اسفل میں اسقدر فاصلہ ہے جیسا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے اور اسکے اوپر آٹھ فرشتے بشکل بزکوہی ہیں انکے کھروں اور
گھٹنوں میں اسقدر فاصلہ ہے جیسا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ہے پھر انکی پشتوں پر عرش ہے اسکے اسفل و اعلے میں مثل
اس مسافت کے ہے جو دو آسمان میں ہے اور اللہ تعالیٰ اوپر اسکے ہے۔ کہا عبد بن حمید نے سنا میں نے یحیی بن معین سے کہتا عبد الرحمن
بن سعد کیوں نہیں حج کرنیکا ارادہ کرتا تاکہ اس سے یہ حدیث سنے یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی ولید بن ابی ثور نے
سماک سے مثل اسکے اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کی شریک نے سماک سے بعض اس حدیث کا اور موقوف کیا اور اسکو مرفوع
نہیں کیا اور عبد الرحمن وہ ابن عبد اللہ بن سعد رازی ہے حدیث کی ہم سے یحیی بن موسی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ
بن سعد رازی نے کہ انکے باپ نے اسکو خبر دی ہے کہ کہا اسنے میں نے ایک مرد بخارا میں خچر پر دیکھا

ف [illegible]

وعليه عمامة سوداء يقول لكأنها ... رسول الله صلى الله عليه وسلم **ومن سورة سأل سائل** **حدثنا**
أبو كريب حدثنا رشدين بن سعد عن عمرو بن الحارث عن دراج أبي السمح عن أبي الهيثم عن أبي سعيد عن النبي صلى الله
عليه وسلم في قوله كالمهل قال كعكر الزيت فإذا قربه إلى وجهه سقطت فروة وجهه فيه هذا حديث غريب
لا نعرفه إلا من حديث رشدين **ومن سورة الجن** **حدثنا** عبد بن حميد حدثني أبو الوليد حدثنا أبو عوانة عن أبي بشر
عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال ما قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم على الجن ولا رآهم انطلق رسول الله صلى الله
عليه وسلم في طائفة من أصحابه عامدين إلى سوق عكاظ وقد حيل بين الشياطين وبين خبر السماء وأرسلت
عليهم الشهب فرجعت الشياطين إلى قومهم فقالوا ما لكم قالوا حيل بيننا وبين خبر السماء وأرسلت
علينا الشهب فقالوا ما حال بيننا وبين خبر السماء إلا من حدث فاضربوا مشارق الأرض ومغاربها فانظروا
ما هذا الذي حال بينكم وبين خبر السماء قال فانطلقوا يضربون مشارق الأرض ومغاربها يبتغون ما هذا الذي
حال بينهم وبين خبر السماء فانصرف أولئك النفر الذين توجهوا نحو تهامة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
بنخلة عامدا إلى سوق عكاظ وهو يصلي بأصحابه صلاة الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا له فقالوا هذا والله الذي
حال بينكم وبين خبر السماء قال فهنالك رجعوا إلى قومهم فقالوا يا قومنا إنا سمعنا قرآنا عجبا يهدي إلى الرشد فآمنا
به ولن نشرك بربنا أحدا فأنزل الله تبارك وتعالى على نبيه صلى الله عليه وسلم قل أوحي إلي أنه استمع نفر من الجن
وإنما أوحي إليه قول الجن وبهذا الإسناد عن ابن عباس قال قول الجن لقومهم لما قام عبد الله يدعوه كادوا يكونون

اور ... پگڑی تھی وہ کہتا تھا گویا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی ہے **بعض تفسیر سورۂ سأل سائل سے** **حدیث**
کی مجھ سے ابو کریب نے کہا حدیث کی مجھ سے رشدین نے۔ ... نے عمرو بن حارث سے اُسنے دراج ابی السمح سے اُسنے ابی الہیثم سے
اُسنے ابی سعید سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر میں کالمہل فرمایا آپ نے مثل میل تیل کے پس جب وہ
اُسکو اپنے منہ کے نزدیک کریگا تو اُسکے منہ کا چمڑا اُسمیں گر پڑیگا یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق رشدین سے
بعض تفسیر سورۂ جن سے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہ حدیث کی مجھے ابو الولید نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو عوانہ نے ابی بشر سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ جنوں پر کچھ
پڑھا اور نہ انکو دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک گروہ میں اپنے صحابہ سے بازار عکاظ کی طرف قصد کر کے چلے اس
حالت میں کہ درمیان شیطانوں و آسمان کی خبر کے پردہ ڈالا گیا تھا اور انپر شعلے بھیجے گئے سو شیطان اپنی قوم کی طرف پھر آئے
اور کہنے لگے کیا ہے تمہارے لیے کہا اُنھوں نے درمیان ہمارے و خبر آسمان کے پردہ ڈالا گیا ہے اور ہمپر شعلے بھیجے گئے ہیں
کہا اُنھوں نے درمیان ہمارے اور خبر آسمان کے کوئی نو پیدا چیز حائل ہوئی ہے سو تم زمین کے مشرقوں اور مغربوں میں سیر کرو اور
دیکھو کہ کیا چیز درمیان تمھارے اور خبر آسمان کے حائل ہوئی ہے کہا اُسنے سو وہ زمین کے مشرقوں اور مغربوں میں سفر کرتے ہوئے
چلے اس تلاش میں کہ کیا وہ چیز ہے جو درمیان ہمارے اور خبر آسمان کے حائل ہوئی ہے پس وہ گروہ جو تہامہ کی طرف متوجہ ہوا تھا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا آیا اس حالت میں کہ وہ نخلہ کھجوروں میں بازار عکاظ کی طرف قصد کرنے والا تھا اور
آنحضرت اپنے صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے پس جب جنوں نے قرآن سنا تو اُنھوں نے اُسکی طرف کان لگائے
اور کہنے لگے یہ قسم اللہ کی وہ چیز جو درمیان تمھارے اور خبر آسمان کے حائل ہوئی ہے کہا اُسنے پس اُسی جگہ سے وہ اپنی قوم
کی طرف پھر آئے اور کہنے لگے اے قوم ہماری تحقیق سنا ہمنے قرآن عجب۔ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے
اور ہرگز نہ شریک لاوینگے ہم ساتھ رب اپنے کے کسی کو پس اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ سورت اتاری قل اوحی الی انہ استمع نفر
من الجن۔ اور سوائے اسکے نہیں کہ آنحضرت کی طرف جنوں کا قول وحی ہوا ہے۔ اور ساتھ اسی اسناد کے ہے ابن عباس سے کہا اُسنے قول
جنوں کا اپنی قوم سے یہ تھا لما قام عبد اللہ یدعوہ ان سے جب کھڑا ہوا بندہ خدا کا پکارتا ہوا اُسکو نزدیک ہے کہ ہو جاویں

عليه لبدا قال لما رأوه يصلي واصحابه يصلون بصلوته ويسجدون بسجوده قال تعجبوا من طواعية اصحابه له قالوا لقومهم
لما قام عبد الله يدعوه كادوا يكونون عليه لبدا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف
نا اسرائيل نا ابو اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان الجن يصعدون الى السماء يستمعون الوحي فاذا
سمعوا الكلمة زادوا فيها تسعا فاما الكلمة فتكون حقا واما ما زادوه فيكون باطلا فلما بعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم منعوا مقاعدهم فذكروا ذلك لابليس ولم تكن النجوم يرمى بها قبل ذلك فقال لهم ابليس ما هذا
الا من امر قد حدث في الارض فبعث جنوده فوجدوا رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما يصلي بين جبلين اراه
قال بمكة فلقوه فاخبروه فقال هذا الحدث الذي حدث في الارض هذا حديث حسن صحيح **ومن سورة
المدثر** **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن جابر بن عبد الله قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحدث عن فترة الوحي فقال في حديثه بينا انا امشي سمعت صوتا
من السماء فرفعت راسي فاذا الملك الذي جاءني بحراء جالس على كرسي بين السماء والارض فجئثت منه رعبا فرجعت
فقلت زملوني زملوني فدثروني فانزل الله تعالى يا ايها المدثر قم فانذر الى قوله والرجز فاهجر قبل ان تفرض الصلوة هذا
حديث حسن صحيح وقد رواه يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ايضا **حدثنا** عبد بن حميد نا الحسن بن موسى عن
ابن لهيعة عن دراج عن ابي الهيثم عن ابي سعيد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصعود جبل من نار

اوپر آپکے حلقہ حلقہ کہا ابن عباس نے یہ اسواسطے کہ دیکھا انھون نے آپکو نماز پڑھتے اور صحابہ آپکے نماز پڑھتے ساتھ نماز
آپکی کے اور سجدہ کرتے ساتھ سجدے آپکے کہا اُسنے وہ آپکے صحابہ کی اطاعت جو وہ آنحضرت کی کرتے تھے دیکھکر
متعجب ہوے کہا انھون نے اپنی قوم سے جب وقت کہ کھڑا ہوتا ہے بندہ خدا کا پکارتا ہے اسکو نزدیک ہے کہ ہو وین اوپر اسکے حلقہ حلقہ
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے
کہا حدیث کی ہم سے ابو اسحاق نے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے کہا اُسنے جن آسمان کی طرف وحی سننے کے لیے چڑھتے
تھے پس جب کوئی ایک بات سنتے تو نو اُسمین زیادہ کرتے پھر وہ بات تو حق ہوتی تھی اور وہ باتین جو اُسمین زیادہ کرتے تھے
وہ باطل ہوتی تھین پس جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے تو اپنے بیٹھنے کی جگہون سے منع کیے گئے پھر انھون نے یہ بات
ابلیس سے ذکر کی اور پہلے اس سے ستارے ٹوٹا نہیں کرتے تھے تو اُسنے ابلیس نے کہا نہین یہ بات مگر کسی امر سے جو زمین مین
پیدا ہوا ہے پس اُسنے اپنے لشکر کو بھیجا تو انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان دو پہاڑون کے کھڑا ہو کر نماز پڑھتے
ہوے پایا راوی کہتا ہے مین گمان کرتا ہون کہ کہا اُسنے کہ مکہ مین پھر وہ ابلیس سے ملے اور اُسکو خبر دی پس کہا اُسنے یہی ہے نو پیدا چیز جو
زمین مین پیدا ہوئی ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **بعض تفسیر** سورہ مدثر سے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق
نے معمر سے اُسنے زہری سے اُسنے ابی سلمہ سے اُسنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُسنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
اس حالت مین کہ آپ وحی کے سست ہو جانے کی حدیث کر رہے تھے سو آپنے اپنی حدیث مین فرمایا کہ جسوقت مین چلا جاتا تھا کہ
اچانک مین نے آسمان سے ایک آواز سنی تو مین نے سر کو اُٹھایا تو ناگہان وہی فرشتہ جو میرے پاس حرا کے پہاڑ مین آیا تھا آسمان اور
زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے سو مین اُس سے ڈر کے خوف کے مارے پھر مین پلٹ آیا یعنی گھر کی طرف تو مین نے کہا کہ مجھکو کملی اوڑھاؤ
سو لوگون نے مجھکو اوڑھا دیا پھر اللہ نے یہ آیت نماز کے فرض ہونے سے پہلے اُتاری یا ایہا المدثر قم فانذر سے والرجز فاہجر تک یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور نیز روایت کیا اسکو یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے حسن
بن موسی نے ابن لہیعہ سے اُسنے دراج سے اُسنے ابی الہیثم سے اُسنے ابی سعید سے انھون نے نبی صلعم سے کہ فرمایا آپنے صعود ایک آگ کا پہاڑ ہے

لہ [illegible]

[illegible]

يتصعد فيه سبعين خريفا ثم يهوي به كذلك فيه ابدا هذا الحديث غريب انما نعرفه مرفوعا من حديث ابن لهيعة وقد روي شيء من هذا عن عطية عن ابي سعيد موقوف حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن مجالد عن الشعبي عن جابر بن عبد الله قال قال ناس من اليهود لاناس من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم هل يعلم نبيكم كم عدد خزنة جهنم قالوا لا ندري حتى نسأله فجاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد غلب اصحابك اليوم قال وبما غلبوا قال سألهم يهود هل يعلم نبيكم كم عدد خزنة جهنم قال فما قالوا قال قالوا لا ندري حتى نسأل نبينا قال افغلب قوم سئلوا عما لا يعلمون فقالوا لا نعلم حتى نسأل نبينا لكنهم قد سألوا نبيهم فقالوا ارنا الله جهرة علي باعداء الله اني سائلهم عن تربة الجنة وهي الدرمك فلما جاؤا قالوا يا ابا القاسم كم عدد خزنة جهنم قال هكذا وهكذا في مرة عشرة وفي مرة تسع قالوا نعم قال لهم النبي صلى الله عليه وسلم ما تربة الجنة قال فسكتوا هنيهة ثم قالوا الخبزة يا ابا القاسم فقال النبي صلى الله عليه وسلم الخبز من الدرمك هذا حديث انما نعرفه من هذا الوجه من حديث مجالد حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا زيد بن حباب انا سهيل بن عبد الله القطعي وهو اخو حزم بن ابي حزم القطعي نا ثابت البناني عن انس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال في هذه الآية هو اهل التقوى واهل المغفرة قال قال الله تبارك وتعالى انا اهل ان اتقى فمن اتقاني فلم يجعل معي الها فانا اهل ان اغفر له هذا حديث حسن غريب وسهيل ليس بالقوي في الحديث وقد تفرد سهيل بهذا الحديث عن ثابت **ومن سورة القيمة** حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن موسى بن ابي عائشة

اس میں کافر ستر خریف چڑھایا جاوے گا پھر اسی طرح نیچے اتارا جاوے گا ہمیشہ۔ یہ حدیث غریب ہے ہم تو فقط مرفوع اسکو ابن لہیعہ کے طریق سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور کچھ حصہ اسکا عطیہ سے مروی ہے جو راوی ہے ابی سعید سے موقوف **حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے مجالد سے اُسنے شعبی سے اُسنے جابر سے کہ اُنہے کہا چند لوگوں نے یہود سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ سے کہ کیا تمہارا نبی جانتا ہے کہ دوزخ کے خزانچی کتنے ہیں کہا اُنھوں نے ہم نہیں جانتے یہانتک کہ آپ سے پوچھ لیں پس ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد آپ کے اصحاب آج کے دن مغلوب ہو گئے فرمایا آپ نے اور کس چیز سے مغلوب ہوئے ہیں کہا اسنے اُنسے یہودیوں نے پوچھا ہے کہ تمہارا نبی جانتا ہے کہ دوزخ کے خزانچی کتنے ہیں فرمایا آپ نے پس اُنھوں نے کیا کہا ہے کہا اُسنے اُنھوں نے کہا ہے کہ ہم نہیں جانتے یہانتک کہ اپنے نبی سے سوال کریں فرمایا آپ نے کیا مغلوب ہو جاتی ہے وہ قوم جو سوال کیجاوے اُس چیز سے کہ وہ نہ جانتی ہو سو کہا اُنھوں نے کہ ہم نہیں جانتے تاآنکہ اپنے نبی سے سوال کریں لیکن اُنھوں نے یعنے یہود نے تو اپنے نبی سے سوال کیا اور کہا ہمکو اللہ تعالیٰ ظاہر دکھلا دے میرے پاس لاؤ اللہ کے دشمنوں کو میں اُنسے جنت کی مٹی کی بابت سوال کرتا ہوں اور وہ آٹا سفید ہے پس جب وہ آئے تو کہا اُنھوں نے اے ابا القاسم دوزخ کے خزانچی کتنے ہیں فرمایا آپ نے اتنے اور اسطرح ایک بار دس فرمایا اور ایک بار نو کہا اُنھوں نے ہاں اُنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا جنت کی مٹی کیا ہے کہا اُسے سو وہ تھوڑی دیر چپ رہے پھر کہا اُنھوں نے اے ابا القاسم روٹی ہے پس فرمایا آنحضرت نے روٹی آٹے سفید سے ہے اس حدیث کو تو ہم فقط اسی طریق مجالد سے پہچانتے ہیں **حدیث** کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا خبر دی ہمکو سہیل بن عبد اللہ قطعی نے اور یہ حزم بن ابی حزم قطعی کا بھائی ہے ثابت سے اُسنے انس بن مالک سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اس آیت کی تفسیر میں ہو اہل التقوی واہل المغفرہ فرمایا آنحضرت نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے میں ہوں لائق اسکے کہ مجھسے ڈرا جائے سو جو کوئی مجھسے ڈرا اور میرے ساتھ اسنے دوسرا معبود نہ بنایا تو میں لائق اسکے ہوں کہ اسکو بخشدوں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور سہیل حدیث میں قوی نہیں۔ اور متفرد ہوا ہے سہیل ساتھ اس حدیث کے ثابت سے **بعض تفسیر سورہ قیامت سے حدیث** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے

ف حاصل یہ ہے کہ ... مغلوب نہیں ہوئی ... اُنھوں نے اپنے نبی سے ... سوال کیا اور پھر اُنکو ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ کا دیدار ... [illegible]
... [illegible] ... دونوں اُنھوں کی ... ایک ہاتھ کی انگلیاں ... [illegible]

عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أنزل عليه القرآن يحرك به لسانه يريد
أن يحفظه فأنزل الله تبارك وتعالى لا تحرك به لسانك لتعجل به قال فكان يحرك به شفتيه وحرك سفيان شفتيه
هذا حديث حسن صحيح قال علي بن المديني قال يحيى بن سعيد القطان كان سفيان الثوري يحسن الثناء على موسى
بن أبي عائشة خيرا حدثنا عبد بن حميد قال حدثني شبابة عن إسرائيل عن ثوير قال سمعت ابن عمر يقول قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أدنى أهل الجنة منزلة لمن ينظر إلى جنانه وأزواجه وخدمه وسرره مسيرة ألف
سنة وأكرمهم على الله من ينظر إلى وجهه غدوة وعشية ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم وجوه يومئذ
ناضرة إلى ربها ناظرة هذا حديث غريب وقد روى غير واحد عن إسرائيل مثل هذا مرفوعا وروى عبد الملك
بن أبجر عن ثوير عن ابن عمر قوله ولم يرفعه وروى الأشجعي عن سفيان عن ثوير عن مجاهد عن ابن عمر قوله ولم يرفعه ولا نعلم
أحدا ذكر فيه عن مجاهد غير الثوري **ومن سورة عبس حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الأموي حدثني أبي قال
هذا ما عرضنا على هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة قالت أنزل عبس وتولى في ابن أم مكتوم الأعمى أتى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فجعل يقول يا رسول الله أرشدني وعند رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل من عظماء المشركين
فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرض عنه ويقبل على الآخر ويقول أترى بما أقول بأسا فيقول لا ففي هذا أنزل هذا
حديث حسن غريب وروى بعضهم هذا الحديث عن هشام بن عروة عن أبيه قال أنزل عبس وتولى في ابن أم مكتوم

اُس نے سعید بن جبیر سے اُس نے ابن عباس سے کہ کہا اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب آپ پر قرآن نازل ہوتی تو اپنی
زبان مبارک کو ہلاتے ارادہ اُسکے یاد رکھنے کا کرتے پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی لا تحرک به لسانک یعنی مت ہلا
ساتھ قرآن پڑھنے کے زبان اپنی کو تو کہ جلدی کرے ساتھ اسکے کہا اُسنے سو آنحضرت ساتھ اسکے ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ اور سفیان نے
بھی ہونٹ ہلائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ کہا علی بن مدینی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید قطان نے سفیان ثوری موسیٰ بن ابی عائشہ کی تعریف
کیا کرتا تھا۔ حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی مجھ سے شبابہ نے اسرائیل سے اُسنے ثویر سے کہا سنا میں نے ابن
عمر سے کہ کہتا تھا کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ادنیٰ اہل جنت سے مرتبہ میں البتہ وہ شخص ہے جو اپنے باغوں اور بیبیوں اور خادموں
اور تختوں کی طرف سو برس کی مسافت سے دیکھے۔ اور بزرگتر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جو اسکے منہ کی طرف صبح اور شام کو دیکھے
پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی وجوہ یومئذ ناضرة الخ یعنی کتنے منہ اس دن تروتازہ ہونگے طرف رب اپنے
کے دیکھنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے اور کئی ایک نے اسرائیل سے مثل اسکے مرفوع روایت کی ہے۔ اور روایت کیا عبد الملک
بن ابجر نے ثویر سے اُسنے ابن عمر سے قول اسکا اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور روایت کیا اشجعی نے سفیان سے اُسنے ثویر سے اُسنے
مجاہد سے اُسنے ابن عمر سے قول اسکا اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔ اور ہم نہیں جانتے کہ سوائے ثوری کے کسی نے اس حدیث میں مجاہد
کا ذکر کیا ہو۔ **بعض تفسیر سورۂ عبس سے۔** حدیث کی ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے کہ حدیث کی مجھ سے میرے باپ
نے کہا اُسنے یہ وہ چیز ہے جو ہم نے ہشام بن عروہ پر پیش کی تھی جو روایت کی اُسنے اپنے باپ سے اُسنے حضرت عائشہ سے
کہا انھوں نے سورت عبس وتولیٰ ابن ام مکتوم اندھے کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور
کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے ہدایت کیجیے اور اسوقت آنحضرت کے پاس ایک مرد مشرکین میں سے تھا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اس سے منہ پھیرتے اور دوسرے پر متوجہ ہوتے اور فرماتے کیا تو دیکھتا ہے اس بات میں جسکو میں کہتا ہوں کچھ خوف وہ کہتا نہیں
پس اسی بارے میں یہ سورت نازل ہوئی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا بعض نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے
اُسنے اپنے باپ سے کہا اُسنے سورت عبس وتولیٰ ابن ام مکتوم میں نازل ہوئی ہے

ل؎ جب وحی لیکر جبرئیل علیہ السلام آتے [illegible] ساتھ حضرت [illegible]
[illegible]

ولم يذكر فيه عن عائشة حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن الفضل نا ثابت بن يزيد عن هلال بن خباب عن عكرمة عن
ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تحشرون حفاة عراة غرلا فقالت امرأة أيبصر أو يرى بعضنا عورة
بعض قال يا فلانة لكل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه هذا حديث حسن صحيح قد روي من غير وجه عن ابن عباس
ومن سورة إذا الشمس كورت **حدثنا** عباس بن عبد العظيم العنبري نا عبد الرزاق نا عبد الله بن بحير عن
عبد الرحمن وهو ابن يزيد الصنعاني قال سمعت ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره أن ينظر إلى
يوم القيامة كأنه رأي عين فليقرأ إذا الشمس كورت وإذا السماء انفطرت وإذا السماء انشقت **ومن سورة ويل للمطففين**
حدثنا قتيبة نا الليث عن ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبي صالح عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال إن العبد إذا أخطأ خطيئة نكتت في قلبه نكتة سوداء فإذا هو نزع واستغفر وتاب صقل قلبه وإن عاد
زيد فيها حتى تعلو قلبه وهو الران الذي ذكر الله كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
يحيى بن درست البصري نا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع عن ابن عمر قال حماد هو عندنا مرفوع يوم يقوم
الناس لرب العالمين قال يقومون في الرشح إلى أنصاف آذانهم **حدثنا** هناد نا عيسى بن يونس عن ابن عون عن
نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم يوم يقوم الناس لرب العالمين قال يقوم أحدهم في الرشح إلى
أنصاف أذنيه هذا حديث صحيح وفيه عن أبي هريرة **ومن سورة إذا السماء انشقت** **حدثنا**
عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن عثمان

اور اُسنے اُسمیں حضرت عائشہ کا ذکر نہیں کیا **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضل نے کہا حدیث کی ہمسے ثابت
بن یزید نے ہلال بن خباب سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اُٹھائے جاؤ گے
لوگ اس حالت میں کہ ننگے پاؤں ننگے بدن نہ ختنہ کیے ہوئے ہونگے پس کہا ایک عورت نے کیا بعض ہمارے سے بعض کی شرمگاہ دیکھیگے
فرمایا آپ نے اے فلانی واسطے ہر ایک مرد کے انمیں سے اس دن ایک حالت ہوگی کفایت کریگی اُسکو یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بہت وجہ
سے ابن عباس سے مروی ہوا اور بعض **تفسیر** سورہ اذا الشمس کورت سے **حدیث** کی ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا حدیث
کی ہمسے عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن بحیر نے عبد الرحمن سے جو یزید صنعانی کا بیٹا ہے کہا اُسنے سنا میں نے ابن عمر سے کہ
کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کو قیامت کا دیکھنا آنکھوں کے سامنے خوش لگے تو چاہیے کہ یہ سورتیں پڑھے اذا الشمس
کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت اور بعض **تفسیر** سورہ ویل للمطففین سے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی
ہمسے لیث نے ابن عجلان سے اُسنے قعقاع بن حکیم سے اُسنے ابی صالح سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا کہ بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اُسکے دل میں سیاہ نکتہ لگایا جاتا ہے پس جب اُسنے اپنے نفس کو ارتکاب گناہ سے دور کیا اور استغفار
اور توبہ کی تو صاف ہو جاتا ہے دل اُسکا اور اگر پھر عود کرے تو اسمیں زیادتی کیجاتی ہے یہانتک کہ اسکے دل پر وہ سیاہی چڑھ جاتی ہے اور یہی ہے زنگ
جسکا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں یعنے ہرگز یوں نہیں بلکہ زنگ باندھا ہے اوپر دلوں انکے کے اُس چیز نے کہ تھے کماتے۔ یہ حدیث
حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن درست بصری نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر سے کہا
حماد نے یہ حدیث ہمارے نزدیک مرفوع ہے یوم یقوم الناس لرب العالمین یعنے اس دن کہ کھڑے ہونگے لوگ واسطے رب عالموں کے فرمایا آپنے
کھڑے ہونگے پسینے میں نصف کانوں تک **حدیث** کی ہمسے ہناد نے کہا حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے ابن عون سے اُسنے
نافع سے اُسنے ابن عمر سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یوم یقوم الناس الخ یعنے اس دن کہ کھڑے ہونگے لوگ واسطے رب
عالموں کے فرمایا آپ نے کھڑے ہونگے بعض انکے اپنے پسینے میں نصف کانوں تک یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسمیں روایت ہے
ابی ہریرہ سے۔ بعض **تفسیر** سورہ اذا السماء انشقت سے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو عبید اللہ بن موسیٰ نے عثمان بن

ف ۱ [illegible]

الاسود عن ابن ابی ملیکة عن عائشة قالت سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول من نوقش الحساب هلک قلت یا رسول اللہ ان اللہ تبارک وتعالی یقول فاما من اوتی کتابه بیمینه الی قوله یسیرا قال ذلک العرض هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** محمد بن ابان وغیر واحد قالوا انا عبد الوهاب الثقفی عن ایوب عن ابن ابی ملیکة عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم نحوه **حدثنا** محمد بن عبید الهمدانی نا علی بن ابی بکر عن همام عن قتادة عن انس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من حوسب عذب هذا حدیث غریب من حدیث قتادة عن انس لا نعرفه من حدیث قتادة عن انس عن النبی صلی اللہ علیه وسلم الا من هذا الوجه **ومن سورة البروج**

حدثنا عبد بن حمید نا روح بن عبادة وعبید اللہ بن موسی عن موسی بن عبیدة عن ایوب بن خالد عن عبد اللہ بن رافع عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الیوم الموعود یوم القیامة والیوم المشهود یوم عرفة والشاهد یوم الجمعة قال وما طلعت الشمس ولا غربت علی یوم افضل منه فیه ساعة لا یوافقها عبد مؤمن یدعو اللہ بخیر الا استجاب اللہ له ولا یستعیذ من شیء الا اعاذه اللہ منه هذا حدیث لا نعرفه الا من حدیث موسی بن عبیدة وموسی بن عبیدة یضعف فی الحدیث ضعفه یحیی بن سعید وغیره من قبل حفظه وقد روی شعبة وسفیان الثوری وغیر واحد من الائمة عن موسی بن عبیدة **حدثنا** علی بن حجر نا قران بن تمام الاسدی عن موسی بن عبیدة بهذا الاسناد نحوه وموسی بن عبیدة الربذی یکنی ابا عبد العزیز وقد تکلم فیه یحیی بن سعید القطان وغیره من قبل حفظه **حدثنا** محمود بن غیلان

اسود سے اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس شخص کے حساب میں جھگڑا ہوا تو وہ ہلاک ہوا میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے فاما من اوتی کتابه بیمینه الی قوله یسیرا فرمایا آپ نے پیش کرنا اعمال کا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن ابان اور کئی ایک نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے ایوب سے اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبید ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن ابی بکر نے ہمام سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس شخص کا حساب ہوا وہ عذاب دیا گیا یہ حدیث غریب ہے طریق قتادہ سے جو راوی ہیں انس سے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق قتادہ سے جو راوی ہیں انس سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی طریق سے

بعض تفسیر سورہ بروج سے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ اور عبید اللہ بن موسی نے موسی بن عبیدہ سے اُنہوں نے ایوب بن خالد سے اُنہوں نے عبد اللہ بن رافع سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم موعود قیامت کا دن ہے اور دن مشہود عرفہ کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے۔ فرمایا آپ نے نہیں طلوع ہوا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن پر جو افضل ہو اس سے۔ اسمیں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو کوئی بندہ مومن اللہ تعالی سے نیکی کی دعا کرے تو اللہ تعالے اسکی دعا قبول کر لیتا ہے اور جس چیز سے پناہ مانگے اُس سے اللہ تعالی اُسکو پناہ دیتا ہے۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر طریق موسی بن عبیدہ سے اور موسی بن عبیدہ حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے اُسکو یحیی بن سعید وغیرہ نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کہا ہے اور روایت کی ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور اور کئی ایک نے اماموں سے موسی بن عبیدہ سے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے قران بن تمام اسدی نے موسی بن عبیدہ سے ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے۔ اور موسی بن عبیدہ ربذی کی کنیت ابا عبد العزیز ہے۔ اور یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اسکے حق میں حافظہ کی وجہ سے کلام کیا ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان

ف حضرت کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص سے حساب کیا وہ عذاب میں گرفتار ہوا [illegible]

وعبد بن حميد المعنى واحد قالا انا عبد الرزاق عن معمر عن ثابت البناني عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن صهيب
قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى العصر همس والهمس في قول بعضهم تحرك شفتيه كانه يتكلم فقيل له انك
يا رسول الله اذا صليت العصر همست قال ان نبيا من الانبياء كان اعجب بامته فقال من يقوم لهؤلاء فاوحى
الله اليه ان خيرهم بين ان انتقم منهم وبين ان اسلط عليهم عدوهم فاختاروا النقمة فسلط عليهم الموت
فمات منهم في يوم سبعون الفا قال وكان اذا حدث بهذا الحديث حدث بهذا الحديث الآخر
قال كان ملك من الملوك وكان لذلك الملك كاهن يكهن له فقال الكاهن انظروا لي غلاما فهما او قال
فطنا لقنا فاعلمه علمي هذا فاني اخاف ان اموت فينقطع منكم هذا العلم ولا يكون فيكم من يعلمه قال فنظروا له
على ما وصف فامروه ان يحضر ذلك الكاهن وان يختلف اليه فجعل يختلف اليه وكان على طريق الغلام راهب
في صومعة قال معمر احسب ان اصحاب الصوامع كانوا يومئذ مسلمين قال فجعل الغلام يسأل ذلك
الراهب كلما مر به فلم يزل به حتى اخبره فقال انما اعبد الله قال فجعل الغلام يمكث عند الراهب
ويبطئ عن الكاهن فارسل الكاهن الى اهل الغلام انه لا يكاد يحضرني فاخبر الغلام الراهب بذلك فقال
له الراهب اذا قال لك الكاهن اين كنت فقل عند اهلي واذا قال لك اهلك اين كنت فاخبرهم انك
كنت عند الكاهن قال فبينما الغلام على ذلك اذ مر بجماعة من الناس كثير قد حبستهم دابة فقال بعضهم
ان تلك الدابة كانت اسدا قال فاخذ الغلام حجرا فقال اللهم ان كان ما يقول الراهب حقا فاسألك ان اقتله
ثم رمى فقتل الدابة فقال الناس من قتلها قالوا

اور عبد بن حمید نے معنی واحد ہیں کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے
انہوں نے صہیب سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز پڑھ لیتے آہستہ بولتے اور ہمس بعضوں کے قول میں ہونٹوں کے
ہلانے کو کہتے ہیں گویا کہ وہ کلام کرتا ہو سو آپ سے کہا گیا یا رسول اللہ جب آپ عصر کی نماز پڑھ لیتے ہیں تو ہونٹ ہلاتے ہیں فرمایا آپ نے ایک نبی کو
نبیوں سے اپنی امت بہت پسند تھی سو انہوں نے کہا کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی میں انکو اختیار دیتا ہوں بیچ
اسکے کہ ان سے خود بدلہ لیتا ہوں اور درمیان اسکے کہ ان پر انکے دشمن کو غالب کرتا ہوں سو انہوں نے بدلہ دینا اختیار کیا تو اللہ نے ان پر موت
بھیجی پس ان میں سے ایک دن میں ستر ہزار مر گئے کہا انہوں نے اور جب آپ یہ حدیث بیان کرتے تو یہ دوسری حدیث بھی بیان کرتے فرمایا آپ نے
بادشاہوں سے ایک بادشاہ تھا اور اس بادشاہ کا ایک کاہن تھا جو اسکی کہانت کرتا تھا سو کاہن نے کہا میرے لیے ایک لڑکا ڈھونڈو یا کہا
ایسا حاذق سریع الفہم دیکھو کہ اسکو میں اپنا یہ علم سکھا دوں اس لیے کہ میں خوف کرتا ہوں کہ میں مر جاؤں تو تم سے یہ علم منقطع ہو جائے اور کوئی
شخص تم میں ایسا نہ رہیگا جو اسکو جانتا ہو فرمایا آپ نے سو انہوں نے اسکے لیے ویسا لڑکا جیسا اس نے بیان کیا تھا (ایک لڑکا ڈھونڈ لیا) اور اسکو انہوں نے
حکم دیا کہ اس کاہن کے پاس حاضر ہوا کرے اور اسکی طرف آمد و رفت اختیار کرے سو اُس نے اسکی طرف آنا جانا شروع کیا اور اس لڑکے کے
راستہ پر عبادت خانہ میں ایک راہب تھا کہا معمر نے میں گمان کرتا ہوں کہ اصحاب عبادت خانوں کے اسوقت مسلمان تھے فرمایا آپ نے
سو وہ لڑکا اس راہب سے کوئی سوال کیا کرتا جبکہ اسکے پاس سے گذرتا سو وہ بہت مدت تک اس سے پوچھتا رہا یہاں تک کہ اُس نے اسکو
خبر دی اور کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں فرمایا آپ نے سو اس لڑکے نے اسکے پاس ٹھہرنا شروع کر دیا اور کاہن سے دیر کرنے لگا پس
کاہن نے لڑکے کے والوں کی طرف پیغام بھیجا کہ یہ میرے پاس تھوڑی مدت تک حاضر رہتا ہے سو یہ خبر لڑکے نے راہب کو بتلائی پس اُسکو
راہب نے کہا جب تجھے کاہن کہے کہ تو کہاں تھا تو کہہ کہ میں اپنے گھر میں تھا اور جب تیرے گھر والے پوچھیں کہ تو کہاں تھا تو انکو خبر دے
کہ میں کاہن کے پاس تھا۔ فرمایا آپ نے سو اس اثنا میں کہ لڑکا اسی حالت پر تھا ایک لوگوں کی بڑی جماعت سے گذرا انکو ایک چارپائے نے گھیرا
تھا بعض نے کہا ہے کہ وہ چارپایہ شیر تھا فرمایا آپ نے سو اس لڑکے نے ایک پتھر پکڑا اور کہا اے اللہ اگر وہ جو راہب کہتا ہے حق ہے تو میں تجھے
اسکے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میں اسکو قتل کروں پھر اُسنے پتھر مارا اور اس چارپائے کو قتل کیا پھر کہا لوگوں نے کسنے اسکو قتل کیا ہے کہا انہوں نے

الغلام فمرج الناس فقالوا قد علم هذا الغلام علما لم يعلمه احد قال فسمع به اعمى فقال له ان انت رددت بصري
فلك كذا وكذا قال لا اريد منك هذا ولكن ارايت ان رجع اليك بصرك اتؤمن بالذي رده عليك قال نعم قال
فدعا الله فرد عليه بصره فآمن الاعمى فبلغ الملك امرهم فبعث اليهم فأتي بهم فقال لاقتلن كل واحد منكم قتلة لا اقتل
بها صاحبه فامر بالراهب والرجل الذي كان اعمى فوضع المنشار على مفرق احدهما فقتله وقتل الآخر بقتلة اخرى
ثم امر بالغلام فقال انطلقوا به الى جبل كذا وكذا فالقوه من رأسه فانطلقوا به الى ذلك الجبل فلما انتهوا به الى ذلك المكان
الذي ارادوا ان يلقوه منه جعلوا يتهافتون من ذلك الجبل ويتردون حتى لم يبق منهم الا الغلام قال ثم
رجع فامر به الملك ان ينطلقوا به الى البحر فيلقوه فيه فانطلق به الى البحر فغرق الله الذين كانوا معه وانجاه فقال الغلام
للملك انك لا تقتلني حتى تصلبني وترميني وتقول اذا رميتني بسم الله رب هذا الغلام قال فامر به فصلب ثم رماه
فقال بسم الله رب هذا الغلام قال فوضع الغلام يده على صدغه حين رمي ثم مات فقال اناس
لقد علم هذا الغلام علما ما علمه احد فانا نؤمن برب هذا الغلام قال فقيل للملك اجزعت ان
خالفك ثلاثة فهذا العالم كلهم قد خالفوك قال فخد اخدودا ثم القى فيها الحطب والنار ثم جمع
الناس فقال من رجع عن دينه تركناه ومن لم يرجع القيناه في هذه النار فجعل يلقيهم في تلك الاخدود قال
يقول الله تبارك وتعالى فيه قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود حتى بلغ العزيز الحميد قال فاما الغلام
فانه دفن قال فيذكر انه اخرج في زمن عمر بن الخطاب

اس لڑکے نے سو لوگ گھبراہٹ میں پڑے اور کہنے لگے اس لڑکے نے ایسا علم سیکھ لیا ہے کہ اسکو کوئی نہیں جانتا فرمایا آپ نے سو یہ بات
ایک اندھے نے سنی پس آ کے اس سے کہا اگر تو میری آنکھیں درست کر دے تو تیرے لیے یہ یہ مال ہے اُس نے کہا میں تجھ سے یہ
نہیں خواہش کرتا لیکن مجھے بتا کہ اگر تیری نظر درست ہو گئی تو ایمان لائیگا اسکے ساتھ جسنے تیری نظر کو درست کیا ہے کہا اُسنے ہاں فرمایا
آپ نے پس اُس لڑکے نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اللہ نے اُسکی نظر درست کر دی اور وہ اندھا ایمان لے آیا سو بادشاہ کو انکا حال
پہونچ گیا سو بادشاہ نے انکی طرف آدمی بھیجا سو وہ آدمی انکے پاس آیا اور کہنے لگا میں ہر ایک کو تم میں سے علیحدہ طور سے قتل کروں گا کہ
اسطرح اسکے ساتھی کو قتل نہ کروں گا پس بادشاہ نے اُس راہب اور اُس مرد اندھے کی بابت حکم دیا سو ایک کی مانگ پر آرہ رکھا
اور اُسکو قتل کیا اور دوسرے کو اور طرح سے قتل کیا پھر اُس لڑکے کی بابت حکم دیا اور کہا کہ اسکو فلانے پہاڑ کی طرف لیجاؤ اور
اُسکے سرے سے اسکو گرا دو سو لوگ اسکو اُس پہاڑ کی طرف لیچلے پس جب وہ اُس مکان کے پاس پہونچے جس سے انکا ارادہ گرانے کا
تھا تو وہ خود ہی اُس پہاڑ سے گر گر کر ہلاک ہونے لگے یہانتک کہ انمیں سے سوائے اُس لڑکے کے کوئی باقی نہ رہا پھر وہ لڑکا پھر آیا پھر
بادشاہ نے اسکی بابت دریا کی طرف لیجانے کا حکم دیا کہ اسکو اسمیں گرا دیں سو اُسکو دریا کی طرف لیچلے پس اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو اسکے
ساتھ تھے غرق کیا اور اُسکو نجات دی پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا یہانتک کہ مجھے تو سولی دے اور تیر مارے
اور جب مجھے تیر مارے تو یہ کہے بسم اللہ رب ہذا الغلام یعنی شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو رب اس لڑکے کا ہے فرمایا آپنے
سو اُسکی بابت حکم دیا پھر وہ سولی دیا گیا پھر اُسنے اسکو تیر مارا اور کہا بسم اللہ رب ہذا الغلام فرمایا آپ نے اور اُس لڑکے نے اپنا
ہاتھ کان پر رکھے ہوئے تھے جبکہ وہ تیر مارا گیا پھر وہ مر گیا سو کہا لوگوں نے البتہ اس لڑکے نے ایسا علم سیکھا تھا کہ کسی نے اسکو نہیں سیکھا
سو ہم اس لڑکے کے رب کے ساتھ ایمان لاتے ہیں فرمایا آپنے پھر اس بادشاہ سے کہا گیا کیا تو بیقرار ہوا تھا اس سبب سے کہ تیری
تین شخصوں نے مخالفت کی ہے سو اب یہ تمام جہان تیرے مخالف ہوا ہے فرمایا آپ نے پس اُسنے ایک کھائی کھودوائی پھر اسمیں لکڑیاں اور
آگ ڈالی پھر لوگوں کو جمع کیا اور کہا جو کوئی اپنے دین سے پھر جاوے گا اسکو ہم چھوڑ دینگے اور جو کوئی نہ پھریگا اسکو اس آگ میں ڈالدینگے سو اُسنے
انکو اُس کھائی میں ڈالنا شروع کیا فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ اس بارے میں فرماتا ہے قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود تا کہ آپ یہانتک
پہونچے العزیز الحمید۔ فرمایا آپ نے لیکن وہ لڑکا تو دفن کیا گیا۔ کہا راوی نے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ لڑکا عمر بن خطاب کے زمانہ میں نکالا گیا

واصبعه على مذبحه كا وصولها حين قتل هذا حديث حسن غريب ومن سورة الغاشية حدثنا محمد بن
بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن ابي الزبير عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان
اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوها عصموا مني دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم على الله ثم قرا
انما انت مذكر لست عليهم بمصيطر هذا حديث حسن صحيح ومن سورة الفجر حدثنا ابو حفص عمرو بن علي
نا عبد الرحمن بن مهدي وابو داؤد قالا نا همام عن قتادة عن عمران بن عصام عن رجل من اهل البصرة عن عمران بن
حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الشفع والوتر فقال هي الصلوة بعضها شفع وبعضها وتر هذا حديث
غريب لا نعرفه الا من حديث قتادة وقد رواه خالد بن قيس ايضا عن قتادة ومن سورة والشمس وضحها
حدثنا هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة بن سليمن عن هشام بن عروة عن ابيه عن عبد الله بن زمعة
قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يوما يذكر الناقة والذي عقرها فقال اذ انبعث اشقاها انبعث لها رجل عارم
عزيز منيع في رهطه مثل ابي زمعة ثم سمعته يذكر النساء فقال الى ما يعمد احدكم فيجلد امرأته جلد العبد ولعله ان
يضاجعها من آخر يومه قال ثم وعظهم في ضحكهم من الضرطة فقال الى ما يضحك احدكم مما يفعل هذا حديث حسن
صحيح ومن سورة والليل اذا يغشى حدثنا محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا زائدة بن قدامة عن منصور بن المعتمر
عن سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن السلمي عن علي قال كنا في جنازة في البقيع فاتى النبي صلى الله عليه وسلم

حالانکہ اصل اسکی اسکے کان پر ہی تھی جیسا کہ اسنے اسکو قتل ہونیکے وقت رکھا تھا - یہ حدیث حسن غریب ہے اور **بعض تفسیر** سورۃ الغاشیہ
سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے ابی الزبیر سے
اُنہنے جابر سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ کروں یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں
سو جب کہ یہ کلمہ کہا اُنہنے اپنا مال اور جان بچا لیا مگر دین کے حق میں کا بدلہ ہے اور اُنکا حساب اللہ کے ذمے ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی انما انت
مذکر لست علیہم بمصیطر یعنے اے محمد آپ تو فقط نصیحت کرنیوالے ہو انپر داروغہ نہیں ہو - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور **بعض تفسیر** سورت
فجر سے حدیث کی ہمسے ابوحفص یعنے عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی اور ابوداؤد نے کہا دونوں نے
حدیث کی ہمسے ہمام نے قتادہ سے اُنہنے عمران بن عصام سے اُنہنے ایک مرد سے جو بصرہ والوں سے تھا اُسنے عمران بن حصین
سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شفع اور وتر سے پوچھے گئے فرمایا آپ نے وہ نماز ہے کوئی تو شفع ہے اور کوئی وتر - یہ حدیث غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق قتادہ سے - اور نیز روایت کیا اسکو خالد بن قیس نے قتادہ سے اور **بعض تفسیر** سورۃ
والشمس وضحہا سے حدیث کی ہمسے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہمسے عبدہ بن سلیمان نے ہشام
بن عروہ سے اُنہنے اپنے باپ سے اُنہنے عبداللہ بن زمعہ سے کہا اُنہنے سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک دن کہ
ذکر کرتے تھے اونٹنی کا اور اُس شخص کا کہ جسنے اسکو زخمی کیا تھا پس فرمایا آپنے جب اٹھا بڑا بدبخت اُنکا - اٹھا واسطے اُسکے
ایک مرد جھیٹ شریر مردار اپنے قبیلہ میں مثل ابی زمعہ کے پھر میں نے آپسے سنا کہ عورتوں کا ذکر کرتے تھے سو فرمایا آپ نے
بعض تم میں سے [illegible] قصد کرتا ہے کہ اپنی عورت کو غلاموں کی سی مار کرتا ہے اور شاید کہ اسی دن کے آخر میں اس سے صحبت
کرے کہا راوی نے پھر [illegible] نے انکو گوز سے ہنسنے کے باب میں نصیحت کی سو فرمایا آپ نے کیوں کوئی ہنستا ہے اس سے کہ اسکو
خود کرتا ہے - یہ حدیث حسن صحیح ہے اور **بعض تفسیر** سورۃ والیل اذا یغشی سے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے
عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہمسے زائدہ بن قدامہ نے منصور بن معتمر سے اُنہنے سعد بن عبیدہ سے اُنہنے ابی عبدالرحمن سلمی
سے اُنہنے علی سے کہا اُنہنے ہم بقیع (نام قبرستان اہل مدینہ) میں جنازہ میں تھے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم آئے

ف [illegible] مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھا تو اُسکا جان اور مال بچا [illegible] لیکن اگر ناحق خون کریگا تو مارا جاویگا [illegible] دل سے
ظاہر میں مسلمان ہوا اور دل میں کافر رہا تو اُس سے خدا حساب کریگا اور اُن کے حال دریافت کرنیکا حاکم اور قاضی کو حکم نہیں ۔

ومن سورة والتين حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن اسمعيل بن امية قال سمعت رجلا بدويا اعرابيا يقول سمعت
ابا هريرة يرويه يقول من قرأ سورة والتين والزيتون فقرأ اليس الله باحكم الحاكمين فليقل بلى وانا على ذلك من الشاهدين هذا
حديث انما يروى بهذا الاسناد عن هذا الاعرابي عن ابي هريرة ولا يسمى **ومن سورة اقرأ باسم ربك** حدثنا عبد بن حميد
نا عبد الرزاق عن معمر عن عبد الكريم الجزري عن عكرمة عن ابن عباس سندع الزبانية قال قال ابو جهل لئن رأيت محمدا يصلي لاطأن
على عنقه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو فعل لاخذته الملائكة عيانا هذا حديث حسن غريب صحيح حدثنا عبد الله
بن سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر عن داود بن ابي هند عن عكرمة عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فجاء
ابو جهل فقال الم انهك عن هذا الم انهك عن هذا الم انهك عن هذا فانصرف النبي صلى الله عليه وسلم فزبره فقال
ابو جهل انك لتعلم ما بها ناد اكثر مني فانزل الله تبارك وتعالى فليدع ناديه سندع الزبانية قال ابن عباس والله لو دعا ناديه
لاخذته زبانية الله هذا حديث حسن غريب صحيح وفيه عن ابي هريرة **ومن سورة ليلة القدر** حدثنا محمود بن
غيلان نا ابو داود الطيالسي نا القاسم بن الفضل الحداني عن يوسف بن سعد قال قام رجل الى الحسن بن علي بعد ما بايع
معوية فقال سودت وجوه المؤمنين او يا مسود وجوه المؤمنين فقال لا تؤنبني رحمك الله فان النبي صلى الله عليه وسلم
اري بني امية على منبره فساءه ذلك فنزلت انا اعطيناك الكوثر يا محمد يعني نهرا في الجنة ونزلت انا انزلناه في ليلة القدر
وما ادراك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر يملكها بعدك بنو امية يا محمد قال القاسم

اور تفسیر سورۂ والتین سے حدیث کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اسمٰعیل بن امیہ سے کہا سنا میں نے
ایک مرد بدوی اعرابی سے کہ کہتا سنا میں نے ابو ہریرہ سے کہ روایت کرتا تھا اسکو کہتا جو کوئی سورۂ والتین والزیتون پڑھے اور پڑھے
الیس اللہ باحکم الحاکمین تو چاہیے کہ کہے بلیٰ وانا علیٰ ذٰلک من الشاہدین یہ حدیث مروی ہے ساتھ اس اسناد کے واسطے اعرابی کے
ابی ہریرہ سے اور اس اعرابی کا نام نہیں ذکر کیا گیا **تفسیر سورۂ اقرأ باسم ربک** حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو
عبد الرزاق نے معمر سے اُنے عبد الکریم جزری سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر میں سندع الزبانیہ یعنی ہم
بلاوینگے فرشتے دوزخ کو کہا اُسنے کہا ابو جہل نے اگر میں نے محمد کو نماز پڑھتے دیکھا تو اُسکی گردن کو روندونگا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے اگر وہ یوں کریگا تو اُسکو فرشتے ظاہر اپکڑ لینگے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن سعید اشج نے کہا حدیث
کی ہم سے ابو خالد احمر نے داؤد بن ابی ہند سے اُسنے عکرمہ سے اُسنے ابن عباس سے کہ اُسنے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے
تھے اور ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا میں نے تجھے اس سے منع نہیں کیا کیا میں نے تجھکو اس سے منع نہیں کیا کیا میں نے تجھکو اس سے
منع نہیں کیا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے اور اُسکو زجر کی سو کہا ابو جہل نے آپ جانتے ہیں کہ کوئی شخص اس شہر میں مجھسے
زیادہ صاحب مجلس نہیں سو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی فلیدع نادیہ سندع الزبانیہ یعنی پھر چاہیے کہ بلاوے مجلس اپنی کو ہم
بلاوینگے فرشتے دوزخ کو کہا ابن عباس نے قسم ہے اللہ کی اگر وہ اپنی مجلس کو بلاتا تو ضرور اُسکو فرشتے اللہ کے پکڑ لیتے۔ یہ حدیث حسن غریب
صحیح ہے اور اس میں روایت ہے ابی ہریرہ سے **تفسیر سورت لیلۃ القدر سے** حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد
طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے قاسم بن فضل حدانی نے یوسف بن سعد سے کہا اُسنے ایک مرد حسن بن علی کی طرف کھڑا ہوا بعد اُسکے کہ انہوں نے
معاویہ کے ساتھ بیعت کی تھی پس کہا اُس مرد نے اپنے مؤمنوں کے منہوں کو سیاہ کر دیا یا کہا یعنی پھر فرمایا امام حسن نے مجھے اللہ زجر مت کر
اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اسلیے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی امیہ کو منبر پر دیکھا اور آپکو برا معلوم ہوا سو یہ آیت نازل ہوئی انا اعطینٰک الکوثر
یعنے اے محمد دی ہے تجھکو نہر کوثر یعنے نہر جنت میں اور نازل ہوئی یہ آیت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنے تحقیق اتارا ہمنے قرآن کو بیچ رات
قدر کے اور کیا جانے تو کیا ہے رات قدر کی رات قدر کی بہتر ہے ہزار مہینے سے اے محمد بعد آپ کے بنی امیہ ہزار مہینے مالک ہونگے کہا قاسم نے

[1] اس حدیث سے ثابت ہوا کہ [illegible]

[illegible]

فعددناها فاذا هي ألف شهر لا تزيد يوما ولا تنقص هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث
القاسم بن الفضل وقد قيل عن القاسم بن الفضل عن يوسف بن مازن والقاسم بن الفضل الحداني هو ثقة وثقه
يحيى بن سعيد وعبد الرحمن بن مهدي ويوسف بن سعد رجل مجهول ولا نعرف هذا الحديث على هذا اللفظ
إلا من هذا الوجه **حدثنا** ابن أبي عمر نا سفيان عن عبدة بن أبي لبابة وعاصم سمعا زر بن حبيش يقول قلت
لأبي بن كعب إن أخاك عبد الله بن مسعود يقول من يقم الحول يصب ليلة القدر فقال يغفر الله لأبي عبد الرحمن لقد
علم أنها في العشر الأواخر من رمضان وأنها ليلة سبع وعشرين ولكنه أراد أن لا يتكل الناس ثم حلف لا يستثني
أنها ليلة سبع وعشرين قال قلت له بأي شيء تقول ذلك يا أبا المنذر قال بالآية التي أخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
أو بالعلامة أن الشمس تطلع يومئذ لا شعاع لها هذا حديث حسن صحيح **سورة لم يكن حدثنا** محمد بن بشار
نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن المختار بن فلفل قال سمعت أنس بن مالك يقول قال رجل للنبي صلى الله عليه
وسلم يا خير البرية قال ذاك إبراهيم هذا حديث حسن صحيح **سورة** إذا زلزلت **حدثنا** سويد بن نصر نا
عبد الله بن المبارك نا سعيد بن أبي أيوب عن يحيى بن أبي سليمان عن سعيد المقبري عن أبي هريرة قال قرأ رسول الله
صلى الله عليه وسلم هذه الآية يومئذ تحدث أخبارها قال أتدرون ما أخبارها قالوا الله ورسوله أعلم قال فإن
أخبارها أن تشهد على كل عبد وأمة بما عمل على ظهرها تقول عمل يوم كذا كذا وكذا فهذه أخبارها هذا حديث
حسن صحيح غريب **ومن سورة** ألهاكم التكاثر **حدثنا** محمود بن غيلان نا وهب بن جرير نا شعبة عن قتادة عن مطرف
بن عبد الله بن الشخير عن أبيه أنه انتهى إلى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ ألهاكم التكاثر قال يقول ابن آدم

ہوئے اُن کی خلافت کا اندازہ کیا تو وہ ہزار مہینے ہی تھے نہ ایک دن زیادہ تھا اور نہ کم۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو قاسم بن
فضل سے اور کہا گیا ہے قاسم بن فضل سے وہ راوی ہیں یوسف بن مازن سے اور قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن بن
مہدی نے اسکی توثیق کی ہے اور یوسف بن سعد مجہول آدمی ہیں۔ اور نہیں پہچانتے ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے اسی سند سے۔ حدیث
کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عبدہ بن ابی لبابہ اور عاصم سے سنا ان دونوں نے زر بن حبیش سے کہتے ہیں میں نے
ابی بن کعب سے کہا کہ بھائی تیرا عبداللہ بن مسعود کہتا ہے جو کوئی ایک سال کھڑا ہو تو لیلۃ القدر کو پاسکتا ہے کہا ابی بن کعب نے
خدا ابی عبدالرحمن کنیت عبداللہ کی بخشش کرے کہ وہ جانتا ہے کہ وہ رات رمضان کے عشرہ اخیر میں ہے اور وہ رات ستائیسویں ہے لیکن
اُنہوں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ لوگ توکل نہ کر بیٹھیں پھر اُنہوں نے قسم کھائی اور استثناء نہ کیا کہ وہ رات ستائیسویں ہے کہا اُنہوں نے میں نے اُن سے کہا اے ابو المنذر
آپ یہ کیونکر کہتے ہیں کہا اُنہوں نے ساتھ اس علامت یا نشان کے (شک راوی ہے) کہ جسکی خبر ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ آفتاب
اس روز اس طرح نکلتا ہے کہ اُسکا شعاع نہیں ہوتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **تفسیر سورہ لم یکن۔** حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا
حدیث کی ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے مختار بن فلفل سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہ کہتا
کہا ایک مرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اے بہتر تمام خلقت کے فرمایا آپ نے یہ ابراہیم ہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **تفسیر سورہ اذا زلزلت**
حدیث کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہمکو عبداللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن ابی ایوب نے یحییٰ بن
ابی سلیمان سے اُنہوں نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی یومئذ تحدث
اخبارہا یعنی اُس دن بیان کرے گی خبریں اپنی۔ فرمایا آپ نے کیا تم جانتے ہو اسکی کیا خبریں ہیں کہا لوگوں نے اللہ اور رسول اُسکا خوب
جانتا ہے فرمایا آپ نے خبریں اُسکی یہ ہیں کہ ہر ایک مرد اور عورت کے اعمال کی گواہی دیگی کہیگی فلاں دن اسنے فلاں فلاں کام کیا ہے
سو یہ ہیں خبریں اسکی۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **تفسیر سورہ الہاکم التکاثر** حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی
ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے اُنہوں نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اس حالت میں کہ آپ الہاکم التکاثر پڑھ رہے تھے فرمایا آپ نے آدم کا بیٹا کہتا ہے

مالی مالی وهل لك من مالك الا ما تصدقت فامضيت او اكلت فافنيت او لبست فابليت هذا حديث حسن
صحيح **حدثنا** ابو كريب نا حكام بن سلم الرازي عن عمرو بن ابي قيس عن الحجاج عن المنهال بن عمرو عن زر بن حبيش
عن علي قال ما زلنا نشك في عذاب القبر حتى نزلت الهاكم التكاثر قال ابو كريب مرة عن عمرو بن ابي قيس عن ابن
ابي ليلى عن المنهال هذا حديث غريب **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن يحيى بن
عبد الرحمن بن حاطب عن عبد الله بن الزبير بن العوام عن ابيه قال لما نزلت ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم قال
الزبير يا رسول الله واي نعيم نسئل عنه وانما هو الاسودان التمر والماء قال اما انه سيكون هذا حديث حسن
حدثنا عبد بن حميد نا احمد بن يونس عن ابي بكر بن عياش عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال
لما نزلت هذه الاية ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم قال الناس يا رسول الله عن اي النعيم نسئل وانما هو الاسودان
والعدو حاضر وسيوفنا على عواتقنا قال ان ذلك سيكون وحديث ابن عيينة عن محمد بن عمرو عندي اصح من هذا
سفيان بن عيينة احفظ واصح حديثا من ابي بكر بن عياش **حدثنا** عبد بن حميد نا شبابة عن عبد الله بن علاء
عن الضحاك بن عبد الرحمن بن عرزم الاشعري قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
اول ما يسئل عنه يوم القيامة يعني العبد من النعيم ان يقال له الم نصح لك جسمك ونرويك من الماء البارد هذا
حديث غريب والضحاك هو ابن عبد الرحمن بن عرزب ويقال ابن عرزم **ومن سورة الكوثر** **حدثنا** عبد بن
حميد نا عبد الرزاق عن معمر عن قتادة عن انس انا اعطيناك الكوثر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال

کہ میرا مال میرا مال ہے۔ حالانکہ نہیں ہے حصہ تجھے مال تیرے سے مگر جو تو نے صدقہ دیا ہو اور گزار دیا ہے یا جو تو نے کھایا ہو اور فنا کیا ہو یا جو پہنا
ہو اور بیہودہ کر دیا ہو یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث کی** ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے حکام بن سلم رازی نے عمرو بن
ابی قیس سے اُنہوں نے حجاج سے اُنہوں نے منہال بن عمرو سے اُنہوں نے زر بن حبیش سے اُنہوں نے علی سے کہا اُنہوں نے ہم بہت مدت تک قبر کے عذاب میں
شک کرتے رہے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی الہکم التکاثر کہا ابو کریب نے ایک بار یہ روایت کی عمرو بن ابی قیس سے اُنہوں نے ابن ابی لیلی
سے اُنہوں نے منہال سے یہ حدیث غریب ہے **حدیث کی** ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے اُنہوں نے
یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے اُنہوں نے عبد اللہ بن زبیر بن عوام سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسئلن
یومئذ عن النعیم یعنی پھر البتہ سوال کیے جاؤ گے اس دن نعمتوں سے کہا زبیر نے یا رسول اللہ اور کونسی نعمتوں سے ہم سوال
کیے جائیں گے اور وہ نعمتیں تو دو ہیں یعنی کھجوریں اور پانی فرمایا آپ نے قریب ہے کہ ہوگا یہ حدیث حسن ہے **حدیث کی**
ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن یونس نے ابی بکر بن عیاش سے اُنہوں نے محمد بن عمرو سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے
ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے جب یہ آیت نازل ہوئی ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کونسی نعمتوں سے ہم سوال
کیے جائیں گے وہ تو دو ہی ہیں اور دشمن حاضر ہے اور ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں فرمایا آپ نے یہ جلدی ہی ہوگا
اور حدیث ابن عیینہ کی جو محمد بن عمرو سے ہے میرے نزدیک اس سے صحیح ہے اور سفیان بن عیینہ احفظ اور اصح ہے حدیث میں ابی بکر بن
عیاش سے **حدیث کی** ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے شبابہ نے عبد اللہ بن علاء سے اُنہوں نے ضحاک بن عبد الرحمن بن عرزم
اشعری سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے ابو ہریرہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے قیامت کے دن آدمی
سے نعمتوں کی بابت سوال یہ ہوگا اس سے کہا جائیگا کیا ہم نے تیرا جسم صحیح اور سالم نہیں بنایا اور تجھے پانی سرد نہیں پلایا۔ یہ حدیث
غریب ہے اور ضحاک وہ ابن عبد الرحمن بن عرزب ہے اور کہا جاتا ہے عرزم بھی **تفسیر سورہ کوثر** سے **حدیث کی** ہم سے عبد بن حمید نے
کہا خبر دی ہم کو عبد الرزاق نے معمر سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے اس آیت کی تفسیر میں انا اعطینک الکوثر کہ نبی صلعم نے فرمایا

ف [illegible]
[illegible]

عن ابن عباس قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم على الصفا فنادى يا صباحاه فاجتمعت اليه قريش فقال
اني نذير لكم بين يدي عذاب شديد أرأيتم لو اني اخبرتكم ان العدو ممسيكم او مصبحكم اكنتم تصدقوني فقال ابو لهب
الهذا جمعتنا تبا لك فانزل الله تبارك وتعالى تبت يدا ابي لهب وتب هذا حديث حسن صحيح **ومن سورة الاخلاص**
حدثنا احمد بن منيع نا ابو سعد هو الصغاني عن ابي جعفر الرازي عن الربيع بن انس عن ابي العالية عن ابي بن كعب
ان المشركين قالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم انسب لنا ربك فانزل الله تعالى قل هو الله احد الله الصمد والصمد الذي لم يلد
ولم يولد لانه ليس شيء يولد الا سيموت وليس شيء يموت الا سيورث وان الله لا يموت ولا يورث ولم يكن له كفوا احد قال لم يكن له
شبيه ولا عدل وليس كمثله شيء **حدثنا** عبد بن حميد نا عبيد الله بن موسى عن ابي جعفر الرازي عن الربيع عن
ابي العالية ان النبي صلى الله عليه وسلم ذكر آلهتهم فقالوا انسب لنا ربك قال فاتاه جبرئيل عليه السلام بهذه السورة
قل هو الله احد فذكر نحوه ولم يذكر فيه عن ابي بن كعب وهذا اصح من حديث ابي سعد وابو سعد اسمه محمد بن ميسر
ومن سورة المعوذتين حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الملك بن عمرو عن ابن ابي ذئب عن الحارث بن عبد الرحمن
عن ابي سلمة عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم نظر الى القمر فقال يا عائشة استعيذي بالله من شر هذا فان هذا
هو الغاسق اذا وقب هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابي خالد نا قيس هو
ابن ابي حازم عن عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قد انزل الله علي آيات لم ير مثلهن قل اعوذ برب
الناس الى آخر السورة وقل اعوذ برب الفلق الى آخر السورة هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** محمد بن بشار

اُنہوں نے ابن عباس سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن پہاڑی صفا پر چڑھے اور آواز دی یا صباحاہ سو جمع ہوئے قریش آپکے پاس
تب فرمایا آپ نے میں تمکو ڈراتا ہوں عذاب شدید سے جو سامنے آنیوالا ہے بتلاؤ مجھکو اگر میں تمکو خبر دوں کہ دشمن شام کو
یا صبح کو تم پر پہنچنے والا ہے تو کیا تم مجھے سچا جانوگے پس کہا ابو لہب نے کیا تو نے ہمکو اسی لیے جمع کیا تھا ہلاکت ہو تجھکو پس اللہ تعالے
نے یہ آیت اتاری فرمایا تبت یدا ابی لہب وتب یعنی ہلاک ہوجیو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **تفسیر**
سورہ اخلاص حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو سعید نے جو صغانی ہیں ابی جعفر رازی سے اُنہوں نے ربیع بن
انس سے اُنہوں نے ابی العالیہ سے اُنہوں نے ابی بن کعب سے یہ کہ مشرکین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا اپنے رب کا ہم سے
نسب بیان کرو سو اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری قل ہو اللہ احد اللہ الصمد اور صمد وہ ہے جو نہ جنے اور نہ جنا گیا ہو اسلیے کہ جو چیز پیدا ہوتی ہے
وہ مرتی ہے اور جو چیز مرتی ہے وہ وارث چھوڑتی ہے اور اللہ تعالی کو نہ مرنا ہے اور نہ وارث چھوڑنا ہے اور نہ کوئی اسکے واسطے برابری
کرنیوالا ہے فرمایا آپ نے نہ اسکی شبیہ ہے اور نہ کوئی برابر اور نہ مثل اُسکے کوئی شے ہے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہمکو
عبید اللہ بن موسی نے ابی جعفر رازی سے اُنہوں نے ربیع سے اُنہوں نے ابی العالیہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے معبودوں کا ذکر کیا
سو انہوں نے کہا ہمارے پاس اپنے رب کا نسب بیان کرو کہا اُنہوں نے سو آپکے پاس جبرئیل علیہ السلام یہ سورہ لائے قل ہو اللہ
احد پس ذکر کیا مثل اُسکے بیان کیا اور اُنہوں نے اسمیں ابی بن کعب کا ذکر نہیں کیا اور یہ صحیح ہے روایت ابی سعد سے اور ابو سعد کا نام محمد
بن میسر ہے **تفسیر سورہ معوذتین حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الملک بن عمرو نے ابن ابی ذئب سے
اُنہوں نے حارث بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا
اور کہا اے عائشہ اللہ تعالی سے اسکی برائی سے پناہ مانگ اسلیے کہ یہ اندھیرا کرنیوالا ہے جب چھپ جاوے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث**
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے اسمعیل بن ابی خالد سے کہا حدیث کی ہمسے قیس بن ابی حازم نے عقبہ بن عامر
جہنی سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مجھ پر اللہ تعالی نے چند آیتیں اتاری ہیں کہ اُنکے برابر دیکھی نہیں گئیں قل اعوذ برب
الناس آخر سورہ تک اور قل اعوذ برب الفلق آخر سورہ تک۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے

۱؎ یہ سنت ہوتی ہے کہ جب دشمن غارت کے لیے آرہا ہو اور لوگ غافل ہوجاتے ہیں ہمیشہ صبح کے وقت دشمن اُٹھنے کا ہوتا ہے

نا صفوان بن عیسی نا الحارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما خلق الله آدم ونفخ فیه الروح عطس فقال الحمد لله فحمد الله باذنه فقال له ربه یرحمك الله یا آدم اذهب الی اولئك الملائكة الی ملإ منهم جلوس فقل السلام علیكم قالوا وعلیك السلام ورحمة الله ثم رجع الی ربه قال ان هذه تحیتك وتحیة بنیك بینهم فقال الله له ویداه مقبوضتان اختر ایهما شئت قال اخترت یمین ربی وكلتا یدی ربی یمین مباركة ثم بسطها فاذا فیها آدم وذریته فقال ای رب ما هؤلاء قال هؤلاء ذریتك فاذا كل انسان مكتوب عمره بین عینیه فاذا فیهم رجل اضوؤهم او من اضوئهم قال یا رب من هذا قال هذا ابنك داود وقد كتبت له عمر اربعین سنة قال یا رب زده فی عمره قال ذاك الذی كتب له قال ای رب فانی قد جعلت له من عمری ستین سنة قال انت وذاك قال ثم اسكن الجنة ما شاء الله ثم اهبط منها فكان آدم یعد لنفسه قال فاتاه ملك الموت فقال له آدم قد عجلت قد كتب لی الف سنة قال بلی ولكنك جعلت لابنك داود ستین سنة فجحد فجحدت ذریته ونسی فنسیت ذریته قال فمن یومئذ امر بالكتاب والشهود هذا حدیث حسن غریب من هذا الوجه وقد روی من غیر وجه عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم **باب حدثنا** محمد بن بشار نا یزید بن هارون نا العوام بن حوشب عن سلیمان بن ابی سلیمان عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لما خلق الله الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بها علیها فاستقرت فعجبت الملائكة من شدة الجبال

کہا حدیث کی ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے حارث بن عبد الرحمٰن بن ابی ذباب نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اُن میں روح پھونکی تو حضرت آدم نے چھینک لی اور کہا الحمد للہ سو اُنہوں نے اللہ کی حمد کی ساتھ اُسکے اذن کے کہا پھر اُنکو اُنکے رب نے کہا یرحمک اللہ یا آدم اُن فرشتوں کی طرف جو ایک جماعت بیٹھی ہوئی ہے جا اور کہہ السلام علیکم۔ کہا اُنہوں نے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر آدم اپنے رب کی طرف پھر آئے فرمایا اللہ نے یہ تیرا تحفہ ہے اور تیری اولاد کا آپس میں پھر اللہ تعالیٰ نے اُن سے کہا اس حالت میں کہ اُسکے دونوں ہاتھ بند کیے ہوئے تھے جونسا تو ان دونوں سے چاہتا ہے اختیار کر کہا اُنہوں نے میں اپنے رب کا دہنا ہاتھ اختیار کرتا ہوں اور دونوں ہاتھ اللہ تعالیٰ کے داہنے ہاتھ برکت والے ہیں پھر اللہ نے اسکو کھولا دیکھا تو اُس میں آدم اور اُنکی اولاد ہے پھر کہا حضرت آدم نے اے رب یہ کیا چیزیں ہیں فرمایا آپ نے یہ اولاد تیری ہے اور دیکھا تو ہر ایک انسان کی عمر اُسکی آنکھوں کے درمیان لکھی ہوئی ہے اور اُنمیں ایک مرد سب سے زیادہ چمکدار ہے یا کہا راوی نے اُنمیں سے چمکدار ہے کہا حضرت آدم نے اے رب یہ کون ہے فرمایا اللہ نے یہ تیرا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اُسکی عمر چالیس برس لکھی ہے کہا آدم نے اے رب اُسکی عمر میں زیادتی کر فرمایا اللہ نے یہی ہے جو لکھی گئی ہے کہا حضرت آدم نے اے رب میں نے اپنی عمر سے اُسکے لیے ساٹھ برس مقرر کر دیے ہیں فرمایا اللہ نے تو جانے اور وہ جانے فرمایا آنحضرت نے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جنت میں بسایا جب تک چاہا پھر اُس سے گرا دیا سو حضرت آدم اپنی عمر گنتے رہے فرمایا آنحضرت نے سو آپ کے پاس ملک الموت آئے کہا اُنکو حضرت آدم نے کہ تو نے تو جلدی کی ہے حالانکہ میری عمر ہزار سال لکھی گئی ہے کہا فرشتے نے ہاں لیکن تم نے اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس دیدیے ہیں پس حضرت آدم نے انکار کیا اور اُنکی اولاد نے بھی انکار کیا اور بھول گیا اور اُنکی اولاد بھی بھول گئی فرمایا آنحضرت نے پھر اُسی دن سے لکھنے اور گواہوں کا امر کیا گیا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے اور کئی وجہ سے بھی مروی ہے ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عوام بن حوشب نے سلیمان بن ابی سلیمان سے اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور اُنکو اس پر گاڑ دیا تو وہ ٹھہر گئی پھر فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی سے تعجب کیا

ف [illegible] اس حدیث سے معلوم ہوا [illegible]
[illegible]

قالوا يا رب هل من خلقك شيء أشد من الجبال قال نعم الحديد قالوا يا رب فهل من خلقك شيء أشد من الحديد
قال نعم النار قالوا يا رب فهل من خلقك شيء أشد من النار قال نعم الماء قالوا يا رب فهل من خلقك شيء أشد من الماء
قال نعم الريح قالوا يا رب فهل من خلقك شيء أشد من الريح قال نعم ابن آدم تصدق بصدقة بيمينه يخفيها من شماله
هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا إلا من هذا الوجه آخر التفسير **أبواب الدعوات** عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فضل الدعاء **حدثنا** عباس بن عبد العظيم العنبري نا أبو داود الطيالسي
نا عمران القطان عن قتادة عن سعيد بن أبي الحسن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس شيء أكرم على الله من
الدعاء هذا حديث غريب لا نعرفه مرفوعا إلا من حديث عمران القطان **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي
عن عمران القطان نحوه وعمران القطان هو ابن داور ويكنى بأبي العوام **باب** منه **حدثنا** علي بن حجر نا الوليد بن مسلم
عن ابن لهيعة عن عبيد الله بن أبي جعفر عن أبان بن صالح عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدعاء
مخ العبادة هذا حديث غريب من هذا الوجه لا نعرفه إلا من حديث ابن لهيعة **حدثنا** أحمد بن منيع نا مروان
بن معاوية عن الأعمش عن ذر عن يسيع عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدعاء هو العبادة ثم قرأ
وقال ربكم ادعوني أستجب لكم إن الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين هذا حديث حسن صحيح
وقد رواه منصور والأعمش عن ذر ولا نعرفه إلا من حديث ذر **باب** منه **حدثنا** قتيبة نا حاتم بن إسمعيل
عن أبي المليح عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه من لم يسأل الله يغضب عليه

اور کہا اے رب کیا تیری پیدائش سے کوئی چیز پہاڑوں سے زیادہ بھی سخت ہے کہا فرمایا اللہ نے ہاں لوہا پھر کہا انھوں نے اے رب کیا تیری
پیدائش سے کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا اسنے ہاں آگ کہا انھوں نے اے رب کیا تیری پیدائش سے کوئی چیز آگ سے
بھی زیادہ سخت ہے فرمایا اسنے ہاں پانی کہا انھوں نے اے رب کیا تیری پیدائش سے کوئی چیز پانی سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا اسنے
ہاں ہوا کہا انھوں نے اے رب کیا تیری پیدائش سے کوئی چیز ہوا سے بھی زیادہ سخت ہے فرمایا اسنے ہاں بیٹا آدم کا جو اپنے داہنے ہاتھ
سے صدقہ کرے کہ اپنے بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی طریق سے یہ ختم
تفسیر کا ہے **ابواب** دعاؤں کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں **باب** دعا کی فضیلت کے بیان میں **حدیث کی**
ہمسے عباس بن عبد العظیم عنبری نے کہا خبر دی ہمکو ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عمران قطان نے قتادہ سے اُنے سعید بن
ابی الحسن سے اُنے ابو ہریرہ سے اُنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کوئی چیز بزرگ تر اسکے نزدیک دعا سے زیادہ نہیں ہے
یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مرفوع مگر طریق عمران القطان سے **حدیث کی** ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے
عبد الرحمن بن مہدی نے عمران القطان سے مثل اُسکے **باب** اسی قسم سے **حدیث کی** ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو
ولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے اُنے عبید اللہ بن ابی جعفر سے اُنے ابان بن صالح سے اُنے انس بن مالک سے اُنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا مغز عبادت کا ہے یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن لہیعہ سے
حدیث کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے مروان بن معاویہ نے اعمش سے اُنے ذر سے اُنے یسیع سے اُنے نعمان بن
بشیر سے اُنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دعا عبادت ہے پھر پڑھا آپ نے وقال ربکم ادعونی استجب لکم یعنی
فرمایا تمھارے رب نے مجھسے دعا مانگو میں تمھاری دعا قبول کروں تحقیق وہ لوگ جو تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے جلد ہی داخل
ہونگے دوزخ میں خوار ہو کر یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو منصور اور اعمش نے ذر سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ذر سے
باب اسی قسم سے **حدیث کی** ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے حاتم بن اسمٰعیل نے ابی الملیح سے اُنے ابی صالح سے اُنے
ابو ہریرہ سے کہا اُنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ جو کوئی اللہ تعالی سے سوال نہیں کرتا تو اسپر غضبناک ہوتا ہے

ف [illegible]

يقول ما من احد يدعو بدعاء الا آتاه الله ما سأل او كف عنه من السوء مثله ما لم يدع باثم او قطيعة رحم وفي الباب عن ابي سعيد وعبادة بن الصامت حدثنا محمد بن مرزوق نا عبيد بن واقد نا سعيد بن عطية الليثي عن شهر بن حوشب عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سره ان يستجيب الله له عند الشدائد والكرب فليكثر الدعاء في الرخاء هذا حديث غريب **حدثنا** يحيى بن حبيب بن عربي نا موسى بن ابراهيم بن كثير الانصاري قال سمعت طلحة بن خراش قال سمعت جابر بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول افضل الذكر لا اله الا الله وافضل الدعاء الحمد لله هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث موسى بن ابراهيم وقد روى علي بن المديني وغير واحد عن موسى بن ابراهيم هذا الحديث **حدثنا** ابو كريب ومحمد بن عبيد المحاربي قالا نا يحيى بن زكريا بن ابي زائدة عن ابيه عن خالد بن سلمة عن البهي عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل احيانه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث يحيى بن زكريا بن ابي زائدة والبهي اسمه عبد الله **باب ما جاء ان الداعي يبدأ بنفسه** **حدثنا** نصر بن علي الكوفي نا ابو قطن عن حمزة الزيات عن ابي اسحاق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن ابي بن كعب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا ذكر احدا فدعا له بدأ بنفسه هذا حديث حسن غريب صحيح وابو قطن اسمه عمرو بن الهيثم **باب ما جاء في رفع الايدي عند الدعاء** **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى وابراهيم بن يعقوب وغير واحد قالوا نا حماد بن عيسى الجهني عن حنظلة بن ابي سفيان الجمحي عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن عمر بن الخطاب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفع يديه في الدعاء لم يحطهما حتى يمسح بهما وجهه

کہ فرمایا جو کوئی شخص دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو جو وہ سوال کرتا ہے دیتا ہے یا اُس سے اُسکی برابر برائی دور کرتا ہے جب تک نہ دعا کرے گناہ کی یا قطع رحم کی۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید اور عبادہ بن صامت سے حدیث کی ہمسے محمد بن مرزوق نے کہا حدیث کی ہمسے عبید بن واقد نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن عطیہ لیثی نے شہر بن حوشب سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو یہ بات خوش لگے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا سختی اور تکلیف کے وقت قبول کرے تو چاہیے کہ حالت فراغت و تندرستی میں بہت دعا مانگے۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہمسے یحییٰ بن حبیب بن عربی نے کہا حدیث کی ہمسے موسیٰ بن ابراہیم بن کثیر انصاری نے کہا سنا میں نے طلحہ بن خراش سے کہا سنا میں نے جابر بن عبداللہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کیا ہے علی بن مدینی اور کئی ایک نے موسیٰ بن ابراہیم سے اس حدیث کو **حدیث** کی ہمسے ابو کریب اور محمد بن عبید محاربی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہمسے یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے اپنے باپ سے اُسنے خالد بن سلمہ سے اُسنے بہی سے اُسنے عروہ سے اُسنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کی یاد کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر طریق یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ سے۔ اور بہی کا نام عبداللہ ہے

باب اس بیان میں کہ دعا کرنیوالا ابتدا اپنے نفس سے کرے **حدیث** کی ہمسے نصر بن علی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قطن نے حمزہ زیات سے اُسنے ابی اسحاق سے اُسنے سعید بن جبیر سے اُسنے ابن عباس سے اُسنے ابی بن کعب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کا ذکر کرتے اور اُسکے لیے دعا کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنے نفس سے ابتدا کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے **باب** دعا کے وقت ہاتھوں کے اٹھانے کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے ابو موسیٰ یعنے محمد بن مثنی اور ابراہیم بن یعقوب اور اور کئی ایک نے کہا اُنھوں نے حدیث کی ہمسے حماد بن عیسیٰ جہنی نے حنظلہ بن ابی سفیان جمحی سے اُسنے سالم بن عبداللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر بن خطاب سے کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے تو نہ ڈالتے اُنکو تا آنکہ ہاتھوں کو اپنے منھ پر مسح کر لیتے

سلہ مسلمان کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی بیشک وہ جو سوال ہی ہو [illegible] مانگنے سے رد ہو جاتی ہے بشرطیکہ گناہ کی یا قطع رحم کی نہ ہو

قال محمد بن المثنى في حديثه لم يردهما حتى يمسح بهما وجهه هذا حديث صحيح غريب لا نعرفه الا من حديث حماد بن عيسى تفرد به وهو قليل الحديث وقد حدث عنه الناس وحنظلة بن ابي سفيان الجمحي ثقة وثقه يحيى بن سعيد القطان۔

باب ما جاء فيمن يستعجل في دعائه **حدثنا** الانصاري حدثنا معن حدثنا مالك عن ابن شهاب عن ابي عبيد مولى ابن ازهر عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يستجاب لاحدكم ما لم يعجل يقول دعوت فلم يستجب لي هذا حديث حسن صحيح وابو عبيد اسمه سعد وهو مولى عبد الرحمن بن ازهر ويقال مولى عبد الرحمن بن عوف وفي الباب عن انس

باب ما جاء في الدعاء اذا اصبح واذا امسى **حدثنا** محمد بن بشار حدثنا ابو داود وهو الطيالسي حدثنا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه عن ابان بن عثمان قال سمعت عثمان بن عفان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يقول في صباح كل يوم ومساء كل ليلة بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الارض ولا في السماء وهو السميع العليم ثلث مرات فيضره شيء وكان ابان قد اصابه طرف فالج فجعل الرجل ينظر اليه فقال له ابان ما تنظر الي اما ان الحديث كما حدثتك ولكني لم اقله يومئذ ليمضي الله علي قدره هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** ابو سعيد الاشج حدثنا عقبة بن خالد عن ابي سعد سعيد بن المرزبان عن ابي سلمة عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يمسي رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا كان حقا على الله ان يرضيه هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** سفيان بن وكيع حدثنا جرير عن الحسن بن عبيد الله عن ابراهيم بن سويد عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال كان النبي صلى الله عليه وسلم

کہا محمد بن مثنی نے اپنی حدیث میں نہ رد کرتے تھے دونوں ہاتھوں کو یہاں تک کہ مسح کرتے ساتھ ان دونوں کے منہ اپنے کو یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن عیسی سے اور یہی اُسکے راوی متفرد ہیں اور یہ کم حدیث بیان کرنیوالا ہے اور اُس سے کئی لوگوں نے روایت کی ہے۔ اور حنظلہ بن ابی سفیان بھی ثقہ ہیں یحیی بن سعید القطان نے اُسکی توثیق کی ہے **باب** اُس شخص کے بیان میں جو اپنی دعا میں جلدی کرتا ہے **حدیث** کی ہمسے انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا حدیث کی ہمسے مالک نے ابن شہاب سے اُنہوں نے ابی عبید سے جو غلام ابن ازہر کا ہے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہو جاتی ہے جبتک کہ جلدی نہ کرے کہ کہے کہ دعا کی میں نے سو وہ میرے لیے قبول نہیں ہوئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ابو عبید کا نام سعد ہے اور یہ غلام عبد الرحمن بن ازہر کا ہے اور کہا گیا ہے کہ غلام عبد الرحمن بن عوف کا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے

باب اس دعا کے بیان میں جو صبح اور شام کو پڑھتے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہ حدیث کی ہمسے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابان بن عثمان سے کہا سنا میں نے عثمان بن عفان سے کہ کہتا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسا بندہ نہیں جو ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین بار یہ دعا پڑھے تو اُسکو کوئی شے ضرر دے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم۔ اور ابان کو بعض اعضا پر فالج ہو گیا تھا اور ایک شخص اُسکی طرف بطور تعجب دیکھنے لگا تو اُسکو ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے ہر آں حدیث تو وہی ہے جیسے کہ میں نے تجھے بیان کی ہے لیکن جسدن اُسدن میں دعا کو پڑھا نہیں تھا تاکہ اللہ تعالی اپنی تقدیر مجھپر جاری کرے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے ابی سعد یعنے سعید بن مرزبان سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ثوبان سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی رات کے وقت یہ کہے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا تو اللہ پر حق ہوتا ہے کہ اُسکو راضی کرے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے جریر نے حسن بن عبید اللہ سے اُنہوں نے ابراہیم بن سوید سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے اُنہوں نے عبد اللہ سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف یہ تفسیر ہے عجلت کی اور مسلم میں ہے کہ دعا کرتے کرتے ملول ہو کر چھوڑ دے اور کہے قبول نہیں ہوتی [illegible] جلدی نہیں چاہیے ہر وقت اللہ تعالی سے مانگتا رہے تو قبول [illegible] ہے جیسا کہ جب لڑکا والد سے کوئی چیز مانگتا ہے اور وہ بعض اوقات میں [illegible] اسکو [illegible] اسکو دینی ہے [illegible] حال ہوا دل تو جلدی ہی معاف کر دیتا ہے ورنہ [illegible]

انه لا يغفر الذنوب الا انت لا يقولها احدكم حين يمسي فياتي عليه قدر قبل ان يصبح الا وجبت له الجنة ولا يقولها
حين يصبح فياتي عليه قدر قبل ان يمسي الا وجبت له الجنة وفي الباب عن ابي هريرة وابن عمر وابن مسعود وابن ابزى وبريدة
هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وعبد العزيز بن ابي حازم هو ابن ابي حازم الزاهد **باب ما جاء في الدعاء**
اذا اوى الى فراشه حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان بن عيينة عن ابي اسحق الهمداني عن البراء بن عازب ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال له الا اعلمك كلمات تقولها اذا اويت الى فراشك فان مت من ليلتك مت على الفطرة وان اصبحت اصبحت
وقد اصبت خيرا تقول اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك رغبة ورهبة اليك والجأت
ظهري اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك آمنت بكتابك الذي انزلت وبنبيك الذي ارسلت قال البراء فقلت وبرسولك
الذي ارسلت فطعن بيده في صدري ثم قال ونبيك الذي ارسلت هذا حديث حسن صحيح غريب وفي الباب
عن رافع بن خديج وقد روي من غير وجه عن البراء ورواه منصور بن المعتمر عن سعد بن عبيدة عن البراء عن النبي صلى الله
عليه وسلم نحوه الا انه قال اذا اويت الى فراشك وانت على وضوء حدثنا محمد بن بشار نا عثمن بن عمر نا علي بن المبارك
عن يحيى بن ابي كثير عن يحيى بن اسحق بن اخي رافع بن خديج عن رافع بن خديج ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا اضطجع احدكم
على جنبه الايمن ثم قال اللهم اسلمت نفسي اليك ووجهت وجهي اليك والجأت ظهري اليك وفوضت امري اليك لا ملجأ منك
الا اليك اومن بكتابك وبرسولك فان مات من ليلته دخل الجنة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث رافع بن خديج

اسکے کہ سوائے تیرے کوئی نہیں گناہ بخشتا جو کوئی تم میں سے اسکو شام کے وقت کہے اور پھر صبح ہونے سے پہلے موت آجائے تو اسکے
لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو کوئی اسکو صبح کو کہے اور شام ہونے سے پہلے اسپر موت آجائے تو اسکے لیے جنت واجب ہو جاتی
ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن ابزیٰ اور بریدہ سے رضی اللہ عنہم یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
اس وجہ سے اور عبدالعزیز بن ابی حازم وہ بیٹے ہیں ابی حازم زاہد کے **باب اس دعا کے بیان میں کہ جب اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑے**
حدیث کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے ابی اسحٰق ہمدانی سے انہوں نے براء بن عازب سے یہ کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کیا میں سکھا نہ دوں تجھکو وہ کلمے کہ تو انکو جب تو فرش کی طرف جگہ پکڑے اُس وقت کہا کرے پس اگر تو اس رات میں
مر جائیگا تو اسلام پر مریگا اور اگر صبح کریگا تو بہت بھلائی کو پہونچا ہوگا یہ کہا کر اللہم اسلمت نفسی الیک الخ یعنی اے اللہ
میں نے اپنی جان تجھکو سونپی اور منھ تیری طرف متوجہ کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق
اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے نہ بچاؤ کا مکان ہے مگر تیرے ہی طرف ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری
اور تیرے پیغمبر پر ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا۔ کہا براء نے پھر میں نے کہا اور ساتھ رسول تیرے کے جسکو تو نے بھیجا کہا راوی نے سو
آنحضرت نے اپنا دست مبارک میرے سینے میں مارکر پھر کہا اور ساتھ نبی تیرے کے جسکو تو نے بھیجا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس
باب میں روایت ہے رافع بن خدیج سے اور کئی وجہ سے براء سے مروی ہے۔ اور روایت کیا اسکو منصور بن معتمر نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے براء
سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر اسنے یہ کہا کہ جبکہ تو اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑے اس حالت میں کہ تو وضو پر ہو حدیث
کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن عمر نے کہا خبر دی ہمکو علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یحییٰ بن اسحٰق سے
جو بھتیجا رافع بن خدیج کا تھا انہوں نے رافع بن خدیج سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے داہنی جانب پر لیٹے پھر کہے
اللہم اسلمت نفسی الیک الخ یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی ہے اور تیری طرف متوجہ ہوا ہوں اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی اور اپنے
کام تیرے سپرد کیے تجھسے کوئی بھاگنے کا مکان نہیں مگر تیرے ہی طرف ایمان لایا میں ساتھ کتاب تیری کے اور رسول تیرے کے سو اگر وہ
اسی رات میں مرا تو جنت میں داخل ہو گا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق سے یعنی طریق رافع بن خدیج سے

ف [illegible] نے مرکز کہا کہ جیسے کی [illegible] علوم [illegible]
[illegible] رسول [illegible] نبی کے [illegible]

حدثنا اسحٰق بن منصور نا عفان بن مسلم نا حماد عن ثابت عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان اذا اوى الى فراشه قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا فكم ممن لا كافي له ولا مؤوي هذا حديث حسن
غريب صحيح **باب منه حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابو معوية عن الوصافي عن عطية عن ابي سعيد عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال من قال حين ياوي الى فراشه استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه ثلث مرات
غفر الله ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر وان كانت عدد ورق الشجر وان كانت عدد رمل عالج وان كانت عدد ايام
الدنيا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث عبيد الله بن الوليد الوصافي **باب**
منه **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن ربعي بن حراش عن حذيفة بن اليمان ان النبي
صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وضع يده تحت راسه ثم قال اللهم قني عذابك يوم تجمع او تبعث عبادك هذا حديث
حسن صحيح **حدثنا** ابو كريب نا اسحٰق بن منصور عن ابراهيم بن يوسف بن ابي اسحٰق عن ابيه عن ابي اسحٰق عن ابي بردة
عن البراء بن عازب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوسد يمينه عند المنام ثم يقول رب قني عذابك يوم تبعث
عبادك هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وروى الثوري هذا الحديث عن ابي اسحٰق عن البراء لم يذكر بينهما
احدا ورواه شعبة عن ابي اسحٰق عن ابي عبيدة ورجل آخر عن البراء ورواه اسرائيل عن ابي اسحٰق عن عبد الله بن
يزيد عن البراء وعن ابي اسحٰق عن ابي عبيدة عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله **باب منه حدثنا**
عبد الله بن عبد الرحمن نا عمرو بن عون نا خالد بن عبد الله عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو عفان بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے حماد نے ثابت سے اُنہوں نے انس بن
مالک سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑتے تو کہتے الحمد للہ الذی اطعمنا آخر تک یعنی سب حمد
واسطے اللہ کے جسنے ہمکو کھلایا ہے اور پلایا ہے اور کافی ہوا ہے اور جگہ دی ہے ہمکو سو بہت ایسے لوگ ہیں کہ اُنکے لیے کوئی کفایت کرنیوالا
نہیں اور نہ کوئی جگہ دینے والا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے کہا حدیث
کی ہم سے ابو معاویہ نے وصافی سے اُنہوں نے عطیہ سے اُنہوں نے ابی سعید سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہے
اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑنے کے وقت تین بار یہ کہ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ تو اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ
بخش دیتا ہے اگرچہ مثل کف دریا کے ہوں اگرچہ درخت کے پتوں کے برابر ہوں اگرچہ ریگ کے ٹیلے کے برابر ہوں اگرچہ ایام دنیا کے
برابر ہوں۔ یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق یعنی طریق عبیداللہ بن ولید وصافی سے **باب** اسی قسم سے **حدیث**
کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عبدالملک بن عمیر سے اُنہوں نے ربعی بن حراش سے اُنہوں نے حذیفہ بن یمان سے
یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ کرتے تو اپنا دست مبارک سر کے نیچے رکھتے پھر کہتے اللہم قنی آخر تک یعنی اے اللہ نگاہ رکھ مجھے
عذاب اپنا سے جس دن کہ جمع کریگا تو یا زندہ کریگا تو اپنے بندوں کو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث
کی ہم سے اسحاق بن منصور نے ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے ابی بردہ
سے اُنہوں نے براء بن عازب سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ کا سونے کے وقت تکیہ کرتے تھے
پھر کہتے نگاہ رکھ مجھے اپنے عذاب سے اُس دن کہ اُٹھائے تو بندوں اپنوں کو۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور روایت
کی ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُنہوں نے براء سے اُنہوں نے درمیان ان دونوں کے اور کسی راوی کا ذکر نہیں کیا اور روایت
کیا اسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے ابی عبیدہ سے اور ایک اور مرد سے اُنہوں نے براء سے اور روایت کیا اسکو اسرائیل نے
ابی اسحاق سے اُنہوں نے عبداللہ بن یزید سے اُنہوں نے براء سے اور مروی ہے ابی عبیدہ سے اُنہوں نے روایت کی عبداللہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے مثل اسکے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن عون نے کہا خبر دی
ہمکو خالد بن عبداللہ نے سہیل سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يأمرنا إذا أخذ أحدنا مضجعه أن يقول اللهم رب السموات ورب الأرضين وربنا ورب كل شيء فالق الحب والنوى ومنزل
التوراة والإنجيل والقرآن أعوذ بك من شر كل ذي شر أنت آخذ بناصيته أنت الأول فليس قبلك شيء وأنت الآخر فليس بعدك
شيء والظاهر فليس فوقك شيء والباطن فليس دونك شيء اقض عني الدين وأغنني من الفقر هذا حديث حسن صحيح **باب**
منه حدثنا ابن أبي عمر نا سفيان عن ابن عجلان عن سعيد المقبري عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
إذا قام أحدكم عن فراشه ثم رجع إليه فلينفضه بصنفة إزاره ثلاث مرات فإنه لا يدري ما خلفه عليه بعد فإذا اضطجع
فليقل باسمك ربي وضعت جنبي وبك أرفعه فإن أمسكت نفسي فارحمها وإن أرسلتها فاحفظها بما تحفظ به عبادك الصالحين
فإذا استيقظ فليقل الحمد لله الذي عافاني في جسدي ورد علي روحي وأذن لي بذكره وفي الباب عن جابر وعائشة وحديث
أبي هريرة حديث حسن **باب ما جاء فيمن يقرأ من القرآن عند المنام حدثنا** قتيبة نا المفضل بن فضالة عن عقيل
عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرأ فيهما
قل هو الله أحد وقل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما على رأسه ووجهه و
ما أقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات هذا حديث حسن غريب صحيح **باب منه حدثنا** محمود بن غيلان
نا أبو داود قال أنا شعبة عن أبي إسحق عن رجل عن فروة بن نوفل أنه أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله علمني
شيئا أقوله إذا أويت إلى فراشي فقال اقرأ قل يا أيها الكافرون فإنها براءة من الشرك قال شعبة أحيانا يقول مرة وأحيانا لا يقولها

حدثنا موسى بن حزام نا يحيى بن آدم عن إسرائيل عن أبي إسحق

ہکو حکم کرتے تھے کہ جب کوئی ہم میں سے سونے لگے تو یہ کہے اللّٰہم رب السموات الخ یعنی اے رب آسمانوں کے اور رب زمینوں کے اور
رب ہمارے اور رب ہر چیز کے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے اتارنے والے توریت اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے
ہر صاحب شرارت سے تو پکڑنے والا ہے ساتھ پیشانی اُسکی کے تو اول ہے سو نہیں ہے پہلے تیرے کوئی چیز اور تو آخر ہے سو نہیں بعد تیرے کوئی چیز
اور ظاہر ہے سو نہیں ہے اوپر تیرے کوئی چیز اور باطن ہے سو نہیں ہے ورے تیرے کوئی چیز میرا قرض ادا کر اور مجھے فقر سے بے پرواہ کر یہ حدیث حسن
صحیح ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے ابن عجلان سے انہوں نے سعید مقبری
سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے فرش سے کھڑا ہو کر پھر اسکی طرف
لوٹنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اسکو ازار کے دامن سے تین بار صاف کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کیا چیز اسکے پیچھے اس پر آئی ہے اور جب لیٹے
تو کہے باسمک الخ یعنی تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیرے نام سے ہی اسکو اٹھاؤنگا سو اگر تو میری جان کو بند رکھے تو اُس پر
رحمت کر اور اگر اُسکو چھوڑے تو اسکو ساتھ اُس چیز کے نگاہ رکھ جسکے ساتھ اپنے بندوں صالحین کو نگاہ رکھتا ہے اور جب جاگے تو یہ کہے
الحمد للہ الذی عافانی الخ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے جسنے میرے جسم میں عافیت دی ہے اور مجھ پر میری روح واپس کی ہے اور اپنی یاد کے ساتھ
مجھے اذن دیا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور عائشہ سے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **باب** اس شخص کے بیان میں جو سونے کے
وقت قرآن پڑھے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے مفضل بن فضالہ نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے
اُنہوں نے عائشہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک رات میں جب اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑتے تو دونوں ہاتھوں کو جمع کرتے پھر ان دونوں میں
پھونکا مارتے اور ان دونوں میں پڑھتے قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر اپنے جسم پر ان دونوں کے ساتھ جہاں تک
کہ طاقت رکھتے مسح کرتے اپنے سر اور منہ اور جسم کے آگے کی طرف سے شروع کرتے تین بار ایسا ہی کرتے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب**
اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے ایک مرد سے
اُنہوں نے فروہ بن نوفل سے یہ کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی چیز سکھلائیے کہ میں اسکو جب فرش کی طرف جگہ پکڑوں
تو کہا کروں پس فرمایا آپ نے پڑھا کر قل یا ایہا الکافرون اس لیے کہ اُسمیں شرک سے بیزاری ہے کہا شعبہ نے کبھی میرا استاد ایک مرتبہ جسکے معنی بار کے
ہیں کہتا ہے اور کبھی نہیں کہتا ہے **حدیث** کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے کہا خبر دی ہمکو یحییٰ بن آدم نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے

عن فروة بن نوفل عن ابيه انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه بمعناه وهذا اصح وروى زهير هذا الحديث عن ابي اسحق عن فروة بن نوفل عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وهذا اشبه واصح من حديث شعبة وقد اضطرب اصحاب ابي اسحق في هذا الحديث وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه وقد رواه عبد الرحمن بن نوفل عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وعبد الرحمن هو اخو فروة بن نوفل **حدثنا** هشام بن يونس الكوفي نا المحاربي عن ليث عن ابي الزبير عن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ تنزيل السجدة وتبارك هكذا روى الثوري وغير واحد هذا الحديث عن ليث عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وروى زهير هذا الحديث عن ابي الزبير قال قلت له سمعته من جابر قال لم اسمعه من جابر انما سمعته من صفوان او ابن صفوان وقد روى شبابة عن مغيرة بن مسلم عن ابي الزبير عن جابر نحو حديث ليث **حدثنا** صالح بن عبد الله نا حماد بن زيد عن ابي لبابة قال قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ الزمر وبني اسرائيل **اخبرني** محمد بن اسمعيل قال ابو لبابة هذا اسمه مروان مولى عبد الرحمن بن زياد وسمع من عائشة سمع منه حماد بن زيد **حدثنا** علي بن حجر نا بقية بن الوليد عن بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن عبد الرحمن بن ابي بلال عن العرباض بن سارية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ المسبحات ويقول فيها آية خير من الف آية هذا حديث حسن غريب **باب منه حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن الجريري عن ابي العلاء بن الشخير عن رجل من بني حنظلة قال صحبت شداد بن اوس في سفر فقال الا اعلمك ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا ان نقول اللهم اني اسألك

اُنہوں نے فروہ بن نوفل سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر اسی طرح بمعنے ذکر کیا۔ اور یہ روایت صحیح ہے۔ اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی اسحٰق سے اُنہوں نے فروہ ابن نوفل سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور یہ روایت اچھی اور صحیح ہے شعبہ کی روایت سے۔ اور ابی اسحٰق کے اصحاب اس حدیث میں مضطرب ہوئے ہیں۔ اور مروی ہے یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی۔ اور روایت کیا اسکو عبد الرحمن بن نوفل نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور عبد الرحمن وہ بھائی ہیں فروہ بن نوفل کا۔ ہم سے **حدیث** کی ہشام بن یونس کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محاربی نے لیث سے اُنہوں نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے کہا اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہانتک کہ پڑھتے تنزیل السجدہ اور تبارک۔ اور ایسا ہی روایت کیا ہے ثوری اور کئی ایک نے اس حدیث کو لیث سے اُنہوں نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور روایت کیا زہیر نے اس حدیث کو ابی زبیر سے کہا زہیر نے میں نے ابی الزبیر سے کہا کیا تو نے اسکو جابر سے سنا ہے کہا اُنہوں نے میں نے جابر سے تو اسکو نہیں سنا مگر صفوان سے یا ابن صفوان سے سنا ہے اور روایت کیا شبابہ نے مغیرہ بن مسلم سے اُنہوں نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے مثل حدیث لیث کے **حدیث** کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے کہ حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ابی لبابہ سے کہا اُنہوں نے کہا حضرت عائشہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہانتک کہ سورہ زمر اور بنی اسرائیل پڑھتے۔ خبر دی ہے مجھے محمد بن اسمعیل نے کہ کہا اُنہوں نے ابو لبابہ کا نام مروان ہے جو غلام عبد الرحمن بن زیاد کا ہے اور سُنا اُنہوں نے حضرت عائشہ سے سنا اُن سے حماد بن زید نے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے اُنہوں نے خالد بن معدان سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن بلال سے اُنہوں نے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نہ سوتے یہانتک کہ مسبحات پڑھتے اور فرماتے انمیں ایک آیت ہے وہ ہزار آیت سے بہتر ہے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے جریری سے اُنہوں نے ابی العلاء بن شخیر سے اُنہوں نے ایک مرد سے جو بنی حنظلہ سے تھا کہا اُنہوں نے میں شداد بن اوس کے ساتھ ایک سفر میں مصاحب ہوا سو کہا اُنہوں نے کیا میں تمکو وہ نہ سکھلاؤں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو سکھلاتے تھے کہ یہ کہا کریں اللهم انی اسالک الثبات الخ یعنے اے اللہ میں تجھسے سوال کرتا ہوں

مسبحات وہ سورتیں ہیں جنکی ابتدا میں سبح اور یسبح اور سبحان کا لفظ آتا ہے

الثبات في الأمر وأسألك عزيمة الرشد وأسألك شكر نعمتك وحسن عبادتك وأسألك لسانا صادقا وقلبا سليما وأعوذ
بك من شر ما تعلم وأسألك من خير ما تعلم وأستغفرك لما تعلم إنك أنت علام الغيوب قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من مسلم يأخذ مضجعه يقرأ سورة من كتاب الله إلا وكل الله به ملكا فلا يقربه شيء يؤذيه حتى يهب متى هب هذا
حديث إنما نعرفه من هذا الوجه وأبو العلاء اسمه يزيد بن عبد الله بن الشخير **باب ما جاء في التسبيح والتكبير**
والتحميد عند المنام حدثنا أبو الخطاب زياد بن يحيى البصري نا أزهر السمان عن ابن عون عن ابن سيرين عن عبيدة عن
علي قال شكت إلي فاطمة مجل يديها من الطحين فقلت لو أتيت أباك فسألته خادما فقال ألا أدلكما على ما هو خير لكما من الخادم
إذا أخذتما مضجعكما تقولان ثلاثا وثلاثين وثلاثا وثلاثين وأربعا وثلاثين من تحميد وتسبيح وتكبير وفي الحديث قصة هذا
حديث حسن غريب من حديث ابن عون وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن علي حدثنا محمد بن يحيى نا أزهر السمان
عن ابن عون عن محمد عن عبيدة عن علي قال جاءت فاطمة إلى النبي صلى الله عليه وسلم تشكو مجلا بيدها فأمرها بالتسبيح والتكبير
والتحميد **باب منه** حدثنا أحمد بن منيع نا إسمعيل بن علية نا عطاء بن السائب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خلتان لا يحصيهما رجل مسلم إلا دخل الجنة ألا وهما يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح الله في دبر كل صلوة
عشرا ويحمده عشرا ويكبره عشرا قال فأنا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده قال فتلك خمسون ومائة
باللسان وألف وخمسمائة في الميزان وإذا أخذت مضجعك تسبحه وتكبره وتحمده مائة فتلك مائة باللسان وألف في الميزان
فأيكم يعمل في اليوم والليلة ألفين وخمسمائة سيئة قالوا وكيف لا يحصيها قال يأتي أحدكم الشيطان وهو في صلوته

ثابت رہنے کا امر میں اور سوال کرتا ہوں ہدایت کی عزیمت کا اور سوال کرتا ہوں شکر نعمت تیری کا اور اچھی عبادت تیری کا اور سوال کرتا ہوں
زبان سچی کا اور دل سلیم کا اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس چیز سے کہ تو اسکو جانتا ہے اور سوال کرتا ہوں تجھ سے بھلائی اس چیز کا کہ تو
اسکو جانتا ہے اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس چیز سے کہ تو جانتا ہے تحقیق تو ہی جاننے والا ہے چھپی باتوں کا ہے کہا راوی نے اور فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مسلمان سوتے وقت کوئی سورہ کتاب اللہ سے پڑھے تو اللہ تعالی ایک فرشتہ اس پر موکل کرتا ہے پھر اسکو کوئی چیز
قریب نہیں ہوتی کہ اسکو ایذا دے یہانتک کہ وہ بیدار ہو جب کسو وقت ہو اس حدیث کو تو ہم فقط اسی طریق سے پہچانتے ہیں اور ابو العلاء
کا نام یزید بن عبداللہ بن شخیر ہے **باب سونے کے وقت تسبیح اور تکبیر اور حمد کے بیان میں** حدیث کی ہم سے ابو الخطاب بیٹے زیاد بن یحیی
بصری نے کہا حدیث کی ہم سے ازہر سمان نے ابن عون سے اسنے ابن سیرین سے اسنے عبیدہ سے اسنے علی سے کہا اسنے فاطمہ
نے میرے پاس اپنے ہاتھوں کے آبلوں کا جو کہ سبب آٹا پیسنے کے تھے شکوہ کیا میں نے کہا اگر تو اپنے باپ کے پاس جا کر انسے
ایک خادم کا سوال کرے تو بہتر ہو پس فرمایا آنحضرت نے کیا نہ تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتلاؤں جب تم دونوں سونے لگو تو تینتیس
بار اور تینتیس بار اور چونتیس بار تحمید اور تسبیح اور تکبیر کہا کرو اور حدیث میں قصہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابن عون سے
اور کئی وجہ سے یہ حدیث علی سے مروی ہے حدیث کی ہم سے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہم سے ازہر سمان نے ابن عون سے
اسنے محمد سے اسنے عبیدہ سے اسنے علی سے کہا آئی فاطمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ہاتھوں کے آبلوں کی شکایت
کرنے کو آپ نے اسکو تسبیح اور تکبیر اور تحمید کا حکم کیا **باب اسی قسم سے** حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث
کی ہم سے اسمعیل بن علیہ نے کہا حدیث کی ہم سے عطاء بن سائب نے اپنے باپ سے اسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اسنے فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں ہیں جو کوئی مسلمان انکو شمار کریگا جنت میں داخل ہوگا خبردار اور وہ دونوں آسان ہیں اور عمل کرنیوالے
انکے ساتھ کم ہیں تسبیح کہے اللہ کی ہر نماز کے بعد دس بار اور تحمید دس بار اور تکبیر دس بار کہا اسنے دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو کہ انکو اپنے ہاتھوں سے شمار کرتے فرمایا آپ نے یہ ایک سو پچاس ہیں ساتھ زبان کے اور ترازو میں پندرہ سو ہیں اور جب تو سونے لگے
تو تسبیح کر اسکی اور تکبیر اور تحمید سو بار سو یہ ایک سو ہے ساتھ زبان کے اور ہزار ہے میزان میں اور کون ہے تم میں سے کہ ایک رات اور دن میں دو ہزار
اور پانسو برائی کرے کہا لوگوں نے کیونکر اسکو شمار نہیں کر سکتا فرمایا آپ نے تم میں ہر ایک کے پاس شیطان آتا ہے حالتوں میں کہ وہ نماز میں ہوتا ہے

فيقول اذكر كذا اذكر كذا حتى ينفتل فلعله ان لا يعقل ويأتيه وهو في مضجعه فلا يزال ينومه حتى ينام هذا حديث حسن
صحيح وقد روى شعبة والثوري عن عطاء بن السائب هذا الحديث وروى الاعمش هذا الحديث عن عطاء بن السائب
مختصرا وفي الباب عن زيد بن ثابت وانس وابن عباس **حدثنا** محمد بن عبد الاعلى الصنعاني نا عثام بن علي عن الاعمش عن عطاء
بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقد التسبيح هذا حديث حسن غريب
من حديث الاعمش **حدثنا** محمد بن اسمعيل بن سمرة الاحمسي الكوفي نا اسباط بن محمد نا عمرو بن قيس الملائي عن الحكم بن عتيبة
عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن كعب بن عجرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال معقبات لا يخيب قائلهن تسبح الله في دبر كل صلوة
ثلاثا وثلثين وتحمده ثلاثا وثلثين وتكبره اربعا وثلثين هذا حديث حسن وعمرو بن قيس الملائي ثقة حافظ وروى شعبة
هذا الحديث عن الحكم ولم يرفعه ورواه منصور بن المعتمر عن الحكم فرفعه **باب ما جاء في الدعاء اذا انتبه من الليل**
حدثنا محمد بن عبد العزيز بن ابي رزمة نا الوليد بن مسلم نا الاوزاعي نا عمير بن هانئ قال حدثني جنادة بن ابي امية حدثني
عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من تعار من الليل فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك
وله الحمد وهو على كل شيء قدير وسبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله ثم قال رب اغفر لي او قال ثم
دعا استجيب له فان عزم وتوضأ ثم صلى قبلت صلوته هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** علي بن حجر نا مسلمة بن عمرو
قال كان عمير بن هانئ يصلي كل يوم الف سجدة ويسبح مائة الف تسبيحة **باب منه حدثنا** اسحق بن منصور نا النضر بن
شميل ووهب بن جرير وابو عامر العقدي وعبد الصمد بن عبد الوارث قالوا نا هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة

پس کہتا ہے یاد کر فلاں چیز اور یاد کر فلاں چیز یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے شاید کہ وہ سمجھے اور سوتے وقت بھی اسکے پاس آتا ہے
پس دیکھنا اسکو سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ سو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور روایت کیا شعبہ اور ثوری نے عطا بن سائب سے اس
حدیث کو۔ اور روایت کیا اعمش نے اس حدیث کو عطا بن سائب سے مختصر۔ اور اس باب میں روایت ہے زید بن ثابت و
انس اور ابن عباس سے **حدیث کی** ہم سے عبدالاعلی صنعانی نے کہا حدیث کی ہم سے عثام بن علی نے اعمش سے اُسنے
عطا بن سائب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُسنے دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ عقد
کرتے تھے تسبیح کا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق اعمش سے **حدیث کی** ہم سے محمد بن اسمعیل بن سمرہ احمسی کوفی نے کہا حدیث
کی ہمسے اسباط بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے عمرو بن قیس ملائی نے حکم بن عتیبہ سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُسنے کعب بن عجرہ
سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے معقبات ہیں کہ قائل خسارہ نہیں کھاتا۔ تسبیح کرے اللہ کی پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار، و
حمد کرے اُسکی تینتیس بار اور تکبیر کہے اُسکی چونتیس بار یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ حافظ ہے اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو
حکم سے اور مرفوع نہیں کیا اسکو۔ اور روایت کیا اسکو منصور بن معتمر نے حکم سے اور اُسنے اسکو مرفوع کیا ہے **باب اس دعا کے بیان میں
کہ جب رات کو بیدار ہو** **حدیث کی** ہمسے محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ نے کہا حدیث کی ہمسے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی ہمسے اوزاعی نے کہا
حدیث کی مجھے عمیر بن ہانی نے کہا حدیث کی مجھے جنادہ بن ابی امیہ نے کہا حدیث کی مجھے عبادہ بن صامت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی رات کو جاگے اور کہے لا الہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اسکے واسطے اسکے واسطے
اُسکے بادشاہی ہے اور واسطے اُسکے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب حمد واسطے اللہ کے ہے اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بزرگ ہے
اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت طرف نیکی کے مگر ساتھ مدد اللہ کے پھر کہے اے رب بخش مجھے یا فرمایا آپ نے پھر دعا کرے تو اُسکی دعا
قبول ہو جاتی ہے سو اگر اُسنے عزم کیا اور وضو کیا پھر نماز پڑھی اُسنے تو نماز اُسکی قبول ہو جاتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث
کی** ہمسے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو مسلمہ بن عمرو نے کہا اُسنے عمیر بن ہانی ہر ایک دن میں ہزار سجدہ کرتا تھا اور لاکھ بار تسبیح کہتا تھا
باب اسی قسم سے **حدیث کی** ہمسے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل اور وہب بن جریر اور ابو عامر عقدی اور
عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے ہشام دستوائی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنے ابی سلمہ سے

قال ثنا ربيعة بن كعب الأسلمي قال كنت أبيت عند باب النبي صلى الله عليه وسلم فأعطيه وضوءه فأسمعه الهوي من الليل يقول
سمع الله لمن حمده وأسمعه الهوي من الليل يقول الحمد لله رب العالمين هذا حديث حسن صحيح **باب منه حدثنا** عمرو بن
إسمعيل بن مجالد بن سعيد الهمداني ثنا أبي عن عبد الملك بن عمير عن ربعي عن حذيفة بن اليمان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان إذا أراد أن ينام قال اللهم باسمك أموت وأحيا وإذا استيقظ قال الحمد لله الذي أحيا نفسي بعد ما أماتها وإليه النشور هذا
حديث حسن صحيح **باب ما جاء ما يقول إذا قام من الليل إلى الصلاة حدثنا** الأنصاري ثنا معن ثنا مالك بن أنس عن
أبي الزبير عن طاوس اليماني عن عبد الله بن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا قام إلى الصلاة من جوف الليل
يقول اللهم لك الحمد أنت نور السموات والأرض ولك الحمد أنت قيام السموات والأرض ولك الحمد أنت رب السموات
والأرض ومن فيهن أنت الحق ووعدك الحق ولقاؤك حق والجنة حق والنار حق والساعة حق اللهم لك أسلمت وبك
آمنت وعليك توكلت وإليك أنبت وبك خاصمت وإليك حاكمت فاغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت
أنت إلهي لا إله إلا أنت هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب منه**
حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أنا محمد بن عمران بن أبي ليلى قال حدثني أبي قال حدثني ابن أبي ليلى عن داود بن علي هو ابن عبد الله بن
عباس عن أبيه عن جده ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليلة حين فرغ من صلاته اللهم إني
أسألك رحمة من عندك تهدي بها قلبي وتجمع بها أمري وتلم بها شعثي وتصلح بها غائبي وترفع بها شاهدي وتزكي بها عملي

کہا حدیث کی مجھ سے ربیعہ بن کعب اسلمی نے کہا اُنے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس رات گذارتا تھا سو کبھی میں پانی دیا کرتا تھا
اور میں بہت دیر تک رات سے سنتا تھا کہ کہتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بہت دیر تک رات میں سنتا تھا کہ کہتے تھے الحمد للہ رب العالمین
یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اُسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے عمرو بن اسمٰعیل بن مجالد بن سعید ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ
نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ربعی سے اُسنے حذیفہ بن یمان سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ کرتے تو کہتے
اللهم باسمک اموت واحیی اور جب جاگتے تو کہتے الحمد للہ الذی احیا نفسی بعد ما اماتہا والیہ النشور یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس
بیان میں کہ کیا کہے جب رات کو نماز کے لیے کھڑا ہو **حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے
مالک بن انس نے ابی الزبیر سے اُسنے طاؤس یمانی سے اُسنے عبد اللہ بن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آدھی رات سے
جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کہتے اللهم لک الحمد الخ یعنے اے اللہ واسطے تیرے حمد ہے تو نور آسمانوں اور زمین کا ہے اور واسطے تیرے حمد ہے
تو ہی ہے قائم کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا اور واسطے تیرے حمد ہے تو ہی ہے رب آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے تو حق ہے اور وعدہ
تیرا حق ہے اور دیدار تیرا حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے اے اللہ واسطے تیرے مسلمان ہوا میں اور ساتھ تیرے
ایمان لایا میں اور تجھ پر توکل کیا میں نے اور طرف تیرے رجوع ہوا میں اور ساتھ مدد تیری کے جھگڑتا ہوں اور تیری طرف محاکمہ کرتا ہوں
سو بخشدے میرے وہ گناہ جو میں نے پہلے کیے ہیں اور جو پیچھے کیے ہیں اور جو پوشیدہ کیے ہیں اور جو ظاہر کیے ہیں تو میرا معبود ہے نہیں
کوئی معبود سوائے تیرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
باب اُسی قسم سے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن عمران بن ابی لیلی نے کہا حدیث کی
مجھ سے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے ابن ابی لیلی نے داؤد بن علی سے جو ابن عبد اللہ بن عباس ہے اُسنے اپنے باپ سے
اُسنے اپنے دادا ابن عباس سے کہ اُسنے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ایک رات میں جبکہ نماز سے
فارغ ہوئے اللهم انی اسألک الخ یعنے اے اللہ میں تیری رحمت کا تجھسے سوال کرتا ہوں اور اُسکے ساتھ میرے دل کو ہدایت کر اور میرے
امر کو جمع کر اور میری پراگندگی کو اکٹھا کر اور اُسکے ساتھ میرے غائب کی صلاحیت کر اور اُسکے ساتھ میرے شاہد کو بلند کر اور میرے عمل کو پاک کر

ف یعنے وضو کے لیے پانی آنحضرت کو دیا کرتا تھا اور کبھی رات میں بہت دیر تک سمع اللہ لمن حمدہ سنتا رہتا واسطے اسکے جو کھڑے ہو کر اور کبھی بہت دیر تک
الحمد للہ رب العالمین کہتے رہتے [illegible] دیر تک کہتے رہتے

تلهمني بها رشدي وترد بها ألفتي وتعصمني بها من كل سوء اللهم أعطني إيمانا ويقينا ليس بعده كفر ورحمة أنال بها شرف كرامتك
في الدنيا والآخرة اللهم إني أسألك الفوز في العطاء ونزل الشهداء وعيش السعداء والنصر على الأعداء اللهم إني أنزل بك حاجتي
وإن قصر رأيي وضعف عملي افتقرت إلى رحمتك فأسألك يا قاضي الأمور ويا شافي الصدور كما تجير بين البحور أن تجيرني من عذاب
السعير ومن دعوة الثبور ومن فتنة القبور اللهم ما قصر عنه رأيي ولم تبلغه نيتي ولم تبلغه مسألتي من خير وعدته أحدا
من خلقك أو خير أنت معطيه أحدا من عبادك فإني أرغب إليك فيه وأسألكه برحمتك رب العالمين اللهم ذا الحبل الشديد والأمر
الرشيد أسألك الأمن يوم الوعيد والجنة يوم الخلود مع المقربين الشهود الركع السجود الموفين بالعهود إنك رحيم ودود وإنك
تفعل ما تريد اللهم اجعلنا هادين مهتدين غير ضالين ولا مضلين سلما لأوليائك وعدوا لأعدائك نحب بحبك من أحبك ونعادي
بعداوتك من خالفك اللهم هذا الدعاء وعليك الإجابة وهذا الجهد وعليك التكلان اللهم اجعل لي نورا في قلبي ونورا في قبري ونورا
من بين يدي ونورا من خلفي ونورا عن يميني ونورا عن شمالي ونورا من فوقي ونورا من تحتي ونورا في سمعي ونورا في بصري ونورا
في شعري ونورا في بشري ونورا في لحمي ونورا في دمي ونورا في عظامي اللهم أعظم لي نورا وأعطني نورا واجعل لي نورا سبحان
الذي تعطف العز وقال به سبحان الذي لبس المجد وتكرم به سبحان الذي لا ينبغي التسبيح إلا له سبحان ذي الفضل والنعم
سبحان ذي المجد والكرم سبحان ذي الجلال والإكرام هذا حديث غريب لا نعرفه مثل هذا من حديث ابن أبي ليلى إلا من
هذا الوجه وقد روى شعبة وسفيان الثوري عن سلمة بن كهيل عن كريب عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم بعض
هذا الحديث ولم يذكره بطوله **باب منه** في الدعاء عند افتتاح الصلوة بالليل **حدثنا** يحيى بن موسى

اور میری ہدایت مجھے سکھلا دے اور میری الفت کو رد کر اور ہر برائی سے مجھے بچا اور کر اے اللہ مجھے ایسا ایمان اور یقین کہ جس کے بعد اسکے کفر نہ ہو
اور رحمت کہ اسکے ساتھ تیری بخشش کی شرافت دنیا اور آخرت میں حاصل کروں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں قضا میں پہونچنے کا اور مانند
شہیدوں کی مہمانی کا اور نیکوں کی عیش کا اور دشمنوں پر مدد کا اے اللہ میں اپنی حاجت تیرے آگے پیش کرتا ہوں اگرچہ میری رائے ناقص ہے اور
میرا عمل ضعیف ہے تو بھی میں تیری رحمت کا محتاج ہوں میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اے فیصلہ کرنیوالے کاموں کے اور شفا دینے والے سینوں کے
جیسا کہ تو درمیان دریاؤں کے فصل رکھتا ہے ایسا ہی مجھے عذاب دوزخ سے پناہ دے اور دعا ہلاکت کرنیوالی سے اور قبروں کے فتنہ سے
اے اللہ جس سے میری فکر قصور کرے اور اسکو میری نیت نہ پہونچے اور جس نیکی کو میرا سوال نہ پہونچے جسکا تو نے اپنی خلقت سے کسی سے
وعدہ کیا ہے یا وہ جو تو اپنے بندوں سے کسی کو دینے والا ہے میں تیری طرف اسکی رغبت کرنیوالا ہوں اور سوال کرتا ہوں تجھ سے اس نیکی کا ساتھ
رحمت تیری کے اے رب جہانوں کے۔ اے اللہ صاحب رسی مضبوط کے اور امر رشید کے سوال کرتا ہوں تجھ سے امن کا دن قیامت کے اور جنت کا دن
خلود کے ساتھ ان مقربین کے جو گواہ ہوں رکوع سجدہ کرنیوالے ہیں عہد کو پورا کرنیوالے ہیں تو ہی ہے رحمت کرنیوالا مہربان تو ہی کر سکتا ہے جو ارادہ
کرتا ہے۔ اے اللہ کر ہمکو ہادی ہدایت پانیوالے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنیوالے صلح کرنیوالے واسطے تیرے دوستوں کے اور دشمنی کرنیوالے واسطے
تیرے دشمنوں کے دوست رکھتے ہیں ساتھ محبت تیری کے اسکو جو تجھے دوست رکھتا ہے۔ اور دشمنی کرتے ہیں ساتھ عداوت تیری کے اسکو جو تیری
مخالفت کرے۔ اے اللہ یہ دعا ہے اور تیرے ذمہ قبول کرنا ہے اور یہ کوشش ہے اور تجھ پر توکل ہے۔ اے اللہ کر میرے لیے نور میرے دل میں اور نور میری قبر
میں اور آگے میرے نور اور پیچھے میرے نور اور میرے داہنی طرف نور اور میرے بائیں طرف نور اور اوپر میرے نور اور نیچے میرے نور اور میرے کانوں میں
نور اور میری آنکھوں میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میرے چمڑے میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میری ہڈیوں میں نور
اے اللہ میرے لیے بہت نور کر اور مجھے نور دے اور کر میرے لیے نور پاک ہے وہ ذات جسنے چادر پہنی ہے عزت کی اور قائل ہوا ہے ساتھ اسکے پاک ہے
وہ ذات جسنے پہنا ہے شرافت کو اور بزرگ ہوا ہے ساتھ اسکے۔ پاک ہے وہ ذات کہ نہیں لائق تسبیح مگر واسطے اسکے پاک ہے صاحب فضل و نعمت کا پاک ہے
صاحب عزت اور بخشش کا پاک ہے صاحب بزرگی اور اکرام کا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مثل اسکے طریق ابی لیلی سے مگر اسی طریق سے اور روایت
کیا اسکو شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض حصہ اس حدیث کا
اور بطولہ ذکر نہیں کیا **باب** اس دعا کے بیان میں جو رات کو نماز شروع کرنیکے وقت پڑھی جاتی ہے **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسی

وغیر واحد قالوا نا عمر بن یونس نا عکرمۃ بن عمار نا یحیی بن ابی کثیر نا ابو سلمۃ قال سألت عائشۃ بأی شیء کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلوتہ اذا قام من اللیل قالت کان اذا قام من اللیل افتتح صلوتہ فقال اللھم رب جبرئیل ومیکائیل
واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشھادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اھدنی لما اختلف
فیہ من الحق باذنک انک تھدی من تشاء الی صراط مستقیم ھذا حدیث حسن غریب **باب منہ حدثنا محمد بن عبدالملک بن**
ابی الشوارب نا یوسف بن الماجشون اخبرنی ابی عن عبدالرحمن الاعرج عن عبیداللہ بن ابی رافع عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا قام الی الصلوۃ قال وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی
ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللھم انت الملک لا الہ الا انت انت ربی
وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لاحسن الاخلاق لا یھدی
لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئھا لا یصرف عنی سیئھا الا انت آمنت بک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک فاذا
رکع قال اللھم لک رکعت وبک آمنت ولک اسلمت خشع لک سمعی وبصری ومخی وعظامی وعصبی فاذا رفع راسہ قال اللھم ربنا لک
الحمد ملء السموات والارض وملء ما بینھما وملء ما شئت من شیء بعد فاذا سجد قال اللھم لک سجدت وبک آمنت ولک اسلمت سجد
وجھی للذی خلقہ فصورہ وشق سمعہ وبصرہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ثم یکون آخر ما یقول بین التشھد والسلام اللھم
اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ھذا حدیث
حسن صحیح حدثنا الحسن بن علی الخلال نا ابو الولید الطیالسی

اور نیز ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہم سے عمر بن یونس نے کہا حدیث کی ہم سے عکرمہ بن عمار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا حدیث کی ہم سے ابو سلمہ
نے کہا انھوں نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے جبکہ رات کو کھڑے ہوتے فرمایا کہ آنحضرت جب رات کو
کھڑے ہوتے تھے تو نماز اپنی کو شروع کرتے تھے اور کہتے تھے اے اللہ رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے
غیب اور ظاہر کے تو ہی حکم کریگا درمیان اپنے بندوں کے اس چیز میں کہ تھے وہ اختلاف کرتے۔ ہدایت کر مجھے اُسکی جس میں اختلاف کیا گیا ہے حق سے
ساتھ اذن اپنے کے تو ہی رستے سیدھے پر۔ یہ حدیث غریب ہے۔ باب اُسی قسم سے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب نے
کہا حدیث کی ہم سے یوسف بن ماجشون نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے عبدالرحمن اعرج سے اُنھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے انھوں نے علی بن ابی طالب
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کہتے وجہت وجہی الخ یعنی توجہ کیا میں نے منہ اپنا ایک طرف ہو کر واسطے اس ذات کے
جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور نہیں میں مشرکوں سے تحقیق نماز میری اور قربانی اور زندگانی اور مرنا واسطے اللہ کے ہے جو رب ہے جہانوں کا نہیں کوئی
شریک واسطے اسکے اور ساتھ اسی کے حکم ہوا ہے مجھے۔ اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود سوا تیرے تو میرا رب ہے اور میں تیرا
بندہ ہوں ستم کیا میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں سو تو میرے تمام گناہ بخش دے اسلیے کہ سوا تیرے کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ اور مجھے اچھے
اخلاق کی راہ بتا نہیں راہ دکھلاتا سوا تیرے کوئی بہتر راستے کی اور دور کر مجھ سے اُسکی برائی دور نہیں کرتا مجھ سے برائی کو کوئی سوا تیرے ایمان لایا میں ساتھ تیرے
ہوں تو برکت والا ہے اور بلند ہے میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع ہوتا ہوں۔ اور جب آنحضرت رکوع کرتے تو کہتے اللھم لک یعنی اے اللہ
واسطے تیرے رکوع کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہوں اور واسطے تیرے مسلمان ہوا ہوں خشوع کیا ہے واسطے تیرے میرے کانوں اور آنکھوں اور
مغز اور ہڈیوں اور پٹھوں نے اور جب سر اُٹھاتے تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد ہے برابر آسمانوں اور زمینوں کے اور اُسکے درمیان
ان دونوں کے ہے اور برابر اُسکے جو تیری مرضی ہے۔ اور جب سجدہ کرتے تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ واسطے تیرے سجدہ کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان
لایا ہوں اور واسطے تیرے مسلمان ہوا ہوں سجدہ کیا ہے میرے منہ نے اُسکے واسطے جسنے اُسکو پیدا کیا ہے اور اچھی صورت بنائی ہے اور اُسکے کانوں
و آنکھوں کو پیدا کیا ہے سو برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنے والوں کا۔ پھر سب سے آخر درمیان تشہد اور سلام کے کہتے اللھم اغفر لی الخ یعنی اے اللہ بخش واسطے
میرے اُس چیز کو جو میں نے پہلے کی ہے اور پیچھے کی ہے اور پوشیدہ کی ہے اور ظاہر کی ہے اور جس چیز کو کہ تو مجھ سے بہتر جانتا ہے تو ہی پہلے ہے اور تو ہی پیچھے ہے نہیں
کوئی معبود سواے تیرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے ابو الولید طیالسی نے

نا عبد العزيز بن ابي سلمة ويوسف بن الماجشون قال عبد العزيز ثنى عمي وقال يوسف اخبرني ابي ثنا الاعرج عن عبيد الله
بن ابي رافع عن علي بن ابي طالب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة قال وجهت وجهي للذي فطر السموات
والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا
من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي جميعا انه
لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها الا
انت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس اليك انا بك واليك تباركت وتعاليت استغفرك واتوب اليك
فاذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك اسلمت خشع لك سمعي وبصري وعظامي وعصبي فاذا رفع قال اللهم ربنا
لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد فاذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك آمنت
ولك اسلمت سجد وجهي للذي خلقه فصوره وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ثم يقول من آخر ما يقول
بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به
مني انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسن بن علي الخلال نا سليمان بن داود
الهاشمي نا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن موسى بن عقبة عن عبد الله بن الفضل عن عبد الرحمن
الاعرج عن عبيد الله بن ابي رافع عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان
اذا قام الى الصلوة المكتوبة رفع يديه حذو منكبيه

کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یوسف بن ماجشون نے کہا عبد العزیز نے حدیث کی مجھے میرے چچا نے اور کہا یوسف نے خبر دی
مجھے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھے اعرج نے عبید اللہ بن ابی رافع سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو کہتے وجہت وجہی الخ یعنی توجہ کیا میں نے منھ اپنا ایک طرف ہو کر واسطے اُسکے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور
زمین کو اور نہیں ہوں میں مشرکوں سے۔ تحقیق نماز میری اور قربانی اور زندگی اور مرنا واسطے اللہ کے ہے جو رب ہے جہانوں کا نہیں کوئی شریک
واسطے اُسکے اور ساتھ اسی کے حکم ہوا ہے مجھے اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو رب میرا ہے
اور میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں سو تو میرے تمام گناہ بخش دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی تمام
نہیں بخشتا اور مجھے اچھے اخلاق کا راستہ دکھلا سوائے تیرے کوئی اچھے اخلاق کا راستہ نہیں دکھلا سکتا اور مجھ سے برے اخلاق دور کر سوائے
تیرے مجھ سے کوئی برے اخلاق دور نہیں کر سکتا۔ حاضر ہوا ہوں تیری خدمت میں اور ہمیشہ تیرے دین کی مدد کرتا ہوں اور تمام خیر تیری قدرت
میں ہے اور برائی تیری طرف منسوب نہیں ہوتی میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اور طرف تیرے متوجہ ہوتا ہوں تو برکت والا ہے اور بلند ہے تجھ سے
بخشش مانگتا ہوں اور طرف تیرے رجوع ہوتا ہوں۔ اور جب رکوع کرتے تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ واسطے تیرے رکوع کیا میں نے
اور ساتھ تیرے ایمان لایا اور واسطے تیرے مسلمان ہوا میں خشوع کیا واسطے تیرے میرے کانوں اور آنکھوں اور ہڈیوں اور پٹھوں نے اور
جب اُٹھاتے سر مبارک کو تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ رب ہمارے واسطے تیرے حمد ہے برابر آسمانوں کے اور برابر زمین کے اور برابر اُسکے
جو درمیان اُنکے ہے اور برابر اُسکے جو بعد اُسکے چاہتا ہے اور جب سجدہ کرتے تو کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ واسطے تیرے سجدہ کیا میں نے اور ساتھ
تیرے ایمان لایا میں اور واسطے تیرے مسلمان ہوا میں۔ سجدہ کیا منھ میرے نے واسطے اُسکے جس نے اُسکو پیدا کیا اور صورت بنائی اور اُسکے کانوں اور
آنکھ کو چیرا برکت والا ہے اللہ اچھا پیدا کرنیوالوں کا پھر سب سے آخر درمیان تشہد اور سلام کے کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ بخش واسطے میرے
ان گناہوں کو جو میں نے پہلے کیے ہیں اور جو پیچھے اور جو پوشیدہ اور ظاہر اور جو اسراف کیا ہے اور جس چیز کو کہ اسکو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے تو ہی مقدم
ہے اور تو ہی مؤخر نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن
داؤد ہاشمی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن فضل سے اُنہوں نے عبد الرحمن اعرج سے اُنہوں نے عبید اللہ
بن ابی رافع سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب سے اُنہوں نے رسول اللہ صلعم سے کہ جب آپ نماز فرض کی طرف کھڑے ہوتے تو کاندھوں کے برابر ہاتھوں کو اُٹھاتے

ويصنع ذلك اذا قضى قراءته واراد ان يركع ويصنعه اذا رفع راسه من الركوع ولا يرفع يديه في شيء من صلوته وهو قاعد
فاذا قام من سجدتين رفع يديه كذلك فكبر ويقول حين يفتتح الصلوة بعد التكبير وجهت وجهي للذي فطر السموات
والارض حنيفا وما انا من المشركين ان صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا
من المسلمين اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحانك انت ربي وانا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي
جميعا انه لا يغفر الذنوب الا انت واهدني لاحسن الاخلاق لا يهدي لاحسنها الا انت واصرف عني سيئها لا يصرف
عني سيئها الا انت لبيك وسعديك وانا بك واليك لا منجا منك ولا ملجا الا اليك استغفرك واتوب اليك ثم يقرأ فاذا
ركع كان كلامه في ركوعه ان يقول اللهم لك ركعت وبك امنت ولك اسلمت وانت ربي خشع سمعي وبصري ومخي وعظمي لله
رب العالمين فاذا رفع راسه من الركوع قال سمع الله لمن حمده ثم يتبعها اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات والارض وملء ما
شئت من شيء بعد فاذا سجد قال في سجوده اللهم لك سجدت وبك امنت ولك اسلمت وانت ربي سجد وجهي للذي خلقه
وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ويقول عند انصرافه من الصلوة اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت
وما اسررت وما اعلنت وانت الهي لا اله الا انت هذا حديث حسن صحيح والعمل على هذا الحديث عند الشافعي وبعض
اصحابنا وقال بعض اهل العلم من اهل الكوفة وغيرهم يقول هذا في صلوة التطوع ولا يقوله في المكتوبة سمعت
ابا اسمعيل يعني الترمذي يقول سمعت سليمن بن داود الهاشمي يقول وذكر هذا الحديث فقال هذا عندنا مثل حديث

اور کرتے یہ اسوقت کہ جب قرأت تمام کرتے اور رکوع کرنیکا ارادہ کرتے اور کرتے اسوقت کہ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے اور بیٹھے
کی حالت میں نماز کے کسی رکن میں رفع یدین نہ کرتے۔ اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو اسی طرح رفع یدین کرتے اور
تکبیر کہتے اور بعد تکبیر کے جب نماز شروع کرتے تو کہتے وجہت وجہی الخ یعنی توجہ کیا میں نے منہ اپنا یکطرف ہو کر واسطے اسکے
جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں تحقیق میری نماز اور قربانی اور زندگی اور مرنا واسطے اللہ کے ہے جو رب
ہے جہانوں کا۔ نہیں کوئی شریک واسطے اسکے اور ساتھ اسی کے مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں۔ اے اللہ تو بادشاہ ہے سوا
تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں
سو تو میرے تمام گناہ بخشدے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہ نہیں بخشتا اور مجھے اچھے اخلاق کا راستہ دکھا سوائے تیرے کوئی اچھے اخلاق کا
راستہ نہیں دکھلا سکتا اور مجھسے برے اخلاق دور کر سوائے تیرے مجھسے کوئی برے اخلاق دور نہیں کر سکتا میں تیری خدمت میں حاضر
ہوں اور ہمیشہ تیرے دین کی مدد کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اور طرف تیرے متوجہ ہوتا ہوں نہیں خلاصی تجھسے اور نہیں
بھاگنے کی مگر طرف تیرے میں تجھسے بخشش مانگتا ہوں اور طرف تیرے رجوع ہوتا ہوں پھر آنحضرت قرأت پڑھتے اور جب رکوع کرتے
تو پکار رکوع میں یہ کلام ہوتا تھا اللھم لک الخ یعنی اے اللہ واسطے تیرے رکوع کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا ہوں اور واسطے
تیرے مسلمان ہوا ہوں اور تو میرا رب ہے خشوع کیا میرے کانوں اور آنکھوں اور مغز اور ہڈیوں نے واسطے اللہ کے جو رب ہے جہانوں کا
اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو کہتے سمع اللہ لمن حمدہ پھر اسکے بعد یہ کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ واسطے تیرے حمد ہے برابر آسمانوں
اور زمین کے اور برابر اسکے جو تو چاہتا ہے کسی چیز سے بعد اسکے اور جب سجدہ کرتے تو سجدہ میں کہتے اللھم لک الخ یعنی اے اللہ
واسطے تیرے سجدہ کیا میں نے اور ساتھ تیرے ایمان لایا میں اور واسطے تیرے مسلمان ہوا میں اور تو میرا رب ہے سجدہ کیا منہ میرے
نے واسطے اسکے جسنے اسکو پیدا کیا ہے اور اسکے کانوں اور آنکھوں کو پھاڑا ہے برکت والا ہے اللہ جو بہتر ہے پیدا کرنے والوں کا اور نماز سے
فارغ ہونے کے وقت یہ کہتے اللھم الخ یعنی اے اللہ بخشدے گناہ میرے پہلے اور پچھلے اور جو میں نے پوشیدہ کیے ہیں اور ظاہر
اور تو میرا اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے امام شافعی اور بعض ہمارے اصحاب کے نزدیک عمل
اسی پر ہے۔ اور کہا بعض اہل علم نے کوفیوں وغیرہ سے یہ نماز نفل میں ہے اور فرضوں میں نہ کہے سنا میں نے ابا اسمعیل یعنی ترمذی سے کہ
کہتا سنا میں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہ کہتا اور ذکر کیا اسنے اس حدیث کو پس کہا اسنے یہ ہمارے نزدیک مثل حدیث

الزهري عن سالم عن ابيه **باب** ما جاء ما يقول في سجود القرآن **حدثنا** قتيبة نا محمد بن يزيد بن خنيس نا الحسن
بن محمد بن عبيد الله بن ابي يزيد قال قال لي ابن جريج اخبرني عبيد الله بن ابي يزيد عن ابن عباس قال جاء رجل الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رأيتني الليلة وانا نائم كاني اصلي خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها
وهي تقول اللهم اكتب لي بها عندك اجرا وضع عني بها وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك
داود قال الحسن قال لي ابن جريج قال لي جدك قال ابن عباس فقرأ النبي صلى الله عليه وسلم سجدة ثم سجد قال ابن عباس فسمعته وهو يقول
مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وفي الباب عن ابي سعيد **حدثنا**
محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي نا خالد الحذاء عن ابي العالية عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في سجود
القرآن بالليل سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره بحوله وقوته هذا حديث حسن صحيح **باب** ما جاء ما يقول
اذا خرج من بيته **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا ابي نا ابن جريج عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن
انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال يعني اذا خرج من بيته بسم الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله
يقال له كفيت ووقيت وتنحى عنه الشيطان هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب** منه
حدثنا محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن منصور عن عامر الشعبي عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا خرج من
بيته قال بسم الله توكلت على الله اللهم انا نعوذ بك من ان نزل ونضل ونظلم او نظلم او نجهل او يجهل علينا هذا حديث

زہری کے یہ جو روی ہے بواسطہ سالم کے اُنکے باپ سے **باب** اس بیان میں کہ سجود قرآن میں کیا کہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے
کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یزید بن خنیس نے کہا حدیث کی ہم سے حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید نے کہا اُسنے کہا مجھ سے ابن جریج
نے خبر دی مجھے عبید اللہ بن ابی یزید نے ابن عباس سے کہا اُسنے ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو کہا
اُسنے یا رسول اللہ میں نے آج کی رات اپنے آپ کو دیکھا ہے اس حالت میں کہ میں سویا ہوا تھا کہ ایک درخت کے پیچھے نماز
پڑھ رہا ہوں پس میں نے سجدہ کیا اور درخت نے میرے سجدے سے سجدہ کیا پھر میں نے سنا اُس سے کہ یہ کہتا تھا اللھم اکتب
لی الخ یعنے یا اللہ میرے واسطے اپنے پاس اُسکے بدلے ثواب لکھ اور اُسکے بدلے گناہ مجھ سے دور کر اور اُسکو میرے واسطے اپنے
پاس ذخیرہ بنا اور اُسکو مجھ سے قبول کر جیسا کہ تو نے اُسکو اپنے بندے داؤد سے قبول کیا ہے کہا ابن جریج نے کہا مجھ سے تیرے دادا نے
کہ کہا ابن عباس نے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا کہا ابن عباس نے پھر سُنا میں نے آپ سے اس
حالت میں کہ کہتے تھے مثل اُسکے کہ خبر دی آپ کو اُس مرد نے قول درخت سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر
اُسی طریق سے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار اور عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث
کی ہم سے خالد حذاء نے ابی العالیہ سے اُنہنے عائشہ سے کہا اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم رات میں قرآن کے سجود میں یہ کہتے تھے
سجد وجہی الخ یعنے سجدہ کیا مُنھ میرے نے واسطے اُسکے جسنے اُسکو پیدا کیا ہے اور اُسکے کان اور آنکھ کو پھاڑا ہے ساتھ حول اور
قوت اپنی کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جب اپنے گھر سے نکلے **حدیث** کی ہم سے سعید بن یحیی بن سعید
اموی نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن جریج نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے اُسنے انس بن
مالک سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا جبکہ اپنے گھر سے نکلا بسم اللہ الخ یعنے شروع کیا میں نے ساتھ نام
اللہ کے توکل کیا میں نے اللہ پر نہیں پھرنا گناہ سے اور نہیں قوت نیکی کی مگر ساتھ مدد اللہ کے۔ تو اُسکو فرشتہ کہتا ہے کفایت ہو گئی تجھے
اور بچا لیا گیا تو اور شیطان اُس سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر اسی طریق سے۔ **باب** اسی قسم
حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے منصور سے اُسنے عامر شعبی سے اُسنے ام سلمہ
سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہتے بسم اللہ الخ یعنے شروع کیا میں نے ساتھ نام اللہ کے توکل کیا میں نے اللہ پر یا اللہ ہم
پناہ مانگتے ہیں ساتھ تیرے اُس سے کہ پھسلیں یا گمراہ ہوں یا ظلم کریں یا ظلم کیے جائیں یا جہالت کریں یا ہم پر جہالت کیجاوے۔ یہ حدیث

وقد رواه شعبة عن ابي اسحق عن الاغر ابي مسلم عن ابي هريرة وابي سعيد نحو هذا الحديث بمعناه ولم يرفعه شعبة
حدثنا محمد بن بشار قال نا محمد بن جعفر عن شعبة بهذا **باب** ما جاء ما يقول اذا راى مبتلى **حدثنا**
محمد بن عبد الله بن بزيع قال نا عبد الوارث بن سعيد عن عمرو بن دينار مولى آل الزبير عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر
عن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من راى صاحب بلاء فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير
ممن خلق تفضيلا الا عوفي من ذلك البلاء كائنا ما كان ما عاش هذا حديث غريب وفي الباب عن ابي هريرة وعمرو بن
دينار قهرمان آل الزبير هو شيخ بصري وليس بالقوي في الحديث وقد تفرد باحاديث عن سالم بن عبد الله بن عمر وقد روي
عن ابي جعفر محمد بن علي انه قال اذا راى صاحب بلاء يتعوذ يقول ذلك في نفسه ولا يسمع صاحب البلاء **حدثنا** ابو جعفر
السمناني وغير واحد قالوا نا مطرف بن عبد الله المديني نا عبد الله بن عمر العمري عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من راى مبتلى فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا
لم يصبه ذلك البلاء هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب** ما يقول اذا قام من مجلسه **حدثنا** ابو عبيدة
بن ابي السفر الكوفي واسمه احمد بن عبد الله الهمداني نا الحجاج بن محمد قال قال ابن جريج اخبرني موسى بن عقبة عن سهيل بن
ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جلس في مجلس فكثر فيه لغطه فقال قبل ان يقوم
من مجلسه ذلك سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك الا غفر له ما كان في مجلسه ذلك
وفي الباب عن ابي برزة وعائشة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه لا نعرفه من حديث سهيل

اور روایت کیا اسکو شعبہ نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے اغر ابی مسلم سے اُنہوں نے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے مثل اس حدیث کے بمعنی اور شعبہ نے
اُسکو مرفوع نہیں کیا حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے ساتھ اسکے **باب** اس
بیان میں کہ کیا کہے جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالوارث بن سعید نے
عمرو بن دینار سے جو خدمتگار آل زبیر کا ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے عمر سے یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو کوئی کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور کہے الحمد للہ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے ہے جسنے مجھے عافیت دی ہے اس چیز سے کہ جس سے
تجھکو اُسنے آزمایا ہے اور مجھے اُسنے اپنی بہت پیدائش پر فضیلت دی ہے تو وہ اس مصیبت سے جب تک زندہ رہے عافیت میں
رہتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے اور عمرو بن دینار خدمتگار آل زبیر کا ہے یہ شیخ بصری ہے اور
یہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔ اور یہ متفرد ہوا ہے ساتھ کئی احادیث کے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اور محمد بن علی نے ابی جعفر سے
روایت کی ہے کہ کہا اُسنے جب کوئی کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو پناہ مانگے اپنے دل میں کہے یعنی دل میں پناہ مانگے اور مصیبت زدہ
کو نہ سنائے **حدیث** کی ہم سے ابو جعفر سمنانی اور کئی ایک نے کہا اُنہوں نے حدیث کی ہم سے مطرف بن عبد اللہ مدنی نے کہا
حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عمر عمری نے سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی دیکھے کسی مصیبت زدہ کو اور کہے الحمد للہ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے ہے جسنے مجھے عافیت دی ہے
اس چیز سے کہ جس کے تجھکو اُسنے آزمایا ہے اور مجھے اُسنے اپنی بہت پیدائش پر فضیلت دی ہے تو اُسکو وہ مصیبت نہیں پہونچتی۔ یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے اس طریق سے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جب مجلس سے کھڑا ہو **حدیث** کی ہم سے ابو عبیدہ بن ابی السفر کوفی نے
اور نام اسکا احمد بن عبد اللہ ہمدانی ہے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن محمد نے کہا اُسنے کہا ابن جریج نے خبر دی مجھے موسیٰ بن عقبہ نے سہیل بن ابی صالح
سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کسی مجلس میں بیٹھا اور اُسنے اُسمیں لغو بہت
کیے پھر اپنی مجلس سے کھڑے ہونے سے پہلے اُسنے یہ کہا سبحانک اللہم یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور ساتھ تعریف تیری کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود
سوائے تیرے میں تجھسے بخشش مانگتا ہوں اور طرف تیرے رجوع ہوتا ہوں تو اُسکے لیے بخشش ہو جاتی ہے جو کچھ ہوا اُسنے اس مجلس میں
اور اس باب میں روایت ہے ابی برزہ اور عائشہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے نہیں پہچانتے ہم اسکو حدیث سہیل سے

الا من هذا الوجه **حدثنا** نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا المحاربي عن مالك بن مغول عن محمد بن سوقة عن نافع عن
ابن عمر قال كان تعد لرسول الله صلى الله عليه وسلم في المجلس الواحد مائة مرة من قبل ان يقوم رب اغفر لي وتب علي
انك انت التواب الغفور هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما يقول عند الكرب **حدثنا** محمد بن بشار
نا معاذ بن هشام قال ني ابي عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس ان نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو
عند الكرب لا اله الا الله الحليم الحكيم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات والارض
ورب العرش الكريم **حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن هشام عن قتادة عن ابي العالية عن ابن عباس
عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله وفي الباب عن علي هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو سلمة يحيى بن المغيرة المخزومي
المديني وغير واحد قالوا نا ابن ابي فديك عن ابراهيم بن الفضل عن المقبري عن ابي هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان اذا اهمه الامر رفع راسه الى السماء فقال سبحان الله العظيم واذا اجتهد في الدعاء قال يا حي
يا قيوم هذا حديث غريب **باب** ما جاء ما يقول اذا نزل منزلا **حدثنا** قتيبة نا الليث عن يزيد بن
ابي حبيب عن الحارث بن يعقوب عن يعقوب بن عبد الله بن الاشج عن بسر بن سعيد عن سعد بن ابي وقاص عن خولة
بنت حكيم السلمية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من نزل منزلا ثم قال اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق
لم يضره شيء حتى يرتحل من منزله ذلك هذا حديث حسن غريب صحيح وروى مالك بن انس هذا الحديث انه بلغه عن
يعقوب بن الاشج فذكر نحو هذا الحديث وروى عن ابن عجلان هذا الحديث عن يعقوب بن عبد الله بن الاشج يقول
عن سعيد بن المسيب عن خولة وحديث الليث اصح من رواية ابن عجلان

مر اسی طریق سے حدیث کی ہمسے نصر بن عبدالرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے محاربی نے مالک بن مغول سے اُنسے محمد بن سوقہ
سے اُنسے نافع سے اُنسے ابن عمر سے کہا گنتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک مجلس میں انکے کھڑے ہونے سے
پہلے سو بار یہ دعا شمار کی جاتی تھی رب اغفر لی الخ یعنے اے رب مجھے بخشدے اور مجھ پر رجوع کر بیشک تو ہی ہے رجوع کرنیوالا بخشنے والا۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** سختی کے وقت کیا کہے حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے معاذ بن
ہشام نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے قتادہ سے اُنسے ابی العالیہ سے اُنسے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سختی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے لا الہ الا اللہ الخ یعنے نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو علم والا ہے حکمت والا نہیں کوئی معبود
سوائے اللہ کے جو رب ہے عرش بڑے کا نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا اور رب ہے عرش
بزرگ کا حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی عدی نے ہشام سے اُنسے قتادہ سے اُنسے ابی العالیہ سے
اُنسے ابن عباس سے اُنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور اس باب میں روایت ہے علی سے یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہمسے ابو سلمہ یعنے یحیی بن مغیرہ مخزومی مدینی اور کئی ایک نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے ابن ابی فدیک نے ابراہیم
بن فضل سے اُنسے مقبری سے اُنسے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کام غم میں ڈالتا تو سر مبارک آسمان کی طرف
اُٹھاتے اور کہتے سبحان اللہ العظیم اور جب دعا میں بہت لگتے تو کہتے یا حی یا قیوم۔ یہ حدیث غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے
جب کسی منزل میں اترے حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُنسے حارث بن یعقوب
سے اُنسے یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے اُنسے بسر بن سعید سے اُنسے سعد بن ابی وقاص سے اُنسے خولہ بنت حکیم سلمیہ سے اُنسے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کوئی کسی منزل میں اترا پھر کہا اُسنے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو اُسکو کوئی چیز ضرر نہیں
دیتی جبتک وہ اُس منزل سے رحلت کرے۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث کہ پہونچی اُسکو یعقوب
بن اشج سے پھر ذکر کیا اُسنے مثل اس حدیث کے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابن عجلان سے اُنسے روایت کی یعقوب بن عبداللہ بن اشج سے
اور کہتا ہے روایت ہے سعید بن المسیب سے اُنسے روایت کی خولہ سے۔ اور حدیث لیث کی صحیح ہے روایت ابن عجلان سے

باب ما يقول اذا خرج مسافرا **حدثنا** محمد بن عمر بن علي المقدمي نا ابن ابي عدي عن شعبة عن عبد الله بن بشر الخثعمي عن ابي زرعة عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر فركب راحلته قال باصبعه ومد شعبة اصبعه قال اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللهم اصحبنا بنصحك واقلبنا بذمة اللهم ازو لنا الارض وهون علينا السفر اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا شعبة بهذا الاسناد نحوه بمعناه هذا حديث حسن غريب من حديث ابي هريرة لا نعرفه الا من حديث ابن ابي عدي عن شعبة **حدثنا** احمد بن عبدة نا حماد بن زيد عن عاصم الاحول عن عبد الله بن سرجس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سافر يقول اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللهم اصحبنا في سفرنا واخلفنا في اهلنا اللهم اني اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب ومن الحور بعد الكور ومن دعوة المظلوم ومن سوء المنظر في الاهل والمال هذا حديث حسن صحيح ويروى الحور بعد الكون ايضا ومعنى قوله الحور بعد الكون او الكور وكلاهما له وجه ويقال انما هو الرجوع من الايمان الى الكفر او من الطاعة الى المعصية انما يعني من الرجوع من شيء الى شيء من الشر **باب** ما جاء ما يقول اذا رجع من سفر **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داود قال انبانا شعبة عن ابي اسحق قال سمعت الربيع بن البراء بن عازب يحدث عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قدم من سفر قال آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون هذا حديث حسن صحيح وروى الثوري هذا الحديث عن ابي اسحق عن البراء ولم يذكر فيه عن الربيع بن البراء ورواية شعبة اصح وفي الباب عن ابن عمر وانس وجابر بن عبد الله

باب منه **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر عن حميد

باب اس بیان میں کہ کیا کہے جب سفر کو نکلے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے شعبہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن بشر خثعمی سے اُنہوں نے ابی زرعہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو انگلی سے اشارت کرتے ۔ اور شعبہ نے اپنی انگلی شاگردوں کے دکھلانے کے واسطے دراز کیا فرماتے اَللّٰھم انت الصاحب الخ یعنے اے اللہ تو ہی ہے حافظ سفر میں اور خلیفہ اہل میں اے اللہ ہمارا مصاحب ہو ساتھ خیرخواہی اپنی کے اور اپنی پناہ میں ہم کو پھیر لے ۔ اے اللہ زمین کو ہمارے لیے لپیٹ اور ہم پر سفر کو آسان کر ۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سفر کی مشقت اور واپس ہونے کے غم سے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے ساتھ اسی اسناد کے مثل اُسکے بامعنے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے طریق ابی ہریرہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابن عدی سے جو راوی ہے شعبہ سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن عبدہ نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے عاصم احول سے اُنہوں نے عبداللہ بن سرجس سے کہا اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ تو ہی حافظ ہے سفر میں اور خلیفہ اہل میں اے اللہ تو ہی ہمارے ساتھ سفر میں ہمارا صاحب ہو اور ہمارے اہل میں خلیفہ ہو ۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سفر کی مشقت اور واپس ہونے کے غم سے اور کمی سے بعد زیادتی کے اور مظلوم کی بددعا سے اور بد نظری سے اہل اور مال میں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔ اور مروی ہے الحور بعد الکون بھی اور معنی اس قول یعنے الحور بعد الکون و الکور کے یہی ہیں اور دونوں کی وجہ ہے اور کہا گیا ہے معنے اسکے یہ ہیں رجوع کرنا ایمان سے طرف کفر کے یا طاعت سے طرف معصیت کے اور اس سے رجوع کرنا ایک چیز سے دوسری چیز کی طرف برائی کے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جب سفر سے رجوع کرے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابوداؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا میں نے ربیع بن براء بن عازب سے حدیث کرتا تھا اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو کہتے آئبون الخ یعنے ہم رجوع کرنیوالے ہیں توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے اپنے رب کے واسطے حمد کرنیوالے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ثوری نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے اُنہوں نے براء سے اور اسمیں ربیع بن براء کا ذکر نہیں کیا اور روایت شعبہ کی صحیح تر ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور انس اور جابر بن عبداللہ سے ۔ **باب** اسی سے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے

[illegible]

عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا قدم من سفر فنظر الى جدران المدينة وضع راحلته وان كان على دابة حركها من حبها هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** ما جاء ما يقول اذا ودع انسانا **حدثنا** احمد بن عبدة الضبي البصري نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة عن ابراهيم بن عبد الرحمن بن يزيد بن امية عن نافع عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا ودع رجلا اخذ بيده فلا يدعها حتى يكون الرجل هو يدع يد النبي صلى الله عليه وسلم ويقول استودع الله دينك وامانتك وآخر عملك هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن ابن عمر **حدثنا** اسمعيل بن موسى الفزاري نا سعيد بن خثيم عن حنظلة عن سالم ان ابن عمر كان يقول للرجل اذا اراد سفرا ادن مني اودعك كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يودعنا فيقول استودع الله دينك وامانتك وخواتيم عملك هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه من حديث سالم بن عبد الله **باب** منه **حدثنا** عبد الله بن ابي زياد نا سيار نا جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني اريد سفرا فزودني قال زودك الله التقوى قال زدني قال وغفر ذنبك قال زدني بابي انت وامي قال ويسر لك الخير حيثما كنت هذا حديث حسن غريب **باب** منه **حدثنا** موسى بن عبد الرحمن الكندي الكوفي نا زيد بن حباب اخبرني اسامة بن زيد عن سعيد المقبري عن ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله اني اريد ان اسافر فاوصني قال عليك بتقوى الله والتكبير على كل شرف فلما ان ولى الرجل قال اللهم اطو له البعد وهون عليه السفر هذا حديث حسن **باب** ما ذكر في دعوة المسافر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم نا الحجاج الصواف عن يحيى بن ابي كثير عن ابي جعفر عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کی طرف نظر کرتے تو اپنی سواری کو تیز چلاتے اور اگر کسی جانور پر ہوتے تو مدینہ کی محبت سے اُسکو حرکت دیتے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جب کسی انسان کو رخصت کرے **حدیث** کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ نے ابراہیم بن عبد الرحمن بن یزید بن امیہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مرد کو رخصت کرنیکا ارادہ کرتے تو اُسکے ہاتھ کو پکڑ لیتے پھر اُسکو نہ چھوڑتے یہانتک کہ وہ مرد خود ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوڑتا اور آنحضرت فرماتے میں تیرا دین اور امانت اور پچھلا عمل اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے اس طرق سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے ابن عمر سے مروی ہے **حدیث** کی ہمسے اسمٰعیل بن موسیٰ فزاری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن خثیم نے حنظلہ سے اُنہوں نے سالم سے یہ کہ ابن عمر اُس مرد کے واسطے جو سفر کا ارادہ کرتا یہ کہتے میرے قریب ہو میں تجھے رخصت کروں جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو رخصت کرتے تھے پھر کہتے میں تیرا دین اور امانت اور خاتمہ عملوں کا اللہ کے سپرد کرتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس وجہ یعنے طریق سالم بن عبد اللہ سے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہمسے سیار نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر بن سلیمان نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں سفر کا ارادہ کرتا ہوں سو مجھے خرچ راہ دیجیے فرمایا آپ نے خرچ دے تجھے اللہ تقوی کا کہا اُس مرد نے میرے لیے زیادہ دعا کریے فرمایا آپ نے اور اللہ تیرے گناہ بخشدے کہا اُس نے میرے لیے زیادہ دعا کریے میرے والدین آپ پر قربان ہوں فرمایا آپ نے اور آسان کرے اللہ تعالی واسطے تیرے بھلائی کو جہاں کہ تو ہو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** اسی قسم سے **حدیث** کی ہمسے موسیٰ بن عبد الرحمن کندی کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے زید بن حباب نے کہا خبر دی مجھے اسامہ بن زید نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں سو مجھے کوئی وصیت فرمائیے فرمایا آپنے لازم پکڑ اللہ کے ڈر کو اور ہر بلندی پر تکبیر کو پس جب مرد نے پیٹھ پھیری تو فرمایا آپ نے اُسکی مسافت لپیٹ اور اوسپر سفر آسان کر یہ حدیث حسن ہے **باب** مسافر کی دعا کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہمسے حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی جعفر سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے

ثلاث دعوات مستجابات دعوة المظلوم ودعوة المسافر ودعوة الوالد على ولده **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن ابراهيم عن هشام الدستوائي عن يحيى بن ابي كثير نحوه بهذا الاسناد نحوه وزاد فيه مستجابات لا شك فيهن هذا حديث حسن وابو جعفر هو الذي روى عنه يحيى بن ابي كثير يقال له ابو جعفر المؤذن ولا نعرف اسمه **باب** ما يقول اذا ركب دابة **حدثنا** قتيبة نا ابو الاحوص عن ابي اسحق عن علي بن ربيعة قال شهدت عليا اتي بدابة ليركبها فلما وضع رجله في الركاب قال بسم الله فلما استوى على ظهرها قال الحمد لله ثم قال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد لله ثلاثا والله اكبر ثلاثا سبحانك اني قد ظلمت نفسي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت ثم ضحك فقلت من اي شيء ضحكت يا امير المؤمنين قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع كما صنعت ثم ضحك فقلت من اي شيء ضحكت يا رسول الله قال ان ربك ليعجب من عبده اذا قال رب اغفر لي ذنوبي انه لا يغفر الذنوب غيرك وفي الباب عن ابن عمر هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا حماد بن سلمة عن ابي الزبير عن علي بن عبد الله البارقي عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سافر فركب راحلته كبر ثلاثا وقال سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون ثم يقول اللهم اني اسألك في سفري هذا من البر والتقوى ومن العمل ما ترضى اللهم هون علينا المسير واطو عنا بعد الارض اللهم انت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل اللهم اصحبنا في سفرنا واخلفنا في اهلنا وكان يقول اذا رجع الى اهله آيبون ان شاء الله تائبون عابدون لربنا حامدون هذا حديث حسن **باب** ما جاء ما يقول اذا هاجت الريح **حدثنا** عبد الرحمن بن الاسود ابو عمرو البصري نا محمد بن ربيعة عن ابن جريج

تین دعائیں ہیں مقبول ہونیوالی دعا مظلوم کی اور دعا مسافر کی اور دعا والد کی اپنے ولد کے لیے **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے ہشام دستوائی سے اُنھنے یحیی بن ابی کثیر سے ساتھ اس اسناد کے اسی کی مثل اور زیادہ کیا اُسنے اسمیں قبول ہونیوالی ہیں انمیں شک نہیں ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور ابو جعفر وہ ہے جس سے یحیی بن ابی کثیر نے روایت کی ہے اسکو ابو جعفر مؤذن کہا جاتا ہے اور ہم اُسکا نام نہیں جانتے **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جب کسی چارپائے پر سوار ہو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہ حدیث کی ہم سے ابو الاحوص نے ابی اسحاق سے اُنھنے علی بن ربیعہ سے کہا اُنھنے میں حضرت علی کے پاس حاضر ہوا اس حالت میں کہ اُنکے پاس چارپایہ سواری کے لیے لایا گیا پس جب اُنھوں نے پاؤں اپنا رکاب میں رکھا تو کہا بسم اللہ اور جب اُسکی پیٹھ پر برابر ہو کر بیٹھ گئے تو کہا الحمد للہ پھر فرمایا پاک ہے تو میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے سو مجھے بخشدے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔ پھر حضرت علی ہنس پڑے میں نے کہا آپ یا امیر المؤمنین کس چیز سے ہنسے میں کہا حضرت علی نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اسطرح کرتے دیکھا پھر آنحضرت ہنس پڑے میں نے کہا آپ یا رسول اللہ کس چیز سے ہنسے تو فرمایا آپ نے رب تیرا تعجب کرتا ہے اپنے بندے سے جبکہ وہ کہتا ہے اے رب میرے گناہ بخشدے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہوں کو نہیں بخشتا۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سوید بن نصر نے کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا خبر دی ہمکو حماد بن سلمہ نے ابی الزبیر سے اُنھنے علی بن عبد اللہ بارقی سے اُنھنے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو تین تکبیر کہتے اور کہتے سبحان الذی منقلبون تک یعنی پاک ہے وہ جسنے اسکو ہمارا فرمانبردار کیا ہے اور ہم اُسکو قابو میں نہیں کر سکتے تھے اور ہم طرف اپنے رب کے پھر جانیوالے ہیں پھر کہتے اے اللہ میں تجھسے اس سفر میں نیکی اور تقوی کا سوال کرتا ہوں اور اس عمل کا جس سے تو راضی ہو اے اللہ ہمپر سفر آسان کر اور ہم سے مسافت زمین کی لپیٹ۔ اے اللہ تو ہی ہے محافظ سفر میں اور خلیفہ اہل میں اے اللہ تو ہی ہمارا ساتھی ہو سفر میں اور خلیفہ اہل میں ہو اور جب اپنے اہل طرف رجوع کرتے تھے تو کہتے تھے ہم لوٹنے والے ہیں آخر تک یعنے ہم پھرنیوالے ہیں سفر سے انشاء اللہ تعالے توبہ کرنیوالے ہیں عبادت کرنیوالے ہیں۔ واسطے رب اپنے کے حمد کرنیوالے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے **باب** اس بیان میں کہ جب آندھی چلے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے عبد الرحمن بن اسود یعنے ابو عمرو بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ربیعہ نے ابن جریج سے

عن عطاء عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا رأى الريح قال اللهم اني اسألك من خيرها وخير ما فيها
وخير ما ارسلت به واعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما ارسلت به وفي الباب عن ابي بن كعب هذا حديث
حسن **باب** ما يقول اذا سمع الرعد **حدثنا** قتيبة نا عبد الواحد بن زياد عن حجاج بن ارطاة عن ابي مطر
عن سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال
اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه
باب ما يقول عند رؤية الهلال **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا سليمان بن سفيان المدني قال حدثني
بلال بن يحيى بن طلحة بن عبيد الله عن ابيه عن جده طلحة بن عبيد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا رأى
الهلال قال اللهم اهله علينا باليمن والايمان والسلامة والاسلام ربي وربك الله هذا حديث حسن غريب **باب**
ما يقول عند الغضب **حدثنا** محمود بن غيلان نا قبيصة نا سفيان عن عبد الملك بن عمير عن عبد الرحمن بن ابي ليلى
عن معاذ بن جبل قال استب رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم حتى عرف الغضب في وجه احدهما فقال النبي صلى الله
عليه وسلم اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب غضبه اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وفي الباب عن سليمان بن صرد **حدثنا**
محمد بن بشار نا عبد الرحمن عن سفيان نحوه وهذا حديث مرسل عبد الرحمن بن ابي ليلى لم يسمع من معاذ بن جبل ومات معاذ
في خلافة عمر بن الخطاب وقتل عمر بن الخطاب وعبد الرحمن بن ابي ليلى غلام ابن ست سنين هكذا روى شعبة عن الحكم عن
عبد الرحمن بن ابي ليلى وقد روى عبد الرحمن بن ابي ليلى عن عمر بن الخطاب ورآه وعبد الرحمن بن ابي ليلى يكنى ابا عيسى

نے عطا سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب آندھی دیکھتے تو کہتے اللھم انی الخ یعنے اے اللہ میں تجھسے
اُسکی بھلائی اور اُسکے اندر کی بھلائی اور جسکے واسطے یہ آندھی بھیجی گئی ہے اُسکی بھلائی مانگتا ہوں اور اُسکی برائی اور اُسکے اندر کی برائی
اور جسکے واسطے بھیجی گئی ہے اُسکی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بن کعب سے۔ اور یہ حدیث حسن ہے
باب اس بیان میں کہ جب رعد کی آواز سنے تو کیا کہے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الواحد بن
زیاد نے حجاج بن ارطاۃ سے اُسنے ابی مطر سے اُسنے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اُسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب رعد اور بجلی کی آواز سنتے تو کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ ہمکو اپنے غضب سے قتل مت کر اور اپنے عذاب سے
ہلاک مت کر اور پہلے اس سے ہی ہمکو آرام دے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **باب**
چاند کے دیکھنے کے وقت کیا کہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث
کی ہمسے سلیمان بن سفیان مدینی نے کہا حدیث کی مجھے بلال بن یحیی بن طلحہ بن عبید اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا طلحہ
بن عبید اللہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تھے تو کہتے اللھم الخ یعنے اے اللہ نکال ہمپر چاند کو ساتھ یمن اور ایمان
کے اور سلامتی اسلام کے رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** غضب کے وقت کیا کہے **حدیث**
کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے قبیصہ نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے عبد الرحمن
بن ابی لیلی سے اُسنے معاذ بن جبل سے کہا اُسنے دو مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑ پڑے حتی کہ ان دونوں میں سے ایک
کے چہرہ پر غضب پہچانا جاتا تھا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ میں وہ بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اسکو کہے تو اُسکا غصہ
جاتا رہے (وہ یہ ہے) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔ اس باب میں روایت ہے سلیمان
بن صرد سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن نے سفیان سے مثل اُسکے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔
عبد الرحمن بن ابی لیلی کا معاذ بن جبل سے سماع نہیں ہے۔ اور معاذ حضرت عمر بن الخطاب کی خلافت میں مر گیا تھا اور حضرت عمر بن الخطاب
اس حالت میں شہید ہوئے تھے کہ عبد الرحمن بن ابی لیلی چھ برس کا لڑکا تھا ایسا ہی روایت کی ہے شعبہ نے حکم سے اُسنے عبد الرحمن
بن ابی لیلی سے۔ اور روایت کی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی نے عمر بن الخطاب سے اور اُنکو دیکھا ہے اور عبد الرحمن بن ابی لیلی کی کنیت ابا عیسی ہے

واناعن يمينه وخالد عن شماله فقال لى الشربة لك فان شئت آثرت بها خالدا فقلت ما كنت اوثر على سورك احدا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اطعمه الله طعاما فليقل اللهم بارك لنا فيه واطعمنا خيرا منه ومن سقاه الله لبنا فليقل اللهم بارك لنا فيه وزدنا منه وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس شيء يجزئ مكان الطعام والشراب غير اللبن هذا حديث حسن وقد روى بعضهم هذا الحديث عن علي بن زيد فقال عن عمر بن حرملة وقال بعضهم عمرو بن حرملة ولا يصح **باب ما يقول اذا فرغ من الطعام** **حدثنا** محمد بن بشار نا يحيى بن سعيد نا ثور بن يزيد نا خالد بن معدان عن ابي امامة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رفعت المائدة من بين يديه يقول الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه غير مودع ولا مستغنى عنه ربنا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا حفص بن غياث وابو خالد الاحمر عن حجاج بن ارطاة عن رباح بن عبيدة وقال حفص عن ابن اخي ابي سعيد وقال ابو خالد عن مولى لابي سعيد عن ابي سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل او شرب قال الحمد لله الذي اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمين **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا عبد الله بن يزيد مقرئ نا سعيد بن ابي ايوب قال ثني ابو مرحوم عن سهل بن معاذ بن انس عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكل طعاما فقال الحمد لله الذي اطعمني هذا ورزقنيه من غير حول مني ولا قوة غفر له ما تقدم من ذنبه هذا حديث حسن غريب وابو مرحوم اسمه عبد الرحيم بن ميمون **باب ما يقول اذا سمع نهيق الحمار** **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا الليث عن جعفر بن ربيعة عن الاعرج عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم صياح الديكة فاسألوا الله من فضله فانها رأت ملكا واذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله

اس حالت میں کہ میں آپ کی داہنی جانب تھا اور خالد بائیں۔ میں جب دودھ پی چکا فرمایا آپ نے پینے کا حق تو تیرا ہی ہے اگر تیری مرضی ہو تو خالد کو اسکے ساتھ اختیار کر میں نے کہا میں کبھی کسی کو آپ کے جھوٹے پر اختیار نہیں کرونگا۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی کو اللہ تعالے کھانا کھلاوے تو چاہیئے کہ یوں کہے اللھم بارک لنا الخ یعنی اسے اللہ برکت دے ہمکو اس میں اور اس سے بہتر کھانا کھلا۔ اور جسکو اللہ تعالے دودھ پلاوے تو چاہیئے کہ وہ یوں کہے اللھم الخ یعنی اسے اللہ برکت دے ہمکو اس میں اور ہمکو اس سے زیادہ دے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے دودھ کے اور کوئی چیز کھانے اور پینے کی جگہ کافی نہیں ہو سکتی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے بعض نے اس حدیث کو علی بن زید سے سو کہا انہوں نے روایت ہے عمر بن حرملہ سے اور کہا بعض نے وہ راوی ہے عمرو بن حرملہ ساتھ واو کے اور یہ صحیح نہیں۔ **باب** کیا کہے جب کھانے سے فارغ ہو **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے ثور بن یزید نے کہا حدیث کی ہمسے خالد بن معدان نے ابی امامہ سے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب دسترخوان آپ کے آگے سے اٹھایا جاتا تو کہتے الحمد للہ الخ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے ہے حمد بہت پاکیزہ کہ اس میں برکت ہو نہ ہو اسکو رخصت کرتے ہیں اور نہ اس سے مستغنی ہیں اے رب ہمارے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہمسے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے حفص بن غیاث اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے ریاح بن عبیدہ سے کہا حفص نے مروی ہے ابی سعید کے بھتیجے سے اور کہا ابو خالد نے مروی ہے ابی سعید کے غلام سے انہوں نے روایت کی ابی سعید سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے پیتے تھے تو کہتے الحمد للہ الخ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے ہے جسنے ہمکو کھلایا اور پلایا ہی اور ہمکو مسلمان بنایا ہے۔ **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن یزید مقری نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن ابی ایوب نے کہا حدیث کی مجھے ابو مرحوم نے سہل بن معاذ بن انس سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کھانا کھائے اور کہے الحمد للہ الذی اطعمنی الخ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے ہے جسنے مجھے یہ کھانا دیا اور کھلایا سوا اسکے میرے حیلے اور قوت کے تو اسکے پچھلے گناہ بخشے جاتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے۔ **باب** اس بیان میں کہ کیا کہے جب گدھے کی آواز سنے **حدیث** کی ہمسے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم مرغ کی آواز سنو تو خدا سے اسکا فضل مانگو۔ اس لیے کہ مرغ نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو خدا کی پناہ مانگو۔

ف یعنی وہ شخص ہے ... [illegible] ... اور اسکا حق ہے اسی وقت ... احسان کرکے ... ہی [illegible]

عن ابی علی الجنبی عن فضالة بن عبید قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلی فقال اللهم اغفر لی وارحمنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم عجلت ایها المصلی اذا صلیت فقعدت فاحمد الله بما هو اهله وصل علی ثم ادعه قال ثم صلی رجل آخر بعد ذلک فحمد الله وصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ایها المصلی ادع تجب هذا حدیث حسن وقد رواه حیوة بن شریح عن ابی هانی الخولانی وابو هانی اسمه حمید بن هانی وابو علی الجنبی اسمه عمرو بن مالک **حدثنا** عبد الله بن معویة الجمحی نا صالح المری عن هشام بن حسان عن محمد بن سیرین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان الله لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاه هذا الحدیث غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غیلان نا المقری نا حیوة قال اخبرنی ابو هانی ان عمرو بن مالک الجنبی اخبره انه سمع فضالة بن عبید یقول سمع النبی صلی الله علیه وسلم رجلا یدعو فی صلوته فلم یصل علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم عجل هذا ثم دعاه فقال له او لغیره اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید الله والثناء علیه ثم لیصل علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم لیدع بعد بما شاء هذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** ابو کریب نا معویة بن هشام عن حمزة الزیات عن حبیب بن ابی ثابت عن عروة عن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اللهم عافنی فی جسدی وعافنی فی بصری واجعله الوارث منی لا اله الا الله الحلیم الکریم سبحان الله رب العرش العظیم والحمد لله رب العالمین هذا حدیث حسن غریب سمعت محمدا یقول حبیب بن ابی ثابت لم یسمع من عروة بن الزبیر شیئا **باب حدثنا** ابو کریب نا ابو اسامة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی هریرة قال جاءت فاطمة الی النبی صلی الله علیه وسلم تسأله خادما فقال لها قولی

روایت ہے ابی علی جنبی سے اُنہوں نے فضالہ بن عبید سے کہا انہوں نے اس وقت میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک مرد داخل ہوا اور اُس نے نماز پڑھی پس کہا اُس نے اللھم اغفرلی وارحمنی اے اللہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے نمازی تو نے تو جلدی کی ہے جب تو نماز پڑھا کرے اور بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کر جیسے وہ لائق ہے اور پھر درود بھیج مجھ پر پھر دعا کر کہا راوی نے پھر بعد اُس کے ایک اور مرد نے نماز پڑھی اور اللہ کی حمد کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پس فرمایا اُس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہوگی یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اس کو حیوہ بن شریح نے ابی ہانی خولانی سے اور ابوہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابوعلی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے کہا حدیث کی ہم سے صالح مری نے ہشام بن حسان سے اُنہوں نے محمد بن سیرین سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کرو اللہ سے اس حالت میں کہ تم اُس کے قبول ہونے کا یقین رکھتے ہو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ دل غافل کھیلنے والے سے دعا قبول نہیں کرتا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُس کو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے مقری نے کہا حدیث کی ہم سے حیوہ نے کہا حدیث کی مجھ سے ابوہانی نے کہ عمرو بن مالک جنبی نے اُس کو خبر دی ہے کہ سنا اُنہوں نے فضالہ بن عبید سے کہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے سنا کہ نماز میں دعا کرتا تھا اور اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا پس فرمایا آنحضرت نے اُس نے جلدی کی ہے پھر آنحضرت نے اُس کو بلایا اور اُس کو یا کسی اور کو کہا جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے تو چاہیے کہ شروع کرے ساتھ حمد اللہ اور صفت اُس کی کے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر بعد اُس کے جو چاہے دعا کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن ہشام نے حمزہ زیات سے اُنہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے اُنہوں نے عروہ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے تھے اللھم عافنی الخ یعنی اے اللہ عافیت دے میرے جسم میں اور عافیت دے اللہ میری نظر میں اور کر اُس کو وارث مجھ سے کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو حلم والا کریم ہے پاک ہے اللہ رب عرش عظیم کا اور سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو پالنے والا جہانوں کا ہے یہ حدیث غریب ہے میں نے محمد سے سنا کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کچھ بھی نہیں سنا **باب حدیث** کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ آئیں فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلعم کے پاس خدمتگار کا سوال کرنے کو تو آپ نے فرمایا اُن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء منزل التوراة والانجيل والقرآن فالق الحب والنوى
اعوذبك من شر كل شيء انت آخذ بناصيته انت الاول فليس قبلك شيء وانت الآخر فليس بعدك شيء وانت الظاهر فليس فوقك
شيء وانت الباطن فليس دونك شيء اقض عني الدين واغنني من الفقر هذا حديث حسن غريب وهكذا روى بعض اصحاب الاعمش
عن الاعمش نحو هذا وروى بعضهم عن الاعمش عن ابي صالح مرسلا ولم يذكر فيه عن ابي هريرة **باب حدثنا** ابو كريب
نا يحيى بن آدم عن ابي بكر بن عياش عن الاعمش عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن الحارث عن زهير بن الاقمر عن عبد الله
بن عمرو قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذبك من قلب لا يخشع ومن دعاء لا يسمع ومن
نفس لا تشبع ومن علم لا ينفع اعوذبك من هؤلاء الاربع وفي الباب عن جابر وابي هريرة وابن مسعود هذا حديث حسن
صحيح غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معوية عن شبيب بن شيبة عن الحسن البصري عن عمران بن
حصين قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لابي يا حصين كم تعبد اليوم الها قال ابي سبعة ستة في الارض وواحد في السماء قال فايهم تعد لرغبتك
ورهبتك قال الذي في السماء قال يا حصين اما انك لو اسلمت علمتك كلمتين تنفعانك قال فلما اسلم حصين قال يا رسول الله علمني
الكلمتين اللتين وعدتني فقال قل اللهم الهمني رشدي واعذني من شر نفسي هذا حديث حسن غريب وقد روى هذا الحديث عن عمران
بن حصين من غير هذا الوجه **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر نا ابو مصعب عن عمرو بن ابي عمرو مولى المطلب عن انس بن
مالك قال كثيرا ما كنت اسمع النبي صلى الله عليه وسلم يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم اني اعوذبك من الهم والحزن والعجز
والكسل والبخل وضلع الدين وغلبة الرجال هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه من حديث عمرو بن ابي عمرو

اللہم الخ یعنے اے اللہ رب آسمانوں ساتوں کے اور رب عرش بزرگ کے اے رب ہمارے اور رب ہر چیز کے اُتارنیوالے توریت اور انجیل
اور قرآن کے پھاڑنیوالے دانے اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ہر چیز کی شرارت سے کہ تو ہی پکڑنیوالا ساتھ پیشانی اُسکی کے تو اول ہے سو
تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو آخر ہے سو بعد تیرے کوئی چیز نہیں اور تو ظاہر ہے سو تیرے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو باطن ہے سو سوائے تیرے
کوئی چیز نہیں میرا قرض ادا کر اور فقر سے غنی کر یہ حدیث حسن غریب ہے اور ایسا ہی اعمش کے بعض ساتھیوں نے اعمش سے مثل اُسکے روایت کی
ہے اور روایت کیا اسکو بعض نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے مرسل اور اُسمیں ابی ہریرہ کا ذکر نہیں کیا **باب حدیث کی**
ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے عمرو بن مرہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن حارث سے
اُنہوں نے زہیر بن اقمر سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اللہم انی الخ یعنے اے اللہ میں تجھ سے ایسے دل سے
پناہ مانگتا ہوں جو نہیں ڈرتا اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے اور اس نفس سے جو سیر نہ ہوا اور اس علم سے جو نفع نہ دے میں ان چاروں سے تیرے
ساتھ پناہ چاہتا ہوں اور اس باب میں روایت ہے جابر اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود سے یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے **باب حدیث**
کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے شبیب بن شیبہ سے اُنہوں نے حسن بصری سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے کہا اُنہوں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے فرمایا اے حصین تو کتنے معبودوں کی ایک دن میں عبادت کرتا ہے کہا میرے باپ نے سات کی چھ تو زمین
میں ہیں اور ایک آسمان میں فرمایا آپ نے پس انہیں سے کسکو ترغیب اور ترہیب کے لیے شمار کرتا ہے کہا اُنہوں نے جو آسمان میں ہے فرمایا آپ نے
اے حصین خبردار اگر تو مسلمان ہوتا تو میں تجھے دو کلمے سکھلاتا جو تجھے نفع دیتے کہا راوی نے پس جب حصین مسلمان ہوا تو کہا اُنہوں نے یا رسول اللہ
مجھے وہ دو کلمے سکھلائیے جو آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیے تھے فرمایا آپ نے کہ اللہم الخ یعنے اے اللہ مجھے ہدایت سکھلا اور اپنے نفس کی
برائی سے پناہ دے یہ حدیث حسن غریب ہے اور غیر اس وجہ سے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے مروی ہے **باب حدیث کی** ہمسے محمد بن بشار
نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو مصعب نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب کا غلام ہے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے میں بہت دفعہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا کہ ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے اللہم انی الخ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں تشویش اور غم سے اور جان کی
ضعف اور سستی اور بخیلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے غلبہ سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس طریق یعنی طریق عمرو بن ابی عمرو سے

[illegible]

حدثنا علی بن حجر نا اسمعیل بن جعفر عن حمید عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو یقول اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم والجبن والبخل وفتنة المسیح وعذاب القبر ھذا حدیث حسن صحیح **باب** ما جاء فی عقد التسبیح بالید **حدثنا** محمد بن عبد الاعلی نا عثام بن علی عن الاعمش عن عطاء بن السائب عن ابیه عن عبد اللہ بن عمرو قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعقد التسبیح بیدہ ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجه من حدیث الاعمش عن عطاء بن السائب وروی شعبة والثوری ھذا الحدیث عن عطاء بن السائب بطوله وفی الباب عن یسیرة بنت یاسر **حدثنا** محمد بن بشار نا سھل بن یوسف نا حمید عن ثابت البنانی عن انس بن مالک ونا محمد بن المثنی نا خالد بن الحارث عن حمید عن ثابت عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا قد جھد حتی صار مثل فرخ فقال له اما کنت تدعو اما کنت تسأل ربک العافیة قال کنت اقول اللھم ما کنت معاقبی به فی الآخرة فعجله لی فی الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ انک لا تطیقه ولا تستطیعه افلا کنت تقول اللھم اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ھذا حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجه وقد روی من غیر وجه عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب حدثنا** محمود بن غیلان نا ابو داؤد قال انبانا شعبة عن ابی اسحق قال سمعت ابا الاحوص یحدث عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو اللھم انی اسألک الھدی والتقی والعفاف والغنی ھذا حدیث حسن صحیح **باب حدثنا** ابو کریب نا محمد بن فضیل عن محمد بن سعد الانصاری عن عبد اللہ بن ربیعة الدمشقی قال حدثنی عائذ اللہ ابو ادریس الخولانی عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان من دعاء داؤد یقول اللھم انی اسألک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اللھم اجعل حبک احب الی من نفسی واھلی ومن الماء البارد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ــ

حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے اُنہوں نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے اللھم الخ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بدن کی سستی اور بڑھاپے سے اور نامردی اور بخیلی سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ہاتھوں کے ساتھ تسبیح کے شمار کرنے کے بیان میں **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہم سے عثام بن علی نے اعمش سے اُنہوں نے عطاء بن سائب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُنہوں نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ کے ساتھ تسبیح شمار کرتے تھے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بطریق اعمش کے جو راوی ہیں عطاء بن سائب سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو عطاء بن سائب سے بطولہ اور اس باب میں روایت ہے یسیرہ بنت یاسر سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے سہل بن یوسف نے کہا حدیث کی ہم سے حمید نے ثابت بنانی سے اُنہوں نے انس بن مالک سے اور حدیث کی ہم سے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن حارث نے حمید سے اُنہوں نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی عیادت کی جو ضعیف ہو گیا تھا یعنی تنگ کر دو مثل چوزہ مرغے کے ہو گیا تھا پس آپ نے اس سے کہا تو کیا دعا کرتا تھا کیا تو اپنے رب سے عافیت کا سوال نہیں کیا کرتا تھا کہا اُس نے میں یہ کہا کرتا تھا اللھم الخ یعنی اے اللہ جو تو مجھ کو آخرت میں عذاب دینا ہے وہ مجھے دنیا ہی میں دیدے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تو اسکی طاقت نہیں رکھتا اور نہ اسکی قوت رکھ سکتا ہے تو کیوں نہ کہا کیا اللھم آتنا الخ یعنی اے اللہ دے ہم کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی اور آگ کے عذاب سے بچا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس طریق سے اور کئی وجہ سے بواسطہ انس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے ابی اسحاق سے کہا سنا میں نے ابا الاحوص سے کہ حدیث کرتا تھا عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللھم الخ یعنی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے بچنے اور غنی کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے محمد بن سعد انصاری سے اُنہوں نے عبد اللہ بن ربیعہ دمشقی سے کہا حدیث کی مجھ سے عائذ اللہ ابو ادریس خولانی نے ابی الدرداء سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے حضرت داؤد یہ دعا کرتے تھے اللھم انی الخ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور اس عمل کا جو مجھ کو تیری محبت تک پہونچا دے اے اللہ مجھے اپنی محبت میری جان اور اہل اور پانی سرد سے زیادہ نصیب کر کہا راوی نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا ذكر داؤد يحدث عنه قال كان اعبد البشر هذا حديث حسن غريب باب حدثنا سفيان بن وكيع نا ابن ابي عدي عن حماد بن سلمة عن ابي جعفر الخطمي عن محمد بن كعب القرظي عن عبد الله بن يزيد الخطمي الانصاري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يقول في دعائه اللهم ارزقني حبك وحب من ينفعني حبه عندك اللهم ما رزقتني مما احب فاجعله قوة لي فيما تحب اللهم وما زويت عني مما احب فاجعله فراغا لي فيما تحب هذا حديث حسن غريب وابو جعفر الخطمي اسمه عمير بن يزيد بن خماشة باب حدثنا احمد بن منيع نا ابو احمد الزبيري نا سعد بن اوس عن بلال بن يحيى العبسي عن شتير بن شكل عن ابيه شكل بن حميد قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله علمني تعوذا اتعوذ به قال فاخذ بكفي فقال قل اللهم اني اعوذ بك من شر سمعي ومن شر بصري ومن شر لساني ومن شر قلبي ومن شر منيي يعني فرجه هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث سعد بن اوس عن بلال بن يحيى باب حدثنا الانصاري نا معن نا مالك عن ابي الزبير المكي عن طاؤس اليماني عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم هذا الدعاء كما يعلمهم السورة من القرآن اللهم اني اعوذ بك من عذاب جهنم ومن عذاب القبر واعوذ بك من فتنة المسيح الدجال واعوذ بك من فتنة المحيا والممات هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا هارون بن اسحق الهمداني نا عبدة بن سليمان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم اني اعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار وعذاب القبر وفتنة القبر ومن شر فتنة الغنى ومن شر فتنة الفقر

جب حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تھے تو ان سے حدیث کرتے تھے فرمایا آپ سب لوگوں سے اپنے زمانہ میں تمام آدمیوں سے زیادہ عابد تھے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ **باب** حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے ابی جعفر خطمی سے اُنہوں نے محمد بن کعب قرظی سے اُنہوں نے عبداللہ بن یزید خطمی انصاری سے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت اپنی دعا میں کہتے تھے اللّٰہم ارزقنی آخر تک یعنی اے اللہ مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی محبت کہ جس کی محبت مجھے نفع دے تیرے پاس اے اللہ جو کچھ تو نے میرے نصیب کیا ہے اس چیز سے کہ میں اسکو پسند رکھتا ہوں اسکو میرے حق میں وہ قوت بنا جسکو تو پسند رکھتا ہے اے اللہ اور جو کچھ تو نے مجھ سے جدا کیا ہے اس چیز سے کہ میں اسکو پسند رکھتا ہوں تو اسکو میرے لیے فراغت کر اس سے کہ تو پسند رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔ **باب** حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے سعد بن اوس نے بلال بن یحییٰ عبسی سے اُنہوں نے شتیر بن شکل سے اُنہوں نے اپنے باپ شکل بن حمید سے کہا اُنہوں نے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی تعویذ سکھلا دیجیے کہ میں اسکو تعویذ بناؤں فرمایا آپ نے کہہ اللّٰہم آخر تک یعنی اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کانوں کی برائی سے اور آنکھ کی برائی سے اور زبان کی برائی سے اور دل کی برائی سے اور منی کی برائی سے یعنی فرج کی برائی سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے یعنی سعد بن اوس سے جو روایت کرتے بلال بن یحییٰ سے۔ **باب** حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابی الزبیر مکی سے اُنہوں نے طاؤس یمانی سے اُنہوں نے عبداللہ بن عباس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو یہ دعا سکھلاتے تھے جیسا کہ انکو قرآن کی سورۃ سکھلاتے تھے اللّٰہم انی آخر تک یعنی اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے ہارون بن اسحاق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا کرتے تھے اللّٰہم انی آخر تک یعنی اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں آگ کے فتنہ اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب اور قبر کے فتنہ سے اور مال کے فتنہ کی برائی سے اور فقر کے فتنہ کی برائی سے

ف یعنی جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے [illegible] اسکو میرے لیے [illegible] کہ تیری رضا میں خرچ کروں [illegible] اسکو چاہتا [illegible] اشتغال سے دل فارغ ہو کر تیری طاعت میں مصروف ہو

ومن شر فتنة الدجال اللهم اغسل خطاياي بماء الثلج والبرد وأنق قلبي من الخطايا كما أنقيت الثوب الأبيض من الدنس وباعد
بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم إني أعوذ بك من الكسل والهرم والمأثم والمغرم هذا حديث حسن صحيح
حدثنا هارون نا عبدة عن هشام بن عروة عن عباد بن عبد الله بن الزبير عن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول عند وفاته اللهم اغفر لي وارحمني وألحقني بالرفيق الأعلى هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** الأنصاري
نا معن نا مالك عن يحيى بن سعيد عن محمد بن إبراهيم التيمي أن عائشة قالت كنت نائمة إلى جنب رسول الله صلى الله عليه وسلم
ففقدته من الليل فلمسته فوقعت يدي على قدميه وهو ساجد وهو يقول أعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك لا أحصي
ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن عائشة **حدثنا** قتيبة نا الليث
عن يحيى بن سعيد بهذا الإسناد نحوه وزاد فيه وأعوذ بك منك لا أحصي ثناء عليك **باب حدثنا** الأنصاري نا معن
نا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يقول أحدكم اللهم اغفر لي إن شئت اللهم
ارحمني إن شئت ليعزم المسألة فإنه لا مكره له هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** الأنصاري نا معن نا مالك
عن ابن شهاب عن أبي عبد الله الأغر وعن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ينزل ربنا كل ليلة إلى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر فيقول من يدعوني فأستجيب له من يسألني فأعطيه
ومن يستغفرني فأغفر له هذا حديث حسن صحيح وأبو عبد الله الأغر اسمه سلمان وفي الباب عن علي وعبد الله بن مسعود وأبي سعيد

اور مسیح دجال کی برائی سے۔ اے اللہ میرے گناہوں کو دھو برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دل کو گناہوں سے صاف کر جیسا کہ تو سفید میل سے
صاف کیا جاتا ہے اور دوری ڈال درمیان میرے اور میرے گناہوں کے جیسا کہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ
چاہتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور گناہ اور قرض سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن
عروہ سے اُنہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ بیچ وفات کے وقت فرماتے تھے اللهم
اغفر لی اے اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا دے مجھکو بلند تر رفیقوں میں **باب حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن
نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے یہ کہ حضرت عائشہ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو
میں سوئی ہوئی تھی سو میں نے رات کے وقت آپکو نہ پایا اور ٹٹولا میں نے تو میرا ہاتھ آپکے قدموں مبارک پر جا پڑا اس حالت میں کہ آپ سجدہ میں تھے اور
یہ کہہ رہے تھے اعوذ الخ یعنی میں تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں تیرے غصہ سے اور تیری معافی کی تیرے عذاب سے میں تجھپر صفت شمار نہیں کر سکتا جیسا کہ تو
نے اپنے نفس کی ثنا کی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے حضرت عائشہ سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یحییٰ
بن سعید سے اسی اسناد سے مثل اسکے۔ اور اس میں یہ زیادہ کیا ہے اور تیری پناہ چاہتا ہوں تجھ سے میں تجھپر ثنا نہیں شمار کر سکتا **باب حدیث** کی
ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابی الزناد سے اُنہوں نے اعرج سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کوئی یوں دعا نہ کرے اے اللہ بخش دے مجھے اگر تیری مرضی ہو اے اللہ مجھپر رحم کر اگر تیری مرضی ہو چاہیے کہ سوال کرنے میں یقین کرے کیونکہ کوئی
اُسپر جبر کرنیوالا نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ابن
شہاب سے اُنہوں نے ابی عبداللہ اغر سے اور ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رب ہمارا ہر رات میں
آسمان سے دنیا کی طرف اترتا ہے جب کہ رات کی آخر تہائی باقی رہتی ہے اور فرماتا ہے کون شخص مجھسے دعا مانگتا ہے کہ میں اسکی دعا قبول کروں کون مجھسے سوال
کرتا ہے کہ اُسکو دوں کون مجھسے بخشش مانگتا ہے کہ اسے بخشش کروں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو عبداللہ اغر کا نام سلمان ہے اور اس باب میں
روایت ہے علی اور عبداللہ بن مسعود سے اور ابی سعید

[illegible]
[illegible]
[illegible]

وجابر بن سمرة ورفاعة الجهني وابي الدرداء وعثمان بن ابي العاص حدثنا محمد بن يحيى الثقفي المروزي نا حفص بن غياث عن ابن جريج عن عبد الرحمن بن سابط عن ابي امامة قال قيل يا رسول الله اي الدعاء اسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات هذا حديث حسن وقد روي عن ابي ذر وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال جوف الليل الآخر الدعاء فيه افضل او ارجى او نحو هذا **باب** حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا حيوة بن شريح الحمصي عن بقية بن الوليد عن مسلم بن زياد قال سمعت انسا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال حين يصبح اللهم اصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك بانك الله لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك الا غفر الله له ما اصاب في يومه ذلك وان قالها حين يمسي غفر الله له ما اصاب في تلك الليلة من ذنب هذا حديث غريب **باب** حدثنا علي بن حجر نا عبد الحميد بن عمر الهلالي عن سعيد بن اياس الجريري عن ابي السليل عن ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله سمعت دعاءك الليلة فكان الذي وصل الي منه انك تقول اللهم اغفر لي ذنبي ووسع لي في داري وبارك لي فيما رزقتني قال فهل تراهن تركن شيئا وابو السليل اسمه ضريب بن نقير ويقال نفير وهذا حديث غريب **باب** حدثنا علي بن حجر انا ابن المبارك انا يحيى بن ايوب عن عبيد الله بن زحر عن خالد بن ابي عمران ان ابن عمر قال قلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم من مجلس حتى يدعو بهؤلاء الكلمات لاصحابه اللهم اقسم لنا من خشيتك ما يحول بيننا وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما تهون به علينا مصيبات الدنيا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا على من ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا في ديننا ولا تجعل الدنيا اكبر همنا ولا مبلغ علمنا

اور جابر بن سمرہ اور رفاعہ جہنی اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ ثقفی مروزی نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے ابن جریج سے انہوں نے عبدالرحمن بن سابط سے انہوں نے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کسی نے کہا یا رسول اللہ کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے فرمایا آپ نے آخر رات کے جوف میں اور فرض نمازوں کے بعد یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے بواسطہ ابی ذر اور ابن عمر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے آخر رات کے جوف میں دعا کرنی افضل اور اولیٰ قبولیت کے ہے اور مثل اسکے آپ نے اور کچھ فرمایا **باب حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا خبر دی ہم کو حیوۃ بن شریح حمصی نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے مسلم بن زیاد سے کہا انہوں نے سنا میں نے انس سے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صبح کے وقت کہے (اے اللہ ہم نے صبح کی اس حالت میں کہ تیری گواہی دیتے ہیں اور تیرے عرش کے اٹھانے والوں کی گواہی دیتے ہیں اور تیرے فرشتوں کی اور تمام تیری پیدائش کی بیشک تو اللہ ہے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے جو اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے تیرے اور بیشک محمد تیرا بندہ اور تیرا رسول ہے) تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہ کو جو اسنے اس دن میں کیا ہے بخشدیتا ہے اور اگر رات کے وقت کہے تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہ کو جو اسنے اس رات میں کیا ہے بخشدیتا ہے یہ حدیث غریب ہے **باب حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالحمید بن عمر ہلالی نے سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے ابی السلیل سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کی دعا آج کی رات میں سنی ہے سو جو کچھ اس دعا سے مجھ کو پہنچا ہے یہ ہے کہ آپ کہتے تھے (اے اللہ بخشدے میرے گناہ اور میری جائے میں فراخی کر اور برکت دے مجھ کو اسمیں جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے) فرمایا آپ نے پس کیا تو دیکھتا ہے کہ ان کلمات نے کوئی چیز چھوڑی ہے اور ابو السلیل کا نام ضریب بن نقیر ہے اور کہا گیا ہے نفیر ہے اور یہ حدیث غریب ہے **باب حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہم کو ابن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن ایوب نے عبیداللہ بن زحر سے انہوں نے خالد بن ابی عمران سے کہ ابن عمر نے کہا کم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے کھڑے ہوتے بغیر ان کلمات کے ساتھ اپنے صحابہ کے حق میں دعا کئے (اے اللہ تقسیم کر ہم میں اپنا خوف اس قدر کہ حائل ہو درمیان ہمارے اور نافرمانی تیری کے اور طاعت اپنی سے اس قدر کہ اسکے سبب ہم کو تو اپنی جنت میں پہنچا دے اور یقین سے اس قدر کہ اسکے سبب دنیا کی مصیبتیں آسان ہوں اور نفع دے ہم کو ساتھ ہمارے کانوں اور آنکھوں اور قوت کے جب تک ہم کو زندہ رکھے اور میری نسل سے میرا وارث کر اور کینہ ہمارا اسپر کر جو ہمپر ظلم کرے اور ہمکو مدد دے اسپر جو ہمارے ساتھ دشمنی کرے اور ہمارے دین میں مصیبت نہ ڈال اور نہ کر دنیا کو ہمارا بڑا غم اور نہایت ہمارے علم کی

ف یعنی زیادہ [illegible]

ولا تسلط علينا من لا يرحمنا هذا حديث حسن غريب وقد روى بعضهم هذا الحديث عن خالد بن ابي عمران عن نافع عن ابن عمر **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عاصم نا عثمان الشحام نا مسلم بن ابي بكرة قال سمعني ابي وانا اقول اللهم اني اعوذ بك من الهم والكسل وعذاب القبر قال يا بني ممن سمعت هذا قال قلت سمعتك تقولهن قال الزمهن فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولهن هذا حديث حسن غريب **باب حدثنا** علي بن خشرم نا الفضل بن موسى عن الحسين بن واقد عن ابي اسحق عن الحارث عن علي قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اعلمك كلمات اذا قلتهن غفر الله لك وان كنت مغفورا لك قال قل لا اله الا الله العلي العظيم لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله سبحان الله رب العرش العظيم قال علي بن خشرم واخبرنا علي بن الحسين بن واقد عن ابيه بمثل ذلك الا انه قال في اخرها الحمد لله رب العالمين هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث ابي اسحق عن الحارث عن علي **باب حدثنا** محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا يونس بن ابي اسحق عن ابراهيم بن محمد بن سعد عن ابيه عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعوة ذي النون اذ دعا وهو في بطن الحوت لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين فانه لم يدع بها رجل مسلم في شيء قط الا استجاب الله له وقال محمد بن يوسف مرة عن ابراهيم بن محمد بن سعد عن سعد وقد روى غير واحد هذا الحديث عن يونس بن ابي اسحق عن ابراهيم بن محمد بن سعد عن سعد ولم يذكروا فيه عن ابيه وروى بعضهم وهو ابو احمد الزبيري عن يونس فقالوا عن ابراهيم بن محمد بن سعد عن ابيه عن سعد نحو رواية محمد بن يوسف **باب حدثنا** يوسف بن حماد البصري نا عبد الاعلى عن سعيد عن قتادة عن ابي رافع عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان لله تسعة وتسعين اسما مائة غير واحدة من احصاها دخل الجنة

اور ہم پر ایسا حاکم مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا بعض نے اس حدیث کو خالد بن ابی عمران سے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمر سے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان شحام نے کہا حدیث کی ہم سے مسلم بن ابی بکرہ نے کہ اُنھوں نے مجھ سے میرے باپ نے سنا کہ میں یہ کہتا ہوں اللھم انی اعوذبک یعنی اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں غم اور سستی سے اور قبر کے عذاب سے کہا انھوں نے میرے بیٹے یہ دعا کس سے سیکھی ہے کہا انھوں نے میں نے کہا میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ کہا کرتے تھے کہا انھوں نے لازم پکڑ اسکو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اسکو پڑھتے تھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **باب حدیث** کی ہم سے علی بن خشرم نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے حسین بن واقد سے انھوں نے ابی اسحاق سے انھوں نے حارث سے انھوں نے علی سے کہا انھوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھکو وہ کلمے نہ سکھلاؤں کہ جب تو انکو کہے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے بخشے گا اور اگر تو پہلے ہی بخشا ہوا ہوگا تو تیرے درجے بلند کرے گا فرمایا آپ نے کہہ لا الہ الا اللہ العلی العظیم یعنی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بلند ہے بزرگ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو حلم والا ہے بخشنے والا نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے پاک ہے وہ اللہ جو رب ہے عرش بزرگ کا کہا علی بن خشرم نے اور خبر دی ہمکو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اسکے مگر اُنھوں نے اسکے آخر میں کہا ہے الحمد للہ رب العالمین یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ابی اسحاق کی روایت سے جو روایت کی ہے حارث سے وہ علی سے **باب حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن ابی اسحاق نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُنھوں نے باپ سے اُنھوں نے سعد سے کہا انھوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت ذی النون کی جب کہ انھوں نے مچھلی کے پیٹ میں دعا کی یہ تھی لا الہ الا انت یعنی نہیں کوئی معبود سوائے تیرے پاک ہے تو میں ظالموں سے ہوں سو جو کوئی مرد مسلمان کسی حاجت میں اسکے ساتھ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول کرتا ہے اور کہا محمد بن یوسف نے ایک بار روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُنھوں نے سعد سے اور روایت کیا ہے کئی ایک نے اس حدیث کو یونس بن ابی اسحاق سے اُنھوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُنھوں نے سعد سے اور انھوں نے اس میں انکے باپ کا ذکر نہیں کیا اور روایت کیا بعض نے یعنی ابو احمد زبیری نے یونس سے پس کہا انھوں نے روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اُنھوں نے اپنے باپ سے اُنھوں نے سعد سے مثل روایت محمد بن یوسف کے **باب حدیث** کی ہم سے یوسف بن حماد بصری نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الاعلیٰ نے سعید سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے ابی رافع سے انھوں نے ابی ہریرہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو جو کوئی انکو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا

قال يوسف وعبد الاعلى عن هشام بن حسان عن محمد بن سيرين عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله هذا
حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم **باب حدثنا** ابراهيم بن يعقوب نا
صفوان بن صالح نا الوليد بن مسلم نا شعيب بن ابي حمزة عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان لله تسعة وتسعين اسما مائة غير واحد من احصاها دخل الجنة هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم
الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم
القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلي
الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل
القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحيي المميت الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقتدر المقدم
المؤخر الاول الآخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاكرام المقسط
الجامع الغني المغني المانع الضار النافع النور الهادي البديع الباقي الوارث الرشيد الصبور هذا حديث غريب حدثنا به غير واحد
عن صفوان بن صالح ولا نعرفه الا من حديث صفوان بن صالح وهو ثقة عند اهل الحديث وقد روي هذا الحديث
من غير وجه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم لا نعلم في كبير شيء من الروايات ذكر الاسماء الا في هذا الحديث
وقد روى آدم بن ابي اياس هذا الحديث باسناد غير هذا عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وذكر فيه الاسماء وليس له
اسناد صحيح **حدثنا** ابن ابي عمر نا سفيان عن ابي الزناد عن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان لله تسعة وتسعين
اسما من احصاها دخل الجنة وليس في هذا الحديث ذكر الاسماء وهو حديث حسن صحيح ورواه ابو اليمان عن شعيب بن

کہا یوسف نے اور عبد الاعلیٰ نے ہشام بن حسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اس کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ **باب حدیث** کی ہم سے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث
کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے
کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو جو کوئی ان کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ وہ ہے
وہی اللہ جو نہیں کوئی معبود سوا اس کے بہت بخشنے والا بڑا مہربان بادشاہ عیب سے پاک سلامت سب عیب سے امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا
پیدا کرنے والا درست کرنے والا صورت بنانے والا بخشش کرنے والا قہر کرنے والا وہاب روزی دینے والا کھولنے والا جاننے والا تنگی کرنے والا فراخی کرنے والا پست کرنے والا
بلند کرنے والا عزت دینے والا ذلت دینے والا سننے والا دیکھنے والا حکم کرنے والا عدل کرنے والا باریک بین خبر رکھنے والا حلم والا عظمت والا گناہ بخشنے والا
شکر قبول کرنے والا بلند کبیر حافظ قدرت رکھنے والا کفایت کرنے والا جلیل کریم نگہبان قبول کرنے والا فراخی دینے والا حکمت والا دوست رکھنے والا بزرگ قیامت میں اٹھانے والا
حاضر حق کارساز زور آور بہت قدرت والا دوست ستودہ شمار کرنے والا ابتدا بنانے والا دوبارہ پیدا کرنے والا زندہ کرنے والا مارنے والا زندہ قائم پانے والا بزرگ
واحد بے احتیاج قادر مقتدر مقدم مؤخر اول آخر ظاہر باطن والی علو والا احسان کرنے والا توبہ قبول کرنے والا بدلہ لینے والا معاف کرنے والا شفقت کرنے والا ملک کا صاحب
بزرگی و بخشش کا انصاف کرنے والا جمع کرنے والا سب سے بے پروا غنی کرنے والا منع کرنے والا ضرر دینے والا نفع دینے والا نور ہدایت کرنے والا پیدا کرنے والا باقی
رہنے والا وارث رشید صبر کرنے والا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے کئی ایک نے صفوان بن صالح سے اور نہیں
پہچانتے ہم اس کو مگر طریق صفوان بن صالح سے اور وہ اہل حدیث کے نزدیک ثقہ ہیں اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مروی ہے ہم نہیں جانتے اس حدیث کے سوا بڑی بڑی روایتوں میں کہیں اللہ تعالیٰ کے ناموں کا مذکور نہیں۔ اور آدم بن ابی ایاس
نے اس حدیث کو سوا اس اسناد کے بوسیلہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور اس میں نام الٰہی ذکر کیے ہیں اور اس کی
سند صحیح نہیں۔ **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرے جنت میں داخل ہوگا اور اس حدیث میں ان ناموں
کا ذکر نہیں ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اس کو ابو الیمان نے شعیب بن

قال فإذا أعطيت العافية في الدنيا وأعطيتها في الآخرة فقد أفلحت هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه إنما نعرفه من حديث
سلمة بن وردان **حدثنا** قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمان الضبعي عن كهمس بن الحسن عن عبد الله بن بريدة عن عائشة قالت
قلت يا رسول الله أرأيت إن علمت أي ليلة ليلة القدر ما أقول فيها قال قولي اللهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني هذا حديث حسن
صحيح **حدثنا** أحمد بن منيع نا عبيدة بن حميد عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت
يا رسول الله علمني شيئا أسأله الله قال سل الله العافية فمكثت أياما ثم جئت فقلت يا رسول الله علمني شيئا أسأله الله فقال لي
يا عباس يا عم رسول الله سل الله العافية في الدنيا والآخرة هذا حديث صحيح وعبد الله هو ابن الحارث بن نوفل قد سمع من العباس بن
عبد المطلب **باب حدثنا** محمد بن بشار نا إبراهيم بن عمر بن أبي الوزير نا زنفل بن عبد الله أبو عبد الله عن ابن أبي مليكة عن
عائشة عن أبي بكر الصديق أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أمرا قال اللهم خر لي واختر لي هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث
زنفل وهو ضعيف عند أهل الحديث ويقال له زنفل بن عبد الله العرفي وكان يسكن عرفات وتفرد بهذا الحديث ولا يتابع عليه **باب**
حدثنا إسحق بن منصور نا حبان بن هلال نا أبان هو ابن يزيد العطار نا يحيى أن زيد بن سلام حدثه أن أبا سلام حدثه
عن أبي مالك الأشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوضوء شطر الإيمان والحمد لله تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله
تملآن أو تملأ ما بين السموات والأرض والصلوة نور والصدقة برهان والصبر ضياء والقرآن حجة لك أو عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه
فمعتقها أو موبقها هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** الحسن بن عرفة نا إسمعيل بن عياش عن عبد الرحمن بن زياد

فرمایا آپ نے جب تجھے عافیت دنیا میں مل گئی اور آخرت میں بھی مل گئی سو تو خلاصی پاگیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے ہم اسکو فقط
طریق سلمہ بن وردان سے ہی پہچانتے ہیں **حدیث** کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے کہمس بن حسن سے
انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتلائیے کہ اگر مجھے لیلۃ القدر معلوم ہو تو میں اس میں کیا دعا کروں
فرمایا آپ نے یہ کہ اے اللہ تو معاف کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے معافی کو سو مجھے معاف کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع
نے کہا حدیث کی ہم سے عبیدہ بن حمید نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے کہا انہوں نے
میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی چیز سکھلائیے کہ اللہ تعالے سے سوال کروں میں فرمایا آپ نے اے عباس اے رسول اللہ کے چچا اللہ تعالیٰ
سے دنیا اور آخرت میں عافیت طلب کر یہ حدیث صحیح ہے اور عبداللہ وہ حارث بن نوفل کا بیٹا ہے اور اسکی عباس بن عبدالمطلب سے سماع ہے **باب**
حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن عمر بن ابی الوزیر نے کہا حدیث کی ہم سے زنفل بن عبداللہ نے جو ابو عبداللہ ہیں انہوں نے
ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے ابی بکر صدیق سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو کہتے اے اللہ مجھے نیک
الہام کر اور میرے لیے اچھی بات پسند کر یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق زنفل سے اور وہ اہل حدیث کے نزدیک ضعیف ہے اور اسکو زنفل
بن عبداللہ عرفی کہا جاتا ہے اور عرفات میں سکونت رکھتا تھا اور اس حدیث سے متفرد ہے اور کسی نے اسکا متابع کوئی نہیں ہوا **باب حدیث** کی ہم سے
اسحاق بن منصور نے کہا خبر دی ہمکو حبان بن ہلال نے کہا حدیث کی ہم سے ابان بن یزید عطار نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ نے کہ زید بن سلام نے
انکو حدیث کی کہ ابو سلام نے حدیث کی ہے انکو ابی مالک اشعری سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نصف[1] ایمان کا ہے
اور الحمد للہ میزان کو پر کرتا ہے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ پر کرتے ہیں یا پر کرتا ہے ہر ایک ان میں سے (شک راوی ہے) اس چیز کو جو درمیان آسمانوں
اور زمین کے ہے۔ اور نماز نور ہے اور صدقہ برہان ہے اور صبر روشنائی ہے اور قرآن حجت واسطے تیرے یا اوپر تیرے ہر ایک صبح کرتا ہے اور
اپنے نفس کو بیچنے والا ہے سو آزاد کرنیوالا ہے اسکو یا ہلاک کرنیوالا ہے اسکو یہ حدیث حسن ہے **باب حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے
کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے عبدالرحمن بن ابی زیاد سے

---

[1] وضو نصف ایمان ہے یعنی ثواب اسکا نصف ایمان کے برابر ہے یا یہ کہ ایمان کے معنے مٹا دینے کے ہیں اور وضو بھی گناہوں کو مٹاتا ہے سو گویا نصف اسکا ہوا یا یہ کہ وضو صغیرہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ایمان کبیرہ کو
[illegible]
عمل نیک کیا تو اسکو آزاد کرنیوالا ہے اور ہلاک کرنیوالا ہے اسکو اگر اسکو معصیت میں خرچ کرے

يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك قالت فقلت يا رسول الله ما اكثر دعائك يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك فقال
يا ام سلمة انه ليس آدمي الا وقلبه بين اصبعين من اصابع الله فمن شاء اقام ومن شاء ازاغ فتلا معاذ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد
اذ هديتنا وفي الباب عن عائشة والنواس بن سمعان وانس وجابر وعبد الله بن عمرو ونعيم بن همار هذا حديث حسن
باب حدثنا محمد بن حاتم المؤدب نا الحكم بن ظهير نا علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال شكى خالد بن
الوليد المخزومي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ما انام الليل من الارق فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم
اذا اويت الى فراشك فقل اللهم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضين وما اقلت ورب الشياطين وما اضلت
كن لي جارا من شر خلقك كلهم جميعا ان يفرط علي احد منهم او ان يبغي عز جارك وجل ثناؤك ولا اله غيرك لا اله الا
انت هذا حديث ليس اسناده بالقوي والحكم بن ظهير قد ترك حديثه بعض اهل الحديث ويروى هذا الحديث
عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا من غير هذا الوجه حدثنا علي بن حجر نا اسمعيل بن عياش عن محمد بن اسحق عن
عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا فزع احدكم في النوم فليقل اعوذ بكلمات
الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون فانها لن تضره فكان عبد الله بن عمرو
يلقنها من بلغ من ولده ومن لم يبلغ منهم كتبها في صك ثم علقها في عنقه هذا حديث حسن غريب **باب** حدثنا
محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة قال سمعت ابا وائل قال سمعت عبد الله بن مسعود يقول قلت له
انت سمعته من عبد الله قال نعم ورفعه انه قال لا احد اغير من الله ولذلك حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا احد
احب اليه المدح من الله ولذلك مدح نفسه هذا حديث حسن صحيح

اے پھیرنے والے دلوں کے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ کہا ام سلمہ نے میں نے کہا یا رسول اللہ اکثر یہی دعا مانگنے کا کیا باعث ہے جو آپ یہ بولے
دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو ثابت رکھ فرمایا آپ نے کہ اے ام سلمہ کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اسکا دل درمیان دو انگلیوں کے نہ ہو اللہ تعالیٰ کی انگلیوں سے
سو جس کو چاہے سیدھا کرے اور جس کو چاہے ٹیڑھا کر دے پس معاذ نے یہ آیت پڑھی ربنا لا تزغ الخ یعنی اے رب ہمارے ٹیڑھا مت کر ہمارے دلوں کو بعد اسکے
کہ تو نے ہم کو ہدایت کی ہو اور اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ اور نواس بن سمعان اور انس اور جابر اور عبداللہ بن عمرو اور نعیم بن ہمار سے رضی اللہ عنہم
یہ حدیث حسن ہے **باب** حدیث کی ہم سے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہم سے حکم بن ظہیر نے کہا حدیث کی ہم سے علقمہ بن مرثد نے سلیمان بن
بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے خالد بن ولید مخزومی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا اور کہا یا رسول اللہ میں رات کو خوف سے سو نہیں
سکتا ہوں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو اپنے فرش کی طرف جگہ پکڑے یعنی سونے لگے تو کہہ اللہم الخ یعنی اے اللہ رب ساتوں آسمان کے اور انکے
کہ انکو سایہ بنایا اور رب زمینوں کے اور انکے جو انکو بلند کیا اور رب شیطانوں کے جو انکو گمراہ کیا میرے لیے پناہ ہو جا تیری تمام پیدائش کی برائی سے کہ کسی
سے کوئی مجھ پر ان میں سے غالب ہو یا کہ ظلم کرے تیری پناہ لینے والا غالب ہے اور بلند ہے صفت تیری کوئی نہیں معبود سوائے تیرے اور نہیں کوئی معبود مگر
تو ہی اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔ اور حکم بن ظہیر کو بعض اہل حدیث نے ترک کر دیا ہے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے
انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے خواب میں ڈرے تو چاہیے کہ یہ کہے اعوذ الخ یعنی میں پناہ چاہتا ہوں کلمات
اللہ کی جو کامل ہیں کسی نقص سے اسکے غضب اور عذاب سے اور اسکے بندوں کی برائی سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور اس سے کہ میرے پاس حاضر
ہوں پس وہ اسکو ضرر نہیں پہنچا سکے سو عبداللہ بن عمرو اپنی اولاد میں سے جو کوئی بالغ ہوتا تو اسکو سکھلا دیتے اور جو کوئی انمیں سے بالغ نہ ہوتا تو اسکو
کاغذ میں لکھ دیتے پھر اسکو انکی گردن میں لٹکا دیتے یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن
جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے کہ سنا میں نے ابو وائل سے کہا سنا میں نے عبداللہ بن مسعود سے کہتے ہیں عمرو میں نے ابو وائل سے کہا کیا تم نے
اسکو عبداللہ سے سنا ہے کہا ہاں اور انہوں نے اسکو مرفوع کیا ہے کہا کوئی زیادہ غیرت مند اللہ سے نہیں اور اسی سبب سے اس نے بری باتوں کو حرام کر دیا ہے خواہ کھلی ہوں
خواہ پوشیدہ جیسے شراب اور حرام کاری اور نہیں کوئی شخص جسکو اللہ سے زیادہ مدح پسند ہو اور اسی لیے اس نے اپنے نفس کی مدح کی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے

باب حدثنا قتيبة نا ليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن عبد الله بن عمرو عن ابي بكر الصديق انه قال
يا رسول الله علمني دعاء ادعو به في صلاتي قال قل اللهم اني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب الا انت فاغفر لي مغفرة من عندك
وارحمني انك انت الغفور الرحيم هذا حديث حسن صحيح غريب وهو حديث ليث بن سعد وابو الخير اسمه مرثد بن عبد الله
اليزني **باب حدثنا** محمد بن حاتم نا ابو بدر شجاع بن الوليد عن الرحيل بن معوية اخي زهير بن معوية عن الرقاشي عن انس
بن مالك قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كربه امر قال يا حي يا قيوم برحمتك استغيث وباسناده قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الظوا بيا ذا الجلال والاكرام هذا حديث غريب وقد روي هذا الحديث عن انس من غير هذا الوجه
حدثنا محمود بن غيلان نا مؤمل عن حماد بن سلمة عن حميد عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الظوا بيا ذا الجلال
والاكرام هذا حديث غريب وليس بمحفوظ وانما يروى هذا عن حماد بن سلمة عن حميد عن الحسن البصري عن النبي
صلى الله عليه وسلم وهذا اصح ومؤمل غلط فيه فقال عن حميد عن انس ولا يتابع فيه **حدثنا** محمود بن غيلان نا
وكيع نا سفيان عن الجريري عن ابي الورد عن اللجلاج عن معاذ بن جبل قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلا يدعو يقول اللهم
اني اسألك تمام النعمة فقال اي شيء تمام النعمة قال دعوة دعوت بها ارجو بها الخير قال فان من تمام النعمة دخول الجنة
والتعوذ من النار وسمع رجلا وهو يقول يا ذا الجلال والاكرام فقال قد استجيب لك فسل وسمع النبي صلى الله عليه وسلم
رجلا وهو يقول اللهم اني اسألك الصبر قال سألت الله البلاء فسله العافية **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن
ابراهيم عن الجريري بهذا الاسناد نحوه هذا حديث حسن **باب حدثنا** الحسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش

باب حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اُنہوں نے ابی الخیر سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اُنہوں نے
ابی بکر صدیق سے کہ کہا اُنہوں نے یا رسول اللہ سکھائیے کوئی دعا کہ میں دعا مانگا کروں نماز میں تو فرمایا آپ نے کہہ یا اللہ میں نے اپنی جان پر ستم کیا
بہت سا ستم اور گناہ نہیں بخشتا سوائے تیرے کوئی نہیں بخشنے والا سو بخش مجھے اپنے پاس کی مغفرت سے بخشنا اور رحم کر مجھ پر تو ہی بڑا بخشنے والا اور نہایت
مہربان ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور یہ حدیث لیث بن سعد کی ہے اور ابوالخیر کا نام مرثد بن عبداللہ یزنی ہے۔ **باب حدیث**
کی ہم سے محمد بن حاتم نے کہا حدیث کی ہم سے ابوبدر شجاع بن ولید نے رحیل بن معاویہ سے جو بھائی زہیر بن معاویہ کا ہے اُنہوں نے رقاشی سے اُنہوں نے
انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی کام مشکل پیش آتا تو کہتے یا حی یا قیوم یعنی اے زندہ اے قائم ساتھ رحمت
تیری کے استغاثہ کرتا ہوں۔ اور اسی اسناد سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو یا ذا الجلال والاکرام کو۔ یہ حدیث غریب
ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ انس کے کئی وجہ سے۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے مؤمل نے حماد بن سلمہ
سے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو یا ذا الجلال والاکرام کو۔ یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں
ہے اور مروی ہے یہ حدیث حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے روایت کی حمید سے اُنہوں نے حسن بصری سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے اور مؤمل
نے اس میں غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت بواسطہ حمید کے انس سے ہے اور اس کا ان میں کوئی تابع نہیں ہوا۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان
نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے جریری سے اُنہوں نے ابی الورد سے اُنہوں نے لجلاج سے اُنہوں نے معاذ بن جبل
سے کہا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے سنا کہ یہ دعا پڑھتا تھا اللھم انی اسألک یعنی اے اللہ میں تجھ سے تمام نعمت کا سوال کرتا ہوں
پس فرمایا آپ نے تمام نعمت کونسی چیز ہے کہا اُس نے میں نے یہ دعا کی ہے اس سے میں بھلائی کی امید رکھتا ہوں فرمایا آپ نے تمام نعمت سے دخول
جنت کا ہے اور بچاؤ آگ سے اور سنا آنحضرت نے ایک مرد سے کہ وہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاکرام پس فرمایا آپ نے تیری دعا قبول ہو گئی سو تو
سوال کر اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد سے کہ وہ کہتا ہے اے اللہ میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں فرمایا آپ نے تو نے تو اللہ سے
مصیبت کا سوال کیا ہے اس سے عافیت کا سوال کر۱؎۔ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے جریری سے
ساتھ اسی اسناد کے مثل اسکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **باب حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن عیاش نے

۱؎ آنحضرت کا مقصود یہ ہے کہ پہلے مصیبت [illegible] سوال کرنا مصیبت کے چاہنے کو لازم ہے [illegible]

عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابي حسين عن شهر بن حوشب عن ابي امامة الباهلي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من اوى الى فراشه طاهرا يذكر الله حتى يدركه النعاس لم ينقلب ساعة من الليل يسأل الله شيئا من خير الدنيا والآخرة الا اعطاه
الله اياه هذا حديث حسن غريب وقد روي هذا ايضا عن شهر بن حوشب عن ابي ظبية عن عمرو بن عبسة عن النبي صلى الله عليه وسلم
باب حدثنا حسن بن عرفة نا اسمعيل بن عياش عن محمد بن زياد عن ابي راشد الحبراني قال اتيت عبد الله بن عمرو بن
العاص فقلت له حدثنا مما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فالقى الي صحيفة فقال هذا ما كتب لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال فنظرت فيها فاذا فيها ان ابا بكر الصديق قال يا رسول الله علمني ما اقول اذا اصبحت واذا امسيت
قال يا ابا بكر قل اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة لا اله الا انت رب كل شيء ومليكه اعوذ بك من شر
نفسي ومن شر الشيطان وشركه وان اقترف على نفسي سوءا او اجره الى مسلم هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه
حدثنا محمد بن حميد الرازي نا الفضل بن موسى عن الاعمش عن انس بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بشجرة يابسة
الورق فضربها بعصاه فتناثر الورق فقال ان الحمد لله وسبحان الله ولا اله الا الله والله اكبر لتساقط من ذنوب العبد كما تساقط
ورق هذه الشجرة هذا حديث غريب ولا نعرف للاعمش سماعا من انس الا انه قد رآه ونظر اليه **حدثنا** قتيبة نا
الليث عن الجلاح ابي كثير عن ابي عبد الرحمن الحبلي عن عمارة بن شبيب السبائي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير عشر مرات على اثر المغرب
بعث الله له مسلحة يحفظونه من الشيطان حتى يصبح وكتب له بها عشر حسنات موجبات ومحى عنه عشر سيئات موبقات

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین سے اُنہوں نے شہر بن حوشب سے اُنہوں نے ابی امامہ باہلی سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے جو اپنے فرش کی طرف جائے پاکی میں اللہ کو یاد کرتے ہوئے پھر پڑا رہے یہاں تک کہ نیند آ لگی تو جس پہلو میں جس گھڑی میں رات
سے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز دنیا اور آخرت کی بھلائی سے سوال کرے تو اللہ اسکو وہی دیتا ہے یہ حدیث حسن ہے اور غریب روی ہے یہ حدیث
شہر بن حوشب سے اُنہوں نے روایت کی ابی ظبیہ سے اُنہوں نے عمرو بن عبسہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب** حدیث کی ہم سے
حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسمٰعیل بن عیاش نے محمد بن زیاد سے اُنہوں نے ابی راشد حبرانی سے کہا اُنہوں نے میں عبداللہ بن عمرو بن
عاص کے پاس آیا اور اُن سے کہا مجھے کوئی ایسی حدیث سنا جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو پس اُنہوں نے میری طرف ایک
کتاب ڈال دی اور کہا یہ وہ چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ دی ہے کہا اُنہوں نے میں نے اُسمیں دیکھا تو اُسمیں یہ تھا کہ
حضرت ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی چیز سکھلائیے کہ صبح کے وقت اور شام کے وقت اُسکو کہا کروں فرمایا آپ نے اے
ابابکر کہہ اللہم یعنی اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے نہیں کوئی معبود سوائے تیرے
رب ہر چیز کے اور مالک اُسکے میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کی برائی سے اور شیطان کی برائی سے اور شرک اُسکے سے اور
اس سے کہ اپنے نفس پر برائی حاصل کروں یا اُسکو کسی اور مسلمان کی طرف کھینچوں یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** کی
ہم سے محمد بن حمید رازی نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے اعمش سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت
خشک پتوں والے کی راہ سے گذرے اور اُسکو عصا مارا تو اُسکے پتے گر پڑے پس فرمایا آپ نے الحمد للہ اور سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ واللہ
اکبر آدمی کے گناہ اسطرح ساقط کرتے ہیں جیسے کہ اس درخت کے پتے گر پڑے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اعمش کا سماع ہم انس سے
نہیں پہچانتے مگر یہ کہ اُنہوں نے اُنکو دیکھا ہے اور اُنکی طرف نظر کی ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے جلاح ابی کثیر
سے اُنہوں نے ابی عبدالرحمن حبلی سے اُنہوں نے عمارہ بن شبیب سبائی سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا لا الہ
الا اللہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُسکا شریک کوئی نہیں واسطے اُسکے ملک ہے اور واسطے اُسکے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا
ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے دس بار مغرب کے پیچھے تو اللہ اُسکے واسطے ایک قوم بھیجتا ہے جو اسکی شیطان سے حفاظت کرتی ہے صبح
تک اور اسکے واسطے دس نیکیاں جنت واجب کرنیوالیاں لکھتا ہے اور اُس سے دس برائیاں ہلاک کرنے والیاں دور کرتا ہے۔

وكانت له بعدد شعر رقبات مؤمنات هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث ليث بن سعد ولا نعرف لعمارة بن شبيب
سماعا من النبي صلى الله عليه وسلم **باب** ما جاء في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده **حدثنا**
ابن أبي عمر نا سفيان عن عاصم بن أبي النجود عن زر بن حبيش قال أتيت صفوان بن عسال المرادي أسأله عن المسح على
الخفين فقال ما جاء بك يا زر فقلت ابتغاء العلم فقال إن الملائكة لتضع أجنحتها لطالب العلم رضا بما يطلب قلت
إنه حك في صدري المسح على الخفين بعد الغائط والبول وكنت امرأ من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فجئت أسألك
هل سمعته يذكر في ذلك شيئا قال نعم كان يأمرنا إذا كنا سفرا أو مسافرين أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام ولياليهن إلا من
جنابة لكن من غائط وبول ونوم قال فقلت هل سمعته يذكر في الهوى شيئا قال نعم كنا مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم في سفر فبينا نحن عنده إذ ناداه أعرابي بصوت له جهوري يا محمد فأجابه رسول الله صلى الله عليه وسلم
على نحو من صوته هاؤم فقلنا له ويحك اغضض من صوتك فإنك عند النبي صلى الله عليه وسلم وقد نهيت عن هذا
فقال والله لا أغضض قال الأعرابي المرء يحب القوم ولما يلحق بهم قال النبي صلى الله عليه وسلم المرء مع من أحب يوم القيامة
فما زال يحدثنا حتى ذكر بابا من قبل المغرب مسيرة عرضه أو يسير الراكب في عرضه أربعين أو سبعين عاما قال سفيان قبل الشام
خلقه الله يوم خلق السموات والأرض مفتوحا يعني للتوبة لا يغلق حتى تطلع الشمس منه هذا حديث حسن صحيح **حدثنا**
أحمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن عاصم عن زر بن حبيش قال أتيت صفوان بن عسال المرادي فقال لي ما جاء بك
قلت ابتغاء العلم قال بلغني أن الملائكة تضع أجنحتها لطالب العلم رضا بما يفعل

اور اُسکے واسطے دس غلام مسلمانوں کے آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر لیث بن سعد سے اور
ہم عمارہ بن شبیب کا سماع نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانتے **باب** توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور بندوں پر رحمت حق کا بیان
جو اُسنے اپنے بندوں کے واسطے ذکر کی ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے عاصم بن ابی النجود سے اُنہوں نے
زر بن حبیش سے کہا اُنہوں نے میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس موزوں پر مسح کرنیکی بابت سوال کرنیکو آیا پس اُنہوں نے کہا اے زر تجھے کون
حاجت لائی ہے میں نے کہا علم کے واسطے آیا ہوں پس کہا اُنہوں نے فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی رضامندی کے واسطے بچھاتے ہیں بسبب
اُسکے کہ وہ طلب کرتا ہے میں نے کہا پاخانہ اور پیشاب کے بعد موزوں پر مسح کرنیکے بارہ میں میرے دل میں کھٹکا ہے اور تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابی ہو اور میں تیرے پاس یہ سوال کرنیکے سبب آیا ہوں کیا تو نے آنحضرت کو اس باب میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہا ہاں
ہمکو آنحضرت حکم کرتے تھے جبکہ ہم سفر میں ہوں یا مسافر ہوں (شک راوی کی) کہ تین روز و رات تک موزوں کو نہ اتاریں مگر جنابت
سے نہ پاخانہ اور پیشاب اور نیند سے۔ کہا اُنہوں نے میں نے کہا کیا آپ نے آنحضرت کو عشق کے بارہ میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہا اُنہوں نے
ہاں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے سو جس وقت ہم آپ کے پاس تھے ایک اعرابی نے بہت سخت آواز دی
یا محمد پس آنحضرت نے بھی اُسکو اُسکی آواز کی طرح جواب دیا کہ آؤ ہم نے اُس سے کہا افسوس ہے تجھے اپنی آواز کو پست کر کیونکہ تو حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس ہے اور تو اس سے منع کیا گیا ہے (یعنے قرآن میں) اُسنے کہا میں تو پست نہیں کرونگا کہا اعرابی نے آدمی دوست رکھتا ہے
قوم کو اور اُن سے ملا نہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی قیامت کے دن اُسکے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہے پس ہمیشہ ہم سے
باتیں کرتے رہے یہانتک کہ آپ نے ایک دروازے کا ذکر جو مغرب کی طرف ہے کیا اُسکی عرض کی مسافت یا کہا آپ نے سوار اُسکے عرض میں
چالیس یا ستر برس سیر کرے کہا سفیان نے وہ دروازہ شام کی طرف ہے اللہ تعالے نے اُسکو اُس دن پیدا کیا جس دن آسمان اور زمین کو
پیدا کیا کھلا ہوا ہے توبہ کے لیے بند نہیں ہوگا یہانتک کہ آفتاب اس سے طلوع کرے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن
عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے عاصم سے اُنہوں نے زر بن حبیش سے کہا اُنہوں نے میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس آیا سو
اُنہوں نے مجھ سے کہا تجھے کون چیز لائی ہے میں نے کہا علم کی خواہش کہا اُنہوں نے مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ فرشتے اپنے پر طالب علم کی رضامندی
کے لیے بچھاتے ہیں بسبب اُسکے کہ وہ کرتا ہے یعنی پڑھتا ہے

حدثنا محمد بن ابی الثلج رجل من اھل بغداد ابو عبد اللہ صاحب احمد بن حنبل ثنا یونس بن محمد نا سعید بن زربی عن عاصم الاحول وثابت عن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسجد ورجل قد صلی وھو یدعو وھو یقول فی دعائہ اللھم لا الہ الا انت المنان بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتدرون بما دعا اللہ دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی ھذا حدیث غریب من ھذا الوجہ وقد روی ھذا الحدیث من غیر ھذا الوجہ عن انس **باب حدثنا** احمد بن ابراھیم الدورقی نا ربعی بن ابراھیم عن عبد الرحمن بن اسحٰق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل ذکرت عندہ فلم یصل علی ورغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفر لہ ورغم انف رجل ادرک عندہ ابواہ الکبر فلم یدخلاہ الجنۃ قال عبد الرحمٰن واظنہ قال او احدھما وفی الباب عن جابر وانس ھذا حدیث حسن غریب من ھذا الوجہ وربعی بن ابراھیم ھو اخو اسمٰعیل بن ابراھیم وھو ثقۃ وھو ابن علیۃ ویروی عن بعض اھل العلم قال اذا صلی الرجل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ فی المجلس اجزأ عنہ ما کان فی ذلک المجلس **حدثنا** یحیی بن موسی نا ابو عامر العقدی عن سلیمان بن بلال عن عمارۃ بن غزیۃ عن عبد اللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن حسین بن علی بن ابی طالب عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علی ھذا حدیث حسن غریب صحیح **باب حدثنا** احمد بن ابراھیم الدورقی نا عمر بن حفص بن غیاث نا ابی عن الحسن بن عبید اللہ عن عطاء بن السائب عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم برد قلبی بالثلج والبرد والماء البارد اللھم نق قلبی من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس

حدیث کی ہمسے محمد بن ابی الثلج نے جو کہ اہل بغداد سے ہیں بیٹے ابو عبداللہ کے جو صاحب احمد بن حنبل کا ہیں کہا حدیث کی ہمسے یونس بن محمد نے کہا حدیث کی ہمسے سعید بن زربی نے عاصم احول اور ثابت سے اُنہوں نے انس سے کہا گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اس حالت میں کہ ایک مرد نماز پڑھ چکا تھا اور دعا مانگتا تھا اور اپنی دعا میں کہتا تھا اللھم آخر تک یعنی اے اللہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے تو ہی ہے احسان کرنیوالا پیدا کرنیوالا آسمانوں اور زمین کا صاحب بزرگی اور بخشش کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم جانتے ہو کس چیز کے ساتھ اُسنے دعا کی ہے اُسنے اللہ سے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب وہ اس سے پکارا جاوے تو قبول کرتا ہے اور جب اسکے ساتھ سوال کیا جاوے تو دیتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی یہ حدیث انس سے مروی ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے ربعی بن ابراہیم نے عبدالرحمن بن اسحاق سے اُنہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ جسکے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور خاک آلودہ ہو ناک اس شخص کی کہ جس پر مہینہ رمضان کا آیا پھر وہ گذر گیا پہلے اس سے کہ اُسکے لیے مغفرت ہوئی ہو۔ اور خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی کہ جسکے ہوتے ہوئے اُسکے والدین بوڑھے ہوئے پھر اُنہوں نے اُسکو جنت میں داخل نہیں کیا۔ کہا عبدالرحمن نے اور میں گمان کرتا ہوں کہا اُنہے یا ایک ان دونوں کا۔ اور اس باب میں روایت ہے جابر اور انس سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے۔ اور ربعی بن ابراہیم وہ بھائی اسمٰعیل بن ابراہیم کا ہے اور وہ ثقہ ہے اور وہ ابن علیہ ہے اور مروی ہے بعض عالموں سے کہ کہا اُنہوں نے اگر کوئی شخص مجلس میں ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے تو جب تک وہ مجلس میں رہے اسکے لیے وہی کافی ہوگا **حدیث** کی ہمسے یحیی بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عامر عقدی نے سلیمان بن بلال سے اُنہوں نے عمارہ بن غزیہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حسین بن علی بن ابی طالب سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخیل وہ شخص ہے کہ جسکے پاس میرا ذکر کیا جاوے پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب حدیث** کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن حفص بن غیاث نے کہا حدیث کی مجھسے میرے باپ نے حسن بن عبیداللہ سے اُنہوں نے عطاء بن سائب سے اُنہوں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلعم کہا کرتے تھے اللھم آخر تک یعنی اے اللہ میرے دل کو سرد کر برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی سے اے اللہ میرے دل کو گناہوں سے صاف کر جیسا کہ کپڑا سفید میل سے صاف کیا جاتا ہے

سلہ یعنی ایسے کہ جیسے مستحق جنت کے ہو جاتا ہے جو خدمت کرتا ہے والدین کی وہ شخص ایسا بدنصیب ہے کہ والدین کی خدمت جنت کے حصول کا سبب تھی اس سبب سعادت میں اس نے غفلت کی ... تو اسلیے اُسکو ذلت نسبت کیا گیا۔

هذا حديث حسن صحيح غريب **باب** حدثنا الحسن بن عرفة نا يزيد بن هارون عن عبد الرحمن بن ابي بكر القرشي عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فتح له منكم باب الدعاء فتحت له ابواب الرحمة وما سئل الله شيئا يعني احب اليه من ان يسأل العافية وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدعاء ينفع مما نزل ومما لم ينزل فعليكم عباد الله بالدعاء هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الرحمن بن ابي بكر القرشي وهو المليكي وهو ضعيف في الحديث قد تكلم فيه بعض اهل الحديث من قبل حفظه وقد روى اسرائيل هذا الحديث عن عبد الرحمن بن ابي بكر عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما سئل الله شيئا احب اليه من العافية حدثنا بذلك القاسم بن دينار الكوفي نا اسحق بن منصور الكوفي عن اسرائيل بهذا **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو النضر نا بكر بن خنيس عن محمد القرشي عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن بلال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم وان قيام الليل قربة الى الله ومنهاة عن الاثم وتكفير للسيئات ومطردة للداء عن الجسد هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث بلال الا من هذا الوجه ولا يصح من قبل اسناده وسمعت محمد بن اسمعيل يقول محمد القرشي هو محمد بن سعيد الشامي هو ابن ابي قيس وهو محمد بن حسان وقد ترك حديثه وقد روى هذا الحديث معوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** بذلك محمد بن اسمعيل نا عبد الله بن صالح حدثني معوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن ابي ادريس الخولاني عن ابي امامة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال عليكم بقيام الليل فانه داب الصالحين قبلكم وهو قربة الى ربكم

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب - حدیث** کی ہم سے حسن بن عرفہ نے کہا حدیث کی مجھ سے یزید بن ہارون نے عبدالرحمن بن ابی بکر قرشی سے اُنہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنہوں نے نافع سے کہ ابن عمر سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے لیے تم میں سے دعا کا دروازہ کھولا جاوے تو اُسکے لیے دروازے رحمت کے کھولے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالے کو کوئی چیز عافیت کا سوال کرنے سے زیادہ پسند نہیں ہے۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا نفع دیتی ہے اس مصیبت سے کہ نازل ہوئی ہے یا نازل نہیں ہوئی ہو سو اے اللہ کے بندو دعا کو لازم پکڑو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبدالرحمن بن ابی بکر قرشی سے اور وہ ملیکی ہے اور حدیث میں ضعیف ہے۔ اور بعض محدثین نے اُنکے حق میں حافظہ کی جہت سے کلام کیا ہے اور روایت کیا ہے اسرائیل نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی بکر سے اُنہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالے کو کسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو اسکو وہ عافیت سے زیادہ پسند ہو حدیث کی ہم سے ساتھ اُسکے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور کوفی نے اسرائیل سے ساتھ اُسکے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابوالنضر نے کہا حدیث کی ہم سے بکر بن خنیس نے محمد قرشی سے اُنہوں نے ربیعہ بن یزید سے اُنہوں نے ابی ادریس خولانی سے اُنہوں نے بلال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو کھڑا ہونا رات کا کیونکہ یہ صالحین کا طریق ہے جو تم سے پہلے ہوئے ہیں۔ اور کھڑا ہونا رات کا اللہ تعالے کی طرف قریب کرتا ہے اور گناہ سے بند رکھتا ہے اور برائیوں کو دور کرتا ہے اور جسم کی بیماری کو دفع کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق بلال سے مگر اسی وجہ سے اور اس اسناد سے **صحیح** نہیں ہے۔ اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہ کہتا محمد قرشی وہ محمد بن سعید شامی ہے اور وہ ابی قیس کا بیٹا ہے اور وہ محمد بن حسان ہے اور اُسکی حدیث ترک کی گئی ہے۔ اور روایت کیا ہے اس **حدیث** کو معاویہ بن صالح نے ربیعہ بن یزید سے اُنہوں نے ابی ادریس خولانی سے اُنہوں نے ابی امامہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے ساتھ اُسکے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن صالح نے کہا حدیث کی مجھ سے معاویہ بن صالح نے ربیعہ بن یزید سے اُنہوں نے ابی ادریس خولانی سے اُنہوں نے ابی امامہ سے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لازم پکڑو رات کا کھڑا ہونا کیونکہ یہ طریق صالحین کا ہے جو تم سے پہلے ہوئے ہیں اور یہ اللہ تعالے کی طرف نزدیک کرتا ہے

سلہ یہ ذکر اس حدیث کی باب الدعوات میں یہ ہے کہ اس کا ہے کہ نوافل رات کو عبادت کی بات ہے کہ جو دعا عمدہ گزاری اسپے اُ یہ وقت اجابت کا ہے

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير كانت له عدل اربع رقاب من ولد اسمعيل وقد روي هذا الحديث عن ابي ايوب موقوفا **باب حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا هاشم هو ابن سعيد الكوفي نا كنانة مولى صفية قال سمعت صفية تقول دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يدي اربعة الاف نواة اسبح بها قال لقد سبحت بهذه الا اعلمك باكثر مما سبحت به فقلت بلى علمني فقال قولي سبحان الله عدد خلقه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث صفية الا من هذا الوجه من حديث هاشم بن سعيد الكوفي وليس اسناده بمعروف وفي الباب عن ابن عباس **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر عن شعبة عن محمد بن عبد الرحمن قال سمعت كريبا يحدث عن ابن عباس عن جويرية بنت الحارث ان النبي صلى الله عليه وسلم مر عليها وهي في مسجد ثم مر النبي صلى الله عليه وسلم بها قريبا من نصف النهار فقال لها ما زلت على حالك قالت نعم فقال الا اعلمك كلمات تقولينها سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد كلماته هذا حديث حسن صحيح ومحمد بن عبد الرحمن هو مولى آل طلحة وهو شيخ مديني ثقة وقد روى عنه المسعودي والثوري هذا الحديث **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابن ابي عدي قال انا جعفر بن ميمون صاحب الانماط عن ابي عثمان النهدي عن سلمان الفارسي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله حيي كريم يستحيي اذا رفع الرجل اليه يديه ان يردهما صفرا خائبتين هذا حديث حسن غريب وروى بعضهم ولم يرفعه **حدثنا** محمد بن بشار نا صفوان بن عيسى

لا الٰہ الا اللہ آخر تک یعنی نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے جو اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کے واسطے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اسکے لیے چار غلام حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے آزاد کرنے کے برابر اجر ملتا ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ابی ایوب سے موقوفاً **باب**

حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہم سے ہاشم بن سعید کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے کنانہ مولیٰ صفیہ نے کہا سنا میں نے صفیہ سے کہتی تھیں کہ پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اس حالت میں کہ میرے آگے چار ہزار گٹھلی تھی میں انکے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی فرمایا آپ نے انکے ساتھ تو نے تسبیح پڑھی ہے کیا میں تجھے نہ بتلاؤں کہ جسکے ساتھ تو بہت تسبیح پڑھ سکے میں نے کہا کیوں نہیں آپ مجھے سکھلائیے پس فرمایا آپ نے کہ سبحان اللہ آخر تک یعنی تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر پیدائش اُسکے کی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو سوائے اس طریق صفیہ کے جو ہاشم بن سعید کوفی سے ہے اور اسناد اسکی معروف نہیں ہے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے اُنھے محمد بن عبد الرحمن سے کہا اُنھے سنا میں نے کریب سے کہ حدیث کرتا تھا ابن عباس سے اُنھے روایت کی جویریہ بنت حارث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے اس حالت میں کہ میں مسجد میں تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریب آدھے دن یعنی بارہ بجے کے میرے پاس سے گذرے پس فرمایا آپ نے اتنی دیر تک تو اسی حالت پر رہی تو کہا میں نے ہاں فرمایا آپ نے کیا میں تجھے ایسے کلمے نہ سکھلاؤں جو انکو تو کہا کرے سبحان اللہ آخر تک یعنی تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر پیدائش اسکی کے (تین بار) تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی موافق خواہش ذات اسکی کے (تین بار) تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر وزن عرش اُسکے کے (تین بار) تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی مثل کلمات اُسکے کے (تین بار) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور محمد بن عبد الرحمن وہ غلام آل طلحہ کا ہے اور یہ شیخ مدنی ثقہ ہیں اور روایت کی ہے اس سے یہ حدیث مسعودی اور ثوری نے **باب حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے کہا خبر دی ہم کو جعفر بن میمون نے جو صاحب ہیں انماط کے ابی عثمان نہدی سے انھے سلمان فارسی سے اُنھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ حیادار کریم ہے حیا کرتا ہے اس سے کہ جب کوئی آدمی اسکی طرف ہاتھ اٹھائے تو انکو خالی محروم رد کرے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کیا ہے بعض نے اور اسکو مرفوع نہیں کیا

حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے

لہ یعنی مثل ہو اسکی کہ جتنے کلمات ہیں اس کے [illegible] ہوں سب اسکو مداد [illegible] یہ مراد اشتقاق کی [illegible]

نا محمد بن عجلان عن القعقاع عن ابی صالح عن ابی هريرة ان رجلا كان يدعو باصبعيه فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم
احد احد هذا حديث حسن غريب ومعنی هذا الحديث اذا اشار الرجل باصبعيه فی الدعاء عند الشهادة ولا يشير الا باصبع
واحدة **احاديث شتی** من ابواب الدعوات **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا زهير وهو ابن محمد عن عبد الله
بن محمد بن عقيل ان معاذ بن رفاعة اخبره عن ابيه قال قام ابوبكر الصديق علی المنبر ثم بكی فقال قام رسول الله صلی الله
عليه وسلم عام الاول علی المنبر ثم بكی فقال سلوا الله العفو والعافية فان احدا لم يعط بعد اليقين خيرا من العافية
وهذا حديث حسن غريب من هذا الوجه عن ابی بكر **حدثنا** حسين بن يزيد الكوفی نا ابو يحيی الحمانی نا عثمن بن واقد عن
ابی نصيرة عن مولی لابی بكر عن ابی بكر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ما اصر من استغفر ولو فعله فی اليوم سبعين مرة
وهذا حديث غريب انما نعرفه من حديث ابی نصيرة وليس اسناده بالقوی **حدثنا** يحيی بن موسی وسفيان بن وكيع
المعنی واحد قالا نا يزيد بن هارون نا الاصبغ بن زيد نا ابو العلاء عن ابی امامة قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال
الحمد لله الذی كسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حياتی ثم قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من لبس
ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذی كسانی ما اواری به عورتی واتجمل به فی حياتی ثم عمد الی الثوب الذی اخلق فتصدق به
كان فی كنف الله وفی حفظ الله وفی ستر الله حيا وميتا هذا حديث غريب وقد رواه يحيی بن ايوب عن عبيد الله بن زحر
عن علی بن يزيد عن القاسم عن ابی امامة **حدثنا** احمد بن الحسن نا عبد الله بن نافع الصائغ قراءة عليه عن حماد بن
ابی حميد عن زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب ان النبی صلی الله عليه وسلم بعث بعثا قبل نجد

کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عجلان نے قعقاع سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ ایک مرد دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتا تھا پس فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کر ایک کر یہ حدیث حسن غریب ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ کوئی جو شہادت کے وقت دعا میں دو انگلیوں سے اشارہ
کرنے لگے تو اشارہ کرے ایک انگلی سے **احادیث مختلف** ابواب دعوات سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر
عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے زہیر بن محمد نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے یہ کہ معاذ بن رفاعہ نے انکو خبر دی اپنے باپ سے کہ حضرت ابوبکر صدیق منبر
پر کھڑے ہوئے پھر روئے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال منبر پر کھڑے ہوئے پھر روئے اور فرمایا اللہ تعالی سے معافی اور عافیت کا
سوال کرو کیونکہ کوئی شخص ایمان کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں دیا گیا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے یعنی ابی بکر سے **باب حدیث** کی
ہم سے حسین بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو یحیی حمانی نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن واقد نے ابی نصیرہ سے انہوں نے ابی بکر کے غلام سے انہوں نے ابی بکر صدیق
سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اصرار کیا جس نے بخشش مانگی اگرچہ اس نے اسکو ایک دن میں ستر مرتبہ کیا یہ حدیث غریب ہے ہم فقط اسکو طریق
ابی نصیرہ سے ہی پہچانتے ہیں اور سند اسکی قوی نہیں **حدیث** کی ہم سے یحیی بن موسی اور سفیان بن وکیع نے معنی دونوں کے واحد ہیں کہا دونوں نے
حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو اصبغ بن زید نے کہا حدیث کی ہم سے ابو العلاء نے ابی امامہ سے کہا انہوں نے حضرت عمر بن خطاب نے کپڑا نیا
پہنا اور کہا الحمد للہ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے ہے جس نے وہ چیز پہنائی کہ جس کے ساتھ میں نے اپنی ستر گاہ کو ڈھانپا اور اپنی زندگی میں اسکے ساتھ تجمل بنایا پھر
کہا حضرت عمر نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے جو کوئی نیا کپڑا پہنے اور کہے الحمد للہ الخ یعنی سب حمد واسطے اللہ کے
ہے جس نے وہ چیز پہنائی کہ جس کے ساتھ میں نے اپنی ستر گاہ ڈھانپی ہے اور زندگی میں اسکے ساتھ تجمل بنایا ہے پھر پرانے کپڑے کا صدقہ کرے تو وہ شخص اللہ
کی پناہ اور اللہ کی حفاظت اور اللہ کی ستر میں ہوگا حالت زندگی اور مرگ میں۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا اسکو یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے انہوں نے
علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابی امامہ سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن نافع صائغ نے پڑھا
ہم نے اوپر حماد بن ابی حمید کے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا۔

[illegible]

فغنموا غنائم كثيرة واسرعوا الرجعة فقال رجل ممن لم يخرج ما رأينا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنيمة من هذا البعث فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على قوم افضل غنيمة واسرع رجعة قوم شهدوا صلوة الصبح ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنيمة هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وحماد بن ابي حميد هو محمد بن ابي حميد وهو ابو ابراهيم الانصاري المدني وهو ضعيف في الحديث **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي عن سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن سالم عن ابن عمر عن عمر انه استاذن النبي صلى الله عليه وسلم في العمرة فقال اي اخي اشركنا في دعائك ولا تنسنا هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** عبد الله بن عبد الرحمن نا يحيى بن حسان نا ابو معاوية عن عبد الرحمن بن اسحق عن سيار عن ابي وائل عن علي ان مكاتبا جاءه فقال اني قد عجزت عن كتابتي فاعني قال الا اعلمك كلمات علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صير دينا اداه الله عنك قال قل اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن المثنى نا محمد بن جعفر نا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة عن علي قال كنت شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول اللهم ان كان اجلي قد حضر فارحني وان كان متاخرا فارفغني وان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال فاعاد عليه ما قال قال فضربه برجله وقال اللهم عافه او اشفه شعبة الشاك قال فما اشتكيت وجعي بعد هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سفيان بن وكيع نا يحيى بن ادم عن اسرائيل عن ابي اسحق عن الحارث عن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا عاد مريضا قال

اور انھوں نے بہت غنیمت لی اور جلدی واپس آئے پس ایک مرد نے کہا جو اُنکے ساتھ نہیں گیا تھا کہ نہیں دیکھا ہم نے کوئی لشکر جلدی واپس ہونیوالا اور افضل غنیمت والا زیادہ اس لشکر سے سو یہ دیکھ کر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تمکو وہ قوم نہ بتاؤں جو عمدہ غنیمت والی ہے اور جلدی واپس ہونیوالی ہے۔ وہ قوم ہے جو نماز صبح کو حاضر ہوئے پھر بیٹھکر اللہ کا ذکر کرتی رہے یہانتک کہ آفتاب نکلا ہیں یہ لوگ بہت جلد میں واپس ہونے ہیں اور افضل ہیں غنیمت میں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہیں اور وہ ابو ابراہیم انصاری مدنی کا والد ہے اور وہ حدیث میں ضعیف ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے سفیان سے اُنھوں نے عاصم بن عبید اللہ سے اُنھوں نے سالم سے اُنھوں نے ابن عمر سے اُنھوں نے حضرت عمر سے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کیلیے اذن مانگا پس فرمایا آپ نے اے بھائی ہمکو بھی اپنی دعا میں شریک کر اور ہمکو بھلا یو نہیں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو یحیی بن حسان نے کہا خبر دی ہمکو ابو معاویہ نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُنھوں نے سیار سے اُنھوں نے ابی وائل سے اُنھوں نے حضرت علی سے کہ ایک مکاتب[1] آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں اپنی کتابت سے عاجز ہو گیا ہوں آپ میری مدد کیجیے فرمایا حضرت علی نے کیا میں تجھے وہ کلمے نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے ہیں اگر تیرے ذمے صبر (نام پہاڑ) پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو اسکو بھی اللہ تعالے تیرے ذمے سے ادا کروا دیگا فرمایا حضرت علی نے کہ اَللّٰہم سے یعنی اے اللہ کفایت کر مجھے ساتھ اپنے حلالوں کے اپنے حراموں سے اور اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے بے پروا کر۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے عمرو بن مرہ سے اُنھوں نے عبد اللہ بن سلمہ سے اُنھوں نے حضرت علی سے کہا انھوں نے میں بیمار تھا اور میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اُس حالت میں کہ میں یہ کہتا تھا اللّٰہم یعنی اے اللہ اگر میری موت پہونچ گئی ہو تو مجھے خوش کر اور اگر نہیں پہونچی تو میرے عیش کو وسعت دے اور اگر مصیبت ہو تو مجھے صبر دے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے اسطرح کہا کہا راوی نے پھر حضرت علی نے اپنی بات کا اعادہ کیا کہا راوی نے پھر آنحضرت نے علی کو اپنے پاؤں مبارک سے مارا اور کہا اے اللہ تو اسکو عافیت دے یا شفا دے یہ شک شعبہ کو ہے کہا حضرت علی نے پھر اُسکے بعد میں کبھی بیمار نہیں ہوا یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن آدم نے اسرائیل سے اُنھوں نے ابی اسحاق سے اُنھوں نے حارث سے اُنھوں نے علی سے کہا اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو کہتے

[1] مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جسکو مالک کہدے کہ اسقدر روپیہ دیکر تو آزاد ہے تو اس روپیہ کو بدل کتابت اور غلام کو مکاتب کہتے ہیں۔

اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما هذا حديث حسن حدثنا
احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا حماد بن سلمة عن هشام بن عمرو الفزاري عن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام عن علي بن ابي طالب
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول في وتره اللهم اني اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بمعافاتك من عقوبتك
واعوذ بك منك لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك وهذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه
من حديث حماد بن سلمة حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا زكريا بن عدي نا عبيد الله هو ابن عمرو عن عبد الملك
بن عمير عن مصعب بن سعد وعمرو بن ميمون قالا كان سعد يعلم بنيه هؤلاء الكلمات كما يعلم المكتب الغلمان ويقول ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتعوذ بهن دبر الصلوة اللهم اني اعوذ بك من الجبن واعوذ بك من البخل واعوذ بك
من ارذل العمر واعوذ بك من فتنة الدنيا وعذاب القبر قال عبد الله ابو اسحق الهمداني يضطرب في هذا الحديث يقول عن
عمرو بن ميمون عن عمر ويقول عن غيره ويضطرب فيه وهذا حديث حسن صحيح من هذا الوجه حدثنا احمد بن الحسن نا
اصبغ بن الفرج اخبرني عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث انه اخبره عن سعيد بن ابي هلال عن خزيمة عن عائشة
بنت سعد بن ابي وقاص عن ابيها انه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على امرأة وبين يديها نوى او قال حصاة تسبح بها
فقال الا اخبرك بما هو ايسر عليك من هذا او افضل سبحان الله عدد ما خلق في السماء وسبحان الله عدد ما خلق
في الارض وسبحان الله عدد ما بين ذلك وسبحان الله عدد ما هو خالق والله اكبر مثل ذلك والحمد لله مثل ذلك
ولا حول ولا قوة الا بالله مثل ذلك هذا حديث حسن غريب من حديث سعد حدثنا سفيان بن وكيع نا

بیماری کو دور کر اے سب آدمیوں کے رب شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے سوا تیرے اور کسی کی شفا نہیں ہے ایسی شفا دے کہ بیماری کو
نہ چھوڑے یہ حدیث حسن ہے حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن سلمہ نے
ہشام بن عمرو فزاری سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز وتر میں یوں دعا
کرتے تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ میں تیری رضا کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں غصے تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ معافی تیری کے
عذاب تیرے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے میں تیری ثنا شمار نہیں کر سکتا جیسا کہ تو نے خود اپنے نفس پر ثنا کی ہے۔ اور یہ حدیث
حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حماد بن سلمہ سے حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے ہم کو خبر دی ہم کو زکریا بن عدی
نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن عمرو نے عبد الملک بن عمیر سے اُنہوں نے مصعب بن سعد اور عمرو بن میمون سے کہا دونوں نے سعد
اپنے بیٹوں کو یہ کلمے سکھلا دیتا تھا جیسا کہ معلم لڑکوں کو سکھلاتا ہے اور کہتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے اُنکے ساتھ پناہ مانگا کرتے
تھے اللھم الخ یعنے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بری عمر سے
اور تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے کہا ابو عبد اللہ نے ابو اسحاق ہمدانی اس حدیث میں اضطراب کرتا
ہے کبھی تو بواسطہ عمرو بن میمون کے عمر سے روایت کرتا ہے اور کبھی اُنکے غیر سے روایت کرتا ہے اور یہیں اضطراب کرتا ہے۔ اور یہ حدیث
حسن صحیح ہے اس طریق سے حدیث کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہم سے اصبغ بن فرج نے کہا خبر دی مجھے عبد اللہ بن وہب
نے عمرو بن حارث سے کہ اُنہوں نے اُنکو خبر دی ہے سعید بن ابی ہلال سے اُنہوں نے خزیمہ سے اُنہوں نے عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص سے اُنہوں نے
اپنے باپ سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت پر داخل ہوئے اس حالت میں کہ اُسکے آگے گٹھلیاں تھیں یا کنکر
تھے وہ اُنکے ساتھ تسبیح پڑھ رہی تھی پس فرمایا آپ نے کیا میں تجھے اُسکی خبر دوں جو تجھ پر اس سے آسان ہے یا افضل ہے (شک راوی)
سبحان اللہ تو کہے تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر اسکے کہ اُسنے آسمان میں پیدا کیا ہے اور تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر اسکے کہ اُسنے
زمین میں پیدا کیا ہے اور تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر اسکے جو اسکے درمیان ہے اور تسبیح کرتی ہوں میں اللہ کی برابر اس چیز کے کہ
وہ اسکا پیدا کرنیوالا ہے اور اللہ اکبر مثل اسکے اور الحمد للہ بھی مثل اسکے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ بھی مثل اسکے - یہ حدیث حسن غریب ہے طریق
سعد سے حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے

عبد الله بن نمير و زيد بن حباب عن موسى بن عبيدة عن محمد بن ثابت عن ابي حكيم مولى الزبير عن الزبير بن العوام
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ما من صباح يصبح العبد الا ومناد ينادي سبحوا الملك القدوس هذا حديث غريب
حدثنا احمد بن الحسن نا سليمان بن عبد الرحمن الدمشقي انا الوليد بن مسلم نا ابن جريج عن عطاء بن ابي رباح
وعكرمة مولى ابن عباس عن ابن عباس انه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه علي
بن ابي طالب فقال بابي انت وامي تفلت هذا القرآن من صدري فما اجدني اقدر عليه فقال له رسول الله صلى الله
عليه وسلم يا ابا الحسن افلا اعلمك كلمات ينفعك الله بهن وينفع بهن من علمته ويثبت ما تعلمت في صدرك قال
اجل يا رسول الله فعلمني قال اذا كان ليلة الجمعة فان استطعت ان تقوم في ثلث الليل الآخر فانها ساعة مشهودة
والدعاء فيها مستجاب وقد قال اخي يعقوب لبنيه سوف استغفر لكم ربي يقول حتى تأتي ليلة الجمعة فان لم
تستطع فقم في وسطها فان لم تستطع فقم في اولها فصل اربع ركعات تقرأ في الركعة الاولى بفاتحة الكتاب
وسورة يٰس وفي الركعة الثانية بفاتحة الكتاب وحٰم الدخان وفي الركعة الثالثة بفاتحة الكتاب والم تنزيل السجدة
وفي الركعة الرابعة بفاتحة الكتاب وتبارك المفصل فاذا فرغت من التشهد فاحمد الله واحسن الثناء على الله وصل
علي وحسن وعلى سائر النبيين واستغفر للمؤمنين والمؤمنات ولاخوانك الذين سبقوك بالايمان ثم
قل في آخر ذلك اللهم ارحمني بترك المعاصي ابدا ما ابقيتني وارحمني ان اتكلف ما لا يعنيني وارزقني حسن النظر
فيما يرضيك عني اللهم بديع السموات والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام اسألك يا الله يا رحمن

عبد اللہ بن نمیر اور زید بن حباب نے موسیٰ بن عبیدہ سے اُنہوں نے محمد بن ثابت سے اُنہوں نے ابی حکیم زبیر بن عوام کے غلام سے کہا اُنہوں نے زبیر
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی صبح بندے پر نہیں ہوتی ہے جس میں آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ بادشاہ پاک کی تسبیح پڑھو یہ حدیث غریب
ہے حدیث کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا خبر دی ہم کو سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے کہا خبر دی ہم کو ولید بن مسلم نے ابن جریج
سے اُنہوں نے عطاء بن ابی رباح اور عکرمہ ابن عباس کے غلام سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا کہ اس وقت میں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس حضرت علی بن ابی طالب آئے اور کہا میرے والدین آپ پر قربان ہوں یہ قرآن میرے
سینے میں ٹھہرتا نہیں ہے اور میں اپنے تئیں اسپر قادر ہونے کی قوت نہیں پاتا جب فرمایا اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے
ابا الحسن کیا میں سکھا دوں تجھے وہ کلمے کہ نفع دیوے اللہ تجھ کو ان سے اور نفع دیں وہ کلمے اُسکو جسکو تو سکھلا دے اور جو تو سیکھے گا
وہ تیرے سینے میں ثابت رہیگا کہا حضرت علی نے ہاں یا رسول اللہ مجھے آپ سکھلائیے فرمایا آپ نے جب جمعرات کی رات ہو اور سکے تو
رات کی تہائی میں کھڑے ہونے کی طاقت ہو کیونکہ وہ ساعت ایسی ہے کہ اُسمیں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اُسمیں قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی
یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا میں تمہارے لیے اپنے رب سے بخشش مانگوں گا کہتے تھے کہ جب جمعہ کی رات آویگی اور اگر
تو طاقت نہیں رکھتا تو اُس رات کے وسط میں کھڑا ہو اور اگر تو طاقت نہیں رکھتا تو اُس رات کے اول میں کھڑا ہو۔ اور چار رکعت پڑھ پہلی رکعت
میں فاتحۃ الکتاب اور سورۂ یٰس پڑھ اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور سورہ حٰم الدخان اور تیسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور الم تنزیل
السجدہ اور چوتھی رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور سورۂ تبارک المفصل سو جب تو تشہد سے فارغ ہو تو اللہ کی حمد کر اور اللہ کی اچھی طرح صفت
کر اور مجھ پر درود بھیج اور اچھی طرح بھیج اور تمام نبیوں پر اور مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لیے بخشش طلب کر اور اُن بھائیوں کے لیے جو
تجھ سے پہلے ایمان کے ساتھ گزر گئے ہیں پھر پیچھے اُسکے کہہ اللھم ارحمنی آخر تک یعنی اے اللہ ہمیشہ مجھ پر رحمت رکھ ساتھ ترک کرنے گناہوں کے
جب تک تو مجھے زندہ رکھے۔ اور رحمت کر مجھ پر میں بے فائدہ کاموں میں تکلف کروں اور نگاہ اچھی مجھے نصیب کر ان چیزوں میں کہ جو تجھے
مجھ سے پسند ہو۔ اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور صاحب ایسی عزت کے کہ نہیں حاصل
ہو سکتی سوال کرتا ہوں میں تجھ سے اے اللہ اے رحمن

[illegible]

اجلالك ونور وجهك ان تلزم قلبي حفظ كتابك كما علمتني وارزقني ان اتلوه على النحو الذي يرضيك عني اللهم بديع السموات
والارض ذا الجلال والاكرام والعزة التي لا ترام اسألك يا الله يا رحمن بجلالك ونور وجهك ان تنور بكتابك بصري وان تطلق به
لساني وان تفرج به عن قلبي وان تشرح به صدري وان تغسل به بدني فانه لا يعينني على الحق غيرك ولا يؤتيه الا انت ولا حول
ولا قوة الا بالله العلي العظيم يا ابا الحسن تفعل ذلك ثلث جمع او خمسا او سبعا تجب باذن الله والذي بعثني بالحق ما اخطأ مؤمن
قط قال ابن عباس فوالله ما لبث علي الا خمسا او سبعا حتى جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم في مثل ذلك المجلس فقال يا رسول الله
اني كنت فيما خلا لا آخذ الا اربع آيات ونحوهن فاذا قرأتهن على نفسي تفلتن وانا اتعلم اليوم اربعين آية ونحوها
واذا قرأتها على نفسي فكانما كتاب الله بين عيني ولقد كنت اسمع الحديث فاذا رددته تفلت وانا اليوم اسمع الاحاديث
فاذا تحدثت بها لم اخرم منها حرفا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك مؤمن ورب الكعبة يا ابا الحسن
هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث الوليد بن مسلم **حدثنا** بشر بن معاذ العقدي البصري نا
حماد بن واقد عن اسرائيل عن ابي اسحق عن ابي الاحوص عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
سلوا الله من فضله فان الله يحب ان يسأل وافضل العبادة انتظار الفرج هكذا روى حماد بن واقد هذا الحديث وحماد بن
واقد ليس بالحافظ وروى ابو نعيم هذا الحديث عن اسرائيل عن حكيم بن جبير عن رجل عن النبي صلى الله عليه وسلم
وحديث ابي نعيم اشبه ان يكون اصح **حدثنا** احمد بن منيع نا ابو معوية نا عاصم الاحول عن ابي عثمن عن زيد

بوساطت تیرے جلال کے اور نور تیرے منہ کے یہ کہ میرے دل کو اپنی کتاب کا یاد رکھنا لازم کر جیسا کہ تو نے مجھے سکھائی ہے اور مجھے نصیب کر اسکا پڑھنا اس
طرح پر کہ جس طرح تجھ کو پسند ہے اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے صاحب بزرگی اور بخشش کے اور ایسی عزت کے کہ حاصل
نہیں ہو سکتی سوال کرتا ہوں میں تجھ سے اے اللہ اے رحمٰن بوساطت تیری جلال کے اور نور تیرے منہ کے یہ کہ میری نظر کو اپنی کتاب سے روشن کر اور
اسکے ساتھ میری زبان کو کھول اور میرے دل کو غم سے خوش کر اور میرے سینے کو اس سے فراخ کر اور میرے بدن کو اسکے سبب دھو کیونکہ سوا
تیرے کوئی حق پر میری مدد نہیں کرتا اور سوا تیرے کوئی اسکو نہیں دیتا اور نہیں حرکت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ کے جو بلند غالب ہے اے ابا الحسن یہ عمل
تین یا پانچ یا سات جمعرات کر تیری دعا اسکے حکم سے قبول ہو جاویگی اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ یہ دعا مومن سے کبھی خطا
نہیں جاتی کہا ابن عباس نے پس قسم ہے اللہ کی کہ حضرت علی پانچ یا سات جمعرات ہی ٹھہرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ویسی ہی مجلس
میں آئے اور کہا یا رسول اللہ میں پہلے اس سے چار آیتیں یا قریب اسکے ہی پڑھتا تھا اور جب میں انکو اپنے دل میں پڑھتا تو وہ بھول جاتیں -
اور میں آج کے دن چالیس یا قریب اسکے سیکھتا ہوں اور جب میں انکو اپنے دل میں پڑھتا ہوں تو گویا میرے سامنے کتاب اللہ رکھی
ہوئی ہے - اور پہلے میں حدیث سنتا تھا اور جب میں اسکو دہراتا تو وہ بھول جاتی اور میں آج کے دن کئی حدیثیں سنتا ہوں پھر جب میں
انکو بیان کرتا ہوں تو کوئی حرف بھی ان سے نہیں چھوٹتا پس فرمایا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابا الحسن تو مومن ہے قسم ہے رب
کعبہ کی - یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ولید بن مسلم سے **حدیث** کی ہم سے بشر بن معاذ عقدی بصری نے کہا حدیث
کی ہم سے حماد بن واقد نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی الاحوص سے انہوں نے عبداللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ تعالیٰ سے اسکے فضل کا سوال کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور سب سے افضل عبادت کشادگی
کی انتظاری رکھنا ہے ایسا ہی حماد بن واقد نے **اس** حدیث کو روایت کیا ہے - اور حماد بن واقد حافظ نہیں ہے اور روایت کی ہے ابو نعیم نے
اس حدیث کو اسرائیل سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی نعیم کی صحیح ہونے
میں زیادہ مشابہ ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے کہا حدیث کی ہم سے عاصم احول نے ابی عثمان سے انہوں نے زید

ف یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible]

بن ارقم قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك من الكسل والهرم والبخل وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه كان يتعوذ من الهم وعذاب القبر وهذا حديث حسن صحيح حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا محمد بن يوسف عن ابن ثوبان
عن ابيه عن مكحول عن جبير بن نفير ان عبادة بن الصامت حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما على الارض مسلم
يدعو الله تعالى بدعوة الا اتاه الله اياها او صرف عنه من السوء مثلها ما لم يدع باثم او قطيعة رحم فقال رجل من القوم اذا نكثر
قال الله اكثر وهذا حديث حسن غريب صحيح من هذا الوجه وابن ثوبان هو عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان العابد الشامي
باب حدثنا سفيان بن وكيع نا جرير عن منصور عن سعد بن عبيدة قال ثني البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا
اخذت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم اضطجع على شقك الايمن ثم قل اللهم اسلمت نفسي اليك وفوضت امري اليك
والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك آمنت بكتابك الذي انزلت ونبيك الذي ارسلت
فان مت في ليلتك مت على الفطرة قال فرددتهن لاستذكره فقلت آمنت برسولك الذي ارسلت فقال قل آمنت بنبيك
الذي ارسلت وهذا حديث حسن صحيح قد روي من غير وجه عن البراء ولا نعلم في شيء من الروايات ذكر الوضوء الا في
هذا الحديث حدثنا عبد بن حميد نا محمد بن اسمعيل بن ابي فديك نا ابن ابي ذئب عن ابي سعيد البراد عن معاذ بن
عبد الله بن خبيب عن ابيه قال خرجنا في ليلة مطيرة وظلمة شديدة نطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلي لنا قال فادركته فقال قل فلم اقل شيئا ثم قال قل فلم اقل شيئا قال قل فقلت ما اقول قال قل قل هو الله احد
والمعوذتين حين تمسي وتصبح ثلاث مرات تكفيك من كل شيء هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وابو سعيد البراد هو سعيد

بن ارقم سے کہا اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللھم الخ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی اور عاجزی اور بخیلی سے
اور اسی اسناد سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ آنحضرت پناہ چاہتے اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے اور یہ حدیث حسن صحیح
ہے حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا خبر دی ہمکو محمد بن یوسف نے ابن ثوبان سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے مکحول
سے اُنہوں نے جبیر بن نفیر سے یہ کہ عبادہ بن صامت نے اُنکو حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان زمین پر ہے
اللہ تعالے سے کوئی دعا مانگے تو اللہ تعالے اُسکو وہی دیتا ہے یا اس سے برائی اُسکے برابر دور کر دیتا ہے جبتک گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے
پس کہا ایک مرد نے قوم سے تب تو ہم بہت مانگیں گے فرمایا آپ نے اللہ تعالے اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب
صحیح ہے اس وجہ سے اور ابن ثوبان وہ عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی ہے **باب** حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا
حدیث کی ہمسے جریر نے منصور سے اُنہوں نے سعد بن عبیدہ سے کہا حدیث کی مجھے براء نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے کے
تو وضو کر مثل اس وضو کے جو نماز کے لیے ہوتا ہے پھر اپنی داہنی کروٹ پر لیٹ پھر کہہ اللھم اسلمت الخ یعنی اے اللہ میں نے اپنی جان تجھکو
سونپی اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھسے نہ کوئی بچانے کی جگہ ہے اور
نہ بچاؤ کا کوئی مکان ہے مگر تیرے ہی طرف اے اللہ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اُتاری ہے اور تیرے نبی پر ایمان لایا جسکو تو نے بھیجا
ہے پس اگر تو اس رات میں مرا تو اسلام پر مریگا کہا راوی نے پھر میں نے اُسکو یاد کرنے کیلیے دوہرایا اور کہا ایمان لایا میں رسول پر تیرے
جسکو تو نے بھیجا ہے پس فرمایا آپ نے کہہ ایمان لایا میں ساتھ نبی تیرے کے جسکو تو نے بھیجا ہے۔ اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی وجہ سے
براء سے مروی ہے اور ہم سواے اس حدیث کے اور کسی روایت میں وضو کا ذکر نہیں پاتے **حدیث** کی ہمسے عبد بن حمید نے کہا حدیث
کی ہمسے محمد بن اسمعیل بن ابی فدیک نے کہا حدیث کی ہمسے ابن ابی ذئب نے ابی سعید براد سے اُنہوں نے معاذ بن عبد اللہ بن خبیب سے
اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے ہم ایک رات بارش اور سخت اندھیرے والی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھانے کیلیے طلب
کرتے ہوے نکلے کہا اُنہوں نے سو میں نے آپکو پالیا پس فرمایا آپ نے کہو میں نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے مجھے فرمایا کہو پھر میں نے کچھ نہ کہا فرمایا
آپ نے کہو میں نے کہا میں کیا کہوں فرمایا آپ نے کہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین تین بار صبح کے وقت اور شام کے وقت تمام چیزوں
سے تجھے کافی ہونگے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے اور ابو سعید براد وہ اسید

بن ابی اسید حدثنا ابو موسیٰ محمد بن المثنی نا محمد بن جعفر نا شعبة عن یزید بن خمیر عن عبد اللہ بن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقال فقربنا الیہ طعاما فاکل منہ ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی باصبعیہ جمع السبابة والوسطی قال شعبة وھو ظنی فیہ ان شاء اللہ والقی النوی بین اصبعین ثم اتی بشراب فشربہ ثم ناولہ الذی عن یمینہ قال فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع لنا فقال اللھم بارک لھم فیما رزقتھم واغفر لھم وارحمھم ھذا حدیث حسن صحیح حدثنا محمد بن اسمعیل نا موسی بن اسمعیل نا حفص بن عمر الشنی نی ابی عمر بن مرة قال سمعت بلال بن یسار بن زید نی ابی عن جدی سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان فر من الزحف ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ حدثنا محمود بن غیلان نا عثمان بن عمر نا شعبة عن ابی جعفر عن عمارة بن خزیمة بن ثابت عن عثمان بن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی قال ان شئت دعوت وان شئت صبرت فھو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ ویدعو بھذا الدعاء اللھم انی اسألک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمة انی توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی ھذا حدیث حسن صحیح غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ من حدیث ابی جعفر وھو غیر الخطمی حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن انا اسحٰق بن موسیٰ نی معن نی معٰویة بن صالح عن ضمرة بن حبیب قال سمعت ابا امامة یقول نی عمرو بن عبسة انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الاخر

ابن ابی اسید یہ حدیث کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے یزید بن خمیر سے انہوں نے عبد اللہ بن بسر سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پر نازل ہوئے سو ہم نے آپ کے آگے کھانا حاضر کیا پس آپ نے اس سے کھایا پھر آپ کے پاس کھجوریں لائی گئیں سو آپ انکو کھاتے تھے اور گٹھلیاں دو انگلیوں کے ساتھ ڈالتے تھے یعنی سبابہ اور وسطیٰ کو جمع کرتے تھے۔ کہا شعبہ نے اور میرا گمان ان شاء اللہ یہی ہے کہ اور ڈالتے تھے گٹھلیوں کو درمیان دو انگلیوں کے پھر آپ کے پاس پانی حاضر کیا گیا تو آپ نے اسکو پیا پھر اس شخص کو جو آپکی داہنی جانب تھا دیا کہا اُنہے پھر کہا میرے باپ نے اس حالت میں کہ اُنہوں نے آپکی سواری کی لگام پکڑے ہوئی تھی کہ ہمارے حق میں دعا کیجیے پس فرمایا آپ نے اے اللہ اُنکے لیے برکت دے اسمیں کہ تو نے انکو دیا ہے اور اُنکو بخشش کر اور انپر رحمت کر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن عمر شنی نے کہا حدیث کی مجھے ابی عمر بن مرہ نے کہا سنا میں نے بلال بن یسار بن زید سے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے دادا میرے سے کہ سنا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس نے کہا استغفر اللہ الخ یعنی بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے کہ جسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں جو زندہ قائم رکھنے والا ہے اور رجوع کرتا ہوں میں اسکی طرف تو اللہ تعالیٰ اسکو بخشدیتا ہے اگرچہ لشکر سے بھاگا ہو یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے ابی جعفر سے انہوں نے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے انہوں نے عثمان بن حنیف سے یہ کہ ایک مرد نابینا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ مجھے آرام دے فرمایا آپ نے اگر تیری مرضی ہو تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر تو صبر کرنا چاہتا ہے تو تیرے لیے بہتر ہے کہا اُس نے سو آپ دعا کیجیے کہا راوی نے پس آپ نے اسکو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور اس دعا سے دعا کرے اللھم انی اسألک الخ یعنی اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے جو نبی رحمت کا ہیں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں میں نبی کے ساتھ اپنے رب کی طرف اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت تو پوری کرے اے اللہ پس انکی میرے حق میں شفاعت قبول کر۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ابی جعفر سے اور یہ غیر خطمی ہیں۔ حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے خبر دی ہمکو اسحاق بن موسیٰ نے کہا حدیث کی مجھے معن نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہ کہتا حدیث کی مجھے عمرو بن عبسہ نے کہ سنا اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں رب زیادہ تر رات کے آخری جوف میں سب وقتوں سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

سلہ لشکر سے بھاگنا کفار کے مقابلہ میں نہایت سخت گناہ ہے حضرت نے فرمایا اگر کوئی شخص ایسے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہو پس اسکے لیے یہ ترمذی کی روایت جامع ہے [illegible] یہ بہت [illegible] کر کہ [illegible] ہیں اور [illegible]

فان استطعت ان تكون ممن يذكر الله في تلك الساعة فكن هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا** ابو الوليد الدمشقي نا الوليد بن مسلم ني عفير بن معدان انه سمع ابا دوس اليحصبي يحدث عن ابن عائذ اليحصبي عن عمارة بن زعكرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل يقول ان عبدي كل عبدي الذي يذكرني وهو ملاق قرنه يعني عند القتال هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وليس اسناده بالقوي **حدثنا** ابو موسى محمد بن المثنى نا وهب بن جرير ني ابي قال سمعت منصور بن زاذان يحدث عن ميمون بن ابي شبيب عن قيس بن سعد بن عبادة ان اباه دفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم يخدمه قال فمر بي النبي صلى الله عليه وسلم وقد صليت فضربني برجله وقال الا ادلك على باب من ابواب الجنة قلت بلى قال لا حول ولا قوة الا بالله هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا** موسى بن حزام وعبد بن حميد وغير واحد قالوا نا محمد بن بشر قال سمعت هانئ بن عثمان عن امه حميضة بنت ياسر عن جدتها يسيرة وكانت من المهاجرات قالت قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكن بالتسبيح والتهليل والتقديس واعقدن بالانامل فانهن مسئولات ولا تغفلن فتنسين الرحمة هذا حديث انما نعرفه من حديث هانئ بن عثمان وقد روى محمد بن ربيعة عن هانئ بن عثمان **حدثنا** نصر بن علي الجهضمي قال اخبرني ابي عن المثنى بن سعيد عن قتادة عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا غزا قال اللهم انت عضدي وانت نصيري وبك اقاتل هذا حديث حسن غريب **حدثنا** ابو عمرو مسلم بن عمرو الحذاء المديني قال ني عبد الله بن نافع عن حماد بن ابي حميد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الدعاء دعاء يوم عرفة وخير ما قلت انا والنبيون من قبلي لا اله الا الله وحده

پس اگر تجھ سے ان شخصوں سے ہو سکے جو یاد اللہ کی اس ساعت میں یاد کرتے ہیں تو ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہم سے ابوالولید دمشقی نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی مجھ سے عفیر بن معدان نے کہ سنا انہوں نے ابادوس یحصبی سے کہ حدیث کرتا تھا ابن عائذ یحصبی سے انہوں نے روایت کی عمارہ بن زعکرہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل فرماتا ہے میرا پورا بندہ وہ ہے جو مجھے یاد کرے اس حالت میں کہ وہ اپنے مقابل سے لڑائی کے وقت ملا ہوا ہو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اس طریق سے اور اسناد اس کی قوی نہیں ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابوموسی یعنی محمد بن مثنی نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے منصور بن زاذان سے کہ حدیث کرتا تھا میمون بن ابی شبیب سے وہ قیس بن سعد بن عبادہ سے کہ ان کے باپ نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کی خدمت کے لیے سپرد کر دیا تھا کہا انہوں نے میرے پاس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اس حالت میں کہ میں نماز پڑھ چکا تھا سو آپ نے اپنا پاؤں مبارک مجھے مارا اور فرمایا کیا میں تجھے جنت کے دروازوں میں سے دروازہ نہ بتاؤں میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا آپ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہم سے موسی بن حزام اور عبد بن حمید اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے محمد بن بشر نے کہا سنا میں نے ہانی بن عثمان سے انہوں نے اپنی والدہ حمیضہ بنت یاسر سے انہوں نے اپنی دادی یسیرہ سے اور یہ مہاجرات سے تھیں کہا انہوں نے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو لازم پکڑو اور پوروں سے شمار کرو کیونکہ یہ پوریں بھی پوچھی جائیں گی اور غافل نہ ہو کہ رحمت سے بھلائی جاؤ گی اس حدیث کو ہم فقط طریق ہانی بن عثمان سے ہی پہچانتے ہیں۔ اور روایت کیا اس کو محمد بن ربیعہ نے ہانی بن عثمان سے **حدیث** کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا خبر دی مجھے میرے باپ نے مثنی بن سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرنے کو نکلتے فرماتے الہی تو میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے اور تیرے ہی مدد سے میں جنگ کرتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابوعمرو یعنی مسلم بن عمرو حذاء مدینی نے کہا حدیث کی مجھ سے عبداللہ بن نافع نے حماد بن ابی حمید سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے اور بہتر کلام جو میں نے اور ان نبیوں نے جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں کہا ہے یہ ہے لا الہ الا اللہ یعنی نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے۔

لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وحماد بن ابي حميد هو محمد بن
ابي حميد وهو ابو ابراهيم الانصاري المديني وليس هو بالقوي عند اهل الحديث **باب حدثنا** محمد بن حميد نا علي بن ابي بكر عن
الجراح بن الضحاك الكندي عن ابي شيبة عن عبد الله بن عكيم عن عمر بن الخطاب قال علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال قل اللهم اجعل سريرتي خيرا من علانيتي واجعل علانيتي صالحة اللهم اني اسألك من صالح ما تؤتي الناس من المال والاهل
والولد غير الضال ولا المضل هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه وليس اسناده بالقوي **حدثنا** عقبة بن مكرم
نا سعيد بن سفيان الجحدري نا عبد الله بن معدان قال اخبرني عاصم بن كليب الجرمي عن ابيه عن جده قال دخلت على
النبي صلى الله عليه وسلم وهو يصلي وقد وضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه
وبسط السبابة وهو يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك هذا حديث غريب من هذا الوجه **حدثنا** عبد الوارث
بن عبد الصمد ثني ابي نا محمد بن سالم نا ثابت البناني قال قال لي يا محمد اذا اشتكيت فضع يدك حيث تشتكي ثم قل
بسم الله اعوذ بعزة الله وقدرته من شر ما اجد من وجعي هذا ثم ارفع يدك ثم اعد ذلك وترا فان انس بن مالك حدثني ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثه بذلك هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** حسين بن علي بن الاسود
البغدادي نا محمد بن فضيل عن عبد الرحمن بن اسحق عن حفصة بنت ابي كثير عن ابيها ابي كثير عن ام سلمة قالت علمني
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قولي اللهم هذا استقبال ليلك واستدبار نهارك واصوات دعاتك

اسکا کوئی شریک نہیں اسی کے واسطے ملک ہے اور اسی کے واسطے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے اور حماد
بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہے اور وہ ابو ابراہیم انصاری مدنی کا باپ ہے اور محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے **باب حدیث**
کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن ابی بکر نے جراح بن ضحاک کندی سے انہوں نے ابی شیبہ سے انہوں نے عبداللہ بن عکیم سے انہوں نے عمر بن
خطاب سے کہا انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھلائی فرمایا آپ نے کہ کہو اللّٰہم آخر تک یعنی اے اللہ میرا باطن میرے
ظاہر سے بہتر بنا اور میرا ظاہر بھی بہتر رکھ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں بہتر اس چیز سے جو تو نے ان لوگوں کو دی ہے مال اور اہل اور
اولاد سے جو نہ خود گمراہ ہوں اور نہ گمراہ کرنے والے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے اور سند اسکی قوی نہیں ہے
حدیث کی ہم سے عقبہ بن مکرم نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن سفیان جحدری نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن معدان نے کہا خبر دی
مجھے عاصم بن کلیب جرمی نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا انہوں نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوا اس حالت میں کہ نماز
پڑھ رہے تھے اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا ہوا تھا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور انگلیوں کو اکٹھا کئے ہوئے تھا اور سبابہ کو بچھایا
ہوا اور یہ کہتے تھے یا مقلب القلوب آخر تک یعنی اے پھیرنے والے دلوں کے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ۔ یہ حدیث غریب ہے
اس وجہ سے **حدیث** کی ہم سے عبدالوارث بن عبدالصمد نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھ سے محمد بن سالم نے
کہا حدیث کی مجھ سے ثابت بنانی نے کہا مجھ سے کہا انہوں نے اے محمد جب تو بیمار ہو تو اپنا ہاتھ رکھ اس جگہ کہ جہاں بیماری ہو پھر کہہ
بسم اللہ آخر تک یعنی شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس برائی سے جو میں پاتا ہوں اس بیماری سے
معلوم کرتا ہوں پھر اپنے ہاتھ کو اٹھا پھر اسکا طاق مرتبہ اعادہ کر یعنی تین یا پانچ بار کیونکہ انس بن مالک نے مجھ سے حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکو یہ حدیث کی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **حدیث** کی ہم سے حسین بن علی بن اسود بغدادی نے
کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے عبدالرحمن بن اسحاق سے انہوں نے حفصہ بنت ابی کثیر سے انہوں نے اپنے باپ ابی کثیر سے انہوں نے ام سلمہ
سے کہا انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا سکھلائی فرمایا کہ اللّٰہم آخر تک یعنی اے اللہ یہ وقت تیری رات کے آنیکا ہے اور
تیرے دن کے جانیکا اور آواز تیرے بلانیوالوں کی

سلسلہ بنی حیات میں ہیں جیسے ... [illegible] ... تشہد کی ... [illegible]
... تشہد کے ... [illegible] ... ہے

وحضور صلواتك اسألك ان تغفر لي هذا حديث غريب انما نعرفه من هذا الوجه وحفصة بنت ابي كثير لا نعرفها ولا اباها
حدثنا الحسين بن علي بن يزيد الصدائي البغدادي نا الوليد بن قاسم الهمداني عن يزيد بن كيسان عن ابي حازم عن
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قال عبد لا اله الا الله قط مخلصا الا فتحت له ابواب السماء
حتى تفضي الى العرش ما اجتنب الكبائر هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه حدثنا سفيان بن وكيع نا احمد بن
بشير وابو اسامة عن مسعر عن زياد بن علاقة عن عمه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اني اعوذ بك
من منكرات الاخلاق والاعمال والاهواء هذا حديث حسن غريب وعم زياد بن علاقة هو قطبة بن مالك صاحب
النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا اسمعيل بن ابراهيم انا الحجاج بن ابي عثمان عن
ابي الزبير عن عون بن عبد الله عن ابن عمر قال بينما نحن نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ قال رجل من القوم
الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من القائل كذا وكذا
فقال رجل من القوم انا يا رسول الله قال عجبت لها فتحت لها ابواب السماء قال ابن عمر ما تركتهن منذ سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث غريب صحيح من هذا الوجه وحجاج بن ابي عثمان هو حجاج بن
ميسرة الصواف ويكنى ابا الصلت وهو ثقة عند اهل الحديث حدثنا احمد بن ابراهيم الدورقي نا اسمعيل
بن ابراهيم قال اخبرني الجريري عن ابي عبد الله الجسري عن عبد الله بن الصامت عن ابي ذر ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم عاده او ان ابا ذر عاد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بابي انت وامي يا رسول الله اي الكلام احب الى الله فقال

اور وقت حضور نماز تیری کا میں مجھے اپنی بخشش کا سوال کرتی ہوں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم فقط اسکو اسی طریق سے ہی پہچانتے ہیں
اور حفصہ بنت کثیر کو ہم نہیں پہچانتے اور نہ انکے باپ کو حدیث کی ہمسے حسین بن علی بن یزید صدائی بغدادی نے کہا
حدیث کی ہمسے ولید بن قاسم ہمدانی نے یزید بن کیسان سے انہنے ابی حازم سے انہنے ابی ہریرہ سے کہا انہنے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جس بندے نے کبھی خالص نیت سے لا الہ الا اللہ کہا تو اسکے لیے دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہیں
یہانتک کہ وہ کلمہ عرش تک پہونچتا ہے جبتک کہ کبیرہ گناہوں سے بچے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہمسے سفیان
بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے احمد بن بشیر اور ابو اسامہ نے مسعر سے انہنے زیاد بن علاقہ سے انہنے اپنے چچا سے کہا انہنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے اللھم الخ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے اخلاق اور اعمال اور خواہشوں سے۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے اور چچا زیاد بن علاقہ کا قطبہ بن مالک ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اصحاب ہے حدیث کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا
حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا خبر دی ہمکو حجاج بن ابی عثمان نے ابی الزبیر سے انہنے عون بن عبد اللہ سے انہنے
ابن عمر سے کہا انہنے اس وقت میں کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک مرد نے قوم سے یہ کہا پڑھے
اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنے والا کون ہے پس کہا ایک مرد نے قوم
سے میں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے میں اس سے تعجب ہوا ہوں کہ اسکے لیے دروازے آسمان کے کھل گئے
ہیں کہا ابن عمر نے جب سے میں نے یہ کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تب سے میں نے ان کلمات کو ترک نہیں کیا یہ حدیث
غریب صحیح ہے اس وجہ سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہے اور کنیت انکی ابا الصلت ہے اور وہ محدثین کے نزدیک
ثقہ ہے حدیث کی ہمسے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے کہا خبر دی مجھے جریری نے
ابی عبد اللہ جسری سے انہنے عبد اللہ بن صامت سے انہنے ابی ذر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کو
آئے یا ابو ذر آنحضرت کی عیادت کو آیا پس کہا انہنے میرے والدین آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ کونسا کلام اللہ تعالی
کو بہت پسند ہے پس فرمایا آپ نے

لہ یعنی ثواب و قبول کی [illegible] کہ [illegible] گناہوں سے بچے [illegible]

ما اصطفاه الله لملئكته سبحان ربي وبحمده سبحان ربي وبحمده هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو هشام الرفاعي محمد بن يزيد الكوفي نا يحيى بن اليمان نا سفيان عن زيد العمي عن ابي اياس معوية بن قرة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة قالوا فماذا نقول يا رسول الله قال سلوا الله العافية في الدنيا والاخرة هذا حديث حسن وقد زاد يحيى بن اليمان في هذا الحديث هذا الحرف قالوا فماذا نقول قال سلوا الله العافية في الدنيا والاخرة **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع وعبد الرزاق نا ابو احمد وابو نعيم عن سفيان عن زيد العمي عن معوية بن قرة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة وهكذا روى ابو اسحق الهمداني هذا الحديث عن بريد بن ابي مريم عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وهذا اصح

باب حدثنا ابو كريب محمد بن العلاء نا ابو معوية عن عمر بن راشد عن يحيى بن ابي كثير عن ابي سلمة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبق المفردون قالوا يا رسول الله وما المفردون قال المستهترون في ذكر الله يضع الذكر عنهم اثقالهم فيأتون يوم القيمة خفافا هذا حديث حسن غريب **حدثنا** ابو كريب نا ابو معوية عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر احب الي مما طلعت عليه الشمس هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابو كريب نا عبد الله بن نمير عن سعدان القمي عن ابي مجاهد عن ابي مدلة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا ترد دعوتهم الصائم حين يفطر والامام العادل ودعوة المظلوم يرفعها الله فوق الغمام ويفتح لها ابواب السماء ويقول الرب وعزتي لانصرنك ولو بعد حين هذا حديث حسن وسعدان القمي هو سعدان بن بشر وقد روى عنه عيسى

وہ کلام کہ جسکو اللہ تعالے نے اپنے فرشتوں کے لیے پسند کیا ہو اور سبحان ربی وبحمدہ (دو بار فرمایا) یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی یعنی محمد بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن یمان نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان نے زید عمی سے اُنہوں نے ابی ایاس یعنی معاویہ بن قرہ سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی کہا لوگوں نے پس ہم کیا کہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ تعالی سے عافیت کا سوال کرو دنیا اور آخرت میں یہ حدیث حسن ہے یحیی بن یمان نے اس حدیث میں یہ حرف زیادہ روایت کیا ہے کہا لوگوں نے ہم کیا کہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اللہ تعالے سے عافیت کا سوال کرو دنیا اور آخرت میں **حدیث** کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے وکیع اور عبدالرزاق اور ابو احمد اور ابو نعیم نے سفیان سے اُنہوں نے زید عمی سے اُنہوں نے معاویہ بن قرہ سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اذان اور تکبیر کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ اور ایسا ہی روایت کیا ابو اسحاق ہمدانی نے اس حدیث کو برید بن ابی مریم سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور یہ صحیح ہے

باب حدیث کی ہمسے ابو کریب یعنی محمد بن علاء نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے عمر بن راشد سے اُنہوں نے یحیی بن ابی کثیر سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبقت لیگئے مفرد کہا لوگوں نے یا رسول اللہ اور مفرد کون ہیں فرمایا آپ نے جو حریص ہیں اللہ کی یاد کے ان کے بوجھوں کو دور کر دیگی یاد ان کی سو وہ قیامت کے دن اللہ کے پاس ہلکے ہو کر آئینگے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے ابو معاویہ نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ میرا یہ کہنا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بہت نزدیک بہتر ہے اس سے کہ جس پر آفتاب نکلا ہے یعنی تمام دنیا سے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہمسے عبداللہ بن نمیر نے سعدان قمی سے اُنہوں نے ابی مجاہد سے اُنہوں نے ابی مدلہ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ جنکی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب روزہ افطار کرے اور امام عادل اور دعا مظلوم کی اسکو اٹھا لیتا ہے اللہ بادل کے اوپر اور کھول دیے جاتے ہیں اسکے لیے آسمان کے دروازے اور فرماتا ہے رب قسم ہے مجھے اپنی عزت کی میں تیری ضرور مدد کرونگا اگرچہ بعد مدت کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور سعدان قمی وہ سعدان بن بشر ہیں اور روایت کیا اُن سے عیسی۔

وقد روی عن ابی ھریرۃ من غیر ھذا الوجہ حدثنا ابو کریب نا خالد بن مخلد عن ھشام بن الغاز عن مکحول عن ابی ھریرۃ قال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر من قول لا حول ولا قوۃ الا باللہ فانھا کنز من کنوز الجنۃ قال مکحول فمن قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجأ
من اللہ الا الیہ کشف عنہ سبعین بابا من الضر ادناھن الفقر ھذا حدیث اسنادہ لیس بمتصل مکحول لم یسمع من ابی ھریرۃ
حدثنا ابو کریب نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی دعوۃ
مستجابۃ وانی اختبات دعوتی شفاعۃ لامتی وھی نائلۃ ان شاء اللہ من مات منھم لا یشرک باللہ شیئا ھذا حدیث
صحیح حدثنا ابو کریب نا ابو معاویۃ وابن نمیر عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی
ملا ذکرتہ فی ملا خیر منھم وان اقترب الی شبرا اقتربت منہ ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت الیہ باعا وان اتانی یمشی
اتیتہ ھرولۃ ھذا حدیث حسن صحیح ویروی عن الاعمش فی تفسیر ھذا الحدیث من تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا یعنی بالمغفرۃ
والرحمۃ وھکذا فسر بعض اھل العلم ھذا الحدیث قالوا انما معناہ یقول اذا تقرب الی العبد بطاعتی وبما امرت تسارع الیہ
مغفرتی ورحمتی حدثنا ابو کریب نا ابو معاویۃ عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم استعیذوا باللہ من عذاب جھنم استعیذوا باللہ من عذاب القبر استعیذوا باللہ من فتنۃ المسیح الدجال

اور ابی ہریرہ سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ حدیث کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے خالد بن مخلد نے ہشام بن غاز سے انہوں نے
مکحول سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر بہت کیا کرو کیونکہ یہ جنت کے
خزانوں سے ہے۔ کہا مکحول نے اور جس نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیہ تو اس سے مصیبت کے ستر باب کھل جاتے ہیں ادنیٰ
ان سے فقر ہے۔ یہ حدیث ہے کہ اس کی اسناد متصل نہیں مکحول کا ابی ہریرہ سے سماع نہیں۔ حدیث کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی
ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک پیغمبر کی
ایک مقبول دعا ہوتی ہے اور میں نے اپنی مقبول دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے واسطے ذخیرہ کر چھوڑا ہے۔ اور وہ مقبول دعا ان شاء اللہ
شخص کو پہنچے گی جو مرا اس حالت میں کہ اللہ کے ساتھ اس نے شرک نہیں کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی
ہم سے ابو معاویہ اور ابن نمیر نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
میں ساتھ گمان بندے اپنے کے ہوں ساتھ اس کے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرے سو اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے میں بھی اس کو دل میں
یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجلس میں یاد کرے تو میں اس کو ایسی مجلس میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہو اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت قریب ہووے تو میں اس کی
طرف ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ قریب ہو تو میں اس کی طرف ایک گز قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آوے تو میں
اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اعمش سے اس کی تفسیر میں مروی ہے کہ جو کوئی میری طرف ایک بالشت قریب ہو تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ قریب
ہوتا ہوں یعنی مغفرت بخشش اور رحمت سے اور ایسا ہی بعض اہل علم نے اس حدیث کو تفسیر کیا ہے کہ انہوں نے معنے اس کے یہ بیان فرمائے ہیں کہ جب کوئی
بندہ میری طرف طاعت کے ساتھ قریب ہوتا ہے اور جس کے ساتھ میں نے امر کیا ہے تو اس کی طرف میری بخشش اور رحمت جلدی کرتی ہے۔ حدیث کی
ہم سے ابوکریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو دوزخ کے عذاب سے اور اللہ کی پناہ چاہو قبر کے عذاب سے اور اللہ کی پناہ چاہو مسیح دجال کے فتنہ سے

[illegible]

وأستعيذ بالله من فتنة المحيا والممات هذا حديث صحيح **باب حدثنا** يحيى بن موسى نا يزيد بن هارون نا هشام بن
حسان عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يمسي ثلاث مرات أعوذ
بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم يضره حمة تلك الليلة قال سهيل فكان أهلنا تعلموها فكانوا يقولونها كل ليلة فلدغت
جارية منهم فلم تجد لها وجعا هذا حديث حسن وروى مالك بن أنس هذا الحديث عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة
عن النبي صلى الله عليه وسلم وروى عبيد الله بن عمر وغير واحد هذا الحديث عن سهيل ولم يذكروا فيه عن أبي هريرة **باب**
حدثنا يحيى بن موسى نا وكيع نا أبو فضالة الفرج بن فضالة عن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة قال دعاء حفظته من
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا أدعه اللهم اجعلني أعظم شكرك وأكثر ذكرك وأتبع نصيحتك وأحفظ وصيتك هذا حديث
غريب **باب حدثنا** يحيى بن موسى نا أبو معاوية نا الليث هو ابن أبي سليم عن زياد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما من رجل يدعو الله بدعاء إلا استجيب له فإما أن يعجل له في الدنيا وإما أن يدخر له في الآخرة وإما أن يكفر عنه من
ذنوبه بقدر ما دعا ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم أو يستعجل قالوا يا رسول الله وكيف يستعجل قال يقول دعوت ربي
فما استجاب لي هذا حديث غريب من هذا الوجه **حدثنا** يحيى نا يعلى بن عبيد قال نا يحيى بن عبيد الله عن أبيه
عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من عبد يرفع يديه حتى يبدو إبطه يسأل الله مسألة إلا آتاها
إياه ما لم يعجل قالوا يا رسول الله وكيف عجلته قال يقول قد سألت وسألت فلم أعط شيئا وروى هذا الحديث الزهري
عن أبي عبيد مولى ابن أزهر عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم يستجاب لأحدكم

اور اسکی پناہ چاہو زندگی اور مرنے کے فتنے سے یہ حدیث صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے یزید
بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو ہشام بن حسان نے سہیل بن ابی صالح سے اُس نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جو شام کے وقت تین بار کہے اعوذ بکلمات اللہ الخ یعنے میں پناہ چاہتا ہوں ساتھ کلمات اللہ کے
جو پورے ہیں اُس کی برائی سے جو اُس نے پیدا کی ہے تو اُسکو اس رات میں کاٹنا کسی چیز کا ضرر نہیں دیتا۔ کہا سہیل نے ہمارے گھر والے
اُس کو سیکھتے تھے اور ہر رات میں اس کو پڑھا کرتے تھے پس ایک لڑکی کو ان میں سے بچھو نے کاٹا تو اسکو کچھ درد معلوم نہوا یہ حدیث
حسن ہے۔ اور روایت کیا ہے مالک بن انس نے اس حدیث کو سہیل بن ابی صالح سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے
اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور روایت کیا ہے عبید اللہ بن عمر اور کئی ایک نے اس حدیث کو سہیل سے اور ان لوگوں نے
اس میں ابی ہریرہ کا ذکر نہیں کیا **باب حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو فضالہ یعنے
فرج بن فضالہ نے ابی سعید مقبری سے کہ ابو ہریرہ نے کہا ایک دعا ہے میں نے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے میں اسکو
چھوڑتا نہیں ہوں اللھم اجعلنی الخ یعنے اے اللہ کر مجھے کہ تیرا بہت شکر کروں اور تیری بہت یاد کروں اور تیری نصیحت کے تابع ہوں اور
تیرے عہد کو یاد رکھوں۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **باب حدیث** کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو معاویہ نے کہا
حدیث کی ہم سے لیث نے اور وہ ابن ابی سلیم ہیں زیاد سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرد
اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگے تو اسکی وہ دعا قبول ہوتی ہے پس یا تو وہ اسکو دنیا ہی میں جلدی مل جاتی ہے یا آخرت میں اُسکے لیے ذخیرہ رکھی جاتی ہے
یا اس سے اُسکے گناہ دور کیے جاتے ہیں بقدر اسکے کہ دعا کرے بشرطیکہ گناہ اور قطع رحم کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ
اور جلدی کس طرح ہوتی ہے فرمایا آپ نے یہ کہے کہ میں نے رب سے دعا کی اور اُس نے میری دعا قبول نہیں کی یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے حدیث
کی ہم سے یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے یعلی بن عبید نے کہا حدیث کی ہم سے یحییٰ بن عبید اللہ نے اپنے باپ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بندہ ہاتھ اٹھاتا ہے یہانتک کہ اسکی بغلیں ظاہر ہوں اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو دیتا ہے جبتک جلدی نہ کرے
کہا لوگوں نے یا رسول اللہ اور جلدی کرنی اس کی کیونکر ہے فرمایا آپ نے یہ کہے میں نے سوال کیا اور سوال کیا اور مجھے کوئی چیز نہیں ملی۔ اور روایت کیا ہے
اس حدیث کو زہری نے ابی عبید سے جو ابن ازہر کا غلام ہے اسنے ابی ہریرہ سے اُسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے

هذا حديث صحيح **حدثنا** يوسف بن موسى القطان البغدادي نا عبيد الله بن موسى عن إسماعيل بن أبي خالد عن يزيد بن
أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب قال قلت يا رسول الله إن قريشا جلسوا فتذاكروا أحسابهم بينهم فجعلوا
مثلك كمثل نخلة في كبوة من الأرض فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الله خلق الخلق فجعلني من خيرهم من خير فرقهم وخير الفريقين ثم
تخير القبائل فجعلني من خير قبيلة ثم تخير البيوت فجعلني من خير بيوتهم فأنا خيرهم نفسا وخيرهم بيتا هذا حديث حسن وعبد الله
بن الحارث هو ابن نوفل **حدثنا** محمود بن غيلان نا أبو أحمد نا سفيان عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن
المطلب بن أبي وداعة قال جاء العباس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكأنه سمع شيئا فقام النبي صلى الله عليه وسلم
على المنبر فقال من أنا فقالوا أنت رسول الله عليك السلام فقال أنا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب إن الله خلق الخلق فجعلني
في خيرهم ثم جعلهم فرقتين فجعلني في خيرهم فرقة ثم جعلهم قبائل فجعلني في خيرهم قبيلة ثم جعلهم بيوتا فجعلني في
خيرهم بيتا وخيرهم نفسا هذا حديث حسن وقد روي عن سفيان الثوري عن يزيد بن أبي زياد نحو حديث إسماعيل بن
أبي خالد عن يزيد بن أبي زياد عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب **حدثنا** محمد بن إسماعيل نا سليمان بن عبد الرحمن
الدمشقي نا الوليد بن مسلم نا الأوزاعي نا شداد أبو عمار حدثني واثلة بن الأسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله
اصطفى كنانة من ولد إسماعيل واصطفى قريشا من كنانة واصطفى هاشما من قريش واصطفاني من بني هاشم هذا حديث
حسن غريب صحيح **حدثنا** أبو همام الوليد بن شجاع بن الوليد البغدادي نا الوليد بن مسلم عن الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير
عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال قالوا يا رسول الله متى وجبت لك النبوة قال وآدم بين الروح والجسد

یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے
انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے اس نے عبد اللہ بن حارث سے اس نے عباس بن عبد المطلب سے کہا انہوں نے میں نے کہا یا رسول اللہ قریش
بیٹھ کر آپس میں حسب نسب کا ذکر کرتے ہیں سو انہوں نے آپ کی مثال کھجور کے مانند بنائی ہے جو زمین کے ایک ٹیلے پر ہو پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے سب سے بہتر فرقے سے کیا اور دونوں فریق کو بہتر بنایا پھر تمام قبیلوں کو بہتر بنایا اور مجھے سب سے بہتر
قبیلے میں کیا پھر بہتر بنایا تمام گھروں کو اور مجھے سب سے بہتر گھروں میں کیا سو میں سب سے بہتر ہوں اپنے نفس میں اور سب سے بہتر ہوں
گھر میں۔ یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ بن حارث وہ ابن نوفل ہیں۔ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد
نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے یزید بن ابی زیاد سے اس نے عبد اللہ بن حارث سے اس نے مطلب بن ابی وداعہ سے کہا کہ
حضرت عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور گویا انہوں نے کوئی بات سنی تھی پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
منبر پر کھڑے ہو گئے اور پوچھا میں کون ہوں کہا لوگوں نے آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ پر سلام ہو فرمایا میں محمد ہوں بیٹا عبد اللہ
بن عبد المطلب کا اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کیا اور مجھے انہیں سے بہتر میں کیا پھر ان کو دو فرقے بنایا اور مجھے انہیں سے بہتر فرقے میں کیا پھر ان کے
کئی قبیلے بنائے اور مجھے سب سے بہتر قبیلے میں کیا پھر ان کے گھر بنائے اور مجھے سب سے بہتر گھر اور بہتر نفس میں کیا یہ حدیث حسن ہے۔ اور
روایت کی ہے سفیان ثوری سے اس نے یزید بن ابی زیاد سے مثل حدیث اسمٰعیل بن ابی خالد کے جو مروی ہے یزید بن ابی زیاد سے اس نے
روایت کی عبد اللہ بن حارث سے اس نے عباس بن عبد المطلب سے۔ **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا حدیث کی ہم سے
سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا حدیث کی ہم سے اوزاعی نے کہا حدیث کی ہم سے شداد ابو عمار نے
کہا حدیث کی مجھ سے واثلہ بن اسقع نے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے
کنانہ کو برگزیدہ کیا اور کنانہ سے قریش کو برگزیدہ کیا اور قریش سے ہاشم کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھے برگزیدہ کیا۔ یہ حدیث
حسن غریب صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابو ہمام بیٹے ولید بن شجاع بن ولید بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن مسلم نے اوزاعی سے
اس نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہا لوگوں نے یا رسول اللہ کب آپ کے لیے نبوت حاصل
ہوئی تھی فرمایا آپ نے اس حالت میں کہ حضرت آدم درمیان روح اور جسم کے تھے

هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابي هريرة لا نعرفه الا من هذا الوجه **باب حدثنا** الحسين بن يزيد الكوفي نا
عبد السلام بن حرب عن ليث عن الربيع بن انس عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا وانا خطيبهم اذا وفدوا وانا مبشرهم اذا ايسوا لواء الحمد يومئذ بيدي وانا اكرم ولد آدم على ربي ولا فخر هذا حديث
حسن غريب **حدثنا** الحسين بن يزيد نا عبد السلام بن حرب عن يزيد بن ابي خالد عن المنهال بن عمرو عن عبد الله بن
الحارث عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض فاكسى الحلة من حلل الجنة
ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك المقام غيري هذا حديث حسن غريب صحيح **باب حدثنا**
محمد بن بشار نا ابو عاصم نا سفيان هو الثوري عن ليث وهو ابن ابي سليم قال ثني كعب ثني ابو هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم سلوا الله لي الوسيلة قالوا يا رسول الله وما الوسيلة قال اعلى درجة في الجنة لا ينالها الا رجل
واحد ارجو ان اكون انا هو هذا حديث غريب وكعب ليس هو بمعروف ولا نعلم احدا روى عنه غير ليث بن ابي سليم
حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا زهير بن محمد عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن الطفيل بن ابي بن كعب عن ابيه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثلي في النبيين كمثل رجل بنى دارا فاحسنها واكملها واجملها وترك منها
موضع لبنة فجعل الناس يطوفون بالبناء ويعجبون منه ويقولون لو تم موضع تلك اللبنة وانا في النبيين موضع تلك
اللبنة وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كان يوم القيامة كنت امام النبيين وخطيبهم وصاحب شفاعتهم

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے طریق ابی ہریرہ سے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے **باب حدیث** کی ہم سے حسین بن یزید کوفی نے
کہا حدیث کی ہم سے عبدالسلام بن حرب نے لیث سے انہوں نے ربیع بن انس سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے میں سب سے پہلے نکلوں گا جب لوگ قبروں سے اُٹھائے جائینگے اور میں کلام کرنے والا ہوں جب اللہ کے پاس آئیں گے اور
میں انکو بشارت دینے والا ہوں جب وہ ناامید ہوں اس دن علم حمد کا میرے ہاتھ میں ہوگا اور حضرت آدم کی تمام اولاد سے اللہ تعالی
کے نزدیک مکرم ہوں اور میں فخر سے نہیں کہتا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث کی ہم سے حسین بن یزید نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالسلام
بن حرب نے یزید بن ابی خالد سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے سب سے پہلے زمین پھاڑی جائیگی سو میں لباس جنت کے لباسوں سے پہنوں گا پھر میں عرش کی داہنی
جانب کھڑا ہوں گا سوائے میرے کوئی شخص نہیں جو اس مقام میں کھڑا ہو۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے
محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عاصم نے کہا حدیث کی مجھ سے سفیان ثوری نے لیث بن ابی سلیم سے کہا حدیث کی مجھ سے کعب نے کہا
حدیث کی مجھ سے ابو ہریرہ نے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے اللہ تعالی سے وسیلہ طلب کرو کہا لوگوں نے
یا رسول اللہ وسیلہ کیا چیز ہے فرمایا آپ نے اعلی درجہ ہے جنت میں سوائے ایک مرد کے اور کوئی اسکو نہیں پائیگا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہونگا
یہ حدیث غریب ہے اور کعب معروف نہیں ہے اور ہم نہیں جانتے کہ سوائے لیث بن ابی سلیم کے اور کسی نے اس سے روایت کی ہو حدیث
کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے زہیر بن محمد نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے طفیل بن ابی بن کعب
سے اس نے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال نبیوں میں اس شخص کے مانند ہے کہ جس نے ایک گھر بنایا اور
اسکو بہت اچھا بنایا اور کامل کیا اور زینت دار کیا اور ایک اینٹ کی جگہ اس میں چھوڑ دی سو لوگوں نے اس بنا کے گرد پھرنا شروع کیا اور اس سے
متعجب ہونے لگے اور کہنے لگے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی (تو بہتر ہو) اور میں نبیوں میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ اور اسی اسناد سے
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے کہ فرمایا آپ نے جب قیامت کا دن ہوگا تو میں نبیوں کا امام اور انکا خطبہ پڑھنے والا اور صاحب شفاعت ہونگا

[illegible]
[illegible]
[illegible]

وأول شافع يوم القيامة ولا فخر وأنا أول من يحرك حلق الجنة فيفتح الله لي فيدخلنيها ومعي فقراء المؤمنين ولا فخر وأنا أكرم الأولين والآخرين
ولا فخر هذا حديث غريب **حدثنا** زيد بن أخزم الطائي البصري نا أبو قتيبة سلم بن قتيبة نا أبو مودود المدني نا عثمان بن
الضحاك عن محمد بن يوسف بن عبد الله بن سلام عن أبيه عن جده قال مكتوب في التوراة صفة محمد وعيسى بن مريم يدفن معه
قال فقال أبو مودود قد بقي في البيت موضع قبر هذا حديث حسن غريب هكذا قال عثمان بن الضحاك والمعروف الضحاك بن
عثمان المديني **حدثنا** بشر بن هلال الصواف البصري نا جعفر بن سليمان الضبعي عن ثابت عن أنس بن مالك قال لما كان
اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة أضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه أظلم منها كل شيء
وما نفضنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الأيدي وإنا لفي دفنه حتى أنكرنا قلوبنا هذا حديث صحيح غريب **باب** ما جاء في
ميلاد النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار العبدي نا وهب بن جرير نا أبي قال سمعت محمد بن إسحق يحدث عن
المطلب بن عبد الله بن قيس بن مخرمة عن أبيه عن جده قال ولدت أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفيل قال
وسأل عثمان بن عفان قباث بن أشيم أخا بني يعمر بن ليث أأنت أكبر أم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم أكبر مني وأنا أقدم منه في الميلاد قال ورأيت خذق الطير أخضر محيلا هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من
حديث محمد بن إسحق **باب** ما جاء في بدء نبوة النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** الفضل بن سهل أبو العباس
الأعرج البغدادي نا عبد الرحمن بن غزوان نا يونس بن أبي إسحق عن أبي بكر بن أبي موسى الأشعري عن أبيه قال

اور سب سے پہلے جسکی شفاعت قبول ہوگی اور فخر سے نہیں کہتا۔ اور میں ہی سب سے پہلے جنت کے حلقے کو ہلاؤنگا سو اللہ تعالےٰ اسکو
میرے لیے کھولیگا اور مجھکو اسمیں داخل کریگا اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین ہونگے اور میں فخر سے نہیں کہتا اور تمام پہلوں اور پچھلوں کا
مکرم ہوں اور فخر سے نہیں کہتا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث کی ہمسے زید بن اخزم طائی بصری نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ نے
کہا حدیث کی ہمسے ابو مودود مدنی نے کہا حدیث کی ہمسے عثمان بن ضحاک نے محمد بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے اُنھوں نے اپنے باپ سے
اُنھوں نے اپنے دادا سے کہا اُنھوں نے توریت میں صفت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی لکھی ہوئی ہے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آنحضرت کے
پاس ہی دفن کیے جاوینگے۔ کہا راوی نے پس کہا ابو مودود نے اس گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ایسا ہی کہا
عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدنی ہے۔ حدیث کی ہمسے بشر بن ہلال صواف بصری نے کہا حدیث کی ہمسے جعفر
بن سلیمان ضبعی نے ثابت سے اُنھوں نے انس بن مالک سے کہا اُنھوں نے جسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوے تو
ہر ایک چیز اُسمیں روشن ہوگئی اور جسدن کہ آنحضرت فوت ہوے تو ہر ایک چیز اُس سے سیاہ ہوگئی۔ اور ابھی ہمنے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے دفن کرنے سے ہاتھ صاف نہیں کیے تھے اور آپ کے دفن میں ہی تھے کہ ہمنے اپنے دلوں کو متغیر پایا۔ یہ حدیث
صحیح غریب ہے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے بیان میں **حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار عبدی نے کہا حدیث کی
ہمسے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے کہا سنا میں نے محمد بن اسحاق سے کہ حدیث کرتا تھا مطلب بن عبد اللہ
بن قیس بن مخرمہ سے اُنھوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنھوں نے اپنے دادا سے کہا اُنھوں نے میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
ہاتھیوں والے سال میں پیدا ہوے ہیں کہا محمد نے عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم سے جو بنی یعمر بن لیث کے بھائی ہیں سوال
کیا کہ تو بڑا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تب کہا اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے قدر میں بڑے ہیں اور میں پیدا ہونے میں پہلے
بڑا ہوں کہا اُسنے اور میں نے ہاتھی کی لید سبز متغیر اللون دیکھی ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر محمد
بن اسحاق سے **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی ابتدا کے بیان میں حدیث کی ہمسے فضل بن سہل ابو العباس اعرج
بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن غزوان نے کہا حدیث کی ہمسے یونس بن ابی اسحاق نے ابی بکر بن ابی موسیٰ اشعری
سے اُنھوں نے اپنے باپ سے کہا اُنھوں نے

سلہ یعنے روایت ہو [illegible]

خرج ابو طالب الى الشام وخرج معه النبي صلى الله عليه وسلم في اشياخ من قريش فلما اشرفوا على الراهب هبطوا فحلوا رحالهم
فخرج اليهم الراهب وكانوا قبل ذلك يمرون به فلا يخرج اليهم ولا يلتفت قال فهم يحلون رحالهم فجعل يتخللهم الراهب حتى
جاء فاخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذا سيد العالمين هذا رسول رب العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين
فقال له اشياخ من قريش ما علمك فقال انكم حين اشرفتم من العقبة لم يبق حجر ولا شجر الا خر ساجدا ولا يسجدان الا لنبي واني
اعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما فلما اتاهم به فكان هو في رعية الابل قال
ارسلوا اليه فاقبل وعليه غمامة تظله فلما دنا من القوم وجدهم قد سبقوه الى فيء الشجرة فلما جلس مال فيء الشجرة عليه فقال
انظروا الى فيء الشجرة مال عليه قال فبينما هو قائم عليهم وهو يناشدهم ان لا يذهبوا به الى الروم فان الروم ان راوه عرفوه
بالصفة فيقتلونه فالتفت فاذا بسبعة قد اقبلوا من الروم فاستقبلهم فقال ما جاء بكم قالوا جئنا ان هذا النبي خارج في
هذا الشهر فلم يبق طريق الا بعث اليه باناس وانا قد اخبرنا خبره بعثنا الى طريقك هذا فقال هل خلفكم احد هو خير منكم قالوا
انما اخبرنا خبره بطريقك هذا قال افرايتم امرا اراد الله ان يقضيه هل يستطيع احد من الناس رده قالوا لا قال فبايعوه واقاموا معه
قال انشدكم بالله ايكم وليه قالوا ابو طالب فلم يزل يناشده حتى رده ابو طالب وبعث معه ابو بكر بلالا وزوده
الراهب من الكعك والزيت هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه باب ما جاء في مبعث النبي
صلى الله عليه وسلم وابن كم كان حين بعث حدثنا محمد بن اسمعيل نا محمد بن بشار نا ابن ابي عدي عن هشام
بن حسان عن عكرمة عن ابن عباس قال انزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن اربعين

ابو طالب شام کی طرف (تجارت کے لیے) نکلے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی انکے ساتھ مع چند شیوخ قریش کے نکلے پس جب راہب
کے پاس پہونچے تو اترے اور اپنے کجاوے کھولے اور راہب انکی طرف نکلا اور اسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور
کہنے لگا یہ سردار ہے تمام جہانوں کا یہ رسول ہے رب العالمین کا اسکو اللہ تعالےٰ تمام جہان کی رحمت کے لیے بھیجے گا پس اسکو قریش کے شیخوں
نے کہا کسنے تجھے بتایا ہے کہا اسنے جب تم اس وادی سے اترے ہو تو کوئی پتھر اور درخت باقی نہیں رہا مگر کہ سجدہ میں گر پڑا اور یہ سوائے نبی
کے اور کسی کے لیے سجدہ نہیں کرتے اور میں اسکو مہر نبوت سے پہچانتا ہوں جو کاندھے کی غضروف کے نیچے ہے مثل سیب کے پھر وہ راہب
واپس گیا اور انکے لیے کھانا تیار کیا پس جب کھانا لیکر انکے پاس آیا اور آنحضرت اونٹوں کی نگہبانی میں تھے پس کہا راہب نے آنحضرت
کی طرف کوئی آدمی بھیجو سو آنحضرت آئے اس حالت میں کہ آپ پر بادل سایہ کیے ہوئے تھا پھر جب آنحضرت قوم کے پاس پہونچے تو دیکھا
آپ نے انکو کہ وہ درخت کے سایہ کی طرف سبقت لیگئے ہیں پھر جب آنحضرت بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ پر جھک گیا پس کہا راہب
نے دیکھو درخت کے سایہ کی طرف کہ آپ پر جھک گیا ہے کہا راوی نے اس وقت میں کہ راہب انکے پاس ابھی کھڑا ہی تھا اور انکو قسم دے رہا
تھا کہ انکو روم کی طرف نہ لیجاؤ کیونکہ جب رومی انکو دیکھ لینگے تو انکو صفتوں کے ساتھ پہچان جاوینگے اور قتل کرینگے پس دیکھا تو سات آدمی
روم کی طرف سے آرہے ہیں پس اس راہب نے انکا استقبال کیا اور کہا کون چیز تمکو ادہر لائی ہے کہا انہوں نے آئے ہیں اسلیے کہ
نبی اس مہینہ میں نکلنے والا ہے سو ہر ایک راستہ کی طرف آدمی بھیجے گئے ہیں اور ہمکو انکی خبر ملی ہے ہم تیرے اس راستہ کی طرف بھیجے گئے ہیں
پس کہا اس راہب نے کیا تمہارے پیچھے کوئی ہے جو تم سے بہتر ہو کہا انہوں نے ہمکو انکی خبر تیرے اس راستہ کی ملی ہے کہا راہب نے کہ بھلا
تو سمجھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی آدمی لوگوں سے اسکو روک سکتا ہے کہا انہوں نے کہ نہیں کہا راوی نے پس
انہوں نے آنحضرت کی بیعت کی اور آپکے ساتھ ٹھہرے رہے کہا راہب نے (قریشیوں سے) میں تمکو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کون تم میں سے
اسکا ولی ہے کہا انہوں نے ابو طالب پس بہت برابر انکو قسم دیتا رہا یہانتک کہ ابو طالب نے انکو واپس کر دیا اور ابوبکر نے انکے ساتھ بلال کو بھیجا اور
راہب نے آپ کو روٹیاں اور روغن دیا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے
مبعوث ہونے کے بیان میں اور جب مبعوث ہوئے تو کس عمر کے تھے حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے
ابن ابی عدی نے ہشام بن حسان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور آپ اس وقت چالیس سال کے تھے

أقام بمكة ثلاث عشرة وبالمدينة عشرا وتوفي وهو ابن ثلاث وستين هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمد بن بشار نا
ابن أبي عدي عن هشام عن عكرمة عن ابن عباس قال قبض النبي صلى الله عليه وسلم وهو ابن خمس وستين سنة حدثنا محمد بن بشار
وروى عنه محمد بن إسمعيل مثل ذلك حدثنا قتيبة عن مالك بن أنس ح وثنا الأنصاري نا معن نا مالك بن أنس عن ربيعة
بن أبي عبد الرحمن أنه سمع أنس بن مالك يقول لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالطويل البائن ولا بالقصير ولا بالأبيض
الأمهق ولا بالآدم وليس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله على رأس أربعين سنة فأقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر
سنين وتوفاه الله على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء هذا حديث حسن صحيح باب
ما جاء في آيات نبوة النبي صلى الله عليه وسلم وما قد خصه الله به حدثنا محمد بن بشار ومحمود بن غيلان قالا نا
أبو داود الطيالسي نا سليمان بن معاذ الضبي عن سماك بن حرب عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إن بمكة حجرا كان يسلم علي ليالي بعثت إني لأعرفه الآن هذا حديث حسن غريب حدثنا محمد بن بشار نا يزيد بن هارون
نا سليمان التيمي عن أبي العلاء عن سمرة بن جندب قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم نتداول من قصعة من غدوة حتى
الليل تقوم عشرة وتقعد عشرة قلنا فمما كانت تمد قال من أي شيء تعجب ما كانت تمد إلا من ههنا وأشار بيده إلى السماء هذا حديث
حسن صحيح وأبو العلاء اسمه يزيد بن عبد الله بن الشخير باب حدثنا عباد بن يعقوب الكوفي نا الوليد بن أبي ثور عن
السدي عن عباد بن أبي يزيد عن علي بن أبي طالب قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم بمكة فخرجنا في بعض نواحيها

سو مکہ میں تیرہ سال ٹھہرے رہے اور مدینہ میں دس اور فوت ہوئے اس حالت میں کہ تریسٹھ سال کے تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث
کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے ہشام سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم فوت ہوئے اس حالت میں کہ پینسٹھ سال کے تھے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور روایت کی اس سے محمد بن اسمعیل
نے مثل اس کے حدیث کی ہم سے قتیبہ نے مالک بن انس سے ح اور حدیث کی ہم سے انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے
مالک بن انس سے انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے یہ کہ سنا انہوں نے انس بن مالک سے کہ کہتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے اور نہ بہت سفید اور نہ گندم گوں اور نہ بہت گھونگر والے بال تھے اور نہ سیدھے اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر پر
مبعوث کیا سو مکہ میں دس سال رہے اور مدینہ میں بھی دس سال اور ساٹھ سال کے سر پر بلا لیا اللہ تعالیٰ نے فوت کیا اور آپکی ڈاڑھی مبارک
میں بیس بال سفید بھی نہ تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی علامات کے بیان میں اور جس چیز سے کہ انکو اللہ تعالیٰ
نے خاص کیا ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار اور محمود بن غیلان نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو داؤد طیالسی نے کہا حدیث کی ہم سے
سلیمان بن معاذ ضبی نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ایک پتھر
کو پہچانتا ہوں مکہ میں کہ جن راتوں میں کہ میں مبعوث ہوا ہوں سلام کیا کرتا تھا میں اب بھی اسکو پہچانتا ہوں یہ حدیث حسن غریب ہے حدیث
کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان تیمی نے ابی العلاء سے انہوں نے سمرہ بن
جندب سے کہا انہوں نے ہم تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح سے شام تک نوبت نوبت ایک پیالہ سے کھاتے تھے دس آدمی کھا چکتے تھے
اور دس بیٹھ جاتے کہا ہم نے وہ پیالہ کس چیز سے مدد دیا جاتا تھا کہا حضرت نے تم کس چیز سے تعجب ہوتے ہو نہ مدد ملتی تھی مگر یہاں سے
اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارت کی یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن شخیر ہے باب حدیث
کی ہم سے عباد بن یعقوب کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے ولید بن ابی ثور نے سدی سے انہوں نے عباد بن ابی یزید سے انہوں نے علی بن ابی طالب
سے کہا انہوں نے میں مکہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو ہم ایک راستہ میں نکلے

ف یہ حدیث سابق کے مخالف نہیں ہے [illegible] مدینہ میں تیرہ سال مقیم رہے [illegible] کسی میں ذکر ہے کہ آپکی عمر ساٹھ سال کی تھی اور کسی میں باسٹھ اور
کسی میں پینسٹھ [illegible] تریسٹھ کی حدیث اکثر ہے [illegible] سال سے [illegible]
[illegible] بیان کی ہیں [illegible] کہ آنحضرت ان صفات کے درمیان تھے ۱۲

نا ستقبله جبل ولا شجر الا وهو يقول السلام عليك يا رسول الله هذا حديث حسن غريب وقد روى غير واحد عن الوليد بن
ابي ثور وقالوا عن عباد بن ابي يزيد منهم فروة بن ابي المغراء **باب حدثنا** محمود بن غيلان نا عمر بن يونس عن عكرمة بن عمار عن
اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب الى لزق جذع واتخذوا له منبرا
فخطب عليه فحن الجذع حنين الناقة فنزل النبي صلى الله عليه وسلم فمسه فسكت وفي الباب عن ابي وجابر وابن عمر وسهل بن
سعد وابن عباس وام سلمة حديث انس هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **حدثنا** محمد بن اسمعيل نا محمد بن سعيد
نا شريك عن سماك عن ابي ظبيان عن ابن عباس قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بم اعرف انك نبي قال
ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة تشهد اني رسول الله فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل ينزل من النخلة
حتى سقط الى النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي هذا حديث حسن غريب صحيح **باب حدثنا**
محمد بن بشار نا ابو عاصم نا عزرة بن ثابت نا علباء بن احمر نا ابو زيد بن اخطب قال مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده
على وجهي ودعا لي قال عزرة انه عاش مائة وعشرين سنة وليس في رأسه الا شعيرات بيض هذا حديث حسن غريب
وابو زيد اسمه عمرو بن اخطب **باب حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري نا معن قال عرضت على مالك بن انس عن اسحق
بن عبد الله بن ابي طلحة انه سمع انس بن مالك يقول قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله
عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت اقراصا من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت
الخبز ببعضه ثم دسته في يدي وردتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به اليه

پس جو کوئی پہاڑ اور درخت آپ کو ملتا وہ یہی کہتا السلام علیک یا رسول اللہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور کئی ایک نے ولید بن ابی ثور
سے روایت کی ہے اور کہا انہوں نے یہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے منجملہ ان کے فروہ بن ابی المغراء ہے **باب حدیث** کی ہمسے
محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن یونس نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے
یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تنہ کھجور کے متصل (ٹیک دیکر) خطبہ پڑھا اور آپ کے لیے منبر بنایا گیا تو آپ نے اس پر خطبہ پڑھا تو وہ
تنہ درخت کا اونٹنی کے رونے کی طرح رویا پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم (منبر سے) اترے اور اسکو مس کیا پس وہ خاموش ہوا اور اس
باب میں روایت ہے ابی اور جابر اور ابن عمر اور سہل بن سعد اور ابن عباس اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم حدیث انس کی یہ ہے حسن صحیح
غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن سعید نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے سماک
سے انہوں نے ابی ظبیان سے انہوں نے ابن عباس سے کہا آئے ایک اعرابی رسول اللہ صلعم کے پاس اور کہنے لگا میں کس طرح سے معلوم کروں کہ
آپ نبی ہیں فرمایا آپ نے اگر میں اس کھجور کی اس شاخ کو بلاؤں وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس اسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے بلایا سو اسنے کھجور سے اترنا شروع کیا یہانتک کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے گر پڑی پھر فرمایا آپ نے واپس چلی جا سو وہ لوٹ گئی اور
وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عاصم نے کہا
حدیث کی ہمسے عزرہ بن ثابت نے کہا حدیث کی ہمسے علباء بن احمر نے کہا حدیث کی ہمسے ابو زید بن اخطب نے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو میرے منہ پر ملا اور میرے حق میں دعا کی کہا عزرہ نے وہ شخص ایک سو بیس برس تک زندہ رہا اور انکے
سر میں کچھ تھوڑے سے بال سفید تھے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے **باب حدیث** کی ہمسے اسحاق بن
موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہمسے معن نے کہا انہوں نے میں نے مالک بن انس کے آگے پیش کیا انہوں نے روایت کی اسحاق بن عبد اللہ
بن ابی طلحہ سے یہ کہ سنا انہوں نے انس بن مالک سے کہ کہتا ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی
ہے کہ بہت ضعیف تھی میں اس سے معلوم کرتا ہوں کہ آپکو بھوک ہے سو کیا تیرے پاس کچھ کھانا ہے کہا انہوں نے ہاں پھر انہوں نے جو کی کئی روٹیاں نکالیں
پھر انہوں نے اپنی اوڑھنی نکالی سو بعض میں وہ روٹیاں لپیٹ دیں پھر اسکو میری بغل میں چھپا دیا اور بعض اوڑھنی مجھے اڑھا دی پھر مجھے انہوں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا کہا انس نے سو میں انکو لیکر گیا

فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا في المسجد ومعه الناس قال فقمت عليهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ا
رسلك ابو طلحة فقلت نعم قال لطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا قال فانطلقوا فانطلقت
بين ايديهم حتى جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما
نطعمهم فقالت ام سليم الله ورسوله اعلم قال فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم
وابو طلحة معه حتى دخلا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فاتته بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله
عليه وسلم ففت وعصرت ام سليم بعكة لها فادمته ثم قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة
فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم
فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا فاكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا هذا حديث حسن صحيح **باب**
حدثنا اسحق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن اسحق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم وحانت صلوة العصر والتمس الناس الوضوء فلم يجدوا فاتي رسول الله صلى الله عليه وسلم
بوضوء فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده في ذلك الاناء وامر الناس ان يتوضئوا منه قال فرأيت الماء ينبع من تحت
اصابعه فتوضأ الناس حتى توضئوا من عند آخرهم وفي الباب عن عمران بن حصين وابن مسعود وجابر حديث انس حديث
حسن صحيح **باب حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري نا يونس بن بكير نا محمد بن اسحق قال ثني الزهري عن عروة
عن عائشة انها قالت اول ما ابتدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من النبوة حين اراد الله كرامته ورحمة العباد به

پس میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھے ہوئے پایا اور آپ کے ساتھ کئی آدمی تھے کہا انس نے سو میں کھڑا ان کے پاس جا کر تو فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا آپ نے ساتھ طعام کے میں نے کہا کہ ہاں پھر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ان لوگوں کو جو آپ کے پاس تھے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ کہا انس نے سو وہ چلے اور میں ان کے آگے چلا یہاں تک کہ میں ابو طلحہ
کے پاس آیا اور ان کو خبر دی سو کہا ابو طلحہ نے اے ام سلیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع لوگوں کے تشریف لائے ہیں اور ہمارے
پاس اس قدر نہیں کہ ان کو کھلائیں کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اس کا بہتر جانتا ہے کہا انس نے پھر ابو طلحہ استقبال کو چلا یہاں تک کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے پھر رسول اللہ صلعم آئے اور ابو طلحہ بھی آپ کے ساتھ تھے یہاں تک کہ دونوں گھر میں داخل ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے لا اے ام سلیم جو کچھ تیرے پاس ہے سو وہ آپ کے پاس وہی روٹیاں لائی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے حکم دیا وہ ٹکڑے ٹکڑے کی گئیں اور ام سلیم نے ایک کپی نچوڑی اور ان کو تر کر دیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چاہا
اس میں پڑھا بعد اس کے فرمایا دس کو اذن دو سو انہوں نے ان کو اذن دیا تو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر نکل گئے پھر فرمایا آپ نے
دس کو اذن دو سو انہوں نے ان کو اذن دیا انہوں نے بھی کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر نکل گئے پھر فرمایا آپ نے دس کو اذن دو سو
ان کو اذن دیا پھر انہوں نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر نکل گئے سو تمام قوم نے کھایا اور سیر ہو گئی اور اس قوم کے قریبا ستر اسی آدمی
تھے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہم سے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے
مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس
حالت میں کہ نماز عصر کا وقت قریب ہو گیا اور لوگوں نے پانی کی تلاش کی اور نہ پایا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس برتن پانی کا
لایا گیا اور آپ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور لوگوں کو اس سے وضو کرنے کا حکم دیا کہا راوی نے پس میں نے دیکھا کہ آپ کی
انگلیوں کے نیچے سے پانی جوش مارتا ہے سو لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیا اور اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور
ابن مسعود اور جابر سے رضی اللہ عنہم حدیث انس کی حدیث حسن صحیح ہے **باب** حدیث کی ہم سے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے
یونس بن بکیر نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن اسحاق نے کہا حدیث کی مجھ سے زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ کہا انہوں نے
نبوت سے پہلے جس چیز کے ساتھ رسول اللہ صلعم شروع ہوئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بزرگی اور بندوں کے لئے رحمت کا ارادہ کیا

ان لا یری شیئا الا جاءت کفلق الصبح فمکث علی ذلک ما شاء اللہ ان یمکث وحببت الیہ الخلوۃ فلم یکن شیء احب الیہ من ان یخلو ھذا
حدیث حسن صحیح غریب **باب** حدثنا محمد بن بشار قال نا ابو احمد الزبیری نا اسرائیل عن منصور عن ابراھیم عن علقمۃ عن
عبد اللہ قال انکم تعدون الآیات عذابا وانا کنا نعدھا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ لقد کنا ناکل الطعام مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نسمع تسبیح الطعام قال واتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باناء فوضع یدہ فیہ فجعل الماء ینبع من بین
اصابعہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حی علی الوضوء المبارک والبرکۃ من السماء حتی توضانا کلنا ھذا حدیث حسن
صحیح **باب ما جاء کیف کان ینزل الوحی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم** حدثنا اسحق بن موسی الانصاری نا معن
بن عیسی نا مالک عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ ان الحارث بن ھشام سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی واحیانا یتمثل لی
الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشۃ فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل علیہ الوحی فی الیوم
الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا ھذا حدیث حسن صحیح **باب ما جاء فی صفۃ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم** حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع نا سفیان عن ابی اسحق عن البراء قال ما رأیت من ذی لمۃ فی حلۃ
حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ شعر یضرب منکبیہ بعید ما بین المنکبین لم یکن بالقصیر

یہ تھا کہ جو خواب دیکھتے تھے صبح کے نور کی طرح ظاہر ہو جاتے تھے سو جب تک اللہ کی مرضی تھی ایسے ہی رہے پھر سب سے زیادہ آپ کو خلوت پسند
ہوئی سو آپ کو خلوت سے زیادہ کوئی چیز پسند نہ تھی یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **باب** حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے
ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے کہا انہوں نے تم تو آیتوں کو
عذاب شمار کرتے ہو اور ہم انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں برکت شمار کرتے تھے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے
تھے اور کھانے کی تسبیح سنتے تھے کہا انہوں نے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا سو آپ نے اس میں دست مبارک رکھا پس
آپ کی انگلیوں سے پانی نے جوش مارنا شروع کر دیا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آؤ پانی مبارک اور برکت ہے آسمان سے نازل
ہوئی یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طرح نازل ہوتی تھی حدیث
کی ہم سے اسحاق بن موسی انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن بن عیسی نے کہا حدیث کی ہم سے مالک نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے
باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہ حارث بن ہشام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ کو وحی کیونکر آتی ہے پس فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی تو مجھے گھنٹے کی آواز کی طرح آتی ہے اور یہ سب سے بھاری ہے مجھ پر اور کبھی فرشتہ میرے پاس مرد کی شکل بنکر آتا ہے
اور مجھ سے کلام کرتا ہے سو میں نگاہ رکھتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر سخت سردی
کے دنوں میں وحی اترتے دیکھا ہے سو وہ وحی آپ سے جدا ہوتی اس حالت میں کہ آپ کی پیشانی پسینہ ٹپکاتی تھی یہ حدیث حسن صحیح ہے
باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت کے بیان میں حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث
کی ہم سے سفیان نے ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے کہا انہوں نے میں نے کوئی شخص پٹے بالوں والا سرخ لباس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم سے خوبصورت نہیں دیکھا آپ کے بال تھے وہ کاندھوں کے قریب ہو جاتے تھے آپکا سینہ چوڑا تھا نہ آپ بہت قد تھے

ملہ آیات سے مراد معجزات ہیں یا قرآن کی آیتیں [illegible]
[illegible]

ولا بالطويل هذا حديث حسن صحيح باب حدثنا سفيان بن وكيع نا حميد بن عبد الرحمن نا زهير عن ابي اسحق قال سأل
رجل البراء أكان وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل السيف قال لا مثل القمر هذا حديث حسن صحيح باب حدثنا
محمد بن اسمعيل نا ابو نعيم نا المسعودي عن عثمان بن مسلم بن هرمز عن نافع بن جبير بن مطعم عن علي قال لم يكن النبي صلى الله عليه
وسلم بالطويل ولا بالقصير شثن الكفين والقدمين ضخم الرأس ضخم الكراديس طويل المسربة اذا مشى تكفأ تكفؤا كانما ينحط من
صبب لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن صحيح حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي عن المسعودي
بهذا الاسناد نحوه باب حدثنا ابو جعفر محمد بن الحسين بن ابي حليمة من قصر الاحنف واحمد بن عبدة الضبي وعلي
بن حجر نا عيسى بن يونس نا عمر بن عبد الله مولى غفرة حدثني ابراهيم بن محمد من ولد علي بن ابي طالب قال كان علي اذا وصف
النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس بالطويل الممغط ولا بالقصير المتردد وكان ربعة من القوم ولم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط
كان جعدا رجلا ولم يكن بالمطهم ولا بالمكلثم وكان في الوجه تدوير ابيض مشرب ادعج العينين اهدب الاشفار جليل المشاش
والكتد اجرد ذو مسربة شثن الكفين والقدمين اذا مشى تقلع كانما يمشي في صبب واذا التفت التفت معا بين كتفيه خاتم النبوة
وهو خاتم النبيين اجود الناس صدرا واصدق الناس لهجة والينهم عريكة واكرمهم عشرة من رآه بديهة هابه ومن خالطه معرفة
احبه يقول ناعته لم ار قبله ولا بعده مثله صلى الله عليه وسلم هذا حديث ليس اسناده بمتصل قال ابو جعفر سمعت
الاصمعي يقول في تفسير صفة النبي صلى الله عليه وسلم يقول الممغط الذاهب طولا قال وسمعت اعرابيا

دونوں ولد تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ باب حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن عبدالرحمن نے کہا حدیث کی ہمسے
زہیر نے ابی اسحاق سے کہا اُنھنے ایک مرد نے براء سے سوال کیا کہ کیا چہرہ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل تلوار کے تھا کہا
اُنھنے نہیں بلکہ مثل چاند کے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ باب حدیث کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہمسے ابونعیم نے کہا
حدیث کی ہمسے مسعودی نے عثمان بن مسلم بن ہرمز سے اُنھنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اُنھنے حضرت علی سے کہا اُنھنے نہ تھے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے ہاتھ اور پاؤں آپ کے درشت اور سر بزرگ اور جوڑ بڑے سینے کے بالوں کی دھار لمبی جب چلتے تو آگے کی طرف
مائل ہوتے گویا اونچے سے نیچی طرف اُترتے ہیں میں نے آنحضرت سے پہلے اور پیچھے مثل اُنکے نہیں دیکھا یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے میرے باپ نے مسعودی سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے باب
حدیث کی ہمسے ابوجعفر بیٹے محمد بن حسین بن ابی حلیمہ نے جو احنف بن قیس کے محل سے آئے اور احمد بن عبدہ ضبی اور علی بن
حجر نے کہا انھوں نے حدیث کی ہمسے عیسیٰ بن یونس نے کہا حدیث کی ہمسے عمر بن عبداللہ نے جو غفرہ کا غلام ہے کہا حدیث کی
ہمسے ابراہیم بن محمد نے جو علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہیں کہا اُنھنے جب حضرت علی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے تو کہتے
نہ آنحضرت بہت دراز قد تھے اور نہ بہت چھوٹے اور قوم سے درمیانہ قد تھے اور آپ کے نہ بہت گھونگر والے بال تھے اور نہ بالکل سیدھے
اور سیدھے بالوں کے سرے مڑتے ہوئے کنگھی کیے ہوئے تھے اور نہ آپکا چہرہ تھوڑی گولائی کے ساتھ نہ بالکل موٹا اور پر گوشت
تھا گندمی رنگ بہت سیاہ آنکھیں دراز پلکیں۔ ہڈی جوڑ بڑے دوست شانے بدن پر کم بال سینے سے ناف تک مسربہ یعنی بالوں کی
لکیر ہاتھ اور پاؤں موٹے جب چلتے تو قوت سے چلتے گویا ڈھالو زمین پر چلتے ہیں۔ اور جدھر دیکھتے بھرپور دیکھتے دونوں شانوں کے درمیان
مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین ہیں لوگوں سے زیادہ دل کھول کر دینے والے تھے اور قول میں سب سے سچے اور زیادہ سب سے
رقیق القلب اور اصحاب کے ساتھ سب سے کریم اور جو شخص آپ کو دفعۃً دیکھتا اس پر رعب چھا جاتا۔ اور جو کوئی آپ سے ہمکلام
ہوتا اُسکے دل میں محبت پیدا ہو جاتی صفت بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے نہ آنحضرت سے پہلے اور نہ پیچھے کوئی آپ کے
مثل نہیں دیکھا۔ اس حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے۔ کہا ابوجعفر نے سنا میں نے اصمعی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی
صفت کی تفسیر میں کہتا ممغط کے معنے بہت لمبا قد کہا ہے اور سنا میں نے اعرابی سے

؎ نسخہ میں جو روایت ہے لفظ جلی کا یعنی شمائل ترمذی اور مسلم میں لفظ جلی کا ہر جگہ سے بولا گیا ہے اس کے لحاظ سے ترجمہ میں جلی کا لفظ کیا گیا ہے

يقول في كلامه تعقل في تتابع اى مرسلا هذا الحديث اما المتردد فالداخل بعضه في بعض قصيرا او اما المتطاول فهو المتناهي في الطول الذي بشعر محمرة اى بحمرة قليلا وفى القاموس الكثير اللحم واما المكلثم فالمدور الوجه واما المشرب فهو الذي في بياضه حمرة والادعج الشديد سواد العين والاهدب الطويل الاشفار والكتد مجتمع الكتفين وهو الكاهل والمسربة هو الشعر الدقيق الذي هو كانه قضيب من الصدر الى السرة والشثن الغليظ الاصابع من الكفين والقدمين والتقلع ان يمشي بقوة والصبب الحدور يقول انحدرنا في صبوب وصبب وقوله جليل المشاش يريد رؤس المناكب والعشرة الصحبة والعشير الصاحب والبديهة المفاجاة يقول بدهته بامر اى فجأته **باب** حدثنا حميد بن مسعدة نا حميد بن الاسود عن اسامة بن زيد عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسرد سردكم هذا ولكنه كان يتكلم بكلام بينه فصل يحفظه من جلس اليه هذا حديث صحيح لا نعرفه الا من حديث الزهري وقد رواه يونس بن يزيد عن الزهري **باب** حدثنا محمد بن يحيى نا ابو قتيبة سلم بن قتيبة عن عبد الله بن المثنى عن ثمامة عن انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعيد الكلمة ثلاثا لتعقل عنه هذا حديث حسن صحيح غريب انما نعرفه من حديث عبد الله بن المثنى **باب** حدثنا قتيبة نا ابن لهيعة عن عبيد الله بن المغيرة عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأيت احدا اكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حديث غريب وقد روي عن يزيد بن ابي حبيب عن عبد الله بن الحارث بن جزء مثل هذا حدثنا بذلك احمد بن خالد الخلال نا يحيى بن اسحق نا الليث بن سعد عن يزيد بن ابي حبيب عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما كان ضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تبسما هذا حديث صحيح غريب

کہ اپنے کلام میں کہتا تھا فی تتابع یعنی آگے اسکو بہت لمبا کھینچا اور متردد وہ جو گھٹا ہوا اور بعض بعض میں داخل ہو یعنی ٹھگنا ہو اور قطط جو بہت گھونگر والے بال ہوں اور رجل جیکے بالوں میں قدرے پیچ ہوں اور مطہم بہت موٹے اور پر گوشت بدن والے کو کہتے ہیں اور مکلثم گول چہرہ اور مشرب وہ جسکی سفیدی میں سرخی ہو اور ادعج جسکی آنکھیں بہت سیاہ ہوں اور اہدب جسکی پلکیں دراز ہوں اور کتد مونڈھے کا ملنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور مسربہ وہ باریک بال جو لکیر کی طرح سینے سے ناف تک ہو اور شثن جسکی ہتھیلیاں اور پاؤں کی انگلیاں موٹی ہوں۔ اور تقلع قوت سے چلنا ہے اور صبب نشیب کو کہتے ہیں اور انحدرنا من صبوب وصبب اور قول جلیل المشاش سے مراد یہ ہے کہ کاندھوں کے سرے بڑے تھے اور عشرہ کے معنے اصحاب کے ہیں اور عشیر صاحب اور بدیہہ کے معنے مفاجات کے ہیں کہتے ہیں بدہتہ بامر یعنی فجأتہ **باب** حدیث کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہمسے حمید بن اسود نے اسامہ بن زید سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح جلدی جلدی نہیں کہتے تھے لیکن ایسا کلام فیصل اور واضح طور پر بیان کرتے کہ پاس بیٹھنے والا اسکو یاد کر لیتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر طریق زہری سے۔ اور روایت کیا اسکو یونس بن یزید نے زہری سے **باب** حدیث کی ہمسے محمد بن یحیی نے کہا حدیث کی ہمسے ابو قتیبہ سلم بن قتیبہ نے عبد اللہ بن مثنی سے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار اعادہ کرتے تھے تاکہ سمجھ میں آجاوے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہم فقط اسکو طریق عبد اللہ بن مثنی سے ہی پہچانتے ہیں۔ **باب** حدیث کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابن لہیعہ نے عبید اللہ بن مغیرہ سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہا انہوں نے میں نے کوئی شخص تبسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہیں دیکھا۔ یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوا بواسطہ یزید بن ابی حبیب کے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے مثل اسکے حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے احمد بن خالد خلال نے کہا حدیث کی ہمسے یحیی بن اسحاق نے کہا حدیث کی ہمسے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا سوائے تبسم[1] کے اور کچھ نہ تھا۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے

---

[1] تبسم کے معنے عرف میں لب شیریں کرنے کے ہیں ہے جو بنسی کہ بنا ناں دانت ۔ مولف

ما رأيت شيئا احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم كان الشمس تجري في وجهه وما رأيت احدا اسرع في مشيه من
رسول الله صلى الله عليه وسلم كانما الارض تطوى له انا لنجهد انفسنا وانه لغير مكترث هذا حديث غريب باب حدثنا قتيبة نا الليث
عن ابي الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عرض علي الانبياء فاذا موسى ضرب من الرجال كانه من رجال شنوءة
ورأيت عيسى بن مريم فاذا اقرب الناس من رأيت به شبها عروة بن مسعود ورأيت ابراهيم فاذا اقرب من رأيت به شبها
صاحبكم يعني نفسه ورأيت جبرئيل فاذا اقرب من رأيت به شبها دحية هذا حديث حسن صحيح غريب باب ما جاء
في سن النبي صلى الله عليه وسلم وابن كم كان حين مات حدثنا احمد بن منيع ويعقوب بن ابراهيم الدورقي قالا نا
اسمعيل بن علية عن خالد الحذاء قال حدثني عمار مولى بني هاشم قال سمعت ابن عباس يقول توفي النبي صلى الله عليه وسلم
وهو ابن خمس وستين حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا بشر بن المفضل نا خالد الحذاء نا عمار مولى بني هاشم
نا ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم توفي وهو ابن خمس وستين هذا حديث حسن الاسناد صحيح باب حدثنا احمد بن منيع نا
روح بن عبادة نا زكريا بن اسحق نا عمرو بن دينار عن ابن عباس قال مكث النبي صلى الله عليه وسلم بمكة ثلث عشرة سنة يعني
يوحى اليه وتوفي وهو ابن ثلاث وستين وفي الباب عن عائشة وانس بن مالك ودغفل بن حنظلة ولا يصح لدغفل سماع من
النبي صلى الله عليه وسلم ولا رؤية وحديث ابن عباس حديث حسن غريب من حديث عمرو بن دينار باب حدثنا محمد بن بشار
نا محمد بن جعفر نا شعبة عن ابي اسحق عن عامر بن سعد عن جرير عن معاوية بن ابي سفيان انه سمعه
يخطب يقول مات رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وستين وابو بكر وعمر وانا ابن ثلاث وستين۔

میں نے کوئی چیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت نہیں دیکھی گویا کہ آپ کے منہ مبارک میں چلتا ہو [سورج] اور
میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جلدی کسی کو چلتا نہیں دیکھا گویا آپ کے لیے زمین سمٹی جاتی تھی ہم تو اپنے نفسوں کو
مشقت میں ڈالتے اور آنحضرت بے پرواہ ہو کر چلتے یہ حدیث غریب ہے باب حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث
نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے روبرو پیغمبر پیش کیے گئے میں نے دیکھا تو موسی علیہ السلام
ایک قسم کے مردوں سے ہیں گویا شنوءہ (نام قبیلہ) کے مردوں سے ہیں اور عیسی بیٹے مریم کو دیکھا تو میرے دیکھے میں جو آدمی آپ سے
ہیں سب سے مشابہ ان کے ساتھ عروہ بن مسعود ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے مشابہ ان کے ساتھ
تمہارا صاحب ہے یعنی اپنے تئیں اور جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے مشابہ ان کے ساتھ دحیہ کلبی ہیں یہ حدیث
حسن صحیح غریب ہے۔ باب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر کے بیان میں اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی آپ کی عمر
[illegible] ہم سے احمد بن منیع اور یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے اسمعیل بن علیہ نے خالد حذاء [illegible]
سے عمار نے جو بنی ہاشم کا غلام ہے کہا سنا میں نے ابن عباس سے کہتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حالت میں کہ
آپ پینسٹھ برس کے تھے حدیث کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن مفضل نے کہا حدیث کی ہم سے خالد حذاء نے
عمار نے جو بنی ہاشم کا غلام ہے کہا خبر دی ہم کو ابن عباس نے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اس حالت میں کہ پینسٹھ [illegible]
حدیث حسن الاسناد صحیح ہے باب حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی [illegible]
نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن دینار نے ابن عباس سے کہا ٹھہرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال [illegible]
[illegible] اور فوت ہوئے اس حالت میں کہ تریسٹھ سال کے تھے۔ اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور انس بن مالک [illegible]
حنظلہ سے اور دغفل کا سماع نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس کی حسن غریب ہے حدیث عمرو بن دینار [illegible] باب
حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے
جریر سے انہوں نے معاویہ بن ابی سفیان سے یہ کہا انہوں نے سنا میں نے معاویہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
اور عمر رضی اللہ عنہم فوت ہوئے اس حالت میں کہ تریسٹھ سال کے تھے اور میں بھی تریسٹھ سال کا ہوں۔ یہ حدیث [illegible] ہے۔

هذا حديث حسن وقد روي من غير وجه عن عطية عن ابي سعيد ۔ باب حدثنا محمد بن عبد الملك بن ابي الشوارب نا ابو عوانة
عن عبد الملك بن عمير عن ابن ابي المعلى عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خطب يوما فقال ان رجلا خيره ربه بين ان يعيش
في الدنيا ما شاء ان يعيش ويأكل في الدنيا ما شاء ان يأكل وبين لقاء ربه فاختار لقاء ربه قال فبكى ابو بكر فقال اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم الا تعجبون من هذا الشيخ اذ ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا صالحا خيره ربه بين الدنيا ولقاء ربه
فاختار لقاء ربه قال فكان ابو بكر اعلمهم بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر بل نفديك بآبائنا واموالنا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من الناس احد امن الينا في صحبته وذات يده من ابن ابي قحافة ولو كنت متخذا خليلا
لاتخذت ابن ابي قحافة خليلا ولكن ود واخاء ايمان مرتين او ثلاثا الا وان صاحبكم خليل الله وفي الباب عن ابي سعيد
هذا حديث غريب وقد روي هذا الحديث عن ابي عوانة عن عبد الملك بن عمير باسناد غير هذا ومعنى قوله امن
الينا يعني امن علينا حدثنا احمد بن الحسن نا عبد الله بن مسلمة عن مالك بن انس عن ابي النضر عن عبيد بن
حنين عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس على المنبر فقال ان عبدا خيره الله بين
ان يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار ما عنده فقال ابو بكر فديناك يا رسول الله بآبائنا وامهاتنا
قال فعجبنا فقال الناس انظروا الى هذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خيره الله بين ان يؤتيه
من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عند الله وهو يقول فديناك بآبائنا وامهاتنا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن ہے۔ اور یہ کئی وجہ سے بواسطہ عطیہ کے ابی سعید سے مروی ہے باب حدیث کی ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے
کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عبد الملک بن عمیر سے اُسنے ابن ابی المعلی سے اسنے اپنے باپ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا ایک مرد ہے اُسکو اسکے مالک نے اختیار دیا ہے درمیان اسکے کہ دنیا میں جبتک وہ چاہے عیش کرے اور
دنیا میں جب تک چاہے کھاتا رہے اور درمیان اپنے مالک کی ملاقات کے کہا راوی نے پھر حضرت ابو بکر صدیق رو پڑے پس کہا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ نے کیا تم اس شیخ سے تعجب نہیں ہوتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صالح مرد کا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالے نے
اسکو دنیا میں رہنے کا اور اپنی ملاقات کا اختیار دیا ہے سو اُسنے اللہ تعالی کی ملاقات کو اختیار کیا ہے۔ کہا راوی نے حضرت ابو بکر
سب سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کو سمجھتے تھے پس کہا ابو بکر نے بلکہ ہم اپنے آباء اور مال آپ پر قربان کرتے ہیں
پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی لوگوں سے کہ جسنے مجھپر اپنی صحبت اور مال سے ابن ابی قحافہ سے زیادہ احسان
کیا ہو اگر میں نے کسی کو دوست مخلص بنانا ہوتا تو ابن ابی قحافہ کو دوست مخلص بناتا لیکن دوستی اور اخوت ایمان کی ہے۔ دو بار یا
تین بار فرمایا اور تمہارا صاحب اللہ کا خلیل ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی سعید سے یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث
بواسطہ ابی عوانہ کے عبد الملک بن عمیر سے غیر اس اسناد سے ہے۔ اور معنی قولہ امن الینا کے یہ ہیں کہ مجھپر احسان کیا۔ حدیث کی
ہمسے احمد بن حسن نے کہا حدیث کی ہمسے عبد اللہ بن مسلمہ نے مالک بن انس سے اُسنے ابی النضر سے اُسنے عبید بن حنین سے اُسنے
ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا ہے خواہ دنیا کی آرائش
سے جو چاہے لے خواہ جو اللہ کے پاس ہے وہ لے پس اُسنے اُس چیز کو اختیار کیا ہے جو اللہ کے پاس ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے
ہم اپنے والدین آپ پر قربان کرتے ہیں کہا راوی نے پس ہم متعجب ہوئے سو کہا لوگوں نے اس شیخ کی طرف دیکھو کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کی خبر دی ہے کہ اسکو اللہ تعالے نے اختیار دیا ہے کہ خواہ دنیا کی آرائش جو چاہے لے خواہ جو اللہ کے پاس
ہے وہ لے اور ابو بکر صدیق یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے والدین آپ پر قربان کرتے ہیں سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

۱؎ جب آنحضرت نے یہ حدیث فرمائی کہ اللہ تعالے نے ایک آدمی کو اختیار دیا ہے کہ گر چاہے رہے دنیا میں جبتک جی اسکا چاہتا ہے عیش کرے یا اللہ تعالی کی ملاقات کو
پس اُس آدمی نے اللہ تعالے کی ملاقات کو اختیار کیا ہے اور دنیا کی زندگانی کو چھوڑ دیا ہے۔ حدیث سنکر حضرت ابو بکر رونے لگے لوگ اسے تعجب میں کہ بڑے تعجب کی بات
ہے کہ حضرت نے تو ایک صالح مرد کا ذکر کیا ہے اور یہ رونا شروع کرتے ہیں۔

هو المخير وكان ابو بكر هو اعلمنا به فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان من امن الناس علي في صحبته وماله ابو بكر ولو كنت متخذا خليلا
لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام لا تبقين في المسجد خوخة الا خوخة ابي بكر هذا حديث حسن صحيح **باب**
حدثنا علي بن الحسن الكوفي نا محبوب بن محرز القواريري عن داود بن يزيد الاودي عن ابيه عن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لاحد عندنا يد الا وقد كافيناه ما خلا ابا بكر فان له عندنا يدا يكافيه الله بها يوم القيمة
وما نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا الا وان صاحبكم خليل الله
هذا الحديث حسن غريب من هذا الوجه **حدثنا** الحسن بن الصباح البزار نا سفيان بن عيينة عن زائدة عن
عبد الملك بن عمير عن ربعي هو ابن حراش عن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي
ابي بكر وعمر وفي الباب عن ابن مسعود هذا حديث حسن وروى سفيان الثوري هذا الحديث عن عبد الملك بن عمير
عن مولى لربعي عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** احمد بن منيع وغير واحد قالوا نا سفيان بن عيينة
عن عبد الملك بن عمير نحوه وكان سفيان بن عيينة يدلس في هذا الحديث فربما ذكره عن زائدة عن عبد الملك بن
عمير وربما لم يذكر فيه عن زائدة وروى هذا الحديث ابراهيم بن سعد عن سفيان الثوري عن عبد الملك بن عمير عن هلال مولى
ربعي عن ربعي عن حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه ايضا عن ربعي عن حذيفة
عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** سعيد بن يحيى بن سعيد الاموي نا وكيع عن سالم ابي العلاء المرادي عن عمرو بن
هرم عن ربعي بن حراش عن حذيفة قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني لا ادري ما بقائي فيكم

تو اختیار دیا اور حضرت ابو بکر اس بات کو ہم سے بہتر جانتے تھے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ احسان کرنے والا مجھ پر صحبت
اور مال سے ابو بکر صدیق ہے اگر میں نے کسی کو خلیل دوست بنایا ہوتا تو ابو بکر کو خلیل دوست بناتا لیکن اخوت اسلام کی ہے اور مسجد میں سوائے
دروازے ابو بکر کے اور کوئی دروازہ[1] باقی نہ رکھا جاوے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** حدیث کی ہم سے علی بن حسین کوفی نے کہا
حدیث کی ہم سے محبوب بن محرز قواریری نے داؤد بن یزید اودی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس کسی کا ہم پر احسان تھا ہم نے اس کا بدلہ اس کو دے دیا ہے سوائے ابی بکر کے بیشک ان کا ہم پر احسان ہے اس کو بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن دیگا۔ اور مجھے کسی کے مال نے کبھی اسقدر نفع نہیں دیا جسقدر کہ حضرت ابی بکر کے مال نے نفع دیا ہے اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابو بکر
کو خلیل بناتا خبردار تمہارا صاحب اللہ کا خلیل ہے یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہم سے حسن بن صباح بزاز نے کہا حدیث
کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے زائدہ سے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے حذیفہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اقتدا کرو ساتھ ان لوگوں کے جو میرے پیچھے ہیں یعنی ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے یہ حدیث
حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی کے غلام سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ حدیث کی ہم سے احمد بن منیع اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن
عمیر سے مثل اس کے اور سفیان بن عیینہ اس حدیث میں تدلیس کرتا تھا کبھی تو وہ اس کو ذکر کرتا تھا زائدہ سے وہ عبد الملک بن عمیر سے اور کبھی
زائدہ کا ذکر نہیں کرتا تھا۔ اور روایت کی ہے اس حدیث کو ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال
ربعی کے غلام سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور غیر اس وجہ سے بھی یہ حدیث بواسطہ ربعی کے حذیفہ سے
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے حدیث کی ہم سے سعید بن یحییٰ بن سعید اموی نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سالم ابی العلاء مرادی
سے انہوں نے عمرو بن ہرم سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے حذیفہ سے کہا انہوں نے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے
پس فرمایا آپ نے میں نہیں جانتا کہ مجھ کو کب تک تم میں زندہ رہنا ہے۔

۱؎ مسجد نبوی کے متصل جو گھر تھے ان کا ایک ایک دروازہ اور روشندان مسجد کی طرف بھی تھا اس سے نکل کر مسجد میں نماز وغیرہ سے پہلے آ جاتے حضرت نے فرمایا کہ سب
دروازے ابو بکر صدیق کے سوا تمام دروازے جو مسجد کی طرف ہیں بند کر دیے جاویں یہ حدیث حضرت ابو بکر کی خلافت پر دلیل صریح ہے ۱ھ

فاقتدوا بالذين من بعدي واشار الى ابي بكر وعمر حدثنا علي بن حجر نا الوليد بن محمد الموقري عن الزهري عن علي بن الحسين
عن علي بن ابي طالب قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ طلع ابو بكر وعمر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذان
سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والآخرين الا النبيين والمرسلين يا علي لا تخبرهما هذا حديث غريب من هذا الوجه والوليد
بن محمد الموقري يضعف في الحديث وقد روي هذا الحديث عن علي من غير هذا الوجه وفي الباب عن انس وابن عباس
حدثنا الحسن بن الصباح البزار نا محمد بن كثير عن الاوزاعي عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لابي بكر وعمر هذان سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والآخرين الا النبيين والمرسلين لا تخبرهما يا علي هذا
حديث حسن غريب من هذا الوجه حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدورقي نا سفيان بن عيينة قال ذكره داود عن
الشعبي عن الحارث عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ابو بكر وعمر سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والآخرين ما خلا
النبيين والمرسلين لا تخبرهما يا علي باب حدثنا ابو سعيد الاشج نا عقبة بن خالد نا شعبة عن الجريري عن
ابي نضرة عن ابي سعيد الخدري قال قال ابو بكر الست احق الناس بها الست اول من اسلم الست صاحب كذا
الست صاحب كذا هذا حديث قد رواه بعضهم عن شعبة عن الجريري عن ابي نضرة قال قال ابو بكر وهذا اصح
حدثنا بذلك محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي عن شعبة عن الجريري عن ابي نضرة قال قال ابو بكر فذكر نحوه بمعناه
ولم يذكر فيه عن ابي سعيد وهذا اصح باب حدثنا محمود بن غيلان نا ابو داود نا الحكم بن عطية عن ثابت
عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج على اصحابه من المهاجرين والانصار وهم جلوس فيهم
ابو بكر وعمر فلا يرفع اليه احد منهم بصره الا ابو بكر وعمر فانهما كانا ينظران اليه وينظر اليهما ويتبسمان اليه

سو تم ان دو لوگوں کا اقتدا کرو جو میرے پیچھے ہیں اور اشارت کی آپ نے حضرت ابوبکر اور عمر کی طرف۔ باب حدیث کی ہمسے علی بن حجر نے
کہا خبر دی ہمکو ولید بن محمد موقری نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے تھا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ تو کہ ناگاہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں تمام جنتیوں کے بڑوں
کے سردار ہیں جو پہلے ہو چکے ہیں مگر نبیوں اور مرسلین کے۔ اے علی ان دونوں کو خبر مت کر۔ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے۔ اور ولید
بن محمد موقری حدیث میں ضعیف ہے۔ اور یہ حدیث حضرت علی سے غیر اس وجہ سے بھی مروی ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس
اور ابن عباس سے۔ حدیث کی ہمسے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن کثیر نے اوزاعی سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے
انس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور عمر کے حق میں کہ یہ دونوں تمام جنتیوں کے بڈھوں کے سردار ہیں
اولین اور آخرین سے مگر نبیوں اور مرسلوں سے۔ اے علی ان دونوں کو خبر مت کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے۔ حدیث کی ہمسے
یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے سفیان بن عیینہ نے کہا انہوں نے ذکر کیا اسکو داؤد نے شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے
انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ابوبکر و عمر تمام جنتیوں کے بڈھوں کے سردار ہیں اولین و آخرین سے سوائے نبیوں اور مرسلوں
کے۔ اے علی انکو خبر مت کرو۔ باب حدیث کی ہمسے ابوسعید اشج نے کہا حدیث کی ہمسے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی ہمسے شعبہ نے جریری سے انہوں نے
ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہا ابوبکر نے کیا میں تمام لوگوں سے زیادہ حقدار اسکا نہیں ہوں کیا میں انہیں نہیں ہوں جو پہلے
مسلمان ہوئے ہیں کیا میں فلاں شخص نہیں ہوں اور فلاں شخص نہیں ہوں۔ روایت کی اس حدیث کو بعض نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے حدیث
کیا ہے کہا انہوں نے کہا ابوبکر نے الخ اور یہ صحیح ہے۔ حدیث کی ہمسے ساتھ اسکے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے شعبہ سے انہوں نے جریری
سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا انہوں نے کہا ابوبکر نے مثل اسکے بالمعنی اور ابی سعید کا انہوں نے اسمیں ذکر نہیں کیا۔ اور یہ صحیح ہے۔ باب حدیث کی ہمسے محمود بن
غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے ابوداؤد نے کہا حدیث کی ہمسے حکم بن عطیہ نے ثابت سے انہوں نے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ مہاجرین
اور انصار کے پاس آتے اس حالت میں کہ وہ بیٹھے ہوئے ہوتے اور انہیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی ہوتے تو کوئی شخص انمیں سے آپکی طرف نظر نہ اٹھا سکتا
سوائے حضرت ابوبکر و عمر کے یہ دونوں حضرت کی طرف دیکھا کرتے تھے اور آنحضرت انکی طرف دیکھتے اور یہ دونوں آپکی طرف منہ کرکے تبسم کرتے

هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن عبد الله بن مسعود وابي موسى وابن عباس وسالم بن عبيد **باب حدثنا** نصر بن عبد الرحمن الكوفي نا احمد بن بشير عن عيسى بن ميمون الانصاري عن القاسم بن محمد عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابوبكر ان يؤمهم غيره هذا حديث غريب **باب حدثنا** اسحق بن موسى الانصاري نا معن نا مالك بن انس عن الزهري عن حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من انفق زوجين في سبيل الله نودي في الجنة يا عبد الله هذا خير فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الريان فقال ابوبكر بابي انت وامي ما على من دعي من هذه الابواب من ضرورة فهل يدعى احد من تلك الابواب كلها قال نعم وارجو ان تكون منهم هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** هارون بن عبد الله البزار البغدادي نا الفضل بن دكين نا هشام بن سعد عن زيد بن اسلم عن ابيه قال سمعت عمر بن الخطاب يقول امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق فوافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم اسبق ابابكر ان سبقته يوما قال فجئت بنصف مالي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ابقيت لاهلك قلت مثله واتى ابوبكر بكل ما عنده فقال يا ابابكر ما ابقيت لاهلك فقال ابقيت لهم الله ورسوله قلت لا اسبقه الى شيء ابدا هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** عبد بن حميد نا يعقوب بن ابراهيم بن سعد نا ابي عن ابيه قال اخبرني محمد بن جبير بن مطعم ان اباه جبير بن مطعم اخبره ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور سالم بن عبید سے رضی اللہ عنہم۔ **باب** حدیث کی ہم سے نصر بن عبد الرحمن کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن بشیر نے انہوں نے عیسیٰ بن میمون انصاری سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق کسی قوم کو کہ جس میں ابوبکر ہوں اور سوا ان کے کوئی اور امامت کرائے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ **باب** حدیث کی ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے حدیث کی ہم سے معن نے کہا حدیث کی ہم سے مالک بن انس نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑا کسی چیز کا خدا کی راہ میں دیگا تو جنت میں آواز دیا جائیگا کہ اے اللہ کے بندے یہ بہتر ہے سو جو کوئی نمازیوں سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو کوئی جہاد کرنے والوں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جاویگا اور جو کوئی صدقہ کرنے والوں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے پکارا جائیگا اور جو کوئی روزہ داروں سے ہوگا وہ باب ریان سے پکارا جاویگا پس کہا حضرت ابوبکر نے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ان لوگوں کو جو کہ پکارا جاویگا کسی کی ضرورت تو نہیں سو کیا کوئی ایسا ہے جو ان تمام دروازوں سے پکارا جاوے فرمایا آپ نے ہاں میں گمان کرتا ہوں کہ تم انہیں میں سے ہوگے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے ہارون بن عبد اللہ بزار بغدادی نے کہا خبر دی ہم کو فضل بن دکین نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا پس اتفاقاً اس وقت میرے پاس مال تھا میں نے کہا آج کے دن میں ابوبکر سے سبقت لیجاؤنگا اگر کسی دن ان سے سبقت لے جاؤں گا پس لایا میں نصف مال اپنا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا میں نے کہا اسی قدر اور حضرت ابوبکر لائے تمام مال جو ان کے پاس تھا سو فرمایا آنحضرت نے تم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے سو کہا انہوں نے ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں میں نے کہا میں کبھی ان سے کسی چیز میں سبقت نہیں لے جا سکتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے اپنے باپ سے کہا خبر دی مجھے محمد بن جبیر بن مطعم نے کہ باپ ان کے جبیر بن مطعم نے ان کو خبر دی کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی

[illegible]

ومحمد بن رافع قالا نا ابو عامر العقدي نا خارجة بن عبد الله الانصاري عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اللهم اعز الاسلام باحب هذين الرجلين اليك بابي جهل او بعمر بن الخطاب قال وكان احبهما اليه عمر هذا حديث حسن صحيح
غريب من حديث ابن عمر **باب حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر هو العقدي نا خارجة بن عبد الله هو الانصاري عن نافع عن ابن عمر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله جعل الحق على لسان عمر وقلبه قال وقال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط فقالوا فيه وقال فيه عمر
او قال ابن الخطاب فيه شك خارجة الا نزل فيه القرآن على نحو ما قال عمر وفي الباب عن الفضل بن عباس وابي ذر وابي هريرة هذا
حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** ابو كريب نا يونس بن بكير عن النضر ابي عمر عن عكرمة عن
ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابي جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فغدا عمر على
رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلم هذا حديث غريب من هذا الوجه وقد تكلم بعضهم في النضر ابي عمر وهو يروي مناكير
باب حدثنا محمد بن المثنى نا عبد الله بن داود الواسطي ابو محمد نا عبد الرحمن بن اخي محمد بن المنكدر عن محمد بن المنكدر
عن جابر بن عبد الله قال قال عمر لابي بكر يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ابو بكر اما انك ان قلت
ذاك فلقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما طلعت الشمس على رجل خير من عمر هذا حديث غريب
لا نعرفه الا من هذا الوجه وليس اسناده بذلك وفي الباب عن ابي الدرداء **حدثنا** محمد بن المثنى نا عبد الله بن داود
عن حماد بن زيد عن ايوب عن محمد بن سيرين قال ما اظن رجلا ينتقص ابا بكر وعمر يحب النبي صلى الله عليه وسلم
هذا حديث غريب حسن **باب حدثنا** سلمة بن شبيب نا المقرئ عن حيوة بن شريح عن بكر بن عمرو عن مشرح
بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان نبي بعدي لكان عمر بن الخطاب

اور محمد بن رافع نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے خارجہ بن عبد اللہ انصاری نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ اسلام کو عزت دے ساتھ ایک کے ان دو مردوں سے جو تجھے بہت پیارا ہو یعنی
ابوجہل یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہا انہوں نے اور محبوب تر ان دونوں سے اللہ تعالیٰ کی طرف حضرت عمر تھے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
غریب ہے ابن عمر سے۔ **باب حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے خارجہ بن
عبد اللہ انصاری نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حق حضرت عمر کی زبان
اور دل پر رکھ دیا کہا راوی نے اور کہا ابن عمر نے کوئی ایسا حادثہ لوگوں پر نازل نہیں ہوا کہ جس میں انہوں نے کچھ کہا ہو اور عمر نے بھی
اس میں کہا ہو یا کہا ابن خطاب نے اس میں کہا یہ شک خارجہ کو ہوا ہے مگر کہ اس میں قرآن حضرت عمر کے قول کے مثل نازل ہوا۔ اور اس
باب میں روایت ہے فضل بن عباس اور ابی ذر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس طریق سے **باب حدیث**
کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے یونس بن بکیر نے نضر ابی عمر سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہا یا اللہ اسلام کو عزت دے بسبب ابی جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب کے کہا راوی نے پس صبح ہوئی تو حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آکر اسلام لائے۔ یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے اور نضر ابی عمر کے حق میں کلام کیا گیا ہے اور یہ منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ **باب حدیث**
کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن داود واسطی ابو محمد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بھتیجے محمد بن منکدر کے جابر سے انہوں نے جابر بن
عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہا عمر نے ابو بکر سے اے بہتر سب آدمیوں سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ پس کہا ابو بکر نے آپ نے اگر یہ بات کہی تو میں نے
بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے آفتاب نے کسی مرد پر جو عمر سے بہتر ہو طلوع نہیں کیا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے
ہم اس کو مگر اسی طریق سے اور اسناد اس کی اچھی نہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی الدرداء سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے
عبد اللہ بن داود نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا انہوں نے میں یقین نہیں کرتا کسی ایسے مرد کا کہ دشمنی کرے حضرت ابوبکر
اور عمر رضی اللہ عنہما سے دوست رکھتا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ **باب حدیث** کی ہم سے سلمہ بن شبیب نے کہا حدیث کی ہم سے مقری نے
حیوہ بن شریح سے انہوں نے بکر بن عمرو سے انہوں نے مشرح بن ہاعان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے فرمایا حضرت نے اگر ہوتا میرے بعد کوئی نبی تو عمر بن خطاب ہوتے

هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من حديث مشرح بن هاعان **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن عقيل عن
الزهري عن حمزة بن عبد الله بن عمر عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت كأني أتيت بقدح لبن فشربت منه
فأعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما أولته يا رسول الله قال العلم هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** علي بن حجر نا إسمعيل
بن جعفر عن حميد عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت الجنة فإذا أنا بقصر من ذهب فقلت لمن هذا القصر قالوا
لشاب من قريش فظننت أني أنا هو فقلت ومن هو فقالوا عمر بن الخطاب هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا**
الحسين بن حريث أبو عمار المروزي نا علي بن الحسين بن واقد قال حدثني أبي قال حدثني عبد الله بن بريدة قال حدثني أبي بريدة قال أصبح
رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعا بلالا فقال يا بلال بم سبقتني إلى الجنة ما دخلت الجنة قط إلا سمعت خشخشتك
أمامي دخلت البارحة الجنة فسمعت خشخشتك أمامي فأتيت على قصر مربع مشرف من ذهب فقلت لمن هذا القصر قالوا لرجل
من العرب فقلت أنا عربي لمن هذا القصر قالوا لرجل من قريش فقلت أنا قرشي لمن هذا القصر قالوا لرجل من أمة محمد صلى الله عليه
وسلم قلت أنا محمد لمن هذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب فقال بلال يا رسول الله ما أذنت قط إلا صليت ركعتين وما أصابني
حدث قط إلا توضأت عندها ورأيت أن لله علي ركعتين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بهما وفي الباب عن جابر ومعاذ
وأنس وأبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت في الجنة قصرا من ذهب فقلت لمن هذا فقيل لعمر بن الخطاب هذا حديث
حسن صحيح غريب ومعنى هذا الحديث أني دخلت البارحة الجنة يعني رأيت في المنام كأني دخلت الجنة هكذا روي في
بعض الحديث ويروى عن ابن عباس أنه قال رؤيا الأنبياء وحي **باب حدثنا** الحسين بن حريث نا علي بن الحسين
بن واقد حدثني أبي قال حدثني عبد الله بن بريدة قال

یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت مشرح بن ہاعان سے **باب حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے
انہوں نے زہری سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے خواب دیکھا گویا
کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا اور میں نے اس سے پیا اور اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دیا لوگوں نے کہا پس آپ نے کیا تعبیر کی یا رسول
اللہ آپ نے فرمایا علم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن جعفر نے حمید سے انہوں نے انس سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا دیکھا کہ میں ایک سونے کے محل کے پاس ہوں تو میں نے کہا یہ محل کس کا ہے کہا انہوں نے
ایک قریشی جوان کا سو میں نے گمان کیا کہ میں ہی وہ ہوں میں نے کہا اور وہ جوان کون ہے کہا انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ یہ حدیث
صحیح ہے۔ **باب حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث یعنی ابو عمار مروزی نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے
باپ نے کہا حدیث کی مجھ سے عبداللہ بن بریدہ نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ بریدہ نے کہا انہوں نے صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو
بلال کو بلایا اور کہا اے بلال کس سبب سے تو جنت میں مجھ سے سبقت لے گیا میں کبھی جنت میں داخل نہیں ہوا کہ تیری آہٹ اپنے آگے نہ سنی ہو
آج رات میں جنت میں داخل ہوا سو تیری آہٹ اپنے آگے سنی اور میں ایک محل عظیم الشان مربع پر جو سونے کا تھا لایا گیا میں نے کہا یہ کس کا ہے
کہا انہوں نے ایک عربی مرد کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کس کا محل ہے کہا انہوں نے ایک مرد قریشی کا میں نے کہا میں قریشی ہوں یہ کس کا محل ہے کہا ایک
مرد کا جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے میں نے کہا میں محمد ہوں یہ کس کا محل ہے کہا انہوں نے عمر بن خطاب کا پس کہا بلال نے میں نے کبھی
اذان نہیں دی مگر دو رکعتیں پڑھی ہیں اور میں جب کبھی بے وضو ہوا ہوں تو اسی وقت وضو کر لیا ہے اور اپنے اوپر واسطے اللہ تعالیٰ کے واجب دو رکعتیں
جانیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دونوں کے سبب سے اور اس باب میں روایت ہے جابر اور معاذ اور انس اور ابی ہریرہ
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں ایک محل سونے کا دیکھا میں نے کہا یہ کس کا ہے پس کہا گیا کہ عمر بن خطاب کا۔ یہ حدیث حسن
صحیح غریب ہے اور معنی اس حدیث کے کہ میں آج رات جنت میں داخل ہوا یہ ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں جنت میں داخل ہوا۔ ایسا ہی
بعض حدیثوں میں مروی ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے خواب نبیوں کا وحی ہے۔ **باب حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث
نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھ سے عبداللہ بن بریدہ نے کہا

او دا حماران قال فاشرف عليهم عثمان فقال انشدكم بالله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة
وليس بها ماء يستعذب غير بئر رومة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بئر رومة فيجعل دلوه مع دلاء المسلمين
بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فانتم اليوم تمنعوني ان اشرب منها حتى اشرب من ماء البحر قالوا اللهم نعم فقال
انشدكم بالله والاسلام هل تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بقعة آل فلان
فيزيدها في المسجد بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فانتم اليوم تمنعوني ان اصلي فيها ركعتين قالوا اللهم
نعم قال انشدكم بالله وبالاسلام هل تعلمون اني جهزت جيش العسرة من مالي قالوا اللهم نعم قال انشدكم بالله والاسلام
هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على ثبير مكة ومعه ابو بكر وعمر وانا فتحرك الجبل حتى تساقطت حجارته
بالحضيض قال فركضه برجله فقال اسكن ثبير فانما عليك نبي وصديق وشهيدان قالوا اللهم نعم قال الله اكبر شهدوا لي
ورب الكعبة اني شهيد ثلاثا هذا حديث حسن وقد روي من غير وجه عن عثمان **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب
الثقفي نا ايوب عن ابي قلابة عن ابي الاشعث الصنعاني ان خطباء قامت بالشام وفيهم رجال من اصحاب النبي صلى الله
عليه وسلم فقام آخرهم رجل يقال له مرة بن كعب فقال لولا حديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما قمت
وذكر الفتن فقربها فمر رجل مقنع في ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان فاقبلت عليه
بوجهه فقلت هذا قال نعم هذا حديث حسن صحيح وفي الباب عن ابن عمر وعبد الله بن حوالة وكعب بن عجرة **باب**
حدثنا محمود بن غيلان نا حجين بن المثنى نا الليث بن سعد عن معاوية بن صالح عن ربيعة بن يزيد عن عبد الله بن عامر

وہ دونوں گدھے ہیں کہا راوی نے سو حضرت عثمان نے اوپر جھانکا اور کہا میں تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا جانتے
ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے تھے اس حالت میں کہ وہاں میٹھا پانی نہیں ملتا تھا سوائے کنوئیں رومہ کے پس
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کنواں رومہ کو خریدے اور اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ کر دے تو اسکے
لیے جنت میں اس سے بہتر ہوگا پس میں نے اسکو اپنے اصل مال سے خریدا سو تم آج کے دن مجھے اس سے پانی پینے کو منع کرتے ہو یہاں تک
کہ میں دریا کا پانی پیتا ہوں کہا لوگوں نے یا اللہ ہاں پھر کہا حضرت عثمان نے میں تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو
کہ مسجد لوگوں کے ساتھ تنگ ہو گئی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی آل فلاں کا میدان خریدے اور اسکو مسجد میں
زیادہ کر دے تو اسکے لیے جنت میں اس سے بہتر ہو سو میں نے اسکو اپنے اصل مال سے خریدا اور تم آج کے دن مجھے اس میں دو رکعتیں پڑھنے سے
روکتے ہو کہا لوگوں نے یا اللہ ہاں۔ کہا حضرت عثمان نے میں تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے
مال سے لشکر عسرہ کو تیار کیا کہا لوگوں نے یا اللہ ہاں کہا حضرت عثمان نے میں تمکو اللہ اور دین اسلام کی قسم دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مکہ کی ثبیر (نام پہاڑ) پر تھے اور آپکے ساتھ حضرت ابو بکر اور عمر اور میں بھی تھا پس وہ پہاڑ ہلا یہاں تک کہ اسکے پتھر نیچے گر پڑے کہا پھر
سو آپ نے اسپر اپنا پاؤں مارا اور کہا ٹھہر اے ثبیر تجھپر تو فقط نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ کہا لوگوں نے یا اللہ ہاں کہا حضرت عثمان نے
اللہ اکبر انہوں نے گواہی دی قسم ہے رب کعبہ کی کہ میں شہید ہوں۔ تین بار فرمایا۔ یہ حدیث حسن ہے اور غیر وجہ سے بھی عثمان سے مروی ہے حدیث کی
ہمسے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہمسے ایوب نے انہوں نے روایت کی ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث صنعانی سے کہ خطیب
شام میں کھڑے ہوئے اور ان میں کئی مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے بھی تھے سو سب سے پیچھے ایک مرد کھڑا ہوا کہ اسکو مرہ بن کعب کہا
جاتا تھا اور کہا اسنے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نہ سنی ہوتی تو میں کبھی کھڑا نہ ہوتا اور ذکر کیا آنحضرت نے کئی فتنوں کا
اور انکو دور نہیں بیان فرمایا پھر ایک مرد سر ڈھانپے ہوئے گذرا پس فرمایا آپ نے یہ اس دن ہدایت پر ہوگا سو میں اسکی طرف کھڑا ہوا تو وہ حضرت
عثمان بن عفان تھے پھر میں آپ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا وہ یہ شخص ہے فرمایا ہاں یہ ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے
ابن عمر اور عبد اللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ سے باب حدیث کی ہمسے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہمسے حجین بن مثنی نے کہا حدیث کی
ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن عامر سے۔

عن النعمان بن بشير عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمن انه لعل الله يقمصك قميصا فان ارادوك على خلعه
فلا تخلعه لهم وفي الحديث قصة طويلة وهذا حديث حسن غريب **باب حدثنا** احمد بن ابراهيم الدورقي نا العلاء
بن عبد الجبار العطار نا الحارث بن عمير عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال كنا نقول ورسول الله صلى الله عليه وسلم
حي ابوبكر وعمر وعثمن هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه يستغرب من حديث عبيد الله بن عمر وقد روي هذا الحديث
من غير وجه عن ابن عمر **حدثنا** ابراهيم بن سعيد الجوهري نا شاذان الاسود بن عامر عن سنان بن هارون عن كليب
بن وائل عن ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقال يقتل هذا فيها مظلوما اي عثمن هذا حديث حسن
غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** صالح بن عبد الله نا ابوعوانة عن عثمن بن عبد الله بن موهب ان رجلا من اهل
مصر حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء قالوا قريش قال فمن هذا الشيخ قالوا ابن عمر فاتاه فقال اني سائلك
عن شيء فحدثني انشدك الله بحرمة هذا البيت اتعلم ان عثمن فر يوم احد قال نعم قال اتعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان
فلم يشهدها قال نعم قال اتعلم انه تغيب يوم بدر فلم يشهد قال نعم فقال الله اكبر فقال له ابن عمر تعال حتى ابين لك
ما سألت عنه اما فراره يوم احد فاشهد ان الله قد عفا عنه وغفر له واما تغيبه يوم بدر فانه كانت عنده او تحته ابنة
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لك اجر رجل شهد بدرا وسهمه

اُسنے نعمان بن بشیر سے اُسنے عائشہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان امید ہے کہ اللہ تجھے کرتہ پہنائیگا پس اگر اسکے اتار
کا قصد کریں تو تم انکے لیے مت اتاریو۔ اور اس حدیث میں قصہ طویل ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے **باب** حدیث کی ہمسے احمد بن ابراہیم
دورقی نے کہا حدیث کی ہمسے علاء بن عبد الجبار عطار نے کہا حدیث کی ہمسے حارث بن عمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُسنے نافع سے اُسنے ابن عمر
سے کہا اُسنے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگانی کے وقت میں کہا کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب
ہے اس طریق سے غرابت اسکی عبید اللہ بن عمر کے طریق سے ہے اور کئی وجہ سے یہ حدیث ابن عمر سے مروی ہے حدیث کی ہمسے ابراہیم
بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہمسے شاذان یعنی اسود بن عامر نے سنان بن ہارون سے اُسنے کلیب بن وائل سے اُسنے ابن عمر سے کہا اُسنے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا اور کہا یہ شخص یعنی عثمان بن عفان اسمیں مظلوم ہو کر مقتول ہوگا یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **باب**
حدیث کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہمسے ابو عوانہ نے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ ایک مرد نے اہل مصر سے بیت اللہ
کا حج کیا اور اُسنے ایک قوم کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور کہا یہ کون ہیں کہا لوگوں نے قریش۔ کہا اُسنے اور یہ شیخ کون ہے کہا اُنہوں نے ابن عمر سو وہ شخص
اُنکے پاس آیا اور کہنے لگا میں آپ سے ایک چیز پوچھتا ہوں سو مجھے آپ بتا دیجیے میں آپکو اس گھر کی حرمت کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ
عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گیا تھا کہا اُسنے ہاں۔ کہا اُسنے کیا تم جانتے ہو کہ بیعت رضوان سے بھی غائب رہے اور اسمیں حاضر نہیں ہوئے
کہا ابن عمر نے ہاں کہا اُسنے کیا تم جانتے ہو کہ بدر کے دن بھی غائب رہے اور اسمیں حاضر نہیں ہوئے کہا ابن عمر نے ہاں پھر کہا اُس شخص نے
اللہ اکبر کہا ابن عمر نے آیئے کہ میں تجھے بتلاؤں جس چیز کی بابت تو نے سوال کیا ہے۔ بہرحال بھاگنا اُنکا احد کے دن تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
تعالے نے اُنہیں معاف کر دیا ہے اور اُنکو بخشدیا ہے اور غائب ہونا اُنکا بدر کے دن وہ اسلیے تھا کہ اُنکے پاس یا اُنکے نکاح میں شک راوی ([illegible])
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھی سو آنحضرت نے اُنسے فرمایا تھا کہ تجھے اس مرد کے برابر اجر ملیگا جو بدر میں حاضر ہوا ہو اور حصہ بھی

لے یعنی اسی ترتیب پر انکے نام لیا کرتے تھے اول حضرت ابوبکر صدیق کا بعد حضرت عمر کا بعد حضرت عثمان کا کہ اللہ تعالی اُنسے راضی ہو اور یہی ثبوت ہے آنحضرت کی حیات
ہی میں پہلے سے اُنکا ہے منہ۔ بیعت رضوان کا نام اسی سبب سے مقرر ہوا ہے کہ اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی جسمیں اُنکی رضا کا ذکر ہے۔ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ
یبایعونک تحت الشجرۃ۔ قولہ اللہ تعالے نے معاف کر دیا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے اُنکے حق میں فرمایا ہے ولقد عفا عنهم۔ قولہ اللہ اکبر یہ اسلیے کہا ہے کہ اہل مصر کے یہ
معتقد ہو رہے ہیں گویا اُسنے یہ جانا کہ جب عثمان ایسے بڑے دین کے کاموں سے برطرف رہے ہیں تو اُسکی تصدیق کیا ہو حضرت ابن عمر نے جواب دیا کہ اُنکا غائب ہونا بھی
عذر سے ہوا تھا آنحضرت کے حکم سے تھا اور جسمیں وہ غائب رہے وہ اللہ تعالے نے معاف کر دیا ہے اور دیگر علما اُنکے حق میں کوئی عار نہیں اگر کبھی غائب ہونا ایسا ہو تو
نعوذ باللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی اس الزام میں ہونگے جنگ تبوک سے آنحضرت اُنکو اپنے گھر بار کی خبر گیری کے لیے چھوڑ گئے تھے۔

وأما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان أحد أعز ببطن مكة من عثمان لبعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم مكان عثمان بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان إلى مكة قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان وضرب بها على يده فقال هذه لعثمان قال له اذهب بهذا الآن معك هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** الفضل بن أبي طالب البغدادي وغير واحد قالوا أنا عثمان بن زفر نا محمد بن زياد عن محمد بن عجلان عن أبي الزبير عن جابر قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بجنازة رجل ليصلي عليه فلم يصل عليه فقيل يا رسول الله ما رأيناك تركت الصلوة على أحد قبل هذا قال إنه كان يبغض عثمان فأبغضه الله هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه ومحمد بن زياد هذا هو صاحب ميمون بن مهران ضعيف في الحديث جدا ومحمد بن زياد صاحب أبي هريرة وهو بصري ثقة ويكنى بأبي الحارث ومحمد بن زياد الألهاني صاحب أبي أمامة ثقة شامي يكنى بأبي سفيان **باب حدثنا** أحمد بن عبدة الضبي نا حماد بن زيد عن أيوب عن أبي عثمان النهدي عن أبي موسى الأشعري قال انطلقت مع النبي صلى الله عليه وسلم فدخل حائطا للأنصار فقضى حاجته فقال لي يا أبا موسى املك علي الباب فلا يدخلن علي أحد إلا بإذن فجاء رجل فضرب الباب فقلت من هذا فقال أبو بكر فقلت يا رسول الله هذا أبو بكر يستأذن قال ائذن له وبشره بالجنة فدخل وجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عمر فقلت يا رسول الله هذا عمر يستأذن قال افتح له وبشره بالجنة ففتحت ودخل وبشرته بالجنة فجاء رجل آخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عثمان فقلت يا رسول الله هذا عثمان يستأذن قال افتح له وبشره بالجنة على بلوى تصيبه هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه عن أبي عثمان النهدي وفي الباب

اور غائب ہونا بیعت رضوان سے اسلئے تھا کہ اگر کسی شخص کی عزت مکہ میں حضرت عثمان سے زیادہ قبیلہ ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کی جگہ اسکو بھیجتے۔ آنحضرت نے عثمان کو بھیجا اور بیعت رضوان حضرت عثمان کے مکہ میں جانے کے بعد ہوئی تھی پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے داہنے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے پھر اسکو اپنے دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمان کے لیے ہے کہا ابن عمر نے اس شخص سے اب یہ اپنے ساتھ لیکر جا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ **باب** حدیث کی ہمسے فضل بن ابی طالب بغدادی اور کئی ایک نے کہ انھوں نے حدیث کی ہمسے عثمان بن زفر نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن زیاد نے محمد بن عجلان سے اُنھوں نے ابی الزبیر سے اُنھوں نے جابر سے کہا اُنھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مردہ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے لایا گیا پس آپ نے نہ پڑھی نماز پھر آپ سے کسی نے کہا یا رسول اللہ ہمنے آپ کو نہیں دیکھا کہ پہلے اس سے کسی پر نماز ترک کی ہو فرمایا آپ نے یہ شخص عثمان سے عداوت رکھتا تھا پس اللہ نے اس سے عداوت رکھی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے اور محمد بن زیاد جو ساتھی میمون بن مہران کا ہے حدیث میں بہت ضعیف ہے۔ اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ کا وہ بصری ہے ثقہ ہے اور کنیت اسکی ابو الحارث ہے۔ اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ کا ثقہ شامی ہے کنیت اسکی ابو سفیان ہے **باب** حدیث کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا حدیث کی ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے اُنھوں نے ابی عثمان نہدی سے اُنھوں نے ابی موسی اشعری سے کہ اُنھوں نے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا پس آنحضرت ایک انصار کے باغ میں داخل ہوئے اور اپنی حاجت کو پورا کیا اور مجھسے کہا اے ابا موسی دروازے پر ٹھہرا رہ اور کوئی شخص مجھ پر سوائے اذن کے داخل ہونے پائے پھر ایک مرد آیا اور دروازے کو کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے کہا اُسنے ابو بکر ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ یہ ابو بکر ہے اذن مانگتا ہے فرمایا آپ نے اسکو اذن دے اور جنت کی بشارت دے پس وہ داخل ہوا۔ اور ایک اور مرد آیا اور دروازے کو کھٹکھٹایا سو میں نے کہا یہ کون ہے پس کہا مجھے عمر ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ یہ عمر ہے اذن مانگتا ہے فرمایا آپ نے اسکے واسطے دروازہ کھول دے اور جنت کی اسکو بشارت دے پس میں نے دروازہ کھولا اور وہ داخل ہوا اور اسکو میں نے جنت کی بشارت دی پھر ایک اور مرد آیا اور اُسنے دروازے کو کھٹکھٹایا میں نے کہا یہ کون ہے کہا اُسنے میں عثمان ہوں میں نے کہا یا رسول اللہ یہ عثمان اذن مانگتا ہے فرمایا آپ نے اسکے واسطے بھی دروازہ کھول دے اور اسکو جنت کی بشارت دے اوپر ایک مصیبت کے جو اسکو پہونچیگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے اس وجہ سے بھی ابی عثمان نہدی سے مروی ہے اور اس باب میں روایت ہے

عن جابر وابن عمر حدثنا سفيان بن وكيع نا ابي ويحيى بن سعيد عن اسمعيل بن ابي خالد عن قيس عن ابي سهلة قال قال لي عثمان يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عهد الي عهدا فانا صابر عليه هذا حديث حسن صحيح لا نعرفه الا من حديث اسمعيل بن ابي خالد

مناقب علي بن ابي طالب رضي الله عنه

يقال وله كنيتان ابو تراب وابو الحسن حدثنا قتيبة بن سعيد نا جعفر بن سليمن الضبعي عن يزيد الرشك عن مطرف بن عبد الله عن عمران بن حصين قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا واستعمل عليهم علي بن ابي طالب فمضى في السرية فاصاب جارية فانكروا عليه وتعاقد اربعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اذا لقينا رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرناه بما صنع علي وكان المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول الله صلى الله عليه وسلم فسلموا عليه ثم انصرفوا الى رحالهم فلما قدمت السرية سلموا على النبي صلى الله عليه وسلم فقام احد الاربعة فقال يا رسول الله الم تر الى علي بن ابي طالب صنع كذا وكذا فاعرض عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قام الثاني فقال مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام اليه الثالث فقال مثل مقالته فاعرض عنه ثم قام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم والغضب يعرف في وجهه فقال ما تريدون من علي ما تريدون من علي ما تريدون من علي ان عليا مني وانا منه وهو ولي كل مؤمن من بعدي هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث جعفر بن سليمن حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن سلمة بن كهيل قال سمعت ابا الطفيل يحدث عن ابي سريحة او زيد بن ارقم شك شعبة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كنت مولاه فعلي مولاه هذا حديث حسن غريب وروى شعبة هذا الحديث عن ميمون ابي عبد الله

جابر و ابن عمر سے۔ حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے اور یحییٰ بن سعید نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے کہا حدیث کی مجھ سے ابو سہلہ نے کہا ہم سے عثمان نے گھر کے دن[1] میں کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ایک عہد کیا ہے اور میں اس پر صابر ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق اسمٰعیل بن ابی خالد سے۔ **مناقب حضرت علی بن ابی طالب** رضی اللہ عنہ کے اور ان کی دو کنیتیں ہیں ابو تراب و ابو الحسن۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے یزید رشک سے انہوں نے مطرف بن عبد اللہ سے انہوں نے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور علی بن ابی طالب کو حاکم بنایا پس حضرت علی لشکر میں گئے اور انہوں نے ایک لونڈی سے جماع کیا پس لوگوں نے انکار کیا اور چار آدمیوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے عہد کر لیا اور کہا کہ جب ہم آنحضرت سے ملاقات کریں گے تو آپ کو جو کچھ علی نے کیا ہے اس کی خبر دیں گے۔ اور مسلمانوں کا یہ طریق تھا کہ جب سفر سے پھرتے تھے تو پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور آپ کو سلام دیتے پھر اپنے گھروں کی طرف جاتے پس جب یہ لشکر آیا تو انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام دیا پس ایک ان چاروں میں سے کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ کیا آپ علی بن ابی طالب کی طرف خیال نہیں کرتے کہ انہوں نے فلاں کام کیا پس آنحضرت نے اس سے منہ پھیر لیا پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اسی طرح اس نے بھی کہا پس آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر آپ کی طرف تیسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے بھی اسی طرح کہا پس آپ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا پھر چوتھا آدمی کھڑا ہوا سو اس نے بھی اسی طرح کہا پس اسکی طرف آنحضرت نے منہ کیا اور غصہ آپ کے چہرۂ مبارک پر پہچانا جاتا تھا پس آپ نے فرمایا تم علی سے کیا ارادہ کرتے ہو تین بار فرمایا بیشک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق جعفر بن سلیمان سے۔ حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے کہا سنا میں نے ابا طفیل سے کہ حدیث کرتا تھا ابی سریحہ سے یا زید بن ارقم سے (شک کیا شعبہ نے) نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس کا میں دوست ہوں پس علی بھی اسکا دوست ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو میمون ابی عبد اللہ سے۔

[1] اس گھر سے مراد حضرت عثمان کا گھر ہے کہ جہاں آپ محصور رہے تھے ۱۲-

عن زيد بن ارقم عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه وابو سريحة هو حذيفة بن اسيد صاحب النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا
ابو الخطاب زياد بن يحيى البصري نا ابو عتاب سهل بن حماد نا المختار بن نافع نا ابو حيان التيمي عن ابيه عن علي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم رحم الله ابا بكر زوجني ابنته وحملني الى دار الهجرة واعتق بلالا من ماله رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه
الحق وماله صديق رحم الله عثمان تستحييه الملائكة رحم الله عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار هذا حديث غريب لا نعرفه
الا من هذا الوجه **حدثنا** سفيان بن وكيع نا ابي عن شريك عن منصور عن ربعي بن حراش قال نا علي بن ابي طالب بالرحبة
قال لما كان يوم الحديبية خرج الينا ناس من المشركين فيهم سهيل بن عمرو واناس من رؤساء المشركين فقالوا يا رسول الله
خرج اليك ناس من ابنائنا واخواننا وارقائنا وليس لهم فقه في الدين وانما خرجوا فرارا من اموالنا وضياعنا فارددهم
الينا فان لم يكن لهم فقه في الدين سنفقههم فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا معشر قريش لتنتهن او ليبعثن الله عليكم من
يضرب رقابكم بالسيف على الدين قد امتحن الله قلوبهم على الايمان قالوا من هو يا رسول الله فقال له ابو بكر من هو
يا رسول الله وقال عمر من هو يا رسول الله قال هو خاصف النعل وكان اعطى عليا نعله يخصفها قال ثم التفت الينا
علي فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار هذا حديث حسن صحيح
غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث ربعي عن علي **باب حدثنا** قتيبة نا جعفر بن سليمن عن ابي هارون
العبدي عن ابي سعيد الخدري قال ان كنا لنعرف المنافقين نحن معشر الانصار ببغضهم علي بن ابي طالب هذا حديث
غريب وقد تكلم شعبة في ابي هارون العبدي وقد روي هذا عن الاعمش عن ابي صالح عن ابي سعيد **باب حدثنا**

سے زید بن ارقم سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور ابو سریحہ وہ حذیفہ بن اسید ہیں جو صاحب ہیں نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا۔ روایت کی ہم سے ابو الخطاب یعنی زیاد بن یحیی بصری نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عتاب یعنی سہل بن حماد نے کہا حدیث کی
ہم سے مختار بن نافع نے کہا حدیث کی ہم سے ابو حیان تیمی نے اپنے باپ سے اُنہوں نے علی سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اللہ تعالیٰ ابو بکر صدیق پر رحم کرے کہ اُنہوں نے اپنی بیٹی مجھے نکاح کر دی اور ہجرت کے گھر کی طرف اُٹھایا اور اپنے مال سے بلال کو آزاد
کر دیا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم کرے کہ وہ حق بات کہتا ہے اگرچہ کڑوا ہو حق بات کہنے نے اسکو اس حالت پر کر دیا ہے کہ اُسکا کوئی دوست نہیں۔ اللہ
تعالیٰ عثمان پر رحم کرے کہ اس سے فرشتے حیا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی پر رحم کرے اے اللہ اسکے ساتھ حق کو پھیر جس طرف یہ پھرے
یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے۔ روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے
شریک سے اُنہوں نے منصور سے اُنہوں نے ربعی بن حراش سے کہا حدیث کی ہم سے علی بن ابی طالب نے رحبہ میں کہا اُنہوں نے جب حدیبیہ کا
دن ہوا تو لوگ مشرکین ہماری طرف نکلے۔ ان میں سہیل بن عمرو اور کئی لوگ مشرکین کے سرداروں سے تھے پس کہا اُنہوں نے یا رسول اللہ
ہماری طرف ہمارے بیٹے اور بھائی اور غلام چلے آئے ہیں اور انکو دین کی کچھ سمجھ نہیں بلکہ وہ ہمارے مالوں اور زمینوں سے بھاگ کر نکلے ہیں سو
انکو آپ ہماری طرف پھیر دیجیے پس اگر انکو دین میں سمجھ نہ ہوگی تو ہم انکو سمجھا دینگے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ قریش بچو
کہ ہٹ جاؤ یا اللہ تعالیٰ تم پر وہ شخص بھیجیگا جو تمہاری گردنوں کو تلوار کے ساتھ دین پر ماریگا اللہ تعالیٰ نے آزمائے ہیں دل انکے ایمان پر جانچ لیا
ہے لوگوں نے کہا وہ کون شخص ہے یا رسول اللہ اور آپ سے ابو بکر نے بھی کہا کہ وہ شخص کون ہے یا رسول اللہ اور عمر نے بھی کہا کہ وہ شخص
کون ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے وہ جوتی کا سینے والا ہے اور آنحضرت نے حضرت علی کو اپنا جوتا سینے کو دیا تھا کہا اُنہوں نے پھر ہماری طرف علی نے التفات کیا کہ بے
بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر دیدہ دانستہ جھوٹ بولے تو چاہیے کہ وہ ٹھکانا اپنی آگ میں بنائے۔
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے یعنی حدیث ربعی سے جو راوی علی سے ہیں۔ **باب** حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی
ہم سے جعفر بن سلیمان نے ابی ہارون عبدی سے اُنہوں نے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے ہم گروہ انصار کا پہچانا کرتے تھے منافقوں کو بسبب انکے
دشمنی رکھنے کے علی بن ابی طالب سے۔ یہ حدیث غریب ہے اور شعبہ نے ابی ہارون عبدی کے حق میں کلام کیا ہے اور مروی ہے
اعمش سے اُنہوں نے روایت کی ابی صالح سے اُنہوں نے ابی سعید سے۔ **باب** حدیث کی ہم سے

واصل بن عبد الاعلى نا محمد بن فضيل عن عبد الله بن عبد الرحمن ابى نصر عن المساور الحميرى عن امه قالت دخلت على ام سلمة
فسمعتها تقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن وفى الباب عن على هذا
حديث حسن غريب من هذا الوجه **باب حدثنا** اسمعيل بن موسى الفزارى ابن بنت السدى نا شريك عن ابى ربيعة
عن ابن بريدة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله امرنى بحب اربعة واخبرنى انه يحبهم قيل يا رسول الله
سمهم لنا قال على منهم يقول ذلك ثلاثا وابو ذر والمقداد وسلمان امرنى بحبهم واخبرنى انه يحبهم هذا حديث حسن غريب
لا نعرفه الا من حديث شريك **باب حدثنا** اسمعيل بن موسى نا شريك عن ابى اسحق عن حبشى بن جنادة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم على منى وانا من على ولا يؤدى عنى الا انا او على هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** يوسف بن
موسى القطان البغدادى نا على بن قادم نا على بن صالح بن حى عن حكيم بن جبير عن جميع بن عمير التيمى عن ابن عمر قال اخا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بين اصحابه فجاء على تدمع عيناه فقال يا رسول الله اخيت بين اصحابك ولم تواخ بينى وبين احد فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم انت اخى فى الدنيا والاخرة هذا حديث حسن غريب وفيه عن زيد بن ابى اوفى **باب**
حدثنا سفيان بن وكيع نا عبيد الله بن موسى عن عيسى بن عمر عن السدى عن انس بن مالك قال كان عند النبى صلى الله عليه وسلم
طير فقال اللهم ائتنى باحب خلقك اليك ياكل معى هذا الطير فجاء على فاكل معه هذا حديث غريب لا نعرفه من حديث
السدى الا من هذا الوجه وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن انس والسدى اسمه اسمعيل بن
عبد الرحمن وقد ادرك انس بن مالك وراى الحسين بن على **حدثنا** خلاد بن اسلم البغدادى نا النضر بن شميل

واصل بن عبد الاعلی نے کہا حدیث کی ہمسے محمد بن فضیل نے عبد اللہ بن عبد الرحمن ابی نصر سے اُنہنے مساور حمیری سے اُنہنے اپنی والدہ
سے کہا انہنے میں ام سلمہ پر داخل ہوئی اور میں نے اُن سے سُنا کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے منافق آدمی علی کو دوست
نہیں رکھتا اور مومن انسے دشمنی نہیں کرتا۔ اور اس باب میں روایت ہے علی سے یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے۔ **باب حدیث**
کی ہمسے اسمعیل بن موسیٰ فزاری سدی کے نواسے نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی ربیعہ سے انہنے ابن بریدہ سے اُنہنے اپنے باپ سے
کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے مجھے چار شخصوں کی محبت کرنیکا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ میں بھی انکو
دوست رکھتا ہوں کسی نے آپسے کہا یا رسول اللہ انکا نام ہمکو بتلائیے فرمایا آپنے علی اُنمے ہے تین بار فرمایا۔ اور ابوذر اور مقداد
وسلمان اور آنحضرت نے مجھے انکی محبت کا حکم دیا ہے اور خبر دی ہے کہ میں بھی انکو دوست رکھتا ہوں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر طریق شریک سے **باب حدیث** کی ہمسے اسمعیل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہمسے شریک نے ابی اسحاق سے
اُنہنے حبشی بن جنادہ سے کہا اُنہنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مجھسے ہے اور میں علی سے ہوں اور نہیں ادا کرتا میرے
طرف سے مگر میں یا علی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **حدیث** کی ہمسے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے علی بن قادم نے
کہا حدیث کی ہمسے علی بن صالح بن حی نے حکیم بن جبیر سے اُنہنے جمیع بن عمیر تیمی سے انہنے ابن عمر سے کہا اُنہنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے صحابہ میں برادری بنا دی پس حضرت علی روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپنے اپنے صحابہ میں برادری بنا دی
اور درمیان میرے اور کسی کے برادری نہیں بنائی پس اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت میں
یہ حدیث حسن غریب ہے اور اس میں روایت ہے زید بن ابی اوفی سے **باب حدیث** کی ہمسے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہمسے عبید اللہ
بن موسیٰ نے عیسیٰ بن عمر سے اُنہنے سدی سے اُنہنے انس بن مالک سے کہا اُنہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور تھا پس کہا آپنے
یا اللہ بھیج تو پیدائش میں سے اپنی وہ آدمی جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو کہ میرے ساتھ اس جانور کو کھائے پس حضرت علی آئے اور کھایا آپکے
ساتھ۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق سدی سے مگر اسی وجہ سے اور کئی وجہ سے یہ حدیث انس سے مروی ہے اور سدی کا نام اسمعیل بن
عبد الرحمن ہے اور انس بن مالک کو پایا ہے اور حسین بن علی کو دیکھا ہے **حدیث** کی ہمسے خلاد بن اسلم بغدادی نے کہا حدیث کی ہمسے نضر بن شمیل نے کہا

[illegible]

عن ابی اسحٰق عن البراء قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم جیشین وامر علی احدھما علی بن ابی طالب وعلی الآخر خالد بن
الولید فقال اذا کان القتال فعلی قال فافتتح علی حصنا فاخذ منہ جاریۃ فکتب معی خالد کتابا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یشی بہ قال فقدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرا الکتاب فتغیر لونہ ثم قال ما تری فی رجل یحب اللہ ورسولہ
ویحبہ اللہ ورسولہ قال قلت اعوذ باللہ من غضب اللہ ومن غضب رسولہ وانما انا رسول فسکت ھذا حدیث حسن
غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ **باب حدثنا** علی بن المنذر الکوفی نا محمد بن فضیل عن الاجلح عن ابی الزبیر عن جابر
قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقال الناس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما انتجیتہ ولکن اللہ انتجاہ ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من حدیث الاجلح وقد رواہ
غیر ابن فضیل عن الاجلح ومعنی قولہ ولکن اللہ انتجاہ یقول ان اللہ امرنی ان انتجی معہ **باب حدثنا** علی بن
المنذر نا ابن فضیل عن سالم بن ابی حفصۃ عن عطیۃ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی
لا یحل لاحد ان یجنب فی ھذا المسجد غیری وغیرک قال علی بن المنذر قلت لضرار بن صرد ما معنی ھذا الحدیث قال
لا یحل لاحد یستطرقہ جنبا غیری وغیرک ھذا حدیث حسن غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وقد سمع محمد بن اسمعیل
منی ھذا الحدیث واستغربہ **باب حدثنا** اسمعیل بن موسی نا علی بن عابس عن مسلم الملائی عن انس بن مالک قال بعث
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین وصلی علی یوم الثلثاء ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث مسلم الاعور ومسلم
الاعور لیس عندھم بذاک القوی وقد روی ھذا الحدیث عن مسلم عن حبۃ عن علی نحو ھذا

سے ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے کہا انہوں نے بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر اور حاکم کیا ایک پر علی بن ابی طالب کو اور دوسرے پر خالد
بن ولید کو اور فرمایا کہ جب جنگ ہو تو علی حاکم اعلیٰ ہیں کہا راوی نے پس علی نے قلعہ کو فتح کیا اور اس سے ایک لونڈی پکڑی پس خالد نے
مجھے خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف علی کی شکایت کے باب میں لکھ دیا انہوں نے پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ نے اس
خط کو پڑھا پس آپ کا رنگ متغیر ہو گیا پھر فرمایا تو کیا چاہتا ہے اس مرد کے حق میں جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے اور اس کو
بھی اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتا ہے کہا انہوں نے میں نے کہا میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے
غضب سے اور میں تو صرف قاصد ہی ہوں پس آپ خاموش ہو گئے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی طریق سے۔ **باب**
حدیث کی ہم سے علی بن منذر کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن فضیل نے اجلح سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے کہا انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو طائف کے روز بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی کی پس کہا لوگوں نے کہ آپ نے اپنے بھتیجے
کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی ہے سو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے اس کو سرگوشی کے لیے خاص نہیں کیا لیکن اللہ
تعالیٰ نے اس کو سرگوشی کے لیے خاص کیا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر طریق اجلح سے اور ابن فضیل کے سوا اور
لوگوں نے بھی اس حدیث کو اجلح سے روایت کیا ہے اور معنی قول کے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو سرگوشی کے لیے خاص کیا ہے کے یہ ہیں
کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ان کے ساتھ سرگوشی کرنے کا حکم دیا ہے۔ **باب** حدیث کی ہم سے علی بن منذر نے کہا حدیث کی ہم سے ابن فضیل نے
سالم بن ابی حفصہ سے انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابی سعید سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اے علی سوائے تیرے
اور میرے اور کسی کو جنبی ہو کر اس مسجد میں بیٹھنا حلال نہیں ہے کہا علی بن منذر نے میں نے ضرار بن صرد سے کہا اس حدیث
کا معنی کیا ہے کہا انہوں نے کہ سوائے میرے اور تیرے کسی جنبی کو اس مسجد میں راہ گذرنا حلال نہیں یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اس کو مگر اسی طریق سے اور محمد بن اسمعیل نے مجھ سے یہ حدیث سنی اور اس کو غریب جانا۔ **باب** حدیث کی ہم سے اسمعیل بن موسیٰ
نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن عابس نے مسلم ملائی سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوشنبہ کے
روز نبوت ملی اور علی نے سہ شنبہ کے روز نماز پڑھی یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر طریق مسلم اعور سے اور
مسلم اعور ان کے نزدیک قوی نہیں ہے اور مروی ہے یہ حدیث مسلم سے بواسطہ حبہ کے علی سے مثل اس کے

حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا ابو نعيم عن عبد السلام بن حرب عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن
ابي وقاص ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى هذا حديث حسن صحيح وقد روي
من غير وجه عن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم ويستغرب هذا الحديث من حديث يحيى بن سعيد الانصاري حدثنا
محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري عن شريك عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال لعلي انت مني بمنزلة هارون من موسى الا انه لا نبي بعدي هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه
وفي الباب عن سعد وزيد بن ارقم وابي هريرة وام سلمة **باب** حدثنا محمد بن حميد الرازي نا ابراهيم بن المختار عن
شعبة عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بسد الابواب الا باب علي هذا حديث
غريب لا نعرفه عن شعبة بهذا الاسناد الا من هذا الوجه حدثنا نصر بن علي الجهضمي نا علي بن جعفر بن محمد قال اخبرني اخي موسى بن
جعفر بن محمد عن ابيه جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن علي عن ابيه علي بن الحسين عن ابيه عن جده علي بن ابي طالب
ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ بيد حسن وحسين قال من احبني واحب هذين واباهما وامهما كان معي في درجتي
يوم القيامة هذا حديث حسن غريب لا نعرفه من حديث جعفر بن محمد الا من هذا الوجه **باب** حدثنا
محمد بن حميد نا ابراهيم بن المختار عن شعبة عن ابي بلج عن عمرو بن ميمون عن ابن عباس قال اول من صلى علي هذا حديث غريب
من هذا الوجه لا نعرفه من حديث شعبة عن ابي بلج الا من حديث محمد بن حميد وابو بلج اسمه يحيى بن ابي سليم
وقال بعض اهل العلم اول من اسلم من الرجال ابو بكر الصديق واسلم علي وهو غلام ابن ثمان سنين

حدیث کی ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو نعیم نے عبد السلام بن حرب سے اُنہوں نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے سعید
بن مسیب سے اُنہوں نے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو فرمایا تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ کے نزدیک
یہ حدیث صحیح ہے اور کئی وجہ سے بھی بواسطہ سعد کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور غریب ہے یہ حدیث کی راہ یحییٰ بن سعید انصاری سے۔ حدیث
کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے شریک سے اُنہوں نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو کہا تو میرے نزدیک بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد پیغمبر نہیں۔ یہ حدیث حسن
غریب ہے اس وجہ سے اور اس باب میں روایت ہے سعد اور زید بن ارقم اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے رضی اللہ عنہم **باب** حدیث کی ہم سے محمد بن
حمید رازی نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن مختار نے شعبہ سے اُنہوں نے ابی بلج سے اُنہوں نے عمرو بن میمون سے اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے تمام دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا سوائے دروازے علی کے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو شعبہ سے ساتھ اس اسناد
کے مگر اسی وجہ سے حدیث کی ہم سے نصر بن علی جہضمی نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن جعفر بن محمد نے کہا خبر دی مجھے بھائی میرے موسیٰ بن جعفر بن محمد
نے اپنے باپ جعفر بن محمد سے اُنہوں نے اپنے باپ محمد بن علی سے اُنہوں نے اپنے باپ علی بن حسین سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے دادا علی بن ابی طالب
سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ کر کہا جو کوئی مجھے دوست رکھے اور ان دونوں کو اور والدین اُنکے کو
وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق جعفر بن محمد سے مگر اسی وجہ سے **باب**
حدیث کی ہم سے محمد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن مختار نے شعبہ سے اُنہوں نے ابی بلج سے اُنہوں نے عمرو بن میمون سے اُنہوں نے ابن
عباس سے کہا اُنہوں نے اول جس شخص نے نماز پڑھی وہ علی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے اس وجہ سے۔ نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق شعبہ سے جو راوی ہیں
ابی بلج سے مگر طریق محمد بن حمید سے۔ اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور کہا بعض اہل علم نے سب سے پہلے مردوں سے حضرت ابو بکر
صدیق اسلام لائے ہیں اور حضرت علی اسلام لائے اس حالت میں کہ آٹھ برس کے تھے

ف۔ ... نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اسکو شعبہ ... [illegible]
[illegible] ... حضرت حسن اور حسین ... [illegible]
[illegible] ... حضرت ابو بکر ... [illegible]

يقول إن لكل نبي حواريا وحواري الزبير وزاد أبو نعيم فيه يوم الأحزاب قال من يأتينا بخبر القوم قال الزبير أنا قالها ثلاثا قال الزبير
أنا هذا حديث حسن صحيح **باب حدثنا** قتيبة نا حماد بن زيد عن صخر بن جويرية عن هشام بن عروة قال أوصى الزبير إلى ابنه
عبد الله صبيحة الجمل فقال ما مني عضو إلا قد جرح مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى ذلك إلى فرجه هذا حديث
حسن غريب من حديث حماد بن زيد **مناقب** عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف الزهري رضي الله عنه **حدثنا**
قتيبة نا عبد العزيز بن محمد عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أبو بكر في الجنة وعمر في الجنة وعثمان في الجنة وعلي في الجنة وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة وسعد بن
أبي وقاص في الجنة وسعيد بن زيد في الجنة وأبو عبيدة بن الجراح في الجنة **أخبرنا** أبو مصعب قراءة عن عبد العزيز بن محمد
عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ولم يذكر فيه عن عبد الرحمن بن عوف
وقد روي هذا الحديث عن عبد الرحمن بن حميد عن أبيه عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا وهذا
أصح من الحديث الأول **حدثنا** صالح بن مسمار المروزي نا ابن أبي فديك عن موسى بن يعقوب عن عمر بن سعيد عن عبد الرحمن
بن حميد عن أبيه أن سعيد بن زيد حدثه في نفر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عشرة في الجنة أبو بكر في الجنة وعمر
في الجنة وعلي وعثمان والزبير وطلحة وعبد الرحمن وأبو عبيدة وسعد بن أبي وقاص قال فعد هؤلاء التسعة وسكت عن العاشر
فقال القوم ننشدك الله يا أبا الأعور من العاشر قال نشدتموني بالله أبو الأعور في الجنة قال هو سعيد بن زيد بن عمرو
بن نفيل وسمعت محمدا يقول هذا أصح من الحديث الأول **باب حدثنا** قتيبة نا بكر بن مضر عن صخر بن
عبد الله عن أبي سلمة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول إن أمركن مما يهمني بعدي

فرماتے تھے ہر ایک نبی کا مددگار ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر ہے۔ اور زیادہ کیا ابو نعیم نے اس میں احزاب کے دن فرمایا آپ نے کون شخص ہمارے پاس قوم کفار کی
خبر لاتا ہے کہا زبیر نے میں۔ آنحضرت نے تین بار فرمایا کہا زبیر نے میں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے
حماد بن زید نے صخر بن جویریہ سے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے کہا اُنہوں نے زبیر نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو وصیت کی صبح جنگ جمل کی اور کہا کہ میرا
کوئی عضو ایسا نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زخمی نہ ہوا ہو حتیٰ کہ زخم میری فرج تک پہنچے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے حماد بن زید کی روایت
سے **مناقب** عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف زہری رضی اللہ عنہ کے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے
عبد الرحمن بن حمید سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر جنت میں ہیں اور
عمر جنت میں اور عثمان جنت میں اور علی جنت میں اور طلحہ جنت میں اور زبیر جنت میں اور عبد الرحمن بن عوف جنت میں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں
اور سعید بن زید جنت میں اور ابو عبیدہ بن جراح جنت میں **خبر دی** ہم کو ابو مصعب نے پڑھ کر عبد العزیز بن محمد سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن حمید سے اُنہوں نے
اپنے باپ سے اُنہوں نے سعید بن زید سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور اُنہوں نے اس میں عبد الرحمن بن عوف کا ذکر نہیں کیا۔ اور روی ہے
یہ حدیث عبد الرحمن بن حمید سے اُنہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہوں نے سعید بن زید سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے۔ اور یہ پہلی
حدیث سے زیادہ صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے صالح بن مسمار مروزی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی فدیک نے موسیٰ بن یعقوب سے اُنہوں نے عمر بن سعید
سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن حمید سے اُنہوں نے اپنے باپ سے یہ کہ سعید بن زید نے اُنکو ایک گروہ میں حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دس آدمی جنت میں ہیں ابو بکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں اور علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور عبد الرحمن اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص جنت میں
ہیں کہا راوی نے سعید نے ان نو کو شمار کیا اور دسویں سے خاموش رہا پس کہا قوم نے ہم تجھے اللہ کی قسم دیتے ہیں اے ابا الاعور (کنیت
سعید بن زید) وہ دسواں شخص کون ہے کہا اُنہوں نے تم نے مجھے اللہ کی قسم دی ہے ابو الاعور جنت میں ہے کہا اُنہوں نے ابو الاعور وہ سعید بن زید بن عمرو
بن نفیل ہے۔ اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ صحیح ہے پہلی حدیث سے **باب حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے
بکر بن مضر نے صخر بن عبد اللہ سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر
کہتے تھے کہ تمہارا امر البتہ مجھے بعد میرے فکر میں ڈالتا ہے۔

ولن يصبر عليكن إلا الصابرون قال ثم تقول عائشة فسقى الله أباك من سلسبيل الجنة تريد عبد الرحمن بن عوف وقد كان وصل
أزواج النبي صلى الله عليه وسلم بمال بيعت بأربعين ألفا هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا إسحق بن إبراهيم بن حبيب بن
الشهيد البصري وأحمد بن عثمن قالا نا قريش بن أنس عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة أن عبد الرحمن بن عوف أوصى بحديقة لأمهات
المؤمنين بيعت بأربعمائة ألف هذا حديث حسن غريب **مناقب** أبي إسحق سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه واسم
أبي وقاص مالك بن وهيب **حدثنا** رجاء بن محمد العذري نا جعفر بن عون عن إسمعيل بن أبي خالد عن قيس عن سعد أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم استجب لسعد إذا دعاك وقد روي هذا الحديث عن إسمعيل عن قيس أن النبي
صلى الله عليه وسلم قال اللهم استجب لسعد إذا دعاك **باب حدثنا** أبو كريب وأبو سعيد الأشج قالا نا
أبو أسامة عن مجالد عن عامر عن جابر بن عبد الله قال أقبل سعد فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي فليرني
امرؤ خاله هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث مجالد وكان سعد من بني زهرة وكانت أم النبي صلى الله
عليه وسلم من بني زهرة فلذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي **باب حدثنا** الحسن بن الصباح البزار
نا سفيان بن عيينة عن علي بن زيد ويحيى بن سعيد سمعا سعيد بن المسيب يقول قال علي ما جمع رسول الله صلى
الله عليه وسلم أباه وأمه لأحد إلا لسعد قال له يوم أحد ارم فداك أبي وأمي ارم أيها الغلام الحزور هذا حديث
حسن صحيح وفي الباب عن سعد وقد روى غير واحد هذا الحديث عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب
حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد وعبد العزيز بن محمد عن يحيى بن سعيد عن سعيد بن المسيب عن سعد بن أبي وقاص

اور تم پر سوائے صابروں کے اور کوئی صبر نہیں کرے گا۔ کہا اُنے پھر عائشہ نے کہا پس اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے پانی پلاوے ارادہ
عائشہ کا اس سے عبد الرحمن بن عوف کا تھا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کی طرف ایسا مال پہنچایا تھا کہ چالیس ہزار سے فروخت ہوا
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید بصری نے اور احمد بن عثمان نے کہا دونوں نے حدیث کی
ہم سے قریش بن انس نے محمد بن عمرو سے اُنے ابی سلمہ سے یہ کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک باغ کی وصیت امہات المؤمنین کے حق میں کی تھی وہ باغ
چار لاکھ سے فروخت ہوا تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے **مناقب** ابی اسحاق یعنی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اور نام ابی وقاص کا مالک
بن وہیب ہے **حدیث** کی ہم سے رجاء بن محمد عذری نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن عون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُنے قیس سے اُنے سعد سے
یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ سعد کی دعا قبول کر جب تجھ سے دعا مانگے۔ اور مروی ہے یہ حدیث اسمٰعیل سے بواسطہ قیس کے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے اللہ سعد کی دعا قبول کر جب تجھ سے دعا مانگے **باب حدیث** کی ہم سے ابو کریب اور ابو سعید اشج نے کہا دونوں
نے حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے مجالد سے اُنے عامر سے اُنے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنے سعد آیا پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ میرا ماموں
ہے سو چاہیے کہ کوئی شخص اپنا ماموں مجھے دکھلاوے ف۲۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت مجالد سے اور سعد بنی زہرہ سے تھا اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی والدہ بھی بنی زہرہ سے تھیں اسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں **باب حدیث**
کی ہم سے حسن بن صباح بزار نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے علی بن زید اور یحیٰی بن سعید سے سنا ان دونوں نے سعید بن مسیب سے
کہ کہتے تھے فرمایا علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے سعد کے کسی شخص کے لیے اپنے والدین کو جمع نہیں کیا اُسکے واسطے
آنحضرت نے احد کے دن فرمایا تھا تیر چلا میرے والدین تجھ پر قربان ہوں تیر اندازی کر اے قوی لڑکے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں روایت
ہے سعد سے۔ اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث یحیٰی بن سعید سے اُنے سعید بن مسیب سے لفظ سے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ
نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد اور عبد العزیز بن محمد نے یحیٰی بن سعید سے اُنے سعید بن مسیب سے اُنے سعد بن ابی وقاص سے

ف۱ چار لاکھ سے مراد درہم ہیں اور چالیس ہزار سے جو اول حدیث میں ہے دینار مراد ہیں یعنی عبد الرحمن بن عوف نے ایک باغ ازواج مطہرات کو دیا تھا وہ باغ
چار لاکھ درہم سے فروخت ہوا تھا۔ ف۲ یعنی کوئی شخص اپنے ماموں کا میرے ماموں کے ساتھ مقابلہ کرے تو دیکھے کہ میرے ماموں کے برابر کسی کا ماموں نہیں ہو سکتا
کسی کا ماموں میرے ماموں کے برابر نہیں ہو ۱۲

قال جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ابويه يوم احد هذا حديث صحيح وقد روي هذا الحديث عن عبد الله بن شداد
بن الهاد عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** بذلك محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن سعد بن ابراهيم عن عبد الله
ابن شداد عن علي بن ابي طالب قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يفدي احدا بابويه الا لسعد فاني سمعته يوم احد
يقول ارم سعد فداك ابي وامي هذا حديث صحيح **باب حدثنا** قتيبة نا الليث عن يحيى بن سعيد عن عبد الله بن عامر
بن ربيعة ان عائشة قالت سهر رسول الله صلى الله عليه وسلم مقدمه المدينة ليلة فقال ليت رجلا صالحا يحرسني الليلة
قالت فبينما نحن كذلك اذ سمعنا خشخشة السلاح فقال من هذا فقال سعد بن ابي وقاص فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما جاء بك فقال سعد وقع في نفسي خوف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت احرسه فدعا له رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثم نام هذا حديث حسن صحيح **مناقب** ابي الاعور واسمه سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه
حدثنا احمد بن منيع نا هشيم نا حصين عن هلال بن يساف عن عبد الله بن ظالم المازني عن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل
انه قال اشهد على التسعة انهم في الجنة ولو شهدت على العاشر لم آثم قيل وكيف ذاك قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
بحراء فقال اثبت حراء فانه ليس عليك الا نبي او صديق او شهيد قيل ومن هم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر
وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وعبد الرحمن بن عوف قيل فمن العاشر قال انا هذا حديث حسن صحيح وقد روي من غير وجه
عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** احمد بن منيع نا حجاج بن محمد نا شعبة عن الحر بن الصباح عن عبد الرحمن
بن الاخنس عن سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه بمعناه هذا حديث حسن **مناقب** ابي عبيدة بن عامر
بن الجراح رضي الله عنه **حدثنا** محمود بن غيلان نا وكيع نا سفيان عن ابي اسحق عن صلة بن زفر عن حذيفة

کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے دن میرے لیے اپنے والدین کو قربان کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن شداد بن
الہاد سے وہ علی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ **حدیث** کی ہم سے ساتھ اس کے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان
نے سعد بن ابراہیم سے اُنہوں نے عبداللہ بن شداد سے اُنہوں نے علی بن ابی طالب سے کہا اُنہوں نے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ سوائے سعد کے وہ کسی
کے لیے اپنے والدین کو قربان کرتے ہوں میں نے آپ سے سنا کہ اُحد کے دن کہتے تھے اے سعد تیر چلا تجھ پر میرے والدین قربان ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
باب حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے یہ کہ حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بیدار رہے مدینہ میں آنے کے وقت رات جاگتے پھر فرمایا کاش کوئی مرد صالح آج رات میری نگہبانی کرتا کہا حضرت عائشہ نے پس اس وقت میں کہ
ہم اسی حال میں تھے کہ ہم نے ہتھیاروں کی آہٹ سنی پس فرمایا آپ نے کون ہے یہ سو کہا اُنہوں نے سعد بن ابی وقاص۔ پھر اُس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا چیز تجھے یہاں لائی ہے کہا سعد نے میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈرنے کا خوف واقع ہوا سو میں آپ کی نگہبانی کے لیے آیا ہوں پس اُن کے
حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر سو گئے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **مناقب** ابی الاعور کے اور نام اُن کا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے
رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے حصین نے ہلال بن یساف سے اُنہوں نے عبداللہ بن ظالم
مازنی سے اُنہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کہ کہا اُنہوں نے میں شہادت دیتا ہوں نو شخصوں کی کہ وہ جنت میں ہیں اور اگر میں دسویں کی بھی شہادت
دوں تو میں گنہگار نہیں ہوتا کسی نے کہا اور یہ کس طرح ہے کہا اُنہوں نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوہ حرا پر تھے پس آپ نے فرمایا اے حرا ٹھہر کیونکہ
نہیں ہے تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا شہید کسی نے کہا وہ کون ہیں کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد
اور عبدالرحمن بن عوف ہیں رضی اللہ عنہم کسی نے کہا اور دسواں کون ہے کہا اُنہوں نے میں ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور یہ حدیث غیر اس وجہ کے بھی بواسطہ
سعید بن زید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے حجاج بن محمد نے کہا حدیث کی ہم سے
شعبہ نے حر بن صباح سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن اخنس سے اُنہوں نے سعید بن زید سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اُس کے بالمعنی۔ یہ حدیث حسن ہے
مناقب ابی عبیدہ بن عامر بن جراح کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے
سفیان نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے صلہ بن زفر سے اُنہوں نے حذیفہ

نا شبابة نا ورقاء عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال العباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وان عم الرجل صنو ابیه او من صنو ابیه هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه من حدیث ابی الزناد الا من هذا الوجه **باب حدثنا** احمد بن ابراهیم الدورقی نا وهب بن جریر نا ابی قال سمعت الاعمش یحدث عن عمرو بن مرة عن ابی البختری عن علی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لعمر فی العباس ان عم الرجل صنو ابیه وکان عمر کلمه فی صدقته هذا حدیث حسن **حدثنا** ابراهیم بن سعید الجوهری نا عبد الوهاب بن عطاء عن ثور بن یزید عن مکحول عن کریب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم للعباس اذا کان غداة الاثنین فأتنی انت وولدک حتی ادعو لهم بدعوة ینفعک اللہ بها وولدک فغدا وغدونا معه فالبسنا کساءً ثم قال اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنبا اللهم احفظه فی ولده هذا حدیث حسن غریب لا نعرفه الا من هذا الوجه **مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنه حدثنا** علی بن حجر نا عبد اللہ بن جعفر عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم رأیت جعفرا یطیر فی الجنة مع الملائکة هذا حدیث غریب من حدیث ابی هریرة لا نعرفه الا من حدیث عبد اللہ بن جعفر وقد ضعف یحیی بن معین وغیره عبد اللہ بن جعفر وهو والد علی بن المدینی وفی الباب عن ابن عباس **باب حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفی نا خالد الحذاء عن عکرمة عن ابی هریرة قال ما احتذی النعال ولا انتعل ولا رکب المطایا ولا رکب الکور بعد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم افضل من جعفر هذا حدیث حسن صحیح غریب **حدثنا** محمد بن اسمعیل نا عبید اللہ بن موسی عن اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لجعفر بن ابی طالب

کہا حدیث کی ہم سے شبابہ نے کہا حدیث کی ہم سے ورقاء نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عباس عم رسول کا چچا ہے اور چچا آدمی کا اُس کے باپ کے مثل ہے یا اُس کے باپ کے مثل سے ہے (یہ شک ہے راوی کا) یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق ابی الزناد سے مگر اسی وجہ سے **باب حدیث** کی ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر نے کہا حدیث کی ہم سے میرے باپ نے کہا سنا میں نے اعمش سے روایت کرتا تھا عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابی البختری سے انہوں نے علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے حضرت عباس کے حق میں کہا کہ آدمی کا چچا اُس کے باپ کے مثل ہے اور حضرت عمر نے حضرت عباس سے صدقہ کے باب میں کچھ گفتگو کی تھی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ **حدیث** کی ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالوہاب بن عطاء نے ثور بن یزید سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس کو فرمایا جب دوشنبہ کا دن ہو تو میرے پاس خود بھی آؤ اور اپنی اولاد کو بھی لاؤ تاکہ میں اُن کے حق میں ایسی دعا کروں کہ تجھے بھی اللہ اُس کے ساتھ نفع دے اور تیری اولاد کو بھی۔ پس صبح کو وہ بھی گئے اور ہم بھی اُن کے ساتھ گئے سو آنحضرت نے ہم کو ایک کپڑا پہنا دیا پھر کہا اے اللہ بخشش کر عباس اور اسکی اولاد پر ایسی بخشش کہ ظاہر ہو اور باطن۔ اور کوئی گناہ نہ چھوڑے۔ اے اللہ اسکو اپنی اولاد میں محفوظ رکھ۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **مناقب** حضرت جعفر بن ابی طالب کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے علی بن حجر نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن جعفر نے علاء بن عبدالرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے جعفر کو دیکھا کہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اُڑتا ہے یہ حدیث غریب ہے طریق ابی ہریرہ سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبداللہ بن جعفر سے اور عبداللہ بن جعفر کو یحییٰ بن معین وغیرہ نے ضعیف کیا ہے اور یہ والد علی بن مدینی کا ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **باب حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کسی نے جوتا نہیں پہنا اور نہ کوئی اونٹنی پر سوار ہوا ہے اور نہ کوئی گھوڑے کی زین پر چڑھا ہو بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل جعفر سے۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا۔

ف۱ یعنی حضرت عمر نے حضرت عباس سے زکوٰۃ کا مال طلب کیا انہوں نے نہ دیا [illegible] ان دونوں صاحبوں میں کچھ گفتگو ہوگئی اور حضرت عباس [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ۱۲

على وركيه فقال هذان ابناى وابنا ابنتى اللهم انى احبهما فاحبهما واحب من يحبهما هذا حديث حسن غريب حدثنا عقبة بن مكرم العمى البصرى نا وهب بن جرير بن حازم نا ابى عن محمد بن ابى يعقوب عن عبد الرحمن بن ابى نعم ان رجلا من اهل العراق سأل ابن عمر عن دم البعوض يصيب الثوب فقال ابن عمر انظروا الى هذا يسأل عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الحسن والحسين هما ريحانتاى من الدنيا هذا حديث صحيح وقد رواه شعبة عن محمد بن ابى يعقوب وقد روى ابو هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم نحو هذا وابن ابى نعم هو عبد الرحمن بن ابى نعم البجلى **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا ابو خالد الاحمر نا رزين قال حدثتنى سلمى قالت دخلت على ام سلمة وهى تبكى فقلت ما يبكيك قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم تعنى فى المنام وعلى رأسه ولحيته التراب فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين آنفا هذا حديث غريب **حدثنا** ابو سعيد الاشج نا عقبة بن خالد ثنى يوسف بن ابراهيم انه سمع انس بن مالك يقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اى اهل بيتك احب اليك قال الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة ادعى لى ابنى فيشمهما ويضمهما اليه هذا حديث غريب من حديث انس **باب حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن عبد الله الانصارى نا الاشعث هو ابن عبد الملك عن الحسن عن ابى بكرة قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فقال ان ابنى هذا سيد يصلح الله على يديه بين فئتين هذا حديث حسن صحيح قال يعنى الحسن بن على **باب حدثنا** الحسين بن حريث نا على بن الحسين بن واقد حدثنى ابى ثنى عبد الله بن بريدة قال سمعت ابى بريدة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطبنا اذ جاء الحسن والحسين عليهما قميصان احمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر فحملهما

کی رات میں آپ کے پاس پہنچے ہیں فرمایا آپ نے یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں انکو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی انکو دوست رکھ اور اسکو بھی دوست رکھ جو انکو دوست رکھے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے عقبہ بن مکرم العمی البصری نے انہوں نے کہا حدیث کی ہم سے وہب بن جریر بن حازم نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے محمد بن ابی یعقوب سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے اہل عراق سے ابن عمر سے مچھر کے خون کی بابت جو کپڑے کو لگ جاوے سوال کیا پس کہا ابن عمر نے اسکی طرف خیال کرو کہ مچھر کے خون سے سوال کرتا ہے حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹے کو قتل کر ڈالا ہے اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے حسن و حسین دنیا سے میرے نصیب ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کی ابوہریرہ نے بھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ اور ابن ابی نعم وہ عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں۔ حدیث کی ہم سے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خالد احمر نے کہا حدیث کی ہم سے رزین نے کہا حدیث کی مجھ سے سلمیٰ نے کہا گئی میں ام سلمہ پر اور وہ اس حالت میں کہ وہ رو رہی تھیں سو میں نے کہا کس چیز نے تمہیں رلایا؟ فرمایا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس حالت میں کہ آپکے سر اور داڑھی مبارک پر مٹی تھی سو میں نے کہا کیا ہو گیا ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے میں ابھی حسین کے قتل پر حاضر ہوا تھا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ حدیث کی ہم سے ابو سعید اشج نے کہا حدیث کی ہم سے عقبہ بن خالد نے کہا حدیث کی مجھ سے یوسف بن ابراہیم نے کہ سنا انہوں نے انس بن مالک سے کہ کسی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپ کے اہل بیت میں آپکو زیادہ محبوب کون ہے فرمایا آپ نے حسن اور حسین جی، اور آنحضرت فاطمہ سے کہا کرتے تھے میرے پاس اپنے بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ انکو سونگھتے اور لپٹا لیتے تھے اپنے گلے سے۔ یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے۔ باب۔ حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے اشعث نے جو بیٹے عبدالملک کے ہیں حسن سے انہوں نے ابی بکرہ سے کہا چڑھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھ پر دو گروہ میں صلح کرا دیگا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا راوی نے مراد آنحضرت کی اس سے حسن بن علی ہیں۔ باب۔ حدیث کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن حسین بن واقد نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے کہا حدیث کی مجھ سے عبداللہ بن بریدہ نے کہا سنا میں نے ابی بریدہ سے کہ کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگاہ حسن اور حسین سرخ قمیص پہنے ہوئے چلتے ہوئے اور گرتے ہوئے آئے پس اترے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر سے اور اٹھا لیا ان دونوں کو

ف: ابن عمر کے ... [illegible] کی طرف خیال کرو کہ حضرت کے بیٹے کو تو انہوں نے قتل کر ڈالا اور اب مچھر کے خون سے سوال کرتے ہیں ... [illegible] ایسی ویسی باتوں کا خیال کرتے ہیں۔ اور فرمایا آپ نے کہ دونوں دنیا سے میرا نصیب ہیں ... [illegible]

ثم خرجت فلبثت حتى تعبت ثم قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلك مرتين او ثلاثا هذا حديث حسن صحيح
باب حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن واسحق بن منصور قالا انا محمد بن يوسف عن اسرائيل عن ميسرة بن حبيب عن
المنهال بن عمرو عن زر بن حبيش عن حذيفة قال سألتني امي متى عهدك تعني بالنبي صلى الله عليه وسلم فقلت
ما لي به عهد منذ كذا وكذا فنالت مني فقلت لها دعيني آتي النبي صلى الله عليه وسلم فاصلي معه المغرب
واسأله ان يستغفر لي ولك فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فصليت معه المغرب فصلى حتى صلى العشاء
ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا حذيفة قلت نعم قال ما حاجتك غفر الله لك ولامك قال ان هذا
ملك لم ينزل الارض قط قبل هذه الليلة استأذن ربه ان يسلم علي ويبشرني بان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة
وان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه لا نعرفه الا من حديث
اسرائيل حدثنا محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن فضيل بن مرزوق عن عدي بن ثابت عن البراء ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم ابصر حسنا وحسينا فقال اللهم اني احبهما فاحبهما هذا حديث حسن صحيح
حدثنا محمد بن بشار نا ابو عامر العقدي نا زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام عن عكرمة عن
ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حامل الحسن بن علي على عاتقه فقال رجل نعم المركب
ركبت يا غلام فقال النبي صلى الله عليه وسلم ونعم الراكب هو هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه
وزمعة بن صالح قد ضعفه بعض اهل العلم من قبل حفظه حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا
شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت البراء بن عازب قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم واضع الحسن
بن علي على عاتقه وهو يقول اللهم اني احبه فاحبه هذا حديث حسن صحيح

پھر نکلا اور بیٹھا رہا یہاں تک کہ وہ ہماری نظروں سے غائب ہو گیا پھر کہنے لگے وہ آیا وہ آیا بس میں نے ایسا ہی کام دو یا تین بار کیا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے
باب حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن اور اسحاق بن منصور نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے اسرائیل سے انہوں نے میسرہ
بن حبیب سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے حذیفہ سے کہا انہوں نے مجھ سے میری والدہ نے پوچھا کتنی دیر ہے تجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
ملے ہوئے ہوئی ہے میں نے کہا مجھے تو مدت ہوئی ہے بس وہ مجھ پر غصہ ہوئی پھر میں نے ان سے کہا مجھے چھوڑ کہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں
اور مغرب کی نماز انکے ساتھ پڑھتا ہوں اور اپنے لیے اور تیرے لیے انسے بخشش کا سوال کرتا ہوں سو میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور انکے ساتھ مغرب کی نماز
پڑھی پس آپ نے نماز پڑھی حتی کہ عشاء کی نماز بھی پڑھی پھر آپ (مسجد سے) واپس ہوئے اور میں بھی پیچھے پیچھے لگا اور آپ نے میری آواز سنی پس کہا کون ہے
کہا حذیفہ؟ تو میں نے کہا ہاں فرمایا آپ نے تجھے کیا کام ہے اللہ تجھے اور تیری والدہ کو بخشے۔ فرمایا آپ نے یہ فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا تھا
اس نے اپنے رب سے مجھے سلام کرنے کے واسطے اور بشارت دینے کے واسطے سوال کیا ہے کہ فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن اور حسین اہل جنت
کے جوانوں کے سردار ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے نہیں پہچانتے ہم۔ مگر روایت اسرائیل سے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث
کی ہم سے ابو اسامہ نے فضیل بن مرزوق سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور حسین کو دیکھا پس کہا
اے اللہ میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی انکو دوست رکھ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر
العقدی نے کہا حدیث کی ہم سے زمعہ بن صالح نے سلمہ بن وہرام سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
حسن بن علی کو اپنی گردن مبارک پر اٹھائے ہوئے تھے تو ایک مرد نے کہا اے لڑکے تو بہت اچھی سواری پر سوار ہوا ہے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
اور یہ سوار بھی بہت عمدہ ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر اسی طریق سے اور زمعہ بن صالح کو بعض علماء نے حافظہ کی وجہ سے ضعیف کیا ہے
حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے عدی بن ثابت سے کہا انہوں نے سنا میں نے براء بن عازب
سے کہا انہوں نے میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علی کو اپنی گردن مبارک پر اٹھائے ہوئے یہ کہہ رہے تھے اے اللہ میں اسکو دوست
رکھتا ہوں سو تو بھی اسے دوست رکھ۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

من السماء الى الارض وعترتي اهل بيتي ولن يتفرقا حتى يردا على الحوض فانظروا كيف تخلفوني فيهما هذا حديث حسن غريب
حدثنا ابن ابي عمر نا سفيان عن كثير النواء عن ابي ادريس عن المسيب بن نجبة قال قال علي بن ابي طالب قال النبي صلى الله
عليه وسلم ان كل نبي اعطي سبعة نجباء رفقاء او قال رقباء واعطيت انا اربعة عشر قلنا من هم قال انا وابناي وجعفر
وحمزة وابوبكر وعمر ومصعب بن عمير وبلال وسلمان وعمار والمقداد وحذيفة وعبد الله بن مسعود هذا حديث
حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث عن علي موقوفا حدثنا ابوداود سليمن بن الاشعث نا يحيى بن
معين نا هشام بن يوسف عن عبد الله بن سليمن النوفلي عن محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن ابيه عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم من نعمه واحبوني بحب الله واحبوا اهل بيتي بحبي هذا حديث
حسن غريب انما نعرفه من هذا الوجه **مناقب** معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وابي بن كعب وابي عبيدة بن الجراح
حدثنا سفيان بن وكيع نا حميد بن عبد الرحمن عن داود العطار عن معمر عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ارحم امتي بامتي ابوبكر واشدهم في امر الله عمر واصدقهم حياء عثمان بن عفان واعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن
جبل وافرضهم زيد بن ثابت واقرؤهم ابي بن كعب ولكل امة امين وامين هذه الامة ابوعبيدة بن الجراح هذا حديث
غريب لا نعرفه من حديث قتادة الا من هذا الوجه وقد رواه ابوقلابة عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه
حدثنا محمد بن بشار نا عبد الوهاب بن عبد المجيد الثقفي نا خالد الحذاء عن ابي قلابة عن انس بن مالك قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لابي بن كعب ان الله امرني ان اقرأ عليك لم يكن الذين كفروا قال وسماني قال نعم
فبكى هذا حديث حسن صحيح وقد روي هذا الحديث عن ابي بن كعب عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن

جو آسمان سے زمین تک ہے یعنی قرآن کے قابل ہو اور عترت یعنی میرے اہلبیت اور یہ دونوں متفرق نہیں ہونگے یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آجائیں
پس دیکھو کہ میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیونکر سلوک ہوتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے
کثیر نواء سے انہوں نے ابی ادریس سے انہوں نے مسیب بن نجبہ سے کہا انہوں نے کہا علی بن ابی طالب نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ہر ایک نبی کو سات فاضل
دوست یا محافظ (شک راوی) دیا گیا ہے اور مجھے چودہ دوست ملے ہیں ہم پوچھنے لگے وہ کون ہیں فرمایا آپ نے میں (یعنی علی) اور میرے دونوں بیٹے اور جعفر
اور حمزہ اور ابوبکر و عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور مقداد اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے
اور یہ حدیث حضرت علی سے موقوف مروی ہے **حدیث** کی ہم سے ابو داؤد سلیمان بن اشعث نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن معین نے کہا
حدیث کی ہم سے ہشام بن یوسف نے عبد اللہ بن سلیمان نوفلی سے انہوں نے محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس
سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کو دوست رکھو بسبب اسکے کہ تمکو اپنی نعمتوں سے کھانا دیتا ہے اور مجھے اللہ کی محبت کے باعث
دوست رکھو اور میرے اہلبیت کو بسبب میری محبت کے دوست رکھو یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو اسکو فقط اسی طریق سے پہچانتے ہیں **مناقب**
معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی بن کعب اور ابی عبیدہ بن جراح کے رضی اللہ عنہم **حدیث** کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے حمید
ابن عبد الرحمن نے داؤد عطار سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت
زیادہ رحم کرنے والا میری امت پر ابوبکر ہے اور بہت سخت ان میں سے اللہ کے امر میں عمر ہے اور بہت صادق ان میں سے حیا میں عثمان بن عفان ہے اور بہت
جاننے والا ان میں سے حلال اور حرام کو معاذ بن جبل ہے اور تم میں سے زیادہ علم فرائض جاننے والا زید بن ثابت ہے اور بہت قاری ان میں سے ابی بن
کعب ہیں اور ہر ایک امت کا ایک امین ہے اور امین اس امت کا ابو عبیدہ بن جراح ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق قتادہ سے
مگر اسی طریق سے اور روایت کیا اسکو ابو قلابہ نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث
کی ہم سے عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد حذاء نے ابی قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہ مجھے اللہ تعالی نے یہ حکم دیا ہے کہ تجھے یہ سورت سناؤں لم یکن الذین کفروا ابی نے کہا اور اللہ نے
میرا نام لیا ہے آپ نے فرمایا ہاں سو وہ رونے لگے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی بن کعب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن

عن ليث عن ابي جهضم عن ابن عباس انه رأى جبرئيل مرتين ودعا له النبي صلى الله عليه وسلم مرتين هذا حديث مرسل ابو جهضم
لم يدرك ابن عباس واسمه موسى بن سالم **حدثنا** محمد بن حاتم المؤدب نا القاسم بن مالك المزني عن عبد الملك بن ابي سليمان
عن عطاء عن ابن عباس قال دعا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يؤتيني الله الحكم مرتين هذا حديث حسن غريب
من هذا الوجه من حديث عطاء وقد رواه عكرمة عن ابن عباس **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الوهاب الثقفي نا خالد الحذاء
عن عكرمة عن ابن عباس قال ضمني اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال اللهم علمه الحكمة هذا حديث حسن صحيح **مناقب**
عبد الله بن عمر رضي الله عنهما **حدثنا** احمد بن منيع نا اسمعيل بن ابراهيم عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال رأيت في المنام كأنما
بيدي قطعة استبرق ولا اشير بها الى موضع من الجنة الا طارت بي اليه فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على النبي صلى الله
عليه وسلم فقال ان اخاك رجل صالح او ان عبد الله رجل صالح هذا حديث حسن صحيح **مناقب عبد الله بن الزبير**
رضي الله عنهما **حدثنا** عبد الله بن اسحق الجوهري انا ابو عاصم عن عبد الله بن المؤمل عن ابن ابي مليكة عن عائشة ان
النبي صلى الله عليه وسلم رأى في بيت الزبير مصباحا فقال يا عائشة ما ارى اسماء الا قد نفست فلا تسموه حتى اسميه
فسماه عبد الله وحنكه بتمرة هذا حديث حسن غريب **مناقب انس بن مالك رضي الله عنه** **حدثنا** قتيبة نا
جعفر بن سليمان عن الجعد ابي عثمان عن انس بن مالك قال مر رسول الله صلى الله عليه وسلم فسمعت امي ام سليم صوته فقالت
بابي وامي يا رسول الله انيس قال فدعا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث دعوات قد رأيت منهن اثنتين في الدنيا
وانا ارجو الثالثة في الآخرة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير وجه عن انس
بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث

اُنے لیث سے اُنے ابی جہضم سے اُنے ابن عباس سے کہ اُنے جبریل علیہ السلام کو دوبار دیکھا اور اُنکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ دعا کی
یہ حدیث مرسل ہے اور ابو جہضم نے ابن عباس کو نہیں پایا اور نام اُنکا موسیٰ بن سالم ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن حاتم مؤدب نے کہا حدیث کی ہم سے
قاسم بن مالک مزنی نے عبدالملک بن ابی سلیمان سے اُنے عطاء سے اُنے ابن عباس سے کہا اُنے میرے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دوبارہ دعا کی کہ اللہ مجھے حکمت دے یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے یعنی طریق عطاء سے اور روایت کیا اسکو عکرمہ نے ابن عباس سے
حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا حدیث کی ہم سے خالد حذاء نے عکرمہ سے اُنے ابن عباس سے کہا
اُنے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ لگایا اور کہا اے اللہ اسکو حکمت سکھلا یہ حدیث حسن صحیح ہے **مناقب** عبداللہ بن عمر کے رضی اللہ عنہما
حدیث کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنے نافع سے اُنے ابن عمر سے کہا اُنے کہ میں نے
خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ٹکڑا استبرق کا ہے اور میں جنت میں جس طرف اشارت کرتا ہوں وہ مجھے اُسی طرف لے اڑتا ہے سو میں نے
یہ بات حفصہ کے پاس بیان کی اور حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیان کیا۔ پس فرمایا آپ نے بیشک تیرا بھائی مرد صالح ہے یا فرمایا
(شک راوی) عبداللہ مرد صالح ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **مناقب** عبداللہ بن زبیر کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے عبداللہ بن اسحاق جوہری
نے کہا خبر دی ہم کو ابو عاصم نے عبداللہ بن مؤمل سے اُنے ابن ابی ملیکہ سے اُنے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کے گھر میں چراغ
دیکھا پس فرمایا آپ نے اے عائشہ میں گمان کرتا ہوں کہ اسماء نفاس والی ہو گئی ہے سو تم اس لڑکے کا نام نہیں رکھنا یہاں تک کہ میں اُسکا نام نہ رکھوں
سو آپ نے اُسکا نام عبداللہ رکھا اور اُسکے تالو میں کھجور چبا کر لگائی یہ حدیث حسن غریب ہے **مناقب** انس بن مالک کے رضی اللہ عنہ **حدیث**
کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمان نے جعد ابی عثمان سے اُنے انس بن مالک سے کہا اُنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے
اور میری مادر ام سلیم نے آپکی آواز سنی اور کہا میرے والدین آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ انیس حاضر ہے کہا انس نے پس میرے حق
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعائیں کیں سو دو تو میں نے اُنمیں سے دنیا میں ہی دیکھ لیں اور تیسری کی امید آخرت میں رکھتا
ہوں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے بواسطہ انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے
حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے کہا سنا میں نے قتادہ سے کہ حدیث کرتا تھا

عن انس بن مالك عن ام سليم انها قالت يا رسول الله انس بن مالك خادمك ادع الله له قال اللهم اكثر ماله وولده وبارك له
فيما اعطيته هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** زيد بن اخزم الطائي نا ابو داؤد عن شعبة عن جابر عن ابي نصر عن انس قال كناني
رسول الله صلى الله عليه وسلم ببقلة كنت اجتنيها هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه من حديث جابر الجعفي عن
ابي نصر وابو نصر هو خيثمة بن ابي خيثمة البصري يروي عن انس احاديث **حدثنا** ابراهيم بن يعقوب نا زيد بن الحباب نا
ميمون ابو عبد الله نا ثابت البناني قال قال لي انس بن مالك يا ثابت خذ عني فانك لن تاخذ عن احد اوثق مني اني اخذته عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذه رسول الله صلى الله عليه وسلم عن جبرئيل واخذه جبرئيل عن الله عز وجل **حدثنا**
ابو كريب نا زيد بن الحباب عن ميمون ابي عبد الله عن ثابت عن انس بن مالك نحو حديث ابراهيم بن يعقوب ولم يذكر
فيه واخذه النبي صلى الله عليه وسلم عن جبرئيل هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث زيد بن حباب
حدثنا محمود بن غيلان نا ابو اسامة عن شريك عن عاصم الاحول عن انس قال ربما قال لي رسول الله صلى الله عليه
وسلم يا ذا الاذنين قال ابو اسامة يعني يمازحه هذا حديث حسن غريب صحيح **حدثنا** محمود بن غيلان نا ابو داؤد عن ابي خلدة
قال قلت لابي العالية سمع انس من النبي صلى الله عليه وسلم قال خدمه عشر سنين ودعا له النبي صلى الله عليه وسلم وكان له
بستان يحمل في السنة الفاكهة مرتين وكان فيها ريحان يجيء منه ريح المسك هذا حديث حسن غريب وابو خلدة اسمه خالد
بن دينار وهو ثقة عند اهل الحديث وقد ادرك انس بن مالك وروى عنه **مناقب ابي هريرة رضي الله عنه** **حدثنا**
ابو موسى محمد بن المثنى نا عثمان بن عمر نا ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة قال قلت يا رسول الله اسمع منك اشياء
فلا احفظها قال ابسط رداءك فبسطته فحدث حديثا كثيرا فما نسيت شيئا حدثني به هذا حديث حسن صحيح

انس بن مالک سے اُنہوں نے روایت کی ام سلیم سے کہ اُنہوں نے حضرت سے کہا یہ انس بن مالک آپکا خادم حاضر ہے آپ اسکے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے
فرمایا آپ نے اے اللہ اسکا مال اور اولاد بہت کر اور جو کچھ تو اسکو دے اسمیں اُسکے لیے برکت کر۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے زید بن اخزم
طائی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے شعبہ سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے ابی نصر سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت
ایک ساگ کے نام پر رکھی جسکو میں چنا کرتا تھا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق یعنی طریق جابر جعفی کی روایت سے ابی نصر سے اور ابو نصر وہ خیثمہ
بن ابی خیثمہ بصری ہیں انس سے کئی حدیثیں روایت کرتے ہیں **حدیث** کی ہم سے ابراہیم بن یعقوب نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے
کہا حدیث کی ہم سے میمون بن عبد اللہ نے کہا حدیث کی ہم سے ثابت بنانی نے کہ اُنہوں نے مجھ سے انس بن مالک نے کہا اے ثابت مجھ سے لے لیے
کہ تو کسی سے بہت معتبر مجھ سے نہیں پائیگا یہ کہ میں نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا ہے اور آنحضرت نے اسکو جبرئیل علیہ السلام سے پڑھا ہے اور
جبرئیل نے اسکو اللہ تعالیٰ سے پایا ہے **حدیث** کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے زید بن حباب نے میمون ابی عبد اللہ سے اُنہوں نے
ثابت سے اُنہوں نے انس بن مالک سے مثل حدیث ابراہیم بن یعقوب کے اور اُنہوں نے اسمیں یہ ذکر نہیں کیا کہ اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پڑھا
ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے
شریک سے اُنہوں نے عاصم احول سے اُنہوں نے انس سے کہا اُنہوں نے بہت وقت مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اے دو کانوں والے کہا ابو اسامہ نے یعنی آپ اُن سے
مزاح کرتے تھے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو داؤد نے ابی خلدہ سے کہا اُنہوں نے میں نے ابی العالیہ
سے کہا کیا انس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہے کہا اُنہوں نے انس نے آنحضرت کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق میں دعا کی ہے اور اُنکا
ایک باغ تھا سال میں دو بار میوہ دیتا تھا اور اُس باغ میں ریحان تھا اُس سے بو مشک کی آتی تھی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار
ہے اور محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں اور اُنہوں نے انس بن مالک کو پایا ہے اور اُن سے روایت کرتا ہے **مناقب ابی ہریرہ کے رضی اللہ عنہ** **حدیث**
کی ہم سے ابو موسیٰ یعنی محمد بن مثنیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی ذئب نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ
سے کہا اُنہوں نے میں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ سے کئی باتیں سنتا ہوں اور میں اُنکو یاد نہیں رکھ سکتا یعنی بھول جاتا ہوں فرمایا آپ نے
اپنی چادر بچھا دے پس میں نے اسکو بچھایا سو آپ نے اس پر بہت کچھ بیان کیا پھر میں نے کوئی بات جو آپ نے بیان کی نہیں بھولی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

وقد روي من غير وجه عن ابي هريرة **حدثنا** محمد بن عمر بن علي المقدمي نا ابن ابي عدي عن شعبة عن سماك عن ابي الربيع عن ابي هريرة
قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبسطت ثوبي عنده ثم اخذه فجمعه على قلبي فما نسيت بعده حديثا هذا حديث حسن غريب من
هذا الوجه **حدثنا** احمد بن منيع نا هشيم نا يعلى بن عطاء عن الوليد بن عبد الرحمن عن ابن عمر انه قال لابي هريرة يا ابا هريرة
انت كنت الزمنا لرسول الله صلى الله عليه وسلم واحفظنا لحديثه هذا حديث حسن **حدثنا** عبد الله بن
عبد الرحمن نا احمد بن سعيد الحراني نا محمد بن سلمة عن محمد بن اسحق عن محمد بن ابراهيم عن مالك بن ابي عامر قال جاء رجل الى
طلحة بن عبيد الله فقال يا ابا محمد ارأيت هذا اليماني يعني ابا هريرة اهو اعلم بحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم منكم نسمع منه
ما لا نسمع منكم او يقول على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم يقل قال اما ان يكون سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم نسمع
عنه وذلك انه كان مسكينا لا شيء له ضيفا لرسول الله صلى الله عليه وسلم يده مع يد رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنا نحن اهل بيوتات
وغنى وكنا نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفي النهار لا نشك الا انه سمع من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم نسمع ولا نجد احدا فيه خير يقول
على رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لم يقل هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث محمد بن اسحق وقد رواه يونس بن بكير
وغيره عن محمد بن اسحق **حدثنا** بشر بن آدم ابن بنت ازهر السمان نا عبد الصمد بن عبد الوارث نا ابو خلدة نا
ابو العالية عن ابي هريرة قال قال لي النبي صلى الله عليه وسلم ممن انت قلت من دوس قال ما كنت ارى ان في دوس احدا
فيه خير هذا حديث غريب صحيح وابو خلدة اسمه خالد بن دينار وابو العالية اسمه رفيع **حدثنا** عمران بن موسى القزاز نا
حماد بن زيد نا المهاجر عن ابي العالية الرياحي عن ابي هريرة قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بتمرات فقلت يا رسول الله
ادع الله فيهن بالبركة فضمهن ثم دعا لي فيهن بالبركة فقال لي خذهن فاجعلهن في مزودك هذا او في هذا المزود

اور یہ کئی وجہ سے ابی ہریرہ سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن عمر بن علی مقدمی نے کہا حدیث کی ہم سے ابن ابی عدی نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے
ابی الربیع سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے پاس اپنا کپڑا بچھایا پھر آپ نے اسکو پکڑ لیا اور میرے دل پر جمع کیا
سو بعد اسکے میں کوئی چیز نہیں بھولا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے ہشیم نے کہا حدیث کی ہم سے
یعلی بن عطاء نے ولید بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابن عمر سے کہ انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا اے ابو ہریرہ تو ہم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت چمٹا رہتا
تھا اور ہم سے زیادہ حدیث بہت یاد رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن سعید حرانی نے
کہا خبر دی ہم کو محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے مالک بن ابی عامر سے کہا انہوں نے ایک مرد طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور
کہنے لگا اے ابا محمد کیا تم دیکھتے ہو اس یمنی کو یعنی ابو ہریرہ کو کیا وہ تم سے آنحضرت کی حدیث بہت جانتا ہے ہم اس سے وہ باتیں سنتے ہیں جو تم سے نہیں سنتے
یا وہ آنحضرت پر وہ باتیں کہتا ہے جو آپ نے نہیں کہیں کہا انہوں نے بہر حال اس نے تو آنحضرت سے وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے آپ سے نہیں سنیں اور سبب اسکا یہ
ہے کہ وہ مسکین تھا اسکے پاس کوئی چیز نہ تھی آنحضرت کا مہمان تھا اسکا ہاتھ آنحضرت کے ہاتھ کے ساتھ تھا۔ اور ہم لوگ گھروں والے اور دولتمند
تھے اور ہم آنحضرت کے پاس دونوں وقت دن کے آتے تھے پھر تو یہی گمان ہے کہ اس نے آنحضرت سے ہی وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنی
ہیں۔ اور نہ ہم کسی شخص کو جو بہتر ہو ایسا پاتے ہیں جو آنحضرت کے ذمے وہ باتیں لگائے جو آپ نے نہیں کہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر محمد بن اسحاق سے اور روایت کیا اسکو یونس بن بکیر وغیرہ نے بھی محمد بن اسحاق سے **حدیث** کی ہم سے بشر بن آدم نے
جو نواسہ ازہر سمان کا ہے کہا حدیث کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث نے کہا حدیث کی ہم سے ابو خلدہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو العالیہ نے ابی ہریرہ
سے کہا انہوں نے کہا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو کس سے ہے میں نے کہا قبیلہ دوس سے۔ فرمایا آپ نے میں دوس میں کوئی شخص نہ جانتا تھا کہ جس میں
نیکی ہو۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے **حدیث** کی ہم سے عمران بن موسی قزاز نے کہا حدیث کی
ہم سے حماد بن زید نے کہا حدیث کی ہم سے مہاجر نے ابی العالیہ ریاحی سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند
کھجوریں لیکر آیا سو میں نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالی سے انمیں برکت کی دعا کر سو آنحضرت نے انکو جمع کیا پھر آپ نے میرے واسطے انمیں
برکت کی دعا کی اور مجھے فرمایا انکو لے لے اور انکو اپنے اس توشہ دان میں ڈالدے یا فرمایا آپ نے اس توشہ دان میں (شک ہے راوی کو)

فلما اردت ان تاخذ منه شيئا فادخل يدك فيه فخذه ولا تكثره نثرا فقد حملت من ذلك التمر كذا وكذا من وسق في سبيل الله فكنا ناكل منه ونطعم وكان لا يفارق حقوي حتى كان يوم قتل عثمان فانه انقطع هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روي هذا الحديث من غير هذا الوجه عن ابي هريرة **حدثنا** احمد بن سعيد المرابطي نا روح بن عبادة نا اسامة بن زيد عن عبيد الله بن رافع قال قلت لابي هريرة لم كنيت ابا هريرة قال اما تفرق مني قلت بلى والله اني لاهابك قال كنت ارعى غنم اهلي وكانت لي هريرة صغيرة فكنت اضعها بالليل في شجرة فاذا كان النهار ذهبت بها معي فلعبت بها فكنوني ابا هريرة هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا سفيان بن عيينة عن عمرو بن دينار عن وهب بن منبه عن اخيه همام بن منبه عن ابي هريرة قال ليس احد اكثر حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مني الا عبد الله بن عمرو فانه كان يكتب وكنت لا اكتب **مناقب** معوية بن ابي سفيان رضي الله عنه **حدثنا** محمد بن يحيى نا ابو مسهر عن سعيد بن عبد العزيز عن ربيعة بن يزيد عن عبد الرحمن بن ابي عميرة وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لمعوية اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به هذا حديث حسن غريب **حدثنا** محمد بن يحيى نا عبد الله بن محمد النفيلي نا عمرو بن واقد عن يونس بن حلبس عن ابي ادريس الخولاني قال لما عزل عمر بن الخطاب عمير بن سعد عن حمص ولى معاوية فقال الناس عزل عميرا وولى معوية فقال عمير لا تذكروا معوية الا بخير فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللهم اهد به **مناقب** عمرو بن العاص رضي الله عنه **حدثنا** قتيبة نا ابن لهيعة عن مشرح بن هاعان عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

جب تو اس سے لینے کا ارادہ کیا کرے تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کر اور اس سے پکڑ لے اور اسکو منتشر نہ کر ابوہریرہ کہتا ہے سو میں نے اس سے کئی تھیلی کھجوروں کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں دیئے اور ہم اس سے کھاتے اور کھلاتے تھے اور وہ توشہ دان میری ازار سے جدا نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے قتل کا دن آیا سو وہ ٹوٹ گیا یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور یہ حدیث غیر اس وجہ سے بھی ابوہریرہ سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے کہا حدیث کی ہم سے روح بن عبادہ نے کہا حدیث کی ہم سے اسامہ بن زید نے عبداللہ بن رافع سے کہا انہوں نے ابوہریرہ سے کہا آپکی کنیت ابوہریرہ کس لیے ہوئی کہا اُسنے کیا تو مجھ سے نہیں ڈرتا میں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے اللہ کی میں ضرور آپ سے ڈرتا ہوں کہا ابوہریرہ نے میں اپنے اہل کی بکریاں چراتا تھا اور میرے پاس ایک چھوٹی سی بلی تھی اور میں رات کو اسکو ایک درخت پر رکھ دیتا تھا پس جب دن ہوتا تو میں اسکو اپنے ساتھ لے جاتا اور اُسکے ساتھ کھیلتا سو لوگوں نے اس سبب سے میری کنیت ابوہریرہ رکھدی یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اُسنے وہب بن منبہ سے اُسنے اپنے بھائی ہمام بن منبہ سے اُسنے ابی ہریرہ سے کہا اُسنے سوائے عبداللہ بن عمرو کے کوئی شخص مجھ سے زیادہ حدیث آنحضرت سے بیان نہیں کرتا اس لیے کہ وہ لکھتا تھا اور میں نہیں لکھتا تھا **مناقب** معاویہ بن ابی سفیان کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے ابو مسہر نے سعید بن عبدالعزیز سے اُسنے ربیعہ بن یزید سے اُسنے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے اور یہ شخص حضرت کے اصحاب سے تھا یہ روایت کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے معاویہ کے حق میں فرمایا یا اللہ کر اسکو ہدایت دینے والا اور ہدایت پانے والا اور اسکو ہدایت کر یہ حدیث حسن غریب ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے کہا حدیث کی ہم سے عمرو بن واقد نے یونس بن حلبس سے اُسنے ابی ادریس خولانی سے کہا اُسنے جب حضرت عمر بن خطاب نے عمیر بن سعد کو حمص سے معزول کر کے معاویہ کو وہاں کا حاکم بنایا تو لوگوں نے کہا حضرت عمر نے عمیر کو معزول کر دیا اور معاویہ کو حاکم کر دیا ہے پس کہا عمیر نے نہ ذکر کرو معاویہ کا مگر ساتھ نیکی کے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے یا اللہ اسکو ہدایت کر **مناقب** عمرو بن عاص کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے ابن لہیعہ نے مشرح بن ہاعان سے اُسنے عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible] ... یعنی وہ تھیلی کبھی ان سے جدا نہ ہوئی یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ شہید ہوئے ... [illegible]

أسلم الناس وآمن عمرو بن العاص. هذا حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن لهيعة عن مشرح وليس إسناده بالقوي
حدثنا إسحق بن منصور نا أبو أسامة عن نافع بن عمر الجمحي عن ابن أبي مليكة قال قال طلحة بن عبيد الله سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن عمرو بن العاص من صالحي قريش. هذا حديث إنما نعرفه من حديث نافع بن عمر
الجمحي ونافع ثقة وليس إسناده بمتصل ابن أبي مليكة لم يدرك طلحة **مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه** حدثنا
قتيبة نا الليث عن هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن أبي هريرة قال نزلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم منزلا
فجعل الناس يمرون فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا يا أبا هريرة فأقول فلان فيقول نعم عبد الله هذا ويقول
من هذا فأقول فلان فيقول بئس عبد الله هذا حتى مر خالد بن الوليد فقال من هذا قلت خالد بن الوليد فقال نعم
عبد الله خالد بن الوليد سيف من سيوف الله. هذا حديث غريب ولا نعرف لزيد بن أسلم سماعا من أبي هريرة وهو
حديث مرسل عندي وفي الباب عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه **مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه** حدثنا
محمود بن غيلان نا وكيع عن سفيان عن أبي إسحق عن البراء قال أهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فجعلوا يعجبون
من لينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعجبون من هذا لمناديل سعد بن معاذ في الجنة أحسن من هذا وفي الباب
عن أنس. هذا حديث حسن صحيح حدثنا محمود بن غيلان نا عبد الرزاق أنا ابن جريج أخبرني أبو الزبير أنه سمع جابر
بن عبد الله يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وجنازة سعد بن معاذ بين أيديهم اهتز له عرش الرحمن

سب لوگوں سے زیادہ اسلام اور ایمان والا عمرو بن عاص ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت ابن لہیعہ سے جو راوی ہے مشرح سے اور
اسناد اسکی قوی نہیں ہے۔ حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے کہا حدیث کی ہم سے ابو اسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے
کہ اُنہوں نے کہا طلحہ بن عبید اللہ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عمرو بن عاص قریش کے نیکبخت لوگوں سے ہے۔ یہ حدیث
ہم فقط بطریق نافع بن عمر جمحی سے پہچانتے ہیں اور نافع ثقہ ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں کیونکہ ابن ابی ملیکہ نے طلحہ کو نہیں پایا۔ **مناقب**
خالد بن ولید کے رضی اللہ عنہ۔ حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ہشام بن سعد سے اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے ابی ہریرہ
سے کہا اُترے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک منزل میں اُترے، اور لوگوں نے وہاں سے گذرنا شروع کیا پس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ کون ہے اے ابا ہریرہ سو میں کہتا کہ فلاں ہے پس آپ کہتے اچھا ہے بندہ اللہ کا یہ، اور فرماتے کہ یہ کون ہے میں کہتا فلاں
ہے آپ فرماتے برا ہے اللہ کا بندہ یہ یہاں تک کہ خالد بن ولید گذرا پس فرمایا آپ نے یہ کون ہے میں نے کہا خالد بن ولید ہے فرمایا آپ نے
اچھا ہے اللہ کا بندہ خالد بن ولید تلوار ہے اللہ کی تلواروں سے۔ یہ حدیث غریب ہے اور زید بن اسلم کا سماع ابی ہریرہ سے ہم نہیں
پہچانتے اور یہ حدیث مرسل ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر صدیق سے رضی اللہ عنہ **مناقب سعد بن معاذ کے**
رضی اللہ عنہ حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے سفیان سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے
براء سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ریشم کا کپڑا ہدیہ بھیجا گیا پس لوگ اُسکی نرمی سے متعجب ہونے لگے پس
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم اس سے متعجب ہوتے ہو البتہ رومال سعد بن معاذ کا جو جنت میں ہے وہ اس سے بہت
بہتر ہے اور اس باب میں روایت ہے انس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے
عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہمکو ابن جریج نے کہا خبر دی مجھے ابو الزبیر نے کہ سنا اُنہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہ کہتا سنا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اس حالت میں کہ جنازہ سعد بن معاذ کا اُنکے آگے تھا اُنکے واسطے اللہ تعالے کا عرش کانپ گیا

ف یہ خصوصیت [illegible]

وفي الباب عن أسيد بن حضير وأبي سعيد ورميثة هذا حديث صحيح **حدثنا** عبد بن حميد نا عبد الرزاق نا معمر عن قتادة عن أنس قال لما حملت جنازة سعد بن معاذ قال المنافقون ما أخف جنازته وذلك لحكمه في بني قريظة فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن الملائكة كانت تحمله هذا حديث صحيح غريب **مناقب** قيس بن سعد بن عبادة رضي الله عنه **حدثنا** محمد بن مرزوق البصري نا محمد بن عبد الله الأنصاري حدثني أبي عن ثمامة عن أنس قال كان قيس بن سعد من النبي صلى الله عليه وسلم بمنزلة صاحب الشرط من الأمير قال الأنصاري يعني مما يلي من أموره هذا حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث الأنصاري **حدثنا** محمد بن يحيى نا الأنصاري نحوه ولم يذكر فيه قول الأنصاري **مناقب** جابر بن عبد الله رضي الله عنه **حدثنا** محمد بن بشار نا عبد الرحمن بن مهدي نا سفيان عن محمد بن المنكدر عن جابر بن عبد الله قال جاءني رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس براكب بغل ولا برذون هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** ابن أبي عمر نا بشر بن السري عن حماد بن سلمة عن أبي الزبير عن جابر قال استغفر لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة البعير خمسا وعشرين مرة هذا حديث حسن غريب صحيح ومعنى ليلة البعير ما روي من غير وجه عن جابر أنه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فباع بعيره من النبي صلى الله عليه وسلم واشترط ظهره إلى المدينة يقول جابر ليلة بعت من النبي صلى الله عليه وسلم البعير استغفر لي خمسا وعشرين مرة وكان جابر قد قتل أبوه عبد الله بن عمرو بن حرام يوم أحد وترك بنات فكان جابر يعولهن وينفق عليهن فكان النبي صلى الله عليه وسلم يبر جابرا ويرحمه بسبب ذلك هكذا روي في حديث عن جابر نحو هذا **مناقب** مصعب بن عمير رضي الله عنه **حدثنا** محمود بن غيلان نا أبو أحمد

اور اس باب میں روایت ہے اسید بن حضیر اور ابی سعید اور رمیثہ سے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا خبر دی ہم کو عبد الرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہا انہوں نے جب سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا اس کا جنازہ کیسا ہلکا ہے۔ اور انہوں نے کہا یہ باعث تھا کہ سعد نے بنی قریظہ میں حکم کیا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی سو فرمایا آپ نے اسکو تو فرشتے اٹھا رہے تھے۔ یہ حدیث صحیح غریب ہے **مناقب** قیس بن سعد بن عبادہ کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے محمد بن مرزوق بصری نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے کہا انہوں نے قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بمنزلہ سپاہی کے تھا جو امیر کے آگے ہوتا ہے۔ کہا انصاری نے یعنی آپ کے کاموں کے واسطے سپاہی کے مثل تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق انصاری سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے انصاری نے مثل اسکے اور اس میں انصاری کا قول ذکر نہیں کیا **مناقب** جابر بن عبد اللہ کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اس حالت میں کہ نہ کسی خچر پر سوار تھے اور نہ ترکی گھوڑے پر۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابن ابی عمر نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن سری نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اونٹ کی رات میں پچیس بار بخشش مانگی۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ اور مراد اونٹ کی رات سے یہ ہے کہ کئی راہ سے جابر سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے پس انہوں نے اپنا اونٹ آنحضرت کے ہاتھ بیچ دیا اور مدینہ تک اپنی سواری کی شرط کر لی۔ جابر کہتا ہے جس رات میں میں نے اپنا اونٹ آنحضرت کے ہاتھ بیچا تو آپ نے میرے واسطے پچیس بار بخشش مانگی۔ اور جابر کا باپ عبد اللہ بن عمرو بن حرام احد کے دن شہید ہوگیا تھا اور چند بیٹیاں چھوڑ گیا تھا سو جابر ان کی پرورش کرتا تھا اور ان پر خرچ کرتا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سبب سے احسان اور رحمت کیا کرتے تھے ایسا ہی جابر سے روی ہے **مناقب** مصعب بن عمیر کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد نے

[illegible]

نا سفیان عن الاعمش عن ابی وائل عن خباب قال هاجرنا مع النبی صلی الله علیه وسلم نبتغی وجه الله فوقع اجرنا علی الله
فمنا من مات لم یاکل من اجره شیئا ومنا من اینعت له ثمرته فهو یهدبها وان مصعب بن عمیر مات ولم یترک الا ثوبا کانوا
اذا غطوا به رأسه خرجت رجلاه واذا غطوا به رجلیه خرج رأسه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غطوا رأسه
واجعلوا علی رجلیه الاذخر هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** هناد نا ابن ادریس عن الاعمش عن ابی وائل عن خباب
بن الارت نحوه **مناقب** البراء بن مالک رضی الله عنه **حدثنا** عبد الله بن ابی زیاد نا سیار نا جعفر بن سلیمن نا ثابت
وعلی بن زید عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبه له لو اقسم علی
الله لابره منهم البراء بن مالک هذا حدیث حسن غریب **مناقب** ابی موسی الاشعری رضی الله عنه **حدثنا** موسی
بن عبد الرحمن الکندی نا ابو یحیی الحمانی عن برید بن عبد الله بن ابی بردة عن ابی بردة عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال یا ابا موسی لقد اعطیت مزمارا من مزامیر آل داود هذا حدیث غریب حسن صحیح وفی الباب عن بریدة وابی هریرة
وانس **مناقب** سهل بن سعد رضی الله عنه **حدثنا** محمد بن عبد الله بن بزیع نا الفضیل بن سلیمن نا ابو حازم
عن سهل بن سعد قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یحفر الخندق ونحن ننقل التراب فیمر بنا فقال اللهم لا عیش
الا عیش الآخرة فاغفر للانصار والمهاجرة هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه ابو حازم اسمه سلمة بن دینار
الاعرج الزاهد **حدثنا** محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة عن قتادة نا انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم کان یقول اللهم لا عیش الا عیش الآخرة فاکرم الانصار والمهاجرة هذا حدیث حسن صحیح وقد روی من غیر وجه عن انس

ہم سے حدیث کی بیان کی ہم سے سفیان نے اعمش سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے خباب سے کہا اُنہوں نے ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی رضامندی کے واسطے
ہجرت کی سو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوا پس بعضے تو ہم میں سے مر گئے کہ اُنہوں نے اپنے اجر سے کچھ نہیں کھایا اور بعض کا میوہ پختہ ہو گیا سو
وہ اسکو کاٹ رہا ہے اور مصعب بن عمیر فوت ہوا اس حالت میں کہ اُنہوں نے سوائے ایک کپڑے کے اور کچھ نہ چھوڑا جب لوگ اُس کپڑے سے اُنکا سر
ڈھانپتے تھے تو اُنکے پاؤں ننگے ہو جاتے تھے اور جب اُنکے ساتھ اُنکے پاؤں ڈھانپتے تو اُنکا سر ننگا ہو جاتا تھا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اُنکے سر کو ڈھانپ دو اور اُنکے پاؤں پر اذخر ڈالو ایک قسم کی گھاس ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ہناد نے کہ حدیث کی
ہم سے ابن ادریس نے اعمش سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے خباب بن الارت سے مثل اسکے **مناقب** براء بن مالک کے رضی اللہ عنہ **حدیث**
کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد نے کہا حدیث کی ہم سے سیار نے کہا حدیث کی ہم سے جعفر بن سلیمن نے کہا حدیث کی ہم سے ثابت اور علی بن زید نے
انس بن مالک سے کہ اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لوگ پراگندہ بال غبار آلودہ پرانے دو کپڑوں والے کہ اُنکا اعتبار کچھ نہیں
ہے ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کریں تو اُنکو سچا کرتا ہے اُنہیں میں سے براء بن مالک ہے یہ حدیث حسن غریب ہے **مناقب** ابی موسیٰ اشعری کے رضی اللہ عنہ
حدیث کی ہم سے موسیٰ بن عبد الرحمن کندی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو یحییٰ حمانی نے برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسیٰ
سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اے ابا موسیٰ تجھے تو خوش آوازی آل داؤد کی خوش آوازیوں سے دی گئی ہے یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے اور اس باب میں
روایت ہے بریدہ اور ابی ہریرہ اور انس سے رضی اللہ عنہم **مناقب** سہل بن سعد کے رضی اللہ عنہ **حدیث** کی ہم سے محمد بن عبد اللہ بن بزیع نے
کہا حدیث کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو حازم نے سہل بن سعد سے کہا اُنہوں نے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اس
حال میں کہ آپ خندق کھود رہے تھے اور ہم مٹی اٹھاتے تھے پس آپ ہمارے پاس سے گذرتے تو کہتے اے اللہ نہیں کوئی عیش مگر عیش آخرت کی
پس بخش انصار اور مہاجرین کو یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے۔ ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار
نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے قتادہ سے کہا حدیث کی ہم سے انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہتے تھے اے اللہ نہیں کوئی عیش مگر عیش آخرت کی سو اکرام کر انصار اور مہاجرین کا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی وجہ سے انس سے مروی ہے۔

ف ... مزمار ... آل داؤد ... خوش آواز ...
تھے ... آل ... اس سے مراد خود داؤد ہیں

عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا بعدي فمن احبهم
فبحبي احبهم ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم ومن اذاهم فقد اذاني ومن اذاني فقد اذى الله ومن اذى الله يوشك ان ياخذه
هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** محمود بن غيلان نا ازهر السمان عن سليمن التيمي عن
خداش عن ابي الزبير عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليدخلن الجنة من بايع تحت الشجرة الا صاحب الجمل الاحمر
هذا حديث حسن غريب **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابي الزبير عن جابر ان عبدا لحاطب جاء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
يشكو حاطبا فقال يا رسول الله ليدخلن حاطب النار فقال كذبت لا يدخلها فانه شهد بدرا والحديبية هذا حديث حسن
صحيح **حدثنا** ابو كريب نا عثمن بن ناجية عن عبد الله بن مسلم ابي طيبة عن عبد الله بن بريدة عن ابيه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد من اصحابي يموت بارض الا بعث قائدا ونورا لهم يوم القيمة هذا حديث غريب و
قد روي هذا الحديث عن عبد الله بن مسلم ابي طيبة عن ابن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسل وهذا اصح **حدثنا**
ابو بكر بن نافع نا النضر بن حماد نا سيف بن عمر عن عبيد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا رايتم الذين يسبون اصحابي فقولوا لعنة الله على شركم هذا حديث منكر لا نعرفه من حديث عبيد الله بن عمر الا من
هذا الوجه **ما جاء في فضل فاطمة رضي الله عنها** **حدثنا** قتيبة نا الليث عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة
قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول وهو على المنبر ان بني هاشم بن المغيرة استاذنوني في ان ينكحوا ابنتهم علي بن
ابي طالب فلا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن الا ان يريد ابن ابي طالب ان يطلق ابنتي وينكح ابنتهم فانما هي بضعة مني يريبني ما رابها

اُنسے عبداللہ بن مغفل نے کہا اُنسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرو اللہ سے میرے صحابہ کے حق میں میرے پیچھے اُنکو نشانہ نہ بناؤ سو
جو کوئی انکو دوست رکھے سو وہ بسبب میری محبت کے انکو دوست رکھے اور جو کوئی انسے دشمنی کرے سو وہ بسبب میری دشمنی کے انکو دشمن رکھے اور جس
کسی نے انکو ایذا دی تو اسنے مجھے ایذا دی اور جس کسی نے مجھے ایذا دی تو اُسنے اللہ کو ایذا دی اور جسنے اللہ کو ایذا دی امید ہو کہ اللہ اسکو پکڑ لیگا۔ یہ
حدیث غریب ہو نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی طریق سے **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ازہر سمان نے سلیمان تیمی سے
اُنسے خداش سے اُنسے ابی الزبیر سے اُنسے جابر سے اُنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائے البتہ ضرور داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ جسنے نیچے درخت کے
بیعت کی ہو مگر صاحب اونٹ سرخ کا۔ یہ حدیث غریب ہو **حدیث** کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے ابی الزبیر سے اُنسے جابر سے کہ حاطب
ابن ابی بلتعہ کا غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کرنے کے لیے آیا اور آنحضرت سے کہنے لگا کہ ضرور حاطب آگ میں داخل ہوگا پس فرمایا آپنے
تُنے جھوٹ بولا نہیں داخل ہوگا اس میں کیونکہ وہ بدر اور حدیبیہ میں حاضر ہوا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہو **حدیث** کی ہمسے ابو کریب نے کہا حدیث
کی ہمسے عثمان بن ناجیہ نے عبداللہ بن مسلم ابی طیبہ سے اُنسے عبداللہ بن بریدہ سے اُنسے اپنے باپ سے کہ اُنسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو کوئی میرے صحابہ سے کسی زمین میں مریگا وہ قیامت کے دن انکے لیے پیشوا اور نور اٹھایا جائیگا۔ یہ حدیث غریب ہو اور یہ حدیث عبداللہ بن مسلم
ابی طیبہ سے بواسطہ ابن بریدہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل مروی ہو اور یہ صحیح ہو **حدیث** کی ہمسے ابو بکر بن نافع نے کہا حدیث کی ہم سے
نضر بن حماد نے کہا حدیث کی ہم سے سیف بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے اُنسے نافع سے اُنسے ابن عمر سے کہا اُنسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو کہو لعنت ہو اللہ کی اوپر برائی تمہاری کے۔ یہ حدیث منکر ہو نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق عبید اللہ
بن عمر سے مگر اسی طریق سے **حضرت فاطمہ کی فضیلت کے بیان میں رضی اللہ عنہا** **حدیث** کی ہمسے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے
ابن ابی ملیکہ سے اُنسے مسور بن مخرمہ سے کہا اُنسے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اس حالت میں کہ منبر پر تھے تحقیق بنی ہشام
بن مغیرہ مجھسے اپنی بیٹی کا علی بن ابی طالب کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں اذن مانگتے ہیں سو میں تو اذن نہیں دیتا پھر اذن
نہیں دیتا پھر اذن نہیں دیتا مگر ابن ابی طالب کا ارادہ ہو تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور انکی بیٹی کا نکاح کرے کیونکہ وہ میرا ٹکڑا
ہو مجھے شک میں ڈالتی ہو وہ چیز جو اُسکو شک میں ڈالے۔

لہ وہ شخص جد بن قیس کا دادا ہو یہ منافق تھا اپنا اونٹ طلب کرتا تھا اسنے بیعت نہیں کی تھی یہ استثنا منقطع ہو ۱۲

يؤذيني ما آذاها هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابراهيم بن سعيد الجوهري نا الاسود بن عامر عن جعفر الاحمر عن عبد الله بن عطاء عن ابن بريدة عن ابيه قال كان احب النساء الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة ومن الرجال علي قال ابراهيم يعني من اهل بيته هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه حدثنا احمد بن منيع نا اسمعيل بن علية عن ايوب عن ابن ابي مليكة عن عبد الله بن الزبير ان عليا ذكر بنت ابي جهل فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال انما فاطمة بضعة مني يؤذيني ما آذاها وينصبني ما انصبها هذا حديث حسن صحيح هكذا قال ايوب عن ابن ابي مليكة عن ابن الزبير وقال غير واحد عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة ويحتمل ان يكون ابن ابي مليكة روى عنهما جميعا وقد رواه عمرو بن دينار عن ابن ابي مليكة عن المسور بن مخرمة نحو حديث الليث حدثنا سليمن بن عبد الجبار البغدادي نا علي بن قادم نا اسباط بن نصر الهمداني عن السدي عن صبيح مولى ام سلمة عن زيد بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي وفاطمة والحسن والحسين انا حرب لمن حاربتم وسلم لمن سالمتم هذا حديث غريب انما نعرفه من هذا الوجه وصبيح مولى ام سلمة ليس بمعروف حدثنا محمود بن غيلان نا ابو احمد الزبيري نا سفيان عن زبيد عن شهر بن حوشب عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم جلل على الحسن والحسين وعلي وفاطمة كساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي وحامتي اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا فقالت ام سلمة وانا معهم يا رسول الله قال انك على خير هذا حديث حسن صحيح وهو احسن شيء روي في هذا الباب وفي الباب عن انس وعمر بن ابي سلمة وابي الحمراء حدثنا محمد بن بشار نا عثمن بن عمر نا اسرائيل عن ميسرة بن حبيب عن المنهال بن عمرو عن عائشة بنت طلحة عن عائشة ام المؤمنين قالت ما رأيت احدا اشبه سمتا ودلا وهديا برسول الله صلى الله عليه وسلم في قيامها وقعودها من فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت

اور ایذا دیتی ہے وہ چیز جو اسکو ایذا دیتی ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا حدیث کی ہم سے اسود بن عامر نے اُنے جعفر احمر سے اُنے عبداللہ بن عطا سے اُنے ابن بریدہ سے اُنے اپنے باپ سے کہا اُنے سب عورتوں سے پیاری آنحضرت کو فاطمہ تھی اور مردوں سے حضرت علی کہا ابراہیم نے یعنی اہلبیت سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے حدیث کی ہم سے احمد ابن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے اسمعیل بن علیہ نے ایوب سے اُنے ابن ابی ملیکہ سے اُنے عبداللہ بن زبیر سے یہ کہ حضرت علی نے ابی جہل کی بیٹی کا ذکر کیا سو یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی پس فرمایا آپ نے فاطمہ تو میرا ٹکڑا ہے ایذا دیتی ہے مجھے وہ چیز جو اسکو ایذا دیتی ہے اور پہونچتی ہے مجھے وہ چیز جو اسکو پہونچتی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ایسا ہی کہا ایوب نے ابن ابی ملیکہ سے اُنے ابی الزبیر سے۔ اور کہا کئی ایک نے روایت ابن ابی ملیکہ کے مسور بن مخرمہ سے اور احتمال ہے ابن ابی ملیکہ نے دونوں ہی سے روایت کی ہو۔ اور روایت کیا اسکو عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اُنے مسور بن مخرمہ سے مثل حدیث لیث کے حدیث کی ہم سے سلیمان بن عبد الجبار بغدادی نے کہا حدیث کی ہم سے علی بن قادم نے کہا حدیث کی ہم سے اسباط بن نصر ہمدانی نے سدی سے اُنے صبیح سے جو مولی ام سلمہ کا ہے اُنے زید بن ارقم سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین سے کہا میں جنگ کرنے والا ہوں اُس سے کہ جس سے تم جنگ کرو اور صلح کرنے والا ہوں اُس سے کہ جس سے تم صلح کرو۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اسکو فقط اسی طریق سے ہی پہچانتے ہیں اور صبیح مولی ام سلمہ کا مشہور نہیں ہے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے ابو احمد زبیری نے کہا حدیث کی ہم سے سفیان نے اُنے زبید سے اُنے شہر بن حوشب سے اُنے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور حسین اور علی اور فاطمہ پر کپڑا ڈالا پھر کہا یا اللہ یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں اور خاص ہیں انسے پلیدی دور کر اور اچھی طرح سے انکو پاک کر پس کہا ام سلمہ نے اور میں بھی انکے ساتھ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے تو بہتری پر ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سب سے اچھی ہے اس باب میں مروی ہوا اور اس باب میں روایت ہے انس اور عمر بن ابی سلمہ اور ابی الحمراء رضی اللہ عنہم سے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے عثمان بن عمر نے کہا حدیث کی ہم سے اسرائیل نے میسرہ بن حبیب سے اُنے منہال بن عمرو سے اُنے عائشہ بنت طلحہ سے اُنے عائشہ ام المؤمنین سے کہا اُنے میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو خشوع اور حسن خلق اور وقار میں آنحضرت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ ہو کہا حضرت عائشہ نے

رأيت اذا دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم قام اليها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل عليها قامت من مجلسها فقبلته واجلسته في مجلسها فلما مرض النبي صلى الله عليه وسلم دخلت فاطمة فاكبت عليه فقبلته ثم رفعت راسها فبكت ثم اكبت عليه ثم رفعت راسها فضحكت فقلت ان كنت لاظن ان هذه من اعقل نسائنا فاذا هي من النساء فلما توفي النبي صلى الله عليه وسلم قلت لها ارأيت حين اكببت على النبي صلى الله عليه وسلم فرفعت راسك فبكيت ثم اكببت فرفعت راسك فضحكت ما حملك على ذلك قالت اني اذن لبذرة اخبرني انه ميت من وجعه هذا فبكيت ثم اخبرني اني اسرع اهله لحوقا به فذاك حين ضحكت هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وقد روى هذا الحديث من غير وجه عن عائشة **حدثنا** حسين بن يزيد الكوفي نا عبد السلام بن حرب عن ابي الجحاف عن جميع بن عمير التيمي قال دخلت مع عمتي على عائشة فسئلت اي الناس كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فاطمة فقيل من الرجال قالت زوجها ان كان ما علمت صواما قواما هذا حديث حسن غريب

من فضل عائشة رضي الله عنها

حدثنا يحيى بن درست نا حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة قالت فاجتمع صواحباتي الى ام سلمة فقلن يا ام سلمة ان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة وانا نريد الخير كما تريد عائشة فقولي لرسول الله صلى الله عليه وسلم يامر الناس يهدون اليه اينما كان فذكرت ذلك ام سلمة فاعرض عنها ثم عاد اليها فاعادت الكلام فقالت يا رسول الله ان صواحباتي قد ذكرن ان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة فامر الناس يهدون اينما كنت فلما كانت الثالثة قالت ذلك قال يا ام سلمة لا تؤذيني في عائشة فانه ما انزل علي الوحي وانا في لحاف امرأة منكن غيرها وقد روى بعضهم هذا الحديث

اور جب وہ آنحضرت کے پاس آتیں تو آپ ان کی طرف کھڑے ہو جاتے اور انکو پیار کرتے اور اپنی جگہ میں بٹھلاتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب انکے پاس جاتے تو وہ بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو جاتی اور آپکو پیار کرتی اور اپنی جگہ میں بٹھلاتی پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فاطمہ آئی اور آپ پر جھک پڑی اور آپ کے منہ مبارک پر بوسہ دیا پھر آپ نے سر کو اٹھایا اور رو پڑی پھر آپ پر جھک پڑی پھر آپ نے سر کو اٹھا اور ہنس پڑی سو میں نے دل میں کہا میں تو گمان رکھتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقلمند ہو دیکھو تو عام عورتوں کی طرح ہی ہے پس جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو میں نے اس سے کہا بتاؤ تو سہی کہ جب تو آنحضرت پر جھک پڑی تھی پھر تو نے اپنا سر اٹھا لیا اور رو پڑی پھر تو آپ پر جھک پڑی اور سر اٹھایا تو ہنس پڑی کس چیز نے تجھے اسپر برانگیختہ کیا کہا اسنے میں اسوقت البتہ بھید ظاہر کرتی ہوں مجھے آپ نے خبر دی کہ میں اس بیماری میں مرنے والا ہوں سو میں رو پڑی پھر آپ نے مجھے خبر دی کہ تو سب اہل سے پہلے مجھے ملنے والی ہو سو اس سبب سے میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور یہ حدیث کئی وجہ سے عائشہ سے مروی ہے **حدیث** کی ہم سے حسین بن یزید کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد السلام بن حرب نے ابی الجحاف سے انہوں نے جمیع بن عمیر تیمی سے کہا انہوں نے میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ کے پاس گئی پس میں نے اس سے پوچھا کونسا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارا تھا کہا اسنے فاطمہ پھر کہا گیا اس سے مردوں سے کہا اسنے خاوند اسکا اگرچہ میں جانتی ہوں کہ وہ بہت روزہ رکھنے والا اور بہت نماز پڑھنے والا نہیں تھا۔ یہ حدیث حسن غریب ہے

حضرت عائشہ کی فضیلت کے بیان میں رضی اللہ عنہا

حدیث کی ہم سے یحیی بن درست نے کہا حدیث کی ہم سے حماد بن زید نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے لوگ عائشہ کے دن کی ہدیہ بھیجنے کے واسطے منتظر رہا کرتے تھے کہا حضرت عائشہ نے میری سوتنیں ام سلمہ کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں اے ام سلمہ لوگ عائشہ کے دن کی ہدیہ بھیجنے کے واسطے انتظاری کرتے ہیں اور ہم بھی دل کی خواہش رکھتے ہیں جیسا کہ عائشہ خواہش رکھتی ہے سو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ کہ لوگوں کو حکم کریں کہ جہاں ہوں ہدیہ بھیجا کریں پس ام سلمہ نے اس امر کا ذکر آنحضرت سے کیا سو آنحضرت نے اس سے منہ پھیر لیا پھر آپ اسکی طرف پھر بیٹھے پھر ام سلمہ نے کلام کا اعادہ کیا اور کہنے لگی یا رسول اللہ میری سوتنیں ذکر کرتی ہیں کہ لوگ ہدیہ بھیجنے کے واسطے عائشہ کے دن کی انتظاری کرتے رہتے ہیں سو آپ لوگوں کو حکم کریں کہ آپ جہاں ہوں ہدیہ بھیجا کریں پس جب تیسری بار بھی اسنے یہ کہا تو آپ نے فرمایا اے ام سلمہ مجھے عائشہ کے باب میں ایذا مت دے کیونکہ مجھ پر سوائے اسکے اور کسی کے لحاف میں ہوتے ہوئے وحی نازل نہیں ہوئی۔ اور بعض نے یہ حدیث

عن حماد بن زيد عن هشام بن عروة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا هذا حديث غريب وقد روى عن
هشام بن عروة هذا الحديث عن عوف بن الحارث عن رميثة عن ام سلمة شيئا من هذا وهذا الحديث قد روى عن
هشام بن عروة على روايات مختلفة وقد روى سليمان بن بلال عن هشام بن عروة نحو حديث حماد بن زيد **حدثنا**
عبد بن حميد نا عبد الرزاق عن عبد الله بن عمرو بن علقمة المكي عن ابن ابي حسين عن ابن ابي مليكة عن عائشة ان
جبرئيل جاء بصورتها في خرقة حرير خضراء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذه زوجتك في الدنيا والاخرة هذا حديث
حسن غريب لا نعرفه الا من حديث عبد الله بن عمرو بن علقمة وقد روى عبد الرحمن بن مهدي هذا الحديث عن عبد الله
ابن عمرو بن علقمة بهذا الاسناد مرسلا ولم يذكر فيه عن عائشة وقد روى ابو اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة
عن النبي صلى الله عليه وسلم شيئا من هذا **حدثنا** سويد بن نصر نا عبد الله بن المبارك نا معمر عن الزهري عن ابي سلمة
عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبرئيل وهو يقرء عليك السلام قالت قلت وعليه
السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا نرى هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** سويد نا عبد الله بن المبارك نا زكريا عن
الشعبي عن ابي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبرئيل يقرء عليك السلام
فقلت وعليه السلام ورحمة الله هذا حديث صحيح **حدثنا** حميد بن مسعدة نا زياد بن الربيع نا خالد بن سلمة المخزومي
عن ابي بردة عن ابي موسى قال ما اشكل علينا اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث قط فسألنا عائشة الا وجدنا
عندها منه علما هذا حديث حسن صحيح **حدثنا** القاسم بن دينار الكوفي نا معاوية بن عمرو عن زائدة عن عبد الملك
ابن عمير عن موسى بن طلحة قال ما رأيت احدا افصح من عائشة هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** ابراهيم بن

حماد بن زید سے اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی
یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے روایت کی عوف بن حارث سے اُنہوں نے رمیثہ سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کچھ حصہ اس کا۔ اور یہ حدیث
روایات مختلفہ پر ہشام بن عروہ سے مروی ہے اور روایت کی سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے مثل حدیث حماد بن زید کے
حدیث کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الرزاق نے عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ مکی سے اُنہوں نے ابن ابی حسین سے اُنہوں نے
ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے عائشہ سے یہ کہ جبرئیل علیہ السلام میری صورت سبز ریشمی کپڑے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے پس فرمایا جبرئیل نے
آنحضرت سے یہ بیوی آپ کی ہے دنیا اور آخرت میں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ سے اور عبد الرحمن
ابن مہدی نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ سے ساتھ اسی اسناد کے مرسل روایت کی ہے اور واسطہ اس میں عائشہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور
روایت کی ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ حصہ اس کا **حدیث**
کی ہم سے سوید بن نصر نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے کہا حدیث کی ہم سے معمر نے زہری سے اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے
عائشہ سے کہ اُنہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں تجھے سلام کہتا ہے کہا عائشہ نے میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ و
برکاتہ آپ دیکھتے ہیں وہ جو ہم نہیں دیکھتے یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے سوید نے کہا خبر دی ہمکو عبد اللہ بن مبارک نے کہا
حدیث کی ہم سے زکریا نے شعبی سے اُنہوں نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
کہ جبرئیل تجھے سلام کہتا ہے میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ یہ حدیث صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے کہا حدیث کی ہم سے
زیاد بن ربیع نے کہا حدیث کی ہم سے خالد بن سلمہ مخزومی نے ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسیٰ سے کہا اُنہوں نے کبھی کوئی حدیث ہم پر یعنی آنحضرت
کے اصحاب پر مشکل نہیں ہوئی کہ جسکا سوال ہم نے حضرت عائشہ سے کیا ہو مگر کہ ہم نے اُن کے پاس اسکا علم پایا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے
حدیث کی ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے معاویہ بن عمرو نے زائدہ سے اُنہوں نے عبد الملک بن عمیر سے اُنہوں نے موسیٰ بن
طلحہ سے کہا اُنہوں نے میں نے کوئی شخص زیادہ فصیح حضرت عائشہ سے نہیں دیکھا یہ حدیث صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابراہیم بن

ف یعنی جس مسئلہ کی تحقیق [illegible] حضرت عائشہ سے سوال کیا تو [illegible] جواب صراحۃً یا اشارۃً [illegible] یہ حدیث کمال آپکے تفقہ پر دال ہے

من الرجال قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح غریب من هذا الوجه من حدیث انس **فضل خدیجة رضی الله عنها**
حدثنا ابو هشام الرفاعی نا حفص بن غیاث عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت ما غرت علی احد من ازواج
النبی صلی الله علیه وسلم ما غرت علی خدیجة وما بی ان اکون ادرکتها وما ذاک الا لکثرة ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم
لها وان کان لیذبح الشاة فیتتبع بها صدائق خدیجة فیهدیها لهن هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** الحسین بن حریث
نا الفضل بن موسی عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشة قالت ما حسدت امرأة ما حسدت خدیجة وما
تزوجنی رسول الله صلی الله علیه وسلم الا بعد ما ماتت وذلک ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بشرها ببیت فی
الجنة من قصب لا صخب فیه ولا نصب هذا حدیث حسن صحیح **حدثنا** هارون بن اسحق الهمدانی نا عبدة عن
هشام بن عروة عن ابیه عن عبد الله بن جعفر قال سمعت علی بن ابی طالب یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول خیر نسائها خدیجة بنت خویلد وخیر نسائها مریم بنت عمران وفی الباب عن انس وابن عباس هذا حدیث حسن
صحیح **حدثنا** ابو بکر بن زنجویه نا عبد الرزاق نا معمر عن قتادة عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال حسبک من
نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجة بنت خویلد وفاطمة بنت محمد وآسیة امرأة فرعون هذا حدیث صحیح **فضل**
ازواج النبی صلی الله علیه وسلم **حدثنا** العباس العنبری نا یحیی بن کثیر العنبری ابو غسان نا سلم بن جعفر وکان ثقة
عن الحکم بن ابان عن عکرمة قال قیل لابن عباس بعد صلوة الصبح ماتت فلانة لبعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم
فسجد فقیل له اتسجد هذه الساعة فقال الیس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم آیة فاسجدوا فای آیة اعظم

مردوں سے فرمایا آپ نے اُنھیں اسکا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے **حضرت خدیجہ کی فضیلت کے بیان میں رضی اللہ عنہا**
حدیث کی ہم سے ابوہشام رفاعی نے کہا حدیث کی ہم سے حفص بن غیاث نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ سے
کہا اُنہوں نے میں کسی آنحضرت کی بی بی پر اسقدر غیرت ناک نہیں ہوئی جسقدر کہ خدیجہ پر غیرت ناک ہوئی ہوں حالانکہ میں نے انکو پایا
نہیں ہے اور سوا بہت ذکر کرنے آنحضرت کے اور کوئی اسکا سبب نہ تھا اور اگر کوئی بکری آپ ذبح کرتے تو اسکے لیے خدیجہ کی سہیلیوں کو
ڈھونڈھتے اور انکی طرف اُسکا گوشت ہدیہ بھیجتے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل
ابن موسی نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عائشہ سے کہا اُنہوں نے میں نے کسی عورت پر اسقدر حسد نہیں کیا جسقدر خدیجہ پر
کیا ہے اور نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکاح کیا مگر بعد اسکے مرنے کے۔ اور یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جنت
میں ایسے موتی کے گھر کی خوشخبری دی تھی کہ جس میں نہ شور ہے اور نہ اختلاط ہے اور نہ اس میں کوئی تنگی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی
ہم سے ہارون بن اسحق ہمدانی نے کہا حدیث کی ہم سے عبدہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبداللہ بن جعفر
سے اُنہوں نے سنا میں نے علی بن ابی طالب سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے اپنے زمانہ کی تمام
عورتوں سے خدیجہ بنت خویلد بہتر ہے اور اپنے زمانہ کی تمام عورتوں سے بہتر مریم بنت عمران ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے انس اور
ابن عباس سے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے ابوبکر بن زنجویہ نے کہا حدیث کی ہم سے عبدالرزاق نے کہا حدیث کی ہم سے
معمر نے قتادہ سے اُنہوں نے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہیں تجھے تمام جہان کی عورتوں سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت
خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ فرعون کی بی بی۔ یہ حدیث صحیح ہے **نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں کی فضیلت کے بیان میں** **حدیث**
کی ہم سے عباس عنبری نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن کثیر عنبری ابوغسان نے کہا حدیث کی ہم سے سلم بن جعفر نے اور یہ ثقہ تھا حکم
بن ابان سے اُنہوں نے عکرمہ سے کہا اُنہوں نے کسی نے ابن عباس سے کہا بعد نماز صبح کے کہ فلانی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
فوت ہوگئی ہے پس ابن عباس نے سجدہ کیا اُن سے کسی نے کہا کیا آپ اس ساعت میں سجدہ کرتے ہو پس کہا اُنہوں نے کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم جب کوئی علامت خوفناک دیکھو تو سجدہ کرو سو کون سی علامت بہت بڑی ہوگی

لہ یعنی آپ اس ساعت میں سجدہ کرتے ہو حالانکہ اس وقت میں سجدہ کرنا منع ہے

بن وهاب ان وجه النبي صلى الله عليه وسلم هذا حديث حسن غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه حدثنا عبد بن
نا عبد الصمد نا هاشم بن سعيد الكوفي نا كنانة حدثتنا صفية بنت حيي قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه
وسلم وقد بلغني عن حفصة وعائشة كلام فذكرت ذلك له فقال الا قلت وكيف تكونان خيرا مني وزوجي محمد وابي
هارون وعمي موسى وكان الذي بلغها انهم قالوا نحن اكرم على رسول الله صلى الله عليه وسلم منها وقالوا نحن ازواج
النبي صلى الله عليه وسلم وبنات عمه وفي الباب عن انس هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث هاشم الكوفي و
ليس اسناده بذاك حدثنا اسحق بن منصور وعبد بن حميد قالا انا عبد الرزاق انا معمر عن ثابت عن انس قال بلغ
صفية ان حفصة قالت بنت يهودي فبكت فدخل عليها النبي صلى الله عليه وسلم وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت قالت
لي حفصة اني ابنة يهودي فقال النبي صلى الله عليه وسلم انك لابنة نبي وان عمك لنبي وانك لتحت نبي ففيم تفخر عليك ثم
قال اتقي الله يا حفصة هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن خالد بن عثمة
نا موسى بن يعقوب الزمعي عن هاشم بن هاشم ان عبد الله بن وهب اخبره ان ام سلمة اخبرته ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم دعا فاطمة عام الفتح فناجاها فبكت ثم حدثها فضحكت قالت فلما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم سألتها
عن بكائها وضحكها قالت اخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم انه يموت فبكيت ثم اخبرني اني سيدة نساء اهل الجنة
الا مريم بنت عمران فضحكت هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه حدثنا محمد بن يحيى نا محمد بن يوسف نا
سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خيركم خيركم لاهله

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی کے فوت ہو جانے سے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے حدیث کی ہم سے
بیان کیا عبد نے کہا حدیث کی ہم سے عبد الصمد نے کہا حدیث کی ہم سے ہاشم بن سعید کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے کنانہ نے کہا حدیث کی ہم سے صفیہ بنت
حیی نے کہا آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں کہ مجھے حفصہ اور عائشہ کی طرف سے کچھ بات پہونچی تھی سو میں نے وہ
بات آپکے پاس ذکر کی فرمایا آپ نے کیا تو نے یہ نہ کہا اور کس طرح تم دونوں مجھ سے بہتر ہو سکتی ہو حالانکہ خاوند میرا محمد ہے اور باپ میرا ہارون ہے اور
چچا میرا موسیٰ علیہ السلام اور وہ بات جو صفیہ کو انکی طرف سے پہونچی تھی یہ تھی کہ انھوں نے کہا تھا کہ ہماری عزت بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس زیادہ ہے اور یہ بھی کہا کہ ہم آنحضرت کی بی بیاں ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں۔ اور اس باب میں روایت ہے انس سے۔ یہ
حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق ہاشم کوفی سے اور اسناد اسکی قوی نہیں حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور اور عبد بن حمید نے کہا
دونوں نے خبر دی ہم کو عبد الرزاق نے کہا خبر دی ہم کو معمر نے ثابت سے انھوں نے انس سے کہا انھوں نے صفیہ کو یہ خبر پہونچی تھی کہ حفصہ نے اسکو یہودی کی بیٹی کہا ہے
پس وہ رو رہی تھیں اور ان کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے اس حالت میں کہ وہ رو رہی تھی سو آپ نے فرمایا کس چیز نے تجھے رلایا ہے کہا انھوں نے مجھ کو حفصہ نے
یہ کہا ہے کہ میں یہودی کی بیٹی ہوں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تو نبی کی بیٹی ہے اور چچا بھی تیرا نبی ہے اور تو نبی کے نکاح میں ہے سو وہ کس بات سے
تجھ پر فخر کرتی ہیں پھر فرمایا آپ نے ڈر اللہ سے اے حفصہ۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی
ہم سے محمد بن خالد بن عثمہ نے کہا حدیث کی مجھ سے موسیٰ بن یعقوب زمعی نے ہاشم بن ہاشم سے کہ عبد اللہ بن وہب نے اسکو خبر دی ہو کہ ام سلمہ نے ان کو
خبر دی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو فتح مکہ کے سال بلایا اور اُن سے سرگوشی کی سو وہ رو پڑیں پھر آپ نے ان سے کچھ بات کی سو وہ ہنس پڑیں
کہا ام سلمہ نے پھر جب آنحضرت فوت ہو گئے تو میں نے ان سے انکے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا کہا انھوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی تھی کہ میں جلد ہی رحلت فرمانے والا ہوں سو میں اس سبب سے رو پڑی تھی۔ پھر آپ نے مجھے خبر دی کہ تو اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہو گی سوائے مریم
بنت عمران کے سو میں ہنس پڑی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے حدیث کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف نے کہا حدیث کی
ہم سے سفیان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم سے وہ ہے جو بہتر ہے [illegible]

[illegible]

ان سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للانصار ولذراري الانصار ولذراري ذراريهم هذا حديث
حسن صحيح وقد رواه قتادة عن النضر بن انس عن زيد بن ارقم حدثنا عبدة بن عبد الله الخزاعي البصري نا ابو داود
وعبد الصمد قالا نا محمد بن ثابت البناني عن ابيه عن انس بن مالك عن ابي طلحة قال قال لي رسول الله صلى الله عليه و
سلم اقرأ قومك السلام فانهم ما علمت اعفة صبر هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن
موسى عن زكريا بن ابي زائدة عن عطية عن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الا ان عيبتي التي اوي
اليها اهل بيتي وان كرشي الانصار فاعفوا عن مسيئهم واقبلوا من محسنهم هذا حديث حسن وفي الباب عن
انس حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس بن مالك قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الانصار كرشي وعيبتي وان الناس سيكثرون ويقلون فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا
عن مسيئهم هذا حديث حسن صحيح حدثنا احمد بن الحسن نا سليمن بن داود الهاشمي نا ابراهيم بن سعد نا
صالح بن كيسان عن الزهري عن محمد بن ابي سفيان عن يوسف بن الحكم عن محمد بن سعد عن ابيه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من يرد هوان قريش اهانه الله هذا حديث غريب اخبرنا عبد بن حميد نا يعقوب بن
ابراهيم بن سعد ثني ابي عن صالح بن كيسان عن ابن شهاب بهذا الاسناد نحوه حدثنا محمود بن غيلان نا
بشر بن السري والمؤمل قالا نا سفيان عن حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال لا يبغض الانصار رجل يؤمن بالله واليوم الاخر هذا حديث حسن صحيح حدثنا ابو كريب نا
ابو يحيى الحماني عن الاعمش عن طارق بن عبد الرحمن عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے اے اللہ بخش انصار کو اور انصار کی اولاد کو اور انکی اولاد کی اولاد کو۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے۔ اور روایت کیا اسکو قتادہ نے نضر بن انس سے اُنہوں نے زید بن ارقم سے حدیث کی ہم سے عبدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے کہا حدیث
کی ہم سے ابو داؤد اور عبد الصمد نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے محمد بن ثابت بنانی نے اپنے باپ سے اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے ابی طلحہ
سے کہا اُنہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو سلام کہو کیونکہ وہ میرے علم میں عفیف اور صابر ہیں۔ یہ حدیث حسن
صحیح ہے حدیث کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُنہوں نے عطیہ سے اُنہوں نے ابی سعید سے
اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے خبردار میرے خواص کہ جنکی طرف میں جگہ پکڑتا ہوں اہلبیت ہیں۔ اور جگہ بھید میرے کی انصار
ہیں سو تم اُنکے برے آدمی کے گناہ کو درگذر کرو اور اُنکے نیک سے قبول کرو۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں روایت ہے انس سے حدیث کی
ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے کہا سنا میں نے قتادہ سے کہ حدیث کرتا تھا انس بن
مالک سے کہ اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میرے بھید کی جگہ اور میرے خواص ہیں اور عام لوگ جلدی ہی بہت
ہو جاوینگے اور یہ کم ہو جاوینگے سو تم اُنکے محسن سے قبول کرو اور اُنکے بُرے سے درگذر کرو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے احمد بن حسن نے کہا
حدیث کی ہم سے سلیمن بن داؤد ہاشمی نے کہا حدیث کی ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی ہم سے صالح بن کیسان نے زہری سے
اُنہوں نے محمد بن ابی سفیان سے اُنہوں نے یوسف بن حکم سے اُنہوں نے محمد بن سعد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
کوئی قریش کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اللہ اُسکو ذلیل کرتا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہم کو عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے یعقوب
بن ابراہیم بن سعد نے کہا حدیث کی مجھ سے میرے باپ نے صالح بن کیسان سے اُنہوں نے ابن شہاب سے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے
حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے بشر بن سری اور مؤمل نے کہا دونوں نے حدیث کی ہم سے سفیان نے
حبیب بن ابی ثابت سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں دشمنی رکھتا انصار سے
وہ فرد جو اللہ اور دن آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے حدیث کی ہم سے ابو کریب نے کہا حدیث کی ہم سے ابو یحیی
حمانی نے اعمش سے اُنہوں نے طارق بن عبدالرحمن سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللهم اذقت اول قريش نكالا فاذق آخرهم نوالا هذا حديث حسن صحيح غريب حدثنا عبد الوهاب الوراق ثنا يحيى بن سعيد الاموي عن الاعمش نحوه حدثنا القاسم بن دينار الكوفي نا اسحق بن منصور عن جعفر الاحمر عن عطاء بن السائب عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار ولنساء الانصار هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه

باب ما جاء في اي دور الانصار خير

حدثنا قتيبة نا الليث بن سعد عن يحيى بن سعيد الانصاري انه سمع انس بن مالك يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بخير دور الانصار او بخير الانصار قالوا بلى يا رسول الله قال بنو النجار ثم الذين يلونهم بنو عبد الاشهل ثم الذين يلونهم بنو الحارث بن الخزرج ثم الذين يلونهم بنو ساعدة ثم قال بيده فقبض اصابعه ثم بسطهن كالرامي بيده قال وفي دور الانصار كلها خير هذا حديث حسن صحيح وقد روى هذا الحديث عن انس عن ابي اسيد الساعدي عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن جعفر نا شعبة قال سمعت قتادة يحدث عن انس بن مالك عن ابي اسيد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار دور بني النجار ثم دور بني عبد الاشهل ثم بني الحارث بن الخزرج ثم بني ساعدة وفي كل دور الانصار خير فقال سعد ما ارى رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قد فضل علينا فقيل قد فضلكم على كثير هذا حديث حسن صحيح وابو اسيد الساعدي اسمه مالك بن ربيعة حدثنا ابو السائب سلم بن جنادة بن سلم نا احمد بن بشير عن مجالد عن الشعبي عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار بنو النجار هذا حديث غريب حدثنا ابو السائب نا احمد بن بشير عن مجالد عن الشعبي عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اے اللہ پہلے قریشیوں کو تو نے تکلیف چکھائی ہے پس انکے پچھلوں کو بخشش چکھا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے عبد الوہاب وراق نے کہا حدیث کی مجھ سے یحییٰ بن سعید اموی نے اعمش سے مثل اسکے **حدیث** کی ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے کہا حدیث کی ہم سے اسحاق بن منصور نے جعفر احمر سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اے اللہ بخش انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کو اور انصار کی عورتوں کو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے

باب اس بیان میں کہ انصار کے کس گھر بہتر ہیں

حدیث کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید انصاری سے یہ کہ سنا انہوں نے انس بن مالک سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تم کو انصار کے گھروں کی بہتری کی یا انصار کی بہتری کی بشارت دوں یا خبر دوں کہا لوگوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے وہ بنو نجار ہیں پھر وہ لوگ جو انکے قریب ہیں یعنی بنو عبد الاشہل پھر وہ لوگ جو انکے قریب ہیں یعنی بنو الحارث بن خزرج پھر وہ لوگ جو انکے قریب ہیں یعنی بنو ساعدہ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے اشارت کی اور انگلیوں کو اکٹھا کر لیا پھر انکو کھول دیا مثل اس شخص کے جو اپنے ہاتھوں سے کوئی چیز پھینکتا ہو فرمایا آپ نے اور انصار کے تمام گھروں میں نیکی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث انس سے بسند ابی اسید ساعدی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا حدیث کی ہم سے شعبہ نے کہا سنا میں نے قتادہ سے کہ حدیث کرتا تھا انس بن مالک سے انہوں نے روایت کی ابی اسید ساعدی سے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر گھر انصار کے گھر بنی نجار کے ہیں پھر گھر بنی عبد الاشہل کے پھر بنی الحارث بن خزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور انصار کے تمام گھروں میں بہتری ہے پس کہا سعد نے میں تو گمان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر لوگوں کو فضیلت دی ہے سو کہا کسی نے کہ تم کو بھی آپ نے بہت لوگوں پر فضیلت دی ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو اسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے **حدیث** کی ہم سے ابو سائب یعنی سلم بن جنادہ بن سلم نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن بشیر نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر گھر انصار کے بنو نجار ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے **حدیث** کی ہم سے ابو سائب نے کہا حدیث کی ہم سے احمد بن بشیر نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے جابر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible] فضیلت [illegible]
[illegible] فضیلت دی ہے مگر تم کو بھی بہتوں پر فضیلت [illegible] ۱۲

اللهم ان ابراهيم حرم مكة وانى حرمت ما بين لابتيها هذا حديث حسن صحيح حدثنا الحسين بن حريث نا الفضل بن
موسى عن عيسى بن عبيد عن غيلان بن عبد الله العامرى عن ابى زرعة بن عمرو بن جرير عن جرير بن عبد الله عن النبى صلى الله
عليه وسلم قال ان الله اوحى الى اى هؤلاء الثلاث نزلت فهى دار هجرتك المدينة او البحرين او قنسرين هذا حديث غريب لا نعرفه
الا من حديث الفضل بن موسى تفرد به ابو عمار حدثنا محمود بن غيلان نا الفضل بن موسى نا هشام بن عروة عن صالح
بن ابى صالح عن ابيه عن ابى هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصبر على لأواء المدينة وشدتها احد الا كنت له
شفيعا او شهيدا يوم القيمة هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه وصالح بن ابى صالح اخو سهيل بن ابى صالح **فى
فضل مكة** حدثنا قتيبة نا الليث عن عقيل عن الزهرى عن ابى سلمة عن عبد الله بن عدى بن حمراء قال رأيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم واقفا على الحزورة فقال والله انك لخير ارض الله واحب ارض الله الى الله ولولا انى
اخرجت منك ما خرجت هذا حديث حسن غريب صحيح وقد رواه يونس عن الزهرى نحوه ورواه محمد بن عمرو عن ابى سلمة
عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم وحديث الزهرى عن ابى سلمة عن عبد الله بن عدى بن حمراء عندى اصح حدثنا
محمد بن موسى البصرى نا الفضيل بن سليمن نا عبد الله بن عثمن بن خثيم نا سعيد بن جبير وابو الطفيل عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمكة ما اطيبك من بلد واحبك الى ولولا ان قومى اخرجونى منك ما سكنت غيرك
هذا حديث حسن صحيح غريب من هذا الوجه **فى فضل العرب** حدثنا محمد بن يحيى الازدى واحمد بن منيع وغير واحد
قالوا نا ابو بدر شجاع بن الوليد عن قابوس بن ابى ظبيان عن ابيه عن سلمن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا اور میں مدینہ کے دونوں طرف کی پتھریلی زمین کو حرام کرتا ہوں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حدیث
کی ہم سے حسین بن حریث نے کہا حدیث کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے غیلان بن عبد اللہ عامری سے انہوں نے
ابی زرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے جریر بن عبد اللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے کہ ان
تینوں جگہ میں سے جس میں اترو وہی تمہاری ہجرت کی جگہ ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین (یہ شہر شام میں ہے) یہ حدیث غریب
ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق فضل بن موسیٰ سے متفرد ہوا ہے ساتھ اسکے ابو عمار **حدیث** کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے
فضل بن موسیٰ نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن عروہ نے صالح بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مدینہ کی شدت اور بھوک پر صبر کریگا تو میں قیامت کے دن اسکے لیے شفیع اور گواہ ہونگا
یہ حدیث حسن غریب ہے اس طریق سے اور صالح بن ابی صالح بھائی سہیل بن ابی صالح کا ہے **مکہ کی فضیلت کے بیان میں** حدیث
کی ہم سے قتیبہ نے کہا حدیث کی ہم سے لیث نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عدی بن حمراء سے کہا
انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حزورہ (مکہ میں جگہ ہے) پر کھڑے ہوئے دیکھا سو آپ نے مکہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا
قسم ہے اللہ کی تو اللہ کی زمین سے بہتر ہے اور تمام زمین سے اللہ کو محبوب ہے اگر میں تجھ سے نکالا نہ جاتا تو خود کبھی نہ نکلتا۔ یہ حدیث حسن
غریب صحیح ہے اور روایت کیا اسکو یونس نے زہری سے مثل اسکے اور روایت کیا اسکو محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ
سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ اور حدیث زہری کی جو بواسطہ ابی سلمہ کے عبد اللہ بن عدی بن حمراء سے مروی ہے
میرے نزدیک وہ بہت صحیح ہے **حدیث** کی ہم سے محمد بن موسیٰ بصری نے کہا حدیث کی ہم سے فضیل بن سلیمان نے عبد اللہ بن عثمان
ابن خثیم نے کہا حدیث کی ہم سے سعید بن جبیر اور ابو الطفیل نے ابن عباس سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فرمایا
کیسا تو پاکیزہ شہر ہے اور کیسا تو مجھے پیارا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میری قوم نے مجھے تجھ سے نکالا تو میں سوائے تیرے اور کسی جگہ میں
سکونت نہ کرتا۔ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس طریق سے **عرب کی فضیلت کے بیان میں** حدیث کی ہم سے محمد بن
یحییٰ ازدی اور احمد بن منیع اور کئی ایک نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے ابو بدر یعنی شجاع بن ولید نے قابوس بن ابی ظبیان
سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سلمان سے کہا انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يا سلمان لا تبغضني فتفارق دينك قلت يا رسول الله كيف ابغضك وبك هداني الله قال تبغض العرب فتبغضني هذا
حديث حسن غريب لا نعرفه الا من حديث ابي بدر شجاع بن الوليد **حدثنا** عبد بن حميد نا محمد بن بشر العبدي
نا عبد الله بن عبد الله بن الاسود عن حصين بن عمر عن مخارق بن عبد الله عن طارق بن شهاب عن عثمن بن عفان
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غش العرب لم يدخل في شفاعتي ولم تنله مودتي هذا حديث غريب لا نعرفه الا
من حديث حصين بن عمر الاحمسي عن مخارق وليس حصين عند اهل الحديث بذاك القوي **حدثنا** يحيى بن موسى
نا سليمن بن حرب نا محمد بن ابي رزين عن امه قالت كانت ام الحرير اذا مات احد من العرب اشتد عليها فقيل لها انا نراك
اذا مات الرجل من العرب اشتد عليك قالت سمعت مولاي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتراب الساعة
هلاك العرب قال محمد بن ابي رزين ومولاها طلحة بن مالك هذا حديث غريب لا نعرفه الا من حديث سليمن بن حرب
حدثنا محمد بن يحيى الازدي نا حجاج بن محمد عن ابن جريج قال اخبرني ابو الزبير انه سمع جابر بن عبد الله يقول
حدثتني ام شريك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليفرن الناس من الدجال حتى يلحقوا بالجبال قالت ام شريك يا رسول الله
واين العرب يومئذ قال هم قليل هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** بشر بن معاذ العقدي نا يزيد بن زريع عن
سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سام ابو العرب
ويافث ابو الروم وحام ابو الحبش هذا حديث حسن ويقال يافث ويافت ويفث

في فضل العجم

حدثنا سفين بن وكيع نا يحيى بن آدم عن ابي بكر بن عياش نا صالح بن ابي صالح مولى عمرو بن حريث قال سمعت ابا هريرة

سلمان میرے ساتھ بغض مت رکھو ورنہ اپنے دین کو چھوڑ دو گے میں نے کہا یا رسول اللہ میں کس طرح آپ کو دشمن رکھ سکتا ہوں حالانکہ اللہ نے مجھے
آپ کے ساتھ ہدایت کی ہے فرمایا آپ نے اگر بغض رکھے تو عرب سے سو تو نے مجھ سے بغض رکھا یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق
ابی بدر شجاع بن ولید سے **حدیث** کی ہم سے عبد بن حمید نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن بشر عبدی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد اللہ بن
ابی الاسود نے حصین بن عمر سے انہوں نے مخارق بن عبد اللہ سے انہوں نے طارق بن شہاب سے انہوں نے عثمان بن عفان سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عرب کو فریب دیگا تو وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا اور اسکو میری محبت نہیں پہونچیگی یہ حدیث غریب ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر طریق حصین بن عمرو احمسی سے جو راوی ہیں مخارق سے اور حصین اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں ہے **حدیث** کی ہم سے یحیی بن
موسی نے کہا حدیث کی ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن ابی رزین نے اپنی والدہ سے کہا انہوں نے جب کوئی شخص عرب
سے مرتا تو ام حریر کو تکلیف پہونچتی سو اس سے کہا گیا ہم تجھے دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص عرب سے مرتا ہے تو تجھے تکلیف پہونچتی ہے کہا انہوں نے میں نے
اپنے غلام سے سنا ہے کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے قرب سے عرب کا مرنا ہے کہا محمد بن ابی رزین نے اور غلام اُس کا طلحہ
ابن مالک ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر طریق سلیمان بن حرب سے **حدیث** کی ہم سے محمد بن یحیی ازدی نے کہا حدیث کی ہم سے
حجاج بن محمد نے ابن جریج سے کہ انہیں خبر دی مجھے ابو الزبیر نے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے حدیث کی مجھے ام شریک نے یہ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ لوگ دجال سے بھاگ جاوینگے یہانتک کہ پہاڑوں میں پہنچ جاوینگے کہا ام شریک نے یا
رسول اللہ عرب اُن دنوں میں کہاں ہونگے فرمایا آپ نے وہ کم ہونگے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے بشر بن معاذ عقدی نے
کہا حدیث کی ہم سے یزید بن زریع نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے یہ کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سام عرب کا باپ ہے اور یافث روم کا باپ ہے اور حام حبش کا باپ ہے یہ حدیث حسن ہے اور کہا جاتا ہے یافث
اور یافت اور یفث

عجم کی فضیلت کے بیان میں

حدیث کی ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا حدیث کی ہم سے
یحیی بن آدم نے ابی بکر بن عیاش سے کہا حدیث کی ہم سے صالح بن ابی صالح نے جو غلام ہیں عمرو بن حریث کے کہا سنا میں نے ابو ہریرہ سے کہتا

ف یعنی رسول اللہ نے فرمایا سلمان میرے ساتھ دشمنی نہ رکھو ورنہ تو اپنے دین کو چھوڑ دیگا سلمان نے کہا یا رسول اللہ میں کس طرح آپ کو دشمن رکھ سکتا ہوں حالانکہ اللہ نے
مجھے آپ کے سبب سے ہدایت کی ہے فرمایا آپ نے میرے ساتھ دشمنی رکھی ہوگی اگر تو عرب سے دشمنی رکھیگا

نا عبد الوهاب الثقفي عن عبد الله بن عثمان بن خثيم عن ابي الزبير عن جابر قال قالوا يا رسول الله احرقتنا نبال ثقيف
فادع الله عليهم فقال اللهم اهد ثقيفا هذا حديث حسن صحيح غريب **حدثنا** زيد بن اخزم الطائي نا عبد القاهر بن
شعيب نا هشام عن الحسن عن عمران بن حصين قال مات النبي صلى الله عليه وسلم وهو يكره ثلاثة احياء ثقيفا و
بني حنيفة وبني امية هذا حديث غريب لا نعرفه الا من هذا الوجه **حدثنا** علي بن حجر نا الفضل بن موسى عن
شريك عن عبد الله بن عصم عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثقيف كذاب ومبير **حدثنا**
عبد الرحمن بن واقد نا شريك بهذا الاسناد نحوه وعبد الله بن عصم يكنى ابا علوان وهو كوفي هذا حديث غريب لا نعرفه
الا من حديث شريك وشريك يقول عبد الله بن عصم واسرائيل يروي عن هذا الشيخ ويقول عبد الله بن عصمة وفي الباب
عن اسماء بنت ابي بكر **حدثنا** احمد بن منيع نا يزيد بن هارون نا ايوب عن سعيد المقبري عن ابي هريرة ان اعرابيا
اهدى لرسول الله صلى الله عليه وسلم بكرة فعوضه منها ست بكرات فتسخطها فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم
فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان فلانا اهدى الي ناقة فعوضته منها ست بكرات فظل ساخطا لقد هممت ان لا اقبل
هدية الا من قرشي او انصاري او ثقفي او دوسي وفي الحديث كلام اكثر من هذا وهذا حديث قد روي من غير وجه
عن ابي هريرة ويزيد بن هارون يروي عن ايوب ابي العلاء وهو ايوب بن مسكين ويقال ابن ابي مسكين ولعل هذا
الحديث الذي روي عن ايوب عن سعيد المقبري هو ايوب ابو العلاء وهو ايوب بن مسكين ويقال ابن ابي مسكين
حدثنا محمد بن اسمعيل نا احمد بن خالد الحمصي نا محمد بن اسحق عن سعيد بن ابي سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة

کہا حدیث کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے اُنہوں نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے کہا اُنہوں نے کہا لوگوں نے
یا رسول اللہ ہمکو ثقیف کے تیروں نے جلا دیا ہے سو آپ انکے حق میں بد دعا کریے پس فرمایا آپ نے یا اللہ ثقیف کو ہدایت کر
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **حدیث** کی ہم سے زید بن اخزم طائی نے کہا حدیث کی ہم سے عبد القاہر بن شعیب نے کہا حدیث
کی ہم سے ہشام نے حسن سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں فوت ہوئے کہ تین
قبیلوں کو برا جانتے تھے ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اس طریق سے **حدیث** کی ہم سے
علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو فضل بن موسیٰ نے شریک سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عصم سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے حق میں کذاب[1] اور مبیر رہا ہے **حدیث** کی ہم سے عبد الرحمن بن واقد نے کہا حدیث کی ہم سے شریک
نے ساتھ اس اسناد کے مثل اسکے اور عبد اللہ بن عصم کی کنیت ابو علوان ہے اور وہ کوفی ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو
مگر طریق شریک سے اور شریک عبد اللہ بن عصم کہتا ہے۔ اور اسرائیل اس شیخ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے عبد اللہ بن عصمہ۔ اور اس
باب میں روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے **حدیث** کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا حدیث کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا حدیث کی
ہم سے ایوب نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی ہدیہ بھیجی سو آپ نے
اسکو اسکے عوض میں چھ اونٹنیاں دیں سو اُسنے اسکو برا جانا پس یہ خبر آنحضرت کو پہونچی سو آپ نے اللہ کی حمد کی اور اسکی صفت کی
پھر فرمایا کہ فلانے آدمی نے میری طرف ایک اونٹنی ہدیہ بھیجی تھی اور میں نے اسکو اُسکے عوض میں چھ اونٹنیاں دی ہیں پھر بھی وہ
غصہ کرتا ہے البتہ میں نے قصد کر لیا ہے کہ قریشی اور انصاری اور ثقفی اور دوسی کے سوا اور کسی سے ہدیہ نہ قبول کرونگا۔ اور
اس حدیث میں بہت کلام ہے یہ حدیث کئی وجہ سے ابو ہریرہ سے مروی ہے اور یزید بن ہارون روایت کرتا ہے ایوب ابی العلاء سے
اور وہ ایوب بن مسکین ہے اور کہا گیا ہے ابن ابی مسکین۔ اور شاید یہ حدیث جو بواسطہ ایوب کے سعید مقبری سے مروی ہے
وہ ایوب ابو العلاء ہے اور وہ ایوب بن مسکین ہے اور کہا گیا ہے ابن ابی مسکین **حدیث** کی ہم سے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث
کی ہم سے احمد بن خالد حمصی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن اسحاق نے سعید بن ابی سعید مقبری سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے

[1] [illegible] ابن ابی [illegible]

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی للشام فقلنا لای ذلک یا رسول اللہ قال لان ملائکۃ الرحمن باسطۃ اجنحتہا علیہا ہذا حدیث حسن غریب انما نعرفہ من حدیث یحیی بن ایوب **حدثنا** محمد بن بشار نا ابو عامر العقدی نا ہشام بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتہین اقوام یفتخرون بآبائہم الذین ماتوا انما ہم فحم جہنم او لیکونن اہون علی اللہ من الجعل الذی یدہدہ الخراء بانفہ ان اللہ اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء انما ہو مؤمن تقی وفاجر شقی الناس بنو آدم وآدم خلق من التراب وفی الباب عن ابن عمر وابن عباس ہذا حدیث حسن **حدثنا** ہارون بن موسی بن ابی علقمۃ الفروی المدینی قال ثنی ابی عن ہشام بن سعد عن سعید بن ابی سعید عن ابیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد اذہب اللہ عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء مؤمن تقی وفاجر شقی والناس بنو آدم وآدم من تراب ہذا حدیث حسن وسعید المقبری قد سمع من ابی ہریرۃ ویروی عن ابیہ اشیاء کثیرۃ عن ابی ہریرۃ وقد روی سفیان الثوری وغیر واحد ہذا الحدیث عن ہشام بن سعد عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث ابی عامر عن ہشام بن سعد آخر المسند والحمد للہ رب العالمین وصلوتہ وسلامہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ الطاہرین

کتاب العلل اخبرنا الکروخی نا القاضی ابو عامر الازدی والشیخ الغورجی وابو المظفر الدہان قالوا نا ابو محمد الجراحی نا ابو العباس المحبوبی انا ابو عیسی الترمذی قال جمیع ما فی ہذا الکتاب من الحدیث ہو معمول بہ وبہ اخذ بعض اہل العلم ما خلا حدیثین حدیث ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الظہر والعصر بالمدینۃ والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا سفر ولا مطر وحدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ

وسو فرمایا حضرت نے خوشی ہو واسطے شام کے سو ہم نے کہا کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اپنے بازو بچھائے ہوئے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم تو فقط اسکو طریق یحییٰ بن ایوب سے ہی پہچانتے ہیں **حدیث** کی ہم سے محمد بن بشار نے کہا حدیث کی ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا حدیث کی ہم سے ہشام بن سعد نے سعید بن ابی سعید سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چاہیے کہ وہ قومیں جو اپنے باپوں کے ساتھ جو مر گئے ہیں فخر کرتی ہیں باز آجائیں وہ تو دوزخ کا کوئلہ ہیں یا وہ اللہ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے جو گندگی کو اپنی ناک سے دور کرتا ہو ذلیل ہو جاوینگے اللہ تعالیٰ نے تم سے کفر کے تکبر کو اور اسوقت کے فخر کو ساتھ باپوں کے دور کیا ہے اور وہ تو مومن تقی ہیں اور فاجر شقی سب کے سب آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس سے رضی اللہ عنہم۔ یہ حدیث حسن ہے **حدیث** کی ہم سے ہارون بن موسیٰ بن ابی علقمہ فروی مدینی نے کہا حدیث کی مجھے میرے باپ نے ہشام بن سعد سے اُنہوں نے سعید بن ابی سعید سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم سے کفر کے تکبر اور اسوقت کے فخر کو ساتھ باپوں کے دور کیا ہے آدمی تو مومن تقی ہیں اور فاجر شقی۔ اور تمام آدمی آدم کے بیٹے ہیں اور حضرت آدم مٹی سے ہیں یہ حدیث حسن ہے اور سعید مقبری نے ابی ہریرہ سے سنا ہے اور بواسطہ اپنے باپ کے بہت حدیثیں ابی ہریرہ سے روایت کرتا ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری وغیرہ نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے اُنہوں نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی عامر کے جو اوپر ہو چکی ہے مروی ہے یہ آخر مسند کا والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد النبی وآلہ الطاہرین

کتاب العلل خبر دی ہمکو کروخی نے کہا حدیث کی ہم سے قاضی ابو عامر ازدی اور شیخ ابوبکر غورجی اور ابو المظفر دہان نے کہا انہوں نے حدیث کی ہم سے ابو محمد جراحی نے کہا حدیث کی ہم سے ابو العباس محبوبی نے کہا خبر دی ہمکو ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا اُنہوں نے تمام حدیثیں جو اس کتاب میں ہیں وہ معمول بہا ہیں اور سوائے دو حدیثوں کے انکے ساتھ بعض اہل علم نے تمسک کیا ہے ایک حدیث ابن عباس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو مدینہ میں اور مغرب اور عشا کو جمع کیا ہے سوائے خوف اور سفر اور بارش کے۔ اور دوسری حدیث یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شراب پیے تو اسکو حد لگاؤ پس اگر چوتھی بار اعادہ کرے تو اسکو قتل کرو

ف: اس سے یہ کہ شام کی بہت بڑی فضیلت ہے جیسا کہ بعض حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اس جگہ ابدال رہتے ہیں و مطلب یعنی تم اپنے حسب نسب کے فخر کو ترک کر دو ورنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گوبر کے کیڑے سے ذلیل ہو جاؤ گے تم جانتے ہو کہ تم سے اللہ تعالیٰ نے کفر کے تکبر کو اور تمہارے فخر کو تم سے دور کر دیا ہے ...

وقد بينا علة الحديثين جميعا في الكتاب وما ذكرنا في هذا الكتاب من اختيار الفقهاء فما كان فيه من قول سفيان الثوري فأكثره ما حدثنا به محمد بن عثمان الكوفي حدثنا عبيد الله بن موسى عن سفيان ومنه ما حدثني به أبو الفضل مكتوم بن العباس الترمذي حدثنا محمد بن يوسف الفريابي عن سفيان وما كان من قول مالك بن أنس فأكثره ما حدثنا به إسحق بن موسى الأنصاري نا معن بن عيسى القزاز عن مالك بن انس وما كان فيه من أبواب الصوم فأخبرنا به أبو مصعب المدني عن مالك بن انس وبعض كلام مالك ما أخبرنا به موسى بن حزام حدثنا عبد الله بن مسلمة القعنبي عن مالك بن انس وما كان فيه من قول ابن المبارك فهو ما حدثنا به أحمد بن عبدة الآملي عن أصحاب ابن المبارك عنه ومنه ما روي عن أبي وهب عن ابن المبارك ومنه ما روي عن علي بن الحسن عن عبد الله بن المبارك ومنه ما روي عن عبدان عن سفيان بن عبد الملك عن ابن المبارك ومنه ما روي عن حبان بن موسى عن ابن المبارك ومنه ما روي عن وهب بن زمعة عن فضالة النسوي عن عبد الله بن المبارك وله رجال مسمون سوى من ذكرنا عن ابن المبارك وما كان فيه من قول الشافعي فأكثره ما أخبرني به الحسن بن محمد الزعفراني عن الشافعي وما كان من الوضوء والصلوة حدثنا به أبو الوليد المكي عن الشافعي ومنه ما حدثنا أبو إسمعيل نا يوسف بن يحيى القرشي البويطي عن الشافعي وذكر فيه أشياء عن الربيع عن الشافعي وقد أجاز لنا الربيع ذلك وكتب به إلينا وما كان فيه من قول أحمد بن حنبل وإسحق بن إبراهيم فهو ما أخبرنا به إسحق بن منصور عن أحمد وإسحق إلا ما في أبواب الحج والديات والحدود فإني لم أسمعه من إسحق بن منصور أخبرني به محمد بن موسى الأصم عن إسحق بن منصور عن أحمد وإسحق وبعض كلام إسحق أخبرنا به محمد بن فليح عن إسحق وقد بينا هذا على وجهه في الكتاب الذي فيه الموقوف وما كان فيه من ذكر العلل في الأحاديث والرجال والتاريخ فهو ما استخرجته من كتاب التاريخ وأكثر ذلك

اور ہم نے دونوں حدیثوں کی علت اس کتاب میں بیان کر دی ہے اور وہ جو ہم نے اس کتاب میں فقہاء کا مذہب بیان کیا ہے سو جو کچھ اس میں کہ قول سفیان ثوری کا ہے پس اکثر اس میں وہ ہے جو حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے محمد بن عثمان کوفی نے کہ حدیث کی ہم سے محمد بن یوسف فاریابی نے سفیان سے۔ اور جو قول مالک بن انس کا ہے پس اکثر اسکا وہ ہے جو حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے کہا حدیث کی ہم سے معن بن عیسیٰ قزاز نے مالک بن انس سے اور وہ جو اس میں روزوں کے ابواب ہیں پس خبر دی ہم کو ساتھ اسکے ابو مصعب مدنی نے مالک بن انس سے۔ اور بعض کلام مالک کا وہ ہے جو خبر دی ہم کو ساتھ اسکے موسیٰ بن حزام نے کہا خبر دی ہم کو عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے مالک بن انس سے۔ اور وہ جو اس میں قول ابن مبارک کا ہے سو وہ ہے جو حدیث کی ہم سے ساتھ اسکے احمد بن عبدہ آملی نے ابن مبارک کے اصحاب سے اور بعض وہ ہے کہ مروی ہے بواسطہ ابی وہب کے ابن مبارک سے اور بعض وہ ہے کہ مروی ہے بواسطہ علی بن حسین کے عبداللہ بن مبارک سے۔ اور بعض وہ ہے کہ مروی ہے عبدان سے انہوں نے روایت کی سفیان بن عبدالملک سے انہوں نے ابن مبارک سے۔ اور بعض وہ ہے کہ مروی ہے بواسطہ حبان بن موسیٰ کے ابن مبارک سے۔ اور بعض وہ ہے کہ مروی ہے وہب بن زمعہ سے انہوں نے فضالہ نسوی سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے۔ اور اور بھی کئی مرد ہیں جو عبداللہ بن مبارک سے روایت کرتے ہیں سوائے انکے کہ جنکا ہم نے ذکر کیا ہے اور جو اس میں قول شافعی کا ہے پس اکثر تو وہ ہے جو کہ خبر دی مجھے حسن بن محمد زعفرانی نے شافعی سے اور وضو اور نماز کی حدیثیں تو ہم کو ابو الولید مکی نے شافعی سے روایت کی ہیں اور بعض وہ ہے کہ حدیث کی ہم کو ساتھ اسکے ابو اسمعیل نے کہا حدیث کی ہم سے یوسف بن یحییٰ قریشی بویطی نے شافعی سے اور کئی حدیثیں ہیں کہ بواسطہ ربیع کے شافعی سے روایت کی ہیں۔ اور ربیع نے ہم کو انکی اجازت دی ہے اور وہ ہماری طرف لکھی ہیں اور جو قول اس میں امام احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم کا ہے سو اسکی خبر ہم کو اسحاق بن منصور نے احمد اور اسحاق سے دی ہے سوائے ان حدیثوں کے کہ جو ابواب حج اور دیات اور حدود میں ہیں سو وہ میں نے اسحاق بن منصور سے نہیں سنیں انکی خبر مجھے محمد بن موسیٰ اصم نے بواسطہ اسحاق بن منصور کے احمد اور اسحاق سے دی ہے۔ اور اسحاق کے بعض کلام کی خبر ہم کو محمد بن فلیح نے اسحاق سے دی ہے۔ اور ان سندوں کو ہم نے بیان کیا ہے اس کتاب میں کہ جس میں موقوف ہے ذکر کیا ہے یعنی سوائے اس کتاب کے۔ اور جو اس کتاب میں ذکر علل اور رجال اور تاریخ کا ہے سو وہ میں نے کتاب التاریخ بخاری سے لیا ہے اور بہت تر اسی میں وہ ہیں۔

ما ناظرت به محمد بن اسمعيل ومنه ما ناظرت به عبد الله بن عبد الرحمن وابا زرعة واكثر ذلك عن محمد واقل شيء فيه عن عبد الله وابي زرعة وانما حملنا على ما بينا في هذا الكتاب من قول الفقهاء وعلل الحديث لانا سئلنا عن هذا فلم نفعله زمانا ثم فعلناه لما رجونا فيه من منفعة الناس لانا قد وجدنا غير واحد من الائمة تكلفوا من التصنيف ما لم يسبقوا اليه منهم هشام بن حسان وعبد الملك بن عبد العزيز بن جريج وسعيد بن ابي عروبة ومالك بن انس وحماد بن سلمة وعبد الله بن المبارك ويحيى بن زكريا بن ابي زائدة ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهم من اهل العلم والفضل فجعل الله في ذلك منفعة كثيرة فلهم بذلك الثواب الجزيل عند الله لما نفع الله المسلمين به فهم القدوة فيما صنفوا وقد عاب بعض من لا يفهم على اهل الحديث الكلام في الرجال وقد وجدنا غير واحد من الائمة من التابعين قد تكلموا في الرجال منهم الحسن البصري وطاؤس تكلما في معبد الجهني وتكلم سعيد بن جبير في طلق بن حبيب وتكلم ابراهيم النخعي وعامر الشعبي في الحارث الاعور وهكذا روي عن ايوب السختياني وعبد الله بن عون وسليمان التيمي وشعبة بن الحجاج وسفيان الثوري ومالك بن انس والاوزاعي وعبد الله بن المبارك ويحيى بن سعيد القطان ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهم من اهل العلم انهم تكلموا في الرجال وضعفوا فانما حملهم على ذلك عندنا والله اعلم النصيحة للمسلمين لا يظن بهم انهم ارادوا الطعن على الناس او الغيبة انما ارادوا عندنا ان يبينوا ضعف هؤلاء لكي يعرفوا لان بعض الذين ضعفوا كان صاحب بدعة وبعضهم كان متهما في الحديث وبعضهم كانوا اصحاب غفلة وكثرة خطاء فاراد هؤلاء الائمة ان يبينوا احوالهم شفقة على الدين وتثبتا لان الشهادة في الدين احق ان يتثبت فيها من الشهادة في الحقوق والاموال واخبرني

ترجمہ: جن میں سے محمد بن اسمٰعیل کے ساتھ مناظرہ کیا ہے۔ اور بعض کا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور ابازرعہ سے مناظرہ کیا ہے اور اکثر اسکا محمد سے ہے اور تھوڑا مناظرہ ہے جو میں نے عبداللہ اور ابی زرعہ سے کیا ہے۔ اور ہم کو اس چیز پر جو ہم نے اس کتاب میں بیان کی ہے یعنی فقہاء کے قول اور حدیث کی علتیں اس بات نے برانگیختہ کیا ہے کہ ہم کئی مرتبہ اس امر سے سوال کیے گئے اور ہم کو بہت مدت اسکا جواب نہ آیا پھر ہم نے اسکو اس امید پر بیان کیا کہ اس میں لوگوں کا نفع ہے اس لیے کہ ہم نے کئی ایک اماموں کو جن سے کوئی اس امر کی طرف سبقت نہ لیگیا تھا پایا کہ انھوں نے تصنیف میں تکلیف اٹھائی۔ ان میں سے ہشام بن حسان اور عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اور سعید بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی اور کئی ایک نے عالموں اور فاضلوں سے تصنیف کی ہے سو اللہ تعالیٰ نے انکی تصنیف میں بہت ہی نفع رکھا ہے اور انکے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس انکے بدلے بہت ثواب ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسکے ساتھ مسلمانوں کو نفع دیا ہے سو وہی اس تصنیف میں پیشوا ہیں۔ اور بعض بے فہموں نے محدثین پر مردوں کے حق میں کلام کرنے کا عیب کیا ہے۔ اور ہم نے کئی ایک اماموں کو تابعین سے پایا کہ انھوں نے مردوں کے حق میں کلام کیا ان میں سے حسن بصری اور طاؤس ہیں کہ انھوں نے معبد جہنی کے حق میں کلام کیا ہے اور سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب کے حق میں کلام کیا ہے۔ اور ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور کے حق میں کلام کیا ہے اور ایسی ہی روایت کی ہے ایوب سختیانی اور عبداللہ بن عون اور سلیمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید القطان اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمٰن بن مہدی اور سوائے انکے اور لوگوں نے بھی اہل علم سے کئی مردوں کے حق میں کلام کیا ہے اور انکو ضعیف کیا ہے سو انکو اس امر پر ہمارے نزدیک واللہ اعلم مسلمانوں کی خیرخواہی نے برانگیختہ کیا ہے انکے ساتھ یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ انھوں نے لوگوں پر طعن اور غیبت کا ارادہ کیا ہے بلکہ انھوں نے تو ہمارے نزدیک ان لوگوں کے ضعف کے بیان کرنے کا ارادہ کیا ہے کہ انکا حال معلوم ہو جائے بعض تو ان میں سے ایسے ضعیف کیے گئے کہ بدعتی تھے اور بعضے حدیث میں متہم تھے اور بعضے صاحب غفلت اور بہت بھول والے تھے پس ان اماموں نے انکے احوال کے بیان کرنیکا ارادہ کیا ہے باعث شفقت اور ثبات کے دین پر اس لیے کہ شہادت دین میں بہت بہتر ہے ثابت کرنے کے واسطے اس شہادت سے جو حقوق اور اموال میں ہو خبر دی مجھے

ل یہ قول ہے مصنف کا کہ میں نے خراسان اور عراق میں کوئی شخص محمد بن اسمٰعیل بخاری سے زیادہ نہیں دیکھا کہ معنی علتوں کے اور تاریخ اور سندوں کی خوب پہچان رکھتا ہو [illegible]

يزيد بن هارون يقول لا يحل لاحد ان يروى عن سليمن بن عمرو النخعي الكوفي وسمعت احمد بن الحسن يقول كنا عند احمد
بن حنبل فذكروا من تجب عليه الجمعة فذكروا فيه عن بعض اهل العلم من التابعين وغيرهم فقلت فيه عن النبي صلى الله
عليه وسلم حديث فقال عن النبي صلى الله عليه وسلم قلت نعم حدثنا حجاج بن نصير نا المعارك بن عباد
عن عبد الله بن سعيد المقبري عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمعة على من آواه
الليل قال فغضب احمد بن حنبل وقال استغفر ربك مرتين وانما فعل هذا احمد بن حنبل لانه لم يصدق هذا عن النبي
صلى الله عليه وسلم لضعف اسناده لانه لم يعرفه عن النبي صلى الله عليه وسلم والحجاج بن نصير يضعف في الحديث وعبد الله
بن سعيد المقبري ضعفه يحيى بن سعيد القطان جدا في الحديث فكل من روى عنه حديث ممن يتهم او يضعف لغفلته
وكثرة خطئه ولا يعرف ذلك الحديث الا من حديثه فلا يحتج به وقد روى غير واحد من الائمة عن الضعفاء وبينوا احوالهم
للناس حدثنا ابراهيم بن عبد الله بن المنذر الباهلي نا يعلى بن عبيد قال قال لنا سفيان الثوري اتقوا الكلبي فقيل له
فانك تروي عنه قال انا اعرف صدقه من كذبه واخبرني محمد بن اسمعيل ني يحيى بن معين نا عفان عن ابي عوانة
قال لما مات الحسن البصري اشتهيت كلامه فتتبعته عن اصحاب الحسن فاتيت به ابان بن ابي عياش فقرأه علي كله عن
الحسن فما استحل ان اروي عنه شيئا وقد روى عن ابان بن ابي عياش غير واحد من الائمة وان كان فيه من الضعف و
الغفلة ما وصفه ابو عوانة وغيره فلا يغتر برواية الثقات عن الناس لانه يروى عن ابن سيرين انه قال ان الرجل ليحدثني
فما اتهمه ولكن اتهم من فوقه وقد روى غير واحد عن ابراهيم النخعي عن علقمة عن عبد الله بن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم

یزید بن ہارون سے کہتے تھے کسی کو حلال نہیں کہ سلیمان بن عمرو نخعی کوفی سے روایت کرے اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ کہتے تھے ہم
احمد بن حنبل کے پاس تھے سو لوگوں نے ذکر کیا کہ کس پر جمعہ واجب ہوتا ہے سو لوگوں نے بعض اہل علم تابعین وغیرہ سے ذکر کیا اور میں نے کہا اس
باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ہے پس کہا امام احمد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا ہاں روایت ہے حدیث کی ہم سے حجاج بن نصیر نے
کہا حدیث کی ہم سے معارک بن عباد نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جمعہ اس شخص پر ہے کہ جسکو رات جگہ دے۔ کہا احمد بن حسن نے سو احمد بن حنبل غضبناک ہوا اور کہا اپنے رب سے بخشش طلب کر، کہا دو بار۔
اور امام احمد بن حنبل نے یہ اسواسطے فرمایا کہ انہوں نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب اسکے اسناد ضعیف کے سچ نہ جانا کیونکہ نہ جانتے تھے
اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پہچانا اور حجاج بن نصیر حدیث میں ضعیف کیا گیا ہے اور عبد اللہ بن سعید مقبری کو یحیی بن سعید قطان
نے حدیث میں بہت ضعیف کیا ہے سو جو کوئی حدیث کسی متہم یا ضعیف سے بسبب اسکی غفلت اور کثرت خطا کے مروی ہو اور وہ حدیث سوا
اسکے طریق کے اور کسی طریق سے معلوم نہ ہو تو وہ حجت نہیں ہو سکتی۔ اور کئی ایک نے اماموں نے ضعیف لوگوں سے روایت کی ہے اور
انکا حال لوگوں سے بیان کیا ہے حدیث کی ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ بن منذر باہلی نے کہا حدیث کی ہم سے یعلی بن عبید نے کہا
سنے ہم نے سفیان ثوری نے ڈرو کلبی سے سو اس سے کسی نے کہا آپ تو اس سے روایت کرتے ہو فرمایا انہوں نے میں اسکا صدق
اسکے کذب سے پہچانتا ہوں۔ اور خبر دی مجھے محمد بن اسمعیل نے کہا حدیث کی مجھے یحیی بن معین نے کہا حدیث کی مجھے عفان نے
ابی عوانہ سے کہا انہوں نے جب حسن بصری فوت ہو گیا تو میں نے اسکے کلام کی بہت خواہش کی سو میں نے حسن کے بعض شاگردوں سے
تلاش کی سو میں اسے واسطے ابان بن ابی عیاش کے پاس آیا سو اُسنے مجھے تمام حدیثیں حسن سے سنائیں اور میں اُن سے ایک روایت
کرنا بھی حلال نہیں جانتا اور ابان بن ابی عیاش سے کئی ایک نے اماموں سے روایت کی ہے اگرچہ اس میں ضعف اور غفلت ہے بقدر
جو ابو عوانہ وغیرہ نے بیان کیا تو ثقات کی روایت کے ساتھ جو عام لوگوں سے روایت کرتے ہیں فریفتہ نہ ہونا چاہیے کیونکہ ابن سیرین
سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے لوگ میرے پاس حدیثیں بیان کرتے ہیں سو میں انکو متہم نہیں کرتا لیکن انکو تہمت لگاتا ہوں جو ان سے
اوپر ہیں اور روایت کی ہے کئی ایک نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ف یعنی وہ شخص جمعہ پڑھ کر رات کو اپنے گھر واپس آ جاوے یعنی اتنے قریب ہو اور جہاں جمعہ پڑھنے گیا ہو اس قدر مسافت ہو کہ رات کو گھر آ سکتا ہو تو اس پر جمعہ واجب ہے

بن سعيد قد ترك الرواية عن هؤلاء فلم يترك الرواية عنهم انه اتهمهم بالكذب ولكنه تركهم لحال حفظهم ذكر عن يحيى
بن سعيد انه كان اذا رأى الرجل يحدث عن حفظه مرة هكذا ومرة هكذا لا يثبت على رواية واحدة تركه وقد حدث
عن هؤلاء الذين تركهم يحيى بن سعيد القطان عبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح وعبد الرحمن بن مهدي وغيرهم
من الائمة وهكذا تكلم بعض اهل الحديث في سهيل بن ابي صالح ومحمد بن اسحق وحماد بن سلمة ومحمد بن عجلان واشباه
هؤلاء من الائمة انما تكلموا فيهم من قبل حفظهم في بعض ما رووا وقد حدث عنهم الائمة **حدثنا** الحسن بن علي الحلواني
نا علي بن المديني قال قال سفيان بن عيينة كنا نعد سهيل بن ابي صالح ثبتا في الحديث **حدثنا** ابن ابي عمر قال قال
سفيان بن عيينة كان محمد بن عجلان ثقة مأمونا في الحديث وانما تكلم يحيى بن سعيد القطان عندنا في رواية محمد بن عجلان
عن سعيد المقبري **حدثنا** ابو بكر عن علي بن عبد الله قال قال يحيى بن سعيد قال محمد بن عجلان احاديث سعيد المقبري
بعضها سعيد عن ابي هريرة وبعضها سعيد عن رجل عن ابي هريرة فاختلطت علي فصيرتها عن سعيد عن ابي هريرة وانما
تكلم يحيى بن سعيد عندنا في ابن عجلان لهذا وقد روى يحيى عن ابن عجلان الكثير وهكذا من تكلم في ابن ابي ليلى انما تكلم فيه من
قبل حفظه قال علي قال يحيى بن سعيد روى شعبة عن ابن ابي ليلى عن اخيه عيسى عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن ابي ايوب
عن النبي صلى الله عليه وسلم في العطاس قال يحيى ثم لقيت ابن ابي ليلى فحدثنا عن اخيه عيسى عن عبد الرحمن بن ابي ليلى
عن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم **قال** ابو عيسى ويروى عن ابن ابي ليلى نحو هذا غير شيء كان يروي الشيء مرة
هكذا ومرة هكذا يغير الاسناد وانما جاء هذا من قبل حفظه لان اكثر من مضى من اهل العلم كانوا لا يكتبون

بن سعید نے ان لوگوں کی روایت کو ترک کر دیا تھا مگر انکی روایت کو اسوجہ ترک نہیں کیا کہ انپر انکو کذب کی تہمت لگائی ہو لیکن حافظہ کی وجہ
انکو ترک کیا ہے اور یحیی بن سعید سے ذکر کیا گیا ہے کہ جب وہ کسی مرد کو دیکھتے کہ اسنے اپنی یادداشت سے ایک بار یوں حدیث کی ہے اور دوسری بار یوں
یعنی ایک روایت پر وہ ثابت نہیں رہا تو اسکو ترک کر دیتے اور ان لوگوں سے جنکو یحیی بن سعید القطان نے ترک کر دیا ہے عبد اللہ بن مبارک اور وکیع
بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ اماموں نے روایت کی ہے اور اسی طرح پر بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور حماد
بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور مانند انکے اور اماموں کے حق میں کلام کیا ہے فقط انھوں نے انکے حق میں حافظہ کی وجہ سے کہ انھوں نے بعض ان
روایتوں میں کہ بیان کی ہیں کلام کیا ہے اور ان سے کئی اماموں نے حدیث نقل کی ہے **حدیث** کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا حدیث کی
ہم سے علی بن مدینی نے کہا انھوں نے کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن ابی صالح کو حدیث میں پختہ شمار کرتے تھے **حدیث** کی ہم سے ابن
ابی عمر نے کہا انھوں نے کہا سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان حدیث میں ثقہ اور مامون تھے ترمذی کہتا ہے اور ہمارے نزدیک یحیی بن سعید قطان
نے محمد بن عجلان کی اس روایت میں کلام کیا ہے جو انھوں نے سعید مقبری سے روایت کی ہے **حدیث** کی ہم سے ابوبکر نے علی بن عبد اللہ سے کہا
انھوں نے کہا یحیی بن سعید نے کہ کہا محمد بن عجلان نے سعید مقبری کی حدیثیں بعض تو ابی ہریرہ سے مروی ہیں اور بعض بواسطہ ایک مرد کے
ابو ہریرہ سے مروی ہیں اور وہ میرے پاس خلط ملط ہو گئی ہیں سو میں نے انکو بواسطہ سعید کے ابو ہریرہ سے بیان کر دیا ہے۔ اور
ہمارے نزدیک یحیی بن سعید نے ابن عجلان کے حق میں اسی وجہ سے کلام کیا ہے اور یحیی نے ابن عجلان سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں
اور ایسا ہی حال ہے اس شخص کا جسنے ابن ابی لیلی کے حق میں کلام کیا ہے فقط اسکے حافظہ کی وجہ سے ہی کلام کیا ہے کہا علی نے کہ کہا
یحیی بن سعید نے روایت کی ہے شعبہ نے ابن ابی لیلی سے انھوں نے اپنے بھائی عیسی سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انھوں نے ابی ایوب
سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے باب میں۔ کہا یحیی نے پھر میں نے ابن ابی لیلی سے ملاقات کی پھر انھوں نے حدیث کی
ہم کو اپنے بھائی عیسی سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انھوں نے علی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسی نے اور
کئی حدیثیں ابن ابی لیلی سے مثل اسکے مروی ہیں کبھی حدیث اس طرح روایت کرتا اور کبھی اس طرح اسناد کو متغیر کر دیتا تھا یہ
حال اسکا صرف حافظہ کی وجہ سے تھا کیونکہ اکثر اہل علم جو گذرے ہیں وہ لکھا نہ کرتے تھے

له یعنی دو طرح پر روایت کرنے کے وقت ایک عبد الرحمن اور ایک حضرت کے مابین حضرت علی یا ابی ایوب کا ذکر ہے

قال ابو عیسی وقد اجاز بعض اهل العلم الاجازة اذا اجاز العالم لاحد ان یروی عنه شیئا من حدیثه ان یروی عنه
حدثنا محمود بن غیلان نا وکیع عن عمران بن حدیر عن ابی مجلز عن بشیر بن نهیك قال کتبت کتابا عن ابی هریرة فقلت
اروی عنك قال نعم حدثنا محمد بن اسمٰعیل الواسطی نا محمد بن الحسن عن عوف الاعرابی قال قال رجل للحسن عندی
بعض حدیثك ارویه عنك قال نعم قال ابو عیسی ومحمد بن الحسن انما یعرف بمحبوب بن الحسن وقد حدث عنه غیر
واحد من الائمة حدثنا الجارود بن معاذ نا انس بن عیاض عن عبید الله بن عمر قال اتیت الزهری بکتاب فقلت له هذا
من حدیثك ارویه عنك قال نعم حدثنا ابو بکر عن علی بن عبد الله عن یحیی بن سعید قال جاء ابن جریج الی هشام بن
عروة بکتاب فقال هذا حدیثك ارویه عنك فقال نعم قال یحیی فقلت فی نفسی لا ادری ایهما اعجب امرا قال علی سألت
یحیی بن سعید عن حدیث ابن جریج عن عطاء الخراسانی فقال ضعیف فقلت انه یقول اخبرنی قال لا شیء انما هو
کتاب دفعه الیه قال ابو عیسی والحدیث اذا کان مرسلا فانه لا یصح عند اکثر اهل الحدیث قد ضعفه غیر واحد
منهم حدثنا علی بن حجر نا بقیة بن الولید عن عتبة بن ابی حکیم قال سمع الزهری اسحٰق بن عبد الله بن ابی فروة
یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال الزهری قاتلك الله یا ابن ابی فروة تجیئنا باحادیث لیس لها خطم ولا ازمة
حدثنا ابو بکر عن علی بن عبد الله قال قال یحیی بن سعید مرسلات مجاهد احب الی من مرسلات عطاء بن
ابی رباح بکثیر کان عطاء یأخذ عن کل ضرب قال علی قال یحیی مرسلات سعید بن جبیر احب الی من مرسلات عطاء قلت لیحیی
مرسلات مجاهد احب الیك او مرسلات طاؤس قال ما اقربهما قال علی وسمعت یحیی بن سعید یقول مرسلات ابی اسحٰق

کہا ابو عیسیٰ نے اور بعض عالموں نے اجازت کو جائز رکھا ہے جب عالم کسی شخص کو اپنی حدیثوں میں سے کسی حدیث کی روایت کرنے کی
اجازت دے تو اُس شخص کو اُس سے روایت کرنا جائز ہے حدیث کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا حدیث کی ہم سے وکیع نے عمران
بن حدیر سے انہوں نے ابی مجلز سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے کہا انہوں نے میں نے ایک کتاب ابی ہریرہ سے لکھی تو میں نے اُن سے کہا میں آپ سے
روایت کروں فرمایا کہ ہاں حدیث کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل واسطی نے کہا حدیث کی ہم سے محمد بن حسن نے عوف اعرابی سے کہا کہ کہا ایک
مرد نے حسن سے میرے پاس تیری بعض حدیثیں ہیں کیا وہ میں تجھ سے روایت کیا کروں کہا انہوں نے ہاں کہا ابو عیسیٰ نے محمد بن حسن محبوب
بن حسن کے نام سے مشہور ہے اور کئی ایک نے اماموں میں سے اس سے روایت کی ہے حدیث کی ہم سے جارود بن معاذ نے کہا حدیث کی ہم سے
انس بن عیاض نے عبید اللہ بن عمر سے کہا آئے میں زہری کے پاس ایک کتاب لایا اور میں نے اُس سے کہا یہ تمہاری حدیثوں سے ہیں
یا میں تجھ سے روایت کروں کہا انہوں نے ہاں حدیث کی ہم سے ابوبکر نے علی بن عبد اللہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن جریج ہشام
ابن عروہ کے پاس ایک کتاب لا۔ پس کہا یہ تیری حدیث ہے کیا تجھ سے روایت کیا کروں کہا انہوں نے ہاں۔ کہا یحییٰ نے پس میں نے اپنے دل میں
کہا میں نہیں جانتا کون چیز ان دونوں میں سے (یعنی قرأت اور اجازت) سے عمدہ چیز ہے۔ اور کہا علی نے میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی
حدیث کی بابت جو عطا خراسانی سے ہے سوال کیا تو کہا انہوں نے ضعیف ہے پس میں نے کہا کہ وہ کہتا ہے مجھے خبر دی ہے کہا انہوں نے وہ لا شیٔ ہے
تو اُسے کتاب اسکی طرف بلا اجازت دفع کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث جب مرسل ہو تو وہ اکثر محدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہے کئی
ایک محدثین نے اسکو ضعیف کیا ہے حدیث کی ہم سے علی بن حجر نے کہا خبر دی ہمکو بقیہ بن ولید نے عتبہ بن ابی حکیم سے کہا انہوں نے سنا زہری
نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے کہ کہتا تھا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا زہری نے اے ابن ابی فروہ اللہ تعالیٰ تجھے
قتل کرے کہ تو ہمارے پاس ایسی حدیثیں لاتا ہے کہ نہ انکی مہار[1] ہے اور نہ باگ حدیث کی ہم سے ابوبکر نے علی بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے یحییٰ
ابن سعید نے مرسل حدیثیں مجاہد کی میرے نزدیک عطا ابن ابی رباح کی مرسل حدیثوں سے بہت زیادہ پسند ہیں عطا ہر قسم کی حدیثیں لیا کرتا
تھا کہا علی نے کہا یحییٰ نے مرسل حدیثیں سعید بن جبیر کی میرے نزدیک عطا کی مرسلات سے زیادہ پسند ہیں میں نے یحییٰ سے کہا مرسل حدیثیں
مجاہد کی تجھے زیادہ پسند ہیں یا مرسلات طاؤس کی۔ کہا انہوں نے کیسی وہ دونوں قریب ہیں کہا علی نے اور میں نے یحییٰ بن سعید سے سنا کہتا مرسلات ابی اسحٰق

[1] یعنی مہار اور باگ ایسی نہیں ہوتی جسکے ساتھ تمسک کیا جاوے اور اسپر اعتبار کیا جاوے ۱۲

من تبع جنازة فصلى عليها فله قيراط ومن تبعها حتى يقضى قضاؤها فله قيراطان قالوا يا رسول الله ما القيراطان قال اصغرهما
مثل احد حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن انا مروان بن محمد عن معوية بن سلام حدثني يحيى بن ابي كثير نا ابو مزاحم
سمع ابا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تبع جنازة فله قيراط فذكر نحوه بمعناه قال عبد الله وانا مروان
عن معوية بن سلام قال قال يحيى وحدثني ابو سعيد مولى المهري عن حمزة بن سفينة عن السائب سمع عائشة عن النبي صلى
الله عليه وسلم نحوه قلت لابي محمد عبد الله بن عبد الرحمن ما الذي استغربوا من حديثك بالعراق فقال حديث السائب
عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم فذكر هذا الحديث وسمعت محمد بن اسمعيل يحدث بهذا الحديث عن عبد الله بن
عبد الرحمن قال ابو عيسى وهذا حديث قد روى من غير وجه عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم وانما يستغرب
هذا الحديث لحال اسناده لرواية السائب عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم حدثنا ابو حفص عمرو بن علي نا يحيى
بن سعيد القطان نا المغيرة بن ابي قرة السدوسي قال سمعت انس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله اعقلها واتوكل واطلقها
واتوكل قال اعقلها وتوكل قال عمرو بن علي قال يحيى بن سعيد هذا عندي حديث منكر قال ابو عيسى هذا حديث غريب من هذا
الوجه لا نعرفه من حديث انس بن مالك الا من هذا الوجه وقد روى عن عمرو بن امية الضمري عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا
وقد وضعنا هذا الكتاب على الاختصار لما رجونا فيه من المنفعة نسئل الله النفع بما فيه وان لا يجعله علينا وبالا برحمته آخر
الكتاب والحمد لله وحده على نعمائه وافضاله وصلاته وسلامه على سيد المرسلين الامي وصحبه واله وحسبنا الله ونعم الوكيل و
لاحول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وله الحمد على التمام وعلى النبي واله وصحبه افضل الصلوة وازكى السلام والحمد لله رب العلمين

جو کوئی جنازے کے پیچھے لگا اور اُسنے اُسپر نماز پڑھی تو اُسکے لیے ایک قیراط ہے اور جو کوئی اُسکے پیچھے لگا تاکہ اُسکو دفن کر چکا تو اُسکے لیے دو قیراط ہیں کہا لوگوں نے
یا رسول اللہ قیراط کیا ہیں فرمایا آپ نے چھوٹا اُن دونوں کا مثل احد کے ہے حدیث کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا حدیث کی ہم سے مروان بن محمد نے
معاویہ بن سلام سے کہا حدیث کی مجھے یحیی بن ابی کثیر نے کہا حدیث کی ہم سے ابو مزاحم نے سنا اُسنے ابا ہریرہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے
جو کوئی جنازے کے پیچھے لگا تو اُسکے لیے ایک قیراط ہے سو اُسنے مثل اُسکے بالمعنی ذکر کی ہے۔ کہا عبد اللہ نے اور خبر دی ہمکو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہا اُنہوں نے
فرمایا یحیی نے۔ اور حدیث کی مجھے ابو سعید نے جو مولی مہری کا ہے حمزہ بن سفینہ سے اُسنے سائب سے سنا اُسنے عائشہ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے۔ میں نے کہا
ابو محمد یعنی عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ کونسی تھی وہ حدیث جسکو لوگوں نے عراق میں غریب جانا ہے پس کہا اُنہوں نے حدیث سائب کی جو بواسطہ عائشہ
کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے سو اُسنے اس حدیث کو ذکر کیا۔ اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہ یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتا
تھا کہا ابو عیسی نے اور یہ حدیث کئی طرق سے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اور یہ حدیث اسناد کی وجہ سے غریب جانی
ہے بباعث روایت سائب کے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی نے کہا حدیث کی ہم سے یحیی بن سعید
قطان نے کہا حدیث کی ہم سے مغیرہ بن ابی قرہ سدوسی نے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہتا تھا کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کیا میں اس اونٹ کو
باندھکر توکل کروں یا اسکو چھوڑ کر توکل کروں فرمایا آپ نے اسکو باندھ اور توکل کر۔ کہا عمرو بن علی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے
کہا ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اس طریق سے نہیں پہچانتے ہم اسکو طریق انس بن مالک سے مگر اسی وجہ سے۔ اور بواسطہ عمرو بن امیہ ضمری کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مثل اسکے مروی ہے کہا مولف کتاب ہذا نے اور ہم نے اس کتاب کو اختصار کے طریق پر رکھا ہے اس لیے کہ ہم نے اس میں نفع کی امید کی ہے ہم اللہ
تعالی سے نفع کا سوال کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے جو اس میں ہے۔ اور یہ ہمپر ساتھ اپنی رحمت کے اسکو وبال نہ بنائے۔ یہ آخر کتاب کا ہے۔ اور سب حمد واسطے
اللہ کے ہے جو واحد ہے اُسکے انعام اور فضل پر اور صلوۃ اور سلام اللہ کا اوپر سردار پیغمبروں کے جو امی ہے اور اُسکے صحابہ اور آل پر اور کافی ہے ہمکو اللہ
اور اچھا کارساز۔ اور نہیں پھرنا گناہ سے اور نہ قوت طرف نیکی کے مگر ساتھ مدد اللہ کے جو بلند ہے عظمت والا۔ اور اُسکے واسطے حمد ہے اوپر تمام ہونے
اس کتاب کے اور اُسکے نبی اور آل اور صحابہ پر افضل صلوۃ اور پاکیزہ سلام ہو اور سب حمد واسطے اللہ کے ہے جو رب العالمین کا ہے۔ فقط۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

یعنی یا رسول اللہ فرمائیے توکل کا سلوک ہو سکتا ہو کہ اونٹ کو باندھ کر توکل کروں یا اسکو چھوڑ کر توکل کروں فرمایا آپ نے اسکو باندھ کر توکل کر جیسے کہ مثنوی میں ہے برتوکل زانوی اشتر ببند ۱۲

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

بعد حمد و صلوۃ کے سیاحان بیدائے ملت بیضائے محمدی اور سیاحان قلزم شریعت غرائے مصطفوی پر پوشیدہ نہ رہے کہ مہر سپہر اجلال و نیر تابان شریعت باکمال یعنی احادیث صحاح ستہ مروی از سید المرسلین خاتم النبیین بنا بر ہدایت مؤمنین اور واسطہ اخراج مسائل فقہیہ شرعیہ کے ابین من الامس ہے۔ یہ وہ کتابیں ہیں کہ بعد کتاب اللہ کے انھیں کا درجہ ہے۔ اور اشاعت دین محمدی میں سب سے اعلیٰ انھیں کا مرتبہ ہے۔ گو بظاہر کلام رسول ہے۔ مگر باطن میں من جانب اللہ مقبول ہے۔ منجملہ انکے صحیح بخاری و صحیح مسلم درجہ میں بعد قرآن شریف کے مشہور ہیں کہ جنکی صحت و برکت میں کسی کو کلام نہیں۔ انکی علو اک تعریف سے طائر بلند پرواز اوہام بشر کوسوں دور ہیں۔ بلکہ عقول عشرہ تک انکی فہم معانی میں مجبور ہیں۔ علم فقہ کہ اعظم ضروریات دین ہے۔ اسی علم شریف سے اجتہاد مجتہدین ہے۔ اب شائقین نقد حدیث سید المرسلین و مشتاقین گوہر بے بہائے روایات خاتم النبیین بنظر توجہ ذرا اس طرف ملاحظہ فرمائیں کہ زمانہ کی رفتار سے علم عربی پیچھے رہ گیا۔ اور اردو کا رواج آگے بڑھ گیا۔ عام تو علی العموم بسبب فکر معاش علم عربی کی تحصیل سے بالکل بے بہرہ ہوتے جاتے ہیں۔ اور خاص بھی عام رواج کے باعث اردو ہی کی طرف زیادہ توجہ فرماتے ہیں۔ بناءً علیہ ضرور ہوا کہ ضروری دینی کتابوں کا ترجمہ بزبان اردو ہو کر شائع ہووے تاکہ عام لوگ اپنے دین کے اصول سے محروم نہ رہیں۔ ہمارے آقائے نامدار فلک اقتدار عالی جناب فیض انتساب جناب **منشی نولکشور** صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ مرحوم نے اور بعد انکے انکے فرزند ارجمند جناب **منشی پراگ نراین** صاحب مالک مطبع اودھ اخبار لکھنؤ و کانپور و لاہور وغیرہ وغیرہ نے صدہا بڑی بڑی ہر ملت و مذہب کی کتابوں کا ترجمہ عام رواج کے موافق ہر ایک زبان میں بصرف زر کثیر فرما کر عوام پر وہ احسان اور کرم فرمایا جو اظہر من الشمس ہے۔ اور انکے شکریہ میں ہر ملت و مذہب کے لوگوں کو خصوص قوم اسلام کو جناب ممدوح الشان کے جانشین کے حق میں دعائے ترقی جاہ و جلال و ازدیاد رفعت و اقبال کی خدائے لایزال سے طلب کرنا چاہیے کہ ایسی ذات بابرکات کو تاقیام دور دوران اس فیض و کرم کے ساتھ قائم و دائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ترجمہ مشکوۃ شریف و ترجمہ فتاوی عالمگیری و ترجمہ درمختار اور ترجمہ احیاء العلوم اور ترجمہ ہدایہ اور جلد اول ترجمہ ترمذی شریف حامل المتن وغیرہ وغیرہ اعلیٰ درجہ کی صحت کے ساتھ طبع ہو کر عام میں شائع ہو رہی ہیں اور دوسری جلد ترمذی شریف کی بھی حسب استدعائے مالک مطبع و بصرف زر کثیر بہ تحریک سلسلہ **مولوی محبوب احمد** صاحب سابق ایجنٹ مطبع لاہور شاخ مطبع اودھ اخبار لکھنؤ جناب **مولوی فضل احمد** صاحب انصاری ولادری مصحح مطبع لاہور نے ترجمہ فرمائی اور بغرض افادۂ عوام طبع فرمائی۔ ہزاران ہزار شکر خدا کا کہ اب پوری کتاب جامع ترمذی مع ترجمہ مطبوع ہو گئی چونکہ عرصہ ہوا پہلی جلد زیور طبع سے آراستہ ہو چکی تھی تب الحمد للہ کہ اب یہ **جلد دوم ترجمۂ ترمذی شریف** بار دوم مطبع نامی و گرامی مشہور نزدیک و دور **منشی نولکشور** واقع لکھنؤ میں بماہ مئی سنہ ۱۹۱۳ء حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوئی امید کہ شائقین علوم اور قدرشناسان کارہائے سترگ اس ترجمہ کی قدر فرمائینگے اور اسکی خریداری میں جلد توجہ کرینگے

التماس

اگر یہ ترجمہ کہ صرف زر خطیر اور بڑی محنت شاقہ اور اہتمام بائستہ سے ہوا ہے پسند خاطر قدردانان و شائقان ہوا تو امید ہے کہ آیندہ صحاح ستہ کی دوسری کتابوں کا بھی ترجمہ اسی عنوان سے مرتب ہو کر شائع ہو گا۔

اعلان